Marfat.com

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

ملفوظات متبرکہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب آلہی قدس سرہٗ جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو حضرت دہلوی

احسن الشمائل

ترجمہ

افضل الفوائد

مترجمہ حقائق و معارف آگاہ حضرت مولوی مولا بخش صاحب حنفی چشتی نظامی سلیمانی دام فیوضہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری

مطبع رضوی دہلی باہتمام میر حسن سلمہ اللہ مالک طبع شد

یہ کتاب ہر دو فارسی دونوں بحق مطبع باضابطہ محفوظ ہین کوئی شخص بے اجازت نہ چھاپے

خدای تعالےٰ نے اِس نماز کی برکت سے مجھے بخشد یا الحمد للہ علی ذالک اِسکے بعد فرمایا کہ شیخ بہاؤالدین رحمۃ زکریا کے اوراد میں بروایت عمر رضی اللہ عنہ لکھا دیکھا ہے کہ جو کوئی (دوشنبہ) کے دن دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور اخلاص ایکبار پڑھے جب نماز سے فارغ ہووے استغفار دس بار پڑھے اور دس بار درود بھیجے۔ خدای تعالی اُسکو ایک محل سفید موتی کا عطا فرمائیگا اور اُس محل میں (سات خانہ) ہونگے طول اور عرض اُس گھر کا سات سو گز کا ہوگا۔ (پہلا خانہ) نقرہ خام کا (دوسرا خانہ) سونے کا (تیسرا خانہ) مروارید کا (چوتھا خانہ) زبرجد کا (پانچواں خانہ) یاقوت کا۔ (چھٹا خانہ) موتی کا (ساتواں خانہ) نور کا۔ ہر خانہ میں ایک ایک تخت ہوگا جس پر ایک ایک حور العین بیٹھی ہوگی اور وہ حور سر سے زانو تک زعفران سے۔ اور زانو سے سینہ تک مشک سے۔ اور سینہ سے گردن تک عنبر اشہب سے۔ اور ران سے سینہ تک کافور سفید سے تر ہوگی۔ اور زیور سے آراستہ اور پیراستہ کر کے اُسکو دینگے اُسوقت

دوشنبہ کے دن کی نماز کا بیان

اسی محل میں فرمایا کہ اوراد شیخ قطب الدین بختیار اُوشی قدس سرہ العزیز میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (سہ شنبہ) وہ دن ہے کہ اللہ تعالی نے باران کو اِس دن پیدا کیا۔ اور ابلیس اسی دن زمین پر آیا اور دروازے دوزخ کے اُسپر کھلے۔ اور اسی دن ملک الموت بندوں کی جانوں پر مسلط ہوا۔ اور اسی دن قابیل نے ہابیل کو مارا۔ اور اسی دن ایوب پیغمبر علیہ السلام مبتلائے بلا رہوئے پس جو کوئی اس دن میں دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور والتین ایکبار اور اخلاص ایکبار اور معوذتین ایک ایک بار اللہ تعالی حکم دیتا ہے کہ بشمار ہر قطرہ باران کے کہ آسمان سے برستا ہے دس دس نیکی اُسکے نامۂ اعمال میں لکھیں اور بہشت میں اُسکے لئے ایک محل سونے کا بنا کریں اور ساتوں دروازے دوزخ کے اُسپر بند کئے جاویں اور ملتا ہے اُسکو ثواب آدم اور موسیٰ اور ہارون اور ایوب علیہم السلام کا اور کھلتے ہیں اُسپر ساتوں دروازے بہشت کے اور بیخوف ہوتا ہے تمام بلاؤں سے اُسوقت مناسب

سہ شنبہ کے دن کی نماز کا بیان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حِلْمِہٖ بَعْدَ عِلْمِہٖ وَعَلٰی عَفْوِہٖ بَعْدَ قُدْرَتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصِفَۃُ حَبِیْبٌ وَلِسَانُہٗ فُرْقَانٌ وَّمَکَانُہٗ کَوْثَرٌ وَّقُرْبُہٗ مِعْرَاجٌ وَّشَفَاعَتُہٗ مَقْبُوْلٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَۃِ الْکِرَامِ

بعد حمد و نعت بندۂ ہیچمداں ہیچمیرز ہیچ مجبت صلحا و عمل صالح سے محروم آستانہ فیض نشانہ درگاہ والاجاہ سلیمانی کا مور ضعیف ذلہ خوار مشتاق لقائے محمد مولا بخش ابن اللہ بخش حنفی چشتی۔ نظامی سلیمانی۔ غفر اللہ ذنوبہ ولوالدیہ متوطن و مدرس بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ عرض کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے بمقتضائے محبت و عشق۔ بعد تالیف تذکرۃ المشائخ وغیرہ ارادہ ہوا کہ سلوک کی کسی کتاب کا ترجمہ اُردو میں کروں۔ تاکہ موجب نجات مجھہ بے بضاعت کا ہو۔ بنا علیہ اپنے ماموں صاحب زبدۃ النفس و آفاق حاجی الحرمین الشریفین مولانا محمد اسحاق صاحب نظامی سلیمانی مرحوم کے کتبخانہ میں سرگرم تلاش ہوا کہ اسی اثنا میں محبی مخلصی سید محمد میر حسن صاحب دہلوی مالک مطبع رضوی اسلمہ اللہ القوی نے جو اکثر کتب تصوف اپنے مطبع فیض منبع میں چھاپ کر مفاد دارین حاصل کرتے ہیں کتاب افضل الفوائد ملفوظ حضرت سلطان المشائخ جمع کردہ حضرت امیر خسرو دہلوی کہ لطائف عجیبہ و حکایات غریبہ سے مملو ہے براد ترجمہ خاص اپنے مطبع کی مطبوعہ فارسی مرحمت فرمائی۔ جب میں نے گھر بیٹھے یہ دولت پائی اُسی دن ترجمہ کے لئے قلم اُٹھائی۔ مگر دل لرزتا تھا۔ کہ حلوا خوردن را روے باید۔ ترجمہ کے لئے بھی لیاقت چاہئے۔ کیونکہ مترجم کی لیاقت پیدا کر لینا ہر شخص کا کام نہیں بخصوص کلام فیض نظام آشنائے

Marfat.com

بحر زخار حقیقت و معرفت خواجہ راستین فخر العاشقین سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کا کہ کلام الملوک ملک الکلام۔ پھر مجھ ایسے بے علم کو اتنے بڑے غواصان دریای حقیقت و معرفت کی کلام کے ترجمہ کا دعوی کرنا چھوٹا مُنہ بڑی بات کا مصداق بنتا ہے لیکن عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ کے شوق نے و ذکر الاولیاء عبادۃ کے ذوق نے دل کو حوصلہ دلایا کہ ؎ مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + اللہ تعالیٰ کی توفیق پر توکل کر کے اپنا تھوڑا سا وقت اس کار خیر میں صرف کرنا شروع کیا۔ حتے المقدور ترجمہ بامحاورہ اور نفس مطلب کو ہاتھ سے نہیں دیا پچیسویں ربیع الاول ۱۳۱۲ھ تیرہ سو بارہ میں یہ ترجمہ شروع ہو کر بفضل خداوند کریم تھوڑی مدت میں اختتام کو پہنچا۔ پس جب یہ ترجمہ تمام ہوا تو احسن الشواہد (ترجمہ) افضل الفوائد اس کا نام ہوا۔ چونکہ یہہ ترجمہ خاص اللہ کے واسطے کیا گیا ہے جناب باری سے امید ہے کہ اس کو درجہ قبولیت کا عطا فرمائے۔ ؎ پروردگارا ازسہو و خطائے کہ دلم ترسانست + گر عفو کنی از کرمت آسانست + احباب ناظرین و اصحاب شایقین سے التجا ہے کہ اگر کہیں ترجمہ میں غلطی پائیں تو اصل کتاب منقول عنہ کی طرف رجوع لائیں۔ پھر اگر بمقتضای بشریت و کم استعدادی مترجم کی خطا ہو تو عین عطا سے اصلاح فرمائیں اور اگر اس سے فائدہ اُٹھائیں تو اس نالائق اور بے بضاعت مترجم اور نیز مستدعی ترجمہ کے حق میں دعاے خاتمہ بالخیر سے دریغ نفرمائیں ؎ غرض نقشی ست کز ما یاد ماند + کہ ہستی را نمے بینم بقائے + مگر صاحبدلے روزے برحمت + کند در کار درویشان دعائے

اللّٰھم ثبتنا علی تصدیق الانبیاء وارزقنا الحوالی الاولیاء

مناجات از فقیر مترجم عفی اللہ عنہ

بدر بار رُو بار خیرالورا	یہ بیچل تو تحفۂ سلام اے صبا	یہ کہہ عجز سے جا کے پیش رسُول

گرو بخش مسکین کا تحفہ قبول
وہ ہی ہند سے اب نہایت نفوس
شب و روز دیکھے وہ مظہر ترا
پڑھے جائے ہردم درود و سلام
طریق سنن مین وہ قائم رہے
فنا فے النبی اور فنا فی الرسول
ندارد بجز ذکر تو قیل و قال
بعالم ندارد دگر کس انیس
آلٰہی ز رحمت بنہ مرہمی
بفضلت بود عاشق احمدی
بحق محمدؐ علیہ السلام

یہ پھر دست بستہ تو کر التجا
بلالو اُسے آپ اپنے حضور
بجز وردِ صلواۃ بس کوئی کام
اسی شغل میں عمر ہووے تمام
کسی سے غرض کچھ نہ اُسکو رہے
کرو اُسکو از بہر آل بتول
ز چشم کرم حال زارش نگر
نہ غمخوار دارد ندارد جلیس
جگر پارۂ من محمدؐ کہ ہست
ز علم و عمل ہم شود منتہی

کہ اے شافع خلق روز جزا
رہے آستانہ پہ تیرے پڑا
نہ ہو اُسکو اے شاہ عالیمقام
ترے عشق و الفت مین دائم رہے
ترے نام پر وہ فدا ہو رہے
فقیر ست و مسکین بس خستہ حال
سوائے تو مونس ندارد دگر
برین بخش مجروح دل پُر غمی
درین دار دنیا شود حق پرست
بود خادم اہل نسبت مدام

امین یارب العالمین ۔ اب ترجمہ شروع ہوتا ہے (وہو ہذا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم کرنا چاہئے کہ یہ گوہر گنج علوم غیبی اور یہ جواہر زواہر لاریبی اُس خواجہ راستان کے دل کے خزانہ کے ہیں جو ملک المشائخ والارضین ۔ اور قطب الوقت مجمع الاسناد والارشاد حجۃ اللہ علی العباد ۔ مبین الفروع والاصول الجامع بین المعقول والمنقول علم البلاغۃ نظام الحق والشرع والدین شیخ الاسلام والمسلمین وارث الانبیاء والمرسلین متع اللہ المسلمین بطول بقائہ وادام اللہ علینا نعمۃ لقائہ خص اللہ تعالیٰ اسلافہ بالعز والاکرام والرضوان التام بحرمت محمدؐ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں ۔ جن مختلف تاریخوں میں اور جس محل میں کہ خدمت میں شرف قدمبوس سے مین مشرف ہوا اُس وقت جو فوائد حضور سے سُنے بقدر اپنے فہم کے اس مجموعہ میں کہ نام اس کا افضل الفوائد ہے ۔ لکھتا ہوں چوبیسوین ۲۴ ماہِ ذی حجہ ۷۱۳ھ سات سو تیرہ ہجری اتوار کے دن بندہ ضعیف اور نحیف خسرو لاچین نے (کہ حضور کے غلاموں مین سے اور جامع اس ملفوظ کا ہے)

Marfat.com

آپکی دولت پای بوس حاصل کی اُسیوقت کلاہ چار ترکی بندہ کے سر پر رکھی - اور شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ الحمد للہ علی ذالک - جسروز میں خدمت میں گیا میرے دل میں تھا کہ پہلے درِ دولت پر جاکر بیٹھونگا اگر حضور خود یاد فرماکر اور بُلاویں گے اُس وقت بیعت حاصل کرونگا الغرض جب میں آستانہ خواجہ بندہ نواز پر پہنچا اور بیٹھا تھوڑی دیر ہوئی مبشر نے (کہ آپکا خدمت گار تھا) باہر آکر سلام کیا اور کہا کہ یہاں کوئی ترک آیا ہے۔ حکم ہوا ہے کہ اندر چلا آوے میں فوراً اُٹھا اور مبشر کے ساتھ اندر چلا گیا اور سر زمین پر رکھا فرمایا کہ سر اُٹھالے میں نے سر اُٹھالیا فرمایا کہ خوب کیا اور اچھا آیا۔ اور خوش آیا اور نہایت شفقتِ اور مرحمت فرماکر شرف بیعت سے مجکو مشرف کیا۔ بارانی خاص اور کلاہ چہار ترکی عطا ہوئی - پہلے روز کہ بندہ حضور خواجہ بندہ نواز میں حاضر ہوا یہ کرامت ظاہر ہوئی اُس وقت اِس کے مطابق حکایت فرمائی اور ذکر پیر سے ملنے کا تھا آپنے فرمایا جسروز کہ دعاگوئی حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ کی خدمت میں پہنچا - شیخ الاسلام نے دعاگوئی کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا مولانا نظام الدین میں چاہتا تھا کہ نعمت سجادہ ولایت ہندوستان کسی اور کو دوں ہاتفِ غیب سے ہمکو یہ ندا پہنچی ہے کہ ہم نے نعمت نظام الدین بدایونی کے لئے رکھی ہے وہ آتا ہے رہنے دے تو اُسکو دیجاوے اُسکے بعد اس قدر شفقت اور مہربانی فرمائی کہ جسکی حد و نہایت نہیں اور کلاہ چہار ترکی اس دعاگوی کے سر پر رکھی اُسوقت یہ بھی فرمایا کہ طاقیہ کے چار خانے ہیں - پہلا خانہ شریعت - دوسرا خانہ طریقت تیسرا خانہ معرفت چوتھا خانہ حقیقت پس جس نے ان خانوں میں استقامت پائی طاقیہ اُسکے لئے واجب ہے کہ سر پر رکھے آپ یہ بیان فرمارہے تھے کہ مولانا شمس الدین یحیے اور مولانا برہان الدین غریب اور مولانا فخر الدین زرادی آگئے اور سر زمین پر رکھا اور بیٹھے اُسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ کلاہ چار قسم پر ہے اول ایک کلاہ ہے کہ وہ یک ترکی ہوتی ہے دوسری ایک کلاہ ہے کہ وہ دو ترکی ہوتی ہے تیسری ایک کلاہ ہے کہ وہ سہ ترکی

Marfat.com

ہوتی ہے چوتھی ایک کلاہ ہے کہ وہ چار ترکی کہلاتی ہے اسکے بعد اسکی تمثیل بیان فرمائی
کہ ان کلاہوں کی اصل کہاں سے ہے اور کن لوگوں نے انکو سر پر رکھا ہے فرمایا کہ
میں نے حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے
سُنا ہے کہ تنبیہ خواجہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ میں آیا ہے خواجہ حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز
رسول علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد
اصحاب بیٹھے تھے کہ یہتر جبرائیل علیہ السلام آئے اور چار ٹکڑے کپڑے لیکے حضرت
رسالت پناہ علیہ افضل الصلوٰۃ اور اکمل التحیات والتسلیمات کے آگے رکھے۔ اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ حکم ہوا ہے کہ یہ چار ٹکڑے بہشت سے ہیں ان کو آپ سر پر
رکھیں پھر جس کو اپنے اصحابوں میں سے دینی ہوں دیں اور اپنا خلیفہ فرمادیں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں ٹکڑے لیکر سر پر رکھے اُسکے بعد (پہلی کلاہ) کہ
یک ترکی تھی سر سے اُتاری اور امیر المومنین صدیق رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھی کہ یہ
تیری کلاہ ہے۔ اور (دوسری کلاہ) کہ دو ترکی تھی امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے
سر پر رکھی کہ یہ تیری کلاہ ہے اور (تیسری کلاہ) کہ سہ ترکی تھی امیر المومنین عثمان رضی اللہ
عنہ کے سر پر رکھی کہ یہ تیری کلاہ ہے اور (چوتھی کلاہ) کہ چار ترکی تھی شاہ اولیا امیر
المومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کے سر پر رکھی کہ یہ تیری کلاہ ہے اُس کے بعد فرمایا
کہ مشائخ کے طبقات ہیں۔ طبقہ جنیدیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ہمکو اس صورت
سے اسکی تحقیق ہوئی ہے کہ کلاہ اصل میں حضرت الوہیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پہنچی اور ان سے ہمارے تک چنانچہ خرقہ شب معراج ہیں۔ اسکے بعد فرمایا کہ کلاہ
یک ترکی کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سر پر رکھی وہ طاقیہ ابدال۔ اور
صدیق سر پر رکھتے ہیں لیکن مراد اس طاقیہ یک ترکی سے کہ سر پر رکھتے ہیں وہ ہے
کہ سوائے خدا کے اور اندیشہ دل میں نہو اور تمام دُنیاوی کاموں سے دور رہے
تب اس کلاہ کے لائق ہووے کہ سر پر رکھے نہیں تو جھوٹا اور دروغ گو اور خائن ہے

Marfat.com

اور اس کلاہ کا حق اُنکے باب میں ہے کہ جنکے باطن ارادت ازلی سے نور معرفت سے منور ہیں اور ظاہر اور باطن اُنکا حصول مقصود ہے کیونکہ جب صاحب طاقیہ طالب دنیا اور صاحب دنیا ہوا حق تعالی سے رہگیا اور کذاب ہوا نہ صدیق۔ اور کلاہ دوترکی کہ امیر المؤمنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھی اس طاقیہ کو عباد اور طبقہ اوتاد۔ اور بعض منصوری سر پر رکھتے ہیں اور مقصود اس دوترکی سے وہ ہے کہ جب لوگ اسکو سر پر رکھیں اول دنیا کو ترک کریں اور ذاکر رہیں اور سوائے مشغولی حق کسی غیر سے مشغول نہ ہوویں دوسرے اگر کچھ وجہ حلال سے اُنکو ملے اسکو شام تک رکھ چھوڑیں تمام کو خرچ کرلیویں اور دنیا اور اہل دنیا کے گرد ہوویں اُن سے دور رہیں بس یہ کلاہ دوترکی اُنکا حق ہے کہ وہ سر پر رکھیں نہیں تو ضلالت میں گرفتار ہونگے اور کلاہ سہ ترکی کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے سر پر رکھی وہ ہے کہ اُس کو زہاد اور اہل تحیر اور مشائخ طبقات اور بہت سے اہل ضرر نے سر پر رکھا ہے مقصود اس سہ ترکی سے وہ ہے کہ اول ہوائے نفسانی اور تمام لذتوں اور شہوتوں اور دنیا کو ترک کرے دوسرے حسد اور فحش اور ریا اور غل اور غش وغیرہ سے دل کو پاک کرے تیسرے اصحاب دنیا سے قطع کرے اور حق تعالےٰ سے اُنس کرے پس جو ایسا ہو یہ کلاہ اُسکا حق ہے ورنہ کذاب ہے درمیان طبقہ جنیدیہ کے اور کلاہ چار ترکی کہ جناب ولایت مآب امیر المؤمنین اور امام الاجمعین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے سر پر رکھی وہ ہے کہ اُسکو اصحاب اہل صفہ اور سادات اور طبقہ مشائخ کبار نے سر پر رکھا ہے اور مراد اس چار ترکی سے دولت اور سعادت ہے اور جو کچھ ہژدہ ۱۸۰۰۰ ہزار عالم میں ہے اس کلاہ چار ترکی میں مرکب کردیا ہے اور چاہیئے کہ چار چیز سے دور رہے تو یہ کلاہ چار ترکی سر پر رکھنی درست ہوا اور اہل صفہ سے ہو جاوے ورنہ قیامت کے دن مقلدون اور مقربون اور حریفوں میں اُٹھایا نہ جائیگا اور خائن ہوگا۔ اب جاننا چاہیئے کہ مراد ترک اول سے وہ ہے کہ ترک الدنیا وصحبت الاغنیاء۔ یعنے ترک اول وہ ہے کہ

Marfat.com

کہ ترک دنیا کرے اور دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز رکھے اور دوسری ترک
وہ ہے کہ ترک اللسان عن غیرہ والتزامہ بذکر اللہ۔ یعنے بجز ذکر خدا تعالےٰ
کے بات نہ کرے۔ ترک تیسری سے وہ مراد ہے کہ۔ ترک بصرہ من غیرہ
لکرامتہ۔ یعنی دور رہے غیر پر نظر کرنے سے اور نہ دیکھے غیر کو تو نابینا نہ ہو جاوی
جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر۔ اس حرف پر پہنچے چشم پُر آب ہو لئے اور روئے چنانچہ
حاضرین میں اثر ہوا اور یہ بیت زبان مبارک پر لائے **بیت** اگر بغیر رخت
دیدہ ام بکس ببیند ÷ کشم بہ خنجر انگشت چوں سزاش این ست آور مراد ترک
چہارم سے وہ ہے کہ طہارت القلب من حب الدنیا۔ یعنی دنیا کی دوستی
سے دل کو پاک کرنا۔ پس جب دنیا کی محبت کی زنگار کو آئینۂ دل سے پاک کریگا۔
حق سے موانست ہو جائے گی اور غیریت درمیان سے اُٹھ جائے گی اور خدا
تعالےٰ سے یگانہ اور خلقت سے بیگانہ ہو جائیگا۔ اور یہ کلاہ چار ترکی اُسکا حق ہے
کہ سر پر رکھے۔ بعد ازاں خواجہ ذکر اللہ بالخیر۔ چشم پُر آب ہو لئے اور فرمایا کہ کیا
ہووے کہ حجاب درمیان سے اُٹھا لیویں اور یہ سِر ظاہر ہو جاوے اور غیریت
دور ہو اور یہ ندا دیں کہ۔ بی یبصر وبی یسمع وبی ینطق۔ پس جب ان مقامات پر
پہنچے مشاہدہ اور مکاشفہ کی لذت پاوے پس یہ کلاہ اُسکا حق ہے کہ سر پر رکھیں۔ الحمد للہ
علےٰ ذالک۔ **دوسری تاریخ ماہ محرم بُدہ کے روز** دولت پای بوس
حاصل ہوئی مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا برہان الدین غریب اور۔ اور یار
حاضر تھے عاشورہ مبارک کی فضیلت کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ کوئی مہینہ ماہ محرم
سے زیادہ بزرگتر نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔ شاہ اولیا علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرماتے تھے کہ یا علی
رضی اللہ عنہ فرضی روزوں کے بعد اگر زیادہ فضیلت والہ روزہ رکھنا ہے تو ماہ محرم
میں روزہ رکھہ کیونکہ یہ خدا تعالی کا مہینہ ہے حق سبحانہ تعالےٰ نے ایک قوم کی۔
توبہ اسی مہینہ میں قبول کی اور جو کوئی اس مہینہ میں توبہ کرتا ہے خدای عزوجل اُس کی

Marfat.com

توبہ قبول فرماتا ہے اُسوقت مناسب اس حال کے فرمایا کہ میں نے زبان گوہر فشان خواجہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے سُنا ہے کہ راحت الارواح قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماہ محرم میں تین روز یعنے جمعرات اور جمعہ اور منگل کو روزہ رکھتا ہے خدای تعالے حکم دیتا ہے کہ عبادت دونسو سال کی اُسکے نامۂ اعمال میں لکھیں اور اسی قدر بدی اُسکے نامہ اعمال سے محو کریں اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے خدای تعالے حکم کرتا ہے کہ ساٹھ سال کی عبادت اُسکے نامۂ اعمال میں لکھیں کہ دن کو روزہ رکھا ہو اور رات قیام میں بسر کی ہو۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے دس ہزار فرشتوں کا ثواب اسکو ملتا ہے اور دس ہزار حاجیوں کا۔ اور دس ہزار شہیدوں کا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے یا کسی مومن کو اس قدر کھانا دیتا ہے کہ وہ روزہ افطار کرے گویا اس نے تمام اُمت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھانا دیا اور اُنکو شکم سیر کیا۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن روزہ رکھتا ہے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے جتنے بال یتیم کے سر پر ہوں اُس قدر درجے اُسکے بہشت میں بلند کرتے ہیں اُسوقت فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے اور دلیل السائلین) میں خواجہ ذوالنون مصری کی روایت سے لکھا ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن اپنی عیال پر طعام فراخ کرتا ہے اللہ تعالے دوسرے سال تک اُس پر روزی فراخ کرتا ہے اُسکے بعد علم کی فضیلت کا کچھ ذکر چلا مولانا برہان الدین غریب سلمہ اللہ تعالے حاضر تھے اُنھوں نے سر زمین پر رکھکر کہا کہ علم بہ ایک بڑی نعمت ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے آثار تابعین میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرکے کہا ہے کہ علم کی شناخت دو ہیں چنانچہ اگر اہل علم کمینہ ہو تو شریف ہوجاتا ہے

علم کی فضیلت کا بیان

اور اگر اہل علم بخیل ہو تو سخی ہو جاتا ہے اور اگر اہل علم درویش ہو دولتمند ہو جاتا ہے اور اگر اہل علم خوار ہو عزیز ہو جاتا ہے اور اگر دور ہو تو خدای تعالے کا قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اگر اہل علم سخت ہو تو نرم ہو جاتا ہے اور اگر بدگو ہو تو شیرین گو ہو جاتا ہے اور اگر اہل علم ضعیف ہو تو قوی ہو جاتا ہے اور اگر بی شرم ہو تو شرم والہ ہو جاتا ہے اور اگر اہل علم مجہول ہو تو معروف ہو جاتا ہے اور اگر ریائی ہو خدائی ہو جاتا ہے اسکے بعد خوجہ ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا کے بندے قیامت کے دن عالموں کو تلاش کرینگے اور عالموں کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہوں گے اسوقت مناسب اس حال کے فرمایا کہ کتاب العارفین میں بروایت ابو معاذ سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا ہے کہ خدای تعالے نے بندوں کی روزی زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے پچاش ہزار سال پہلے مقدر کی ہے اور عرش پانی پر تھا اور قرار نہیں پکڑتا تھا۔ کہا روزی طلب کرو تم جو حلال ہے لے لو اور جو حرام ہے چھوڑ دو اسکے بعد۔ مناسب اس حال کے حدیث بیان فرمائی کہ حذیفہ کی روایت سے یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے علمار ماباپ سے زیادہ مہربان ہیں کیونکہ ماباپ تو دنیا کی آگ اور دنیا کے خوف سے نگاہ رکھتے ہیں اور علمار[۱] امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوزخ کی آگ اور ہول قیامت سے نگاہ رکھتے ہیں اسکے بعد فرمایا کہ علمار کے پاس بیٹھنا اور انکی خو حاصل کرنا خدای عزوجل کی ہدایات میں سے ہے بس تمام جہان میں کون شخص ہے جو علم کو اختیار نہ کرے سب کو کرنا چاہئے اسوقت مناسب اس حال کے فرمایا کہ مین نے شیخ الاسلام فرید الحق والدین کی زبان سے سنا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سنا ہے اور جبرئیل نے اسرافیل سے اور اسنے حضرت ایزد تعالی سے کہ جو کوئی علم کی طلب میں دو قدم جاتا ہے اور عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھتا ہے اور اس سے دو باتیں سنتا ہے دیتا ہے اللہ تعالے اسکو دو جنا الجنتین دوان الحمد للہ علی ذالک دسویں تاریخ

۱ اور ان علما سے مراد وہ علما ہیں جو عارف باللہ ہیں اور تعصب اور نفسانیت سے بری ہوں ۱۲

Marfat.com

ماہ محرم جمعرات کے دن دولت پای بوس حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحییٰ اور فخر الدین زرادی اور مولانا وجیہ الدین پائلی حاضر تھے ماہ شوال کے چھہ روزوں کا ذکر تھا آپ نے فرمایا جو کوئی ماہ شوال کے چھہ روزے رکھے اللہ تعالےٰ لئے آٹھہ بہشت پیدا کئے ہیں حکم ہوتا ہے کہ ہر ایک دروازہ پر ہزار محل سرخ یاقوت کے بنائے اور ہر محل میں ایک چیز پیدا کی ہے کہ ہرگز کسی آنکھہ نے ایسی نہیں دیکھی اور کسی کان نے ایسی نہیں سنی۔ اور قسم ہے اُس خدا کی کہ جس نے مجھے بندگی کے لئے بھیجا ہے کہ جو بندہ چھہ روزے ماہ شوال کے رکھتا ہے فرشتہ آسمان سے آواز دیتا ہے کہ اے بندے تیرے تمام گناہ بخشے گئے اب نئے سر سے کام کر اُسوقت

بیان روزہ ایام بیض

پھر ایام بیض کے روزوں کا ذکر ہوا۔ فرمایا کہ جب آدم صلوٰۃ اللہ علیہ بہشت سے دُنیا میں بھیجے گئے اُنکا تمام بدن سیاہ ہو گیا جب خداوند سبحانہ تعالیٰ نے اُنکی توبہ قبول کی حکم دیا کہ تیرھویں۔ چودھویں اور پندرھویں کا روزہ رکھہ پہلے روز۔ روزہ رکھا (تیسرے حصہ) کا اُنکا اندام سفید ہو گیا۔ دوسرے روز (دو حصہ) اُنکا بدن سفید ہو گیا جب پندرھویں کا روزہ رکھا (سارا بدن اندام) اُنکے سفید ہو گئے بعد ازاں بندہ نے سر زمین پر رکھا اور عرض کیا کہ ایکروز میں نے حضور کی زبان سے سنا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا کہ مجکو روزہ بتلا ئیے جسکا زیادہ ثواب پاؤں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھہ ایسا ہے جیسے تمام سال روزے رکھے آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے اُسکے بعد اسی محل میں آپ نے فرمایا کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح کے اوراد میں آیا ہے کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر مہینے میں تین روزے رکھے گویا اُسنے ہمیشہ روزے رکھے قیامت کے روز (آمنّا وصدقنا) اُسکی شفاعت سے ستر آدمی اُسکے اہل بیت سے بخشے جائیں گے اور جب قبر سے سر اٹھائیگا اُسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا اُس کے بعد

بیان نماز شب عید اضحیٰ

فضیلت نماز شب عید الضحےٰ۔ میں کسی قدر ذکر چلا آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول

Marfat.com

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شب عید الضحےٰ میں دس رکعت نماز ادا کرے
اور ہر رکعت میں الحمد۔ ایکبار اور قل ہو اللہ احد دس بار پڑھے جب نماز سے فارغ
ہو سو بار درود شریف اور سو بار استغفار اور سو بار کلمہ سبحان اللہ تا آخر کہے پھر
وہ شخص اگر تمام اُمت کی بخشش چاہے خدای تعالےٰ اپنے کرم سے سب کو بخش
دیتا ہے اور اس نماز کی برکت سے اپنا دیدار نصیب کرتا ہے اُسوقت اسی محل
میں فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں میں نے لکھا ہوا
دیکھا ہے کہ جو کوئی شب عید الفطر میں بارہ۱۲ رکعت نماز بستہ سلام ادا کرے اور
ہر رکعت میں۔ الحمد۔ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پانچ بار پڑھے خدای تعالی دوسرے
سال تک ہر دن اور رات کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور
اگر اُس سال میں مرجاوے شہید مرا ہوا اور لکھتے ہیں اُسکے واسطے عوض ہر
رکعت کے ثواب حج اور عمرہ کا اور بعد دہر آیت کے کہ پڑھی ہے ثواب آزادی بندہ
کا۔ اور دُعا اُسکی مستجاب ہوتی ہے اور اُسکے دل کو فارغ کرتے ہیں اور عذاب
قبر سے ایمن ہوتا ہے اور قیامت کے روز سایۂ عرش کے نیچے ہوگا پھر حکم ہوگا کہ
اسکو معہ اُسکی آل کے بہشت میں لیجائیں الحمد للہ علی ذالک۔ بارہویں تاریخ
محرم الحرام پنجشنبہ کو دولت پای بوس حاصل ہوئی۔ مولانا شہاب الدین میرٹھی
خدمت شریف میں حاضر تھے سر زمین پر رکھا اور فرمایا کہ ماہ شعبان میں بھی بہت
نوافل آئے ہیں آپ نے زبان گوہر فشاں سے فرمایا کہ ہاں بہت آئے ہیں اُسی
وقت ارشاد کیا کہ جو کوئی پہلی رات ماہ شعبان کی بارہ رکعت نماز ادا کرے
اور پڑھے ہر رکعت میں الحمد۔ ایکبار اور قل ہو اللہ پندرہ بار حق سبحانہ تعالے اُسکو
ثواب پندرہ ہزار غازی کا عطا فرماتا ہے اور گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ
گویا ماں سے پیدا ہوا ہے اور اگر اُس سال میں مرجاوے شہید مرا ہووے
اُسوقت مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ
عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے کہا ہے کہ جس بندہ سے

Marfat.com

فضیلت شب برات

بہت گناہ ہوئے ہوں اور وہ گناہوں سے پشیمان ہوکر توبہ کرنی چاہے بس
اُسکو چاہیے کہ یکشنبہ کے روز غسل کرے جب دوشنبہ کی رات آوے۔ ماہ
شعبان میں نمازِ عشا ادا کرے اُسکے بعد بارہ رکعت نماز پڑھے جب فارغ ہو
ستر بار استغفار کہے اُس کی توبہ قبول اور گناہ اُسکے معاف ہوں۔ اسکے بعد
مناسب اس حال کے فرمایا کہ میںنے حقایق - میں لکھا ہوا دیکھا ہے خواجہ شبلی رحمۃ اللہ
علیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام پندرہویں
رات ماہ شعبان میں میرے پاس آئے اور کہا اُٹھو یا محمدؐ۔ نماز پڑھو اور حق سبحانہ تعالیٰ
کی اس بزرگ رات میں یاد کرو میںنے کہا کہ یا اخی جبرئیل یہ کونسی رات ہے کہا۔ یا محمدؐ شب
پندرہویں شعبان کی ہے کہ اس شب میں حق تعالیٰ تین سو دروازے رحمت کے
اپنے بندوں پر کھولتا ہے یا رسول اللہ آج کی رات خداوند تعالےٰ سب مومنوں کو
بخشتا ہے۔ مگر جادوگر۔ اور مشرک وغیرہ کی بخشش نہیں ہوتی اُسکے بعد رسول
علیہ السلام باہر آئے اور خلوت میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھتے تھے اور خدا کی
ثنا کہتے تھے اور دُعا مانگتے تھے جب چار گھڑی رات گزری جبرئیل پھر آئے اور کہا
یا محمدؐ سجدہ سے سر اُٹھاؤ اور آسمان کی طرف دیکھو رسول علیہ السلام نے سر اُٹھا کر
دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور دوسرے آسمان کے دروازے پر فرشتہ ندا کرتا تھا
کہ مبارک ہیں وہ لوگ جنھوں نے آجکی رات اپنے خداوند کو سجدہ کیا اور تیسرے آسمان
کے دروازے پر فرشتہ ندا کرتا تھا کہ مبارک ہیں وہ لوگ کہ جنھوں نے آجکی رات دُعا کی اور
چوتھے آسمان پر فرشتہ آواز دیتا تھا کہ مبارک ہیں وہ لوگ کہ جو آجکی رات خوفِ خدا سے
روئے اور پانچویں آسمان پر فرشتہ آواز دیتا تھا کہ مبارک ہیں وہ لوگ جنھوں نے
آجکی رات خدای تعالےٰ کی ثنا کہی اور چھٹے آسمان پر فرشتہ ندا کرتا تھا کہ مبارک ہیں وہ
لوگ جو آجکی رات خدا کی یاد کرتے ہیں اور ساتویں آسمان پر فرشتہ دیکھا کہ ندا کرتا تھا کہ
آجکی رات ہے کوئی حاجت چاہنے والا اُسکی حاجت روا ہو اور ہے کوئی آمرزش چاہنے
والا کہ اُسکی آمرزش کیجاوے۔ اسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہٗ نے زبان مبارک سے

Marfat.com

فرمایا کہ یہ وہ رات ہے کہ بندگان خدا کے اعمال خداوند تبارک و تعالیٰ کے روبرو عرض کئے جاتے ہیں اور یہ وہ رات ہے کہ اسمیں بندوں کی روزی تقسیم کیجاتی ہے پس آدمی کو چاہیے کہ اس رات میں غافل نہ ہو اور نماز اور تسبیح اور تلاوت میں مشغول ہو تو اس سعادت سے محروم نہ رہے خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ ملک محمد غیاث پوری معہ تین اور شخصوں کے آیا اور سر زمین پر رکھا فرمان ہوا کہ بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا بعد ازاں خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اقبال کو فرمایا کہ تھوڑے سے خربوزے موجود ہیں لاکر ملک محمد کے آگے رکھدے وہ لایا اور ملک محمد کے آگے رکھہ دیئے بعد ازاں فرمایا کہ تھوڑی سی مصری اور خرمے موجود ہیں وہ بھی لے آ وہ بھی لایا۔ فرمان ہوا کہ ان تینوں عزیزوں کے آگے رکھدے جب انکے آگے رکھدئے چاروں شخص اٹھے اور آپکے قدموں میں سر رکھا کہ ہم نے پالیا چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمنے اپنے دلوں میں ان چیزوں کا اندیشہ کیا تھا کہ حضرت مخدوم نے اظہار کردیا بعد ازاں خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز بیٹھے ہوئے تھے ہمنے دیکھا کہ سات آدمی درویش آئے اور ہر ایک نے اپنے دلوں میں اندیشہ کیا تھا حضرت شیخ الاسلام نے جو کچھ انکے دلوں میں اندیشہ کیا ہوا تھا میوہ اور طعام ہر ایک کے آگے رکھا ساتوں درویشوں نے اقرار کیا کہ ہم بیس سال سے مرد خدا کی تلاش میں پھرتے تھے کسی کو ہمنے نہ پایا مگر حضرت خواجہ جیو کو۔ بعد ازاں مولانا فخر الدین زاہد کی بزرگی کا ذکر شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ چالیس برس انھوں نے خود گیہوں پیسے اور کسی کو نہیں فرماتے تھے لوگوں نے پوچھا کہ آپکے اسقدر خدمتگار حاضر ہیں انکو کیوں نہیں فرماتے کہا اسقدر ثواب کہ وہ لیویں میں خود کیوں نہ لوں اسکے بعد اسی محل میں انکی بزرگی کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ دہلی میں امساک باراں ہوا مولانا فخر الدین زاہد منبر پر کھڑے ہوئے اور آستین میں کوزہ لیکر باہر نکالا اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہاتھ اوپر کو اٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ الٰہی جب تک یہ کوزہ پر نہو گا میں نیچے نہیں اترونگا جب یہ کہا اسقدر بارش ہوئی کہ تمام دہلی تین دن

بیان بزرگی مولانا فخر الدین زاہد

Marfat.com

بیان فضیلت نماز جماعت

رات باقی کے درمیان رہی بعد ازاں ایک عزیز نے عرض کی کہ ایک دفعہ میں مولانا شہاب الدین اوشی کی خدمت میں حاضر تھا وہ نماز باجماعت کی بڑی تاکید کرتے تھے کہ نماز باجماعت ادا کیا کرو حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ہاں اس سے پہلے جتنک جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ادا نہیں ہوتی تھی نماز جماعت کا ثواب بہت ہے اس حال کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ جوکوئی (ظہر کی نماز کو) جماعت سے ادا کرے اللہ تعالے حکم دیتا ہے کہ روے زمین کے پہاڑ اور درندے اور چارپائے اور جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے ترازو کے ایک پلہ میں رکھیں اُس نماز کا ثواب سب سے بھاری ہو اور جو کوئی (نماز عصر کو) جماعت سے ادا کرے اور نماز مغرب تک اُسی جگہ بیٹھا رہے اللہ تعالے روز قیامت میں حکم دیگا کہ عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور تمام فرشتوں اور دوسرے پیغامبروں کو لادیں اور ایک پلہ ترازو میں رکھیں اور دوسرے پلہ میں ان دونوں نمازوں کو رکھیں ثواب اِن دونوں نمازوں کا سب سے زیادہ بھاری ہوگا بعد ازاں فرمایا کہ جو کوئی (نماز عشاء کی جماعت) سے ادا کرے اللہ تعالے حکم دیتا ہے کہ ہر ایک رکعت کے عوض دس ہزار رکعت اُسکے دفتر اعمال میں لکھیں اور وہ شخص تمام جاگنے والوں میں شمار ہو بعد ازاں مناسب اس حال کے بیان فرمایا کہ جو کوئی (نماز فجر کو) جماعت سے ادا کرے اور سورج نکلنے تک اُسی جگہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو اور جب سورج نکلے نماز اشراق ادا کرے اللہ تعالی حکم دیتا ہے تو ہر ایک آسمان سے دس دس ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں کل ستر ہزار فرشتے آتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ایک طبق نور کا ہوتا ہے اُسوقت اللہ تعالی کہ بیچوں اور بیچگون ہے حکم کرتا ہے کہ اس میرے خاص بندہ نے میرے لئے نماز پڑھی ہے جو گناہ کہ اس نے کیا ہے مینے معاف کیا نئے سر سے کام شروع کرے خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ

ذکر اصحاب سلوک

شیخ عثمان سیاح اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا برہان الدین غریب اور حسن میمندی معہ اپنے یاروں کے آئے اور سر زمین پر رکھا حکم ہوا کہ بیٹھو وہ بیٹھے وہ روز نہایت خوشی کا تھا اصحاب سلوک کا ذکر چلا آپ نے فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ

Marfat.com

العزیز جب تائب ہوے تو ایک دفعہ کشتی میں سوار تھے اور اُس کشتی میں سوداگر تھے قضا سے کشتی غرق ہونے لگی خواجہ ذوالنون مصری نے دُعا کی کشتی غرق ہوئی جب کشتی دریا کے درمیان میں پہنچی کشتی کے درمیان ایک دینار گم ہو گیا سب نے ملکر کہا کہ اِس درویش کے سوا کسی نے نہیں لیا اور زبان درازی کرنے لگے خواجہ حیران ہوئے آسمان کی طرف مُنہ کیا اور کہا الٰہی اگر توبہ میری قبول ہوئی ہو دینار پیدا ہو جاوے تو میری خلاصی ہو فوراً دریا کی مچھلیوں کو حکم ہوا کہ ایک ایک دینار زر مُنہ میں لیکر اوپر آجاویں۔ جب اُن لوگوں نے یہ حال دیکھا سب معذرت سے پیش آئے کہ ہم نے قصور کیا خواجہ نے ایک دینار ایک مچھلی سے لیکر اُنکی طرف پھینکدیا اور چلے گئے اُسوقت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے اِسی محل میں فرمایا کہ خواجہ فضیل عیاض جب تائب ہوئے جو مال اور اسباب لوگوں کا راہزنی میں لیا تھا ہر ایک کو بُلا بُلا کر واپس دینے لگے اور اُن سے رضامندی طلب کرتے تھے اُنکے درمیان ایک یہودی تھا وہ کسی طور خوشنود نہیں ہوتا تھا خواجہ ہرچند عذر معذرت کرتے تھے وہ مُنتا نہ تھا الغرض خواجہ پاؤں کے بل بیٹھے ہوئے تھے کہ یہودی نے خواجہ کی طرف مُنہ کرکے کہا کہ اگر تو اس پاؤں کے نیچے سے ایک مُٹھی زر مجھے دیدیوے میں تجھ سے رضامند ہو جاؤنگا خواجہ فضیل نے فوراً پاؤں کے نیچے ہاتھ ملا اور ایک مُٹھی زر نکالکر اُسکو دیدی وہ یہودی اُسی وقت مسلمان ہو گیا اور کہا کہ مین نے توریت میں لکھا دیکھا ہے کہ جسکی توبہ قبول ہوتی ہے اگر وہ خاک کو ہاتھ مین لیوے سونا ہو جاتی ہے مجکو تمھاری حقیقت معلوم ہو گئی کہ تمھاری توبہ قبول ہے میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا اُسوقت وہ خوشنود ہو گیا۔ خواجہ ذکراللہ بالخیر نے حسن قوال کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ عزیز حاضر ہیں کچھ کہو حسن نے سماع شروع کی خواجہ عثمان سیّاح اور شیخ جمال الدین ہانسوی کو وجد ہوا چاشت سے نماز ظہر تک وجد مین رہے جب فارغ ہوئے دونوں کو جامہ عطا ہوا ایک کلاہ سفید بندہ کو بھی ملی وہ نظم کہ قوال کہتے تھے یہ تھی نظم عشقت خبر ز عالم بیہوشی آورد + اہل صلاح را بقدح نوشی آورد + عشق تو تحفہ الست کہ سلطان عقل را موی جبین گرفتہ بچاوشی آورد + من ناتواں ز بادہ کشی گشتم ای طبیب + آن دارو م بدہ کہ

فراموشی آورد + اسکے بعد تھوڑا سا ذکر اسکا ہوا کہ آدمی کسی کی ہلک کی چیز کھالیوے یا بغیر اجازت مالک کے لے لیوے اور اُس سے معافی نہ چاہے اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور یہ حکایت اس محل میں بیان فرمائی کہ وفات کے بعد خوجہ ابوبکر شبلی رح کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدای تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا۔ فرمایا ویسا ہی کیا۔ جیسا کہ اپنے دوستوں سے کرتا ہے لیکن ایک سخت عتاب ہوا کہ اب تک مَیں اُس عتاب میں غرق ہوں اور وہ اس طرح تھا کہ ایکروز میں کسی شخص کی گھر گیا تھا گندم کا ڈہیر میرے پاس پڑا تھا مینے بغیر اجازت اُس شخص کے ایک دانہ گندم کا اُٹھا لیا اور دانتوں سے دوپارہ کردیا مگر کھایا نہیں۔ حکم ہوا کہ اے شبلی تو لوگونکے گندم دوپارہ کرتا ہے اور معافی نہیں مانگتا ہے پس میں حیران ہوں کہ کل قیامت کو کیا جواب دونگا (الحمد للہ علے ذالک) بیسویں تاریخ ماہ محرالحرام روز یکشنبہ کو مجھے دولت پائبوس حاصل ہوئی۔ چاشت کے وقت کی نمازوں اور اُنکے ثواب کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ (آثار اولیا) میں آیا ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی تمام عمر میں (نماز تسبیح) ایک بار پڑھے اللہ تعالیٰ ستر برس کی عبادت اُسکے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور ستر برس کے گناہ اُسکے بخش دیتا ہے اور اُس کو بہت ثواب ملتا ہے اسکے بعد مناسب اُس حال کے فرمایا کہ شیخ الاسلام فریدالحق والشرع والدین سے مینے سُنا ہے کہ جو کوئی ہر ماہ میں یہ نماز پڑھتا ہے بہشت میں بڑے درجے پاتا ہے اور نماز یہ ہے کہ چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں۔ الحمد للہ ایکبار۔ اور جو سورہ جانتا ہو پڑھے اور بعد قرأت کے پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ پڑھے اور رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم کہکر دس بار تسبیح مذکور پڑھے اور قومہ میں دس بار اور سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلے کہکر دس بار اور جلسہ میں دس بار اور دوسرے سجدہ میں بعد سبحان ربی الاعلی کے دس بار اور بعد سجدہ دوسرے کے بیٹھ کر دس بار پس ہر رکعت میں (پچھتر بار) اور چار رکعت میں تین سو بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو ستر بار درود شریف اور ستر بار استغفار اور ستر بار

بیان صلوٰۃ التسبیح

Marfat.com

سُبحان اللہ تا آخر پڑھے پھر دُعا مانگے اور خدای تعالیٰ کی خوشنودی کے سوا بہشت
طلب نکرے یہ نماز بہت فضیلت رکھتی ہے مترجم کتب نوافل میں مروی ہی
کہ اس نماز میں ان چار سورتوں کو یعنی (الھٰکم التکاثر) - والعصر - قل یا ایھا الکافرون /
قل ہو اللہ - پڑھے اور سورتیں بھی مروی ہیں جیسی (سبح اسم) یا اور مسبحات مگر یہ سہل تر
ہیں - **اُسوقت** فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ العزیز کے اوراد میں
مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ہفتہ کی نمازوں میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شنبہ
کے دن کی نماز آئی ہے کہ جو کوئی شنبہ کے دن چار رکعت نماز ادا کرے ایک سلام سے
اور پڑھے ہر رکعت میں الحمد - ایکبار اور قل یا ایہا الکافرون تین بار جب نماز سے فارغ ہو
ایکبار - آیۃ الکرسی پڑھے خدای عزوجل کے حکم سے بشمار ہر یہود و یہودہ کے عبادت
ایکسال اُسکے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں جسمیں دن کو روزے اور رات کو قیام کیا ہو اور ایسا
ثواب ہو کہ گویا تمام اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خریدا - اور آزاد کیا ہو اور توریت
اور انجیل اور زبور اور قرآن کو پڑھا ہو اور خدای عزوجل قیامت کے دن ہزار گلوبند
اُسکے گلے میں مع پوشاک کے پہنائیگا اور پیغمبروں اور شہیدوں کے ساتھ بیحساب
بہشت میں جائیگا **اُسکے بعد** مناسب اس حال کے فرمایا کہ مینے اُسی جگہ خواجہ کے
اوراد میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو کوئی (یکشنبہ) کے دن
چار رکعت نماز پڑھے اور پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور آمن الرسول ایکبار - اللہ
تعالےٰ فرماتا ہے کہ لکھیں اُسکے نامۂ اعمال میں بشمار ہر ترسائے اور ہر ترسائے کے
عبادت ایکسال کی اور ثواب ہزار جہاد اور ثواب ہزار پیغمبروں اور ثواب ہزار شہیدوں کا
اور اُسکے اور دوزخ کے درمیان اس قدر فاصلہ ہو کہ ہزار خندق درمیان ہوں اور وسعت
ہر خندق کی پانسو سالہ راہ کی ہو اور کھولتا ہے اللہ تعالےٰ اُسپر آٹھوں دروازے بہشت
کے **اُسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ عبداللہ سہیل تستری کے زمانہ میں ایک مرد فاسق
تھا - کسی نے اُسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہلتا پھرتا ہے اُس نے سوال کیا کہ تو تو
فاسق آدمی تھا یہ دولت کہاں سے پائی کہا یکشنبہ کے دن کی چار رکعت میں پڑھا کرتا تھا

اس حال کے فرمایا کہ شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے معاذ بن جبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالےٰ نے روشنائی اور تاریکی چار شنبہ کے روز پیدا کی ہے جو کوئی اس روز میں دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت الارض ایکبار اور اخلاص تین بار اللہ تعالیٰ تاریکی قبر اور قیامت کی اس سے دور کرتا ہے اور لکھتے ہیں اسکے نام عبادت ایک سال کی اور دینگے نامہ سفید اسکے ہاتھ میں **اسوقت فرمایا** کہ پنجشنبہ کے دن اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا ہے جو کوئی اس دن میں ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور سورہ اذا جاء پانچ بار پڑھے اور جب فارغ ہو چالیس بار قل ہو اللہ احد اور استغفار پڑھے ایزد تعالیٰ اسکو بہشت میں ایک محل دیگا اور ستر حوریں اور بشمار ہر فرشتہ کے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب اسکو دینگے اور بشمار ہر آیت کے ثواب ہزار شہید کا اسکو ملیگا **اسکے بعد** حضور نے مناسب اس حال کے فرمایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہ جمعہ کے روز دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی سو بار اور اخلاص سو بار بعد سلام کے سات بار کہے یا نور النور یا اللہ یا رحیم یا رحمن یا حی یا قیوم افتح ابواب رحمتک و مغفرتک ومن علی یدخل الجنۃ اعتقنی من النار بخشتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے ستر گناہ کبیرہ اور دیتے ہیں اسکو چھیانوے درجے بہشت میں **اسکے بعد** اسی محل میں صحبت مشائخ کبار کا ذکر درمیان آیا فرمایا کہ ایکروز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشائخ کا حق پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا محمد جان تو کہ مشائخ تیری امت کے چراغ ہیں کیا اچھا ہے وہ شخص کہ انکا حق پہچانے اور انکو دوستان حق جانے بس ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ شخص اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی انکو دشمن رکھتا ہے وہ اہل دوزخ سے ہے **اسکے بعد** مناسب اس حال کے فرمایا کہ جو کوئی مشائخ کی موت سے غمگین نہیں ہوتا وہ منافق ہے اور

Marfat.com

کوئی مصیبت مشائخ اور علماء کی موت سے بڑھکر نہیں ہے کیونکہ جب کوئی عالم یا شیخ مرجاتا ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے سب روتے ہیں اور ہر فرشتہ ستر دن تک انکا ماتم کرتا ہے اور وہ شخص مومن نہیں ہے جو مشائخ کی موت سے غمگین نہ ہو جو کوئی مشائخ کے مرنے سے غمگین ہوتا ہے خدای تعالیٰ اسکو ثواب ہزار مشائخ اور عالم کا دیتا ہے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ جو شخص مشائخ یا عالم کو خوار رکھتا ہے وہ شخص منافق ہے اسپر دنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے نعوذ باللہ منہا چودہ[۱۴] ہویں تاریخ ماہ صفر چارشنبہ کے دن مجکو دولت پای بوس نصیب ہوئی غلاموں اور زیردستوں کا ذکر تھا آپنے زبان مبارک سے فرمایا کہ زیردستوں اور غلاموں کو خوش رکھو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس غلام ہیں ہر روز کس قدر گناہ انکے معاف کردیا کروں فرمایا کہ ہر روز ستر گناہ انکے معاف کردیا کر جب ایک اوپر ستر ہو جاویں تب سزا دے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ مولانا کیتھلی دعاگو کے پاس آئے تھے کھانا موجود تھا بندہ کو مینے کہا کہ کھانا لا اسنے لانے مین دیر کی ایک چھوٹی سی لکڑی میرے پاس تھی مینے اسکی پیٹھ پر ماری مولانا کیتھلی نے اسطرح آہ کی جیسا کہ اسکی پیٹھ میں لگی ہو مینے کہا کہ تمکو کیا درد پہنچا کہ تمنے آہ کی فوراً انھوں نے اپنا پیراہن پیٹھ سے دور کیا مینے جب نظر کی اس چھڑی کا عکس انکی پیٹھ پر نمودار تھا اور مولانا نے یہ بات کہی کہ ان کو اپنے سے بہتر جاننا چاہیے کیونکہ یہ کچھ کہہ نہیں سکتے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ مینے آثار اولیا مین مشائخ طبقات کی روایت سے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غلاموں کو وہی کھانا دینا چاہئے جو آپ کھاتے ہیں اور وہی کپڑے پہنانے چاہئیں جو آپ پہنتے ہیں کیونکہ وہ بھی تمہارے جیسا گوشت اور پوست رکھتے ہیں اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ سلطان شمس الدین انار اللہ برہانہ کی عادت تھی کہ آدھی رات عبادت میں مشغول

غلاموں اور لونڈیوں کی رعایت کے بیان مین

ہوتا تھا جب جاگا کرتا تھا خود اُٹھکر پانی لیا کرتا تھا اور وضو کرتا تھا کسی غلام کو نہ جگاتا لوگوں نے اسکا سبب پوچھا بادشاہ نے کہا کہ میں اپنی تکلیف دوسروں پر کیوں رکھوں اور اُنکو خواب سے بیدار کروں اِسکے بعد بوڑھوں کی تعظیم اور تکریم کی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں پر اپنا مرتبہ جتلاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اسکے بعد فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی بوڑھے کو راستہ میں دیکھتے خواہ وہ مسلمان خواہ یہود وہنود اُسکے سفید بالوں کی حرمت سے اُس سے آگے ہوکر ہرگز نہیں چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ جسمیں نشان نور خدا کا ہو اُس سے آگے نہیں چلنا چاہئے الشیبُ نوری اِسکے بعد زبان مبارک سے فرمایا کہ خدای تعالیٰ ۔۔ اُس بوڑھے کو بزرگ رکھتا ہے کہ جسنے مسلمانی میں بال سفید کیے ہوں تم اُسکو بزرگ جانو کیونکہ توریت میں حکم ہوا ہے کہ یا موسیٰ بوڑھوں کی عزت کر جب وہ آویں اُنکے آگے کھڑا ہوجا جب تم دیکھو کہ جوان لوگ بوڑھوں سے پہلے پانی پیتے ہیں یا اُنکے آگے چلتے ہیں اور وہ پیچھے تب پس جان لو کہ برکت اور راحت اُن لوگوں سے لی گئی کیونکہ جب ایسا ہوگا تو خیریت اُس شہر میں نہوگی **اُسوقت** مناسب اس حال کے فرمایا کہ شیخ الاسلام فریدالحق والشرع والدین قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ مینے سُنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ایکروز مَیں اپنے پیر خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت خواجہ ہر بار باہر کی طرف دیکھتے تھے اور اُٹھکر کھڑے ہوجاتے تھے اور پھر بیٹھ جاتے تھے چنانچہ چھ سات دفعہ ایسا ہی کیا بعد ازاں مینے عرض کیا کہ یا حضرت یہ اُٹھنا اور بیٹھنا کس لئے تھا فرمایا کہ باہر دروازہ کے ایک مرد کو مینے بیٹھا ہوا دیکھا جب اُسپر میری نظر پڑتی تھی مجکو واجب ہوتا تھا کہ اُسکے سفید بالونکی تعظیم سے کھڑا ہوجاؤں میرے کھڑے ہونیکا یہ سبب تھا اُسوقت مناسب اس بیان کے ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ سلطان معز الدین محمد بن سام انار اللہ برہانہ کی عادت تھی کہ جب کوئی بوڑھا اُنکے پاس آتا فوراً تخت پر سے کھڑے ہوجاتے اور اُسکے

Marfat.com

چہار شنبہ کے دن دو رکعت نماز کا بیان پنجشنبہ کے دن نماز کا بیان جمعہ کے دن دو رکعت نماز کا بیان مشائخ کی محبت کا بیان

اس حال کے فرمایا کہ شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے معاذ بن جبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالے نے روشنائی اور تاریکی چار شنبہ کے روز پیدا کی ہے جو کوئی اس روز میں دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت الارض ایکبار اور اخلاص تین بار اللہ تعالیٰ تاریکی قبر اور قیامت کی اس سے دور کرتا ہے اور لکھتے ہیں اسکے نام عبادت ایک سال کی اور دینگے نامہ سفید اسکے ہاتھ میں اسوقت فرمایا کہ پنجشنبہ کے دن اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا ہے جو کوئی اس دن میں ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور سورہ اذا جاء پانچ بار پڑھے اور جب فارغ ہو چالیس بار قل ہو اللہ احد اور استغفار پڑھے ایزد تعالیٰ اسکو بہشت میں ایک محل دیگا اور ستر حوریں اور بیشمار ہر فرشتہ کے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب اسکو دینگے اور بیشمار ہر آیت کے ثواب ہزار شہید کا اسکو ملیگا اسکے بعد [حضور] نے مناسب اس حال کے فرمایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی کہ جمعہ کے روز دو رکعت نماز ادا کرے اور پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ ایکبار اور آیۃ الکرسی سو بار اور اخلاص سو بار بعد سلام کے سات بار کہے یا نور النور یا اللہ یا رحیم یا رحمن یا حی یا قیوم افتح ابواب رحمتک و مغفرتک و من علی یدخل الجنۃ اعتقنی من النار بخشتا ہی اللہ تعالے اسکے ستر گناہ کبیرہ اور دیتے ہیں اسکو چھیانوے درجے بہشت میں اسکے بعد اسی محل میں محبت مشائخ کبار کا ذکر درمیان آیا فرمایا کہ ایکروز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر جبرئیل علیہ السلام سے مشائخ کا حق پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا محمد جان تو کہ مشائخ تیری امت کے چراغ ہیں کیا اچھا ہے وہ شخص کہ انکا حق پہچانے اور انکو دوستان حق جانے پس ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ شخص اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی انکو دشمن رکھتا ہے وہ اہل دوزخ سے ہے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ جو کوئی مشائخ کی موت سے غمگین نہیں ہوتا وہ منافق ہے [اور]

Marfat.com

حق ہمسایہ کا بیان

ساتھ مصافحہ کرتے وزیروں نے عرض کی کہ بادشاہ کو اس طرح کرنا اچھا نہیں ہے کہ ہر ایک کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ مطلب اس سے کیا ہے اُنھوں نے کہا نہین کہ بادشاہ کو خوب معلوم ہے کہا اس سبب سے اُٹھتا ہوں اور اُنکی تعظیم کرتا ہوں کہ شاید کہ قیامت کے دن مجھہ بیچارہ کا حشر بھی ان بوڑھوں کے ساتھہ ہو اور آتش دوزخ سے۔ اُس نور کی برکت سے کہ حق تعالی نے سُفید بالونکو اپنے نور سے بنایا ہے۔ مجکو نجات دیں اِسکے بعد کتنی قدر حق ہمسایہ کا بیان شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حق ہمسایہ کی مجکو اسقدر تاکید کی کہ میں گمان کرتا تھا کہ ہمسایہ کو ہمسایہ کے مال میں سے میراث دیں گے اسکے بعد فرمایا کہ تذکرۃ الاولیا میں مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ کا ایک یہود ہمسایہ تھا وہ کہیں سفر کو گیا تھا اور اُس یہود کی عورت کو حمل تھا اُسنے بچہ جنا اور اُس عورت کے گھر میں کچھ نتھا کہ چراغ تک جلاوے اور وہ بچہ تاریکی سے روتا تھا یہ خبر خواجہ کو پہنچی خواجہ ہر روز بقال کی دُکان سے تیل لاتے اور اُس یہود کی عورت کو دیدیتے چنانچہ کچھ مدت کے بعد وہ یہود آیا اُس کی عورت نے تمام کیفیت خواجہ کی تیل لانے کی اُسکے پاس بیان کی وہ یہود شرمندہ ہوا اور خواجہ کے پاس آیا اور کہا یہ کیا سبب تھا کہ تمنے اتنی مہربانی کی خواجہ نے کہا کہ حق ہمسائگی کا سبب تھا کیونکہ ہمسایہ کا حق بہت بڑا ہے وہ یہود اُسی وقت مُسلمان ہو گیا۔ اِسکے بعد اسی محل میں آپ نے فرمایا کہ خواجہ بایزیدؒ کے ایک ہمسایہ تھا اُسکو لوگ کہا کرتے تھے کہ تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا وہ اُسکے جواب میں کہتا کہ اگر مسلمانی یہ ہے جیسے بایزید کرتے ہیں یہ میں کر نہیں سکتا ہوں اور اگر مسلمانی یہ ہے جیسے تم کرتے ہو اس سے مجھے عار ہے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان درست نہیں ہوتا ہے جب تک کہ ہمسایہ اُس سے ایمن ہو اسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ جانو تم حق ہمسایہ کا وہ ہے کہ اگر وہ تمسے قرض مانگے قرض دو اور اگر تم سے اسکی کوئی حاجت ہو اُسکی حاجت روا کرو اور جب بیمار ہو جاوے اُسکے پوچھنے کو جاؤ اور جب اُسکو مصیبت پہنچے اسکی تعزیت کرو اور جو کچھ پکاؤ اُسکو کھلاؤ اور اگر مرجاوے

Marfat.com

کوئی مصیبت مشائخ اور علماء کی موت سے بڑھکر نہیں ہے کیونکہ جب کوئی عالم یا شیخ مرجاتا ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے سب روتے ہیں اور ہر فرشتہ ستر دن تک اُنکا ماتم کرتا ہے اور وہ شخص مومن نہیں ہے جو مشائخ کی موت سے غمگین نہ ہو جو کوئی مشائخ کے مرنے سے غمگین ہوتا ہے خدای تعالیٰ اسکو ثواب ہزار مشائخ اور عالم کا دیتا ہے اُسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ جو شخص مشائخ یا عالم کو خوار رکھتا ہے وہ شخص منافق ہے اُسپر دُنیا اور آخرت میں لعنت کی جاتی ہے نعوذ باللہ منہا چود ۱۴ ہویں تاریخ ماہ صفر چارشنبہ کے دن مجکو دولت پای بوس نصیب ہوئی غلاموں اور زیردستوں کا ذکر تھا آپنے زبان مبارک سے فرمایا کہ زیردستوں اور غلاموں کو خوش رکھو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک روز ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس غلام ہیں ہر روز کس قدر گناہ اُنکے معاف کردیا کروں فرمایا کہ ہر روز ستر گناہ اُنکے معاف کردیا کر جب ایک اوپر ستر ہوجاویں تب سزا دے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ مولانا کیتھلی دُعاگو کے پاس آئے تھے کھانا موجود تھا منشہ کو مینے کہا کہ کھانا لا اُسنے لانیمیں دیر کی ایک چھوٹی سی لکڑی میرے پاس تھی مینے اُسکی پیٹھ پر ماری مولانا کیتھلی نے اسطرح آہ کی جیسا کہ اُسکی پیٹھ میں لگی ہو مینے کہا کہ تمکو کیا درد پہنچا کہ تمنے آہ کی فوراً اُنھوں نے اپنا پیراہن پیٹھ سے دور کیا مینے جب نظر کی اُس چھڑی کا عکس اُنکی پیٹھ پر نمودار تھا اور مولانا نے یہ بات کہی کہ ان کو اپنے سے بہتر جاننا چاہیئے کیونکہ یہ کچھ کہہ نہیں سکتے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مینے آثار اولیاء میں مشائخ طبقات کی روایت سے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ غلاموں کو وہی کھانا دینا چاہئے جو آپ کھاتے ہیں اور وہی کپڑے پہنانے چاہئیں جو آپ پہنتے ہیں کیونکہ وہ بھی تمھارے جیسا گوشت اور پوست رکھتے ہیں اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ سلطان شمس الدین انار اللہ برہانہ کی عادت تھی کہ آدھی رات عبادت میں مشغول

Marfat.com

قضا کے بیان میں

اُسکے جنازہ کی نماز برابر پڑھوا اِسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی خدا اور قیامت پر ایمان لایا ہے اُسکو چاہیئے کہ ہمسایہ کو تکلیف نہ دیوے کیونکہ ہمسایہ کا حق اس قدر ہے کہ جس قدر ماباپ کا حق ہے الحمدللہ علیٰ ذالک سولہویں تاریخ ماہ صفر کو دولت پای بوس حاصل ہوئی قاضیوں کے بارہ میں ذکر تھا حضور نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا قاضی اور قضا اچھی چیز ہے اگر کوئی کرنی جانے اور اُسکا حق ادا کرے کیونکہ قاضی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم مقام ہے اِسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ مینے ہدایہ فقہ میں عبداللہ بن مسعود کی روایت سے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے انہ قال من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکین۔ یعنی جسکو (قاضی) کیا اُسکو بدون چھری کے ذبح کر ڈالا اور یہ حدیث اسوقت فرمائی ہے کہ جب حضرت رسالت شب معراج سے واپس تشریف لائے فرمایا کہ جب دوزخ کو میرے روبرو پیش کیا مینے دیکھا کہ سروں کا ایک ٹیلہ بنا ہے اور اُنکو آگ کی چکیوں سے پیستے ہیں مینے پوچھا کہ یا اخی جبرئیل یہہ سر کس گروہ کے ہیں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سر ریا کرنیوالے قاضیوں کے ہیں جنھوں نے ریا اور رشوت سے دُنیا میں ظلم کیا اُسوقت خواجہ عالم نے یہ حدیث بیان فرمائی من جعل قاضیا فقد ذبح اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا کہ امام اعظم رح کو قضا دیتے تھے اُنہوں نے قبول نہ کی اور کہا کہ مین قضا کے لائق نہیں ہوں جو مجکو قضا دیجاوے جب یہ بات کہی خلیفہ وقت نے حکم دیا کہ انکو قید کر دیا جاوے قید کر دیئے گئے ایک مہینہ قید میں رہے ہر روز خلیفہ کی طرف سے پیغام آتا تھا کہ قضا کو قبول کرو امام صاحب یہی جواب دیتے تھے کہ قضا نہیں کر سکتا ہوں پھر خلیفہ نے اُنکو روبرو بلا کر کہا کہ تو مسلمانوں کا امام ہے تم سے بہتر اور لائق تر کوئی نہیں کہ میں اُسکو قضا دوں تم قبول کرو حضرت امام نے فرمایا کہ مینے ایک حدیث میں دیکھا ہے کہ حضرت رسالت اس کام سے منع فرماتے ہیں میں حدیث کو کیونکر رد کروں خدا اور رسول کے حکم کو رد نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ گناہ کا موجب ہوتا ہے اگر رد کروں

Marfat.com

عاصی ہو جاؤں پس عاصی لایق قضا کے نہیں ہے اور حدیث یہ ہے من جعل قاضیا فقد ذبح بغیر سکین یعنی جسکو قاضی کیا اسکو بے کارد ذبح کیا پس تم کیا کہتے ہو جب خلیفہ نے یہ حدیث سنی فوراً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ دیا یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور حضرت امام کی دیانت کی بہت تعریف کی اسی محل میں حکایت بیان فرمائی کہ امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحب مذہب تھے جب تک اُس آٹے میں خمیر نہو تا روٹی نہ کھاتے ایک روز امام کے باورچیخانہ میں کچھ خمیر نتھا ہر جگہ طلب کیا نہ پایا چنانچہ یہ خبر امام کو پہنچی تھی کہ خمیر مطبخ میں نہیں ہے البتہ امام کے فرزند کے گھر کسی قدر خمیر موجود تھا وہاں سے لاکر آٹے میں ڈالدیا اور روٹی تیار کرکے حضرت امام کی خدمت میں لائے امام نے پوچھا کہ یہ خمیر کہاں سے لیا تھا خادم نے عرض کی کہ مخدوم کے فرزند کے گھر سے امام نے فرمایا کہ یہ سب طعام اُٹھا کر دجلہ میں پھینکدو خادم نے تمام طعام دجلہ میں پھینکدیا جب مچھلیوں نے اسکو سونگھا کسی مچھلی نے وہ طعام نہ کھایا خادم دیکھتا تھا اور دریا نے موج مار کر تمام روٹیوں کو باہر پھینکدیا خادم مذکور نے آکر تمام قصہ امام سے بیان کیا۔ امام احمد حنبل نے تبسم فرمایا اور کہا اے عزیز جس کھانے کو کہ مچھلیوں نے نہیں کھایا اور پانی نے قبول نہیں کیا تو وہ کھانا میرے کھلانے کو لایا تھا اور اسکا یہ سبب تھا کہ ایک دفعہ میرا فرزند بغداد کا قاضی تھا وہ خمیر اُن ایام میں کسیقدر بنا تھا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور روئے اور کہا کہ یہ حال اُن لوگوں کا ہے کہ جو ایک ذرہ خدا کے حکم سے تجاوز نہیں کرتے تھے اور جو لوگ تمام حکموں میں نافرمانی کرتے ہیں اُنکا کیا حال ہوگا۔ اسکے بعد آپنے مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز کبھی قاضی ابو یوسف کی ملاقات کو نہ جاتے چنانچہ یاروں نے امام سے دریافت کیا کہ امام ابو یوسف اعلی یاروں میں سے ہیں مخدوم کا اُنکے پاس نہ جانا کیا سبب رکھتا ہے امام نے فرمایا کہ جو کوئی کہ پیر اور اُستاد کے حکم کے برخلاف کرتا ہے یعنی قضا کرتا ہے کہ اُسکے پیر نے نہیں کی ہم اسکی ملاقات کو نہیں جاتے اسکے بعد صدق اور بزرگی امام قاضی ابو یوسف کی بیان فرمائی کہ امام قاضی ابو یوسف جسوقت مسند قضا سے اُٹھتے دو خط دیوار پر کھینچے ہوئے ہوتے تھے

بیان فضیلت قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

جب وہ کھڑے ہوتے وہ دونو خط اُنکے دوگز بلند رہتے تھے ہاتھ اونچا کرتے تھے اگر ہاتھ اُنکا اُن خطوں تک خدا کے حکم سے اُسوقت پہنچ جاتا جانتے کہ سب حکم حق پر ہوئے ہیں اگر ہاتھ نہ پہنچتا تمام حکموں کو از سرِ نو پھر کرتے اِسکے بعد تھوڑی سی تقوے کی گفتگو ہوئی آپنے فرمایا کہ ایک دفعہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کی بہن نے امام احمد حنبل قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں سوال کیا کہ یا امام میں ایک مسئلہ نماز کا پوچھنے آئی ہوں امام نے فرمایا کہ پوچھ اُس نے کہا کہ میں آدھی رات کے وقت چاندنی رات میں کوٹھے کے اوپر سوت کاتتی ہوں یہ روا ہے امام نے کہا کہ تو کونسے خاندان سے ہے کہ ایسا سوال تقوے کا کرتی ہے اُس نے کہا کہ میں بشر حافی کی بہن ہوں امام نے فرمایا کہ جس خاندان سے کہ تو ہے تجکو روا نہیں کہ روشنائی یعنے چاندنی رات میں تو کوٹھے پر کاتے لیکن اوروں کو جائز ہے اِسکے بعد اسی محل میں آپ نے فرمایا کہ ایک دن امام راستے میں چلے جاتے تھے ایک ذرہ بھر پلیدی امام کے کپڑے میں لگ گئی امام نے فوراً اُسکو دھوڈالا لوگوں نے امام کو پوچھا کہ آپ غیر کے کپڑے پر ایک درم شرعی کو روا رکھتے ہیں اور اپنے کپڑے پر ذرہ پلیدی کو روا نہیں رکھتے ہیں یہ کیسا آپکا حکم ہے امام نے فرمایا کہ یہ ایکدرم شریعت میں ہے لیکن تقوی میں روا نہیں ہے جب تک اُسکو دھو نہ لیویں اِسکے بعد فرمایا کہ شریعت میں خواہ دل حاضر ہو یا نہ ہو نماز جائز ہے لیکن طریقت میں اصحاب سلوک کہتے ہیں کہ جب تک دل حاضر نہو اور سوائے حق کے دل میں گزرے وہ نماز درست نہیں ہے پھر پڑھنی چاہئے کیونکہ یہ مفسد نماز ہے اِسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ شیخ زنکالاہوری کسی جمعہ کو نماز میں شامل نہوئے چنانچہ عالم اور صدر صدور جمع ہوئے شیخ نے بھی سُنا غرض شیخ جمعہ کی نماز میں آیا ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ اُٹھکر اور مصلا کندھے پر رکھکر گھر کو چلا آیا لوگوں نے شیخ سے اسکا سبب پوچھا اور خطیب کو طلب کیا جب خطیب آیا شیخ نے اُس سے سوال کیا کہ جسوقت تو نے پہلی رکعت پڑھی تھی تیرے دل میں کیا خطرہ گزرا تھا اُس نے کہا کہ میری گھوڑی نے بچہ دیا ہے اور گھر میں کنواں ہے میں دل میں کہتا تھا کہ ایسا نہو کہ بچہ کنواں میں گر پڑے اُس نے سب لوگوں کے روبرو اس بات کا اقرار کیا شیخ نے خلقت کی طرف متوجہ ہو کر

Marfat.com

صلہ رحم کے بیان میں

کہا کہ پس اُس کی وہ کیا نماز ہے کہ جسکے دل مین ایسے وسوسے گزریں اسکے بعد تھوڑا سا
بیان صلہ رحم کا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ جب خدای تعالی نے "رحم" کو پیدا کیا
کہا کہ اے رحم مین رحیم ہوں اور رحم کو مینے اس نام میں سے مشتق کیا ہے پس
جو کوئی تجھ سے کاٹے میں اُس سے کاٹوں اور جو کوئی تجھ سے ملے میں اُس سے
ملوں اسکے بعد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو کوئی
رحم سے ملتا ہے دوزخ اُس سے دور رہتا ہے اور بہشت نزدیک ہوجاتا ہے اسکے
بعد فرمایا کہ مینے تفسیر کشاف میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آیہ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ [۲]
کی تفسیر میں امام ضحاک نے ایک قول لکھا ہے کہ یعنی جو کوئی اپنے قرابتوں سے ملتا ہے اگر
اُس کی عمر تین سال رہی ہو خدای تعالی تیس سال اُس کی عمر میں زیادہ کردیتا ہے اگر اپنے
قرابتوں سے قطع رحم کرتا ہے حکم ہوتا ہے کہ لوح محفوظ سے اسکا نام کاٹ دیں اسکے بعد

بیماری کی عیادت کے بیان میں

تھوڑا سا بیان بیمار پرسی کا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ بیمار پرسی کی شرط یہ ہے کہ جب کوئی
بیمار ہوجاوے تین روز کے بعد اسکے پوچھنے کو جانا چاہیے جب بیمار کے پاس جاویں
اسکو نصیحت کریں کہ خداوند تعالے جس بندہ کو دوست نہیں رکھتا اُس کو بیماری نہین
دیتا اور یہ سعادت اُس شخص کو ملتی ہے جسکو بیماری میں مبتلا کرتا ہے اور اُس بیمار کے سب
گناہ بخشے جاتے ہیں اسکے بعد اسی محفل میں فرمایا کہ صلوٰۃ مسعودی میں آیا ہے کہ جو کوئی بیمار
پرسی کو جاتا ہے خدای تعالی حکم دیتا ہے کہ ستر ہزار نیکی اُسکے نامہ اعمال میں لکھیں اور
ستر ہزار بدی اسکے دفتر سے دور کریں اور ہر قدم کے عوض اللہ تعالی ایک سال کی عبادت
کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں ثبت فرماتا ہے جسمیں دن کو روزہ رکھا ہوا اور رات قیام
میں گزاری ہو اسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے زبان گوہر فشاں سے فرمایا کہ جب
بیمار کے پاس جاویں صدقہ دینے پر اسکو ترغیب کریں کیونکہ حدیث شریف میں حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ صدقہ دینا بلا کو صاحب صدقہ سے دفع کرتا ہے اور ثواب بھی اسکا کم نہین
ہوتا ہے اور خدای تعالی کے غصہ کو بجھاتا ہے اور اُسکے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور

(۲) اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جو (چاہتا ہے) قائم کرتا ہے۔

Marfat.com

عوض اسکا خدای تعالی اسکو دیتا ہے اسکے بعد فرمایا کہ مینے زبان شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے سنا ہے کہ مالوں کو بڑہاؤ زکوۃ دینے سے اور بیماروں کی دوا کرو صدقہ دینے سے کیونکہ صدقہ سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے اسکے بعد کچھ گفتگو عشق میں ہوئی خواجہ ادام اللہ برکاتہ چشم پُرآب ہو کر یہ شعر زبان مبارک پر لائے ۵ فلولاکم ما عرفنا الھوے ✤ لولا الھوے ما عرفناکم۔ اسکے بعد شوق اور اشتیاق کے غلبہ میں یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی گر عشق نبودی و غم عشق نبودی چندین سخن نغز کہ گفتے کہ شنیدی ✤ ور باد نبودی سر زلفش کہ ربودی ✤ رخسارہ معشوق بعاشق کہ نمودی۔ اسکے بعد فرمایا کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز مونس العشاق میں لکھتے ہیں کہ پہلے جو چیز حق سبحانہ تعالے نے پیدا کی وہ ایک گوہر تابناک تھا جسکو عقل سے موسوم کیا کہ اول ما خلق اللہ العقل اور اس جوہر کو تین صفتیں عطا کیں ایک خدا کی پہچان اور ایک اپنی پہچان اور ایک وہ پہچان کہ نہووے پس نہووے اسکے بعد اسکی تمثیل بیان فرمائی کہ وہ صفت کہ جس سے شناخت حق تعالے کی تھی وہ حسن ظاہر ہوا جسکو نیک روئی کہتے ہیں اور وہ صفت کہ اپنی شناخت رکھتی تھی وہ عشق ظاہر ہوا کہ اسکو مہر کہتے ہیں اور وہ صفت کہ ہووے پس نہووے وہ تعلق تھا کہ حزن ظاہر ہوا کہ اسکو غم کہتے ہیں پس یہ تینوں صفتیں جسم سے نکلی ہیں اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ حسن نے جب اپنے میں دیکھا اپنے تئیں بڑا اچھا پایا خوشی اسمیں پیدا ہوئی اور مسکرایا۔ اسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسی محل میں حکایت بیان فرمائی کہ آدم صفی اللہ علیہ السلام نے چالیسویں صبح کے آغاز میں جب آنکھ کھولی تو انکی نظر عشق کے جمال پر پڑی عشق کو جنبش ہوئی عشق کی محراب اور محل کو لات ماری اور اس ویرانہ میں آگئی اسوقت خواجہ چشم پُرآب ہوئے اور فرمایا کہ بہشت کے محلوں میں عشق کے سبق کا تکرار نہ ہوسکے گا اس لیئے وحشت کے ویرانہ میں موافقت کرنی چاہیے تاکہ عشق میں ثابت آئے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو آفت کہ آدمی کو پہنچتی ہے اس آنکھ سے پہنچتی ہے خواہ نعمت ہو خواہ آفت یہ دو چیزیں انسان

خوب جو عشق بہتر

Marfat.com

کی آنکھ میں رکھیں ہیں۔ اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ مینے قصص الانبیاء میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ مہتر داوٗد علیہ السلام نے دیکھا جو کچھ دیکھا آخر اس قدر روئے کہ انکے رُخسارہ مبارک کا گوشت اور پوست گر گیا آواز آئی کہ اے داوٗد تو کیا کرتا ہے کہا میں کیا کروں کہ اس آنکھ نے مجھے رولایا کہ جو دیکھنا نہ تھا وہ اس نے دیکھا پس میں معذور ہوں اور چاہتا ہوں کہ مغفرت کا لباس مجھے پہنائیں اور ذلت نہ دلائیں حق تعالی اپنے کرم سے مجھے بخش دے جب خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے یہ حکایت تمام کی حسن علاء سنجری مجلس میں حاضر تھے سر زمین پر رکھا اور عرض کی کہ اس حکایت کے مطابق بندہ کو ایک رُباعی یاد آئی اگر حکم ہو تو کہوں۔ فرمایا کہو کہا یہ ہے رُباعی چو من آن چشم مست وآن لب خونخوار را دیدم + زگریہ چشم من خون شد پشیمانم چرا دیدم + ازین چشم پریشان بین ہمیشہ این بلا دیدم + مرا گفتند سوئے او مبین ترا دیدم بلا دیدم + اس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے بہت تعریف کی کہ کیا اچھا کہا ہے اُسوقت مناسب اس حال کے ایک حکایت اور بیان فرمائی کہ امیر المؤمنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ جس چیز سے مسلمان ہو لئے وہ یہ ہے کہ محبت کا آئینہ اُنکے سامنے رکھا اُنھوں نے اُس آئینہ میں ایک ایسی صورت دیکھی جسکی تعریف نہیں ہوسکتی عمر نے پوچھا کہ تو اس زیبائی کے ساتھ کون ہے اُس صورت نے جواب دیا کہ میں محبت حق تعالی ہوں کہا تو مجھے کس طرح ملے اُس نے کہا کہ جس وقت تو خطاؤں کا خرقہ سورہ (طٰہٰ) بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پارہ کرے اور اسلام قبول کرے اُس وقت میں تجھ میں مل جاؤں۔ اُسوقت حضور نے چشم پُر آب ہوکر فرمایا کہ سُرمۂ عشق ایک ایسا سرمہ ہے کہ جس آنکھ میں ڈالیں عرش سے فرش تک کوئی حجاب نہیں رہتا ہے اور یہ دو مصرعہ اسی محل میں زبان مبارک پر لائے

مصرعہ عشق آئینہ ایست کاندروزنگی نیست + نامرادا ترا ازین گل رنگی نیست

الحمد للہ علی ذالک۔ تیئیسویں (۲۳) تاریخ ماہ صفر دوشنبہ کے دن دولت پای بوس حاصل ہوئی۔ پہلی اُمتوں کے ذکر میں گفتگو تھی جو شامت اعمال بد سے مسخ ہو جاتی تھیں آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ میں نے حقائق میں لکھا ہوا دیکھا ہے اور خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت

Marfat.com

تک میری اُمت میں مسخ ہو گا۔ جیسے پہلی اُمتوں میں مسخ ہوا اسکے بعد فرمایا کہ پہلی اُمتوں کے پچیس گروہ تھے جو مسخ ہوئے اول گروہ بندروں کا ہوا دوسرا گروہ خوک یعنے سُور ہوا تیسرا گروہ سوسمار چوتھا گروہ ریچھ پانچوان گروہ ہاتھی چھٹا گروہ بچھو ساتون گروہ کُتے آٹھوان گروہ جانور آبی نوان گروہ بھڑ دسوان گروہ گدھے گیارہوان ستارہ زہرہ بارہوان گروہ ستارہ سُہیل تیرہوان مار ماہی چودہوان۔ نیولا۔ پندرہوان طوطے سولہوان جنگلی چوہا سترہوان عقعق اٹھارہوان مکڑی اُنیسوان موش گیر بیسوان گروہ سفید لومڑی اکیسوان خانگی چڑیا بائیسوان گروہ اُلّو تیئیسوان گروہ کوّا چوبیسوان گروہ کاسہ پشت پچیسوان گروہ خانگی چوہا ہوئے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے چشم پُر آب ہو کر انکی تمثیل بیان فرمائی پہلا گروہ جو بندر ہوا وہ ایک قوم تھی کہ اُنکو خدای تعالے نے منع کیا تھا کہ شنبہ کے دن مچھلی نہ پکڑیں اُنھوں نے نافرمانی کی حق تعالی نے اُنکو مسخ کردیا جب حضور اس بیان پر پہنچے زبان مبارک سے فرمایا کہ دیکھو اس اُمت میں کتنی چیزیں اللہ تعالی نے منع فرمائی ہیں اور اکثر لوگ اُن کو کرتے ہیں اور دوسرا گروہ جو خوک ہوا وہ ایک قوم مہتر عیسےؑ کی تھی کہ منکر مائدہ ہوئے اللہ تعالی نے اُسکو اُس کفران نعمت میں خوک بنادیا اور تیسرا گروہ کہ سوسمار ہوا وہ لوگ کفن چور تھے مُردوں کے کفن قبروں سے نکال لیتے تھے اُسوقت پیغمبر نے دُعا کی حق تعالی نے اُنکو سوسمار کردیا چوتھا گروہ جو ریچھ ہوا وہ ایک قوم تھی کہ ہمیشہ سخن چینی کرتے تھے اُسوقت کے پیغمبر کو کہ جرجیسؑ پیغمبر تھے حکم ہوا کہ اے جرجیس ہمارا حکم اُنکو پہنچا کہ اس سخن چینی سے پرہیز کریں اور توبہ کریں جب جرجیس نے اُنکو حکم پہنچایا اُنھوں نے نہ مانا حق تعالی نے اُنکو ریچھ بنادیا پانچوان گروہ کہ ہاتھی ہوا وہ لوگ تھے کہ ہمیشہ چارپایوں پر سوار پھرتے اور ناک کو نماز میں زمین پر نہ لگاتے حق تعالی نے اُنکو ہاتھی کردیا تاکہ اُنکی ناک زمین پر جاروب کی طرح رہے اور چھٹا گروہ کہ بچھو ہوا وہ ایک قوم تھی کہ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ لڑتی اور پیٹھ کھجلاتی اللہ تعالی نے اُسکو اس کام سے منع کیا اُس قوم نے نہ مانا بچھو ہوگئی ساتواں گروہ جو کتے ہوا وہ ایک قوم تھی جس نے ہاروت اور ماروت کو گمراہ کیا اللہ تعالی نے اُس قوم کو کتا کردیا آٹھواں گروہ جانور آبی یہ وہ

Marfat.com

لوگ تھے کہ لواطت کرتے تھے اور یہ قوم مہتر لوط علیہ السلام کی تھی **نواں** گروہ کہ زنبور یعنی بھڑ ہوا یہ وہ لوگ تھے جو خلقت کے ساتھ لڑائی اور بحث کیا کرتے تھے اور بات کو قطع کرتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو بھڑ بنایا **دسواں** گروہ خرذک ہوا **گیارہواں** گروہ کہ ستارہ زہرہ ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ زنا کرتے تھے اور کسی کی بات نہیں سُنتے تھے اُنکو حق تعالےٰ نے ستارہ زہرہ بنایا **بارہواں** گروہ کہ ستارہ سہیل ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ بدزبانی کرتے تھے اور یہ قوم مہتر صالح پیغمبر کی تھی اُنھوں نے اُنکو منع کیا نہ سُنا بلکہ اُس سے سَو حصہ زیادہ کرنے لگے **تیرہواں** وہ گروہ کہ مارماہی ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ ترازو کا باٹ یعنی وزنہ کم رکھتے تھے اور کم تولتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو مارماہی کردیا اور یہ قوم ہُود پیغمبر کی تھی **چودہواں** گروہ کہ نیولا بنا یہ لوگ قصائی تھے کہ ظلم کرتے تھے اور کم دیتے تھے حق تعالیٰ نے اُن کو نیولا بنادیا **پندرہواں** گروہ کہ طوطے بنا یہ لوگ خیانت کرنیوالے تھے سب کاموں میں خیانت کرتے تھے اور یہ قوم مہتر ادریسؑ کی تھی حق تعالیٰ نے اُنکو طوطے بنایا **سولہواں** گروہ کہ جنگلی چوہا بنا یہ لوگ چور تھے کہ چوری کرتے تھے اور لوگونکا مال چُرا لیجاتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو جنگلی چوہا بنایا **سترہواں** گروہ کہ عقعق ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ بیہودہ گوئی کرتے تھے حق تعالےٰ نے اُنکو عقعق بنایا **اٹھارہواں** گروہ کہ مکڑی ہوا یہ وہ عورتیں تھیں کہ خاوند کی نافرمانی کرتی تھیں حق تعالےٰ نے اُنکو مکڑی بنایا **انیسواں** گروہ موش گیر ہوا شادی کرتے تھے دل میں لوگونکے نقصان سے اور لوگونکے پر افسوس کرتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو موش گیر کیا **بیسواں** گروہ کہ سُفید لومڑی ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ بغیر کپڑے کے ننگے حمام میں جاتے تھے اور شرم نکرتے تھے حق تعالےٰ نے اُنکو لومڑی بنادیا **اکیسواں** گروہ کہ چڑیا ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ ناچا کرتے تھے اور اپنے تئیں عورتوں کی طرح بنائے رکھتے تھے اور خلقت کے آگے رقص کرتے تھے اُنپر خدا کا غضب ہوا اور خانگی چڑیا اُنکو بنایا گیا **بائیسویں** گروہ کہ جُغد ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ لوگونکے روبرو پرہیزگاری کرتے تھے اور پیٹھ پیچھے لوگونکا اسباب چُراتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکو جغد بنایا **تئیسواں** گروہ کہ کوّا بنا یہ وہ لوگ تھے کہ مکر کرتے

Marfat.com

تھے حق تعالے نے اُنکو کوا بنایا چوبیسواں [۲۴] گروہ کہ کاسہ پشت ہوا یہ وہ لوگ تھے جو خلاف کہتے تھے حق تعالی نے اُنکو کاسہ پشت کیا پچیسواں [۲۵] گروہ کہ وہ موش خانگی ہوا یہ وہ لوگ تھے کہ نان بزی کرتے تھے اور اُنمیں چیزیں ڈالکر بیچتے تھے اور فساد کے وقت بیگانوں کو نصیحت اور خبر کرتے تھے اگر فتنہ ظاہر ہوتا خود درمیان سے دور ہوجاتے تھے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے جب یہ فوائد تمام کئے ہائے ہائے کرکے روئے اور فرمایا کہ خود اس اُمّت میں ایسے لوگ ہیں کہ نماز نہیں پڑھتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس اُمّت میں ایک ایسا وقت آئیگا کہ عورت عورت سے کفایت کریگی۔ پس اُسوقت جانو تم کہ قیامت نزدیک پہنچی۔ الحمد للہ علے ذالک۔ پانچویں تاریخ ماہ ربیع الاول چارشنبہ کے دن مجکو حضور کی پای بوسی کی دولت حاصل ہوئی ابلیس علیہ اللعنۃ کی حکایت کا بیان ہورہا تھا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ شیطان علیہ اللعنۃ نے تیس لاکھ برس خدا کی عبادت کی اور سجدہ کیا ایک سجدہ کے نکرنے سے ایک لعنت کے ساتھ ہمیشہ کے واسطے مردود ہوا اور تمام عبادت اُسکی اُسکے مُنہ پر ماری اور تمام عمل اُسکے جاتے رہے اور فرشتوں کی شکل سے اُسکو دیووں کی شکل میں کردیا اور وہ ایک لعنت سے زیادہ نہتھی پس اُن لوگونکا کیا حال ہوگا کہ جن پر خداوند تعالے ہر روز تین ۳ بار لعنت کرتا ہے اور فرشتے آمین کہتے ہیں اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ وہ لوگ زانی اور لوطی ہیں پس ہزار حیف اُن لوگوں پر اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ حقائق میں لکھا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب قیامت آئیگی اُسوقت آسمان سے بچھو برسینگے اور جس پر گرینگے اُسی وقت اُنکے زہر سے گل جائیگا جیسا کہ نمک پانی میں اور یہ اُسوقت ہوگا جب دنیا میں لواطت زیادہ ہوگی اور مناسب اس حال کے فرمایا کہ حدیث شریف میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوطی اپنے تئیں سات دریاؤنمیں دھووے پاک نہووے اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت مولانا شمس الدین ترک علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت

Marfat.com

کے دن فاعل اور مفعول دونوں کو اکٹھا اٹھائیں گے جیسا کہ کتے دنیا میں جفت ہوتے
ہیں عرصات قیامت میں اسی طرح سے انکو تمام خلقت دیکھے گی۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا
کہ ایک شخص ایک بزرگ کی ملاقات کو گیا اور اس سے یہ سوال کیا کہ آپ میری سات باتوں کا
جواب عنایت کریں اس بزرگ نے کہا کہو اس نے پوچھا کہ آسمان سے زیادہ بڑی کون
شے ہے اور (آگ) سے زیادہ گرم کیا چیز ہے اور (برف) سے زیادہ سرد کیا ہے اور
(زمین) سے زیادہ فراخ کیا ہے اور (پتھر) سے زیادہ سخت کیا ہے اور (دریا) سے
زیادہ تونگر کون ہے اور (یتیم) سے زیادہ خوار کون ہے۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ
آسمان سے زیادہ بڑا بہتان اور جھوٹ بولنا ہے۔ اور زمین سے زیادہ فراخ حق کہنا اور
دریا سے زیادہ تونگر عقلمند آدمی کا دل ہے اور آگ سے زیادہ گرم لالچی آدمی کا دل ہے۔
اور پتھر سے زیادہ سخت کافر کا دل ہے۔ اور یتیم سے زیادہ خوار چغلخور ہے کیونکہ جس وقت
بات ظاہر ہو جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے خدای تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے۔ واجتنبوا
الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور یعنے دور رہو اور پرہیز کرو بہتان لگانے
سے کیونکہ جو گناہ کہ بندہ کرتا ہے جب توبہ کرتا ہے اور حق تعالیٰ عقیدہ اس بندہ کا جانتا ہے
کہ اس نے توبہ کی ہے پس اسکو بخش دیتا ہے لیکن بہتان دینے والیکو نہیں بخشتا اسکے
بعد فرمایا کہ ایک وقت خواجہ شبلی رحمۃ اللہ اپنے یاروں کو نصیحت کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ اے یارو جانو تم کہ کوئی گناہ زیادہ سخت اور خوفناک بہتان سے نہیں ہے کیونکہ خدائے
تعالیٰ نے بہتان کو کفر کی برابر ذکر فرمایا ہے اسکے بعد بیہودہ گوئی کی گفتگو شروع ہوئی
حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ (آثار اولیا) میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک
بزرگ تھے وہ کہتے تھے کہ میں ربیع بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیس سال رہا
اس بیس سال میں دو باتوں کے سوائے میں نے اُنسے نہیں سنا ایک دن تو مجھے یہ کہا کہ
تیرا باپ زندہ ہے اور دوسرے روز یہ کہا کہ تمہارے گاؤں سے مسجد تک کتنا فاصلہ ہے
یہ دونو باتیں کہکر زبان کو اس قدر چبایا کہ خون آلودہ ہو گئی اور اپنے آپ سے یہ کہا کہ اے
ربیع تجھکو بیہودہ بولنے سے کیا کام بیس سال اور کسی سے بات نکی اور ہم سخن نہوئے

Marfat.com

اِسکے بعد۔ مناسب اس حال کے اور حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ مالک دینار رحمۃ اللہ
نے نذر کی کہ اگر میں۔ یاروں کے درمیان ایک بیفائدہ بات کہوں آدھا دینار فقیر کو دوں
جب زیادہ کہوں ایک دینار آخر بالکل بیفائدہ بولنا چھوڑ دیا آسکے بعد مناسب اس حال کے
ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ احسان بن ابی سفیان رحمۃ اللہ علیہ ایک کوچہ میں جارہے
تھے ایک بڑی حویلی دیکھی کہا یہ کس نے بنائی ہے بس اپنے دل میں کہا کہ اے آدمی تجھے
اس سے کیا کام تھا کہ تو نے پوچھا میں تجھے کہتا ہوں کہ اس سے آگے ایک سال تک
مت بولیو آسکے بعد توبہ کے بیان میں تھوڑی سی گفتگو ہوئی حضور نے زبان مبارک سے
فرمایا کہ توبہ کے قبول ہونے کی یہ دلیل ہے کہ جب آدمی تائب ہووے اگر خاک کو ہاتھ
میں لیوے سونا ہو جاوے اسی مقام میں فرمایا کہ ایک وقت سلطان ابراہیم ادہمؒ
لکڑیوں کا پشتارہ لئے بازار بلخ میں کھڑے تھے۔ ایک اُنکے آشناؤں میں سے چلا جاتا
تھا دیکھکر کہا کہ اے خواجہ ایسا کوئی کرتا ہے جو تو نے کیا کہ بلخ کا ملک چھوڑ لکڑیاں بیچ کر
گزارہ کرتا ہے ملک کو چھوڑ کر تجکو کیا ملا اُنھوں نے لکڑیوں کے گٹھے پر ہاتھ مارا تمام زر
ہوگیا اور کہا کہ دیکھ ادنیٰ رُتبہ کہ میں نے ترک بادشاہت سے پایا یہ ہے آسکے بعد مناسب
اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز خواجہ ابراہیم ادہمؒ دجلہ پر بیٹھے ہوئے خرقہ
سی رہے تھے ایک شخص چلا جاتا تھا اُسنے طعنہ دیا کہ ملک بلخ چھوڑ کر تو نے کیا پایا خواجہ
نے فوراً سوئی کو دریا میں پھینکدیا اور اشارہ کیا تمام دریا کی مچھلیاں زریں سوئیاں مُنہ میں
لیکر اوپر آگئیں خواجہ نے فرمایا کہ میری وہی سوئی لاؤ ایک اور مچھلی نے اُنکے پیچھے سر نکالا اور
وہی سوئی لاکر خواجہ کے آگے رکھدی اور دریا میں چلی گئی۔ پس خواجہ نے فرمایا کہ ادنیٰ درجہ
کہ ملک بلخ چھوڑ نیمیں میں نے پایا یہ ہے۔ آسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایک روز
خواجہ ابراہیم ادہمؒ ایک کنوئیں پر جا نکلے اور ڈول پھینکا تمام جواہرات سے بھرا ہوا باہر
نکلا گرادیا پھر دوبارہ ڈالا زر سے پر نکلا گرا کر تیسری بار پھر ڈالا پانی بھرا نکلا تازہ وضو کیا اور
نماز پڑھی اُسوقت اُنھیں کی بزرگی کے بیان میں اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز
بلخ سے باہر ایک خطیرہ میں بیٹھے ہوئے تھے نوبت کی آواز آئی اُنکے دل میں گزرا کہ کبھی

Marfat.com

یہ نوبت میرے نام بجتی تھے خدای تعالی کا فرشتوں کو حکم ہوا کہ سونے کے نقارے کی نوبت خواجہ کے سر پر پہلے آسمان میں بجائیں جب آسمان سے نوبت کی آواز آئی خواجہ نے فرشتوں کو دیکھا کہ آسمان پر نوبت بجاتے ہیں پوچھا یہ کس کی نوبت ہے فرشتوں نے کہا کہ تیرے نام کی نوبت کا ہمکو حکم ہوا ہے جیسا کہ بلخ میں پانچوقت تیرے نام کی نوبت بجتی تھی ساتوں آسمانوں پر اب تیرے نام کی نوبت بجتی ہے۔ اسکے بعد اور حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز خواجہ ابراہیم ادہم رح نیت توکل کی کہ حج کو جاؤں روانہ ہوئے جب جنگل میں پہنچے دیکھا کہ ستر آدمی برقع پوش کہ اُنکے سر تن سے جدا ہیں پڑے ہیں اُنمیں سے ایک آدمی میں تھوڑی سی جان باقی تھی اُسنے آواز دی کہ اے ابراہیم رح نزدیک مت آکہ تو ہلاک ہو جائیگا اور دور مت جا کہ مہجور ہو جائیگا ابراہیم رح نے جب اسکو زندہ دیکھا حقیقت دریافت کی اُسنے جواب دیا کہ اے ابراہیم ہم ستر آدمی ابدال ہیں کہ حج کی نیت سے باہر آئے تھے توکل پر کہ کسی سے بات نکریں گے جب تک خانہ کعبہ کی زیارت نہ کرلیویں جب ہم جنگل میں آئے خضر علیہ السلام ہم سے ملے ہم نے تمام عہد فراموش کر دیا اور اُنسے گفتگو کی جب کہ ہمنے خضر علیہ السلام سے باتیں کیں ہاتف نے آواز دی کہ اے جھوٹو تمنے کیا عہد کیا تھا اتنے میں آسمان سے ایک تلوار نکلی اور سب کے سروں کو جدا کر دیا اور تھوڑی سی جان کہ مجھہ میں باقی ہے اسکا سبب یہ ہے کہ خاموش رہا تھا اے ابراہیم جس نے اس راستہ میں قدم رکھا پہلے جان دی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پر آب ہوئے اور زار زار روئے اور یہ دو مصرع زبان پر لائے ے داری سرِ ما وگرنہ داری سرِ ما + ما دوست کشیم تو نداری سرِ ما - اسکے بعد نیک و بد کا ذکر شروع ہوا حضور نے فرمایا کہ جسکو نیک بخت پیدا کیا ہے اُسکو ما کے پیٹ میں ہی نیک بخت کر دیا ہے اور جسکو بدبخت پیدا کیا ہے اُنکو ما کے پیٹ میں ہی بدبخت بنادیا ہے اُسوقت خواجہ نے یہ بات زبان مبارک سے فرمائی کہ جسکو نیک بخت پیدا کیا ہے اُسمیں نعمت دوجہانی ملادی ہے جو اُسکے دل میں گزرتی ہے اور اُسکے پاس موجود ہے اور جسکو بدبخت پیدا کیا ہے وہ ان نیکیوں سے دور ہے اور کوئی نعمت

اُسمیں نہیں اگر وہ لاکھہ کوشش کرے ضائع ہے کیونکہ اصل میں اُسکو بدبخت پیدا کیا ہے
اِسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ چشم پر آب ہوئے اور فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری کی یہ
رُباعی ہے رباعی یا بیم ہمہ اطراف جہاں بیہودست + گوشم ہمہ اسرار جہاں بشنودست
از دانش دل ہیچ کسے ناسودست + تابخت نباشد ہمہ این بیہودست + اسکے بعد
جھوٹ بولنے والے لوگوں کا بیان ہونے لگا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مینے
شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زبان سے سُنا ہے کہ شمس الدین دبیر
لوایح قاضی حمید الدین ناگوری کا شیخ کبیر کے آگے پڑھتے تھے حضرت شیخ نے فرمایا کہ
رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدای تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے کہ سر اُسکا عرش
کے نیچے ہے اور پاؤں ساتویں زمین کے نیچے وہ فرشتہ خداوند تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے
اُسکو ندا آتی ہے اور وحی ہوتی ہے کہ اے میرے فرشتہ تو میری بزرگی کی خبر اُس شخص کو دے جو میری
جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ جو کوئی کلام اللہ کی کسی سورہ کی قسم جھوٹی کھاتا ہے
ہر حرف کے بدلے کہ اُس سورہ میں ہے اُسکے نام گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اسکے بعد
اسی محل میں فرمایا کہ ایک بزرگ تھے اُنکے پاس شیطان آیا اُس بزرگ نے پوچھا کہ اے
ابلیس کونسا کام تیرے نزدیک پیارا ہے اُس نے جواب دیا کہ تین کام میرے نزدیک سب
کاموں سے زیادہ عزیز ہیں اول جھوٹی قسم کھانی۔ دوسرے زنا کرنا۔ تیسرے مومن کے
مقابلہ میں بدی کرنا نعوذ باللہ منہا۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شب معراج میں ایک قوم دیکھی اُنکے ناخن ایسے دراز تھے
کہ اُنسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو چھیلتے تھے مینے کہا یا اخی جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جواب دیا
کہ یہ عیب کرنے والے ہیں نعوذ باللہ منہا۔ پانچویں تاریخ ماہ ربیع الاول شنبہ
کے دن حضور کی قدمبوسی کی دولت مجکو نصیب ہوئی خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ
سرہُ العزیز کی بزرگی کا ذکر تھا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خواجہ بایزیدؒ ولی مادرزاد
تھے چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت اُنکی والدہ شریفہ نے شبہ کا ایک لقمہ کھا لیا تھا
اور حضرت خواجہ ماں کے پیٹ میں تھے پیٹ کے اندر اس قدر سر مارا کہ جب تک اُن کی

جھوٹ بولنے والوں کا بیان

خواجہ بایزید بسطامی کی بزرگی کا بیان

Marfat.com

والدہ نے قے نہ کرلی حضرت خواجہ کو قرار نہ ہوا۔ اسکے بعد انھیں کی بزرگی میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت خواجہ بایزید بسطام کے جنگل میں باہر تشریف لائے دیکھتے کیا ہیں کہ تمام صحرا میں عشق کی بارش ہوئی ہے ہرچند چاہا کہ پاؤں برف میں دبے بسبب عشق میں دہستا جاتا تھا۔ اسی محل میں مناسب اس حال کے حکایت اور بیان فرمائی کہ بایزید سے لوگوں نے پوچھا کہ مرد کی کمالیت کیونکر معلوم کریں جواب دیا کہ جب اٹھارہ ہزار عالم کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھے جیسے میں دیکھتا ہوں۔ اسکے بعد اسی محل میں ایک حکایت اور بیان فرمائی کہ ایک روز لوگوں نے خواجہ سے انکے مجاہدہ کی حقیقت پوچھی فرمایا کہ اگر میں اپنا مجاہدہ جو مینے کیا ہے تمسے بیان کروں تم اسکے سننے کی تاب نہ لاسکو لیکن اسمیں سے کسی قدر کہ مینے اپنے نفس پر کیا ہے اگر تم سنو بیان کرتا ہوں فرمایا کہ ایکبار میرے دل میں آیا کہ آدھی رات تک جاگونگا میرے نفس نے مخالفت کی اور میری موافقت نہ کی میں نے قسم کھائی کہ اے نفس تو نے رہزنی کی کہ عبادت میں میرا یار نہوا تیری یہ سزا ہے کہ تجھے ایک سال تک پانی نہ دونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ ایک سال تک پانی نہ پیا۔ اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایک وقت خواجہ بایزید پاؤں کے بل بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے مبارک آنکھوں سے خون جاری تھا ایک خادم حاضر تھا اس نے سوال کیا فرمایا کہ اسوقت میں عالم ملکوت میں تھا اول قدم میں عرش پر پہنچا عرش کو مینے خالی منہ بھیڑیے کی طرح فکر میں کھڑا ہوا دیکھا مینے عرش کو آواز دی کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔ اے عزیز خدا کو تجھپر نشان دیتے ہیں عرش نے جب یہ سنا کہا کہ اے بایزید یہ کیا بات ہے مجکو خدا نے یہ کہا ہے کہ میں بایزید کی دل میں ہوں اگر تو مجکو طلب کرتا ہے بایزیدؒ کے دل میں طلب کر پس اے بایزید آسمان والے زمین والوں سے خدا کو طلب کرلیتے ہیں اور زمین والے آسمان والوں سے طلب کرلیتے ہیں تو یہ کیا بات کہتا ہے۔ اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز خواجہ یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے دو روٹی جو کی پکاکر خواجہ بایزیدؒ کو بھیجی اور کہلا بھیجا کہ انکو مینے آب زمزم میں گوندھکر پکایا ہے تم کھالو جب خادم نے آکر

Marfat.com

یہ پیغام دیا اور دونوں روٹیاں دیں خواجہ نے جواب میں کہا کہ ان روٹیوں کو لیجا اور جا کر کہہ کہ یہ تو تمنے کہدیا کہ آب زمزم سے گوندھکر پکائی ہیں یہ نہ کہا کہ روٹیوں کا اناج کس وجہ سے تھا یا کس کھیت سے جب ہمکو حقیقت معلوم نہیں ہے ہم ایسی روٹی نہیں کھاتے اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر چشم پر آب ہوئے اور ہائے ہائے کرکے روئے اور یہ بات زبان مبارک سے فرمائی کہ سالکوں نے کہا ہے کہ اگر آٹھوں بہشت ہمارے لئے کشادہ کریں اور دونوں جہان کی نعمت ہمکو جاگیر میں دیویں یہ تمام نعمتیں اسکی برابر نہیں کہ ایک آہ صبح کے وقت اُسکے شوق میں ہم کریں بلکہ ایک دم جو اُسکی یاد میں لیا جاوے ہیژدہ ہزار عالم کو ہم اُسکے برابر نہیں سمجھتے - اسکے بعد تھوڑا سا سلوک کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت شیخ الاسلام فریدالحق والدین سجدہ میں یہ بات کہتے تھے کہ اے خدا اگر تو نے مجکو دوزخ میں بھیجا تیرے شوق میں اسقدر فریاد کرونگا کہ دوزخ والے میری فریاد سے اپنا عذاب بھول جائیں گے اور یہ بات بھی کہی کہ جو لوگ ہم سے پہلے ہوئے ہیں ہر کسی نے کچھ نہ کچھ اپنے لئے رکھا ہم نے کچھ نہیں لیا بالکل اپنے تئیں دوست پر فدا کردیا بلکہ اپنے آپ کو بھی اپنے لئے نہیں رکھا اسوقت غلبات شوق سے فرمایا کہ دوست کی صفت کا ایک ذرہ اگر صحرا میں پڑجاوے زمین اور آسمان گر پڑیں - اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی مناجات میں کہا کہ الٰہی اگر تو میرے سے حساب چاہے گا ستر ہزار سال سے الست بربکم کہا ہے (بلےٰ) کہنے سے سب کو شور میں لے آؤنگا - اسکے بعد خواجہ نے فرمایا کہ یہ شور جو زمین اور آسمان میں ہے یہ بھی (الست) کے شوق سے ہے - اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ زبان شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے مینے سُنا ہے کہ قاضی حمیدالدین ناگوری لوایح میں لکھتے ہیں کہ آدمی کے تمام اعضا عشق اور محبت سے گوندھی ہیں کیونکہ یہ تمام ولولہ عشق کا ہے کہ محبتوں میں پایا جاتا ہے اور ازل سے ابدتک اَرِنی اُنظُر کا دم مارتے ہیں - اسکے بعد زبان مبارک سے فرمایا کہ جب موسےٰ علیہ السلام دولت نور تجلی سے مشرف ہوئے اپنے میں دیکھا اور خیال کیا کہ میرے سوا دوسرا عاشق نہیں ہے -

Marfat.com

اُسی وقت مہتر جبرئیل آئے حکم ہوا کہ اے موسیٰ طورِ سینا کے نیچے نظر کر جب موسیٰ نے
دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت سے بوڑھے اسّی سال کی عمر کے اور جوان اٹھارہ سال کی عمر والے
عالمِ حیرت میں کھڑے ہوئے اور عرش پر نظر کئے ہوئے اَرِنی اُنظُر کی فریاد کر رہے
ہیں موسیٰ دیکھتے ہی سجدہ میں پڑ گئے اور عرض کیا کہ یا الٰہی یہ کون لوگ ہیں فرمان آیا کہ یہ
لوگ امت محمدؐ پیغمبر آخرالزماں کی ہیں۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُر آب ہوئے اور
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اس اُمّت پر عجب کرم ہے کہ ابھی ہمارا نام ونشان بھی پیدا نہ تھا کہ اپنے
دوستوں کے آگے ہماری محبّت اور ولولہ کی حکایت کرتا تھا۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ
محبّت کے باب میں (آثار اولیا) میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ خلیل علیہ السلام کو ایسی محبّت
تھی کہ محض محبّت کی وجہ سے اپنے فرزند کو قربان کرتے تھے اُسی وقت حکم آیا کہ اے ابراہیمؑ
تحقیق ہو گیا کہ تو میری محبت میں ثابت ہے پس فرزند کو قربان مت کر اسکے فدیہ میں بہشت
سے میں نے ایک دُنبہ بھیجا ہے اسکو اسکے عوض قربانی کر اس کے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے
فرمایا کہ اُس لڑکے کا بھی عجب صدق اور عقیدہ تھا کیونکہ میں نے قصص الانبیا میں لکھا ہوا
دیکھا ہے کہ جب مہتر ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ کو کعبہ کے ناودان کے نیچے لٹایا ہر چند کارد حلق
مبارک پر چلاتے تھے کارگر نہ ہوتی تھی مہتر اسمٰعیل علیہ السلام نے باپ کی طرف مُنہ کیا اور
کہا اے اباجان مجکو دوسری طرح لٹاؤ کیونکہ آپ میرا منہ دیکھتے ہیں اور شفقت پدری جوش
مارتی ہے ہاتھ آپکا کام نہیں کرتا ہے یہ محض بیفرمانی ہوتی ہے آپ میرے ہاتھ اور پاؤں
خوب باندھ دیجئے ایسا نہو کہ ذبح کے وقت میں ہاتھ پاؤں کو ہلادُوں جس میں دوست کی
نارضامندی ہو اور میں عاصی ہو جاؤں اسکے بعد خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ
العزیز کی وفات میں تھوڑی سی گفتگو ہوئی حضور نے زبانِ دُرفشاں سے فرمایا کہ جب
خواجہ جنید بغدادیؒ کا وقت قریب پہنچا وضو کیا او سجدہ میں پڑے اور روئے لوگوں نے
کہا کہ اے سیّدِ طریقت باوجود بندگی اور عبادت کے کہ تو نے آگے بھیجی ہے یہ سجدہ اور
رونے کا کیا وقت ہے کہا اس گھڑی سے زیادہ جنید کے لئے کوئی وقت محتاج کا نہیں
ہے۔ اس کے بعد قرآن شروع کیا اور پڑھتے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ آپ قرآن پڑھتے

Marfat.com

ہیں کہا اس سے بہتر میرے لئے کیا ہوگا کیونکہ اسوقت میری عمر کا صحیفہ لپیٹ دیں گے میں اپنی ستر سال کی عبادت کو دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک بال کے ساتھ آویزاں ہے اور ہوا اسکو ہلاتی ہے ایک طرف صراط ہے ایک طرف ملک الموت اور قاضی کہ عدل اسکی صفت ہے کسی سے محبت نہیں کرتا ہے اور ایک راستہ آگے ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ مجھکو کونسے راستہ سے لیجائیں گے۔ اسکے بعد قرآن کو ختم کیا اور ستر آیتیں اور سورہ بقر کی پڑھی تھیں کہ نزع کی حالت ہو گئی لوگوں نے کہا کہو اللہ۔ کہا مجھکو فراموش نہیں ہوا ہے تسبیح کو انگلی سے گنتے تھے اور انگلی کو بند کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ چار انگلیوں کو بند کیا پھر تسبیح چھوڑ دی اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنکھیں کھولیں اور جان دوست کو دی غسال نے غسل کے وقت چاہا کہ خواجہ کی آنکھوں میں پانی پہنچائے آواز آئی کہ ہمارے دوست کی آنکھ سے ہاتھ اٹھالے چونکہ یہ آنکھ اسنے ہمارے نام سے بند کی ہے ہمارے دیدار کے سوائے نہ کھلے پھر غسال نے چاہا کہ انگلیوں کو جو تسبیح کے وقت عقد کی تھیں کھولے آواز آئی جو انگلی ہمارے نام پر عقد ہوئی ہے ہمارے حکم کے سوائے نہ کھلے اسکے بعد جنازہ اٹھایا ایک سفید کبوتر ایک گوشہ جنازہ پر آبیٹھا ہر چند لوگ اس کو اڑاتے تھے اڑتا نہیں تھا آخر کبوتر نے آواز دی کہ مجھکو اور اپنے آپ کو تکلیف نہ دو کیونکہ میرا پنجہ عشق کی منقار کے ساتھ جنازہ کے گوشہ پر رسید ہوا ہے تم تکلیف نہ کرو کہ آج انکا قالب کروبیوں کا حصہ ہے جو ہمارے ساتھ آسمان پر اڑتے ہیں اسکے بعد حضرت خواجہ جنید کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا۔ کہ منکر اور نکیر کے ہاتھ سے تو کیونکر چھوٹا جواب دیا کہ دو فرشتے مقرب بڑی ہیبت کے ساتھ آئے اور انھوں نے کہا (مَن رَّبُّکَ) میں انکو دیکھکر ہنسا اور کہا کہ جسدن خدا نے پوچھا تھا (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ) میں نے اسکے جواب میں (بلیٰ) کہا تھا اب تم آکر کہتے ہو کہ تیرا خدا کون ہے جس نے بادشاہ کو جواب دیا ہے آج بھی وہ اسی کو جواب دیگا۔ پس یہ سنکر فرشتے لوٹ گئے اور کہنے لگے کہ ابھی یہ عاشق سکر محبت میں ہے۔ اس کے بعد امام احمد حنبل رح کی وفات کی حکایت بیان فرمائی کہ بیس سال تک کسی نے ہنستے نہ دیکھا تھا جب موت کا وقت آیا ہنسے ایک خادم انکے پاس تھا اس نے ہنسی کا سبب پوچھا فرمایا کہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بیان میں

Marfat.com

شریف اور رذیل کا بیان

شیطان میرے سامنے کھڑا ہوا مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپتا ہے اور ہاتھ پر ہاتھ ملتا ہے اور کہتا ہے کہ اے امام احمد حنبل اچھا تو مجھ سے میرے ہاتھ سے اپنے ایمان کو سلامت لیگیا اس خوشی سے مجکو ہنسی آئی کہ الحمد للہ میں ایمان اپنا سلامت لے چلا۔ الحمد للہ علی ذالک

دوسری تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ الیہ میں حضور کی پابوسی مجکو حاصل ہوئی اُس مجلس میں۔ شریف اور کمینہ کا تذکرہ تھا حضور نے زبان فیض بیان سے فرمایا کہ خواجہ یحیی برمکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ جب شریف پارسا ہو جاتا ہے اسمیں تواضع ظاہر ہوتی ہے اور جب کمینہ پارسا ہو جاتا ہے اسمیں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں قوم کے سردار وہ لوگ ہونگے کہ نہ تو وہ خدا سے ڈریں گے اور نہ مجھے یاد کریں گے ہمیشہ مسلمانوں کو ہاتھ اور زبان سے تکلیف دیں گے اور انکی ایذا میں کوشش کریں گے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ خواجہ عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایکروز میں مکہ میں تھا صفا مروہ کے نزدیک مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اونٹ پر سوار اور اُس کے آگے اور پیچھے غلام اور وہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا پھر ایک مدت کے بعد میں بغداد گیا اُسکو پُل پر سر اور پاؤں سے ننگا کھڑا دیکھا مینے اسمیں نظر کی اور تامل کیا کہ یہ کون ہے اُس شخص نے کہا کہ تو مجھ میں کیا دیکھتا ہے مینے کہا کہ مینے تیرے جیسا ایک آدمی مکہ میں شتر سوار دیکھا تھا اور اُس کی صفت مینے بیان کی اُسنے کہا کہ میں وہی آدمی ہوں مینے کہا کہ خدا نے تجھے کیسا کر دیا کہا مینے یہ توقع کی کہ لوگ میرے آگے فروتن اور عاجز رہیں اسلیئے خدای تعالی نے مجھے خوار اور بیحرمت کر دیا۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ کتاب (تحفۃ العارفین) میں مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جو کوئی دنیادار کی تعظیم بسبب اُس کی دولتمندی کے کرتا ہے ثلث ایمان اُس کا جاتا رہتا ہے پھر مناسب اسی حال کے حکایت بیان فرمائی کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے انیس الانس۔ میں لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ جو کوئی کسی اہل دوزخ کو دیکھنا چاہے اُسکو دیکھے جسکے آگے مسلمانوں کا گروہ اور سوائے اُسکے آ آکر سلام کرے اور وہ روا رکھے۔ اس کے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ انس بن مالک

Marfat.com

رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ دوست کوئی نہ تھا جب آپکو ہم دیکھتے کھڑے نہیں ہوتے تھے اس سبب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کھڑے ہونیکو کراہت مانتے تھے۔ اسکے بعد فرمایا کہ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لیجاتے اور اُن کو فرماتے کہ تم آگے ہو کر چلو اور آپ انبوہ کے درمیان ہو کر چلتے تاکہ کسی کو معلوم نہوں۔

تواضع کا بیان

اسکے بعد فرمایا کہ قیامت کے روز ایک مرد کو لائیں گے کہ عبادت اُس کی مثل پہاڑ و نکے ہوگی پس موکل اسکو عذاب کریں گے اور حکم ہوگا کہ یہ وہ شخص ہے کہ مسلمانوں کو اسنے بُرا کہا ہے اور لوگوں کا مال زور سے لیا ہے اور خلقت کو ستایا ہے پس سب نیکیاں اسکی اُن لوگو نکو دیدیویں اور انکی اسکو دیدیں۔ پس فرشتے عرض کرینگے کہ یارب العزت اسکے خصم بہت ہیں اور نیکی اسمیں رہی نہیں حکم ہوگا کہ اس کو دوزخ میں ڈالدو اور دنکی بدیوں کی عوض عذاب پاوے۔

مسلمانوں کو تکلیف دینے کی برائی کا بیان

اس کے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز ماعز صحابی رضی اللہ عنہ حضرت رسول علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے ایک گناہ کیا ہے مجھے اُس گناہ سے پاک کرو کہ میرے سے زنا ہوگیا ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے مُنہ پھیر لیا چنانچہ دو تین بار ایسا ہی کیا۔ پس فرمایا کہ ایک گڑھا کھودیں گڑھا کھودا اور ماعز کو سنگسار کیا دوسری روایت میں ہے کہ وہ ہلاک ہوگیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب آدمی گناہ کرتا ہے گناہ کرنے کے وقت عقل اُس سے جدا ہو جاتی ہے ہرگز پھر نہیں آتی اسکے بعد مؤمن اور منافق کے دل کا کسی قدر ذکر شروع ہوا حضور نے فرمایا کہ مؤمن کا دل ساعت میں ستر بار پھرتا ہے اور منافق کا دل ایک حال پر رہتا ہے۔

بیانِ مؤمن ومنافق

اسکے بعد سلوک کی گفتگو ہوئی فرمایا کہ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے کہا ہے کہ تمام ہاتھوں سے مینے حق کے دروازہ کو پکڑا نہ کھلا جب بلا کے ہاتھ سے پکڑا کھول دیا اور ہر وقت مینے بار چاہا مجھے بار ندیا اور سب قدموں سے راستہ میں چلا نہ پہنچا جب دل کے قدم سے چلا تب عشرت گاہ کی منزل میں پہنچگیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ قیامت کے روز آٹھوں بہشتوں کو بازینت تمام اولیاء کرام کے پیش کرینگے وہ دوہائی

دین گے کہ ہمکو نہیں چاہیئے جیسے دوزخی دوزخ سے دوہائی دیتے ہیں۔ پھر اسی مجلس میں فرمایا کہ ملتان سے ایک بزرگ ہمارے پاس آیا اُسنے بات کی کہ ایکروز حضرت شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز غلبات شوق میں تھے اور ہر بار سجدہ میں سر رکھتے تھے اور یہ بات کہتے تھے کہ عشق آیا اور جو کچھ دنایت ہمارے دل میں تھی اُٹھادی اور ہم میں اثر دنایت کا نہ چھوڑا چنانچہ مینے شمار کیا کہ سو بار سجدہ میں گئے اور یہ بات کہتے جاتے تھے۔ اِس کے بعد مصاحبت کے بارہ میں گفتگو ہوئی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ نیکوں کی صحبت نیک کام سے اچھی ہے اور بدوں کی صحبت برے کام سے بری ہے۔ اِس کے بعد مناسب اِس حال کے فرمایا کہ شیخ جلال الدین تبریزی قدس اللہ سرہ العزیز نے لکھا ہے کہ نیکوں کی صحبت ایک ساعت سو برس کی عبادت سے اچھی ہے پس جسنے نیکوں کی صحبت اختیار کی اُسنے دونو جہان کی دولت پائی اور جسنے صحبت بد اختیار کی ان تمام سعادتوں سے محروم رہا۔ اِس کے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ چشم پُر آب ہوئے اور فرمایا کہ اگر صحبت ہے تو یہی صحبت نیکوں اور اولیاؤں کی صحبت ہے پھر یہ قطعہ زبان مبارک سے پڑھا رباعی بابدان کم نشین کہ صحبت بد + گرچہ پاکی ترا پلید کند + آفتابی بدین بزرگی را + قطرۂ ابر ناپدید کند + اسکے بعد مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا برہان الدین غریب نے عرض کی کہ اول مقام محبت کا کونسا ہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اول مقام محبت تحیر ہے درویشی کے ساتھ اُس سے بعد مقام سرور ہے اُس سے پیچھے انتباہ سے فسردہ ہوتا ہے اُس سے پیچھے مقام بقا ہے انتظار کے ساتھ اِس سے اوپر کوئی مخلوق نہیں جا سکتا۔ اِسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر زبان دُرفشان پر لائے عبدان رجع الی اللہ و تعلق باللہ و سکر بقرب اللہ فنسی نفسہ ما سوی اللہ فلو قلت لہ این انت واین ترید لم یکن لہ جواب غیر اللہ۔ یعنی جب حق کی طرف رجوع کرتا ہے اُس بندہ کا تعلق حق سے ہو جاتا ہے اور سُکر کے قریب ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں اور ماسوائے اللہ کو فراموش کر دیتا ہے اگر اُس کو کہیں تو کہاں سے ہے اور کیا چاہتا ہے اُسکو اس سے بہتر جواب نہیں ہوگا۔ کہ کہے گا اللہ۔ اِس کے بعد خواجہ ذکرہ اللہ

حکایت بہاء الدین زکریا

بیان صحبت نیک و بد

بیان مقامات محبت

Marfat.com

بالخیر نے فرمایا کہ ایک مقام یہ ہے پھر اسی محل میں فرمایا کہ محبت کے کل مقام سات سَو ہیں جو شخص کامل ہے ان سات سَو مقامات پر پہنچ جاتا ہے اور بات ظاہر نہیں کرتا ہی جو کوئی تنگ حوصلہ ہے مقام تحیر میں پہنچکر باہر آجاتا ہے اور اپنے تئیں دیوانہ بناتا ہے اگر اُس کے درمیان سرّ کو کشف کرتا ہے مارا جاتا ہے اُس کے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک وقت ایک بزرگ خواجہ منصور حلاجؒ کی قبر پر کھڑا ہوا اور کہا تم جانتے ہو کہ یہ کس کا روضہ ہے اُس کے سب یاروں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہا یہ روضہ منصور دیوانہ کا ہے کہ ایک ہی گھونٹ سے سرّ کو نگاہ نرکھہ سکا اور جب سرّ کو کشف کردیا مارا گیا۔ پس اے یار واسی طرح جو کوئی بادشاہ کے سرّ کو ظاہر کرے اُس کی سزا یہی ہے جو منصور نے پائی اُسوقت

خواجہ نے فرمایا کہ اطلعنا علے سر من اسرار نا فافشی سرنا و ہوا جزا من افشی سر الملوک یعنے اُسکو اطلاع دی ایک بھید پر اپنے بھیدوں سے پس سزا اُس کی یہ تھی کہ بادشاہوں کے بھید کو فاش کرتا ہے یہی حکم تھا۔ اُس کے بعد اسی محل میں خواجہ منصورؒ حلاج کی بزرگی میں فرمایا کہ جب انھوں نے انا الحق کا دعوی کیا حکم ہوا کہ اُن کو قید کریں تین روز بندیخانہ میں غائب رہے لوگوں نے پوچھا کہ تم کہاں تھے انھوں نے جواب دیا کہ حضرت حق اسی جگہ تھا جب یہ حکایت خواجہ جنیدؒ نے سُنی کہا اُس کا کام تمام کریں کہ کوئی اور فتنہ قائم نہو جاوے کیونکہ وہ اور عالم میں پڑا ہوا ہے اور خلقت اُس سے غافل ہے اُس کے بعد خواجہ منصور کو بازار میں لائے اور حکم ہوا کہ دار پر کریں منصور خود رقص کرتے ہوئے دار پر آگئے اور خلقت کی طرف منہ کرکے کہا کہ عشقبازی کی دو رکعت نماز ہے اور اُسمیں وضو درست نہیں مگر اپنے خون سے اور وہ سولی کے سرپر ہے۔

رکعتان فے العشق لایصح وضو ہما الا بالدم۔ اُس کے بعد خواجہ شبلیؒ نے اُن سے سوال کیا کہ کمالیت عشق میں یہی سولی ہے۔ اُس کے بعد پھر پوچھا کہ عشق میں صبر کیا ہے جواب دیا کہ ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیویں اور سولی پر چڑھا دیویں اور محبوب کے واسطے صدق سے سولی کو سرخ کردیویں اُسوقت پھر پوچھا کہ مقام کیا ہے جواب دیا کہ عاشق کو محبوب کیواسطے مارا جاوے اور وہ دم نہ مارے اور دوسرے اُس کو جلا دیویں

اور خاکستر کردیویں اور تیسرے روز خاکستر کو آب رواں میں پھینکدیویں۔ پس جو کوئی ایسا ہو وہ عشق میں صادق ہوتا ہے۔ اس کے بعد خواجہ منصور کو سنگسار کیا جو خون کا قطرہ کہ زمین پر گرا اس سے اللہ کا نقش پیدا ہو جاتا تھا۔ اس کے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُر آب ہوئے اور زار زار روئے اور انکے صدق محبت کی تعریف بہت فرمائی اور فرمایا کہ عجب صادق تھے کہ پہلے روز مارے گئے اور دوسرے روز جلائے گئے اور تیسری روز آب رواں میں ڈالے گئے اسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر مناسب اس حال کے یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی آن روز مبادکز تو بیزار شوم + یا یادگرے درین جہان یار شوم + گر بر سر کوی تو مرا دار کنند + من رقص کنان بر سر آن دار شوم + اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر زبان مبارک پر لائے کہ اسوقت خواجہ ابوبکر شبلی حاضر تھے کئی پھول انکے ہاتھ میں تھے باہر آکر انھوں نے وہ پھول خواجہ منصور کے مارے خواجہ منصور نے آہ کی شبلی کو تعجب ہوا کہ اس قدر پتھر لوگوں نے تم پر مارے تم نے آہ نہ کی میرے پھول کے مارنے سے تم نے آہ کی منصور نے کہا کہ اے شبلی ان لوگوں کو میرے درد کی خبر نہیں ہے مجکو انکے پتھروں سے کچھ التفات نہیں لیکن تجکو میرے درد کی خبر ہے یہ پھول کہ تو نے مجھپر مارا یہ پھول پتھر سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی سرگردانم تو کردہ میدانی + با این ہمہ کردہ میان جانی + گر خلق نداند کہ درین دل چہ غم ست بارے کہ تو در دل منی میدانی + اسوقت مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایکروز خواجہ منصور قدس اللہ سرہ العزیز خواجہ جنید بغدادی نور اللہ مرقدہ کی خدمت مین آئے اور بہت سے اور بیشمار سوال کئے ہر ایک سوال کا جواب حضرت خواجہ سے پایا بعد ازاں محبت اور معرفت کا سوال پوچھا اور عالم سکر میں گئے خواجہ جنید رح نے حاضرین کی طرف منہ کرکے کہا کہ یہ لڑکا البتہ لکڑی کا سر (سولی) سرخ کریگا اسی وقت خواجہ منصور حلاج کھڑے ہوگئے اور قدمونمیں سر رکھا کہ مقصود ان سوالوں سے یہی تھا اسکے بعد بندہ نے قدمونمیں سر رکھکر عرض کی کہ محبت کس کو کہتے ہیں حضور نے فرمایا کہ صحت اور بیماری میں سوائے نام دوست کے کچھ اس کی زبان پر نہ آوے اور اسی محل مین

Marfat.com

حضور نے فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری قدس اللہ سرالعزیز ایک وقت بیمار ہوئے ہر بار سجدہ میں جاتے تھے اور یہ شعر کہتے تھے شعر یا لی مرضت فلم یعدنی * عائد منکم مرض فادعونی * یعنی جب بیمار دوست کا نام سُنے اُسی وقت شفا پاتا ہے الحمد للہ علے ذالک تاریخ بیسویں ماہ جمادی الاول اتوار کے دن حضور کی پای بوسی مجکو حاصل ہوئی سلوک میں گفتگو تھی مولانا شہاب الدین میرٹھی اور شیخ ضیاالدین پانی پتی حاضر تھے اُنھوں نے عرض کی اَفَمَن شَرَحَ اللّٰہُ صَدرَہٗ لِلاِسلام کیا ہی خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ جب سالک کی عالم وحدانیت اور الوہیت پر نظر پڑی غیر سے نابینا ہوگیا۔ اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ سمنون محب قدس اللہ سرہ العزیز مکہ کی مسجد میں وعظ کہتے تھے محبت کا ذکر ہورہا تھا جب لوگوں کو مستمع نپایا مسجد کے قندیلوں کیطرف مُنہ کرکے کہا کہ اے قندیلو یہ محبت کی بات آخر میں تمسے کہتا ہوں خواجہ سمنون نے اتنا ہی کہا تھا کہ قندیل آپسمیں ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اگلے زمانہ میں تمام لوگ صاحب درد تھے اور اسوقت ایسے لوگ ہیں کہ اگر سو ہزار وعظ اُن کو سُناویں اور احادیث اور آثار بیان کئے جاویں اُنہیں ذرا اثر نہیں ہوتا ہے۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام کے قالب میں روح آئی تمام فرشتوں کو حکم ہوا کہ سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس لعین کہ وہ نافرمان اور فاسق اور ریاکار ہوا اُس نے سجدہ نہ کیا وجہ اسکی یہ ہی کہ سوائے ابلیس کے کسی نے آدم کے سر پر وقوف نہ پایا اور نہ سوائے آدم کے کسی نے سر ابلیس پر وقوف پایا۔ پس ابلیس نے بھید معلوم کرکے سجدہ نہ کیا کیونکہ وہ بھید دیکھنے کی طرف مشغول تھا نہ فرمان الٰہی کی طرف اس سبب سے مردود ہوا اور آدم کی آنکھوں پر گنج اسرار تھا اور شرط گنج کی یہ ہے کہ ایک تن دیکھے لیکن اُسکا سر کاٹیں تاکہ غمازی نکرے ابلیس نے فریاد کی کہ مجکو مُہلت دو فرمان آیا کہ ہم نے مہلت دی تو جہان کو معلوم ہو۔ کہ شیطان جھوٹا اور ملعون تھا جیسا کہ اللہ تعالےٰ کی کلام میں مذکور ہے کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ۔ اسکے بعد فرمایا کہ میں نے کتاب محبت میں دیکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین

سُہروردی قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہیں کہ لوگوں نے اُنسے سوال کیا کہ عارف کو گریہ کس وقت ہوتا ہے فرمایا کہ جب راہ میں ہو لیکن جب حقائق سے واقف ہوتا ہے اور وصال کا طعمہ چکھتا ہے اُسوقت گریہ زائل ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ کتاب محبت میں مینے لکھا ہوا دیکھا ہے اور شیخ سعد الدین حمویہ قدس اللہ سرہ العزیز نے کہا ہے کہ ایکروز خواجہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز نے کہا۔ کہ اگر مجکو تمام خلقت کے عوض دوزخ میں لیجائیں میں صبر کروں اس سبب سے کہ اُس کی محبت کا دعوی ہے اور ابھی مینے کچھ نہیں کیا اگر میرے گناہ اور خلقت کو بخشدیوے یہ اُس کی رحمت کی صفت ہے اور اُس کے نزدیک یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ اسکے بعد خواجہ ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنا ایک توبہ ہے اور بندگی سے ہزار توبہ یعنی گناہ سے زیادہ عجیب ہے **اُسوقت** فرمایا کہ مینے اپنے خواجہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین سے سُنا ہے کہ ترک دُنیا میں ایک ہے اگر نہو سکے ایثار کرے اگر ہوسکے خوار رکھے کیونکہ نفس کی خواہشوں سے راحت نہیں ہو سکتی محبت اور اخلاص میں راحت ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ چشم پُر آب ہوئے اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اہل محبت نے کوشش کی اور دنیا میں دل نہ لگایا تو جانو کہ وہ مُرید طریق ہے۔ اسکے بعد مولانا برہان الدین غریب سلمہ اللہ تعالی نے عرض کی کہ اصل محبت کیا ہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ محبت دوستی کی صفائی ہے کیونکہ محبان حق دُنیا اور آخرت سے شرف نہیں کرتے مگر حق سے کیونکہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اُسوقت بندہ نے عرض کی کہ محبت کو بلا کے ساتھ کیوں قرب دیا فرمایا اسلئے تاکہ ہر کمینہ دعوی نکرے کہ جب اُسکو بلا پہنچے بھاگ جاوے اُسوقت فرمایا کہ ایک بزرگ تھے اُن کو شیخ بڑھی کہتے تھے ایک وقت وہ عالم سُکر میں تھے یہ لفظ زبان مبارک پر لائے لَیْسَ فِیْ سِوَاکَ حَظٌّ کَیْفَ مَا بَلِیْتَ فَاخْتَبِرْنِیْ یعنی مجکو تیرے سوا کوئی دوسرا اچھا نہیں اور میرا دل کسی شخص کی طرف سواے تیرے مائل نہیں ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایکروز سمنون محب قدس اللہ سرہ العزیز محبت میں گفتگو کرتے تھے کہ ایک جانور اوپر سے نیچے اترا اور اُنکے سر پہ بیٹھا پھر اُنکے ہاتھ پر

Marfat.com

آبیٹھا بر کنارہ بیٹھا۔ پس اس قدر زمین پر اُسنے چونچیں ماریں کہ اُس کی چونچ سے خون جاری ہوگیا اور جان دی۔ اِسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مہتر ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ کو آگ میں ڈالنے کے وقت مہتر جبرئیل علیہ السلام پہنچے اور کہا یا ابراہیم کوئی حاجت ہے جواب دیا کہ تجھ سے کوئی حاجت نہیں کیونکہ اُنھوں نے سوائے حق کے دوسرے کو نہ دیکھا) اور فرمایا جب دوست دیکھتا ہے تجھ سے میں کیا حاجت طلب کروں۔ اِسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ میں نے زبان خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز سے سُنا ہے کہ محبت میں رضا وہ ہے کہ اگر دوزخ کو اُسکے دست راست پر رکھیں یہ نکہے کہ بائیں ہاتھ پر رکھنی چاہیے کیونکہ اول جو چیز بندہ پر فرض کی ہے وہ معرفت اور رضا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ہر چیز میں کچھہ پوشیدہ رکھا ہے اُسوقت فرمایا کہ قیامت کے روز عاشقوں کو نور کی زنجیر میں باندھہ کر لائیں گے کیونکہ اگر کشادہ چھوڑیں تمام قیامت کو اشتیاق حق سے برہم کردیویں۔ اِسکے بعد فرمایا کہ عشق میں صبر وہ ہے کہ نفس کے آرام کے لیئے رنج اور راحت میں فرق نکرے یعنی دونو حالت میں صبر کرنا نفس کا ہے کیونکہ محبت میں باصدق وہ صوفی ہے کہ صوف پہنے اور جفا کا طعمہ چکھے اور دنیا کو پس پشت ڈالے تب محبت میں ثابت ہو۔ اِسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو شخص مردان اہل سلوک کا دامن نہیں پکڑتا وہ بے نصیب ہے **اُسوقت** خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور فرمایا کہ ابلیس لعین اور ادریس نبی علم باطن رکھتے تھے۔ پس ظاہر ہوا کہ ابلیس باطل پر تھا اور ادریس حق پر اور عدل پر تھا اُٹھایا اور قسمت کیا جو شخص صدق اور عدل کے ساتھ تعلق رکھے قیامت کے روز اُسکے صدق اور عدل سے سوال ہوگا۔ اِسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ شیخ معین الدین سنجری نے اپنے اوراد میں یہ اشارہ لکھا ہے کہ تقوی صاحب جمال ہے لیکن قرار نہیں پکڑتا مگر غمگین کے دل میں اور خندہ بدشکل غافل عورت ہے وہ قرار نہیں پکڑتی مگر اہل نشاط کے دل میں اور عاشق ان سب سے فارغ ہیں۔ اِسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ بار رضا محب خدا کے امین ہیں زمین میں

Marfat.com

انکی برکت سے بلا کو خلقت سے منقطع کیا ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ اے موسیٰ اگر ہمارے فقیر تجھ سے تحفہ اور ہدیہ قبول نکرتے ہیں سب کو غرق کر دینا۔ اسکے بعد فرمایا کہ محبت کا دعویٰ اُس شخص کو کرنا درست ہے جو اپنی مرادوں سے فانی ہو جاوے اور حق کی مراد سے باقی ہو پس اُس کا نام دوست ہے اور اُس کا لقب مُحبّ ہے اور وہ بندگی سے جواب دیتا ہے کیونکہ اہل محبت کے لیئے اسم اور رسم نہیں اور اہلِ مَحبّت سوائے دوست کے اور کی طرف مشغول نہیں ہوتے اس لیئے کہ جو کوئی غیر حق سے شاد ہوتا ہے وہ شخص ہر غم اور اندوہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور جو شخص دوست کی خدمت میں اُنس نہیں پکڑتا تمام وحشتوں کے قریب ہو جاتا ہے جس کا دل دوست سے لگا ہوا نہیں ہے وہ نالائق ہیچ ہے۔ اسکے بعد فرمایا کہ شیخ بہاء الدین زکریا قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اصل محبت وہ ہے کہ جب صبح کو اُٹھے رات سے اُس کو یاد نہ رہے اور جب رات آوے صبح سے اُس کو یاد نہ رہے اُس وقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ عاقل وہ شخص ہے کہ تو شہیار کرے اُس سفر کے واسطے جو درپیش ہے یعنی مَوت کے لیئے۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ خوف ایک تازیانہ بے ادب بندوں کے واسطے ہے جو اسکے عادی ہیں اُس خوف کے تازیانہ سے انکو سیدھا کرتے ہیں اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے

بیان فتوح

فرمایا کہ جب اہل محبت کو فتوح سے کچھ پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ آج بلا ہم پر آئی پس وہ ان چیزوں سے فارغ ہیں اسکے بعد اسی محل میں مناسب اس حال کے فرمایا کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سُہروردی قدس اللہ سرہ العزیز کو جب فتوح پہنچتی اُسی وقت لوگوں کو دیدیتے کہ آج کے دن ہمارے سے بلا ٹلی اور عافیت کے ساتھ مشغول ہمکو کیا اُسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُر آب ہوئے اور فرمایا کہ اہلِ محبت ایک ایسا گروہ ہے کہ اُنکے اور حق کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی

حکایت ایک درویش کی

کہ ایکروز ایک درویش شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا کی خدمت میں آکر شرفِ بیعت سے مشرف ہوا بعد ازاں درویش نے التماس کی کہ میری درخواست یہ ہے کہ آپ مجھے ایسی نعمت بخشیں کہ مُلتان سے دہلی تک کوئی حجاب میری نظر میں نہ رہے شیخ نے فرمایا کہ جا چلا جا۔ جب درویش نے چلا گیا مُلتان سے

دہلی تک کچھ اُس سے پوشیدہ نرہا خدمت میں آیا اور حال بیان کیا۔ پھر اور التماس کی کہ اب ایسا چاہتا ہوں کہ کوئی چیز زمین اور آسمان میں عرش سے فرش تک پوشیدہ نرہے شیخ نے فرمایا کہ ایک چلہ اور کر اُس درویش نے ویساہی کیا۔ عرش سے فرش تک اُسپر کوئی حجاب نرہا۔ پھر شیخ کی خدمت میں آیا اور حال بیان کیا۔ اور فرمایا کہ اسی پر کفایت کر اُسنے پھر التماس کی کہ ایسا چاہتا ہوں کہ حجاب عصمت میری نظر سے مکاشفہ ہوجاوے شیخ اُسپر غصہ ہوئے کہ یہ مت کہہ کہ تو ہلاک ہوجاتا ہے شیخ نے یہ بات کہی تھی کہ درویش نے نعرہ مارا اور جان بحق تسلیم ہوا **اسکے بعد** خواجہ ذکراللہ بالخیر چشم پرآب ہوئے اور فرمایا کہ شیخ بہاؤالدین رح نے دیکھ لیا کہ جب وہ کمال کو پہنچ گیا ہے قدم نہیں ہٹائیگا اُسی مقام پر اُسکو تمام کردیا۔ پھر اسی محل میں جلال الدین تبریزی کی حکایت بیان فرمائی کہ ولایت تو وہ تھی جو شیخ جلال الدین تبریزی کو حاصل تھی کیونکہ جب اُنھوں نے ہندوستان کا ارادہ کیا ایک شہر میں آئے کہ وہاں ایک دیو تھا وہ ہر رات میں ایک آدمی کو کھاتا تھا پس حضرت شیخ نے اُس دیو کو پکڑ لیا اور ایک لوٹہ میں قید کردیا اُس شہر کا چودھری ہندو تھا جب اُسنے یہ کرامت دیکھی معہ تمام مردمان کے آکر مسلمان ہوگیا۔ پھر حضرت شیخ کچھ مدت وہاں رہے حکم دیا کہ وہاں ایک خانقاہ تعمیر کریں جب خانقاہ تیار ہوگئی ہر روز ایک بہکارشی کو بازار سے لے آتے تھے اور اُسکا سر تراشتے تھے اور اُسکو بیعت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تجکو میں نے خدا کو پہنچادیا اسی طرح پچاس بہکاری صاحب سجادہ کردئے اور ہر ایک کو صاحب کرامات کردیا جب وہ وہاں قائم مقام ہوگئے آپ آگے کو روانہ ہوئے **اسکے بعد** شیخ علی کہوکہری کی حکایت کا بیان درمیان آیا فرمایا کہ جب شیخ علی مرید ہوا۔ شیخ بہاؤالدین زکریا کے پاس گیا اور ایک غار میں رہنے لگا جب کچھ مدت گذری حضرت شیخ بہاؤالدین شیخ علی کی ملاقات کو گئے عصر کی نماز کا وقت تھا باتیں ہونے لگیں شیخ علی کے ہاتھ میں گھاس تھا کہا کہ شیخ کی برکت سے یہ ضعیف اس رتبہ کو پہنچ گیا ہے کہ اگر کہوں یہ گھاس سونا ہوجاوے جب یہ کہا وہ گھاس سونا ہوگیا شیخ نے جب یہ دیکھا غصہ ہوکر چلے گئے۔ اسکے بعد دوسری بار شیخ بہاؤالدین پھر آئے مغرب کی نماز کا وقت تھا شیخ علی نے چراغ کی طرف منہ کرکے کہا کہ خدا کے حکم سے روشن ہوجا اُسی وقت چراغ روشن ہوگیا شیخ کو ضبط نہ ہوا کھڑے ہوگئے

Marfat.com

اور کہا اے علی ہم نے بجکو نفس اور شکم دیا شیخ علی غار سے باہر آگیا کوچہ اور بازار کے درمیان
پھرتا تھا اور کھانا کھاتا تھا اور سانس لیتا تھا اور کھانے سے سیر نہیں ہوتا تھا اسی طرح
ایک مُدت گزری شیخ علی نے تنگ آکر چاہا کہ جلال الدین تبریزی کے پاس جاؤں تو انکی دُعا
سے اس بلا سے خلاصی پاؤں پس روانہ ہوکر لکھنوتی میں شیخ جلال الدین تبریزی کی خدمت
میں پہنچا اور سر زمین پر رکھا شیخ خوش ہوئے اور کہا خوب آیا۔ اِسکے بعد کھانا موجود تھا اُسکے
آگے رکھا شیخ علی نے تمام کھانا کھالیا اِسکے بعد عرض کی کہ میرے حق میں دُعا کرو شاید کہ
خداے تعالے میرے حال پر آپکے طفیل رحم کرے شیخ جلال الدین نے فرمایا کہ جب تک میرے
بھائی بہاؤالدین کی اجازت نہو میں دُعا نہیں کرسکتا علی کھوکھری کو دشوار معلوم دیا کہ کب کوئی
وہاں جاوے اور کب واپس آوے اِسکے بعد شیخ جلال الدین نے شیخ بہاؤالدین کی طرف ایک
خط لکھا کہ شیخ علی کھوکھری تمھارا راندہ ہوا ہمارے پاس آیا ہے اگر تمھاری اجازت ہو تو اُس کی
حق میں دُعا کروں خط میں یہ مضمون لکھکر مصلے کے نیچے رکھا اور دوگانہ نماز ادا کیا نماز کے بعد
مصلے کے نیچے ہاتھ مار کر خط باہر نکالا خط کی پشت پر جواب لکھا ہوا تھا کہ ہمنے اجازت دی۔
مہربانی سے دُعا کرو تو آپکے طفیل اُسپر رحم ہو شیخ جلال الدین نے دُعا کی حق تعالی نے شیخ علی
کو ویسا ہی کردیا جیسا کہ تھا الحمد للہ علے ذالک **ستائیسوین تاریخ ماہِ جمادی**
الاول دوشنبہ کے دن حضور کی پای بوسی مجکو حاصل ہوئی کئی درویش اوپر کے ملک سے
آئے ہوئے تھے۔ اُمت کی فضیلت میں گفتگو شروع تھی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ
جنت المریدین میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اُمت کی فضیلت سے
ہمکو آگاہ فرمائیے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اس میری اُمت کی فضیلت اور اُمتوں پر ایسی
ہے جیسی کہ میری فضیلت اور پیغمبروں پر اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ رسول اللہ
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قیامت میں اس میری اُمت کے **چار گروہ** ہونگے
پہلے گروہ میں اسقدر شفاعت کرنے والے ہونگے جس قدر اور پیغمبر ہیں اور وہ لوگ
عالم اور مشائخ میری امت کے ہونگے **دوسرا گروہ** وہ ہوگا کہ اُس کا حساب نہوگا وہ لوگ

امت کی فضیلت کا بیان

بے حساب بہشت میں جائیں گے وہ شہید لوگ ہونگے تیسرے گروہ پر خدا یتعالی حساب آسان کریگا اور بہشت میں بھیجے گا وہ مُفتی لوگ ہونگے چوتھے گروہ کی میں شفاعت کرونگا میری شفاعت سے خدا یتعالی اُن کو بہشت میں داخل کریگا اور وہ گنہگار میری امت کے ہونگے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکروز رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت آپکے پاس آئی اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج ہم آپ سے چند باتیں پوچھیں گے کیونکہ ہم نے توریت میں دیکھا ہے کہ خداوند تعالی نے جو درجہ آپ کو دیا ہے کسی پیغمبر مرسل اور فرشتہ مقرب کو نہیں دیا ہے آپ نے فرمایا پوچھو کیا پوچھتے ہو اُنھوں نے عرض کیا کہ ہمکو بتلاؤ کہ اللہ تعالے نے پانچ نمازیں رات اور دن میں جو آپکی اُمت پر فرض کیں ہیں کس لئے فرض کی ہیں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ظہر کی نماز اسواسطے فرض کی ہے کہ اُس ساعت میں مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ خدا یتعالی کی بزرگی اور یگانگی کا ذکر نکرتی ہو۔ پس اس لئے میری امت کو حکم فرمایا کہ ظہر کی نماز پڑھیں۔ اور عصر کی نماز اس لئے فرض ہوئی کہ جب آدم صلوٰۃ اللہ والسلام علیہ کو پیدا کیا اور اُسی ساعت اُنھوں نے بہشت میں دانہ گندم کھایا اور بہشت سے باہر کئے گئے اُنکی توبہ عصر کے وقت نمازِ شام کے قریب قبول ہوئی اُسوقت اُنھوں نے تین رکعت نمازِ شکرانہ ادا کی اسلئے یہ دونو نمازیں فرض ہوئیں اور نمازِ عشا اس لئے فرض ہوئی ہے کہ اِسوقت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں ہے کہ خدا یتعالی کی یاد نہ کرتا ہو اور نمازِ فجر اِس لئے فرض ہوئی کہ یہ وہ ساعت ہے کہ تمام کافر لوگ اُسوقت کہ سورج نکلتا ہے بغیر خدای عزوجل کو سجدہ کرتے ہیں۔ کہا اُس جماعت نے کہ سچ فرمایا آپ نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِسکے بعد اُس جماعت نے عرض کیا کہ ثواب اِن نمازوں کا کہ آپکی امت کے لوگ پڑھتے ہیں کیا ہے۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی ظہر کی نماز پڑھتا ہے اللہ تعالی دوزخ کی آگ اُسپر حرام کرتا ہے کیونکہ یہ وہ ساعت ہے کہ دوزخ کو اُسوقت میں گرم کرتے ہیں اور جو کوئی نمازِ عصر کو ادا کرتا ہے تمام گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا ماں سے پیدا ہوا کیونکہ آدم علیہ السلام اُسی ساعت مغفور ہوئے اور اُنکی توبہ اُسی ساعت میں قبول ہوئی اور جو کوئی نمازِ مغرب کو ادا کرتا ہے جو حاجت خدا سے عزو

Marfat.com

جل سے جا ہے ردا ہوئی ہے اور نماز عشا کے لئے جو مومن مسجد میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ہر قدم کے عوض ایک نور عطا فرمائیگا تو اسکی روشنی میں وہ سلامتی سے پل صراط سے گزریگا اور قبر کی تاریکی اور ہول قیامت سے ایمن ہوگا اور جو شخص میری امت میں سے چالیس ۴۰ نمازیں فجر کی جماعت سے پڑھتا ہے خدایتعالے اسکو آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہے جب یہ بیان اُس جماعت نے سُنا کہا سچ فرمایا آپ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اسکے بعد عرض کیا انھوں نے کہ یا محمد ہم نے توریت میں ایسا دیکھا ہے کہ تیس ۳۰ روزہ آپ کی اُمت پر فرض کیے ہیں فرمایا۔ ہاں وہ اس وجہ سے فرض ہوئے ہیں کہ جب مہتر آدم علیہ السلام نے بہشت میں دانہ گندم کھایا وہ اُنکے شکم میں تیس ۳۰ دن رہا ایزد تعالے نے تیس ۳۰ روزہ اُنکے بدن پر فرض کیے اور طعام کھانا اپنے فضل سے حلال کیا اُس جماعت نے کہا سچ فرمایا آپ نے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر عرض کیا کہ ان تیس ۳۰ روزوں کا ثواب کیا ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ مومن کہ یہ تیس ۳۰ روزے ماہ رمضان مبارک کے رکھتا ہے (اول) جو گوشت کہ حرام کا مال کھانے سے اُس کے بدن پر ہوتا ہے وہ سب گل جاتا ہے (دوسرے) خدایتعالیٰ اُس کو اپنی رحمت کے قریب کر لیتا ہے (تیسرے) اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کو ایک نور عطا فرمائیگا کہ اُس نور کی سبب پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا (چوتھے) اُسکو بغیر حساب اور بدون عذاب کے بہشت میں داخل کریں گے (پانچویں) اُس کو حور العین دینگے (چھٹے) اس قدر ثواب اُس کو دینگے کہ کسی کے فہم اور وہم میں نہیں سماتا ہے جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب۔ (یعنی روزہ داروں کو اتنا ثواب دونگا کہ حساب میں نہ آوے)

پھر انھوں نے عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور پیغمبروں پر آپکو کس لیے فضیلت ہے فرمایا کہ سب پیغمبروں نے اپنے لئے حاجت مانگی اور مینے اپنے لئے حاجت نہیں مانگی مینے یہ چاہا کہ روز قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کروں انھوں نے کہا کہ سچ فرمایا آپ نے یا محمد خدایتعالے برحق ہے اور تو اُسکا رسول برحق ہے اس کے بعد زبان مبارک سے فرمایا کہ مینے (آثار تابعین) میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اگر دو

Marfat.com

توریت پڑھتے تھے اُسوقت اُسمیں اُنہوں نے نئو نام محمدؐ کے دیکھے عرض کیا کہ یا الٰہی یہ محمدؐ
کون ہے فرمان آیا کہ ای موسیٰؑ وہ میرا دوست ہے اور مینے اُس اپنے دوست کا نام سات
آسمان اور سات زمین کے پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے ساق عرش پر لکھا ہے۔ پس اے
موسیٰ تو بھی اُسکا دوست رہ اور اُس کی دوستی میں مر۔ تو قیامت کے روز تجھے اُسکے
برابر اُٹھاؤں اُسوقت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا رب العزت اگر محمدؐ تجکو سب سے زیادہ
تر دوست ہیں تو کوئی ایسی امت تو نے پیدا کی ہے جو میری امت سے زیادہ فضیلت
رکھتی ہو فرمان آیا اے موسیٰ محمدؐ کی امت کی فضیلت اور امتوں پر ایسی ہے جیسی کہ میری
بزرگی کہ میں خداوند ہوں بندوں پر۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جنتیوں
کی (ایکسو بیس ۱۲۰) صفیں ہونگی اُنمیں سے ستر صفیں امت رسول علیہ السلام کی ہونگی باقی
اور سب اُمتوں کی اسکے بعد اسی محل میں حضور نے فرمایا کہ اخبار میں آیا ہے کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام کوہِ طور پر مناجات میں تھے اور کہتے تھے یا الٰہی میں توریت میں ایک امت کو
دیکھتا ہوں کہ وہ اگرچہ مستوجب عذاب دوزخ ہوگی مگر تو اُس کو شفاعت کے سبب بخش دیگا
خداوندا تو اُن کو میری امت کر دے فرمان آیا کہ اے موسیٰ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہے پھر موسیٰ نے عرض کی کہ خداوند میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمام روز
گناہ کریگی لیکن رات دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھے گی جو گناہ اُسنے ایک نماز سے دوسری نماز
تک کیا ہوگا وہ بخشا جائیگا اُس کو میری امت کر دے فرمان آیا کہ اے موسیٰ وہ امت محمد علیہ السلام
کی ہے۔ پھر عرض کیا کہ آلٰہی میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ وہ قربانی کریں گے اور آپ
کھائیں گے اور دوسروں کو دیں گے تو اُن کو اس قدر ثواب دیگا کہ جسکا شمار نہیں اُن کو میری امت
کر دے فرمان آیا کہ اے موسیٰ وہ محمد علیہ السلام کی امت ہے۔ پھر موسیٰ نے عرض کیا کہ خداوندا
میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ جب ان کو طہارت کی ضرورت ہوگی اگر پانی موجود
نہو تو خاک سے تیمم کریں اُنکو میری امت کر دے حکم آیا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہے۔ پھر عرض کیا کہ بار خدایا میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ اگر وہ ایک نیکی
کرینگے تو اُس ایک نیکی کے بدلے میں اُنکو دس نیکیاں دیگا اور دس گناہ اُنکے نامہ اعمال

امت محمدی کی فضیلت کا بیان

دور فرمائیگا اُن کو میری امت کردے حکم آیا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے پھر عرض کیا کہ بار خدایا۔ توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ وہ امر معروف اور نہی منکر کریں گے اُنکو میری امت کر فرمان آیا کہ وہ امت محمد علیہ السلام کی ہے۔ عرض کیا کہ بار خدایا میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ تو اُنکو ایک کتاب دیگا وہ اُسکو ہمیشہ پڑھیں گے اُنکو میری امت کر حکم ہوا کہ وہ امت محمد علیہ السلام کی ہے۔ عرض کیا کہ بار خدایا میں توریت میں ایک امت کو دیکھتا ہوں کہ وہ روزہ رکھیں گے تو اُنکو ایک روزہ کے عوض سو برس کے روزوں کا ثواب اُنکے نامۂ اعمال میں لکھیگا اُنکو میری امت کر حکم آیا کہ ای موسیٰ وہ امت محمد علیہ السلام کی ہے اُسوقت موسیٰ آرزو کرینگے کہ کاشکے میں امت محمد علیہ السلام سے ہوتا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ **تاریخ بیسویں ماہ رجب پنجشنبہ کے دن** حضور کی پای بوسی مجکو حاصل ہوئی۔ ماہ رجب کی فضیلت میں گفتگو تھی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اس مہینے میں جو کوئی ایک نیکی کرتا ہے اُسکو ہزار نیکی کا ثواب ملتا ہے پھر زبان مبارک سے فرمایا کہ جو کوئی عبادت اور طاعت اس مہینے میں کرتا ہے اُسکے عوض ہزار سال کی عبادت اُسکے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں **اسکے بعد** فرمایا کہ ستائیسویں ماہ رجب میں جو نماز آئی ہے وہ چار رکعت ہے ہر رکعت میں جو سورۃ جانے پڑھے جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اُسکی عمر دراز ہوتی ہے **اسکے بعد** فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کے اوراد میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ جو کوئی ماہ رجب کی ہر رات میں سو بار سورۂ اخلاص پڑھے حق تعالی اُسکو اور اُسکے تمام اقربا کو بخش دیتا ہے اور قیامت کے روز بغیر حساب کے بہشت میں جائیگا **اسکے بعد** معجزات رسول علیہ السلام کا ذکر ہوا حضور نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کے لیے معجزے تھے جس چیز سے جو پیغمبر مخصوص ہوتا اللہ تعالی اُسی چیز کو اُس پیغمبر کا معجزہ کردیتا۔ لیکن رسول علیہ السلام کو ہر قسم کے معجزے عطا ہوئے تھے جو اور پیغمبروں کو نہ تھے۔ **اسکے بعد** فرمایا کہ رسول علیہ السلام کا سر مبارک ایسا تھا کہ جس شخص کے ساتھ کھڑے ہوتے اگرچہ وہ دراز قد ہوتا آپ اُس شخص سے ایک بالشت بھر بلند دکھائی دیتے اور جس جگہ رسول علیہ السلام تشریف لیجاتے اس مقدار ابر آتا کہ جس سے سر مبارک سایہ میں رہتا۔ اور آپکے اوپر سایہ کئے ہوئے ساتھ ساتھ جاتا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ شیخ

ماہ رجب کی فضیلت کا بیان

معجزات کا بیان

Marfat.com

الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز بیٹھے ہوئے تھے اور رسول علیہ السلام کی صفت بیان فرماتے تھے کہ چشم مبارک رسول علیہ السلام کی ایسی تھی کہ جیسا آگے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے تھے مناسب اس حال کے فرمایا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول علیہ السلام اصحابوں کو فرماتے تھے کہ نماز کی صفوں کو سیدھی رکھا کرو جیسا کہ میں آگے سے دیکھتا ہوں ویسا ہی پیچھے سے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام کے آگے پردہ ہوتا پردہ کے اندر جو چیز ہوتی آپکو نظر آتی تھی چنانچہ اخبار تابعین میں آیا ہے کہ ایک وقت رسول علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا اس عورت کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسکو دیکھیں جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسکو دیکھا کہا یارسول اللہ اچھی نہیں ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا اچھی کیوں نہیں ہے جب تونے اسکے بائیں رخسارہ پر تل دیکھا تھا اسکے خوبی جمال سے تیرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے تھے عائشہ نے کہا سچ فرمایا آپ نے یارسول اللہ آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا کہ رسول علیہ السلام جو کچھ بیداری میں سنتے تھے وہی خواب میں سنتے تھے چنانچہ ایکروز ایک یہود رسول علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں آپ سے کچھ پوچھتا ہوں اگر آپ اسکا جواب دیں تو میں مسلمان ہوجاؤں رسول علیہ السلام نے فرمایا کیا پوچھتا ہے اسنے عرض کیا کہ پیغمبری کی علامت کیا ہے آپنے فرمایا ایک یہ ہے کہ پیغمبروں کی آنکھ سوتی ہے اور دل نہیں سوتا ہے جو کچھ لوگ کہتے ہیں اگرچہ پیغمبر خواب میں ہو وہ سب سنتا ہے اس یہودی نے امتحان کیا ویسا ہی پایا پس وہ یہودی مسلمان ہوگیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایکروز رسول علیہ السلام نے حسین نام صحابی کو دیکھا کہ وہ بت کو سجدہ کرتا تھا آپنے اسکو فرمایا کہ تو ایمان لا اسنے کہا میں نہیں لاتا آپنے فرمایا اگر تیرا یہ بت بولے پھر تو میری پیغمبری کا اقرار کریگا اور مسلمان ہوجائیگا اسنے کہا کہ یامحمد پچاس برس سے میں اس بت کو پوجتا ہوں کبھی ہرگز اسنے میرے ساتھ بات نکی ہے اگر یہ آپ سے باتیں کرے میں مسلمان ہوتا ہوں رسول علیہ السلام نے فرمایا اے بت میں کون ہوں بت نے جواب دیا تو برحق رسول خدا ہے حسین ایمان لایا اور مسلمان

پیغمبری کی علامت

Marfat.com

ہو گیا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایک روز اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ علیہ السلام کی پیشانی مبارک سے پسینہ پاک کر کے ایک شیشی میں رکھ چھوڑا ایکروز ایک لڑکی کو جسکی شادی تھی اور مفلسی کے سبب سے اُس کے وارثوں کو عطر میسر نہ ہوا حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اُس لڑکی کو لائے ام سلمہ نے عرق پیشانی مبارک سے جو شیشی میں رکھا ہوا تھا تھوڑا سا اس لڑکی کے مَلا جب تک وہ لڑکی جیتی رہی اُسکو خوشبو کی حاجت نہوئی اور اُسکے بدن سے خوشبو آتی تھی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا یہانتک کہ اُس لڑکی کے جو اولاد ہوئی اُسمیں سے بھی خوشبو آتی تھی اور لوگونمیں اُسکے خاندان کا نام عطّار مشہور ہو گیا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایکروز رسول علیہ السلام کے ساتھ میں سفر میں تھا عصر کی نماز کا وقت آگیا پانی کسی جگہ نہ پایا کہ لوگ وضو کریں اسقدر پانی ملا جس سے رسول علیہ السلام کا وضو ہو سکے رسول علیہ السلام نے پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالا اور ہلایا پس فرمایا کہ آؤ وضو کرلیتے جاؤ سب نے آکر وضو کیا جس نے اخیر میں وضو کیا تھا اُسنے دیکھا کہ برتن میں اُتناہی پانی باقی ہے جتنا تھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینے دیکھا کہ پانی رسول علیہ السلام کی اُنگلیوں سے جاری تھا رسول علیہ السلام نے وہ ہاتھ جس سے پانی جاری تھا ابن اخطب کے سر پر ملا اور اُسکو دعا فرمائی اُسنے ایکسو بیس (۱۲۰) برس کی عمر پائی جب فوت ہوا چند بال اُسکے سر کے سفید ہوئے تھے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایک وقت محمد شاہ نامی نے (جو شیخ بہاء الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز کے یارونمیں سے تھے) حکایت کی کہ میں شیخ بہاء الدین زکریا کی خدمت میں حاضر تھا اور وہ یہ حکایت بیان کر رہے تھے کہ ایکروز رسول علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ جابر عبد اللہ رضی اللہ عنہ آپکی خدمت شریف میں آئے اور سر زمین پر رکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے ایک کنواں کھودا ہے اُسکا پانی شور ہے اور ہمکو بڑا رنج ہے کہ اُس چاہ کا پانی نہایت شور ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک طشت میں تھوڑا سا اُس کنوئیں کا پانی ڈالکر لاؤ وہ لائے آپنے اپنے پاؤں مبارک کو اُس پانی میں دھویا اور فرمایا کہ لیجاؤ اس پانی کو اُس کنوئیں میں ڈالدو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

Marfat.com

ہین نے وہ لیجاکر اُس کنوئیں میں ڈالا اُس چاہ کا پانی شیریں ہوگیا اور شوریت بالکل جاتی رہی اور پاکیزہ ہوگیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز رسول علیہ السلام مجلس فرمائے ہوئے تھے اور لوگوں کو صدقہ دینے کی ترغیب وتحریص فرماتے تھے ناگاہ ایک اعرابی مسجد میں آیا اور ایک اونٹ کی نکیل ہاتھ مین پکڑے ہوئے تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس اونٹ کو خدا کے واسطے صدقہ دیا آپ نے اُسکے حق میں دُعا فرمائی اور عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اس اونٹ کی قیمت کرو تو اُس کی قیمت کو مین صدقات میں دوں عمر رضی اللہ عنہ نے قیمت کی رسول علیہ السلام نے وہ قیمت دیدی او اونٹ کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا جب غزا کے لئے تشریف لیجاتے اُس اونٹ پر سوار ہوتے ایک دفعہ جنگ سے واپس تشریف لاکر آپ نے اُس اونٹ کو باندھ دیا رسول علیہ السلام جب رات کے وقت گھر سے باہر تشریف لائے اُس اونٹ نے آواز دی اور کہا کہ السلام علیکم یا زینِ قیامت آپ نے سر اُٹھایا اور اونٹ کی آواز سُنی اور جواب دیا علیک السلام اونٹ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرا حال سنئیں کہ میں ایک کافر کا اونٹ تھا ایکروز میں اُسکے گھر سے بھاگ گیا میں بیابان میں چرتا پھرتا تھا درندے میرے ہلاک کرنے کے واسطے میرے گرد ہوئے اور کچھ دیر کے بعد آپسمیں کہنے لگے کہ اس کو مار ڈالیں پھر کہنے لگے کہ اسکو نہ مارو کیونکہ یہ زینِ قیامت کا مرکب ہی بہترین خلائق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملک سے ہے یہ کہکر چلے گئے پس یا رسول اللہ حضور کی خدمت میں میری دو حاجتیں ہیں ایک تو یہ کہ آپ خدا تعالی سے چاہیں کہ بہشت میں آپکا مرکب مجھے بنائے دوسرے یہ کہ اگر میں آپ کے بعد زندہ رہوں میری پیٹھ پر کوئی سوار نہو رسول علیہ السلام نے اُسکی اِن دونوں درخواستوں کو قبول فرمایا اور وصیت فرمائی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول علیہ السلام نے دار دنیا سے نقل فرمائی میں اُس اونٹ کو چارہ دیا کرتی تھی تو وہ چارہ کھاتا تھا ایکروز میں چارہ ڈالنے کیواسطے باہر آئی اونٹ نے آواز دی السلام علیک یا دختر رسول علیہ السلام فاطمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا علیک السلام پھر اُسنے عرض کیا یا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب سے رسول اللہ اس دنیا سے تشریف لیگئے ہیں چارہ میرے حلق سے نہیں گزرتا ہے اب کہ وقت

Marfat.com

آگیا ہے کہ میں بھی اس دنیا سے کوچ کروں اور آپکے پاس چلا جاؤں رسول علیہ السلام کو جو پیغام دینا ہے دیدو۔ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو ایک جگہ میں گڑھا کھودا اور کپڑا لاکر اسمیں اُسکو لپیٹ کر دفن کیا ساتویں روز اُس گڑھے کو کھود کر کھولا تو نہ اُسمیں اونٹ دیکھا اور نہ کپڑا

بھیڑیے کی حکایت

اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایکروز رسول علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور گرداگرد آپکے اصحاب تھے کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور وہ لب ہلاتا تھا رسول علیہ السلام نے دیکھکر فرمایا کہ راستہ دیدو یہ بھیڑیا درندوں کا ایلچی ہے اور میرے پاس آیا ہے اُسکو راستہ دیدیا وہ رسول علیہ السلام کے پاس آیا اور سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ اس جنگل میں درندے جمع ہوئے ہیں اور مجکو ایلچی بنا کر حضور کی خدمت میں بھیجا ہے اور کہا ہے کہ آپ اپنی امت کو حکم دیں کہ لاغر جانور چارپائے جو اُنکے کام کے نہیں ہیں وہ اُنکو ہمکو دیدیا کریں تو ہم آپ کی اُمت کے فربہ جانور چارپایونکو پھاڑ کر نہ کھایا کریں کیونکہ ایزد تعالی نے ہماری غذا گوشت کی ہے نہیں تو ہم ہرگز نہ پھاڑیں رسول علیہ السلام نے یاروں کو کہا کہ کیا مرضی ہے اُنھوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالے نے ہمپر صدقہ واجب کیا ہے ہم نے اُنکو مسکینوں کے لئے صدقات کر دیا ہے ہم اُنکو کچھ نہیں دیتے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے جواب سن لیا اُس نے کہا ہاں یا رسول اللہ پھر اُسنے کہا ایک پیغام اور ہے آپ نے فرمایا کہہ اُسنے کہا اگر یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں دیتے تو حضور ہمکو جانور چارپایونکے پھاڑ کھانے کے سبب سے بددعا نفرماویں۔ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ بددعا نہیں کرونگا۔ پس یہ سنکر بھیڑیا چلا گیا منہ چاٹتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ الحمد للہ کہ خدا تعالی نے ہمکو رسول علیہ السلام کی بددعا سے بچالیا ✠

ابراہیم ادہم کی حکایت

اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جبروز خواجہ ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ العزیز تائب ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے ایک شخص محل کے اوپر پھرتا ہوا دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے اور کیا ڈھونڈھتا ہے اُسنے کہا کہ میرا اونٹ کھویا گیا ہی اسکو ڈھونڈھتا ہوں کہا کہ اونٹ محل پر کیونکر آسکتا ہے کہا اے ابراہیم یہ کچھ عجب بات نہیں ہے عجب تو یہ ہے کہ تو خدا کو تخت پر ڈھونڈھتا ہے۔ اسکے بعد جب دن ہوا خواجہ ابراہیم شکار کو باہر گئے گھوڑے کو جولان کر رہے تھے کہ فتراک سے آواز آئی کہ اے ابراہیم بیدار ہو اس

Marfat.com

پہلے کہ موت سے بچے بیدار کریں یہ سنکر آگے چلے گئے پھر ایک ہرن آگے سے اُٹھا خواجہ ابراہیم نے گھوڑا اُسکے پیچھے ڈالا ہرن نے پیچھے کو سر کیا اور کہا کہ اے ابراہیم تجکو شکار اور بازی کے لئے پیدا نہیں کیا ہے عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے جب ہرن نے یہ بات کہی ابراہیم فوراً گھوڑے سے اُتر آئے اور بادشاہی پوشاک اُتار کر ایک چرواہا وہاں کھڑا تھا اُسکو دیدی اور اُسکی کملی آپ پہن کر حج کا راستہ لیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں پانی بھر لائے اور یہ بیت زبانِ مبارک سے فرمائی ؎ شاہ ابراہیم دریک جرعہ شد مست آنچنان لابری در برکشیدہ گرچہ اطلس پوش بود ۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ راحت الارواح میں قاضی حمید الدین ناگوری نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے ابو سفیان سے سُنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ میں قیصر روم کے پاس گیا تھا جب میں واپس آیا میں ایک گھوڑے پر سوار تھا وہ گھوڑا زبانِ فصیح سے کہتا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجکو تعجب آیا اس تعجب سے گھوڑے نے سر اُٹھایا اور کہا کہ تو چاہتا ہے کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات دیکھے اور کہا کہ اس سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجکو پیدا کیا اور تجکو روزی دیتا ہے پھر تو نہیں جانتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہتا ہے مینے کہا رسول کون ہے اور خدا کون ہے پہلے مجکو بتلا دے گھوڑے نے کہا کہ محمد عربی اور ہاشمی اور مکی ہے مینے کہا کہ تجھے یہ کس طرح معلوم ہوا کہا کہ مجھے خداوند تعالیٰ نے الہام کیا ہے مینے جانا کہ ہژدہ ہزار عالم کا خدا سوائے اللہ کے نہیں اور محمد مصطفےٰ اُسکے رسول برحق ہیں ابو سفیان مسلمان ہوگیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جامع الحکایات میں یہ حکایت لکھی ہوئی مینے دیکھی ہے کہ ایک روز سید المرسلین خواجہ قاب قوسین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور گرد آپکے اصحاب بیٹھے تھے ایک اعرابی دوڑا آیا اور کہا یا محمد مجکو لات اور عزیٰ کی قسم ہے کہ کبودی آسمان اور تختہ زمین کے درمیان تجھ سے زیادہ کوئی آدمی میرے نزدیک دشمن نہیں ہے کہ تو محمد ہے میں تجھپر ہرگز ایمان نہیں لاؤنگا جب تک یہ سوسمار جو میرے پاس ہے تجھپر ایمان نہ لادے اور اُسی وقت اُس سوسمار کو آستین سے باہر کرکے کہا کہ اسکو پکڑ کر تیرے پاس لایا ہوں رسول علیہ السلام نے اُسکی طرف مُنہ کرکے کہا کہ اے سوسمار اُسنے جواب دیا لبیک یا آرایش قیامت

ابوسفیان کی حکایت

اعرابی کی حکایت

یا اشرفِ قیامت فرمایا کہ تو کسکو پوجتا ہے کہا یا رسول اللہ میں خدا کی پرستش کرتا ہوں کہ اُسکے سوائے زمین اور آسمان میں کوئی معبود نہیں ہے اسکے بعد فرمایا کہ میں کون ہوں سوسمار نے کہا کہ تو محمدؐ ہے رسول خدا کا جو کوئی تجھپر ایمان لاوے اور تجکو سچا جانے وہ دین میں ہے اور جو کوئی تجکو جھوٹا جانے وہ بے دین زیانکار ہے وہ ہلاک ہو جائیگا اور مردود ابد ہو گا۔ یہ سُنکر اعرابی نے مُنہ پھیر لیا اور کہا کہ قسم ہے خدائے روے زمین اور آسمان کی کہ جسگھڑی میں تیرے پاس آیا تھا روئے زمین پر کوئی دشمن مجکو تجھ سے زیادہ نتھا اب تمام روے زمین پر تجھ سے زیادہ مجھے کوئی دوست نہیں ہے پس میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور تو رسول برحق اُسکے بعد اسی محل میں صفت معجزات رسول علیہ السلام میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز رسول علیہ السلام کھڑے ہوئے اور آپکی پشت مبارک کے پیچھے ایک خُرمے کا درخت تھا اور وہ درخت خشک ہو گیا تھا آپ اُس سے تکیہ لگا کر بیٹھتے اور لوگوں کو علم دین تلقین فرماتے تھے آپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے یارو میں بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں اب کھڑا نہیں ہو سکتا ہوں میرے لیئے ایک منبر بناؤ تو اُسپر بیٹھکر تمکو دیکھوں اور وعظ کروں۔ اُسکے بعد یاروں نے آپکے واسطے ایک منبر بنایا تین درجہ کا جب تمام تیار ہو گیا مسجد شریف میں لا کر رکھدیا جس وقت رسول علیہ السلام نے اُس منبر کے تیسرے درجہ پر بیٹھکر خطبہ پڑھا اور روئی اُس چوب خشک خرمے سے نالہ کی آواز ایسی آئی جیسا کہ اونٹ اپنے بچہ کے لیئے روتا ہے اُس کا گریہ سب مسلمانوں نے سُنا سب صحابہ اور رسول علیہ السلام بھی اسقدر روئے کہ دل کباب ہوئے جاتے تھے اور وہ ویسے ہی روئے جاتا تھا اور فریاد کرتا تھا پس جب رسول علیہ السلام نے منبر سے اُتر کر اُسی اپنی کنار میں لیا تب چُپ ہوا رسول علیہ السلام نے اُس سے فرمایا کہ یا چوب اب میں کھڑا نہیں ہو سکتا ہوں اور بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں اب تو کیا چاہتا ہے تیرے لیئے دُعا کروں تو تازہ ہو جاوے اور خدا تعالی تجھے قیامت تک تازہ رکھے اور لوگ تجھ سے میوہ کھائیں اور اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرے لیئے دُعا کروں کہ تو بہشت میں ایک ایسا درخت میوہ دار ہو جاوے اُس نے کہا یا رسول اللہ میں دُنیا میں ایسا درخت ہونا نہیں چاہتا ہوں بہشت میں ہونا چاہتا ہوں تو دوستان خدائے عزوجل میرا میوہ کھائیں رسول علیہ السلام پھر منبر پر تشریف لے آئے اور دُعا فرمائی اور صحابہ کو کہا

حنانہ

Marfat.com

بیان نیکی اور بدی

کہ اے میرے یارو دیکھو اسکو نہ ثواب ہے نہ عذاب دُنیا سے بھاگتا ہے تم اس چوب سے اولیٰ تر ہو کہ اُس جہان کو اِس جہان پر اختیار کرو۔ اِسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ اگر معجزات رسول علیہ السلام کے اکیسو بیس ۲ سال تک لکھتا چلا جاؤں آپکے معجزے کی ایک صفت نہ لکھی جاوے مگر ہمنے اسی قدر لکھنے پر اکتفا کیا اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر سایہ رکھے الحمد للہ علیٰ ذالک دسوین ماہِ شعبان شنبہ کے دن حضور کی پابوسی مجکو حاصل ہوئی اُسوقت نیکی اور بدی کا تذکرہ تھا مولانا محمود کباہی اور علاؤ الدین اندیجی اور شیخ یوسف چندیری وال اور مولانا برہان الدین اور شیخ عثمان سیوستانی خدمت میں حاضر تھے حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ نیکی اور بدی دونو خدای عزوجل کی طرف سے ہیں لیکن نیکی کو حق تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت دی اور اُس سے راضی ہوا اور بدی سے راضی نہیں ہے کیونکہ خدا کی رضامندی بدی کرنے میں نہیں ہے۔ لیکن تقدیر میں بدی ہے تو نیکی کہاں اِسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ آثار تحفۃ الاخبار میں آیا ہے کہ عُزیر پیغمبر علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے پوچھا کہ بار خدایا جب تو نے تقدیر میں بندوں کی نیکی اور بدی لکھدی پھر بندے تقدیر کے برخلاف نہیں کر سکتے اور جب وہ گناہ کرتے ہیں تو اُن کو پکڑتا ہے اور عذر کرتا ہے اسمیں کیا حکمت ہے اُسی وقت اُنپر وحی آئی کہ اے عزیر پھر ایسا مسئلہ مجھ سے نہ پوچھو اور اگر تو پوچھیگا تیرا نام پیغمبروں کے دفتر سے صاف کردونگا پس اے عزیر میں بادشاہ ہوں اپنی بادشاہت میں جیسا چاہوں کروں کسی کو میرے سے ایسے سوال کی مجال نہیں چون وچرا ہماری مملکت میں روا نہیں ہے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا کہ ایک دفعہ ایک کمینہ نے خواجہ ابو سعید ابوالخیرؒ کی گردن پر ایک گردنہ مارا خواجہ نے سر پیچھے کرکے دیکھا وہ کمینہ ہنسا اور کہا کہ کیا دیکھتا ہے تو نے ہی فرمایا کہ نیکی اور بدی کی تقدیر خدای عزوجل کی طرف سے ہے کہا عجب نہیں اسیطرح ہے لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ کون سے بدبخت کو مجھپر مقرر کیا ہے اور کس کا مُنہ کالا ہوا۔ اسکے بعد اسی محل میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز ابدالوں کی جماعت کے ساتھ عالمِ طیر میں تھے ایک دریا پر پہنچے تمام ابدال کھڑے ہو گئے اور متفکر ہوئے اسی اثنا میں سوداگروں کا ایک جہاز اسباب سے پُر دریا میں غرق ہونے لگا قاضی

Marfat.com

حمید الدین ناگوری کے دل میں رحم آیا اور آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کی کہ الٰہی اس جہاز کو بچا لے یہ کہنا ہی تھا کہ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا ابدالوں نے سنا قاضی کی طرف منہ کر کے کہا کہ اے قاضی تو ہماری ہمراہی کے لائق نہیں تجکو خدا کی تقدیر سے کیا مطلب تو تقدیر کے برخلاف ہوا۔ پس جو کوئی برخلاف ہوا اُسکو ہماری صحبت میں رہنا نہیں چاہئے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اُنکی مرضی کے برخلاف صرف اتنا کہنے سے قاضی بیس سال تک ابدالوں کی صحبت سے دور رہا پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے مناسب اس حال کے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحابوں سے فرماتے تھے کہ اے یار وجب تقدیر کی حدیث کا بیان ہو بہت دور کھڑے رہو اور بات نہ کہو۔ اسکے بعد فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زبان سے میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ نیشاپور کا مغلوں نے محاصرہ کیا اُس شہر کے خلیفہ نے خواجہ فرید الدین عطار کے پاس کئی شخصوں کو بھیجا کہ جا کر کہو کہ دعا کریں خواجہ نے فرمایا کہ کام دعا سے گزر گیا خدا کی بلا پر صبر کرنا چاہئے خدا کی تقدیر اسی طرح ہے **اسکے بعد** نفس درویش اور درویشوں کی عزت اور تعظیم کرنے میں تھوڑی سی گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ درویش ایک کلہ آگ کا رکھتے ہیں اور ایک کلہ پانی کا۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ مصر میں ایک درویش خرقہ پوش آیا اُسنے تین دن اُس شہر میں سوال کیا کسی نے کچھ نہ دیا اُس درویش کو تین دن تک فاقہ رہا۔ اسکے بعد وہ دریائے نیل پر آکر بیٹھا ناگاہ ایک مچھلی دریا سے باہر آپڑی درویش نے ہاتھ دراز کر کے اُس مچھلی کو پکڑ لیا اور شہر میں آیا اور ہر دکان سے آگ مانگی کسی نے آگ نہ دی پھر شہر کے درمیان آکر کھڑا ہوا اور آسمان کیطرف منہ کیا اور کہا کہ الٰہی اگر تین دن کے بعد تو نے مچھلی دی ہے تو تھوڑی سی آگ بھی دے درویش نے یہ کہنا ہی تھا کہ شہر کے کنارہ سے آگ اُٹھی اور شہر میں شور برپا ہوا اور شہر جلا جاتا تھا تمام لوگ گھروں سے نکل کر شہر کے باہر چلے گئے اور خلیفہ بھی باہر چلا گیا تین دن تک وہ شہر جلتا رہا لوگ عاجز آگئے خلیفہ نے لوگوں کو اولیاؤں طریقت کے پاس بھیجا کہ خواجہ ذوالنون مصری اور دوسرے اولیا شہر دعا کریں کہ یہ آگ بجھے۔ خواجہ ذوالنون مصری نے کہا کہ تمہیں دنیا کی نہیں ہے یہ آگ کسی درویش کے دل کی آگ ہے اُسکو دریافت کرو یقین ہے کہ اُسی کی دعا سے بجھے گی۔ جب شہر میں تلاش کیا تو دیکھا کہ

درویشوں کی عزت اور تعظیم کے بیان میں

ایک درویش آگ کے درمیان کھڑا ہے اور مچھلی بھونتا ہے لوگوں نے یہ خبر خلیفہ کو پہنچائی خواجہ
ذوالنون اور خلیفہ اُس درویش کے پاس آئے اور کہا اے درویش مسلمان اور مسلمانوں کے
گھر جل گئے خدا کے واسطے دعا کر درویش نے خواجہ ذوالنون مصری کیطرف مُنہ کر کے کہا کہ اے
خواجہ تین دن سے تیرے شہر میں آیا ہوں تھوڑی سی آگ مچھلی کے واسطے مینے مانگی کہ مچھلی
بھونکر کھاؤں کسی نے نہ دی پھر اے ذوالنون یہ شہر کیونکر نہ جلے الغرض اُس درویش نے مُنہ
آسمان کی طرف کیا اور کہا کہ الٰہی مچھلی میری بریان ہوگئی اپنی آگ کو بجھالے اُسی وقت آگ
بجھ گئی گویا کہ لگی نہ تھی اسکے بعد مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ایک شہر
میں شب جمعہ میں ستر بار زنا ہوا حق تعالی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ صبح سے پہلے جاکر اُس شہر کو
جلادو تو تمام جل جاوے فرشتوں نے اُس شہر میں جانیکی تیاری کی تو وہاں جاکر اُس شہر کو
آگ لگاویں قضاے صبح سے پہلے اُس شہر میں نماز کی ستر اذانیں ہوئیں اُسی وقت فرشتوں
کو حکم ہوا کہ ہرگز مت جلاؤ اُس شہر کو مینے معاف کیا اور بخشدیا فرشتوں نے کہا کہ خداوندا
اُس شہر میں کیا نیکی پیدا ہوئی حکم ہوا کہ اُس شہر سے نماز کی اذان ستر سُنی گئی ہم نے ستر زنا
کو اس ستر بانگ نماز کہنے والوں کے عوض بخش دیا۔ الحمد للہ اسکے بعد آرزوئے نفس کی
حکایت کا بیان ہوا آپ نے فرمایا کہ اولیا اور دوستان خدا دس دس برس تک نفس کی
آرزو کو پورا نہیں کرتے تھے اور نفس کو مارتے تھے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ
خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز کو پانچ برس تک سرد پانی کی جو نئے کوزہ میں ہو آرزو
پینے کی تھی مگر نہ پیا ہر روز نفس کو کہدیتے کہ آج دیتا ہوں یا کل دیتا ہوں چنانچہ اسی طرح
پانچ سال گزار دئے مگر پانی سرد نہ دیا ایکروز مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے یہ بات زبان سے
نکلی ایک لڑکی سرد پانی لیکر خواجہ کے پاس حاضر ہوئی خواجہ اسوقت نماز میں تھے سجدہ میں
خواب نے غلبہ کیا سو گئے چنانچہ دیکھا کہ ایک حور زیورات بہشتی سے آراستہ آسمان سے خواجہ
کے گھر میں اُتری اور خواجہ کے پاس آئی خواجہ نے پوچھا تو کون ہے اور کس کی مِلک سے ہے
اُسنے جواب دیا کہ میں حور ہوں بہشت سے آئی ہوں اسوقت تک تیری مِلک سے تھی
لیکن اب اور کی مِلک ہوگئی ہوں خواجہ نے سبب پوچھا اُسنے جواب دیا کہ جو کوئی نئے کوزہ

بیان فضیلت اذان

بیان آرزوے نفس

Marfat.com

میں سرد پانی پیتا ہے میں اس کی ملک نہیں ہوتی خواجہ نے خواب ہی میں ہاتھ کوزہ پر مارا کوزہ جو
لڑکی لئے کھڑی تھی ٹوٹ گیا اور پانی گر گیا خواجہ بیدار ہوتے دیکھا کہ پانی گرا اور کوزہ ٹوٹا پڑا ہے
اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور فرمایا کہ جب ان لوگوں کا یہ حال ہے جنھوں
نے صرف کوزہ نو اور آب سرد کی آرزو کی۔ پس جو لوگ کہ دنیا کی تمام لذتوں کے گرد پھرتے ہیں
اس سے معلوم ہوا کہ انھوں نے بہشت کی نعمتوں کا کچھ بھی حصہ نہ پایا ہے اور نہ پائیں گے پھر
مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ جامع الحکایات میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے کہ خواجہ
ابو تراب نخشبی قدس اللہ سرہ العزیز اہل زہد سے تھے اُنکو بارہ سال تک نان سفید اور بیضہ مرغ کی
آرزو رہی کہ کھاویں اور نفس کو وعدہ دیتے رہتے تھے چنانچہ ایکروز نماز عصر کے وقت وضو کے
واسطے باہر آئے ایک لڑکے نے اٹھکر خواجہ کا دامن پکڑ لیا اور فریاد کرنی شروع کی کہ یہ شخص چور ہے
کل میرا اسباب زور سے لیگیا ہے اور آج پھر آیا ہے کہ کچھ لیجاوے لوگ خواجہ کے گرد ہوئے
ہر شخص کچھ کچھ خواجہ کو کہتا تھا چنانچہ اس لڑکے کے باپ نے آکر خواجہ کی گردن پر کئی ایک مکے مارے
اور کہا کہ جو اسباب تو لیگیا ہے لا کر دے خواجہ اُن مکوں کو گنتے جاتے تھے یہانتک کہ ۶۰ ساٹھ
مکے ہوئے اسی اثنا میں ایک مرد آیا اور خواجہ کو پہچانکر قدموں میں سر رکھا اور لوگونکی طرف منہ
کر کے کہا کہ تم غلطی پر ہو یہ چور نہیں ہے یہ تو خواجہ ابو تراب زاہد ہیں تمام لوگ عذر کرنے لگے
اور کہنے لگے کہ ہمکو معاف کرو خواجہ نے فرمایا جب تم مجکو مارتے تھے میں نے اسی وقت تمکو معاف
کر دیا تھا۔ الغرض وہ مرد خواجہ کو اپنے گھر میں لیگیا اور نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا اپنے گھر والوں
سے کھانا مانگا اتفاق سے اُنکے گھر میں اس روز نان سفید اور بیضہ مرغ موجود تھا خواجہ کے
آگے لاکر رکھا خواجہ نے جب کھانے میں ہاتھ ڈالا دیکھا کہ نان سفید اور بیضہ مرغ ہے ہاتھ کھانے
سے کھینچ لیا اس مرد نے نہایت الحاح کی کہ کھاؤ فرمایا کہ اے صاحب آج میرے دل میں تھا
کہ اگر نان سفید اور بیضہ مرغ کہیں سے ملے تو روزہ افطار کروں سو تو نے دیکھ لیا کہ بغیر کھائے
میں اس ملامت میں گرفتار ہوا۔ پس اگر کھالوں تو ایسی بلا میں مبتلا ہو جاؤں کہ جسکا بیان نہیں
ہے۔ نہ کھایا اور اٹھکر چلے گئے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ
العزیز کو بیس سال سے بریانی کی آرزو تھی نہ کھائی اور نفس کو مراد کو نہ پہنچایا ایکروز خواجہ

بازار میں پھرتے تھے دیکھا کہ کوئی بریانی بیچتا ہے دو پیسے پاس تھے جاکر وہ بریانی لے لی اور آستین میں بھر کے روانہ ہوئے اثنا راہ میں لڑکے کھیلتے تھے اُنکے درمیان ایک لڑکا تھا وہ کہنے لگا کہ میں حبیب عجمی کا دوست ہوں آج مجکو ساتواں فاقہ ہے یہ بات خواجہ نے سُنی فوراً وہ بریانی آستین سے نکال کر اُس لڑکے کو کہا کہ لے یہ بریانی تجکو دی اور آپ چلے گئے اور نفس کی بیس ۲۰ سال کی آرزو پوری نہ کی۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ العزیز کو بارہ ۱۲ سال سے سکبا کی آرزو تھی کہ نفس کو دینے نہ دیا ہر روز وعدہ دیتے رہتے چنانچہ عید کا روز تھا خواجہ نماز پڑھکے واپس گھر کو آئے ایک شخص ایک سکبا اور چند نان لایا اور خواجہ کے آگے رکھا خواجہ نے تبسم کر کے کہا کہ اے نفس تو خوش ہوا کہ آج سکبا کھاؤنگا قسم خدای عزوجل کی کہ تجکو ہرگز ندونگا اُٹھاکر جو عزیز حاضر تھے اُن کو دیدیا اور خود نکھایا۔ اسکے بعد اُسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواجہ کی منت کرتے ہیں کہ سکبا میری خاطر کہ میں رسول خدا ہوں کھالے کیونکہ مجکو حکم ہوا ہے کہ ذوالنون کے پاس جاؤ اور کہو کہ نفس کو مراد کو پہنچائے کہ میری رضا اسمیں ہے خواجہ بیدار ہوئے اور روئے اور کہا کیا کروں شفیع المذنبین نے شفاعت کی ہے ورنہ تجکو اے نفس باقی عمر سکبا نہ دیتا یہ کہہ رہے تھے کہ ایک اور شخص سکبا اور کئی گرم نان لایا اور آگے رکھیں اور خواجہ نے تھوڑا سا سکبا اُسمیں سے کھایا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ۴۰ سال تک ککنے کا میوہ نکھایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ میوہ اس زمین کا مشتبہ نہیں کیا سبب ہے کہ تم نہیں کھاتے ہو کہا کہ اے مسلمانوں دو سبب سے نہیں کھاتا ہوں ایک تو یہ کہ جس زمین میں یہ میوہ ہوتا ہے وہ زمین لشکر نے پائی ہے دوسرے یہ شخص یعنی ابراہیم اپنے نفس سے جھگڑتا ہے کہ یہ میوہ تجکو ندونگا وہ کہتا ہے کہ دے اس سبب سے نہیں کھاتا ہوں پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ سلوک اولیا میں یہ لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ خواجہ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال سے انار شیریں کی خواہش رکھتے تھے ایکروز خواجہ کے آگے لاکر رکھا کہ یہ آپکی آرزو ہے اگر بارہ سال کے بعد کھالو تو خوب ہو خواجہ ابراہیم نے تبسم کر کے فرمایا کہ جن دنوں میں جوان تھا اور امید زندگی کی تھی مینے اس کو نہ کھایا اب کہ چلنے کا وقت ہے حاشا وکلا

میں ہرگز نہیں کھاؤنگا۔ **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ عارف طریقت وہ ہے جو ایسا ہو اور مرد کی کمالیت ایسی ہونی چاہیے جیسی ابراہیم خواص رکھتے تھے کہ مرنے کے وقت بھی نکھایا **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ۔ تحفۃ العارفین۔ میں بخط مولانا علاء الدین بدصوفی قدس اللہ سرہ العزیز لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کو تیس ۳۰ سال سے سیب کی خواہش تھی کہ کھاویں۔ نکھایا۔ اور نفس کی یہ آرزو پوری نکی چنانچہ ایک مرد چند سیب خدمت میں لایا خواجہ نے انکو ہاتھ میں لیکر تبسم کیا اور حاضرین کو تقسیم کیا اور خود نکھایا اور فرمایا کہ اگر نفس کو اس آرزو کو پہنچاؤں وہ مجھپر غالب آجاوے میں کچھ بھی نہ رہوں اور یہ اہل معنی کے نزدیک اچھا نہیں ہے کہ نفس کی تمنا پوری کرے کیونکہ اس سے عمل میں سستی پڑتی ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز۔ انگور کو ازحد دوست رکھتے تھے چنانچہ ایکروز انگور آئے نفس تقاضے میں تھا کہ کھانے چاہئیں خوجہ حالت تفکر میں تھے قسم دی کہ اے نفس جب تک زندہ ہوں تجکو تیری آرزو نہیں دونگا مولانا بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہ رات دن حضرت کی صحبت میں رہتے تھے قسم کھاکر کہتے ہیں کہ باقی عمر حضرت شیخ نے انگور نکھایا۔ اس سبب سے کہ نفس غالب نہ آوے۔ الحمد للہ علی ذالک

پانچویں تاریخ ماہ شوال یکشنبہ کے روز پای بوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحیے اور مولانا نصیرالدین گیاہی اور مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا برہان الدین غریب یہ سب خدمت میں حاضر تھے اصحاب اہل تحیر کی گفتگو ہورہی تھی حضور نے فرمایا کہ عارف طریقت وہ شخص ہے کہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ عالم تفکر میں رہے اور کسی چیز اور خلقت کی آمد و رفت وغیرہ کی خبر نرکھتا ہو اور ہروقت اور دمبدم عالم غیب سے اسپر ایک حالت پیدا ہو۔ اسی محل میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز بیٹھے ہوئے تھے اور درویش انکے گرد بیٹھے تھے سلوک کی گفتگو ہورہی تھی حضرت شیخ کو حالت پیدا ہوئی عالم تحیر میں پڑے سات شبانہ روز تک عالم تحیر میں رہے کہ اپنے سے کچھ خبر نہ تھی اور جب نماز کا وقت آتا تھا نماز ادا کرلیتے تھے پھر عالم بیخودی میں مشغول ہوجاتے تھے **اسکے بعد** ایک عزیز نے کہ خدمت میں حاضر تھا سر زمین پر رکھا اور کہا کہ ایک

Marfat.com

میرا یار واصلانِ حق سے تھا اُسنے ایک حکایت بیان کی کہ ایک دفعہ مَیں مُلکِ بدخشاں میں تھا۔
چند نفر سیّاح جو درویش صاحب نعمت تھے اُس مُلک میں ایک ماہ تک وہ درویش عالم تحیر میں رہے
اور دونوں آنکھیں آسمان کی طرف رکھے ہوئے اور خلقت کی آمد و رفت سے بالکل بیخبر تھے
مگر جب نماز کا وقت آتا تھا نماز ادا کرتے تھے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ شیخ الاسلام
فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کا قاعدہ تھا کہ جب عالم تحیر میں ہوتے تھے ایک دن میں ہزار
بار سجدے میں جاتے تھے اور اُٹھتے تھے جو وقت چشمان مبارک سے خون روان ہوتا اُس وقت
عالم صحو میں آتے **اسکے بعد** مناسب اس حال کے فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز
نے بیس سال تک کسی سے بات نکی اور نہ جانا کہ آج کونسا دن اور کونسا مہینہ یا کونسا سال ہے اور
جب عالم تحیر میں ہوتے تھے دس دن رات تک اور عالم میں جاتے اور زیادہ کھڑا ہونے کے
سبب سے پاے مبارک پھٹ جاتے اور خون روان ہوتا **اسکے بعد** کسیقدر کرامات کا ذکر
ہوا آپ نے فرمایا کہ مولانا نجم الدین اصفہانی قدس اللہ سرہ العزیز کہ خانہ کعبہ کے مُجاور تھے
خانہ کعبہ کے دروازہ کے آگے متعلموں کو سبق دیتے تھے اور سلوک کی حکایت بیان فرماتے
تھے کہ اسی اثنا میں مولانا مذکور کو وقت پیدا ہوا اور عالم سُکر میں ہوئے اور فریاد کرتے تھے کہ
مستم مستم یعنی میں مست ہوں۔ میں مست ہوں غیب سے آواز آئی کہ اے نجم الدین یہ کیسی فریاد
ہے جُپ ہو جا تو تو مستوں کی حد نجھائے اسکے بعد اُنکی بزرگی کی حکایت بیان فرمائی کہ
ایک دفعہ مولانا نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے اور صوفی لوگ اُنکے گرد بیٹھے
تھے دو مرتبہ مولانا نجم الدین نے سر اوپر کو کیا اور دیکھا اور زار زار روئے چنانچہ حاضرین میں سے ایک شخص
ہوا اسکے بعد فرمایا کہ اُسوقت مینے آسمان کی طرف نظر کی اور دیکھا کہ آسمان کے دروازے
کھلے ہیں اور مقرب فرشتے نور کے طبق ہاتھ میں لئے منتظر کھڑے ہیں ہر مرتبہ انکو حکم ہوتا ہے
کہ ان نور کے طبقوں کو مولانا نجم الدین اور اُنکے اصحاب کے سر پر نثار کرو جب فرشتے اس سے
فارغ ہوئے اُنکے لب ہلتے تھے مینے کہا کہ یا الٰہی یہ لب کیوں ہلاتے ہیں اور کیا پڑھتے ہیں آواز
آئی کہ اے نجم الدین یہ فرشتے یہ کہتے ہیں کہ الٰہی بحرمت علم و تقوی مولانا نجم الدین ہمکو بخش دے
اور یہ رونا میرا اس سبب سے تھا کہ اس مشتِ خاک کے اوپر عجب نگاہِ کرم ہے **اسکے بعد**

Marfat.com

مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ سید نورالدین مبارک غزنوی نوراللہ مرقدہٗ پنجشنبہ کے روز وعظ کرتے تھے مولانا علاءالدین کرمانی بھی حاضر تھے جب سید نورالدین نے وعظ تمام کیا لوگوں کی طرف مُنہ کر کے فرمایا کہ اے عزیزو پنجشنبہ آئندہ کو میں جہان سے سفر کرونگا اس ہفتہ تمہارا مہمان ہوں اسی میں مولانا علاءالدین کرمانی نے اٹھکر کہا کہ لوگو اسی طرح ہی جیسا کہ سید صاحب کہتے ہیں پنجشنبہ کے روز سید صاحب کا انتقال ہے اور جمعہ کے روز اس دعاگوے کا انتقال ہے یہ سُن کر اہلِ مجلس سے نعرے بلند ہوئے آخر ایسا ہی ہوا جیسا کہ سید صاحب اور مولانا علاءالدین کرمانی فرماتے تھے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز شیخ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ السامی بیٹھے ہوئے تھے ایک مرد نے آکر سر زمین پر رکھا اور بیٹھا شیخ کو وقت پیدا ہوا ہر بار پاؤں دراز کرتے اور سمیٹ لیتے تھے چنانچہ اُس مرد نے بھی کہ آیا تھا پاؤں دراز کیے پھر ہر چند چاہا کہ پاؤں سمیٹے نہ سمٹتا تھا جو نے اُس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تجکو اس گستاخی سے کیا کام ہم جانتے اور ہمارا دوست جس نے ہمکو فرمایا تھا۔ اسکے بعد اُس مرد برآواز ماری کہ پاؤں اکھٹے کر شیخ کی زبان سے یہ نکلا ہی تھا کہ پاؤں اکھٹے ہو گئے اور اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں مربع بیٹھے ہوئے تھے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم بادشاہوں کے سامنے ایسا بیٹھا کرتے ہیں جیسا کہ تو بیٹھا ہے خواجہ نے قسم کھائی کہ اسکے بعد پھر اس طرح نہ بیٹھونگا چنانچہ باقی عمر کسی نے ابراہیم کو مربع بیٹھا ہوا نہ دیکھا اسکے بعد بہشت کی

صفت بہشت

صفت کا بیان شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ مینے تفسیر زاہدی میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آٹھ بہشت پیدا کیے ہیں اور آٹھ ہی اُسکے دروازے ہیں اور فراخی ہر دروازے کی چالیس سال کے راستہ کی ہے اور جب خداوند تعالیٰ حکم دیگا کہ مومنوں کو بہشت میں لیجاؤ اس قدر خلقت یکبارگی جائے گی کہ بہشت کے دروازے خلقت کی کثرت سے گھر جائینگے اس کے بعد فرمایا کہ تفسیر ناصری میں لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بہشت پیدا کیے ہیں پہلے بہشت کا نام عدن ہے۔ دوسرے کا نام خلد تیسرے کا نام نعیم۔ چوتھے کا نام فردوس اسکے بعد فرمایا کہ ان چاروں بہشت کے درمیان کئی بہشت پیدا کیے ہیں کہ اگر ساتوں آسمان

اور ساتوں زمین کو بارہ پارہ کریں اور ہر پارہ کا مقدار دانہ سپند کے برابر بنائیں بشمار اُن ریزوں کے چاروں بہشتوں میں بہشت پیدا کیے ہیں اور فراخی ہر ایک بہشت کی جو اُن چاروں میں ہے سات آسمان اور سات زمین کے مقدار کی برابر ہے قیامت کے روز ادنے بہشتی کو جو بہشت ملے گا وہ اس دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگا اسکے بعد فرمایا کہ امام مجاہد اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ بہشت میں اللہ تعالےٰ نے درخت پیدا کیے ہیں کہ تنہ اُن درختوں کے سونے کے اور بیخ اُنکی چاندی کی اور شاخیں اُنکی زبرجد کی اور میوے اُنکے دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم اور اُن میووں پر پوست نہوگا۔ اگر بہشتی کسی میوے کی آرزو کریں گے درخت اُنکے پاس آجائیگا۔ جس میوے کی خواہش کریں گے اور دل میں اچھا لگے گا فوراً وہ میوہ خود بخود ٹوٹ کر اُنکے آگے آپڑیگا جس قدر چاہیں کھالیں باقی اُڑکر اُسی جگہ جا لگے گا اور خدا تعالی کی قدرت سے کچھ کم نہ ہوگا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ آدمی بہشتی اگر بیٹھا ہو یا کھڑا ہو یا سویا ہو جو کچھ طلب کرے بے مانگے اُس کے پاس پہنچے گا۔ پھر فرمایا کہ سایہ اُن درختوں کا اسقدر ہوگا کہ اگر سوار گھوڑے پر سوار ہوکر سو سال گھوڑے کو دوڑاوے ایک درخت کے سایہ سے باہر نہ ہو پھر فرمایا کہ امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک سیب بہشت میں پیدا کیا ہے جب مومن اُس سیب کے دو ٹکڑے کرتا ہے ایک حور اُس کے درمیان سے نکلتی ہے کہ اُس کے حسن کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ اسکے بعد فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے طوبےٰ اُس کا نام ہے بہشت کا کوئی گھر اور کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اُس کی شاخ نہ پہنچی ہو اور اُس درخت کی جڑ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے اور اُس درخت میں تمام حُلّے اور تاج ہیں کہ کسی کے وہم اور فہم میں نہیں سماتے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اُس درخت پر مرغ بیٹھے ہوئے ہیں مختلف الحانوں اور طرح طرح کے خوش نغموں سے آواز کرتے ہیں جس وقت کہ بہشتی کسی مرغ کی آرزو کرتا ہے وہ مرغ بریان نیم پختہ اور نیم بریان اُسکے آگے آجاتا ہے جو چاہے کھائے ایک ذرہ کم نہیں ہوتا ہے پھر وہ مرغ خدا کے حکم سے اپنی جگہ اُڑکر چلا جاتا ہے

Marfat.com

مہتر یعقوب علیہ السلام کی حکایت

اُس وقت مولانا وجیہ الدین پائلی سلمہ اللہ تعالے نے عرض کی کہ تنبیہ امام ابو اللیث
سمرقندی میں لکھا ہوا مَیں نے دیکھا ہے کہ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا کی تفسیر میں وہ لکھتے ہیں کہ
بہشت میں حق تعالے نے حوروں کو پیدا کیا ہے ہر ایک حور پاؤں سے زانو تک زعفران
سے تر ہے اور زانو سے سینہ تک مشک سپید سے تر ہے اور سینہ سے گردن تک عنبر سے
تر ہے اور گردن سے سر تک کافور سفید سے تر ہے اور اگر اُنمیں سے ایک حور دُنیا میں آجاوے
دُنیا کی تمام تاریکی روشن ہو جاوے ہر ایک حور ستر ستر حُلّے پہنے ہوئے ہے کہ چمک ہر
ہر حُلّے کی نور آفتاب کی مانند ہے اور پنڈلیاں اُنکی ایسی دکھلائی دیتی ہیں جیسا کہ شیشہ اور
ہر ایک حور کے ستر ستر گیسو ہیں جب اُن سے صحبت کیجاوے خدا تعالے کے حکم سے بکر۔ اُنکو
پاتے ہیں پس جسے یہ حور لینی ہو خدا تعالے کی عبادت کرے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ
بالخیر نے فرمایا کہ ایک دفعہ شاہ شجاع کرمانی قدس اللہ سرہ العزیز نے خواب میں دیکھا کہ ایک
حور بہشت سے خواجہ شجاع کے گھر میں آئی ہے خواجہ نے اُٹھکر اُس سے لپٹنا چاہا وہ حور
بولی کہ میرے دامن کو وہ شخص ہاتھ لگاوے جو نہ رات اور نہ دن سوائے عبادت خدائے
تعالے کے دوسرے کام میں مشغول ہووے یہ کہکر ناپید ہو گئی شاہ شجاع بیدار ہوئے
چالیس سال زندہ رہے اِن چالیس سالوں میں کسی رات نہ سوئے اسکے بعد مہتر یعقوب
علیہ السلام کی حکایت شروع کی آپ نے فرمایا کہ مہتر یعقوب علیہ السلام جب گرسنہ ہوتے یوسفؑ
کا نام زبان پر لاتے۔ سیر ہو جاتے جب پیاسے ہوتے یوسفؑ کا نام زبان پر لاتے
پیاس دور ہو جاتی چنانچہ فرمان آیا کہ اے یعقوبؑ حکم ہوتا ہے کہ اگر اس سے پیچھے یوسفؑ
کا نام لیگا۔ تیرا نام پیغمبروں کے دفتر سے صاف کر دونگا۔ مہتر یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ ای
جبرئیل یہ ادب کا تازیانہ اُس روز مارنا چاہیے تھا کہ جس روز یوسفؑ کی محبت میں میرا
دل گم ہو گیا تھا تو میں ہرگز یوسف کی محبت میں دل نہ باندھتا اسکے بعد یعقوب علیہ السلام
یوسف کی بہنوں کو اپنے پاس بلاتے کہ تم یوسفؑ کا نام لو تو میں سُنوں وہ مہتر یوسفؑ
کا نام لیتی تھیں اور مہتر یعقوب سُنتے تھے اسی طرح کچھ مدت اپنے دل کو تسلی دیتے تھے
اُسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور زار زار روئے اور یہ دو مصرع زبان

Marfat.com

بدلائے ۵ گر ہیچ نباشد کہ کسی بشنانم ٭ تانام تراگیرد و من می شنوم - اسکے بعد اسی محل میں حکایت بیان فرمائی کہ جب مہتر یعقوبؑ اور مہتر یوسفؑ اکٹھے ہوئے اور انکا فراق وصال سے مبدل ہوا مہتر یعقوبؑ نے یوسف کو کنار میں لیا تو نہایت لاغر دیکھا فرمایا کہ اے جان پدر میں تو تیری جدائی میں مبتلا تھا اس لئے زار و نزار ہو گیا ہوں لیکن تو ہزاروں ناز و نعمت سے سلطنت کرتا تھا تو ایسا لاغر کیوں ہو گیا کہا اے مخدوم جب نعمت کا خوانچہ میرے آگے لاتے تھے میں چاہتا تھا کہ کھانا کھاؤں اُسی وقت مہتر جبرئیلؑ اُترتے تھے اور طعنہ کرتے تھے کہ اے یوسفؑ یعقوبؑ نے تیرے فراق میں برسوں سے نفس کو کھانا نہیں دیا ہے تیرا دل ان رنگا رنگ نعمتوں کے کھانے کو کس طرح کرتا ہے یہ سنکر وہ سب نعمت مجھکو زہر ہو جاتی تھی چنانچہ ایک ایک دو دو روز فاقہ سے گزارتا تھا اسکے بعد بندہ نے سر زمین پر رکھا اور عرض کیا کہ مہتر یوسف پیغمبر مرسل تھے اُنکے فرزند پیغمبر کیوں نہ ہوئے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ سبب یہ تھا کہ جس روز مہتر یعقوبؑ اور مہتر یوسفؑ ملاقی ہوئے مہتر یوسف سوار تھے گھوڑے سے نہ اُترے مہتر یعقوبؑ نے اُن کو گھوڑے سمیت کنار میں لیا اُسی وقت حکم ہوا کہ اے یوسفؑ بسبب اس بے ادبی کے کہ تو نے یعقوب کے آگے کی ہے کہ تو گھوڑے سے نہیں اُترا جو فرزند تجھہ سے ہو گا وہ پیغمبر نہ ہو گا اسکے بعد مناسب اس حال کے ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ جب مہتر یوسف اور زلیخا نگار خانہ میں اکٹھے ہوئے مہتر یوسف نے چاہا کہ زلیخا کی طرف ہاتھ دراز کرے اور دل نے خواہش کی کہ زلیخا کے بستر پر آوے دیوار پھٹ گئی مہتر یعقوب نے سر نکال کر یوسف پر آواز ماری کہ اے یوسفؑ یعقوبؑ کا جنا ہوا زنا نہیں کرتا ہے یوسف نے نعرہ مارا اور باہر گر پڑے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پر آب ہوئے اور فرمایا کہ تفسیر نیشاپوری میں عالموں نے لکھا ہے کہ جب اُس روز یوسف اور زلیخا ایک جگہ ہوئے ابلیس لعین ساتویں زمین کے نیچے تخت بچھا کر بیٹھا اور دائیں بائیں تمام اہلکار اُس کے کھڑے ہوئے ابلیس نے کہا بہت خوشی کرو کہ میں نے آج ایک ایسا کام کیا ہے کہ اگر وہ کام تمام کو پہنچ جاوے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی تمام آل کو نگونسار دوزخ میں ڈالدیں پھر

Marfat.com

خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جس کو خدا تعالے نگاہ رکھے اگر ابلیس جیسے سو ہزار زور لگاویں ذرہ نقصان اُسکو نہیں پہنچا سکتے جیسا کہ مہتر یوسف کو ہر چند دشمن قدیم نے چاہا کہ ملامت کا داغ یوسفؑ کے دامن پر لگاوے جب خدا حافظ اور ناصر تھا وہ اُن کو ضرر نہ پہنچا سکا۔

اسکے بعد خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کی حکایت شروع ہوئی آپ نے فرمایا کہ ایکروز ابلیس کو بسطام کے لوگوں نے خواجہ کے مکان لے اوپر سولی چڑھا ہوا دیکھا لوگ خواجہ کے پاس آئے اور ابلیس کا حال عرض کیا فرمایا کہ اسنے ہمارے ساتھ عہد کیا تھا کہ جب تک تو زندہ رہیگا میں بسطام میں نہیں آؤنگا چونکہ اسنے عہد توڑ دیا اسلئے فرشتوں کو حکم ہوا کہ ابلیس کو پکڑ کر سولی پر چڑھا دو لیکن تم اس سے جا کر کہو کہ اس مرتبہ ہم چھوڑ دیتے ہیں اگر تو پھر بسطام میں آیا تو میں بدون مارے نہیں چھوڑونگا اُس وقت ابلیس کو چھوڑ دیا کہتے ہیں کہ جب تک حضرت خواجہ زندہ رہے کسی روز اور کسی رات بسطام کے گرد نہ آیا اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے پوچھا کہ اپنے مجاہدہ سے کسی قدر بیان فرمائیے کہا اگر میں اپنا مجاہدہ بیان کروں تم سننے کی تاب نہ لاسکو لیکن جو معاملہ مینے اپنے نفس کے ساتھ کیا ہے بیان کرتا ہوں اور وہ اس طرح ہے کہ ایکروز نفس کو مینے نفلوں کے واسطے کہا کہ آج کی رات اگر تو موافقت کرے تو میں ہزار رکعت نماز پڑھوں موافقت نکی اس سستی کی سزا اُس کو مینے یہ دی کہ دس برس تک مینے اُس کو طعام ندیا اُس وقت سے اُس کو خس و خاشاک دینے لگا تو لوگ جانیں کہ جب تک نفس کو اس طرح نہ مارے دعوی محبت کا درست نہیں آتا الحمد للہ علے ذالک **پانچویں ماہ ذیقعدہ چہارشنبہ کے دن مجکو حضور** کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی روئیت یعنی دیدار پروردگار کا ذکر تھا مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا فخر الدین زرادی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بندے خدا تعالے کا دیدار دیکھیں گے پہلی مرتبہ دیکھنے میں دس ہزار برس تک بیہوش پڑے رہیں گے اسکے بعد حکم ہوگا کہ سر اُٹھاؤ جب سر اُٹھائیں گے دوسری مرتبہ انپر تجلی ہوگی چار ہزار سال تک بیہوش پڑے رہیں گے اپنے سے بےخبر ہونگے **اسکے بعد** فرمایا کہ فردائے قیامت کو دامنا و صد تمنا موسی علیہ السلام آئیں گے اور کنگرہ عرش میں ہاتھ ماریں گے اور فریاد کرینگے کہ میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں اور اسی قدر فریاد کرینگے

خواجہ بایزید بسطامی کی حکایت خواجہ داؤد طائی کے مجاہدہ کا بیان

روئیت پروردگار کا بیان

Marfat.com

کہ ساکنانِ عرش اُنکی فریاد کے ہاتھ سے اپنے تئیں فراموش کر دینگے اسکے بعد حکم ہوگا کہ اے
موسیٰ لوٹ جاو دیدار کا وعدہ بہشت میں ہے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکی اُمت
مجکو نہ دیکھہ لینگے اُن سے پہلے میں کسیکو دیدار نہیں دکھلاؤنگا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر
نے فرمایا کہ فتاوے مولانا عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ میں مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک وقت امام
اعظم رضی اللہ عنہ ایک محلہ میں چلے جاتے تھے لڑکے کھیلتے تھے ایک لڑکے نے اُنمیں سے
کہنا شروع کیا کہ ٹہر جاو امام اعظم آتے ہیں ہر رات پانسو رکعت نماز پڑہتے ہیں یہ بات امام
اعظم نے سُنی گھر میں آکر فرمایا کہ اُن لڑکوں سے خداے تعالیٰ نے کہلوایا ہے کہ امام پانسو رکعت
نماز رات کو گذارتا ہے انکا گمان راست کرنا چاہیے جب رات آئی پانسو رکعت امام اعظم نے
گزاری اسکے بعد دوسرے روز پھر اُسی محلہ میں چلے جارہے تھے لڑکے کہنے لگے دور ہوجاو
امام اعظم آتے ہیں یہ ہر رات کو ہزار رکعت نماز ادا کرتے ہیں جب امام اعظم گھر میں آئے اُس
رات ہزار رکعت نماز ادا کی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے فرمایا کہ آخر
کام اس حد کو پہنچا کہ تیس۳۰ سال امام اعظم کی پُشت مبارک زمین پر نہ لگی اور ان تیس۳۰ برسوں میں
کبھی رات کو نہ سوئے۔ اسکے بعد امام اعظم کی بزرگی میں ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ
امام اعظم نے ماہِ مبارک رمضان میں اکسٹھ۶۱ ختم قرآن شریف کئے دن میں چار ختم کرتے تھے
اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سُنا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ
دن میں چار ختم قرآن کرتے ہیں حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ
ہم بھی امام اعظم کے مذہب میں ہیں اگر ہم سے تقصیر ہوتی ہے ہم بھی کچھہ آگے بھیجیں تو قیامت
کو اپنے امام سے شرمندہ نہوں پھر حاضرین کی طرف مُنہ کرکے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے کہ ختم قرآن۔
کرنے میں ہمارے ساتھہ موافقت کرے کسی نے حاضرین میں سے ذمہ نہ کیا خواجہ قدس اللہ
سرہٗ نے وظیفہ کیا کہ دس۱۰ ختم قرآن ہر روز کرکے پھر اور کام میں مشغول ہوتے اسکے بعد ایسا
طریقہ اختیار کیا کہ صبح سے چاشت تک دس۱۰ بار ختم قرآن کرتے تھے پھر اور کام میں مشغول ہوتے
تھے اسکے بعد امام شافعی کی فضیلت کا کسی قدر ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ لڑکے تھے پڑہا کرتے تھے ہر روز آتے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ کے آگے

ضمن احوال امام اعظم و ابویوسف چشتی

بیٹھتے جو فتویٰ اندر سے باہر آتا لے لیتے اور اس کو دیکھتے اور اس شخص کو جسکے ہاتھ فتوے ہوتا کہتے کہ جا امام کے پاس اسکو واپس لیجا اور کہہ کہ کتاب میں دیکھے کیونکہ یہ مسئلہ صحیح نہیں ہے وہ شخص واپس آکر امام کی خدمت میں کہتا امام جب خوب احتیاط کر لیتے امام شافعیؒ کے کہنے کے مطابق ہوتا اسکے بعد امام مالکؒ فرماتے کہ یہ لڑکا علامۂ زمانہ ہوگا اور خلقت کو بہت فائدہ پہنچائیگا اسکے بعد امام شافعی کی بزرگی میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ بغداد میں قیصر روم کے سفیر بادشاہ ہارون رشید کے دربار میں بحث کیواسطے آئے اور شرط انکے درمیان یہ تھی کہ جو کوئی عالموں میں سے بحث میں غالب آجاوے اُسکو مال دیویں جب ہارون رشید نے دیکھا کہ وہ آئے امام شافعیؒ کو پیغام دیا کہ تمکو اُن سے بحث کرنی چاہیے امام نے قبول کیا اور کہلا بھیجا کہ کل کو دجلہ کے کنارے اُن سے کہو کہ بحث کریں تمام ارکانِ دولت اور صدور اور علما وہاں حاضر ہوں۔ آسکے بعد ہم آکر بحث کرینگے ہارون رشید نور اللہ مرقدہٗ نے جب یہ سُنا دوسرے روز ویسا ہی کیا جیسا کہ امام نے فرمایا تھا سفیران روم تخت کے پاس بیٹھے تھے اور بار بار بحث کا تقاضا کرتے تھے ہارون رشید امام کا حوالہ دیتے تھے کہ اب آتے ہیں جب امام شافعی دریا کے قریب پہنچے مسلمانوں کی جماعت کو سلام کیا اور پانی پر چادر بچھائی اور دریا کے میانہ میں پہنچکر مصلے ڈالا اور دوگانہ نماز ادا کیا اور مصلے کے اوپر بیٹھ گئے اور سفیروں کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ جو شخص ہم سے بحث کی خواہش رکھتا ہے آکر بحث کرے جب سفیران روم نے وہ کرامت دیکھی اُٹھے اور پٹکوں کو گردن میں ڈالکر کہا کہ آپ یہاں تشریف لاویں تو ہم معافی چاہیں فوراً امام دریا سے باہر نکلکر اُنکے پاس آئے وہ سب قدموں میں گر پڑے اور مسلمان ہوئے جب یہ خبر قیصر روم کو پہنچی کہا الحمد للہ اگر امام یہاں آتے روم کے تمام لوگ مسلمان ہو جاتے آسکے بعد مناسب اس حال کے اور حکایت بیان فرمائی کہ جب کوکبۂ علم امام شافعی نے جہان کو گھیر لیا خلقت گرد ہوئی اور کہا کہ آپ صاحب مذہب ہونیکے لائق ہیں مذہب کی بنیاد کیوں نہیں ڈالتے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میری کیا مجال ہے کہ میں مذہب کی بنیاد ڈالوں کیونکہ میں مذہب امام اعظم میں سب چیز کر سکتا ہوں لیکن یہ میرے سے نہو گا چنانچہ ایک دفعہ شیخ عبد الکریم جرجانی رحمۃ اللہ علیہ

عقاید

Marfat.com

نے ان کو کہا کہ اے اباعبد اللہ بسبب مذہب کے آپ کیوں لوگوں کو تعصب میں ڈالتے
ہیں امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ اے شیخ میں مذہب امام ابو حنیفہ کا رکھتا ہوں باوصف اسکی
میں نے علم میں محنت کی لیکن جب حاصل ہوا میں نے خدا پر توکل کی تو دیکھو انکو کیا کچھ ظہور پایا ہی
اُسکے بعد بندہ نے سر زمین پر رکھا اور عرض کیا کہ جب وہ صاحب مذہب ہونے سے انکار کرتے
تھے پھر آخر کیونکر قبول کیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ وہ امام محمدؒ کے شاگردی کرتے تھے اور
اُنکے شاگرد تھے۔ غرض کہ ایک روز امام شافعی نے چند شعر امام محمدؒ کے علم کے مناسب حال لکھی
اور اُنکے پاس لیگئے امام محمدؒ نے اُن شعروں کو دیکھا امام شافعی نے کہا کہ آپ نے اپنے استاد کے
مسائل میں اختلاف کیا ہے میں بھی آپکے مسائل میں اختلاف کروں جب یہ خبر شیخ عبد الکریم کو
پہنچی اُس نے کہا کہ اختلاف وہ شخص کرے جسکو اپنے اُستاد سے حاصل ہو حضرت امام صاحب
نے بارہ شخصوں کو اجازت دی کہ وہ بھی اپنے اُستاد کے مسائل میں خلاف کریں امام شافعی
نے فرمایا کہ اگرچہ میں اُن بارہ شخصوں میں سے نہیں ہوں امت محمد مختار سے تو ہوں کہ اُنھوں
فرمایا ہے۔ خلاف امتی رحمۃ۔ اسی وجہ سے میں نے خلاف کو چاہا تو میرا نام زندہ رہے اور میرے
بعد میرے لئے دُعا ہو اسکے بعد اسی محل میں ختم باری تعالے کی گفتگو ہوئی آپ نے زبان گوہر
فشان سے فرمایا کہ جس روز جنگ احد میں دندان مبارک رسول علیہ السلام شکستہ ہوئے اُس روز
کئی ہزار اصحاب شہید ہوئے رسول علیہ السلام کشتوں کے درمیان آئے اور ہر ایک کو دیکھتے
پھرتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرمان ہوا ہے کہ تو بھی
اُنکے درمیان لیٹ جا رسول علیہ السلام فوراً لیٹ گئے کچھ دیر تک لیٹے رہے پھر اُسی وقت
جبرئیل آئے اور کہا اُٹھو رسول علیہ السلام نے اُٹھکر کہا کہ اسمیں کیا حکمت تھی کہ تو نے مجکو
اُنکے درمیان لٹایا جبرئیلؑ نے کہا کہ اسوقت خدا کا غصہ ہنوز برقرار تھا اگر آپ انکی درمیان
نہ لیٹتے ہلاک ہو جاتے۔ اسوقت اسی محل میں قاضی ابو یوسف کی حکایت بیان فرمائی کہ
جب قاضی ابو یوسف کی اجل نزدیک پہنچی یار پوچھنے کے واسطے آئے جب اُن کو اس حال
میں دیکھا غمناک ہوئے ابو یوسف نے کہا کہ اے میرے یارو کیا مسئلہ پوچھتے ہو یاروں
نے آگے ہو کر مسئلہ پوچھا ابو یوسف نے اُس مسئلہ کا جواب دیا یار خوش ہو کر باہر چلے

وقت

Marfat.com

آئے ابھی گھر کے دروازہ پر نہیں پہنچے تھے کہ قاضی ابو یوسف جان بحق تسلیم ہوکر خدا سے واصل ہوئے الحمد للہ علی ذالک اسکے بعد اسی محل میں امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کا بیان ہوا حضور نے فرمایا کہ امام محمد امیر المؤمنین اور امیر زادہ تھے اس قدر کتابیں تصنیف کیں کہ بڑے بڑے قاضی انکے نام نہیں جانتے ہیں اور حضرت امام محمدؒ نے کتاب حیض کے واسطے سات سَو کنیزیں خریدی تھیں اُنمیں سے دو سَو ہندی سیقلانی تھیں کہ اُنکا مزاج سرد تر ہے اور دو سَو رومی تھیں کہ اُنکا مزاج سرد خشک ہے اور دو سَو اُنمیں آلانی تھیں کہ اُن کا مزاج گرم خشک ہے اور کسی کنیز کیطرف ہاتھ دراز نہیں کیا تھا صرف رات اور دن اُنکے حیض کے خون کا رنگ دیکھا کرتے تھے تو کتاب حیض درست تصنیف ہو کر تمام کی اس کے بعد اسی محل میں فرمایا کہ جب قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہارون رشید کے داماد ہوئے اور تجمل انکا اس حد کو پہنچا کہ ایکروز ساخت زر سے سوار چلے جاتے تھے اور ہزار غلام سُنہری اور نقرہ عمود ہاتھ میں لئے آگے اور پیچھے جارہے تھے امام محمدؒ بن حسن خرقہ پہنے ہوئے آگے آرہے تھے ابو یوسف کو سلام کیا جس کا جواب تقاضای بشریت سے نامراد بنایا امام محمدؒ نے کہا کہ ای ابو یوسف تو دنیا غدار پر فخر مت کر کہ یہ پائدار نہیں اور یہ نظم مناسب حال قاضی ابو یوسفؒ کے فرمائی

۵ بروشہرہ یا بدہمہ رنگ وبوی	الا تا توانی نہ پیچے سر از علم
چہ خواہی کہ از علم خود بہرہ یابی	سوای عمل نیست حاصل ترا از علم

اسکے بعد ابو یوسف گھوڑے سے اُتر کر امام محمدؒ سے بغلگیر ہوئے اور بہت سا عذر کیا اور کہا کہ میں ورد پڑھتا تھا اس لئے بلند آواز سے جواب نہیں دیا یہ خطا ہو گئی اور آپ جانو کہ دُنیا کی میرے نزدیک کچھ قدر نہیں دیکھو ایک حلقہ میری رکاب کا سونے کا ہے اور ایک حلقہ لکڑی کا تا کہ جو شخص زرّین رکاب دیکھے بامید طلب علم سعی کرے اور جو شخص رکاب چوبین دیکھے یہ جانے کہ دنیا صاحب علم کو فریفتہ نہیں کر سکتی اور عالم کے نزدیک دنیا کی کچھ قدر نہیں ہے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز قاضی ابو یوسف ہاتھی پر سوار چلے جاتے تھے ایک مست سیّد دھوبیوں کی طرح کپڑے کندھے پر ڈالے ہوئے آگے آیا اور قاضی ابو یوسف کو آواز دی کہ مجکو ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کھڑا رہو اور جواب کہو قاضی ابو یوسف کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہو سیّد نے کہا اے خواجہ تو نے کیا کیا کہ ایسی

دولت پائی اور مین نے کیا کیا کہ ایسا پریشان ہون قاضی ابو یوسف نے جواب دیا کہ مین نے
وہ کیا جو تیرے باپ اور دادا نے فرمایا اور تو نے وہ کیا جو میرے باپ اور دادا نے کیا تھا۔
یعنی مین نے علم حاصل کیا جس نے میرے سب عیبوں کو چھپا لیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا۔
لوگوں کو جاننا چاہئے کہ کوئی درجہ علم کے درجہ سے بلند تر نہیں ہے اسکے بعد اسی محل میں
فرمایا کہ قاضی القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فقہ کو کتاب اللہ اور
احادیث رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے اخذ کیا تو نوسو مسئلہ سورۂ بقر اور احادیث رسول
علیہ الصلوۃ والسلام سے استنباط کئے پس ہر مسئلہ میں بہت سے مسئلہ بیان کئے ہین پھر
خلق خدا کو علم سکھلایا اور شفقت سے علم کی ترغیب اور تحریص لوگوں کو دی اسکے بعد خواجہ
ذکر اللہ بالخیر نے مولانا شہاب الدین میرٹھی کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
علم کی بیخ تھے اور اُنکے یار شاخیں اور بارہ شخصوں کو مخصوص کیا اور ہر ایک کو خلعت اجازت
اجتہاد سے مشرف فرمایا چنانچہ ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کو فتوی سے مخصوص کیا
پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ فتوے کی صورت اُنکے قول اور اجتہاد پر ہے کہ اُن کو اصل
مفتی سے اجازت ہے کس واسطے کہ ابو یوسفؒ کو علم بہت تھا اور امام محمدؒ بھی یگانۂ زمانہ تھا اور
ہمیشہ تصنیف میں مشغول رہتے چنانچہ ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ محمد بن حسنؒ نے بشمار آسمانی ستاروں
کے بذاتِ خود مسائل لکھے ہیں اور قاضی ابو یوسفؒ نے سب مسائل کا اُنکو جواب دیا ہے داود
طائی رحمۃ اللہ علیہ عبادت کی طرف متوجہ ہوئے اور ابو سلیمان نے زہد اختیار کیا اسکے بعد
خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ ادب خدای تعالی اور رسول
علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے اُستاد سے سیکھنا چاہئے تو نہیں دیکھتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ نے حاکمی اختیار نہ کی اس قدر تازیانہ کھائے اور قید خانہ کی تکلیف اُٹھائی ترجمہ میزان الشعرانی
مین لکھا ہے کہ اگر مجتہدین جزاہم اللہ خیر الجزا امت کے لئے قرآن اور حدیث سے احکام کا
استنباط نکرتے تو اُنکے سوا کوئی شخص اس بات پر قادر نہو سکتا اور جس طرح آنحضرت اگر قرآن شریف
کے اجمال کو ہمارے لئے بیان نکرتے تو کوئی ہم میں سے کیفیت طہارت اور صلوۃ و حج و زکوۃ
اور عدد رکعت نماز اور ارکان صیام و بیع و نکاح وغیرہ احکام شرع کو قرآن سے استنباط نکر سکتا

منصف قرار دیتے ۱۲ حدائق الحنفیہ مترجم۔

Marfat.com

اسی طرح اگر مجتہدین احادیث کے اجمال کو ہمارے لئے بیان نہ کرتے تو ضرور شریعت مجمل پڑی رہتی اسی وجہ سے استنباط اور اجتہاد کرنے کا خود شارع نے حکم دیا ہے اور خود بھی کیا ہے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات کی جلد ثانی کے مکتوب (۵۵) میں لکھا ہے کہ مثال حضرت عیسےٰ کی مثال امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جنھوں نے ورع وتقوی و دولت متابعت سنت نبوی کی برکت سے اجتہاد و استنباط میں ایسا درجہ علیا حاصل کیا ہے کہ جس کے سمجھنے سے دوسرے لوگ عاجز ہیں اور اسی مناسبت سے جو امام ابو حنیفہ کو حضرت عیسےٰ سے ہے وہ بات بھی ممکن ہے جو حضرت خواجہ محمد پارسا نے فصول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ جب آسمان سے نزول فرماویں گے تو امام ابو حنیفہ کے مذہب پر حکم اور عمل کرینگے اور بغیر شائبہ تکلف وتعصب کے کہا جاتا ہے کہ کشف کی نظر میں مذہب حنفی کی نورانیت مثل دریائے عظیم کے دکھائی دیتی ہے اور دیگر مذاہب مثل حیاض وجداول کے دکھائی دیتے ہیں انتہی ملخصاً۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے راحت القلوب میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرت خواجہ سید العابدین زبدۃ العارفین شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز نے ساتویں تاریخ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ ہجری میں فرمایا کہ ہر چہار مذہب برحق ہیں لیکن بالیقین جاننا چاہیئے کہ مذہب امام اعظم کا سب سے فاضل تر ہے اور دوسرے مذہب اُنکے پس رَو ہیں اور امام ابو حنیفہ افضل المتقدمین ہیں اور الحمد للہ کہ ہم اُنکے مذہب میں ہیں اور ہم اس لائق نہیں کہ امام اعظم کا نام زبان پر لا سکوں لیکن امام ممدوح کے شاگرد امام محمد شیبانی کا وہ درجہ تھا کہ جب وہ سوار ہو کر کہیں جاتے تھے تو امام شافعی اُنکی رکاب کے ساتھ پیدل چلتے تھے یہاں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان دونوں مذہب میں کس قدر فرق ہے۔ انتہی ملخصاً بیسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ چہار شنبہ کے دن مجھکو پا بوسی کی دولت حاصل ہوئی مولانا برہان الدین غریب اور عزیز حاضر خدمت تھے قرآن کے حفظ کرنے میں گفتگو تھی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے زبان فیض بیان سے فرمایا کہ ایکروز خواجہ امام حدادی رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر احمد سغربی آئے اور سر زمین پر رکھا اور کہا رحمک اللہ میرے حق میں دعا فرمائی

کہ قرآن میری زبان پر ایسا نرم اور یاد ہو جاوے جیسا کہ (قل ہو اللہ احد) خواجہ نے فرمایا کہ یہی دُعا بہت اچھی ہے قل ہو اللہ کا تکرار بہت کیا کر جب تک تو قرآن کو یاد کرے تو ویسا ہی نرم ہو جائیگا اور تجکو علم کی قدر معلوم ہوگی کہ علم سب نعمتوں سے عمدہ نعمت ہے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر زبان مبارک پر لائے کہ آوازہ اور کوکبہ علم امام اعظم رحمۃ اللہ نے تمام جہان کو گھیر لیا چنانچہ زمانہ آدم صفی اور دیگر انبیا اور اصحاب کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوائے کسی کو ایسا یاد نہیں کرتے اور یہ بھی قوت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ علم کے نشر کرنے سے اُنکو حاصل ہوا **اسکے بعد** فرمایا کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کو آخر عمر میں قرآن یاد نہیں ہوتا تھا اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ قرآن یاد کرنے کی نیت سے ہر روز ہزار بار قل ہو اللہ پڑھا کر جب دن ہوا خواجہ نے ہزار بار سورہ اخلاص پڑھی اسکے بعد ہر روز پڑھتے چند روز میں کلام اللہ یاد ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذالک

پچیسویں تاریخ ماہ ذی حجہ شنبہ کے دن حضور کی پای بوسی کی دولت مجکو میسر ہوئی سخن اس میں تھا کہ اگر کوئی کسی پر ظلم کرے ظلم کشندہ کو چاہیئے کہ اس کو دعاے بد نکرے کیونکہ کشندہ ہوتا ہے اس کے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب مظلوم دُعاے بد کرتا ہے برابر ہو جاتا ہے لیکن جب چپ رہتا ہے دلیل یہ ہے کہ انصاف کو پُہنچ جاتا ہے **اسکے بعد** حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ایک عورت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا کہ یا امام دین محمدی میرا ایک مرغ تھا کہ کئی بچے دیا کرتا تھا کوئی اُس کو پکڑ کر لے گیا اُسکے بچے ضائع ہوتے ہیں اور صبر نہیں کرتے آپ فریاد رس ہوں امام اعظم نے فرمایا کہ کوئی دُعاے بد پکڑنیوالے کو تونے کی ہے اس نے کہا کہ میں نے نہیں کی فرمایا کہ ہرگز دعاے بد نکرنا جا اپنے گھر بیٹھ ایک گھڑی کے بعد پھر آئیو تیرا مرغ تجکو دلا دونگا اسی وقت ایک اور عورت آئی اور کہا اے مسلمانوں کے امام میرا ایک لڑکا ہے اُسکے پیٹ میں درد ہوتا ہے فریاد رسی کر امام نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کو حاضر کر اُس نے حاضر کیا فرمایا کہ اے لڑکے سچ کہہ آج تو نے کیا کھایا تھا اُس نے کہا یا امام فلانے محلہ میں ایک مرغ کو پکڑ کر ذبح کر کے میں نے کھایا تھا فرمایا اُس کی قیمت دیدے لڑکے کی والدہ نے قیمت اُس مرغ

Marfat.com

نی دیدی امام نے کہا جا اچھا ہو جائے گا۔ اس کے بعد مرغ والی آئی امام اعظم رح نے فرمایا کہ تو نے مرغ پایا کہا نہیں فرمایا کہ تو بددعا کیون نہین کرتی اُسنے اسیوقت بددعا کی اسکے بعد ایک شخص دوڑا آیا اور کہا اُس لڑکے کا درد دور ہو گیا پس امام نے اُس مرغ کی قیمت اُس کو دیدی اور فرمایا کہ اُس کو معاف کردے اس کے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کو ستادے اور کچھہ زور سے چھین لیوے چاہیے کہ دعاے بد نکرے اور صبر کرے تو خداے تعالےٰ اُس کا انتقام اس سے لیوے کیونکہ خداے تعالےٰ اپنے بندون کے کام پر علیم ہے اس کے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کے عہد مین دو شخص زنّار دار معہ اسباب و چار پایان بار بردار غزنی مین وارد ہوئے اُس ملک کے تمام بازون نے اُن دونون کا اسباب اور گھوڑے خچر سب زبردستی چھین لئے وہ زنّار دار روتے پیٹتے رہگئے اور تبخانہ مین آکر آسمان کی طرف منہہ کیا اور کہا کہ الٰہی اگرچہ ہم مسلمان نہین ہین لیکن تو پیدا کرنیوالا ہمارا اور کل مخلوق کا ہے جب تک تو ہمارا انصاف نہین دیگا ہم یہان سے باہر نہین جاوینگے اور آپس مین کلام نہین کرینگے ایک دوسرے کا دامن سے دامن باندھکر بیٹھہ گئے اُسی روز سلطان محمود انار اللہ برہانہ کو درد شکم ایسا اُٹھا کہ تخت سے زمین پر اور زمین سے تخت پر گر گر پڑتا تھا جتنے تمام وہانکے اولیا اور حکما نے علاج اور دعائین کین کچھہ فائدہ نہوا الغرض جب سب عاجز ہو گئے سلطان محمود مرد دانا تھا حسن میمندی کو بلایا اور کہا کہ اے حسن کام خلقت سے گذرا کہ سب عاجز آگئے خدا سے کام پڑ گیا ہے تو خواجہ بہلول دیوانہ کے پاس جا اور فاتحہ خیر کی درخواست کر شاید کہ صحت پاؤن جب حسن میمندی خواجہ بہلول کے پاس آیا خواجہ نے تبسم کرکے فرمایا کہ شاید محمود کو حاجت ہے کہ مجکو ہمارے پاس بھیجا ہے بیان کر کہ کیا حاجت ہے جس کے لئے تجکو بھیجا ہے حسن میمندی نے تمام کیفیت سلطان کے درد شکم کی بیان کی خواجہ نے مسکراکر فرمایا کہ جا کر کہہ کہ محل کے اوپر ڈھول بجاوین اچھا ہو جائیگا حسن میمندی یہہ بات سُن کر واپس ہوا اور سلطان کی خدمت

مین اگر کہدیا کہ یہہ کہا ہے سلطان نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو جب سلطان کے محل کے اوپر ڈھول بجایا تو اُن دونون زنار داروں نے آپس میں کہا کہ یا تو سلطان محمود مر گیا یا کسی نے ہمارے حال کی خبر سلطان تک پہنچائی یہہ ڈھول اس لیئے بجا ہے جب یہ بات اُنھوں نے کہی اُسی وقت سلطان کا درد - دور ہو گیا اور سلطان اُٹھا اور سوار ہو کر خواجہ بہلول کے پاس آیا اور بہت سا عذر کیا خواجہ کہنے لگا کہ راہزنی کوئی کرے اور درد شکم تجکو ہو لیکن یہ اسی طرح ہوتا ہے کیونکہ جب غلام چوری کرتے ہیں بلا اُنکے مالک پر نازل ہوتی ہے اور کیفیت اُن زنار دارون کی تمام سلطان محمود کے پاس بیان کی سلطان سُن کر وہاں سے واپس ہوا اور اُن زنار داروں کو خوشنود کیا اور عزت اور اکرام سے اُن کو اُنکے وطن کی طرف واپس کیا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پر آب ہو کر زار زار روئے اور کہا جب بیگانوں کو ستانے سے یہ حال ہوتا ہے جو لوگ یگانوں کو ستاتے ہیں دُنیا اور آخرت میں اُنکا کیا حال ہو گا پھر جو مثنوی خواجہ نظامیؒ کی مناسب اس حال کے پڑھی وہ یہہ ہے ؎ آہ دل آن دو سہ آزردہ مرد + بر تن محمود نگر تا چہ کرد + **اسکے بعد** اسی محل مین فرمایا کہ ایکروز خواجہ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ العزیز ایک کوچہ میں چلے جاتے تھے دو شخص مسلمان شطرنج کھیلتے دیکھے خواجہ نے اُنکی طرف مُنہ کر کے کہا کہ صاحبو جس قدر تم اپنے وقت کو اس کھیل مین ضائع کرتے ہو اگر اتنا ذکر اور تلاوت قرآن میں گزارتے تمھاری عجب سعادت تھی اُنھون نے خواجہ کی بات کو سُنا بھی نہیں اور خواجہ یہہ کہکر چلدیئے چند قدم گئے تھے کہ خاطر مبارک مین گزرا کہ ایسا نہو وہ اس بات سے رنجیدہ ہوئے ہوں بھائی مومن کا رنجیدہ کرنا اچھا نہین فوراً لوٹ کر اُن سے بہت سا عذر کیا اور کہا کہ اے صاحبو مجھے معاف کرو کہ میں نے دیوانگی سے تمکو کچھ کہدیا ایسا نہو کہ تم رنجیدہ ہوئے ہو جب خواجہ نے یہہ عذر کیا وہ جوان شرمندہ ہوئے اور اُسی وقت خواجہ کے ہاتھ پر سب گناہوں سے توبہ کی الحمد للہ علی ذالک **اسکے بعد** اسی محل مین اور حکایت بیان فرمائی کہ ایکروز خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز ایک محلہ مین چلے جاتے تھے ایک مست جوان ایک رباب ہاتھ میں لیئے خواجہ کے آگے آیا خواجہ شفقت سے اُسکو نصیحت

Marfat.com

حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین کی وفات کا بیان

کرنے لگے چونکہ جوان مست تھا اُس نے رُباب خواجہ کے سر پر دے مارا کہ رباب ٹکڑ پُرزے پُرزے ہو گیا خواجہ شرمندہ ہوئے کہ میں نے کیا کیا کہ اُسکا رباب توڑ ڈالا۔ الغرض خواجہ گھر میں آئے دوسرے روز اُٹھے اور پانچ تنکہ نقد اور تھوڑا سا حلوا لیا اور اُس جوان کو جاکر دیا اور کہا یہہ روپیہ رباب کی قیمت ہے اور یہہ حلوا اسلیئے ہے کہ رباب ٹوٹنے سے تیرا حلق تلخ ہو گیا ہوگا یہہ حلوا کھالے تو تیری تلخ کامی دور ہو جاوے جب اُس جوان نے شیخ سے یہہ سلوک دیکھا اُس اپنے کام سے تائب ہوا الحمد للہ علی ذالک بتاریخ ماہ محرم پنجشنبہ کے روز ۱۵ ۶۷ھ میں مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز کا عرس تھا مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا برہان الدین غریب اور شیخ عثمان سیاح اور شیخ حسین نواسہ شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا شہاب الدین میرٹھی اور مولانا نصیر الدین گیاہی اور حسن علاء سنجری اور عزیز خدمت میں حاضر تھے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر شیخ فریدؒ کے اخلاق پسندیدہ اور انکی بزرگی کی باتیں کرتے تھے اور روتے تھے چنانچہ حاضرین میں بھی اثر کیا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ہمارے حضرت خواجہ فرید قدس اللہ سرہ العزیز نے پانچویں ماہ محرم میں نقل فرمائی تھی اور وہ اس طرح سے ہے کہ جس رات خواجہ فرید خدا سے واصل ہونگے مجکو یاد کیا کہ مولانا نظام الدین حاضر نہیں ہے اور یہہ بھی فرمایا کہ میں بھی اپنے خواجہ شیخ قطب الدین کے انتقال کے روز حاضر نہ تھا وہ بھی حاضر نہیں ہے پھر فرمایا کہ جب شیخ کی نقل نزدیک پہنچی اُٹھکر کھڑے ہو گئے اور صبح سے چاشت تک پانچ بار قران شریف کا ختم کیا اسکے بعد ذکر میں ایسے مشغول ہوئے کہ شیخ فرید کے تمام بالوں سے خون جاری ہوا جو خون کا قطرہ زمین پر گرتا تھا نقش اللہ کا پیدا ہو جاتا تھا اور سر سجدہ میں رکھتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور یہہ رباعی فرماتے تھے ؎ بوے خوش تو ز پیراہن می شنوم + شرح غم تو ز خویشتن می شنوم + گر ہیچ نباشد کہ کسی بشناسم + گر نام تو میگوید و من می شنوم + اس کے بعد جب کہ ہے فارغ ہوئے بیٹھ گئے اور لوگ شیخ کے گرد اگرد تھے لوگوں کی طرف منہ کرکے

Marfat.com

فرمایا کہ تم باہر جاکر بیٹھو جس وقت میں بلاؤں آئیو سب لوگ باہر جاکر بیٹھ گئے تھوڑی دیر ہوئی
تھی کہ آواز آئی کہ اس وقت دوست دوست سے ملیگا وہ لوگ سب اندر چلے آئے خواجہ کو
دیکھا کہ دوسرے عالم میں مشغول ہیں چنانچہ عشا کی نماز کا وقت جب آیا خواجہ نے اُس رات
چار بار عشا کی نماز پڑھی اُسکے بعد سجدہ میں سر رکھا اور جان بحق تسلیم ہوئے پھر آواز آئی چنانچہ
اجودہن کے تمام لوگوں نے سُنی کہ روئے زمین پر ایک امانت تھی وہ امانت خدا کو سونپی گئی
جب خواجہ نے یہہ حکایت تمام کی مجلس سے نعرے بلند ہوئے اور ایک ایسی رقت پیدا ہوگئی
کہ کبھی ایسی رقت پیدا نہوئی تھی **اسکے بعد** ملک یمین الملک مع چند دیگر امرا کے آیا اور سر
زمین پر رکھا حکم ہوا کہ بیٹھو وہ بیٹھ گئے اسکے بعد مولانا علاء الدین اور مولانا کمال الدین آئے فرمان
ہوا کہ بیٹھو اسکے بعد مین نفر شیخ کبیر (فرید الحق والدین) کی طرف سے آئے اور مرحبا کہا اور خواجہ
چند قدم آگے گئے اور بہت سی خوشی ظاہر کی پس وہ درویش خواجہ کے پاس بیٹھے ایک درویش
اُن درویشوں میں سے واصلان حق سے تھا کہنے لگا کہ شیخ کے وصال کے بعد ایک روز میں شیخ
کے پایاں میں معتکف تھا اُس رات میں شیخ کبیر کو مینے خواب میں دیکھا اور قدموں میں سر رکھکر مینے
پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھہ کیا کیا فرمایا وہی کیا جو اپنے دوستوں سے کرتا ہے مینے پھر پوچھا
کہ حقیقت بیان فرمائیں کہا کہ جس وقت میری روح کو عرش کے نیچے لیگئے حکم ہوا کہ سجدہ کر مینے سجدہ
کیا جب مینے سجدہ سے سر اُٹھایا مینے دیکھا کہ خواجہ معین الدین سنجری اور خواجہ قطب الدین بختیار
اور دیگر اولیا کرام عرش کے نیچے کھڑے ہیں حکم ہوا کہ تاج لاؤ اور فرید الدین اجودہنی کے سر پر
رکھو تاج لاکر رکھدیا اور حلۂ مغفرت کا پہنادیا اور تمام ملکوت میں مجکو جلوہ گر کیا اور منادی کی کہ
ہمنے شیخ فرید الدین کو بخشدیا اس نے کوئی قصور ہماری خدمت میں نہیں کیا جس وقت خواجہ
نے یہہ حکایت سُنی نعرے مارے اور ہائے ہائے کرکے روئے اور کہا الحمد للہ اسکے بعد اُسی
درویش نے فرمایا کہ مجکو شیخ کبیر نے ایک پیغام دیا ہے اور فرمایا ہے کہ مولانا نظام الدین کے پاس
لیجا اور جاکر کہدے کہ اُس کلمہ کو بہت کہا کرے جو کرم مجمپر ہوا ہے وہ اسی کلمہ کی برکت فضیلت
سے ہوا ہے وہ کلمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا دائم العزیز والبقا یا ذوالجلال والجود والعطا
یا اللہ یا رحمن یا رحیم بحق ایاک نعبد وایاک نستعین **اس کے بعد** خواجہ ذکراللہ بالخیر نے اُس دعا کو

اپنا ورد مقرر کیا اور فرمایا کہ اس کلمہ میں جو فرمان ہے مین جانتا ہوں پھر خواجہ خرقہ صوف سبز اُس درویش کے آگے لائے اُس نے قبول کیا اسکے بعد طعام اور حلوا جو حضرت شیخ کبیر کی ارواح کے واسطے تیار ہوا تھا حاضر لائے جب مائدہ آگے رکھا گیا حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر ہر ایک کو اپنی زبان مبارک سے معذرت کرتے تھے اسکے بعد جب کھانا کھا چکے خواجہ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ شیخ کبیر کی روح حاضر ہے اگر تم کہو تو قوال کچھ کہیں سب نے زمین پر سر رکھکر عرض کیا کہ زہے سعادت قوالوں نے گانا شروع کیا اور جو وہ کہتے تھے یہ تھا

(ش) چنانت دوست میدارم کہ گر روزی فراق افتد + تو صبر از من توانی کرد و من صبر از تو نتوانم + شروع قول میں ہی خواجہ اور حاضرانِ مجلس میں ایسا اثر ہوا کہ ہر ایک اپنے تئیں زمین پر دے مارتا شیخ عثمانؒ سیاح نواسہ خواجہ قطب الدینؒ اور مولانا فخر الدینؒ زرادی اور وہ درویش جو پایان شیخ کبیر سے معتکف ہو کر آیا تھا اُچھلے اور رقص میں ہولئے اس قدر رقص کیا کہ اُنکے کفِ پا کا پوست ذرّہ ذرّہ ہو گیا اور اُنکو اپنی خبر تک نہ تھی اسکے بعد جب سماع بند ہوئی ہر کسی نے اپنی اپنی جگہہ قرار پکڑا خواجہ ذکراللہ بالخیر نے بارانی خاص شیخ عثمان کو عطا کی مثل اسکے ہر ایک پر بخشش ہوئی بڑی راحت کا دن تھا اور ہر کوئی سر زمین پر رکھتا تھا اور پھر جاتا تھا خواجہ معذرت کرکے ہر ایک کو یہ سخن زبان پر لاتے تھے کہ آمانِ خدا۔ کوشش کرو اور جو قوال غزل کہتے تھے وہ یہ تھی **غزل** عاشقا خیز گام در رہ زن + عشق خواہی بعافیت (جلتبانہ) آہ زن + جان در انداز و راہ جانان گیر + برتر از کائنات خرگہ زن + جان بکف کردہ در سرا (حرم) عشق + لیس فی جبتی سوی اللہ زن + مصر خواہی چو یوسف کنعان + خیمۂ اعتکاف در چہ زن + الحمد للہ علی ذالک **تیئیسوین (۲۳) ماہ محرم روز شنبہ سنہ الیہ** مین حضور کی دولت پابوس حاصل ہوئی سخن توحید مین تھا آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ (توحید) ایک کہنا ہے خدائے عزوجل کو اور (معرفت) اُسکا پہچاننا ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ سلوک اولیا میں لکھا ہوا میں نے دیکھا ہے شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا خدائے تعالے تمام مخلوقات کو اُٹھائیگا پس فرشتوں کو حکم ہوگا تو خلقت کو جمع کریں اسکے بعد ہر گروہ اپنے معبودون کے ساتھ

Marfat.com

جہان حکم ہوگا جائیں گے لیکن ایک کہنے والے - اور اہل معرفت رہیں گے پس ندا ہوگی کہ تم کس لئے رہے ہو وہ کہیں گے الٰہی ہم پروردگار کے لئے رہے ہیں کہ دنیا میں ہم نے تیری پرستش کی ہے جب تک تیرا حکم نہ آوے کہاں جاویں پس اللہ تعالےٰ اپنے نور کی تجلی ظاہر کریگا سب سجدہ میں سر رکھیں گے ندا آوے گی کہ سر اُٹھاؤ اے مجکو ایک کہنے والو مینے تمکو بخش دیا اور بہشت تمپر واجب کی تمھارے بدلے ہر ایک یہود اور ترسا کو دوزخ میں بھیجونگا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب قیامت ہوگی عرش کے نیچے سے منادی ندا کریگا کہ اے وہ لوگو جنھوں نے مجکو ایک کہا ہے مینے تمکو بخش دیا پس تم بہشت میں چلے آؤ تو اپنا دیدار میں تمکو دکھلاؤں **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پر آب ہوئے اور یہہ اشعار زبان مبارک پر لائے ۵ فینسون النعیم اذا رآہ ۔ فلیست نعمتہ فما سواہ + یعنی جب مؤمن خدائے تبارک وتعالےٰ کو دیکھیں گے بہشت کی نعمتوں کو فراموش کردیں گے کیونکہ کوئی نعمت دیدار الٰہی کی مانند نہیں ہے پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو شخص وصل الحبیب الی الحبیب کے شرف سے مشرف ہوجائے وہ بہشت کی نعمتوں کو کیونکر فراموش نکرنے **اسکے بعد** اسی محل میں شب معراج کی حکایت بیان ہوئی آپ نے فرمایا کہ راویوں نے روایت کی ہے کہ معراج حضرت رسول الثقلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسد کے ساتھہ حالت بیداری میں ہوا اور اہل سنت والجماعت نے یہ روایت بھی کی ہے کہ رسول علیہ السلام کے دو معراج تھی ایک خواب میں اور ایک معراج جسد کے ساتھہ حالت بیداری میں ہوا کیونکہ مسجد اقصیٰ تک جانا تو قرآن مجید سے ثابت ہے (اسکا منکر کافر ہے) باقی آسمانوں پر جانیکا مذکور حدیثوں میں آیا ہے (اسکا منکر ضال وگمراہ ہے) **مترجم** شرح طریقہ محمدیہ وغیرہ میں ہے کہ یہہ اسرائے واحد ہے ساتھہ روح اور جسد پاک کے بیداری میں سارے قصے میں اور یہی مذہب جمہور محدثین اور فقہا اور متکلمین کا ہے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فاضلترین تمام پیغمبروں سے ہیں اور مقتدا ہیں انکے رسالت اور شفاعت اُمتوں میں قیامت کے دن پھر فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام پیدا ہوئے تمام شریعتیں منسوخ ہوگئیں اور شریعت آپکی تا روز قیامت باقی رہیگی اور نہ تھی

Marfat.com

شریعت آپکی کسی پیغمبر کی شریعت پر **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے زبان مبارک سے فرمایا
کہ خدا کا پہچاننا فرض ہے اور ایمان درست نہین ہوتا جب تک اُنکی تصدیق دل اور زبان سے
نکرے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسی محل مین فرمایا کہ تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
چھوٹے اور بڑے سب گناہون سے پاک اور منزہ ہین وحی سے پہلے بھی اور بعد بھی عصمت
انکی ثابت ہے لیکن وحی کے بعد یا پہلے بواسطہ بشریت امکان ہے کہ بعض کے وجود مین زلت
آئی ہو یا نہ **اسکے بعد** اعتقاد کرنا چاہیے کہ کوئی پیغمبر جادوگر اور دروغگو نہین ہوا جو کوئی
انبیا کو ایسا جانے وہ کافر مطلق ہے **اسکے بعد** بندہ نے عرض کی کہ لقمان اور سکندر پیغمبر
تھے یا نہین خداے تعالے نے اُنکو قرآن مین نام سے یاد کیا ہے فرمایا کہ روایت صحیح مین مینے
لکھا ہوا دیکھا ہے کہ وہ پیغمبر نہ تھے اولیا اور صالح تھے پس خداے تعالے نے اُنکو اپنا دوست
کرلیا پھر فرمایا کہ سکندر کو ذوالقرنین جو کہتے ہین اسمین بہت قول ہین ایک قول یہ ہے کہ اس کے
سر پر دو گیسو تھے اس سبب سے ذوالقرنین کہتے ہیں دوسرا قول وہ ہے کہ زمین کے دونو
کوشون پر وہ پہنچ گیا تھا اس سبب سے ذوالقرنین کہلایا تیسرا قول یہہ ہے کہ اس نے
ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا وہ آفتاب کے نزدیک گیا ہے اور آفتاب کے دو قرن ہین یعنی مشرق
اور مغرب پس جب اُس نے یہ خواب اپنے رفیق سے کہا اُسکو ذوالقرنین کہنے لگے اور چوتھا
قول یہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا اسکو اُسنے خدا کی طرف بلایا تھا اُس نے نہ سُنا اُس نے اُس کے
سر کی دونو طرف تلوار چھوڑی بہت لوگ اس سبب سے اُسکو ذوالقرنین کہنے لگے۔
اسکے بعد گفتگو یہ تھی کہ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ کو صدیق کس سبب سے کہتے
ہین آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ فاضلترین یاران پیغمبر تھے اُن کو صدیق اس لئے کہتے ہین
اور اسمین دو قول ہین ایک تو یہہ ہے کہ جب رسول علیہ السلام شب معراج سے واپس تشریف
لائے اور جو کچھ فرمایا ابوبکر نے اُسکی تصدیق کی اور یقین کیا اور دوسرا قول یہہ ہے کہ صدق
اُنکا بہت تھا اس سبب سے صدیق کہتے ہیں **اسکے بعد** فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام
دولت رسالت سے مشرف ہوئے پہلے جس نے پاس آکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
رسالت کی تصدیق کی کہ تو رسول برحق ہے وہ ابوبکر تھے آخر ایک بات سے ایمان لے آئے اور

بیان عصمت انبیا

بیان حضرت لقمان و سکندر ذوالقرنین

بیان لقب صدیق ابوبکر

Marfat.com

زیادہ گفتگو مین نہ پڑے اس سبب سے بھی اُنکو صدیق کہتے ہین **اسکے بعد** اُنکی بزرگی
کی حکایت بیان فرمائی کہ امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ کا نام قرص آفتاب پر لکھا ہوا ہے جسوقت
آفتاب بام کعبہ پر پہنچتا ہے وہان سے گذرتا نہیں چنانچہ جب فرشتے امیر المومنین ابوبکر کے
نام کی سوگند دیتے ہیں تب وہان سے گذرتا ہے **اسکے بعد** جو عزیز حاضر تھے اُنمیں سے
ایک نے پوچھا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کس سبب سے کہتے ہیں آپ نے فرمایا
کہ اُنکو فاروق اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ حق اور باطل میں فرق کرتے تھے اور امیر المومنین
عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اس سبب سے کہتے ہیں کہ دو صاحبزادیاں رسول علیہ السلام
کی اُنکے نکاح مین تھیں اس طریق سے دونو نکاح میں آئی تھین کہ جب ایک فوت ہوگئی
دوسری کو نکاح میں لائے **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام
امیر المومنین عثمانؓ کی دامادی مین فخر کرتے تھے چنانچہ کئی بار فرماتے تھے کہ اگر میرے ستر بیٹیان
ہوتین ہر ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو عثمان کے نکاح میں دیتا اور امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ کو اسد اللہ اس سبب سے کہتے ہیں کہ اُنکو یہ خطاب آسمانی ہے کہ علی میرا شیر ہے اس
سبب سے لوگ اُنکو اللہ کا شیر کہتے ہین پھر مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی۔ کہ
امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جسوقت نعرہ مارتے تھے چرندہ اور پرندہ اور درندہ جو اُس زمین
میں ہوتا نعرہ کی ہیبت سے ہلاک ہو جاتا تھا **اسکے بعد** اسی ذکر کے مناسب فرمایا کہ ایک
دفعہ رسول علیہ السلام کے آگے مہتر داؤد علیہ السلام کی حکایت کا ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لوہے کی
زرہ بناتے تھے کہ جب وہ لوہا ہاتھ میں پکڑتے تھے موم ہو جاتا تھا رسول علیہ السلام نے تبسم
فرمایا اور کہا کہ جسوقت داؤد علیہ السلام لوہے کو ہاتھ مین لیکر زرہ بنانی چاہتے جب امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ کا نام لیتے تب لوہا اُنکے ہاتھ پر موم ہوتا پھر مناسب اس حال کے حکایت
بیان فرمائی کہ ایک دفعہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر کشی کی تھی اُس
جگہہ وہ عاجز آگئے تھے اس لیئے اُنھون نے ایک ایسا نعرہ مارا کہ تمام ملکوت میں جنبش پڑ گئی
اور فرشتے تسبیح چھوڑ کر مناجات کرنے لگے کہ الہی یہ کیسی آواز تھی فرمان آیا کہ یہہ آواز نعرہ علی
علیؑ کی ہے وہ ہم سے مدد مانگتا ہے جاؤ اُس کی مدد کرو **اسکے بعد** تھوڑا سا ذکر معرفت کا

Marfat.com

ہو آپ نے فرمایا کہ اول معرفت کا نشان وہ ہے کہ خاموشی اُسمیں بہت ہو اگر بات کرے بقدر حاجت کے بات کرے پھر اسی معنی مین فرمایا کہ ایک بزرگ سے مین نے سُنا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ جو کوئی اپنے نفس کا عاشق ہو اُس پر کبر اور حسد اور خواری عاشق ہوتی ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ سب چیزون کی کُنجی صبر ہے ارادت جسکی درست ہوتی ہے اُس پر برکتوں کا دروازہ کُھل جاتا ہے پھر مناسب اس حال کے فرمایا کہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ مراقبہ اُسکو کہنا چاہیے جس کی نظر سے کوئی چیز غائب ہو اور شکر اُس شخص کا کہنا چاہیے کہ اُسکی سلطنت کے مُلک سے قدم باہر ہرگز نہ رکھا ہو اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُر آب ہوئے اور فرمایا کہ وہ کیسے لوگ ہین کہ عشق کے آغاز مین ہی انجام کو پہنچ جاتے ہیں کہ دوسرے یا تیسرے روز میں اُنسے کچھ نہیں رہتا ہے اور وہ ناپید ہو جاتا ہے پس ایسا ہونا آسان ہے لیکن کامل وہ شخص ہے کہ آغاز عشق سے انجام تک پاؤں پر کھڑا ہوا ہے اور (ہل من مزید) کی فریاد کرتا ہے مناسب اس حال کے حضور نے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ خواجہ یحییٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ بایزید بسطامی کی پاس یہہ سوال بھیجا کہ تو اُس شخص کے حق میں کیا کہتا ہے جو ایک پیالہ شراب محبت کا پی کر مست ہو گیا۔ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے جواب میں کہلا بھیجا کہ یہاں ایک مرد ہے ازل سے ابد تک پیالے پیتا ہے اور (ہل من مزید۔ ہل من مزید) پکارتا ہے جن لوگونکی بات تو نے میرے پاس لکھکر بھیجی ہے یہہ تنگ حوصلہ لوگونکا کام ہی ہے **مترجم** الحمد للہ کہ ہمارے حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس اللہ سرہ العزیز کو حق تعالےٰ نے ایسا ظرف عنایت کیا تھا کہ آپ نے معرفت کے دریاؤں کو نوش کیا اور اپنی زبان مبارک سے ذرا اسرار کو باہر نکالا چونسٹھ ۶۴ برس بجادہ مشیخت پر بیٹھکر خلق کو ہدایت فرمائی کبھی آپ نے لفظِ مبارک سے نکہا کہ مجکو یہ مقام حاصل ہے یا مجھپر تجلیات وارد ہوتی ہین اور فرماتے الاستقامۃ فوق الکرامۃ اسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے زبان دُربار گوہر نثار سے فرمایا کہ جو شخص محبت اور معرفت مین کامل ہے اُس سے عالم باطن اور ظاہر میں کچھ کوئی چیز پوشیدہ نہین ہے اور نہ رہیگی اسکے بعد مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی

عشق کا بیان

استقامت کا بیان

Marfat.com

کہ جب خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کمالیت کو پہنچے اور اُنکی شہرت تمام جہان میں پھیل گئی ہر بار کہ آسمان کی طرف نظر کرتے زمین سے تحت الثریٰ تک کوئی حجاب نہ رہتا تھا اسکے بعد حاضرین نے خواجہ سے پوچھا کہ آدمی اس مرتبہ کو کس چیز سے پہنچتا ہے فرمایا کہ جب آدمی سب سے بیگانہ ہو جاوے اور حق کے ساتھ یگانہ ہو جاوے اُسوقت تمام مملکت اور جو کچھ ہے اُسکو دیدیتے ہیں اور کچھ اُس سے دریغ نہیں رکھتے اسکے بعد جس چیز میں وہ نظر کرتا ہے ذرا اُس سے پوشیدہ نہیں رہتی اسکے بعد سماع میں کلام شروع ہوا ایک عزیز خانوادہ چشت سے حاضر تھا اُس نے عرض کیا کہ یہہ کیا سبب ہو کہ آدمی بھلا اچھا ہوتا ہے جب سماع ہوتی ہے اُنہیں بیقراری پیدا ہو جاتی ہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب روز میثاق میں حق تعالے نے (الستُ بربکم) کا خطاب کیا تمام ارواحین اولاد آدم علیہ السلام کی مستغرق ہو گئیں پس جو اس وقت میں سماع سے اضطرابی پیدا ہوتی ہے یہہ اُسی کی قسم سے ہے اسکے بعد اُسی عزیز نے عرض کیا کہ مراقبہ اور حیا میں کیا فرق ہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مراقبہ نہایت انتظار کو کہتے ہیں اور حیا مشاہدہ سے شرم کرنے کا نام پھر اُسی نے پوچھا کہ صوفی کس کو کہہ سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ صوفی اُسکو کہہ سکتے ہیں کہ دل اُسکا مانند دل ابراہیم علیہ السلام کے ہو دُنیا کی دوستی سے علیحدہ ہوا اور بجالانیوالا فرمان حق تعالے کا اور تسلیم اسکی تسلیم اسمٰعیلؑ کی ہو اور اندوہ اُسکا مثل اندوہ داؤدؑ کے ہو اور فقر اُسکا مثل فقر عیسےٰؑ کے ہو اور صبر اُسکا مثل صبر ایوبؑ کے ہو اور شوق اُسکا مثل شوق موسےٰؑ کے ہو اور اخلاص اُس کا مانند اخلاص محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو اسکے بعد مولانا برہان الدین غریب کے سوال تصوف کے جواب میں فرمایا کہ اہل سلوک کہتے ہیں کُن بلا وصف تدرک ما لا وصف لہ یعنے بے وصف ہو تو بے وصف کو تو پائے اسکے بعد فرمایا کہ عارف کے ستر مقام ہیں ایک اُنمیں سے اس جہان کی مرادوں کا پانا ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ جو کوئی دوست کی محبت کا دعوےٰ کرے اور آخر کو عورت کرلیوے یا علم کو پڑھے لکھے جاتو وہ کچھ نہیں ہے اور نہ اُس سے

کچھ ہوتا ہے وہ مدعی کذاب ہے اسکے بعد غلبات شوق میں خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا
کہ تمام عالموں کا علم اِن دو حرفوں کو نہیں پہنچا ہے اول تصحیح ملت دوسرے تجرید ہمت
پھر مناسب اس حال کے فرمایا کہ میں نے زبان دُرفشان شیخ الاسلام فریدالحق والدین
قدس اللہ سرہ العزیز سے بارہا سُنا ہے کہ وہ اس سخن کو کہتے اور بیہوش ہو جاتے اور
وہ سخن یہہ تھا کہ فرماتے تھے جو آنکھہ کہ بغیر حق تعالےٰ کے مشغول ہو وہ نابینا بہتر اور جو زبان
کہ اُسکے ذکر میں مستغرق نہیں وہ گنگ بہتر اور جو کان کہ حق کے سُننے میں مست نہیں ہے
وہ کر یعنے بہرا بہتر اور جو تن کہ اُس کی خدمت کے لئے کام میں نہیں ہے وہ مُردہ بہتر ہے
اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے زبان شیخ الاسلام فریدالحقؒ والدین
سے سُنا ہے کہ ایک روز شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز عالم
سکر میں یہہ فرماتے تھے کہ جو کوئی راہ حق میں بغیر قدم کے چلا وہ منزل مقصود کو پہنچا اور جو
بغیر زبان کے اُس کی بات کو بولا وہ نعمت وصال کو پہنچا اور جس نے بغیر آنکھہ کے دوست
کے جمال کو دیکھا وہ ہمیشہ کے لئے بینا ہوا اور جس نے بغیر دہان کے اسکی محبت کی شراب
پی وہ مرد کامل ہو گیا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس حرف پر پہنچے نعرے مارکر
روئے اور کہا کہ مرد کامل اگرچہ وہ خلوت میں ہو کوئی لحظہ اور گھڑی نہیں ہے کہ وہ عرش
کے ستون کو نہ ہلاتا ہو اور اسکا شور عالم ملکوت میں نہو **اسکے بعد** بندہ نے سر زمین
پر رکھکر عرض کی کہ کچھ خواجہ نظامی کی کہی ہوئی (نظم) یاد آئی ہے اگر حکم ہو تو عرض
کروں فرمایا کہو **ع** چو مست خلوتش گشتے فلک را خیمہ برہم زن + ستون عرش در
جنبان طناب آسمان درکش + طریقش بے قدم میرو حدیثش بی زبان میگو + جمالش بے
بصر می بین۔ شرابش بی دہان درکش + اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب تک
آدمی ایسا نہو اُسکو مرد کامل نہیں کہہ سکتے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ
علی سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کیطرف خط لکھا مضمون اُس کا یہہ تھا کہ
داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور کہا کہ جھوٹا ہے وہ شخص کہ ہماری محبت کا دعوےٰ
کرے اور جب رات آوے سو رہے جب خواجہ جنیدؒ نے یہہ خط دیکھا اُس کی پس پشت

درویش کی صفت

Marfat.com

بیان محبت

پر جواب لکھا کہ بیداری ہماری راہ حق میں ہمارا معاملہ ہے اور ہمارا خواب فعل حق ہے ہمارے اوپر یعنے دونو محبت کے لئے یکسان ہین والنوم موہبتہ اللہ علی المحسنین یعنی بنام عینی ولا ینام قلبی یہہ محبت کا طریق ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ ایک شخص ایک بزرگ خواجہ جنید رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا یہہ کہہ رہا تھا کہ محب وہ لوگ ہیں کہ اگر حق تعالے انکو بہشت اور دوزخ کے درمیان اختیار دیوے کہ جو چاہو اختیار کرو تو وہ لوگ دوزخ کو اختیار کرین اس سبب سے کہ بہشت انکی مراد ہے اور دوزخ دوست کی مراد ہے جو کوئی دوست کے اختیار کو اپنے اختیار پر قبول کرے محب وہ ہوتا ہے خواجہ جنیدؒ نے کہا خیر یہہ انکا لکین ہے اگر مجکو اختیار دیوے مین اختیار نکروں کہوں بندہ کو اختیار سے کیا کام جہاں تو بھیجے چلا جاؤں مجکو اختیار نہیں ہے جو تو چاہے وہ اختیار ہے **اسکے بعد**

بیان فضیلت خواجہ جنید بغدادی

خواجہ جنید رحمتہ اللہ علیہ کی بزرگی میں فرمایا کہ جنیدؒ کی وفات کے بعد ایک بزرگ نے حکایت بیان کی کہ ایکروز رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو مینے خواب میں دیکھا کہ بیٹھے ہیں اور خواجہ جنیدؒ انکے آگے حاضر ہین ایک شخص فتوے لایا اور چاہتا تھا کہ رسول علیہ السلام کو دے حضرتؐ نے فرمایا کہ جنید کو دیدے تاکہ جواب دیوے جنیدؒ نے کہا یا رسول اللہ آپکے روبرو دوسرے کو کیونکر دیوے حضرت نے فرمایا کہ جسقدر تمام انبیا کو اپنی تمام اُمتوں سے فخر تھا مجکو تیرے سبب سے فخر ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ جنید کا قاعدہ تھا کہ تمام رات اللہ اللہ بہت کہتے اور یہہ شعر پڑہتے **شعر** من لم یکن الوصال اہلا + فکل احسان احسان لہ ذنوب + **اسکے بعد** خرقہ کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ خرقہ کا کچھہ اعتبار نہیں

بیان خرقہ

ہے اگر خرقہ میں اعتبار ہوتا تو تمام خلقت خرقہ پوش ہوتی لیکن اعتبار مرد میں ہے کہ وہ خرقہ پہنے جو خرقہ کا حق بجالاوے اسکو خرقہ معتبر ہے اگر کام میں تقصیر کریگا مواخذہ میں آئیگا اور خرقہ کا کچھہ وقر نہیں رہیگا کیونکہ یہہ بزرگوں کی مشابہت ہے کہ انہوں نے کار خدا میں اس کو پہنا ہے اور عبادت میں کچھہ قصور نہیں کیا ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ جنیدؒ بغدادی کو لوگوں نے پوچھا کہ خرقہ میں کچھہ اعتبار ہے جواب دیا کہ نہیں کہا کیوں فرمایا اس سبب سے کہ اکثر خرقہ پوش ہیں کہ اُن سے فعل قبیح وقوع مین آتے ہین

Marfat.com

کہ قیامت کے روز وہی خرقہ اُنپر مدعی ہوگا اور وہ دوزخ کے لائق ہو جائیں گے اور بہت سے قباپوش ہیں کہ اُن سے سب کام نیک ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ خرقہ پوشوں سے پہلے بہشت میں جائیں گے پس معلوم ہوا کہ خرقہ میں کچھ اعتبار نہیں ہے لیکن خرقہ کو اُس شخص سے اعتبار ہے جو حق خرقہ ادا کرتا ہے کیونکہ جیسا کہ چاہیئے خرقہ میں صاحب خرقہ کی کوئی عزت کرتا ہے **اسکے بعد** فرمایا کہ امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے لا اعتبار فی الخرقۃ - یعنی نہیں اعتبار ہے خرقہ میں **اسکے بعد** مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ مینے (تحفۃ العارفین) مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک وقت خواجہ یحیےٰ معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے اور اُنکے یار گرد بیٹھے تھے ایک شخص قباپوش آیا اور سر زمین پر رکھا اور بیٹھا ہر بار کہ خواجہ یحییٰ معاذ اُسپر نظر کرتے تھے تبسم فرماتے تھے جب دو تین مرتبہ متبسم ہوئے حاضرین کیطرف منہ کر کے فرمایا کہ جو کچھ ہم خرقہ پوشون مین ڈھونڈھتے تھے وہ قباپوشوں میں پایا اُس شخص نے اُٹھکر قدموں میں سر رکھا خواجہ نے فرمایا کہ تو مرد تھا کہ اس لباس میں خرقہ پوشوں سے زیادہ نعمت لیکر مقام کو پہنچا الحمد للہ رب العالمین **تاریخ دسوین ماہ صفر پنجشنبہ کے روز سنہ صدر** مین حضور کی دولت پابوسی مجکو حاصل ہوئی اُس مجلس میں آسمان اور زمین کی پیدائش کا ذکر تھا آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُس کے درمیان ہے چھ روز مین پیدا کیا ہے چنانچہ تفسیر مجاہد میں آیا ہے قولہ تعالیٰ

آسمان اور زمین کی پیدائش کا بیان

ہُوَ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے نے فرمایا کہ اُس جہان کے دن اس جہان کے ایکہزار سال کے برابر ہین چنانچہ کلام اللہ میں لکھا ہے وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّکَ کَاَلْفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔ **اسکے بعد** خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اول چیز جو حق تعالے نے پیدا کی وہ لوح تھی اور جو کچھ ہونا تھا ابتدائے پیدائش اس جہان سے انتہائے عالم تک قلم کو حکم ہوا کہ سب لکھدے اُس نے سب لکھدیا پھر عرش کو پیدا کیا اور پھر کرسی کو اُسکے بعد آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس حرف پر پہنچے فرمایا کہ ابتدائے آفرینش یکشنبہ کے دن سے

Marfat.com

ہو کر جمعہ کے دن تمام ہو گئی شنبہ کے دن کچھ پیدا نہیں کیا پھر فرمایا کہ اگر خدائے تعالےٰ
چاہتا ایک طرفتہ العین میں اس جہان جیسے کئی لاکھ جہان پیدا کر دیتا کیونکہ وہ سب
چیز پر قادر ہے لیکن یہ بندوں کے دکھلانے کیواسطے ہے تاکہ سب کاموں میں تاخیر
کریں اور جلدی نکریں **اسکے بعد** خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ تفسیر امام زاہد میں لکھا
ہوا میں نے دیکھا ہے کہ جب یہہ آیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری عالمان
یہود سب ایک ہوئے اور پیغمبر علیہ السلام سے درخواست کی کہ ہمکو آسمان اور زمین
اور جو کچھ اُسمیں ہے سب کی پیدائش کا حال تفصیل وار بیان فرمائیے رسول علیہ السلام
نے جواب فرمایا کہ روز یکشنبہ اور دوشنبہ مین زمین کو اور جو کچھ اُسمیں ہے پیدا کیا۔ اور
سہ شنبہ کو پہاڑ اور جو کچھ اُسمیں ہے پیدا ہوئے اور چہارشنبہ کو درخت جو بندوں کے
کام آتے ہیں پیدا کیئے اور پنجشنبہ کو آسمانوں کو اور جو کچھ اُنمین ہے پیدا کیا۔ جمعہ کو چاند
اور آفتاب اور ستارے اور جو کچھ اُسمیں ہے پیدا ہوئے پس جب سب چیزیں چھ
دن میں پیدا ہو گئیں جہان آراستہ ہو گیا۔ لیکن شنبہ کے روز کہ مدت اُسکی ہزار سال ہے
کچھ پیدا نہوا۔ اور سات ہزار دوسری گردش افلاک کی اور بقا نسل آدم کی یہ سب چودہ
ہزار سال پیدائش عالم سے روز قیامت تک ہوتے ہیں **اسکے بعد** اسی محل مین فرمایا
کہ میں نے (حقائق) میں خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہوا دیکھا ہے
کہ گردش افلاک کو تا ظہور سیّد کائنات محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم چھ ہزار سال گذرے
تھے کہ رسول علیہ السلام پیدا ہوئے **اسکے بعد** ولادت رسول علیہ السلام کا بیان ہوا
آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام تولد ہوئے تمام
بت سرنگون ہو کر گر پڑے اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر دو کتف مبارک پر نور
کے قلم سے لکھا تھا۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ درمیان اُسکے مُہر نبوت تھی **اسکے بعد**
فرمایا کہ جس وقت رسول علیہ السلام زمین پر پڑے وہ حجرہ رسول علیہ السلام کے روئے
مبارک کے نور سے ایسا نورانی ہو گیا گو یا کہ سو ہزار مشعل روشن کی ہیں پھر اسی محل
مین فرمایا کہ جس رات کہ رسول علیہ السلام دُنیا مین آئیں گے اُسی رات ابو طالب عم

رسول شریف ولادت کا بیان

مصطفے علیہ السلام نے خواب مین دیکھا کہ گویا عبد اللہ پدر رسول علیہ السلام کے گھر مین ایک شمع روشن معہ فرشتون کے آسمان سے اتری ہے ہر شخص اقربا ے اہل قریش سے (کہ جنکے اسلام نصیب ہوا) اُس شمع سے چراغ جلا جلا کر اپنے اپنے گھر لیکر جاتے ہین ہر چند مینے اپنا چراغ اُس شمع سے روشن کرنا چاہا نہ ہوا شمع مجھ سے دور بھاگتی تھی اور میرے چراغ کو نہیں لگتی تھی اتنے مین بیدار ہو گیا مینے سُنا کہ عبد اللہ کے لڑکا پیدا ہوا ہے (**پھر**) خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ابو طالب نے جو کرنا تھا کیا- لیکن جب اُسکو اسلام نصیب نتھا اس نعمت سے محروم رہا **اسکے بعد** فرمایا کہ اول مین بہت کوشش کی کہ ابو طالب اسلام لاوے لیکن جب خواست آلہی نتھی اُس کوشش نے فائدہ نہ کیا چنانچہ لکھتے ہین کہ ایک روز رسول علیہ السلام ایک کوچہ مین ابو طالب سے ملاقی ہوئے ہر چند حضرت نے فرمایا کہ اے چچا ایک دفعہ میرے روبرو خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار کر تا قیامت کے روز تجکو دوزخ سے خلاصی دلانے کیواسطے مجھے حجت ہو ابو طالب نے ہر چند کوشش کی کہ کلمہ کہے نہ کہہ سکا اور کہا اے چچا کی جان جب مین کلمہ طیب زبان پر لانا چاہتا ہوں گویا سو ہزار قفل میرے مُنہ پر رکھے جاتے ہین آنکی گرانی سے مین کہہ نہین سکتا ہون **اسکے بعد** اسی محل میں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی حکایت بیان فرمائی آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ تولد ہوئے اُن کو رسول علیہ السلام کی گود میں دیا کہ اپنے دست مبارک سے انکو غسل دیں جب رسول علیہ السلام نے اُنکو غسل دیکر ابو طالب کی گود میں دیا رسول علیہ السلام روئے ابو طالب نے کہا اے چچا کی جان یہہ خوشی کا وقت ہے رونیکا کیا سبب ہے فرمایا کہ اے چچا غسل اولین علی رضی کو مینے دیا اور غسل آخرین میرا علی مجکو دیگا میرے رونیکا سبب یہ ہے **اسکے بعد** شیخ جنید بغدادی کی بندگی کا تھوڑا سا ذکر ہوا آپنے فرمایا کہ ایک روز خواجہ جنید بغداد میں کہتے تھے کہ ایک زمانہ مجھپر ایسا تھا کہ اہل آسمان اور زمین میری مناجات کرنے سے روتے تھے پھر ایسا وقت مجھپر گذرا کہ مین آنپر روتا تھا اب میرا یہ حال ہے کہ اب مجھے نہ اپنی خبر ہے نہ اُنکی دس سال مین بیابان مین رہا اور دل کی پاسبانی

Marfat.com

کی پھر دس سال تک دل بھرا پاسبان رہا اب بیس سال ہوئے کہ مجھے دوسرے کی خبر نہیں ہے۔ اسکے بعد کہا کہ بیس سال حق تعالے نے جنید کی زبان میں کلام کیا اور جنید درمیان نتھا اور نہ خلقت کو خبر تھی اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے اسی محل مین فرمایا کہ جب محبوں کو نماز کے درمیان دُنیا کا اندیشہ دل مین گزرتا ہے نماز کو دوبارہ ادا کرلیتے ہین اور اگر آخرت کا اندیشہ نماز مین پیدا ہوتا ہے سجدۂ سہو بجالاتے ہین اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایک دفعہ لوگون نے خواجہ جنید قدس اللہ سرہُ العزیز کو کہا کہ اے پیر طریقت کیا ہووے اگر ہماری رضامندی کیواسطے تو خرقہ پہن لے جواب دیا کہ اگر مین جانون خرقہ سے کوئی کام نکل آئیگا تو مین لوہے اور آگ کی قبا بنالوں لیکن کیا کروں ہر رفز میرے باطن مین ندا کرتے ہین کہ لیس الاعتبار بالخرقۃ وانما الاعتبار بالحرقۃ اسکے بعد مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سفر مین تھے ایک شخص آگے آیا اور ذوالنونؒ سے محبّت کی نہایت کا سوال کیا ذوالنونؒ نے کہا کہ اے بطال محبّت کی نہایت نہیں ہے اسکے بعد تھوڑا سا ذکر رابعہ بصریؒ کا ہوا آپ نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب ندا کرینگے کہ یا رجال اللہ پہلے جو مردونکی صف میں پاؤں رکھیں گی وہ رابعہ ہونگی پھر اُسکے حال سے حکایت بیان فرمائی کہ محبت کے کام میں اُس عہد مین اُسکی مانند دوسرا نہ تھا چنانچہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مین رات اور دن میں رابعہ بصریؒ کے پاس رہا اور محبت کی گفتگو ہوتی رہی نہ تو میرے دل میں گزرا کہ میں مرد ہوں اور نہ اُسکے دل پر گزرا کہ میں عورت ہوں آخر الامر میں اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے تئین میں نے مفلس پایا اور اُس کو مخلص اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے اُسکے عقیدہ اور صدق کے بارہ میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز رابعہ بصریؒ مناجات میں کہتی تھی کہ بار خدایا اگر تو نے قیامت کے دن مجکو دوزخ میں بھیجا تو جو سِر تیری محبت کا میرے دل میں ہے میں دوزخ سے کہدونگی دوزخ فاصلہ راستہزار سال تک مجھ سے بھاگ جائیگا اسکے بعد اسی مقام پر رابعہ نے کہا کہ الہٰی اگر میں دوزخ

Marfat.com

کے خوف سے تیری عبادت کرتی تھی دوزخ میں جلا اور اگر بہشت کی امید پر عبادت کرتی تھی بہشت مجھپر حرام کردے واگر تیرے لیے میں پرستش کرتی تھی تو جمال باقی اپنا مجھ سے دریغ مت رکھ اسکے بعد اسی محل میں ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ کعبہ نے رابعہؒ کا استقبال کیا کہ من تقرب الی بشبر تقرب اللہ دعا مین کہا کہ اے کعبہ مجھکو وہ چاہئے تیرے جمال سے کیا خوشی کرون اسکے بعد مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ شیخ علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رابعہ بصریؒ جنگل کی طرف متوجہ ہوئی سات سال تک پہلو پر لیٹ کر چلتی تھی اس صورت سے جب عرفات پر پہنچی اُس وقت ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعی تیرا کیا مطلب ہے اگر تو ہمکو طلب کرتی ہے ایک تجلی ہماری تجکو نہیں چھوڑیگی رابعہؒ نے کہا کہ اے رب العزت مجھ میں اسقدر کا سرمایہ نہیں ہے میں تو صرف فقر چاہتی ہوں آواز آئی کہ اے رابعہ سر نیچے کر کہ کئی سال تک خشک قہر ہمارا لوگوں پر رہتا ہے جب ایک بال بھر سے زیادہ حجاب نہیں رہتا ہے کہ ہمارے وصال کو وہ پہنچیں گے فوراً پیچھے کو ہٹا لے جاتے ہیں اور فراق وصال کے بدلے دیا جاتا ہے تجھ میں اور ہمارے درمیان تو ابھی ستر حجاب ہین جب تک تو ان سب حجابون سے باہر نہ آئے گی اور قدم ہماری راہ میں نہ رکھے گی اور ان ستر مقامون سے نہ گزریگی فقر کو نہیں پہنچ سکے گی لیکن اوپر کو دیکھ رابعہ نے اوپر کو دیکھا تو نظر آیا کہ ایک خون کا دریا آسمان میں معلق ہے ہاتف نے آواز دی کہ اے رابعہ یہ تمام خون ہمارے عاشقوں کی آنکھوں نکلا ہے جو اس راستہ میں آئے اور پہلی منزل میں ہی پیچھے اتارے گئے کہ وہ اور انکا نام بھی دونو عالم میں کسی مقام پر نہیں آیا ہے رابعہؒ نے کہا یارب العزت ایک صفت انکی مجھے بھی عنایت کر اسیوقت عورتونکے عذر کا خون ظاہر ہوا ہاتف نے آواز دی کہ اے رابعہؒ اول مقام انکا یہ ہے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس حرف پر پہنچے چشم پر آب ہوئے اور روئے اور کہا سات سال تک پہلو کے بل ایک کلوخ کی یاد کرے جب یہ اُس کلوخ کے پاس پہنچے راستہ اسپر بند ہوا اتنا ہی کہا تھا کہ حسن علاء سنجری اور خواجہ عزیز بیگ ندیم خاص آئے اور سر زمین پر رکھا خواجہ غلبات شوق میں تھے اُن پر

بہت شفقت فرمائی اور کہا بیٹھ جاؤ اُسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے خواجہ عزیز بیگ کو کہا ایک غزل پڑھنی چاہیے کیونکہ حق تعالےٰ نے تمکو وقت پر بھیجا ہے خواجہ عزیز نے جب غزل پردہ سیومی میں شروع کی خواجہ عزیز اور دیگر حاضرین مجلس کو اسقدر رقت ہوئی کہ کسی کے وہم اور قیاس مین نہیں آسکتی خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے جامہ خاص خواجہ عزیز اور میرے بھائی حسن کو عطا کیا وہ روز ہی بار احت تھا جسمیں سعادت بر سعادت سے مشرف ہوتے تھے جو غزل خواجہ عزیز نے پڑھی تھی وہ یہ ہے **غزل** گر پردہ بر کشائی از ان روی در بہشت + روشن شود بر اہل نظر حال خوب و زشت + گل را صفت کنم مہ خورشید یا کرا + ای ہر کہ خوب خوب بہ پیش تو زشت زشت + رضوان اگر بہ بیند و خشت درت کنید + جملہ نگار خانۂ فردوس خشت خشت + کاغذ ز گریہ تر شد و خامہ ز آہ سوخت + حال دل خراب بگو چون توان نوشت + کشت امید کشتم و تو ابر رحمتی + مگذار کشت زار کہ زار است کشت کشت + چندین حسن برشتہ جان دل چہ بستہ + سہل ست اگر گسست از این تن سرشت زشت + الحمد للہ علی ذالک **تاریخ بیسوین ماہ صفر روز یکشنبہ** مین حضور کی قدمبوسی مجکو حاصل ہوئی تفسیر امام زاہدی آگے رکھی ہوئی تھی (سپارہ مزمل) کی فضیلت میں کلام شروع ہوا حضور نے فرمایا کہ امام شافعیؒ روایت کرتے ہیں امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ماہ مبارک رمضان کی ستائیسوین تاریخ مین حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مدینہ منورہ میں معہ اصحابوں کے تشریف رکھتے تھے اور اگلے پیغمبروں کا ذکر ہو رہا تھا کہ جبرئیل اور میکائیل معہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (۱۲۴۰۰۰) فرشتوں مقرب کے جو عرش کے گرداگرد رہتے ہیں سورہ مزمل کو کاغذ حریر پر نور کی قلم سے لکھکر لائے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھڑے ہو کر عزت اور تعظیم سے اُسکو ہاتھ میں لیا اور چوم کر سر پر رکھا اور فرمایا کہ یا اخی جبرئیل کیا فرمان ہوا ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ حق تعالےٰ کا فرمان ہے کہ اگر میں اس سورہ کو اگلے پیغمبروں کے عہد میں بھیجتا ایک آدمی اس کی برکت سے عاصی نہ ہوتا اور سب کو اس سورہ کی برکت سے مین بخشدیتا پس یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو کوئی بندہ آپکی امت میں سے اس سورہ کو بعد نماز فریضہ کے پڑھیگا بشمار ہر حرف کے کہ اس سورہ میں

Marfat.com

ہین سو ہزار بدی اُس کے نامہ سیاہ سے پاک کر دینگے اور اسیقدر نیکی اُسکے نامہ اعمال مین لکھینگے
اور بہشت مین برابر آپکے وہ بندہ جائیگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سورہ کے پڑھنے والے کو
بہشت میں ہزار محل زمرد سبز کے دینگے اور ہزار محل لعل کے کہ ہر محل مین ہزار ہزار حورالعین
ہونگی اسکے بعد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطاب کرکے فرمایا کہ اے میری اُمّت
کے لوگو تمکو چاہیے کہ اس سورہ کو اپنا اوردمقرر کرو اور دس مرتبہ اس سورہ کو ہر روز پڑھا کرو
جو شخص ہر روز دس بار اس سورہ کو پڑھیگا حق تعالے اُسکو تمام آدمیوں کے شر اور آفت
تنگی رزق سے اُسکو محفوظ رکھیگا ہمیشہ باریتعالے کی پناہ میں رہیگا اور کوئی شخص اُسکو اس
سورہ کی برکت سے گزند نہیں پہنچا سکیگا اور جو کوئی اس سورہ کو جس حاجت اور مہم کے لئے پڑھیگا
وہ مہم اور حاجت اُسکی روا ہوگی اور ثواب اس سورہ کا اور بزرگی اور عظمت اسکی اگر اہل آسمان
اور اہل زمین سب ملکر لکھیں نہ لکھ سکیں اسکے بعد اسی محل مین حضور نے فرمایا کہ جب دُعاگو
اوّل ہی اول حال میں شیخ الاسلام فریدالحق والدین سے ملا۔ مرید کرنیکے بعد مجکو فرمایا کہ سورہ
مزمل کی ملازمت بہت کیا کر اور اس سورہ کو بہت پڑھا کر آخر جب تفسیر میں مینے اس سورہ
کی فضیلت دیکھی مینے کہا کہ مقصود شیخ الاسلام کا اس سورہ پر مداومت کرنیمیں میرے لئے
یہ تھا کہ میں اسکی سعادت سے محروم نہ ہوں اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ رسول علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ شب جمعہ مین حضرت خدا ے ذوالجلال اس سورہ کو بے کام اور بے زبان پڑھیگی
پس جو کوئی اس سورہ کا اس رات میں پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے ایسا ہے جیسا حق تعالیٰ
کے ساتھ ہمکلام ہوا اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ حسن بصریؒ نے اس سورہ کی تفسیر میں لکھا ہے
کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے اگرچہ سو ہزار دشمن اور حاسد اور جادوگر اور ظالم اور بداندیش
کے درمیان ہوا ور وہ اُسکو ایذا پہنچانی چاہیں اس سورہ کی برکت سے ذرہ نہیں پہنچا سکینگے
اور سب اُسکے آگے سے مقہور ہو کر چلے جاوینگے اسکے بعد اسی محل میں حکایت بیان
فرمائی کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایک وقت خلیفہ عصر نے مجپر ظلم کرنا شروع کیا
اور مجکو ہلاک کرنا چاہا ۔ ایکروز میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی مجھے بلانے کیواسطے آیا جب وہ
مجھے خلیفہ کے پاس لے گیا میں سورہ مزمل کو پڑھکر اور اپنے اوپر دم کرکے جب اُس کے

پاس گیا اُسکا مُنہ زرد ہو گیا اور تخت سے نیچے اُتر آیا اور میرے قدموں میں گر پڑا۔ اور مجھے خلعت سے مشرف کیا اور کہا کہ اے اُستاد اُسوقت جب تو آیا مینے دیکھا کہ دو اژدہے مُنہ کھولے ہوئے تیرے پہلو سے نکلے اور اُنھوں نے کہا کہ اے خلیفہ شعبی سے ہاتھ اُٹھالے اور اُسکو کچھ نکہہ نہیں تو خدائے تعالےٰ کے حکم سے ہم تجکو ذرہ ذرہ کر دینگے پس اے اُستاد یہ کرامت تونے کہاں سے پائی مینے کہا سورہ مزمل کی ملازمت سے حق تعالیٰ نے مجکو یہ درجہ عطا فرمایا۔ اسکے بعد خلیفہ نے اس سورہ کو پڑھنا اختیار کیا جو بادشاہ اُس سے سرکشی کرتے تھے اور خراج نہیں دیتے تھے وہ سب فرمانبردار اور مطیع ہو گئے اور اس سورہ کی برکت اور قوت سے اور ملکوں کو قبضہ میں لایا اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ امام مفضل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ میں چھہ قول لکھے ہین اول یہ ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ہمیشہ پڑھتا ہے ہمیشہ پناہ باریتعالےٰ میں رہتا ہے اور کوئی بلا اُسکے گرد نہیں پھرتی اور تمام آفات دینی و دنیوی سے امین رہتا ہے اور ملوک اور بزرگوں کی نظر مین عزیز ہوتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو ایکبار دن میں اور ایکبار رات میں پڑھے حق تعالیٰ فرشتوں کو منادی کرتا ہے کہ تم گواہ رہو مینے اسکو بخش دیا اور اپنے دوستوں مین سے کر لیا اور تمام دشمنوں پر ہمنے اسکو منصور اور مظفر کر دیا اور تیسرا قول یہ ہے کہ جو کوئی اسکو پڑھے اور پتھر پر دم کرے عجب نہیں کہ وہ پتھر سونا ہو جاوے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایکدفعہ شیخ عبداللہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو کسی قصور مین بغداد میں قید کر دیا تھا ایک مدت کے بعد انکو خلیفہ کے پاس لائے خلیفہ نے کہا کہ اگر تو درویش ہے یہ پتھر کہ تیرے سامنے ہے کہہ کہ سونا ہو جاوے تو تجکو میں چھوڑ دونگا شیخ عبداللہ نے ایک دفعہ تفسیر مین یہ قول لکھا ہوا دیکھا تھا فوراً سورہ مزمل کو پڑھکر اُس پتھر پر دم کیا خدایتعالےٰ کے حکم سے وہ پتھر سونا ہو گیا خلیفہ نے جب یہ کرامت دیکھی اُسیوقت سب بُرے کاموں سے شیخ کے ہاتھ پر توبہ کی اُسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ خلیفہ کے ہاتھ سے شیخ عبداللہ مبارک کا قید ہونا بھی اسیواسطے تھا کہ اُسکو بُرے کاموں سے تائب کرے اسکے بعد فرمایا کہ چوتھا قول یہ ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے یا پاس اپنے رکھے کوئی آفت اُسکو نہ پہنچے اور لوگونکے

Marfat.com

درمیان اور خدا تعالےٰ کی درگاہ میں عزیز ہووے پانچواں قول یہ ہے کہ اس سورہ کا پڑھنے والے کو زہر کارگر نہیں ہوتا اور جادو اثر نہیں کرتا ہے اور تمام بلاؤں سے امین رہتا ہے اور قول چھٹا یہ ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو آب رواں پر پڑھے خدائے تعالے کے حکم سے پانی کھڑا ہو جاوے اور اگر پہاڑ پر پڑھے پارہ پارہ ہو جاوے اور اگر مردہ پر پڑھے خدائے تعالے کے فرمان سے زندہ ہو جاوے اور اگر قیدیوں کی رہائی کی نیت سے پڑھے خلاصی پاویں

اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ مولانا بدرالدین اسحاق نے بات کی کہ ایک دفعہ میں شیخ الاسلام فریدالحق والدین کے ساتھ سفر میں تھا حضرت شیخ اور میں ایک دریا کے کنارے پہنچے وہاں کشتی نہ تھی کہ ہم گذر کرتے حضرت شیخ نے میری طرف منہ کر کے فرمایا کہ میری جوتی اور اپنی جوتی ہاتھ میں لے لے تو ہم گزر کریں مینے جوتی ہاتھ میں لے لی اور پانی کے پاس گئے حضرت شیخ نے فرمایا کہ آنکھ بند کر مینے آنکھ بند کی اپنے تئیں اور شیخ کو دریا کے گھاٹ پر کھڑا دیکھا حضرت شیخ کی ہیبت سے میں کچھ نہ کہہ سکا جب منزل پر پہنچے موقعہ اچھا تھا مینے اس حال سے پوچھا فرمایا کہ سورہ مزمل کو مینے پڑھکر اپنے اوپر اور تجھپر دم کیا راستہ پیدا ہو گیا ہم تم گزر آئے پھر مناسب اس حال کے ایک اور حکایت بیان فرمائی کہ شیخ سلیمان سمرقندی ایک بڑے بزرگ تھے ایک دفعہ انکو حجاج یوسف نے قید کر دیا تھا سر سے پاؤں تک انکے زنجیر ڈالکر تختہ بند کر دیا وہ کہتے ہیں کہ مجکو اس سورہ کی فضیلت یاد آئی تو اسکا پڑھنی شروع کی ہنوز تمام نہوئی تھی کہ تمام زنجیریں اور جولان میرے گر پڑے اور اسی وقت لوگ آئے اور مجکو چھوڑ دیا آخر معلوم ہوا کہ قریب تھا کہ فرشتے عذاب کے اسکو ہلاک کر ڈالتے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ نے ایکسو ستر لڑائیاں اسی سورہ کی قوت سے کی تھیں اور مظفر و منصور ہو کر واپس آئے تھے اور باب خیبر کو اسی سورہ کی برکت سے اکھاڑا اور امیرالمومنین صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس سورہ کی برکت سے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نقل کے بعد میں خواب میں دیکھتا تھا **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ امام یحییٰ معاذ رازی نے کہا ہے کہ اس سورہ کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن اسقدر ثواب دیں گے کہ تمام خلق حیران رہجائیگی اور منہ اس کا

سورہ مزمل

Marfat.com

چودھوین رات کے چاند کی مانند تاباں ہوگا اور براق نور پر اُسکو سوار کر کے بہشت مین لیجایینگے پھر مناسب اس حال کے اور فرمایا کہ تفسیر خواجہ شفیق بلخی ہین مینے لکھا ہوا دیکھا ہے اُنھون نے فرمایا کہ مینے سات سو اُستادون کی شاگردی کی اُن سب نے اس سورہ کی فضیلت اسقدر بیان کی کہ مینے گمان کیا کہ اگر تمام عمر ثواب اور فضیلت اس سورہ کی لکھوں نہ لکھہ سکوں الحمد للہ علی ذالک **تاریخ پانچوین ماہ ربیع الآخر روز چہارشنبہ** میں حضور کی قدمبوسی مجکو حاصل ہوئی مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا نصیر الدین گیاہی اور مولانا برہان الدین غریب سلمہ اللہ حاضر تھے آخری زمانہ کے ذکر میں کلام تھا حضور نے فرمایا کہ یہ تمام علامتیں کہ دمبدم پیدا ہوتی ہیں آخری زمانہ کی ہیں اور لوگ ان علامتوں سے غافل ہیں اسی محل میں فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے رسول علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فرزندان آدم کم پیدا ہونگے اور عورتیں مردوں کے ساتھ شراب پئیں گے اور اُنکی برابر سوار ہوکر کوچہ بکوچہ پھرینگے اور دف بجانیوالے بہت ہونگے اور علما بے عمل بہت ہونگے اور بادشاہ ظلم آشکارا کرینگے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ امیر المومنیں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوتی ہیں اور بازاروںمیں جاتی ہیں تب تم جانو کہ یہ قیامت کے نشان ہیں اسی محل میں فرمایا کہ ایکدفعہ رسول علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے امیر المومنین ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آدمی کی زندگی دُنیا میں سات روز ہے دوسرے اصحاب سُن کر دل تنگ ہوئے اسکے بعد رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ سات روز آخرت کے روزوںمیں سے ہیں یعنی اُس جہان کا ایک دن ہزار سال کا ہوتا ہے اس حساب سے سات ہزار سال ہوتے ہیں اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری وفات کے بعد میری امت کی زندگانی ناخوش ہوگی اور میری امت سے خوش زندگانی وہ شخص ہوگا جو دنیا سے علیحدہ ہوگا اسکے بعد فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چھہ سو سال میں فتنے اُٹھیں گے اور ہندوستان اور ترکستان میں فتنہ اور فساد برپا ہوگا ایک دوسرے کا گوشت اور پوست اکھاڑیگا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں عالم بہت ہونگے

Marfat.com

اور برکت تھوڑی ہوگی اور درویش مردوں کو بیت المال سے کچھ نملے گا اور عورتیں گھر و میں
سوداگری کرینگی اور آشکار اکھائیں گی اور لوگ مال مطربوں اور مسخروں کو دینگے اور
عورتیں چرب زبانی کرینگی اور بادشاہ ولایتوں کو لیوینگے اور بہت سے فساد کرینگے
اور پارساؤں کو تکلیف دینگے اور زاہدوں کو مارینگے اور شراب خواروں سے مشغول
ہونگے اور جہان کو ویران کرینگے تمام خلقت اُنکے ہاتھ سے مفلس ہوجائیگی شادیون
میں شراب خواری ہوگی بیگانی عورتوں سے ملاپ اور اپنی عورتوں سے فساد کرینگے
اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں امت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر ایسا وقت آئیگا کہ گانے والے اور مطرب اور مسخرے اور اہل فساد اہل دُنیا کی آنکھ میں
عزیز ہونگے اور قرآن خوانوں اور عالموں کی قدر نہوگی اور مرد رنگین کپڑے پہنیں گے
اور لڑکوں کو عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کرینگے اور مرد اور عورت ایک جگہہ کھائیں گے اور
لواطت کرنیکا پیشہ اختیار کرینگے اور حاکم حکم بیچینگے اور خلقت کے درمیان بے دیانتی پیدا
ہوگی مال دُنیا کیواسطے حق کو ناحق کرینگے عدل اور انصاف درمیان نرہیگا اور سوداگر خرید
فروخت میں جھوٹ بولینگے پانچ روپیونکے واسطے جھوٹی گواہی دینگے اور زمین سے نباتات
کی برکت اُٹھائی جائیگی اور آسمان سے مینہ کمتر برسے گا اور اگر برسیگا تو بیوقت برسے گا یعنی
جب ایسا حال جہان میں پیدا ہوگا تم یہ جانو کہ قیامت نزدیک پہنچی **اسکے بعد** خواجہ
ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ دجال لعین لعنۃ اللہ علیہ عہد رسول علیہ السلام میں پیدا ہوا ہے اور
وہ اسطور ہے کہ ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہا
کہ یا رسول اللہ ایک عجب چیز پیدا ہوئی ہے کہ ایک یہودی کی عورت نے بچہ جنا ہے کہ صبح
سے چاشت تک بولنے لگا اور نماز ظہر تک بڑا ہوگیا اور نماز عصر تک ڈاڑھی نکل آئی اور
جوان ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا ہذا علامۃ القیامۃ یعنی یہہ
قیامت کی علامت ہے اپنی جگہہ سے اُٹھے اور اُس کو دیکھنے کے واسطے تشریف لیگئے جب
اُسکے حجرے کے نزدیک پہنچے لوگوں نے دجال لعین کو خبر کی کہ پیغمبر خدا تیرے دیکھنے کو تشریف
لا رہے ہیں سنکر دجال بیٹھہ گیا جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر اسکو اسلام لانیکے واسطے کہا

Marfat.com

اُس ملعون نے جواب دیا اُسوقت پیغمبر ؐ کو کہا تو نے مجھپر بڑا جادو کیا ہے کہ مجکو عاجز کردیا
یہ مجکو سکھلادے پیغامبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ملعون میں جادوگر نہیں ہوں بلکہ ایک
پیغمبر خدائے عزوجل کا ہوں اور تیرے پاس اس لئے آیا ہوں تو تو کہے لاالہ الااللہ محمد
الرسول اللہ امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ حاضر تھے کہنے لگے یارسول اللہ حکم دیجئے تو میں اس ملعون
کو مارڈالوں اور اسکا ریزہ ریزہ کردوں اُسیوقت تلوار کھینچ لی وہ ملعون سخت آواز نکالکر اُسی
گھڑی غائب ہوگیا پیغمبر علیہ السلام غمناک ہوئے اور یاروں سے کہا کہ اُسکو شیاطین شلم کے
شہر و نمیں لیگیئے۔ اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ جسروز وہ باہر آئیگا اُس سال میں سخت
قحط ہوگا آسمان سے مینہہ برسنا بند ہوجائیگا اور زمین سے گھاس کم اُگے گی اور یہ سب
علامتیں اس ملعون کے باہر آنیکی ہونگی اسکے بعد فرمایا کہ جب وہ ملعون آخرزمانہ میں باہر
آئیگا پیغمبری کا دعوی کریگا اور جب زور پکڑیگا اور لشکر جمع کریگا پھر خدائی کا دعوی کریگا
(لعنت خدا کی اُسپر اور خاک اُسکے منہ میں اس طرح کہنے پر) اُس ملعون کی پہچان کا یہ نشان
ہوگا کہ اُسکی پیشانی کے درمیان لکھا ہوگا ہوالکافر باللہ العظیم اور گدھے پر سوار ہوگا اور
اُس گدھے کی لگام زرین ہوگی پس جو کوئی اہل فساد ہوگا اُسکی تابعداری کریگا اور خضر علیہ السلام
اُسکے ساتھ ساتھ ہونگے اور کہیں گے یہ ملعون جھوٹا ہے پس مسلمانوں کو گمراہ کریگا۔ بہت
مسلمان کافر ہوجائینگے اور وہ ملعون تمام جہان کے گرد پھریگا ایک ہفتہ میں تمام عالم کے گرد
پھر نکلے گا۔ اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ آخری زمانہ سے غافل نہیں رہنا چاہیے کہ
ساعت بساعت علامتیں اور حالتیں ظاہر ہوتی جاتی ہیں پس خدای تعالے کی طرف
رجوع کرو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اسکے بعد اسی محل میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک
روز رسول علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور اصحاب گرد تھے امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے مہتر عالم علیہ السلام سے سوال کیا اور کہا یارسول اللہ یہ آفتاب اس زمین
سے نکلتا ہے فرمایا ہاں اے ابابکر کلی گردش اُسکی آگ پر ہے اگر رات دن میں ایکبار اُسکا
گذر پانی پر نہوتا بہت خلقت کو جلادیتا اور یہ تمام ستارے کہ آسمان میں ہیں خدای تعالے
کی تسبیح کرتے ہیں خاص کر یہ آفتاب ہرروز خدائے تعالے سے اجازت مانگتا ہے کہ بار خدایا مجکو

Marfat.com

حکم دے کہ تمام کافروں اور عاصیوں کے بام جلادوں - اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے
فرمایا الغرض آخر زمانہ میں ایک زمانہ آئیگا کہ اسکے سال کی درازی مثل ایک مہینہ کی ہوگی اور
مہینہ کی درازی مثل ہفتہ کے اور ہفتہ کی درازی مثل دن کے ہوگی پس اس زمانہ میں عمریں
چھوٹی ہونگی ان دنوں میں سب لوگ ایک نماز نہ پڑھ سکینگے - اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر
جب اس حرف پر پہنچے آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور روئے اور یہ حدیث کہ رسول علیہ السلام
نے فرمائی ہے زبان مبارک پر لائے کہ میری امت میری ہجرت کے بعد دنیا میں پانچ طبقے
ہوگی ہر طبقہ سو سال تک ہوگا اسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اسکی تفصیل بیان فرمائی کہ
(پہلا طبقہ) تقوے اور عمل صالح سے آراستہ ہوگا سو سال تک، (دوسرا طبقہ) اہل تواضع اور
ترحم ہوگا تین سو سال تک اور (تیسرا طبقہ) ایکدوسرے کو قتل کریگا اور عمل انکے تمام دوزخ
کی طمع سے ملی ہوئے ہونگے چار سو سال تک (چوتھا طبقہ) وہ ہوگا کہ صلہ رحم کو قطع کرینگے
اور ایک دوسرے سے منہ پھیرینگے اور محتاج کی فریاد نہیں سنینگے پانسو برس تک اور
پانچواں طبقہ) وہ ہوگا کہ وہ ظالم اور عاصی اور نافرمان ہونگے سات سو سال تک اسکے بعد
خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب سات سو سال والا طبقہ ہوگا اسمیں زلزلے بہت ہونگے
اور علماء باعمل فوت ہو جائینگے اور امر معروف اور نہی منکر ایک ہو جائیگا کوچہ بکوچہ خون ہونگے
سات سو بیس سال تک خلق کے درمیان حیوان بہت ہونگے اور وہ ایسے غالب ہونگے
کہ انکے درمیان کوئی شخص گذر نہیں سکیگا اور زمین میں گھاس کم اگے گی اور زراعت بلاسبب خراب
ہو جائیگی اور لوگ ایکدوسرے کا گوشت اور پوست اتارینگے اور برے کام کرینگے دنیا
کے مال کیواسطے مسلمان مسلمانوں پر تلوار کھینچینگے اور اسلام خوار ہوگا اور مشائخ ناحق مارے
جائینگے اور خیر و برکت درمیان سے اٹھ جائیگی اور فساد آشکارا ہوگا سات سو تیس سال تک
اسکے بعد جنگلی درندے شہروں میں آکر روز روشن میں مسلمانوں کے فرزندوں کو کاٹینگے اور امرا
اور بادشاہ ظالم اور سخت پیدا ہونگے چنانچہ وہ شہر دہلی کو ویران کرینگے اور مسلمانوں کو آزار
دینگے اور مارینگے اور اسلام شہروں میں بہت کم ہوگا اور عالم بے عمل بہت ہونگے اور جو فتنہ
کہ اس زمانہ میں پیدا ہوگا وہ علماء بے عمل اور مشائخ ریائی سے پیدا ہوگا ہر ولایت اور ملک اور

Marfat.com

شہروں میں بادشاہی اُٹھ جائیگی اسلام اور مسلمان اور اُنکے شہر ویران ہونگے اور مسلمانی ضعیف
ہوجائیگی اور دوست دشمن ہوجائینگے اور جو کوئی کسی کے پاس کچھ مال دیکھیگا اس فکر
میں ہوگا کہ کسیطرح اُس سے لے لیوے اور اُسکو مار ڈالے اور مسلمان مفلس ہوجائینگے
اور ظلم آشکارا ہوگا سوائے کمینوں کے کوئی مالدار نہوگا اور خلقت فساد سے اندیشہ نکریگی
دن اور رات جھوٹ اور غیبت اور حسد اور فحش اور لہو اور لعب اور قمار بازی اور گانے
بجانے اور بُرے کاموں میں مشغول ہونگے سات سَو چالیس سال تک اسکے بعد عورتوں میں
شہوت غالب ہوویگی کہ کوئی عورت ایک خاوند پر قناعت نکریگی بلکہ سو سو سے زیادہ تک
کرجائینگی اور عورتیں بے شرم ہوجائینگی کوچہ اور بازاروں میں اُنسے فتنہ برپا ہوگا چنانچہ
مرد آپسمیں ایکدوسرے پر اُنکے واسطے تلواریں کھینچینگے اور شہر اُنسے آباد کرینگے اور شہر
بشہر خراب پھرینگے فتنوں کے سبب سے اس شہر سے اُس شہر تک دشواری سے پہنچیں گے
اہل علم مارے جائینگے مشائخ اور درویش کی کوئی عزت نکریگا اور کوئی اُنکو نہ پوچھیگا یتیم اور
بیوہ عورتیں خوار پھرینگی اور بھوک سے مرجائیں گی اور ولایت باغی ہوجائیگی اور سادات اور
دانشمند اور درویش اور علما قرآن شریف کو بیچتے پھرینگے کوئی اُن سے خرید نکریگا اور قحط اور ارزانی
دمبدم ہوگی شراب خوار بہت ہونگے شراب پینے اور فساد کرنے سے فخر کرینگے اہل فساد اور
مسخروں کی عزت ہوگی نیک لوگ خوار ہونگے اور دوستی زبانی ہوگی مسلمان لوگ بے دست اور
بے زبان اور بے دل اور کانوں سے گویا بہرے ہونگے خیانت بہت ہوگی راہزن اور بداندیش
بہت ہونگے اور تمام جہان فتنہ سے پُر ہوگا سات سو پچاس سال تک اسکے بعد جب آفتاب
نکلیگا اُسکے مطلع میں خون ہوگا اور تمام کنارے آسمان کے دو نیزہ کے قیاس تک خون کی مانند
ہوجائینگے اور تین گھڑی تک اُن دنوں میں مطلع آفتاب میں خون رہیگا آدھے جن اور آدھے آدمی
ایکروز میں مرجائیں گے سخت آندھی چلے گی اور بہت لوگ مرجائینگے اور طوفان اور بہت سی
علامتیں پیدا ہونگی اور شہروں میں آگ بہت لگے گی سات سو ساٹھ سال تک اسکے بعد مینھ برسے گا
اور اُسکی بوندیں مرغی کے انڈے کی برابر ہونگی اور اُس سال میں کئی ہزار مویشی ہلاک ہونگے
اور زراعت تلف ہوجائیگی سات سو ستر سال تک اسکے بعد قرآن اُٹھایا جائیگا اور آفتاب مغرب

Marfat.com

کیطرف سے نکلے گا توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا اسکے بعد توبہ قبول نہو گی اور جس روز کہ آفتاب مغرب سے نکلیگا وقت زوال تک برقرار رہیگا اسکے بعد اُسی طرح اتر آئیگا سات سو اسّی سال تک اور دجال لعین باہر نکلیگا اور خلقت کے درمیان نشان پیدا ہو گا جو کوئی مؤمن ہو گا اُسکی پیشانی مین نقش ایمان ظاہر ہو گا اور جو کوئی منافق ہو گا اُسکی پیشانی مین نقش کافری لکھا ہو گا نعوذ باللہ منہا اسکے بعد جب خواجہ اس حرف پر پہنچے چلا کر روئے اور فرمایا کہ خدا جانے اسکے بعد کیا پیدا ہووے اور قیامت کب آوے الحمد للہ علی ذالک +

چھٹی تاریخ ماہ جمادی الآخر روز شنبہ مین مجکو حضور کی پابوسی نصیب ہوئی اولیاء کرام کی بزرگی کا بیان ہو رہا تھا حضور نے فرمایا عند ذکر الاولیاء تنزل الرحمہ یعنے اولیاء کرام کا ذکر کرنیکے وقت رحمۃ نازل ہوتی ہے اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ شیخ نجم الدین صغری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے مینے سُنا ہے کہ منازل امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ذکر الاولیاء عبادۃ یعنی اولیا کا ذکر عبادت ہے اور عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتے ہیں **اسکے بعد** اسی محل مین فرمایا کہ نقل ہے کہ ایک دفعہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ عاقل کون ہے جواب دیا کہ جو کوئی شر اور خیر کے درمیان تمیز کرے وہ عاقل ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اے ابو حنیفہ چارپائے بھی تمیز کر سکتے ہین درمیان اُن لوگونکے کہ اُنکو مارتے ہیں اور درمیان اُن لوگونکے کہ اُن کو چارہ دیتے ہیں ابو حنیفہ نے کہا کہ آپکے نزدیک کون عاقل ہے کہا کہ جو شخص درمیان دو خیر اور درمیان دو شر کے تمیز کرے تو دو خیر میں سے خیر الخیرین اختیار کرے اور دو شر میں سے شر الشرین سے بھاگے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا خواجہ اویس قرنی کے ذکر میں کلام تھا فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب پہنچا صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکا خرقہ مبارک کسکو دیا جائے فرمایا کہ اویس قرنی کو دینا **اسکے بعد** جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ خلافت پر بیٹھے کوفہ میں آئے اور منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے اہل مسجد اٹھو کوئی تمہارے درمیان قرن سے ہے اُنھون نے کہا کہ ہی ہیں فرمایا میرے پاس اُسکو بھیجو کئی آدمی فاروق کے پاس پہنچے اُن سے اویس کی خبر دریافت کی اُنھوں نے کہا کہ ہم اُسکو نہین پہچانتے عمر نے کہا کہ رسول خدا نے

بیان فضیلت اولیاء کرام

Marfat.com

نشان دیا ہے آپکا فرمانا خلاف نہیں ہے اسکے بعد ایک نے کہا کہ وہ تو بہت ہی حقیر ہے
اُس سے جو امیر المومنین کہتے ہیں وہ تو دیوانہ اور احمق ہے لوگوں سے اُسکو نفرت ہے شہر
میں آتا نہیں اور کسی کے ساتھ اُسکو صحبت نہیں جو لوگ کھاتے ہیں وہ کھاتا نہیں اور نہ اُسکو
غم ہے اور نہ خوشی جب لوگ روتے ہیں وہ ہنستا ہے اور جب ہنستے ہیں وہ روتا ہے امیر المومنین
عمر نے کہا وہ کہاں ہے کہا وہ وادی عرنہ میں اونٹ چراتا ہے اسکے بعد عمر اور علی رضی اللہ عنہما
اُس وادی میں تشریف لیگئے جب وہاں پہنچے دیکھیں تو وہ نماز پڑھ رہا ہے اور حق تعالی نے
اُسکے اونٹونکی رکھوالی کو فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جب اویس رح نے آدمی کی آہٹ معلوم کی نماز
تہ کردی پس عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اُسنے سلام کا جواب دیا امیر المومنین عمر نے پوچھا کہ تیرا
نام کیا ہے اُسنے کہا میرا نام عبداللہ ہے عمر نے کہا عبداللہ تو ہم بھی ہیں خاص تیرا نام کیا ہے
اُسنے کہا اویس رح ہے عمر نے کہا ہمکو ہاتھ دکھلا اُسنے ہاتھ دکھلایا جو نشان پیغمبر علیہ السلام نے
فرمایا تھا اُسمیں دیکھا پس عمر نے کہا کہ اے اویس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجکو سلام
پہنچایا ہے اور کہا ہے کہ میری امت کے لئے دعا کر اویس رح نے کہا کہ اے عمر دعا کرنیکے لئے
تو زیادہ اولے ہے کہ دنیا میں تجھ سے زیادہ عزیز کوئی نہیں ہے عمر فاروق نے کہا میں
تو دعا کرتا ہی ہوں لیکن تو پیغمبر علیہ السلام کی وصیت کو بجالا اویس رح نے کہا یا عمر بہت اچھا
مگر اس پہاڑ میں دیکھ لو کوئی اور اویس نہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام نے تیرا
نشان دیا ہے اویس رح نے کہا اچھا اول مرقعہ رسول علیہ السلام کا مجکو دو تو دعا کروں اُنہوں
نے رسول علیہ السلام کا خرقہ مبارک اویس کو دیا اور کہا پہن لے پھر دعا کرنا اویس رح نے کہا
صبر کرو اول حاجت مانگ لوں یعنی دعا کرلوں پھر پہنونگا پس اویس رح نے اُسے بہت دور
جا کر خرقہ رکھدیا اور اُمت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے زاری سے مناجات کرنے لگا
حق تعالی سے آواز آئی کہ اے اویس رح خرقہ پہن لے کہ اتنی ہزار امت محمد ؐ کو مینے تیری دعا
سے بخشدیا اویس رح نے کہا جب تک ساری اُمت کو نہیں بخشیگا میں نہیں پہنونگا کیونکہ پیغمبر ؐ
نے خود مجکو دعا کے لئے فرمایا ہے عمر اور مرتضی رضی اللہ عنہما نے کہا رسول علیہ السلام کا ایک کام
تم بجالائے ایک کام باقی ہے اُسکو بجالاؤ اتنے میں آواز سنی کہ اتنے ہزار کو تیری دعا سے مینے

Marfat.com

بخشد یا خرقہ پہن لے اُویس نے کہا جب تک ساری اُمت کو نہیں بخشیگا نہیں پہنونگا پس کر
مرتضٰے اویسؒ کے پاس آگئے اویسؒ نے کہا اگر تو پاس نہ آتا اس خرقہ کو میں نہ پہنتا جبتک ساری
اُمت کو بخشوا نہ لیتا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ یہ اُن لوگونکی حکایت ہے جن کو
کوئی جانتا نہیں کہ کون ہیں اور نہ کوئی اُنکو پوچھتا ہے اسکے بعد امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ اویس کو مینے ایک کملی اونٹ کی پشم کی پہنے ہوئے اور سر اور پاؤں سے ننگا دیکھا کہ
اس کملی کے درمیان اٹھارہ ہزار عالم کی نعمت رکھتا تھا اُسوقت حضرت عمرؓ نے خلافت سے
اپنا دل اُٹھا لیا اور کہا کوئی ہے کہ اس خلافت کو میرے سے لے لیوے اور مجکو اسسے خلاصی
دے اویسؒ نے کہا کہ اے عمرؓ یہ ایسا کیا کہتے ہو یہاں خود فروشی نہیں ہے پھینکدو جو کوئی
چاہیگا لے لیگا خرید و فروخت کا کیا کام ہے اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بہت روئے اور چاہا
کہ خلافت کو چھوڑ دیں صحابہ جمع ہوئے اُنھوں نے کہا کہ جس چیز کو صدیق اکبر نے قبول کیا
اسکو چھوڑنا نہیں چاہیے کیونکہ آپکا ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت پر شرف رکھتا ہے
اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ہرگز کسی کے دل میں یہ نہ گذرے کہ اویسؒ کا
مقام امیر المومنین عمرؓ سے عالی اور اَولےٰ تھا یہ ایسا نہیں ہے کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی عادت شریف یہ تھی کہ جب کسی بوڑھی عورت کے گھر تشریف لیجاتے فرماتے
محمدؐ کو دعا سے یاد رکھنا پس عمرؓ نے کہا کہ یا اویسؒ تو رسول علیہ السلام کی زیارت کیواسطے
کیوں نہ آیا کہا کہ تم نے اُنکو دیکھا ہے کہا ہاں کہا تم نے آپکی پیشانی مبارک دیکھی ہے بتلاؤ ابرو
مبارک پیوستہ تھی یا کشادہ عمرؓ کچھ نہ کہہ سکے پھر کہا تم محمدؐ کے دوست ہو کہا ہاں کہا اگر تم
دوست صادق تھے اُس روز کہ دندان مبارک شہید ہوئے تم نے موافقت کی حکم سے
اپنے دانت کیوں نہ توڑے کیونکہ شرط دوستی اور موافقت کی یہ ہی پس اپنا منہ کھول کر
دکھلایا کہ دیکھو یہاں تمام دانت توڑے ہوئے ہیں اور کہا اگرچہ مینے ظاہر میں آپکو نہیں
دیکھا تھا لیکن مینے آپکی موافقت کرکے یہ کام کیا تھا اُسوقت اُنھونے جانا کہ اسکا منصب
بلند ہے کہ اسنے بغیر دیکھے رسول علیہ السلام کی موافقت کی اسکے بعد امیر المومنین عمرؓ
نے کہا کہ یا اویسؒ میرے لئے دُعا کرو کہا میں نماز میں دُعا کرتا ہوں اگر تم قبر میں اپنا ایمان

Marfat.com

سلامت لیجاؤ گے میری دعا سے تمکو فائدہ نہیں نہیں تو دعا سے کچھ فائدہ نہیں لے سکے بعد
اسی محل میں فرمایا کہ امام احمد حنبل رح کو کئی سال تک کسی نے ہنستے ہوئے نہ دیکھا جب اُنکے
وصال کا وقت قریب پہنچا اُنھوں نے تبسم کیا حاضرین نے سوال کیا کہ کبھی ہم نے آپ کو
ہنستے نہیں دیکھا وقتِ نزع تبسم کرنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ ابلیس لعین میرے سامنے کھڑا
ہاتھ ملتا ہے مینے کہا کہ تو افسوس کیوں کرتا ہے اُسنے جواب دیا کہ اے امام افسوس اس بات کا
کرتا ہوں کہ تو میرے ہاتھ سے اپنا ایمان خوب سلامت لے گیا اُسکی خوشی لیے میں ہنسا کہ الحمد للہ
بارے اُس سے میں اپنا ایمان سلامت لیگیا پھر اسی محل میں فرمایا کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ
عنہ نے خواجہ اویس رح کو کہا کہ مجکو وصیت کر اُسنے کہا کہ تو خدا کو پہچانتا ہے کہا پہچانتا ہوں کہا
اگر غیر خدا کے کسی کو نہ پہچانے تجکو بہتر ہے فاروق نے کہا خدا جانتا ہے اسکے بعد فاروق نے
چاہا کہ اویس کو کچھ دیوے اُسنے جیب میں ہاتھ مار کر چاندی نکالی اور کہا اسکو مینے شتربانی سے
جمع کیا ہے اگر تو ضامن ہو جاوے کہ جبتک روپیہ جو میرے پاس ہیں میں کھالوں پھر کسی
دوسرے کا محتاج نہونگا تب میں تیرے سے بھی کچھ لے لیتا ہوں اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ
بالخیر نے فرمایا کہ خواجہ اویس نے یہ کہکر فرمایا کہ تکلیف ندو واپس چلے جاؤ کیونکہ قیامت نزدیک
ہے پھر قیامت میں ملاقات کرینگے کہ جدائی نہوگی اب تو میں قیامت کے توشہ میں مشغول ہوتا ہوں
پھر عمر اور علی رضی اللہ عنہما واپس تشریف لیگئے اسکے بعد اسی محل مین اُسکی بزرگی میں اور فرمایا
کہ ایک دفعہ ہرم رحمۃ اللہ علیہ کوفہ مین گئے اور وہ کہتے ہیں کہ مینے فرات کے کنارے اویس رح
کو وضو کرتے دیکھا اُسکی صفتوں سے اسکو مینے پہچانا اور سلام کیا اُسنے جواب دیا کہ حیاک یا ہرم
بن برخیا تو نے مجکو کس طرح پہچانا اور میرے پاس تجکو کون لایا مینے کہا یا اویس رح تمنے میرا
اور میرے باپ کا نام کیونکر جان لیا کہا جسکے علم سے کوئی چیز باہر نہیں اُسنے مجکو خبر کی اور مینے
تیری روح کو پہچان لیا کیونکہ مومنوں کی روحیں ایک دوسرے سے آشنا ہیں مینے کہا کوئی روایت
رسول علیہ السلام کی سناؤ اویس رح نے کہا مینے اُنکو ظاہر نہیں دیکھا لیکن اُنکی حدیث دوسروں سے
مینے سنی ہے اور پڑھی ہے چونکہ ذکر میں مشغول رہتا ہے اس لیئے اس کی طرف مشغول نہین
ہوتا ہوں مینے کہا قرآن کی کوئی آیت پڑھکر سنا اُسنے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم زار زار پس

رو کر کہا کہ حق تعالی فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون وما خلقنا السماء والارض وما بینہما لاعبین وما خلقنا ہما الا بالحق ولکن اکثرہم لایعلمون ان یوم الفصل میقاتہم اجمعین یوم لایغنی مولا عن مولا شیئا ولاہم ینصرون الا من رحم اللہ انہ ہو العزیز الرحیم تک پڑھا اور نعرہ مارا اور بیہوش ہوگیا جب ہوش میں آیا کہا اے لڑکے کیا چیز تجکو یہاں لائی میں نے کہا میں چاہتا تھا کہ تجھ سے انس کروں اور آرام پاوں اُسنے کہا میں نہیں جانتا کہ جس شخص نے خدا کو پہچانا وہ غیر کے ساتھ انس پکڑے اور غیر سے آرام پاوے اسکے بعد ہرمزنے کہا کہ مجکو کوئی وصیت کر اُسنے کہا کہ موت پاؤں کے نیچے ہے جب تو سو جاوے اور جب اُٹھے اور گناہ کو چھوٹا نہ جان اُسکو بڑا سمجھ کہ اسمیں تو عاصی ہو جائیگا اگر تونے گناہ کو چھوٹا سمجھا اپنے خداوند کو چھوٹا سمجھا اسکے بعد ہرمزنے کہا مجکو کہاں رہنے کا حکم ہے کہا شام میں مینے کہا وہاں معیشت کیونکر ہوگی کہا اے ہرخیا کے فرزند جب آدم اور حوا اور نوح اور ابراہیم اور داؤد اور محمد علیہم السلام مرگئے اور میں اور تو اور سب مرجاینگے اور کہا وصیت میری یہ ہے کہ ایک گھڑی موت سے غافل ہو اور جب تو اپنی قوم میں پہنچے اُنکو نصیحت کر اور لوگوں کو بھی نصیحت کرتا رہ اور قوم کی موافقت سے ایک قدم آگے نرکھ تو تو بیدین ہو جاوے اور اُسکے سبب سے دوزخ میں گر جاوے پس دعا کی اور کہا اے فرزند ہرخیا جا اب رخصت مجکو بھی دعا سے یاد رکھنا میں تمکو دعا سے یاد رکھونگا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مینے دراحت الارواح میں لکھا ہوا دیکھا ہے ربیع حشام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایکدفعہ اویس کی زیارت کو گیا نماز فجر اُسنے ادا کر لی تھی وظیفہ میں مشغول ہوا مینے کہا کچھ دیر صبر کروں وظیفہ سے اب فارغ ہو جائیگا ایک نماز سے دوسری نماز تک پڑھتا تھا بس نہیں کرتا تھا اسی طرح تین دن رات مینے فرصت کا انتظار کیا مینے اُسکو وظیفہ سے فارغ نپایا اس تین دن رات میں اُسنے نہ کچھ کھایا اور نہ سویا چوتھی رات ایک ساعت اُسکی آنکھہ میں نیند آئی فوراً بیدار ہوا اور کہا خداوندا میں پناہ چاہتا ہوں بہت سونے والی آنکھہ اور بہت کھانے والے پیٹ سے مینے اپنے دل میں کہا مجکو یہی نصیحت کافی ہے میں واپس چلا گیا اور اُسکو تکلیف ندی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مینے ایسا بھی سنا ہے کہ اویس کسی رات نہیں سویا ہے کہتا آج کی رات رکوع کی ہے فجر تک رکوع میں ہتا اُسکو لوگوں نے

Marfat.com

کہا کہ تو رات کو فجر تک سجدہ میں کیونکہ بسر کرتا ہے کہا سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا چاہئے
میں ایکبار تمام کہنے نہیں پاتا ہوں کہ دن ہو جاتا ہے کہا یہہ اس سبب سے کرتا ہوں کہ فرشتوں
کی طرح عبادت کروں اسکے بعد ایک عزیز حاضر تھا اُسنے عرض کی کہ نماز میں خشوع کیا ہے
آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرے پہلو میں تیر ماریں اُس سے تجھے خبر نہو۔ اسکے بعد اسی محل میں فرمایا
کہ شیخ سعد الدین حمویہ سے لوگوں نے پوچھا کہ تو کیونکر ہے کہا کیونکر ہووے وہ شخص کہ صبح
اُٹھے اور نجانے کہ رات تک کیونکر جیونگا کہا تیرا کام کیونکر بنتا ہے کہا آہ اور زاری کے ساتھ اسکے
بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور کہا کہ اگر تو خدا پرست ہو تو آسمان
والوں اور زمین والوں کی سعادت کو قبول نکرے جبتک تو اُسکا یقین نکرلے بندہ نے عرض کیا
کہ ہمکو یقین اُسکا کیونکر حاصل ہو کہا جب امین ہووے تو اس سے جو کچھ تیرے واسطے کیا ہے
اور فارغ دیکھے تو اپنے تئیں اُسکی پرستش میں اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا
کہ جو شخص تین چیزونکو دوست رکھتا ہے دوزخ اُسکی رگ گردن سے زیادہ نزدیک ہے
ایک کھانا عمدہ کھانا دوسرے لباس عمدہ پہننا تیسرے دولتمندوں کے ساتھ بیٹھنا اسکے
بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز خواجہ اویس قرنی سے لوگوں نے کہا کہ ایک مرد ہے کہ عرصہ
تیس سال سے قبر میں پانوں لٹکائے بیٹھا ہے اور کفن قبر میں لٹکایا ہوا ہے اور خدا سے
مشغول ہے اور دونو پانوں قبر میں لٹکائے ہوئے ہر دم روتا ہے اویس نے کہا مجکو وہاں
لیچلو لیگئے جب اویس نے اُس مرد کو اس صفت سے دیکھا کہا کہ تیس سال سے تجکو قبر اور
کفن نے خدا سے مشغول کیا ہے اور پاؤں گور میں لٹکائے ہیں اور قبر اور کفن کو سنوار رکھا ہے
اُس مرد نے جب خواجہ اویس کی طرف دیکھا حال اُسپر کشف ہوا اور نعرہ مارا اور جان دی
اور قبر میں گر پڑا اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ گور اور کفن
حجاب تھا اور دیکھ کیا تھا اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے اسی محل میں فرمایا کہ خواجہ ابو تراب
نخشبی قدس اللہ سرہ العزیز کا ایک مرید تھا جب اُسکا کام کمالیت کو پہنچا جب وہ مرید خواجہ کے
پاس آتا اسکو فرماتے کہ تجکو بایزید کے پاس جانا چاہئے تو باقی نعمت اُنسے تجپر مکاشفہ ہو جاوے
اور وہ مرید چونکہ کمال حال میں تھا اسکو جانا دشوار نظر آتا تھا الغرض جب اسکو بہت تنگ کیا کہ

Marfat.com

بایزید کے پاس جانا چار وہ اُٹھکر روانہ ہوا آدھا راستہ طے کیا تھا کہ بایزید قدس اللہ سرہ العزیز اُس کو راستہ میں ملاقی ہوئے جب اُس مرید کی آنکھ بایزید سے دوچار ہوئی اُس مرید نے نعرہ مارا اور گر پڑا جب لوگوں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مرا پڑا تھا جب باقی نعمت اُسپر مکاشفہ ہوئی طاقت نہ لاسکا جان دی **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ بایزید عجب کامل تھے کہ کامل لوگ اُنکے دیکھنے کی طاقت نرکھتے تھے اُسوقت حضور نے یہہ بھی فرمایا کہ جب آدمی کمالیت کو پہنچتا ہے اُسمیں تمام اوصاف حق کے مرکب ہوجاتے ہیں پس اچھا وہ شخص ہے کہ اوصاف باریتعالی میں یگانگی کرسکے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک بزرگ تھے کہ تین رات دن سے اُنھوں نے کچھ نکھایا تھا جو تھے روز ایک دینار زر اُن کو راستہ میں پڑا نظر آیا نہ اُٹھایا کہ کسی کا گر پڑا ہوگا اسکے بعد ایک بکری دیکھی کہ چلی آتی ہے اور اُسکے مُنہ میں ایک روٹی ہے بکری نے روٹی اُس بزرگ کے آگے رکھدی اُس بزرگ نے نہ لی کہ کسی کی اُٹھا لائی ہوگی پس وہ بکری بولی کہ تو یہ روٹی لے میں جانتی ہوں کہ تو اللہ کا بندہ ہے یہ روزی حلال کی ہی جب اُس بزرگ نے روٹی لینے کیواسطے ہاتھ دراز کیا بکری غائب ہوگئی اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ جسنے خدا کو پہچانا کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نہیں رہتی اور دوسرے معنی سے جاننا چاہیئے کہ خدا کو خدا کے ساتھ پہچان سکتے ہیں جو کوئی خدا کو جانتا ہی ہر چیز کو جانتا ہی **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُر آب ہوئے اور فرمایا کہ آدمی کی سلامتی تنہائی میں ہے اور تنہائی وہ ہی کہ فرد ہو وحدت میں اور وحدت وہ ہی کہ خیال غیر کا اُسکے دل میں سماوے تو سلامت رہتا ہی اگر خیال غیر ہے تو درست نہیں ہی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اُسکا پر تو تیرے دل میں ہونا چاہیئے یعنی ہر دم دل کو حاضر رکھہ تو غیر اُسمیں راستہ نپاوے چنانچہ خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی طلبت الرفعۃ فوجدتہ فی التواضع وطلبت الریاسۃ فوجدتہ فی النصحۃ وطلبت المروۃ فوجدتہ فی الصدق وطلبت الفخر فوجدتہ فی الفقر وطلبت النسبۃ فوجدتہ فی التقوی وطلبت الشرف فوجدتہ فی القناعۃ وطلبت الراحۃ فوجدتہ فی الزہد الحمد للہ علی ذالک بست و نہم ماہ جمادی الآخر میں حضور کی پابوسی کی مجکو دولت حاصل ہوئی اُسروز بندہ نے چند جزو کاغذ کے جس میں الفاظ دُربار گوہر نثار خواجہ راستان کے لکھے ہوئے تھے حضور کے آگے

کمالیت کا بیان

عزلت کا بیان

رکھکر عرض کی کہ یہہ بیچارہ جو کچھہ زبان فیض بیان مخدوم سے سنتا ہے جہانتک فہم اور ادراک یاری دیتا ہے اُسکو لکھہ لیتا ہے اور **فضل الفوائد** اس کا نام رکھا ہے جب بندہ نے یہ عرض کی جزوں کو دست مبارک میں لیکر شرف ملاحظہ سے مشرف فرمایا جس مقام میں کہ پہنچتے تھے فرماتے تھے کہ خوب لکھا ہے اور تمام اچھا رکھا ہے جہاں بندہ سے کوئی بات رہگئی تھی اپنے دست مبارک سے اُسکو صحیح کرتے تھے **اسکے بعد** حاضرین کی طرف مُنہ کر کے فرمایا کہ خسرو سے یہ بہت ہی کہ اسقدر فوائد لکھے ہیں اس سبب سے کہ وہ تمام وقت بحر معانی میں سر سے پاؤں تک غرق رہتا ہے لیکن حق سبحانہ تعالے نے خسرو کے تمام اعضا عقل اور فضل سے گوندھے ہیں کیونکہ تمام دن بحر معانی مین شناوری کرتا ہے اور ہزاروں دُرِّ معانی نکالتا ہے اور لکھتا ہے اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے جب بندہ نوازی اور شکستہ پروری کی بندہ اُٹھا اور سر زمین پر رکھا اور کہا کہ یہہ سب معانی کہ اس بیچارہ کے دل میں جگہ دیتے ہیں حضور کی قوت اکرام کی برکت سے ہیں کہ اس بیچارہ کی پرورش فرماتے ہیں الحمد للہ علی ذالک اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے کلاہ خاص اور پیراہن خاصہ بندہ کو عطا کیا **اسکے بعد** شیخ معین الدین سنجری قدس اللہ سرہ العزیز کی بزرگی کا ذکر شروع ہوا آپنے فرمایا کہ جبوقت شیخ معین الدین خواجہ عثمان ہرونی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں پہنچے اور بیعت حاصل کی وہ بھی جو فوائد زبان شیخ سے سُنتے تھے اُنکو لکھہ لیتے تھے چنانچہ یہ حکایت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی مین مینے اُن فوائد میں لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ خواجہ حسن بصری کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موالی میں سے تھیں پس ایکروز اُنکی والدہ کام میں مشغول تھیں خواجہ حسن بصری روتے تھے کیونکہ ابھی دودھ پیتے تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پستان مبارک اُنکے مُنہ میں دیا اُنھوں نے اُسکو چوسا چند قطرے دودھ کے اُسمیں سے نکلے اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ چندیں ہزار برکتیں جو حق تعالے نے خواجہ حسن بصری کو عطا فرمائین اُن چند قطرات دودھ کی برکت سے ہیں اُسوقت خواجہ نے مناسب اس حال کے فرمایا کہ جب مرید پیر کی خدمت میں آوے جو کچھہ پیر کی زبان سے سُنے اُسے عمل میں لاوے یعنی جو کلام عبادت میں ہو اُسکو عمل میں لاوے اور جو پند و نصیحت وغیرہ میں ہو اُسکو لکھہ لیوے کیونکہ حق تعالی ہر حرف کے عوض جو وہ کتاب میں لکھتا ہے ایک محل جنت

Marfat.com

میں اسکا نام بنا کرتا ہوا اسکے بعد فرمایا کہ جو نعمت مُریدوں کو ملتی ہے وہ پیر کی برکت سے ہے پس جو کچھ سُنے
گوش اور ہوش اُس سے متعلق رکھے تو ذرہ اُس نعمت سے فوت نہو وے اسکے بعد فرمایا کہ
شیخ الاسلام فریدالحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی زبان گوہر فشان سے جو فوائد وغیرہ دعاگوی
سُنتا تھا لکھ لیتا تھا پس جسوقت دعاگوی ایک لحظہ مجلس سے غائب ہوتا جب جاتا فرماتے تو کہاں
تھا جو فوائد پہلے بیان فرمائے ہوتے اُنکو پھر بیان فرماتے اگر دعاگوی میں غفلت کا نشان دیکھتے
دعاگوی کی طرف مُنہ کرکے فرماتے تو حاضر ہے **اسکے بعد** خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کی برکت
حاصل کرنے میں کلام ہوئے آپنے حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ حسن بچہ تھے ایکروز انھوں نے پیغمبر
علیہ السلام کے کوزے میں پانی پیا رسول علیہ السلام نے پوچھا اس کوزہ میں سے پانی کس نے
پیا ہے کہا حسنؓ نے فرمایا چونکہ اس کوزہ سے اُسنے پانی پیا ہے علم اسمیں سرایت کریگا۔ اسی محل میں
ام سلمہؓ نے حسن کو رسول علیہ السلام کی گود دیدیا رسول علیہ السلام نے انکے حق میں دعا فرمائی پس جو
کچھ اُنھوں نے پایا کوزہ رسول علیہ السلام اور اُنکی دعا سے پایا **اسکے بعد** اسمیں کلام ہوا کہ
بعض درویش جو مجلس سماع میں ہوتے ہیں اور رقص کے وقت نعرے مارکر بیفائدہ آواز نکالتے ہیں
خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا وہ سخت بُرا کرتے ہیں اہل سماع ایسے نہیں کیا کرتے ہیں اور یہ کاملونکا
کام نہیں ہے جہاں بلہوس فضول ہوتے ہیں اُنسے ایسا ظہور میں آتا ہے کیونکہ خواجہ حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سماع میں آواز نکالے یعنی فریاد کرے اور نعرے مارے حقیقت
جانو کہ وہ شیطانی ہے کہ شیطان سے جنا ہے لیکن جو روحانی ہے وہ عالم ملکوت میں ہے اُسمیں انہیں
سماع کیوقت حرکت اور حس نہیں ہوتی دریائے معرفت میں وہ شناوری کیا کرتا ہے اور ہر دو ہزار
عالم سے اسکو خبر نہیں ہے جیسا کہ سونا کٹھالی میں پگھلتا ہے اسی طرح اہل سماع عالم تحیر میں پگھلتے
ہیں **اسکے بعد** مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایکدفعہ خواجہ حسن بصری مجلس
میں وعظ فرمارہے تھے کہ حجاج نہایت شوکت اور دبدبہ اور جاہ وحشم کے ساتھ تلواریں کھینچے ہوئے
آیا ایک بزرگ اُس مجلس میں حاضر تھا اُسنے دل میں کہا کہ آج حسن کا امتحان کرتا ہوں غرض حجاج
آکر بیٹھ گیا خواجہ حسن رضی اللہ عنہ نے ایک ذرہ حجاج کیطرف توجہ نکی اور اُسی طرح برابر وعظ کرتے
رہے اور بند نہوئے جب مجلس ختم ہوئی اُس بزرگ نے کہا کہ راستی یہ ہے تو اے حسن اور حجاج آگے

Marfat.com

گیا اور حسن کا بازو پکڑ کر کہا کہ اے لوگو اگر چاہتے ہو کہ مرد کو دیکھو خواجہ حسن کو دیکھو اسکے بعد

حجاج بن یوسف کی حکایت

اسی محل میں حجاج یوسف کی حکایت کا بیان ہوا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ لوگوں نے حجاج کو خواب میں دیکھا کہ میدان قیامت میں پڑا ہے لوگوں نے کہا تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا جو کچھ موحدین چاہتے ہیں لوگوں نے اس بات کو خواجہ حسن بصری کے پاس کہا اُنہوں نے کہا ہرگز اُسکا اعتبار نکرو کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ اس عیاری کے ساتھ آخرت کو بھی پالیوے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ یہہ بات اُسکی اِس سبب سے تھی کہ اُسنے حالت نزع مین مناجات کی تھی کہ الٰہی تو اس تنگ حوصلہ کو ایساد کھلائی دیتا ہے کہ تو غفار ہے اور اکرم الاکرمین ہے سب لوگ متفق ہوئے ہیں کہ تو مجکو نہین بخشیگا اور نہیں چھوڑیگا تو اُنکی نظروں میں میری آبرو دکھلا۔ فانت قیومی فعال لمایرید جب خواجہ ذکراللہ بالخیر اس حرف پر پُہنچے آنکھونمیں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ حجاج کا ظلم جہان کو معلوم ہے کہ کس حد کا تھا جب ایسا ظالم امیدوار آمرزش ہے پس جو شخص دن اور رات سُبحان ربی العظیم کہنے میں مشغول ہے وہ زیادہ تر آمرزش الٰہی کا امیدوار ہے پھر فرمایا کہ جب حق سبحانہٗ تعالےٰ نے حجاج کو بلا میں مبتلا کرنا چاہا سبب آخر جسکو اُسنے قتل کیا وہ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ العزیز کے بھائی تھے کچھ مدت نگزری تھی کہ حجاج کو بلاے درد شکم میں مبتلا کیا سات روز اُس درد میں ایسا مبتلا رہا کہ تخت سے زمین پر اور زمین سے تخت پر گر گر پڑتا تھا اسی حالت میں مر گیا اسکے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ خدای تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اُسنے کہا کہ ہر شخص کے بدلے جسکو مینے مارا مجکو ایکدفعہ مارا اور خواجہ ابوسعید کے بھائی کے بدلے حکم ہوا ہے کہ اس کو قیامت تک مارتے رہیں اور پھر زندہ کرتے رہیں یہانتک کہ صور پھونکا جاوے پھر مناسب اس حال کے حکایت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حکایت

بیان فرمائی کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں آئے مہار شتر کو شہر کے درمیان باندھکر تین روز رہے فرمایا کہ منبرونکو توڑ ڈالو ذاکرین کو منع کیا اسکے بعد خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز کی مجلس میں آئے اور اُنسے سوال کیا کہ تو عالم ہے یا متعلم خواجہ حسن بصری نے جواب دیا کہ ان دونوں قسموں میں سے نہیں ہوں لیکن جو سخن پیغمبر علیہ السلام سے پُہنچا ہے اُسکو بیان کرتا ہوں اُن کو منع نہ کیا اور کہا تو نے جواب خوب دیا پس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ چلے گئے خواجہ حسن بصری نے اُنکو عقل سے پہچانا اُنکے پیچھے دوڑے اور دریافت کیا اور کہا خدا کیواسطے مجھے وضو کرنا سکھلا دو مرتضیٰ

Marfat.com

امساک باران کا ذکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا پانی لاؤ پانی لائے حسن کو وضو کرنا سکھلایا پھر تشریف لیگئے اسی محل میں تھوڑا سا کلام امساک باران میں ہوا آپنے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ بصرہ میں قحط سال پڑ گیا دو سو ہزار آدمی باہر نکلے اور خواجہ حسن بصری سے کہنے لگے کہ دعا کر خواجہ نے کہا اگر تم چاہتے ہو کہ حق تعالے باران رحمت بھیجے مجکو بصرہ سے باہر کردو تو حق تعالی بارش کریگا پھر مناسب اس

خوف کے بیان میں

حال کے خوف میں کلام ہوا حضور نے فرمایا کہ ایک بزرگ تھے جب انپر خوف غالب ہوتا کہتے کہ جب بیٹھتا ہوں گویا جلاد کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں پھر فرمایا کہ اخبار میں ہے کہ کبھی کسی نے انکو ہنستے نہ دیکھا اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایکروز خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو دیکھا کہ روتا تھا کہا کہ روتا کیوں ہے اسنے جواب دیا کہ محمد قبطی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں میں گیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک مرد مومنوں میں سے ہزار سال دوزخ میں رہیگا اس سبب سے روتا ہوں کہ وہ میں نہوں خواجہ حسن نے کہا کاشکے وہ مرد میں ہوتا کہ ہزار سال کے بعد میں خلاصی پالیتا

نقل ہے کہ ایکروز خواجہ حسن بصری اس حدیث کو پڑھتے تھے۔ انہ قال آخر الزمان خرجت من امتی سبعین الف سنۃ یعنی آخر جو کوئی میری امت میں سے دوزخ سے نکلے گا ستر ہزار سال کے بعد نکلے گا پھر اسی محل میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک رات شیخ سیف الدین باخرزے قدس اللہ سرہ العزیز اپنے گھر میں دردمندونکی طرح فریاد کرتے رہے صبح کو لوگ پوچھنے کو آئے کہ یا امام کل کی رات آپکا رونا کس سبب سے تھا کہا میں اس سبب سے روتا تھا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا نہو کہ نادانستہ مینے کوئی کام کرلیا ہو یا کسی جگہ قدم رکھا ہو وہ حق تعالی کی درگاہ میں پسند نہ پڑا ہو اور مجکو کہدیں کہ چلا جا ہماری درگاہ میں تیری کچھ قدر نہیں ہے اور تیری کوئی عبادت قبول نہوگی پھر کیا کروں پھر خندہ میں کلام ہوا آپنے فرمایا کہ خندہ قہقہہ ایک

خندہ قہقہہ کا بیان

گناہ کبیرہ ہے اسکے بعد فرمایا کہ ایکروز شیخ قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز ایک جماعت پر گزرے کہ وہ لوگ ہنستے تھے فرمایا کہ مجکو تعجب ہے کہ تم لوگ ہنستے ہو اور تمکو موت کی خبر نہیں ہے پھر اسی محل میں فرمایا کہ ایک شخص کو لوگوں نے دیکھا کہ قبرستان میں کھانا کھاتا ہے ایک بزرگ وہاں جا نکلے انھوں نے کہا کہ تو منافق ہے اسنے کہا کیا سبب کہا سبب یہ ہے کہ جو کوئی مردوں کے پاس کھانا کھاوے اور ہنسے گویا وہ آخرت اور مرگ کی خبر نہیں رکھتا اور

Marfat.com

یہہ نشان منافقی کا ہی اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ جب خواجہ حسنؒ کی وفات قریب پہنچی حسنؒ ہنسے اور کسی نے انکو ہنستے دیکھا اُس حال میں وہ کہتے تھے کونسا گناہ اور جان دیدی اُسکی صبح کو ایک بوڑھے نے انکو خواب میں دیکھا کہا کہ حالت حیات میں تمکو ہرگز ہنستے نہیں دیکھا تھا حالت نزع میں کیا سبب تھا کہ آپ ہنسے کہا جسوقت ملک الموت میری جان قبض کرنیکے واسطے آیا ایک آواز مینے سنی کہ ملک الموت کہتا تھا کہ ابھی ایک گناہ رہا ہے مجکو اُس خوشی سے ہنسی آئی اور میں نے کہا کونسا گناہ اسی حال میں مینے جان دیدی اسکے بعد اسی محل میں شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی حکایت بیان فرمائی کہ جس رات خواجہ نے وفات پائی ایک بزرگ نے اجودھن میں انکو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں منادی ندا کرتا ہے کہ خواجہ فرید الحق والدین خدا کے پاس پہنچے اور خدا اُنسے خوشنود ہے الحمد للہ علی ذالک چھٹی تاریخ ماہ رجب المرجب چہارشنبہ کے روز حضور کی پابوسی کی دولت مجکو میسر ہوئی خواجہ دینار رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں کلام تھا آپنے فرمایا کہ انکو مالک دینار اسلئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مالک کشتی میں بیٹھے ہوئے تھے جب کشتی دریا کے درمیان پہنچی ملاحوں نے اُنسے مزدوری مانگی مالک نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے کہ تمکو دوں اُنہوں نے کہا کہ ٹانگ پکڑ کر دریا میں پھینکدو مچھلیوں کو حکم ہوا تو ہر ایک دینار مُنہ میں لیکر باہر آئیں اُنسے لیکر انکو دیا اور پاؤں دریا میں رکھا اور چلے گئے اس سبب سے مالک دینار نام انکا مشہور ہوگیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ انکی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایک رات وہ تماشا دیکھنے باہر آئے اور جو مطرب رباب بجاتا تھا اُس سے مشغول ہوئے جب سب یار سو گئے اُس رباب سے آواز آئی اور کہا کہ تو توبہ کیوں نہیں کرتا ہے جب مالک نے یہ سنا مسجد میں آکر اُس کام سے تائب ہوئے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ آخر مالک دینار کا درجہ اس حد کو پہنچا کہ ایک روز وہ دیوار کے سایہ میں سوئے ہوئے تھے ایک سانپ نرگس کی شاخ اپنے مُنہ میں لیکر اُنکے اوپر سے مکھیوں کو دور کرتا تھا پھر اسی محل میں فرمایا کہ مالک کو کئی سال سے آرزو تھی کہ کافروں سے جنگ کرے اتفاقاً جنگ کا روز آگیا مالک کو اُس روز تپ ہوگئی جب وہ سو گئے ہاتف نے آواز دی کہ اے مالک اگر تو آج لڑائی میں چلا جاتا قید ہو جاتا اور تجکو خوک کا گوشت کھلاتے تو کافر ہو جاتا جب مالک خواب سے بیدار ہوئے خدا کا شکر کیا اور کہا الحمد للہ کہ مجکو تپ ہوگیا اور وہ بزرگ تحفہ تھا

Marfat.com

بزرگوں کا ہاتھ چومنے کی برکت

پھر بزرگوں کا ہاتھ چومنے کی برکت مین کلام ہوا آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ کا دست بوسی بزرگاں میں ایک دہریہ مذہب والے کے ساتھ مناظرہ ہوا اور طول کھینچا ہر ایک کچھ کچھ کہتا تھا آخر اسپر اتفاق ہوا کہ دونوں کے ہاتھ آپسمیں باندھکر آگ میں ڈالدیں جسکا ہاتھ جل جاوے وہ جھوٹا ہوگا چنانچہ ایسا ہی کیا دونوں کے ہاتھ نہ جلے اور آگ بھاگ گئی لوگوں نے کہا کہ دونوں سچے ہیں وہ بزرگ حیران ہوکر گھر میں آئے اور سجدہ میں سر رکھا اور کہا خداوندا ایک دہریہ کو میرے برابر رکھا ہاتف نے آواز دی کہ تو نہیں جانتا کہ دہریے کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ لگنے سے بچ رہا اگر اُسکا ہاتھ اکیلا ہوتا تو وہ اپنا حال دیکھتا **اس کے بعد** اسی محل میں اور فرمایا کہ برسوں سے

مالک دینار کی حکایت

مالک دینار نے ترشی اور شیرینی نہیں کھائی تھی ہر رات روٹی نانبائی سے خریدتے اور روزہ افطار کرتے چنانچہ مالک بیمار ہوگئے گوشت کی آرزو ہوئی چند روز تو صبر کیا آخر ایک پائچہ خریدکر اور آستین میں لپیٹ کر گھر میں لائے اور باہر نکالکر کہا کہ اے نفس اگر تو پہلے اِن آرزوں سے باز آجاتا تو بیشک میں تجھے دیدیتا اب تو نہیں دونگا فوراً اُس پائچہ کو ایک دوست کو دیدیا اور خود نکھایا **پھر** مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایک درویش تھا وہ کہا کرتا تھا کہ اگر کوئی چالیس دن گوشت نکھائے اسکی عقل ناقص ہوجاتی ہے لیکن مجکو بیس سال ہولے کہ مینے گوشت نہین کھایا ہے میری عقل زیادہ ہوتی جاتی ہے **اسکے بعد** اسی محل میں فرمایا کہ ایک دفعہ بصرہ میں آگ لگ گئی مالک دینار نعلین اُٹھاکر کوٹھے پر آئے اور نظارہ کرتے تھے بعض لوگ جلتے تھے بعض کودتے تھے بعض کھینچتے تھے خلقت تکلیف میں تھی مالک نے انکو دیکھکر کہا کہ روز قیامت میں ایسا ہی حال ہوگا **پھر** مناسب اس حال کے فرمایا کہ ایک بزرگ ایک بیمار کی خبر کو آئے اُسکی

ایک بزرگ کی حکایت

اجل نزدیک پہنچی ہوئی تھی اسکو کہا کہ کلمہ کہو وہ کہہ نہ سکا اور یہ کہتا تھا دس گیارہ بارہ پس اُس بزرگ نے کشف سے معلوم کیا کہ تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا جب میں کلمہ کہنا چاہتا ہوں آگ کا پہاڑ میرے آگے ڈالدیتے ہیں کہ اگر تو نے کلمہ کہا تجکو ہم اسمیں جلادینگے نعوذ باللہ منہا تاریخ

پانچوین ماہ شعبان روز پنجشنبہ سن مذکور میں حضور کی پابوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی۔ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ العزیز کی بزرگی کا ذکر تھا بندہ نے عرض کی کہ حضرت خواجہ کو قطب الدین بختیار کاکی کس سبب سے کہتے ہیں آپ نے فرمایا

Marfat.com

کہ ایک وقت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز معہ تمام یارونکے حوض سلطان کے اوپر تھے وقت باراحت تھا یاروں نے منہ زمین پر رکھکر عرض کیا کہ اگر ایسی عمدہ ہوا میں گرم کاک پہنچے خوب ہو خواجہ قطب الدین نے تبسم فرمایا اور کہا کہ اگر پہنچ جاوے تو تم کیا کرو انھوں نے کہا ہم کھالیویں خواجہ قطب الدین نور اللہ مرقدہٗ فوراً وہاں سے اُٹھکر پانی میں چلے گئے اور ہاتھ پانی میں لیجاتے تھے اور گرم گرم کاک نکالکر یارونکی طرف پھینکتے جاتے تھے اس سبب سے خواجہ کو منجملہ کاکی کہتے ہیں۔ اسکے بعد مناسب اس حال کے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ایک مرد کو خواجہ کی پائینتی کی طرف دفن کیا شاید کہ وہ مرد فاسق تھا جس روز وہ مرا تھا اُسی روز لوگوں نے اسکو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہلتا پھرتا ہے خلقت کو تعجب ہوا اور اُس سے سوال کیا کہ یہہ دولت تو نے کہاں سے پائی کہا جسوقت تم مجکو دفن کرکے چلے گئے عذاب کے فرشتے آئے تاکہ مجکو عذاب کریں خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز وہاں حاضر تھے انکی خاطر مبارک پریشان ہوئی اُسیوقت فرمان آیا کہ اے فرشتو اس بندہ سے ہاتھ اُٹھالو کہ اُس برکت کی وجہ سے کہ اسنے ہمارے دوست شیخ قطب الدین کی پائیں میں جگہہ پائی ہے اور اُس کا دل اسکے عذاب سے پریشان ہے ہمنے اسکو بخش دیا اور معاف کردیا اسکے بعد شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی بزرگی کے ذکر مین حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ چند مسافر حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں کسی مقام سے آئے تھے اور حضرت شیخ سے جو سوال کرتے تھے بطور امتحان کے کرتے تھے چنانچہ ہیزم کا پشتارہ حضرت شیخ کے آگے پڑا ہوا تھا ایک نے اُن درویشوں میں سے کہا کہ ذات درویش کا وقت کس حد تک ہونا چاہیئے خواجہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فوراً دو نو ہاتھ پشتارہ ہیزم پر مارے کہ اس حد تک ہونا چاہیئے کہ اگر کہے یہ پشتارہ تمام سونا ہو جاوے۔ سونا ہوا ابھی شیخ نے یہ بات زبان سے نکالی نہ تھی کہ وہ پشتارہ ہیزم کا سونا ہو گیا پھر مناسب اس حال کے شیخ عثمان ہرونی کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک دفعہ شیخ عثمان ہرونی قدس اللہ سرہ العزیز معہ یارونکے جماعت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے چند درویش آئے اور منہ زمین پر رکھا حکم ہوا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے سلوک کا ذکر اُس مجلس میں شروع تھا کہ اہل سلوک کا ایسا گروہ ہے کہ جب وہ عالم تحیر میں مستغرق ہوتے ہیں اگر سو ہزار تلوار اُنکے سر پر ماریں اُنکو خبر نہیں ہوتی پھر خواجہ ذکر اللہ

حکایت

بالیقین آنکھو نہین بانی بہر لائے اور فرمایا کہ جسوقت وہ لوگ عالم تحیر میں ہواے دوست میں متحیر ہوتے ہیں اگر سو ہزار مقرب اُس ساعت میں اُنکے ایک کان سے آئیں اور دوسرے سے نکل جائیں اُنکو خبر نہو پھر اُن درویشوں نے التماس کی کہ ہمکو حضرت شیخ سے کچھہ خرچ عنایت ہو جائے تو ہم روانہ ہو جائیں اُسوقت آپکے جماعت خانہ میں کچھ موجود نتھا فوراً شیخ نے ایک مٹھی مٹی کی اپنے آگے سے لیکر اُنکو دی اور فرمایا کہ اسکو گرہ میں باندھ لو جہاں بے خرچ ہو وہان خرچ کر لینا اسکے بعد وہ درویش مُنہ زمین پر لائے اور واپس چلے گئے جب جماعت خانہ سے باہر آئے وہ گرہ کھولی دیکھا کہ تمام سونا ہوا ہوا تھا خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو شخص کامل ہے خاک کیا ہے جو چیز ہاتھ میں لیوے سونا ہو جاوے الحمد للہ علی ذالک **پانچوین تاریخ ماہ مبارک رمضان روز چہارشنبہ** مین حضور کی پابوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا وجیہ الدین پائلی حاضر تھے اُس مجلس میں مہتر یونس پیغمبر علیہ السلام کی فضیلت کا ذکر تھا

مہتر یونس پیغمبر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

آپنے فرمایا کہ جب خداے تعالی نے مہتر یونس علیہ السلام کو عتاب کیا اور اُنکو مچھلی کے پیٹ مین لایا چالیس دن رات اُنکو اُسکے پیٹ میں رکھا وہ مچھلی مُنہ کھولکر اُنکو ویسے ہی نگل گئی تھی خداے تعالی نے اُس مچھلی کو وحی نازل کی کہ اے مچھلی یونسؑ ہمارا برگزیدہ ہے اور ہمنے اسکو تیری روزی نہیں کیا ہے کیونکہ پیغمبروں کا گوشت جانوروں پر حرام ہے لیکن ہمنے تیرے شکم کو اسکا قیدخانہ کیا ہے کہ تو اُس کو تکلیف ندے اور اسکی ہڈیونکو نہ توڑے اور گوشت اُسکے کو تباہ نکرے جب مچھلی نے یہہ آواز سُنی چالیس دن رات طعام نکھایا اور پانی بھی نہ پیا اور اپنے جوڑے سے صحبت نکی تعظیم کیواسطے ویسے ہی مُنہ کھولے رہی یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں نماز میں کھڑے رہتے اور اُس مچھلی کے جگر کو اپنا قبلہ بنا رکھا تھا اور وہ مچھلی قعر دریا میں چلی جاتی تھی اور یونس کو اپنے ساتھ لیجاتی تھی خداے تعالی نے اُس مچھلی کا پوست باریک کر دیا تھا تو دریا کے عجائبات یونسؑ دیکھہ لیوے اور جانورونکی تسبیح سُنتے تھے اور وہ مچھلی یونسؑ کو ایک دریا سے دوسرے دریا میں لیجاتی تھی اور یونسؑ علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں نماز ادا کرتے تھے اور خداے تعالے کی ثنا کہتے تھے اور اُنکی تسبیح کی آواز آسمان پر جاتی تھی فرشتے کہتے تھے کہ بارخدایا تسبیح کی آواز آتی ہے ہمنے بہت سُنی ہے اور پہچانی ہے کہ یہ آواز یونس پیغمبر کی ہے اور فرشتوں نے کہا کہ بارخدایا

Marfat.com

ذکر فضیلت جرجیس علیہ السلام

یونسؑ دریا کے درمیان کیا کرتا ہے جواب آیا کہ ہمنے اُسکو بند کیا ہے اور مچھلی کا شکم اُسکا قیدخانہ بنایا ہے تمام فرشتوں نے یونس کی شفاعت کی اور دعا اور زاری کی خدائے تعالی نے انکی شفاعت کو قبول کیا اور اُس مچھلی کو وحی کی تو وہ دریا کے کنارے آئی اور یونسؑ اُسکے شکم سے باہر آگئے اور عبادت میں مشغول ہوئے الحمد للہ علی ذالک **آٹھوین تاریخ ماہ شوال روز شنبہ** میں حضور کی پابوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی جرجیس پیغمبر علیہ السلام کی فضیلت کا ذکر تھا آپنے فرمایا کہ جرجیس پیغمبر کا قصہ بنیظیر ہے لیکن طول ہے پھر فرمایا کہ جرجیس کے عہد میں ایکبادشاہ تھا جبّار اور ستمگار اور بُت پرست اُسکے ایک بُت تھا نام اُسکا افلون تھا اُسکو جواہرات سے آراستہ کیا ہوا خلقت کو اُس بُت کی پرستش کیواسطے بُلاتا تھا جو کوئی اُسکو پوجتا اُسکو چھوڑ دیتا اور جو نہ پوجتا اُسکو مار ڈالتا۔ ایکروز بادشاہ باہر صحرا میں آیا اور اپنی اہل ولایت کو وہان جمع کیا اور اُس بت کو آراستہ کر کے لوگوں کو حکم کیا کہ اسکو سجدہ کرو اُسکنے نزدیک آگ روشن کی تاکہ جو کوئی سجدہ نکرے اُس آگ میں ڈالدیا جاوے جب جرجیس علیہ السلام نے یہ حال دیکھا غمگین ہوئے اور اندیشہ کیا اور دل میں کہا کہ خدائے تعالی کی رضامندی کیواسطے ایک کام کروں بہتر یہ ہے کہ اپنی جان کو خدائے تعالی کی راہ میں تصدق کروں اور اس بُت پرست بادشاہ کو منع کروں اور اُسکو اسلام کی طرف بلاؤں جو کچھ مجھپر وہ کرے اُسکو خدائے تعالی کی خوشنودی کیواسطے اپنے اوپر روا رکھوں پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو کچھ مال اُنکے پاس تھا سب صدقہ کردیا کچھ نرکھا پھر بادشاہ کے پاس آئے اور کہا یہ کیا ہے جو تو بندگانِ خدا پر ناحق کرتا ہے تو خدا کا ایک نہایت ضعیف بندہ ہے وہ قادر اور قاہر ہے چنانچہ یہ بادشاہت تجکو اُسی نے دی ہے تو اُسکا شکر کیوں نہیں کرتا ہے اور اُسکے بندوں کو کیوں دُکھ دیتا ہے اور بُت کو پوجتا ہے پتھر کو کوئی اپنا خدا نہیں کہتا ہو خدا وہ ہے جو کریم اور رحیم اور قدیم ہے اور تیرے کفر اور معصیت کو جانتا ہو اور اپنے کرم سے چھپاتا ہو اُسکی عظمت بغیر اُسکے کوئی نہیں جانتا ہے تو کونسا مرغ ہے کہ آواز کرتا ہے بادشاہ نے جب یہ سُنا حکم کیا کہ اسکو پکڑ لیں جرجیسؑ کو پکڑ لیا اور اُسکے متصل لکڑی کھڑی کی اور اُنکو برہنہ کر کے لوہے کی میخیں ماریں چنانچہ اُنکا پوست اُتر کر خون جاری ہو گیا اور وہ خدا کی صفت و ثنا کرتے تھے خدائے تعالی اپنے فضل و کرم سے اُنکو دکھ نہیں پہنچاتا تھا اُسکے بعد میخ آہنی گرم

Marfat.com

گر کے اُنکے سر پر رکھی تو دماغ باہر ہو جاوے اُس سے بہی خداے تعالی نے اُنکو تکلیف پہنچنے ندی جب لوگون نے اس حال کا مشاہدہ کیا خداے تعالیٰ کی یگانگی پر آشکارا ایمان لائے اسکے بعد اس بادشاہ کے خاص اہلکاروں نے اس سے کہا کہ اے بادشاہ کام تو بگڑ گیا اور فتنہ قائم ہوا جسکا انتظام ہمسے مشکل ہے تو اس مرد کو قید خانہ میں قید کر تا کہ وہاں اسکو کوئی ندیکھے اور وہیں مرجاوے اسوقت جرجیسؑ کو قید خانہ میں لیگئے اور کہا کہ اسکو یہاں عذاب دو تا کہ کسی سے یہ بات نہ کہے جرجیسؑ کو کھینچا کیا اور پھر ایک پتھر کا ستون لا کر اُنکی پیٹھ پر رکھدیا وہ رات دن قید خانہ میں پتھر کے نیچے رہتے تھے اور خدا کی یاد کرتے تے حق تعالی نے فرشتہ کو بہیجا تو اُس پتھر کو اُسنے اُٹھایا اور وہ سلامت نیچے سے نکل آئے تب فرشتے نے مہتر جرجیسؑ سے کہا کہ حق تعالی نے تجکو سلام بہیجا ہے اور تجکو پیغمبری دی ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کی محنت اور تکلیف میں صبر کر اور دشمنوں کو میری عبادت اور پرستش کی طرف بُلا اور ہرگز مت ڈر وہ تجکو چار بار مار ینگے میں چار بار زندہ کرونگا اُسکے پیچھے شہادت عطا کرونگا اور بہشت میں لیجاؤنگا جرجیسؑ علیہ السلام نے خدا کی حمد و ثنا کہی جب ایکروز اُس بادشاہ نے دربار کیا جرجیس علیہ السلام آئے بادشاہ نے کہا تو جرجیسؑ ہے اُنھوں نے کہا ہاں کہا مینے تجکو قید خانہ میں قید کیا تھا تجکو کس نے نکالا جرجیسؑ نے کہا جسکے حکم میں زمین اور آسمان ہے اسکے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ آرہ لا کر اسکو پارہ پارہ کر دو بادشاہ کے سات شیر خونخوار تھے ایک کوٹھری میں اُنکے آگے ڈال دیا اگرچہ وہ بھوکے تھے اُنھوں نے سر زمین پر رکھا اور نہ کھایا جب رات ہوئی خداے تعالی نے ایک فرشتہ کو بہیجا کہ اُنکو اُس گھر سے باہر لاوے اور طعام دیا اور کہا کہ دنیا کی تکلیف پر صبر کر جب روز روشن ہوا بادشاہ نے سب لوگو کو جمع کیا اور کہا خوشی کرو اسکے بعد جرجیسؑ بادشاہ کے پاس آئے بادشاہ نے کہا تو جرجیسؑ ہے کہا ہاں اُسنے کہا مینے تو تجکو مارڈالا تھا جرجیس نے کہا تو اپنے مارنے کو کیا دیکھتا ہے خداے تعالی کے زندہ کرنے کو دیکھ جیسا کہ ہمکو زندہ کیا اسی طرح قیامت کے دن سب خلقت کو زندہ کریگا تمام لوگ حیران رہگئے ایک نے کہا کہ اے جرجیسؑ میں تجھ سے ایک درخواست کرتا ہوں اگر تو پوری کرے میں مسلمان ہو جاؤں جرجیسؑ نے کہا کہ خداے تعالی ہر چیز پر قادر ہے کہا ہم چار آدمی ہیں کرسیوں پر بیٹھے ہیں

Marfat.com

اور ہمارے آگے مختلف قسم کی لکڑیوں کے طبق رکھے ہیں تو اپنے خدا سے کہہ کہ ان لکڑیوں
کو سبز کر دیوے اور میوے لگا دیوے جرجیس نے دعا کی خداے تعالی نے ان لکڑیونکو سبز
کر دیا اور اُنھوں نے جڑ پکڑی او شاخیں نکل آئیں جس مرد نے درخواست کی تھی کہا کہ یہ شخص جادوگر
ہے اسکو مجھکو دو تاکہ میں اسکو عذاب کروں اُس مرد نے ایک صورت بنائی درمیان سے خالی اور جرجیس
کو اُسکے درمیان ڈالا اور سر اُسکا مضبوط باندھا اور اسکو آگ میں ڈالا کئی روز تک اُسکو آگ میں رکھا
تو آگ اُس صورت کو لگی جرجیسؑ جل گئے خداے تعالی نے اپنا غضب نازل فرمایا تمام جہان سیاہ
ہوگیا اور آسمان سے آگ برسنی شروع ہوئی تمام خلق بیہوش ہوگئی جرجیسؑ بحکم خدا پھر اُس صورت
سے زندہ ہوکر نکلے تب خدا کا غضب ساکت ہوا چند روز کے بعد جرجیس پر وحی نازل ہوئی
کہ بادشاہ کے پاس جا اور اسکو میرے عذاب سے ڈرا جرجیس علیہ السلام پھر بادشاہ کی بارگاہ
میں آئے اور نصیحت دینی شروع کی ایک نے ندیموں میں سے کہا کہ ہمارے اور تیرے درمیان ایک
کام باقی رہا ہے اگر تیرا خدا مُردونکو زندہ کردے ہم مسلمان ہوجائینگے اُنکے نزدیک پُرانا قبرستان
تھا جرجیس علیہ السلام نے وہاں جاکر دُعا مانگی سترہ آدمی خداے تعالی کے حکم سے زندہ ہوگئے نو
مرد اور پانچ عورتیں اور تین لڑکے چھوٹے اُن قبروں سے نکلے اُنکے درمیان ایک بوڑھا تھا جرجیسؑ
نے پوچھا اے بوڑھے تیرا کیا نام ہے اُسنے جواب دیا کہ لوبائیل میرا نام ہے کہا تو کب مرا تھا اُسنے کہا
فلاں زمانہ میں حساب کیا تو چار سو سال ہوئے تھے بادشاہ حیران ہوا کہ یہہ مرد جادوگر نہیں ہے
جادوگر مُردہ کو زندہ نہیں کرسکتا اسکو ہمنے اسقدر سختی پہنچائی کچھہ ضرر نہیں پہنچا یہ خدا کا کام ہے
وہ مرد سوال کرنیوالا کہنے لگا میں تو مسلمان ہوگیا اور جرجیس کے خدا پر ایمان لے آیا اور تمہارے
بتوں سے بیزار ہوا بادشاہ غضبناک ہوا اور اُسکو پارہ پارہ کروا ڈالا وہ بیچارہ مرگیا پھر بادشاہ
نے ندیموں سے کہا کہ اس مرد کے شر سے بچنے کیواسطے کیا علاج کروں ایک نے کہا کہ اسکو کسی مفلس
کے گھر میں رکھو بھوک سے خود ہی مرجائیگا چنانچہ بادشاہ نے ویسا ہی کیا کہ ایک درویش بڑھیا کا
گھر تھا اور اُسکا ایک بیٹا تھا بیمار اندھا اور معیوب اور کپڑے اور روٹی سے محتاج چنانچہ اُس سے
زیادہ محتاج اُس شہر میں کوئی نتھا جرجیسؑ کو اُس بڑھیا کے گھر میں ڈالدیا اور اُس بڑھیا کے
دروازہ پر سپاہی بٹھا دئے کہ کوئی روٹی اور پانی اُسکو نہ دے کہ بھوک اور پیاس سے ہلاک ہوجاوے

Marfat.com

جرجیس علیہ السلام گھر کے ایک گوشہ میں نماز میں مشغول ہوئے اور تمام دن روزہ رکھتے جب رات ہوتی اور روزہ افطار کرنا ہوتا بڑھیا کو کہتے کہ اے بڑھیا تیرے گھر میں کوئی کھانیکی چیز ہی وہ کہتی اے بچہ میں ضعیفہ اور محتاج اور بیٹا بیمار رکھتی ہوں کوئی چیز کھانیکی گھر میں نہیں باقی ہوں اُس بڑھیا کے گھر میں ایک لکڑیکا ستون تھا جسپر اُسکے کوٹھے کی چھت تھی جرجیس ع نے اُس ستون پر ہاتھ رکھا اور خدائے تعالیٰ کی صفت وثنا کہی اُسیوقت وہ ستون سرسبز ہوگیا اور جڑ زمین میں جالگی اور شاخیں نکل آئیں اور میوہ لگ گیا کہ ہرگز کسی نے ایسا درخت نہیں دیکھا تھا جرجیس علیہ السلام نے اُس سے میوہ کھایا اور بڑھیا کو کہا کہ خدا کو پہچان وہ بڑھیا بت پرست تھی مسلمان ہوگئی الحمد للہ علی ذالک پھر بڑھیا نے کہا کہ خدا کے نزدیک تیری اسقدر قدر ہے کہ تیرے کھانے کیلئے درخت خشک سرسبز ہوگیا تو میرے بیٹے کے لئے دعا کر تاکہ وہ تندرست اور بینا ہوجاوے جرجیس علیہ السلام اُسکے بیٹے کے پاس آئے اور اُسکی آنکھوں پر کچھ پڑھکر دم کیا اُسکی دونوں آنکھیں بینا ہوگئیں وہ بڑھیا بہت الحاج اور مبالغہ کرتی تھی اِسکے بعد مہتر جرجیس ع چند روز اُس بڑھیا کے گھر رہے ایک روز بادشاہ چلا جاتا تھا جب اُس بڑھیا کے گھر پر پہنچا ایک درخت سبز دیکھا کہ اُس کی شاخیں بلند ہیں اور اُسکے پتے طرح طرح کے ہیں بادشاہ نے کہا کہ مینے پہلے یہاں کوئی درخت ہرگز نہیں دیکھا ہے لوگوں نے کہا کہ اس جادوگر نے جو اُس بڑھیا کے گھر رہتا ہے یہ درخت لگایا ہے بادشاہ اُسیوقت اُترا اور حکم دیا کہ اس درخت کو کاٹ دیں اور اس گھر کو ویران کردیں حکمت الٰہی سے وہ درخت ویساہی ستون ہوگیا جیسا کہ پہلے تھا بادشاہ نے کہا جرجیس ع کو لٹکا دیویں لوہے کی میخوں سے اور ایک بڑا بھاری چرخ بنایا اور اُس چرخ کے نیچے اُنکو بٹھایا اور لٹایا اور اُنکے ہاتھ اور پانؤں کو زمین پر جکڑ دیا تب اُنکے اندام مبارک کو اُس چرخ سے پارہ پارہ کردیا پھر اپنے معتمدوں کو حکم دیا کہ اُنکے جسم مبارک کو جلادیویں اور اُس کی خاک ایک جگہہ جمع کرکر اُسپر مہر لگا دیویں پھر انہی معتمدوں کو حکم دیا کہ اُس خاک کو دریا پر لیجاکر ذرہ ذرہ اُسمیں ڈالدیں تاکہ وہ ناپدید ہوجاوے اور ہم اُسکے رنج سے رہائی پائیں ویساہی کیا جیسا کہ بادشاہ نے کہا تھا جب اُس خاک کو دریا کے کنارے لیگئے اور پراگندہ کیا ایک آواز سنی کہ اے ہوا زمین اور آسمان کا بادشاہ فرماتا ہے

Marfat.com

کہ خاک کے ذرّوں کو جمع کر کہ ہم اسکو پھر زندہ کرینگے فوراً ہوائے ذرّوں کو جمع کیا اور پانی پر ڈھیر لگادیا چنانچہ بادشاہ کے معتمد دیکھتے تھے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ خاک کا تودہ ملا خدا کے حکم سے جرجیس علیہ السلام درمیان سے نکل آئے اور خداے تعالی کی حمد وثنا کہتے تھے وہ قوم یہ حال دیکھکر اپنے شہر کیطرف لوٹ گئی جرجیس علیہ السلام بادشاہ کے پاس پھر آئے بادشاہ نے دیکھکر کہا کہ تو تو مر گیا تھا اور خاک بنایا گیا تھا پھر کیونکر زندہ ہو گیا بادشاہ نے کہا کہ اے جرجیسؑ مجکو معلوم ہو گیا کہ تو سچ کہتا ہے اور تیرا خدا قادر ہے اور ہمارے بت عاجز ہیں اب اگر میں مسلمان ہوجاؤں اور تیرے پر ایمان لے آؤں مگر لوگ ملامت کرینگے اور کہینگے کہ ایک مرد تنہا سے ڈرگیا اب ایک کام باقی رہا ہے اور میرا تیرا بھلا اسمیں ہے کہ تو ایک بار اس بت کو سجدہ کر تاکہ لوگوں کی گفتگو درمیان سے اُٹھے اُسوقت میں تیرے خدا پر ایمان لاؤنگا اور بُت سے بیزار ہوجاؤنگا اور بُت کو توڑونگا جرجیسؑ نے چاہا کہ محبت خدا ظاہر کرے کہا درست ہے بادشاہ خوش ہوا اور اُنکے منہ اور آنکھونکو بوسہ دیا اور کہا کہ آج کے دن اور رات تو میرے پاس رہ تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجاوے کہ میری اور تیری صلح ہوگئی پھر اس بت خانہ میں چلینگے اور تو ایکبار بت پرستی کیجو اسکے بعد جو کچھ تو کہیگا میں بجالاؤنگا جرجیس علیہ السلام وہاں کھڑے رہے اور رات بھر عبادت میں مشغول رہے ایک عورت اُنکے پیچھے کھڑی سُنتی تھی جرجیسؑ نے اسکو دیکھکر مسلمان ہونیکی اُسکو دعوت کی وہ عورت مسلمان ہوگئی مسلمان لوگ غمناک ہوئے اور یہود خوش ہوئے اور خلقت بُت خانہ کی طرف آئی بادشاہ معہ جرجیس باہر آئے بُت خانہ میں ستر بت تھے سب کو موتیوں سے آراستہ کرکے ایک تخت پر بٹھایا ہوا تھا جرجیسؑ لوگونکی طرف نگاہ کرتے تھے لوگونکے درمیان ایک عورت دیکھی کہ ایک لڑکے کو گردن پر لئے کھڑی تھی جرجیسؑ نے اس بچہ کو جو اس کی گردن پر تھا آواز دیکر بلایا کہ اے فلانے اُسیوقت لڑکے نے کہا لبیک یا نبی اللہ کہا ماں کی گردن سے اتر وہ اسکا گود سے اتر کر پاؤں سے چل کر جرجیسؑ کے پاس آکھڑا ہوا جرجیسؑ نے کہا بتخانہ کے اندر جاکر بتونکو کہہ کہ تمکو جرجیس پیغمبر بُلاتا ہے وہ سب سر کے بل غلطاں جرجیسؑ کے پاس حاضر ہوئے جرجیسؑ نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تمام بُت زمین میں غرق ہوگئے بادشاہ نے یہ دیکھکر کہا کہ مجکو تو نے دھوکا دیا میرے خداؤنکو تو نے ہلاک کردیا جرجیسؑ نے کہا کہ مینے یہ اسلئے کیا ہے کہ تمکو معلوم ہو جاوے

کہ وہ خدا نہیں اور وہ کچھ نہیں کر سکتے پس ابلیس کو اُنکے درمیان سے پکڑ لیا اور کہا کہ اے ملعون یہ تو کیا کرتا ہے آپ بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کرتا ہے خود بھی دوزخ میں گیا اور لوگوں کو بھی دوزخ میں لیجاتا ہے ابلیس نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا ہے کہ مجھے ایک آدمی کو گمراہ کرنا سب چیزوں سے عزیز ہے اور کہا اے جرجیس خدا ے تعالی نے تمام فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کرو اُنھوں نے سجدہ کیا سوائے میرے کیونکہ مینے دوزخ کو اختیار کر لیا مگر آدم کو سجدہ نہ کیا اُسوقت بادشاہ کی عورت نے بادشاہ کی طرف نگاہ کی اور کہا اب بھی کوئی بات باقی ہے کس قدر دلیلیں روشن اسکی نبوت کا ثبوت ہیں مسلمان ہوجا اور دعا کی درخواست کر بادشاہ غصہ ہوا اور کہا تو بھی اُسکے جادو سے فریفتہ ہوگئی مجکو بیس ۲ سال سے کہتا ہے میں ابتک فریفتہ نہیں ہوا بس بادشاہ کی عورت تو مسلمان ہوگئی بادشاہ نے اُسکو مار ڈالا جب اُسکو مارنے لگا عورت نے جرجیس کیطرف مُنہ کر کے کہا کہ میرے حق میں دُعا کرو اُنھوں نے دُعا کی آسمانوں پر فرشتے تاج اور حلّے بہشتی ہاتھ میں لیکر منتظر ہوئے تاکہ اُسکی روح کو لیجاویں اسکے بعد جرجیس علیہ السلام نے کہا کہ خداوندا مجکو تو جہان سے نہ اُٹھائیو جب تک ان لوگونکو میرے روبرو زمین میں تو غرق نکر دیوے جب جرجیس نے یہ دُعا کی اُسیوقت بجلی ابر سے گری اور تمام جہان کو تاریک کر دیا اور زمین سے زلزلہ اُٹھا اور زمین پھٹ گئی وہ بادشاہ مع سپاہ بیفرمان زمین میں غرق ہو گیا اور انکا نام و نشان باقی نرہا۔ الحمد للہ علی ذالک **بیسویں تاریخ ماہ جمادی الاول روز سہ شنبہ سن مذکور** میں حضور کی پابوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی اور اولیا عظام اور مشائخ کرام کی فضیلت میں گفتگو ہو رہی تھی اسی اثنا میں مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب اور مولانا فخر الدین زرادی آئے اور سر زمین پر رکھا فرمان ہوا کہ بیٹھو وہ بیٹھے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ایکدفعہ ایک بزرگ نے حج کی نیت کی جب وہ بغداد میں پہنچا ایک رات خواب میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس ہوجا تیرے گھر میں حج ہے یعنی تیری ماں گھر میں موجود ہے اُس کا حق بجالا کہ تجکو اسکی رضامندی حج سے افضل ہے اُسوقت وہ بزرگ وہاں سے گھر کو واپس آگیا اور اپنی والدہ کی خدمت کی سعادت کو غنیمت جانا **اسکے بعد** خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اگر

Marfat.com

احوال رابعہ بصری

کوئی شخص ماں باپ کو اپنی گردن پر سوار کر کے تمام عمر خانہ کعبہ کا حج کرے ماں باپ کی اُس ایک رات کا حق کہ جسمیں اُنھوں نے اُسکے واسطے اپنی نیند کھوئی ادا نہیں ہوتا ہے پھر کسی قدر ذکر رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی حکایت کا ہوا حضور نے فرمایا کہ رابعہ بصری خواجہ حسن بصری کی مجلس میں خاموش رہتی اور مجلس میں کلام نہ کرتی **اسکے بعد** فرمایا کہ جس رات رابعہ بصری پیدا ہوئی کپڑا موجود نتھا اور اُنکے باپ کے گھر اسقدر بھی نتھا کہ چراغ جلالیں رابعہ کی والدہ نے اُنکو ایک کپڑے کے چھوٹے سے ٹکڑے میں لپیٹا اور اُنکی والدہ کو کہا کہ فلاں ہمسایہ کے گھر سے تھوڑا سا تیل مانگ لاؤ رابعہ کا باپ ملول خاطر سو گیا خواب میں دیکھا کہ رسول علیہ السلام اُسکو فرماتے ہیں کہ تو ملول نہو یہ تیری نعمت رشید ہو گی کہ ستر ہزار آدمی میری امت کے اسکی شفاعت سے خلاصی پائینگے اور فرمایا کہ تو عیسیٰ بن داؤد کے پاس جا کہ وہ بصرہ کا امیر ہے اُسکو جا کر کہہ کہ تو ہر رات سو بار درود مجھپر بھیجتا ہے اور شب جمعہ کو تو درود بھیجنا بھول گیا اور چار سو رکعت نماز کی تو ادا کیا کرتا ہے اُس بھولنے کا کفارہ سو دینار مجکو دیدے جب رابعہ کا باپ بیدار ہوا زار زار رویا اور خواب کو کاغذ پر لکھکر امیر بصرہ کے پاس پہنچایا اُسنے دس ہزار درم اُسکو صدقہ دیا اس شکرانہ میں کہ رسول علیہ السلام نے اُسکو یاد فرمایا اور رابعہ کے باپ سے کہا کہ اسکے بعد جو حاجت تیری ہو اکرے مجھ سے آکر کہا کر میں حاجت روا کرونگا **اسکے بعد** اسی محل میں رابعہ کی بزرگی سے فرمایا کہ جب رابعہ بڑی ہوئی ماں باپ اُسکے مر گئے اور بصرہ میں قحط پڑ گیا اُسکی بہنیں متفرق ہو گئیں رابعہ ایک ظالم کے ہاتھ پڑی اُسنے اُسکو چند درم سے فروخت کر دیا ایکروز ایک نامحرم بدبخت نے چاہا کہ اُسکا ہاتھ پکڑے رابعہ نے زمین پر سر رکھا اور کہا کہ الٰہی میں غریب ہوں اور یتیم ہوں اور اسیر ہوں مجکو اپنی تنگدستی اور اور تکلیفوں کا کچھ غم نہیں ہے میں تیری رضا چاہتی ہوں تو مجھ سے راضی ہے یا نہیں آواز آئی کہ تو کچھ غم نکر فردائے قیامت کو تجکو ایسے مرتبہ پر پہنچاؤنگا کہ مقربان درگاہ تجھہ سے فخر کرینگے تب رابعہ وہاں سے اپنے گھر میں چلی آئی ایکروز رابعہ مناجات میں کہتی تھی کہ الٰہی میں دن کو روزہ اور رات کو قیام اور خواجہ اپنے کی خدمت کروں اور تیری خدمت کروں کہ تو میرا پروردگار ہے اُسکا خواجہ خواب سے جاگا اور اُس کی مناجات کی آواز سُنی اُٹھکر دیکھا کہ رابعہ سجدہ میں پڑی کہتی ہے کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے

Marfat.com

دل کی رغبت تیرے موافق ہے اور میری آنکھوں کی روشنائی تیری درگاہ کی خدمت مین ہے تو غائب نہ ہوجاوے مجھ سے ایک ساعت پھر نگاہ کی ایک قندیل نور کی اُسکے سر پر لٹکی ہوئی دیکھی جس سے تمام گھر روشن ہوگیا جیسے دن ہوتا ہے اُس کے خواجہ نے یہ حال دیکھکر رابعہ کی بڑی تعظیم اور تکریم کی اور کہا میں نے تجکو آزاد کیا اگر یہاں رہے ہم سب تیرے خدمتگار ہیں اگر تو جانا چاہتی ہے تجھے اختیار ہے رابعہ چلی گئی اسکے بعد ایک ویرانہ میں مقام کیا مدت تک وہاں عبادت کی پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ رابعہ دن رات میں ہزار رکعت نماز گزارتی تھی اور خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز کی مجلس میں جاتی جو کچھ اُنسے سنتی اُس کو عمل میں لاتی اسکے بعد اور ویرانہ میں مقام کیا مدت تک وہاں عبادت کی اسکے بعد حج کا ارادہ کیا رابعہ کے پاس ایک گدھا تھا اُس پر اپنا اسباب رکھکر حج کو روانہ ہوئی اثنائے راہ میں ایک جنگل کے درمیان اُس کا گدھا مر گیا قافلہ والوں نے کہا ہم تیرا اسباب اُٹھا لیتے ہیں تو ہمارے ساتھ چل رابعہ نے کہا تم چلو میں خدا کے توکل پر رہی ہوں۔ قافلہ روانہ ہوا رابعہ تنہا رہ گئی کہا الہا بادشاہا تو عاجزہ عورت کے ساتھ یہ کیا کرتا ہے مجکو تو نے اپنے گھر بلایا پس راستہ کے درمیان میرا گدھا مار دیا اور بیابان میں مجکو اکیلا چھوڑا یہہ کہنا ہی تھا کہ اُس کا گدھا زندہ ہو گیا اُس پر اپنا بوجھ رکھکر روانہ ہوئی کچھ مدت گئے بعد اُس گدھے کو بیچ ڈالا۔ اسکے بعد۔ اسی محل مین فرمایا کہ جب رابعہ عراق مین پہنچی کہا الٰہی میرا دل پکڑا گیا۔ میں کہاں جاؤں میں ڈھیلے کو کیا کرونگی وہ تو ایک پتھر ہے مجکو تو تیرا دیدار چاہیئے حق تعالے نے بے واسطے اُس کو خطاب کر کے کہا کہ اے رابعہ موسے علیہ السلام نے مجھ سے دیدار مانگا ذرہ تجلی کا مینے پہاڑ پر ڈالا۔ پہاڑ کے چالیس ٹکڑے ہوگئے تو یہہ بات کہتی ہے۔ اسکے بعد۔ اسی محل میں فرمایا کہ رابعہ ایک دفعہ مکے کو چلی جاتی تھی جنگل میں کعبہ دیکھا کہ اُس کا استقبال کرنے آیا ہے رابعہ نے کہا مجکو کعبہ کی خواہش نہیں جمال کعبہ سے کیا خوشی کروں مجھے تو رب البیت چاہیئے کعبہ کو میں کیا کروں الحمد للہ علی ذالک شاقوین تاریخ

ماہ شوال روز پنجشنبہ حضور کی پابوسی کی دولت مجکو میسر ہوئی سماع اور اہل سماع میں کلام تھا کہ اسی اثنا میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ حضور کے یاروں کی ایک جماعت فلاں جگہہ

میں اسوقت سماع کیواسطے جمع ہوئی ہے اور مزامیر بھی درمیان ہیں خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ مینے منع کیا ہوا ہے کہ مزامیر اور محرمات درمیان ہنوں اُنھوں نے جو کیا ہے اچھا نہیں کیا ہے اور اس باب میں بہت غلو فرمایا اس حدتک کہا کہ تالی نہ بجائیں کہ یہ لہو کی مانند ہے ہاتھ کی پیٹھ ہتیلی پر نہ ماریں یعنی جب منع دستک میں اسقدر احتیاط آیا ہے تب منع مزامیر میں تو بطریق اولی احتیاط ہے - اسکے بعد - فرمایا کہ اگر ایک شخص ایک مقام سے گر پڑے بارے شرع میں پڑیگا مبادا اگر شرع سے باہر پڑے پس اُسکا کیا رہا - اسکے بعد - فرمایا کہ سماع مشائخ کبار نے سنا ہے اور جو لوگ اس کام کے اہل ہیں اور جو صاحب ذوق ہیں اور جسمیں درد ہے اُسکو ایک بیت سے کہ کہنے والے سے سُنے رقت پیدا ہوگی خواہ مزامیر درمیان ہو یا نہو لیکن جو شخص عالم ذوق سے خبر نہیں رکھتا ہے اگرچہ اُسکے آگے قوال ہوں اور ہر قسم کی مزامیر ہو کچھ اثر نہو گا کیونکہ وہ اہل درد نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ یہ کام درد سے تعلق رکھتا ہے نہ مزامیر سے اسکے بعد فرمایا کہ لوگونکو ہر وقت حضور کہاں میسر ہے اگر دن میں ایکدفعہ وقت خوش حاصل ہو جاوے تو تمام اوقات اُسکی تفرقہ سے اس روز کی اتباع میں گزرتی ہے اگر ایک جماعت میں ایک شخص صاحب ذوق اور صاحب درد ہوتا ہے سب لوگ اس شخص کی پناہ میں ہوتے ہیں اسکے بعد فرمایا کہ ایام ماضیہ میں اجودہن میں ایک قاضی تھا کہ ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین کے ساتھ جھگڑتا یہانتک نہایت خصومت کی وجہ سے مُلتان گیا اور وہانکے علماء و فضلاء سے کہا کہ کہاں روا ہے کہ ایک شخص مسجد میں بیٹھے اور وہاں سماع سُنے اور کبھی کبھی رقص کرے اُنھوں نے کہا کہ ایسا کون ہے کہ کرتا ہے اُسنے کہا شیخ فرید علماء اور ائمہ نے جوابدیا کہ ہم اُنکو کچھ نہیں کہہ سکتے اسکے بعد - خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جتنی دفعہ مینے سماع سُنا ہے آجکے دن تک بحق خرقہ شیخ کہ اُس تمام کو اوضاع اور اخلاق پسندیدہ شیخ پر مینے گمان کیا ہے یہانتک کہ ایکدفعہ اُنکی حالت حیات میں ایک جماعت حاضر تھی اور قوال یہہ بیت کہتے تھے ۔ مخرام بدین صفت مبادا + کز چشم بدت رسد گزندی + مجکو اخلاق پسندیدہ شیخ اور اُنکی بزرگی کے اوصاف یاد آئے اور ایسا دامن پکڑا کہ کیا تعریف کروں قوال نے چاہا کہ اور بیت کہے میں نے یہی بیت کہلائے گیا خواجہ

Marfat.com

جب اس حرف پر پہنچے رونے لگے اور فرمایا کہ اسکے بعد کچھہ دن نہ گزرے کہ حضرت شیخ نے رحلت فرمائی پھر اس بات کی تحمیل اور تاویل میں فرمایا کہ قیامت کے دن ایک کو حکم ہوگا کہ تو نے دنیا میں سماع سنا ہے وہ کہیگا سنا ہے فرمان ہوگا کہ جو بیت تو سنتا تھا اسکو ہمارے اوصاف پر حمل کرتا تھا کہیگا ہاں فرمان پہنچیگا کہ ہمارے اوصاف حادث ہیں اور ہم قدیم ۔ حادث قدیم کے ساتھہ کیونکر روا ہو وہ کہیگا کہ خداوندا نہایت محبت سے میں کہتا تھا فرمان پہنچیگا کہ جب تو محبت سے کہتا تھا ہمنے تجھپر رحمت کی ۔ اسکے بعد ۔ خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو شخص اسکی محبت کا مستغرق ہے اسکے حق میں ایسی عنایت ہے دوسروں کو کیا کہنا ۔ پھر اسی محل مین فرمایا کہ ایک دفعہ لوگوں نے خواجہ ابراہیم ادہم سے سوال کیا کہ آپکے اسم اعظم یاد ہے بتلائیے وہ کونسا ہے انھوں نے جواب دیا کہ معدہ کو لقمہ حرام سے پاک رکھہ اور دل کو دنیا کی محبت سے خالی کر اسکے بعد جو اسم تو پڑھیگا وہ اسم اعظم ہے الحمد للہ علی ذالک پانچوین تاریخ ماہ ذیقعدہ روز دوشنبہ میں مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی نماز اور ادعیہ مین گفتگو تھی مولانا شمس الدین یحیے اور مولانا وجیہ الدین پائلی اور مولانا نصیر الدین گیلاہی خدمت میں حاضر تھے حضور نے زبان دربیان سے فرمایا کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مہمات کیواسطے (صلوۃ السعادت) پڑھتے تھے اور وہ مہم انجام پاتی تھی بندہ نے زمین پر سر رکھا اور عرض کیا کہ اس نماز کا وقت مقرر ہے فرمایا کہ ہاں عشار کے فرض کے بعد دو رکعت سنت ادا کرے پھر صلوۃ السعادت کی چار رکعت ایک سلام سے ادا کرے ہر رکعت میں الحمد ایکبار ۔ اور آیۃ الکرسی ایکبار ۔ اور انا انزلنا تین بار ۔ اور اخلاص پندرہ بار بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھے اور تین بار کہے یاحی یاقیوم ثبتنی علے الایمان پھر اولیا کی بزرگی میں گفتگو شروع ہوئی آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ ابراہیم ادہم نے نیت کی کہ ہر کوئی کعبہ کو پانوں سے جاتا ہے میں آنکھوں سے جاتا ہوں اور ہر قدم پر دوگانہ نماز ادا کرتے تھے چنانچہ اسی طرح چودہ سال میں خانہ کعبہ میں پہنچے کعبہ کو اپنی جگہ میں نہ دیکھا حیران ہوئے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم کعبہ رابعہ بصری کی زیارت کیواسطے گیا ہے کہا الہی میں کہاں جاؤں پھر آواز آئی کہ کہیں مت جا یہیں آجاتا ہے اسکے بعد خواجہ نے اسی محل میں فرمایا کہ کسی شیخ نے

ایک شخص کا کچھہ دینا تھا اُسنے بازار مین پکڑ کر کہا کہ میرے روپیہ دیدے شیخ نے کہا ٹھہر اُسنے کہا مین نہین ٹھہرتا شیخ غصہ ہوئے اور کندھے سے چادر اتار کر زمین پر ماری تمام بازار روپیوں سے پُر ہوگیا فرمایا کہ جتنا تیرا حق ہے اُٹھالے زیادہ مت اُٹھائیو ورنہ تیرا ہاتھہ خشک ہوجائیگا اُس مرد نے اپنا حق اُٹھا کر اور زیادہ اُٹھالیا اُس کا ہاتھہ خشک ہوگیا اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو شخص درویش سے لڑتا ہے اپنی جڑ اُکھاڑتا ہے نعوذ باللہ

ہشتاد شویں ماہ ذیقعدہ روز یکشنبہ مین حضور کی پابوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحیےٰ اور مولانا برہان الدین غریب اور شیخ یوسف چندیری اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا شہاب الدین میرٹھی اور شیخ عثمان سیاح اور شیخ ضیاء الدین پانی پتی اور مولانا وجیہ الدین پائلی اور دیگر عزیزان حاضر خدمت تھے روز بہت بارحت تھا۔ مولانا شرف الدین اور نجم الدین سنامی نے اسی روز قدموں مین سر رکھا اور کلاہ چہار ترکی سے مشرف ہوئے بندہ نے بھی اسی روز کلاہ پائی تھی ہر ایک پر بخشش ہوتی تھی اسکے بعد خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے حاضرین کی طرف منہ کرکے فرمایا کہ جس طرح آج ہم سب ایک جگہہ ہین اسی طرح کل (قیامت) کو ایک جگہہ اُٹھیں گے جسوقت خواجہ نے یہہ بات فرمائی بندہ نے اور دیگر عزیزوں نے زمین پر منہ رکھا اور عرض کیا کہ مولانا شہاب الدین میرٹھی انصاری نے کہ بندگان مخدوم سے ہین ایک بیت لکھی ہے اگر حکم ہو کہوں فرمایا

کہہ — من از تو ہیچ مرادی دگر نخواہم + ہمین قدر بکنی کز خودم جدا بکنی + اللہم اجعلنا ہم

وارزقنا متابعتہم ومحبتہم وصحبتہم لیعلم — تمام ہوا ترجمہ فضل الفوائد ملفوظ حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الحق والدین اقدس اللہ سرہ العزیز کا۔ جامع جس کے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور مترجم اس احسن الشواہد ترجمۂ فضل الفوائد کا ہیچمیرز و نالائق فقیر مولا بخش چشتی نظامی بھنڈوی غفر اللہ ذنوبہ ولوالدیہ ہے اللہ تعالیٰ اس ترجمہ کو قبول فرماوے۔ آمین

(فہرست کتب جدید) جو اس مطبع مین چھپی ہین ا مجموعہ رسائل متبرکہ اس مجموعہ مین مندرجہ ذیل پنجرہ رسالہ اردو کے ہین جس کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور دنیاوی مقاصد پوری ہوجاتے ہین ۲ جمال رحمانی فوائد اسرار ربانی۔ ترجمہ نظام العقائد مصنفہ مولانا فخر صاحب۔ نجات المومنین شرح چہل حدیث گلدستہ فضائل غوثیہ حالات حضرت غوث پاک فیوض القادری گلشن چہل و یک فیض معین الارواح حالات خواجہ صاحب اجمیری مشاہدات خواجہ مقامات فقر اودم

(مطبع رضوی دہلی مین سید میر حسن صاحب کے اہتمام سے چھپا)

Marfat.com

احسن الشواہد

ترجمہ

افضل الفوائد

جلد دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم کرنا چاہیے کہ یہہ انوار اور اسرارِ الٰہی - اور یہہ آثار اور اخبار ناشناہی انفاسِ متبرکہ خواجہ رستان صاحب الکلام فی الارضین ختم المشائخ والاولیا وارث اہل اہل السلوک والانبیا تاج المحققین برہان العاشقین نظام الحق والشرع والدین ادام اللہ تقواہ سے ہین کہ مختلف تاریخون مین حضور کی خدمت مین دولت پابوس سے مشرف ہوکر سُنے گئے انکو ان اوراق مین لکھا چنانچہ بیسوین تاریخ ماہ رجب ۱۹سنہ دوشنبہ کے دن حضور کی مجلس مین حضرت مہتر آدم ؑ کی پیدائش اور دیگر فوائد مین گفتگو ہورہی تھی کہ بندہ گنہگار امیدوار رحمت پروردگار خسرو لاچین نے دکہ ایک سلطان المشائخ والاولیا کی غلامون مین سے ہے تاریخ مذکور مین حضور کی دولت پابوسی حاصل کی اور عزیزان اہل صفہ بھی حاضر تھے پہلے انبیا کا ذکر ہورہا تھا حضور نے فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ تھا جب خواجہ ذکراللہ بالخیر اس حرف پر پہنچے بندہ نے اُٹھکر منہ زمین پر رکھا اور پھر کھڑے ہوکر عرض کی خواجہ بندہ نواز نے مہربانی سے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جو بات ہے کہو مین حکم بجالایا - اور دوسری دفعہ مینے سر زمین پر رکھا حکم ہوا کہ کہہ مینے التماس کی کہ اس سے پہلے بندہ نے جو کچھ مخدوم بندہ نواز کی زبان سے سُنتا ہے اسکو لکھکر ایک

Marfat.com

کتاب مرتب کی ہے اور نام اسکا فضل الفوائد کیا ہے اور نظر مبارک مین منظور ہو چکی ہے
پس اسوقت مین بھی اگر مہربانی سے حکم ہووے تو جو کچھ زبان مخدوم سے سُنا جاوے اسکو لکھ
لیا جاوے تا کہ دو جلد مرتب ہو جاوین لیکن اگر اس جلد مین زیادہ حکایات انبیا اور سلوک کی
ہون تو بندہ کی خاطر جمع ہووے۔ جب بندہ نے یہ عرض کی حضور نے تبسم کر کے فرمایا کہ بہت
اچھا نماز کے بعد یہی انبیا کا ذکر کہ بندہ کے دل مین تھا شروع فرمایا اسکے بعد حضور نے اسی
محل مین فرمایا کہ اے درویش عزیز سُن کہ حق تعالے نے خزانہ بلا کو جب پیدا کیا خصوص اطہر
انبیا اور اولیا کے پیدا کیا جب فرشتون نے اُس خزانہ بلا کو دیکھا سب اُسکی ہیبت سے
گداز ہوئے اور سر سجدہ مین رکھا کہ الٰہی یہ کن لوگون کے واسطے ہے فرمان ہوا کہ اے فرشتو
تم اس نعمت سے فارغ ہو یہہ نعمت مین نے اُس خلیفہ کی نصیب کی ہے کہ زمین مین پیدا کرونگا
یعنے آدم صلوٰت اللہ وسلامہ اور اُسکے فرزندون کیواسطے کہ وہ میرے محب ہین اور انکا اس بلا مین
امتحان کرونگا جو کوئی ہماری محبت مین ثابت ہوگا یہ بلا اُسپر ارزانی کرونگا بلکہ اس نعمت بلا کو
مین نہ بھیجونگا وہ خود آرزو سے مانگین گے پھر مناسب اس حال کے فرمایا کہ اے درویش
یہ گروہ جو دوست کے عشق مین مستغرق ہین صبح سے شام تک بلا کو آرزو سے مانگتے مین
کیونکہ جو بلا دوست کی طرف سے ہووے وہ بلا نہین ہے وہ نعمت ہے کہ دوست سے
دوست کو پہنچتی ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک عاشق تھا ہر صبح اُٹھتا اور فریاد
کرتا کہ الٰہی رزق میرا یہی تیری بلا ہے پھر لوگون نے اُس سے پوچھا کہ یہہ بات ہے کہ تو کہتا ہے
کہا امتحان دوست کا بلا مین ہوتا ہے اگر ہم آرزو سے نہ چاہین تو درمیان اہل سلوک کے
ثابت نہون پھر جب خواجہ اس حرف پر پہنچے آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ رباعی زبان
مبارک پر لائے رباعی ہر جا کہ بلاے تست بر جانم باد + چون در رضاے تست بر جانم باد
گر بر سر عاشقان بلا ہا باشد + آنجملہ بلای تست بر جانم باد + اسکے بعد فرمایا کہ جب مہتر
آدم علیہ السلام عالم وجود مین آئے اور قالب مین روح پہونچی کھڑے ہو گئے اور بیٹھے اُٹھتے ہی
آدم علیہ السلام کو چھینک آئی کہا الحمد للہ مہتر جبرئیل پاس کھڑے ہوئے تھے کہا یرحمک اللہ
پھر فرشتون کو حکم ہوا کہ اے آسمان کے فرشتے تم کہتے تھے کہ یہ فساد کرینگے اور خون ناحق

Marfat.com

گر ائین گے تمنے دیکھا کہ آدم ابھی اچھی طرح ٹھرا بھی نہین ہوا تھا کہ میری حمد و ثنا کہی۔ قولہ تعالے
و یسفک الدماء و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک۔ پھر فرشتون نے سر سجدہ مین رکھا اور کہا
قولہ تعالیٰ انی اعلم ما لا تعلمون یعنی جو کچھہ تو جانتا ہے ہم نہین جانتے ہین مہتر جبرئیل اور میکائیل
اور اسرافیل کو پھر فرمان ہوا کہ تم بہشت مین جاؤ جبرئیلؑ حلہ لاوے اور میکائیل براق اور اسرافیلؑ
تاج لاوے جب انھون نے حکم کی تعمیل کی فرمان ہوا کہ حلہ کو مہتر آدمؑ کی گردن مین پہناؤ اور
اسکے سر پر تاج رکھو اور براق پر سوار کرکے بہشت مین تخت پر بٹھلاؤ اسکے بعد جب مہتر
آدم تخت پر بیٹھے تمام فرشتون کو حکم ہوا کہ جاؤ آدم کو سجدہ کرو قولہ تعالی و اذ قلنا للملائکۃ
اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی و استکبر و کان من الکافرین۔ پس تمام فرشتون نے سجدہ
کیا مگر ابلیس لعین نے سجدہ نہ کیا جب ابلیس لعین راندہ گیا تمام فرشتون نے باواز بلند
کہا کہ ابلیس پر لعنت ہو چنانچہ جبار عالم نے اوسپر لعنت کی اوسوقت وہ راندہ گیا اسکے بعد
جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر اس حرف پر پہنچے آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ بات فرمائی کہ اے درویش
وہ ایک لعنت سے مردود ابدی ہوا اور اس زمانہ مین بعضی ایسے مسلمان ہین کہ فعل قبیح انسے
ظہور مین آتے ہین پروردگار عالم ایکدن مین ہزار بار لعنت اونپر بہیجتا ہے اور انکو اس لعنت
سے خبر تک نہین ہے غافل ہین اسکے بعد فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام نے خلعت الٰہی
زیب تن کیا اور آسمان کے تمام فرشتون اور بہشت کے رہنے والون نے انکا اعزاز اور اکرام دیکھا
سب نے انکی طرف رجوع کیا۔ اسکے بعد فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام کے آگے انکے فضل و
کرامت کی وجہ سے سینی لین پھر فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام کو مخیر کیا کہ جو کچھہ ہماری نعمت بہشت
مین ہے کھاوے مگر گندم نکھاوے لیکن جب خواہش الٰہی یہ تھی کہ وہ پھر دنیا مین آوے
ولولہ عشق اور آتش محبت کو جوش ہوا۔ ایک دانہ اوس گندم کا کھالیا تاج سر سے اتار لیا گیا اور حلہ
لیا گیا۔ اور ننگے ہوگئے۔ درخت کے پاس کھڑے ہوئے درخت سے آواز آئی کہ قولہ تعالے
فکلا منہا فبدت لہما سواٰتہما و طفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ و عصےٰ آدم ربہ فغوی
یعنے باہر چلا جا اے عاصی کہ یہہ تیری جگہ نہین ہے پس آدم علیہ السلام جس درخت کے پاس
جاتے تھے اور پتے مانگتے تھے اوس سے آواز آتی تھی کہ تو عاصی ہوگیا ہم عاصی کو

پتہ نہیں دیتے چنانچہ انجیر کے درخت کے پاس آئے اُسنے پات دیدئے پس فرمان ہوا کہ اے انجیر تو نے کیون پتے دئے جواب دیا جیسا کہ اُس کی عزت اول مین دیکھی تھی آخر مین بھی ایسی ہی عزت مین دیکھتا ہون اس سبب سے مینے پتے دئے پس فرمان ہوا کہ اے انجیر ہمنے تجکو خلقت کے درمیان عزیز کیا جیسا کہ تو نے ہمارے آدم کی عزت کی جب آدم علیہ السلام بہشت سے باہر آئے کوہ سراندیب مین چلے گئے تین سوا اور ستر سال اس گناہ کے سبب روتے رہے چنانچہ گوشت اور پوست رخسارہ مبارک کا جہڑ گیا اور گنجشکون نے آکر رخسارہ مبارک مین گھونسلا بنا لیا اور اُنکو خبر نہ تھی مہتر آدم علیہ السلام کے گریہ کے لئے گھاس نکل آئی تھی جو وقت سجدہ کرتے کوئی بچانتا کہ آدم یہان ہے یا نہین اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس حرف پر پہنچے آنکھونمین آنسو بہر لائے اور فرمایا کہ ہان جب چالیس دنون کے بعد آغاز صبح مین آدم نے آنکھہ کھولی اُنکی نظر جمال عشق پر پڑی آخر اُسی شعلہ نے اثر کیا کیونکہ سوائے خرابہ و ویرانہ دنیا کے بہشت کے محلونمین تکرار نہین ہو سکتا تاکہ تحفۂ اشد البلاء فی الاولیاء و اشد فی الانبیاء کو درست کرے اُسوقت خواجہ آنکھونمین آنسو بہر لائے اور فرمایا کہ اے عاشقون نے بلا کو دوست سے آرزو سے ہزار گریہ اور زاری سے لیا ہے تب واصلان حق سے ہوئے ہین انہ المحبت فی المحبین اسکے بعد پہلے جس نے جہانمین عشق کو قبول کیا اور عشق کی بلا کو قبولا وہ آدم صفی اللہ تھے کیونکہ آدم علیہ السلام کو بہشت کی خاک سے پیدا کیا۔ اگر مہتر آدم علیہ السلام کی خاک مین عشق کی سرشت نہوتی پس اہل سلوک مین عشق کب ہوتا پس جیسا کہ اول عشق آدم علیہ السلام سے تھا اُنکی اولاد مین بھی ایسا ہی کیا پہر فرمایا کہ ولولہ اشتیاق اور شوق کا جو اولیاء اللہ مین ہے یہہ بھی آدم صفی اللہ سے ہے اس حرف پر پہنچتے ہی خواجہ آنکھونمین آنسو بہر لائے اور یہہ رباعی فرمائی رباعی از ہجر رخ تو مبتلائی میباشم + وندر غم عشق تو بلا میباشم + در یاد جمال تو چنان مدہوشم + کز خود خبرے نیست کجا میباشم + اسکے بعد فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی فرمان ہوا کہ اے آدم ہر مہینہ مین تین روزہ رکہہ تیرہوین چودہوین اور پندرہوین کو تو تیری توبہ قبول کرون مہتر آدم علیہ السلام کی توبہ تین سو سال کے بعد قبول ہوئی پہر فرمایا کہ اے درویش ایک مدت کے بعد

Marfat.com

آدم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کبھی تو نے اپنے تئین بامراد پایا جواب دیا کہ اس وقت تو نہین
البتہ ان تین سو سال مین جب بلامین مین مبتلا تھا جو دن مجھپر گزرتا تھا اپنے تئین مین بامراد دیکھتا
تھا جو رنج اور غم کہ مجھپر گزرتا تھا ہر ولایت کا بہید مجھپر کھلتا تھا خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ فوائد بیان
فرما رہے تھے کہ چھ نفر درویش قلندر آئے کچھ قیام اور سلام نکیا اور صحن جماعت خانہ
مین سماع کرنے لگے اور دیر تک رقص کرتے رہے بعد ازان بند ہوئے اُنمین سے کوئی زبان
کو ولسانہ تھا جو کچھ اُنکی زبان مین آتا تھا کہتے تھے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے بسبب اُس خلق
کے کہ آپ مین تھا مولانا فخر الدین زرادی اور بندہ اور بندہ زادون کو فرمایا کہ کھانا اُن عزیزون
کے پاس لیجاؤ تو کھالیوین پھر جو اُنکا مطلب ہوگا وہ بھی دیا جائیگا جب ہم غلامون نے
مخدوم بندہ نواز کے حکم کے بموجب کھانا لیجاکر اُنکے پاس رکھا فورًا اُنھون نے کھانے کو
ناپسند کر کے غصہ ہونا شروع کیا جو کچھ اُنکی زبان سے نکلتا تھا کہتے تھے اور ہم اُنکے آگے حیران
کھڑے تھے کہ ہم خواجہ سے کیا جاکر کہینگے الغرض جب خواجہ کو یہ حال معلوم ہوا اُٹھے اور
چوگنا کھانا اور ہاتھہ مین لیکر اُن درویشون کے پاس آئے اور اُنکو سلام کیا اُنمین سے کسی
نے خواجہ کی طرف التفات نکیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر کھڑے تھے اور عذر کرتے تھے اور وہ
بُرا کہنے مین لگے ہوئے تھے چنانچہ کچھ دیر کے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اُن درویشون کی
طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے صاحبو تم یہ کھانا کیون نہین کھاتے ہو آخر اُس کھانے سے
جو تم نے قرن مین کھایا تھا یہ کھانا لاکھہ درجہ اچھا ہے خواجہ کا یہ کہنا تھا کہ درویش
اُٹھے اور زمین پر سر رکھا اور پھر ایک پائون سے کھڑے ہوئے کہ ہماری اُس سے توبہ ہے
آپ بیٹھہ جاوین تو ہم کھانا کھاوین کیونکہ ہمنے آپ کو مرد پایا جیسا کہ ہم چاہتے تھے۔ اسکے
بعد خواجہ واپس چلے گئے بندہ اور مولانا فخر الدین زرادی نے اُن درویشون کو کھانا کھلانے
کے بعد سوال کیا کہ ہمکو بھی روشن ہو جاوے کہ تمنے قرن مین کیا کھایا تھا اُنھون نے کہا
کہ اے صاحب ہم قرن کی طرف مسافر تھے جب ہم اُس مقام پر پہنچے تین روز سے ہمکو
کھانا نہین ملا تھا ناچار ہم بھوکے بیابان مین پھرتے تھے جب ہم اُس مقام پر پہنچے جہان
خواجہ اویس قرنی نے اپنے بتیس ۳۲ دانتون کو توڑ کر زمین مین دفن کیا تھا اُس مقام کی ہمنے

حکایت درویشان قلندر

Marfat.com

زیارت کی اور آگے کو چلے کیا دیکھتے ہین کہ ایک اونٹ مرا پڑا ہے اور گندہ ہوا ہوا ہے اور پوست اور استخوان باقی رہ گیا ہے اور باقی سڑا پڑا ہے ہمنے آپس مین کہا کہ ہم تین دن کے بھوکے مین مرجائین گے تھوڑا سا گوشت اُس مُردار اونٹ کا لیکر اور آگ پر بھونکر ہمنے کھالیا سو آج خواجہ نظام الدین نے اُس اونٹ کو کشف سے معلوم کرلیا اس سے ہم نے معلوم کرلیا کہ درویشی یہ ہے جو خواجہ نظام الدین رکھتے ہین اسکے بعد فرمایا کہ زبان شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے مینے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مین بغداد کی طرف مسافر تھا مسجد کنف مین حضرت شیخ اوحد کرمانی کی خدمت مین اور عزیز حاضر تھے اور یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کیا سبب ہے کہ آدمی ایک دوسرے سے مشابہ نہین ہوتے ہر شخص کا طریق اور شبیہ اور ہے پھر حضرت شیخ اوحد کرمانی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ مینے اثار الانبیا مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ بارگاہ باجاہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینے پوچھا کہ آدم صفی صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ کو ایزد تعالی نے کس طرح پیدا کیا کہ اُنکی اولاد ایک دوسرے سے مشابہ نہین ہے پس پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عباسؓ حق سبحانہ تعالی نے آدم کے مُنہ کو مکہ کی زمین سے پیدا کیا اور سر کو بیت المقدس کی خاک سے اور پوست اُنکا بہشت کی خاک سے اور اُن کی زنخدان اور شارب کو حوض کوثر سے - اور مژگان اور چشم کو خاک دنیا سے اور دونو بانو کو ہندوستان کی زمین کی مٹی سے پیدا کیا ہے اور اُنکے اعضاے کو جزیرہ سراندیپ کی مٹی سے اور اُنکے سر کو زمین شہد سے پیدا کیا ہے پس اے عبداللہ اگر آدم کو ایک خاک سے پیدا کرتا تو اُنکی اولاد ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتا اور کوئی ایک دوسرے کو نہ جانتا پھر اسی محل مین فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام دنیا مین آئے کوہ سراندیپ پر بیٹھے ہوئے بہشت کے غم مین روتے تھے چنانچہ اُنکے رونے سے پتھر اور پہاڑ فریاد کرتے تھے پس خدا تعالی نے فرمایا تو بہشت سے ایک گھر یاقوت سُرخ کے ایک ٹکڑے کا وہان لاکر رکھا جہان اب خانہ کعبہ ہے اور اُس گھر کے دو دروازے تھے ایک شرقی اور ایک غربی اور اُس گھر مین تین قندیل لٹکتے تھے اُن قندیلون سے روشنی اور نورانیت اُس گھر مین تھی اور فرشتے گرد بگرد اُس گھر کے صف

بیان پیدایش آدم و حوا و اصل اشکال مختلف آدمیان

Marfat.com

باندھے کھڑے تھے جس جگہ وہ گھر تھا آج وہان خانہ کعبہ ہے اور جس جگہ قندیل تھی آج اُس جگہ خانہ کعبہ کی لوگ زیارت کرتے ہین پس خدائے تعالی نے آدم ع کو حکم دیا کہ وہان آوے اور زیارت کرے اور فرشتون نے اُنکو حج کرنا سکھلایا آدم ع ہر سال اُس گھر کی ایک بار زیارت کرتے تھے اب اُس گھر کو چوتھے آسمان پر کعبہ کے برابر رکھا ہوا ہی اور فرشتے ہر روز اُس گھر کے گرد طواف کرتے ہین اور قیامت تک ہر روز ستر ہزار فرشتے اُس گھر کے گرد طواف کرتے ہوئے شمار ہوتے رہین گے **اسکے بعد** اسی محل مین فرمایا کہ جب درویش کمالیت کو پہنچتا ہے جہان خزانہ بلا کا ہوتا ہے اُسکے نامزد کرتے ہین واسطے اثبات فقر اُسکے کے کہ وہ ہماری بلا کی طاقت لاویگا یا نہین۔ پس جب درویش نے اپنا کام کمالیت کو پہنچایا ہوتا ہے تمام بلاؤن کو اپنی غذا بنالیتا ہے بلکہ ھل من مزید کی فریاد کرتا ہے۔ **پھر**۔ اسی محل مین فرمایا کہ ایک دفعہ مین شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت مین حاضر تھا وہ فرماتے تھے کہ ایک روز ایک بزرگ کو بخارا کی طرف مین مینے ایک غار مین عبادت کرتے ہوئے پایا لیکن وہ از حد بزرگ اور صاحبدل اور صاحب نفس بزرگ تھے کہ اس عظمت اور ہیبت سے مینے کوئی بزرگ نہین دیکھا الغرض جب مینے سعادت پای بوس حاصل کی فرمایا کہ بیٹھو مین بیٹھ گیا ہر دفعہ کہ میری نظر اُنکے چہرہ پر پڑتی تھی ایک نور اُس چہرہ سے چمکتا تھا پھر اُس بزرگ نے فرمایا کہ اے فرید مین ساٹھ برس سے اس غار مین بیٹھا ہوا ہون کوئی روز اور ساعت نہین ہے کہ عالم بالا سے مجھپر بلا نازل نہوتی ہو مین اس بلا کو اپنی خوراک کرتا ہون بلکہ جس روز بلا مجھپر نازل نہین ہوتی ہے آرزو سے چاہتا ہون کیونکہ دوست کی خواہش اور دوست کا امتحان اُسکی بلا مین ہے پس کیونکر آرزو سے اسکو طلب نکرون پھر فرمایا کہ اے فرید جن راست لوگون نے اس راہ مین صدق سے قدم رکھا اور دوست کی محبت کا دعوی کیا جہان بلا ہے اُسپر مقرر کرتے ہین پس صادق کو چاہیے کہ ہمین صبر کرے اسکے بعد خواجہ نے یہ حکایت تمام کی اور رو لئے اور یہ رباعی زبان مبارک پر لائے **رباعی** در عشق ہمہ درد جفاہا باشد ✤ وندر رہ عاشقی بلاہا باشد۔ پس

بیان اس بات کا کہ جب درویش کمالیت کو پہنچتا ہے خزانہ بلا کا اسکے نامزد کرتے ہین

Marfat.com

مرد ہموست در رہ عشق ۞ کہ او پیوستہ بعشق در خطاہا باشد + اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز کو پوچھا کہ خداے تعالی دنیامین اولیاپر کیامعاملہ کرتاہے کہا یفعل اللہ باولیائہ فی الدار الدنیا ما یفعل اللہ باعدائہ فی الدار الاخرۃ العقبی ۔ یعنی خداتعالی اپنے اولیاسے دنیامین وہ کرتاہے جو دشمنون کے ساتھ آخرت مین کریگا یعنے بلااور عذاب پھر فرمایا کہ ایکدفعہ خواجہ شبلی قدس اللہ سرہ العزیز کو ابلیس کے دیکھنے کی آرزو ہوئی ایک رات اُسکو دیکھا اور ڈرے ابلیس نے کہا کہ مت ڈرمین ابلیس ہون پس ابلیس سے خواجہ شبلی رح نے چند نادر سوال کیے ایک سوال یہ تھا کہ کبھی تو نے اولیا پر غلبہ پایاہے کہا نہین مگرایک وقت کہ وہ سماع مین ہوتے ہین اُس وقت دل اُنکا بیہوش ہوجاتاہے اور بیدل ہوجاتے ہین اُسوقت اُنپر پہنچ سکتاہون اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ مومن کادل دُکھانا خداے عزوجل کاآزردہ کرناہے پس اے درویش مومن وہ شخص ہے کہ وہ مشرق مین ہواور بھائی مومن کے پاؤنمین مغرب مین کانٹا چُبھے اور وہ سُن لے اُسکے درد سے اُسکو درد ہووے پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ نے مہتر خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کاآزردہ کرناکیاہے فرمایا کہ مومن کاآزردہ کرناخداے تعالی کاآزردہ کرناہے کیونکہ ایکدفعہ مین حضرت رسول علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا آپکی زبان مبارک سے مینے سُنا کہ مومن کاستانامیرااور خداوند تعالی کاستاناہے اوراپنی خانہ ویرانی مین مدد کرناہے اسکے بعد چغلخوری کی مذمت مین کلام شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ تمام قبیح فعلون مین سے بہت بڑا قبیح فعل چغلخوری ہے پھر اسی محل مین فرمایا کہ جس روز مہتر یوسف علیہ السلام کو بھائیون نے کنوئین مین ڈالا ایک بھیڑیے کو پکڑکر مہتر یعقوب علیہ السلام کے پاس لائے کہ اس بھیڑیے نے یوسف علیہ السلام کو ہلاک کیاہے مہتر یعقوب نے پوچھا کہ ای بھیڑیے میرے یوسف کو تونے ہلاک کیاہی اُسنے کہا نہین کہا اسکو جانتاہی کہ وہ کہان ہی کہا ای مہتر یعقوب اگرچہ ہم درندے اور خونخوار ہین لیکن کسی کی چغلی کرنا نہین جانتے پھر فرمایا کہ جب رات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی نظر مبارک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوزخ کی طرف پڑی ایک گروہ کو دیکھا کہ اُنکی زبانون مین سوراخ کیے ہوئے اور دوزخ کے درکہ مین لٹکتے ہین پوچھا یا اخی جبرئیل یہ کونسا گروہ ہے کہا یارسول اللہ یہ گروہ چغلخورونکا ہے اسکے بعد حکایت

حکایت شبلی علیہ الرحمۃ

بیان ہمدردی مومن

چغلخوری کی مذمت کا بیان

Marfat.com

حجر اسود کا بیان

بیان فرمائی کہ خانہ کعبہ مین ایک پتھر ہے (جسکو حجر الاسود) کہتے ہین ایک دفعہ رسول علیہ السلام نے اُس پتھر کو چوما ہے اور لب مبارک رسول علیہ السلام کے اُس پتھر پر پہنچے ہین اور روایت مین ہے کہ جس نے جمال جہان آرای رسول علیہ السلام کی زیارت کی ہے ستر برس کے گناہ اُسکے بخشے جاتے ہین رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد جو کوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے اُس پتھر کی زیارت کرتا ہے حق تعالی اُسکے ستر برس کے گناہ اُسکے نامۂ اعمال سے پاک کرتا ہے پس اے درویش تجکو معلوم ہوا کہ وہ پتھر (حجر اسود) خانہ کعبہ مین اسواسطے ہے

شیطان کے راندہ ہونیکا سبب

پھر فرمایا کہ اے عزیز ایک دفعہ لوگون نے ابلیس سے پوچھا کہ تیرے راندہ ہونیکا سبب کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ جب حق تعالے نے دوزخ کو پیدا کیا مین ستر ہزار فرشتون کے ساتھ ہر روز دوزخ کے دیکھنے کو جاتا تہا دوزخ کے درمیان ایک منبر تہا مینے مالک کو پوچھا کہ یہ منبر کس کے لئے ہے کہا کہ ایس فرشتے کیواسطے ہے جسکو عزازیل کہتے ہین وہ راندہ جائیگا مین فوراً اُس منبر پر بیٹھ گیا کہ شاید وہ عزازیل مین ہی ہونگا حق تعالی نے مجکو اُس جہان سے راندہ کیا اور وہ منبر میرا ہو گیا میرے راندہ ہونیکا یہ سبب تہا اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ ایک

مناجات مہتر ایوب و مہتر زکریا و مہتر ابراہیم کا بیان

دفعہ مہتر ایوب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ مناجات مین کہتے تھے کہ الٰہی مجھے بارہ ہزار زبان دے کہ ہر زبان کے ساتھ تیری تسبیح کہون حق تعالی نے اُنکی دُعا مستجاب کی اور اُنکو بلاے کرمان مین مبتلا کیا پس کرمونکی بارہ ہزار زبان مہتر ایوب کی زبان سے تسبیح کہتے تھے پھر خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ انبیا اور اولیا نے بلا کو آرزو سے مانگا ہے تب خدا کی درگاہ مین قرب پایا ہے اسکے بعد فرمایا کہ ایک وقت مہتر زکریا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ اپنی مناجات مین کہتے تھے کہ الٰہی اس قدم کے ساتھ تیرے قرب کی درگاہ مین نہین پہنچ سکتا ہون مگر بلائے کے ساتھ اُسیوقت حکم ہوا کہ ہمنے بھیجی وہ کیا تھی ہزار تیغ کا آرہ اُنکے سر پر چلایا تب مقام قرب پر پہنچے ایک دفعہ مہتر ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے مناجات مین کہا کہ الٰہی طعام کے مہمان بہت ہین جان کا مہمان کہان حکم ہوا کہ اے ابراہیم جب تک تو بلا کے گوشے مین نہ بیٹھے مین نہین جانتا کہ تو محسن ہے پس اے درویش اس راستہ مین تمام بلا اور جفا ہے مرد کو چاہیے کہ بلا سے دوست مین ثابت قدم رہے پھر

Marfat.com

اسی محل مین فرمایا کہ ایک واصل بلا سے رو یا حکم ہوا کہ تجھے اس نعمت کی طاقت نہین تو چھوڑ دے تا کہ کسی اور کی گردن مین ہم کرین اور تو محروم رہے اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ یہ بیت ایک بزرگ کی زبان سے مین نے سُنی ہے

بیت داری سرما و گرنہ دور از سرما ✦ ما دوست گشتیم تو ندار ی سرما ✦ پھر فرمایا ایک اعرابی مع چار بچون کے ننگا اور بھوکا پیٹ پیٹھ سے لگا ہوا دامن مین پتھر ڈالے ہوئے بر غضب گھر سے نکلا اور کہنے لگا کہ خانہ کعبہ کو ویران کرونگا نہین تو مجکو اور میرے بچون کو روٹی دے اُسوقت بام خانہ کعبہ سے ایک ہاتھ مع ہزار دینار کے نکلا کہ لے لے لیکر پھینکدئے کہ ان کو کیا کرون اُسیوقت دو روٹین پیدا ہوئین وہ لیکر کھالین اور بچونکو بھی دین اُسوقت لوگون نے پوچھا کہ تو نے دینار نہ لیے اور روٹین لے لین اور کھالین اُسنے جواب دیا کہ میرا مقصود زر نتھا نمک تھا یعنے روٹی سے مینے کھالی شاید اسکا حق ادا کیا جاوے۔ پھر خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ نمک کا حق بڑا بھاری حق ہے لوگونکو چاہیے کہ اس حقِ نمک کو نگاہ رکھین۔ پھر پردہ پوشی کی حکایت شروع ہوئی آپ نے فرمایا کہ مہتر شعیب علیہ السلام کے عہد مین ایک شخص کا گدہا کھویا گیا تھا وہ شخص مہتر شعیب علیہ السلام کی خدمت مین آیا اور حال بیان کیا اُنھون نے سات دن رات تک دُعا کی گدہا نہ ملا اُسوقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا شعیب علیہ السلام حکم ہوا ہے کہ ہم پردہ پوش ہین ہم نہین چاہتے کہ کسی کا پردہ پھاڑین دُعا سے ہاتھ اُٹھالے کہ یہ قبول ہونیکے لایق نہین ہے پھر خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ درویش کو بھی چاہیے کہ پردہ پوشی کرے کیونکہ تمام عبادتون سے فاضلتر یہی پردہ پوشی ہے اگرچہ لوگونکا عیب اپنی آنکھ سے دیکھا ہو کسی کے پاس نکہے کیونکہ یہ صفت باری تعالی کی ہے اسکے بعد اسمین کلام شروع ہوا کہ چاند اور سورج کا مُنہ سیاہ ہو جاتا ہے یعنی گہن کس سبب سے ہے فرمایا کہ مین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت مین لکھا دیکھا ہے کہ جس رات رسول علیہ السلام کو معراج ہوا اِن دونون کو آسمان کے قبہ کے نیچے دیکھا کہ امت کا گلا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ الٰہی ہم اُنکے گناہ کرنے سے عاجز ہوگئے ہین حکم ہو کہ وہ ہلاک ہو جاوین فرمان آیا کہ ہم تم کو

Marfat.com

وجہ کسوف و خسوف

زیادہ دانا اور بینا ہین کوئی چیز اُنکی معصیت سے مجھپر پوشیدہ نہین ہے مین آمرزگار اور غفار ہون تمکو اُنسے کیا کام جب رسول علیہ السلام نے یہ خطاب سُنا فوراً چاند کا گیسو اور آفتاب کی چوٹی کو پکڑ کر ہیبت کی نظر سے اُنہین دیکھا اُنکا مُنہ سیاہ ہوگیا مالک وہان حاضر تھا رسول علیہ السلام نے ان دونون کو مالک کے ہاتھ مین دیا کہ انکو لیجا کر آسمان کے گرد پھرا کیونکہ جہانمین رسم ہے کہ جو کوئی چغلی کرتا ہے اُسکا منہ کالا کرتے ہین اور پھیرتے ہین الغرض جب رسول علیہ السلام معراج سے لوٹے چاند اور سورج نے رسول علیہ السلام کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اُس خُلق کے سبب کہ آپ مین ہے آپ ہمارے لئے دُعا کرین کہ یہ ہمارا نور تمام ہمکو ملجاوے ہماری توبہ ہے پھر ہم نہین کہین گے اسکے بعد رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ میری نقل کے بعد ہر سال تمھارا نور لے لیا کرین گے تاکہ جہان والے جانین کہ جو کوئی چغلی کرتا ہے اسکا منہ قیامت کے روز اسی طرح کالا کرینگے جب رسول علیہ السلام نے یہ فرمایا تب انھون نے منہ زمین پر رکھا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب آپ نہونگے تب ہمارے حق مین کون دعا کریگا فرمایا کہ میری اُمت ہوگی اور میری اہل بیت کوٹھون پر چڑھ کر مجھپر درود بھیجین گے درود کی برکت سے تمھارا نور تمکو ملجائیگا اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا

فضیلت درود شریف اور نور محمدی کی حقیقت

کہ مینے حدیث مین دیکھا ہے جو کوئی ایک بار رسول علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ تمام گناہ اسکے بخش دیتا ہے اور وہ شخص باصبر ہوجاتا ہے اور پلصراط سے گزرنے کے وقت اُسکے لئے ایک نور دینگے کہ اُسکی روشنی مین گذریگا اسکے بعد اسی محل مین یہ حکایت بیان فرمائی کہ جس روز مہتر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا نور رسول علیہ السلام کا اُنکی پیٹھ مین کیا پس فرشتونکو حکم ہوا کہ نماز مین اسکی اقتدا کرو اسمین مفسرین کہتے ہین کہ سجدہ کرنا فرشتون کا اسی نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا۔ الغرض آدم علیہ السلام نے مناجات کی کہ الٰہی اگر اُس نور کو مین دیکھون تو بہتر ہو پس اُس نور کو پیشانی آدم مین پیدا کیا بہشت کی تمام حورون نے اُس نور کو دیکھنا اختیار کیا دن اور رات اُس نور کے عشق مین آدم علیہ السلام کے آگے کھڑی رہتین۔ اسکے بعد آدم علیہ السلام نے پھر دُعا کی کہ خداوندا اس نور کو ایسی جگہ مسلط کر کہ مین دیکھون اُسوقت اُنکی تسبیح کی انگلی مین اُس نور کو ظاہر کیا تھوڑی دیر کے بعد آدم خواب مین چلے گئے

Marfat.com

وہ نور ناپید ہو گیا جب آدم بیدار ہوئے اُس نور کو نہ دیکھا دیوانہ اور سرگردان پھرتے تھے
اور بہشت مین ڈھونڈھتے تھے جب درخت گندم کے پاس گئے کہا کہ اُس محبوب کی کچھ
شکل اسمین دیکھتا ہون اُسیوقت دانہ گندم لے لیا اور کھا لیا ندا آئی کہ تو مقصود کو پہنچا اب
دنیا مین جا کہ وہ تیرا دوست وہان ہو گا۔ پس آدم علیہ السلام دنیا مین آئے مفسرین نے لکھا ہے
کہ آدم علیہ السلام کے بہشت سے باہر آنیکا یہ بھی سبب تھا کہ لکھا گیا۔ الحمد للہ علی ذالک
ستائیسوئین ماہ رجب سنہ مذکور مین مہتر نوح صلوات اللہ علیہ اور دیگر انبیا علیہم
السلام اور سوائے اسکے اور فوائد اور ماہ رجب کی فضیلت کا ذکر ہو رہا تھا کہ مجکو حضور کی پابوسی
کی دولت حاصل ہوئی مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور دیگر عزیز
خدمت مین حاضر تھے حضور نے فرمایا کہ جب مہتر آدم کے بعد نوح کو پیدا کیا اور ہزار سال کی
انکو عمر دی اس ہزار سال مین کل ستر آدمی اُنکی قوم کے مسلمان ہوئے جیسا کہ قصص الانبیا
مین لکھا ہے کہ ایکروز قوم کے ہاتھ سے بھاگے اسقدر اینٹ اور پتھر اُنپر مارے کہ اُنکی ساق
مبارک خون سے رنگین ہو گئی مناجات مین روئے جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ
اے نوح حکم ہوا ہے کہ جہان مین جو بلا مینے پیدا کی ہے وہ سب انبیا اور اولیا کیواسطے پیدا
کی ہے اگر تو ہماری بلا کی طاقت رکھتا ہے قدم آگے رکھ اگر طاقت نہین رکھتا ہے تو
پیغمبری کی چادر رکھدے ہم کسی اور کی گردن مین ڈالدین گے جو ہماری بلا اور تکلیف کی
برداشت کر سکے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ روایت کرتے ہین کہ جب نوح نے یہ سنا پھر
کبھی دم نہ مارا بلکہ ہل من مزید۔ کی فریاد کرتے تھے اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ مہتر نوح
علیہ السلام کا قاعدہ تھا کہ تمام رات ہزار رکعت نماز ادا کرتے فراغ کے بعد سر سجدہ مین رکھتے
اور کہتے کہ الٰہی مین تیری بندگی ایسی بجا نہین لایا ہون کہ تیرے لائق ہو اور کوئی سجدہ تیری
درگاہ کے قابل بجا نہین لایا ہون بس مین کچھ نہین جانتا ہون کہ کل قیامت کے دن میرا
کیا حال ہو گا۔ جب اس مناجات سے فارغ ہوتے اسقدر ذکر کرتے کہ اُنکے ہر موئے تن
سے خون جاری ہو جاتا اور جو قطرہ زمین پر گرتا نقش اس تسبیح کا پیدا ہو جاتا۔
اور دن مین ہر وقت دعوت مین رہتے یہود و نکو اپنے خدا اور اپنی رسالت کی طرف بلاتے

Marfat.com

اور رات کو طاعت اور عبادت مین گزارتے اسی طریق سے انکی ہزار سال کی عمر بسر
ہوگئی اُسوقت ایک عزیز حاضر تہا اُسنے سوال کیا کہ دریاؤنکی اصل کہان سے ہے
فرمایا کہ اصل دریا طوفان نوح سے ہے اور وہ اسطرح ہے کہ جب خدایتعالی کا غصہ
نوح کی قوم پر آیا تمام غرق ہوگئی قولہ تعالی ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر وفجرنا الارض
عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر - پس زمین کے نیچے سے چشمے جاری ہوگئے جیسا کہ
کلام اللہ مین لکھا ہے وفجرنا الارض عیونا اور وہ اس طرح ہوا کہ پہاڑ اور زمین سے پانی جاری
ہوگیا تو آسمان کا زخم زمین پر نہ پہونچے اور زمین سلامت رہے اگر چالیس دن رات پانی زمین
سے جاری نہوتا مینہ کے قطرات سے زمین قطرہ قطرہ ہوجاتی اور نباتات نہ اُگتی پس تمام
دنیا کو پانی نے گہیر لیا اور پانی پہاڑون سے چالیس گز اونچا ہوگیا جب پورے چالیس
روز ہولیے وحی آئی کہ اے آسمان اپنے پانی کو لے قولہ تعالی یا ارض ابلعی ماءک
ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین
پس زمین نے اپنا پانی سمیٹ لیا اور جو پانی آسمان سے آیا وہ ابر پر نہ رہا اور زمین اُسکو
سمیٹ نہ سکی کیونکہ کڑوا تہا اور اُسکی تلخی خدایتعالی کے غصہ کے سبب سے تھی پس کوئی اس پانی کو پی
نہ سکتا تہا جہان پہنچتا تہا اُسجگہ کو خمی کرتا تہا اصل دریا کی وہانسے ہی پھر فرمایا کہ نوح کی قوم جب
عاصی ہوگئی نوح نے مناجات کی کہ رب انہم عصونی یہ قوم مجھسے عاصی ہوگئی واتبعوا من لم
یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا ایضا اور متابعت اُن لوگونکی کرتے ہین جنکے
پاس کچہ بہت ہو اور اُنکے لڑکو نین خیر نہو سواے زیاکاری نقصان سے پس بہتر نوح علیہ السلام اُنکے ہاتہہ
سے عاجز آئے اور کہا ولا تزد الظالمین الا ضلالا - اور تو نہ بڑہائیو بے انصافون کو مگر
بہکاوا یعنے وہ قوم کافر اور ظالم گمراہ ہوگئے مفسرین لکھتے ہین کہ جب خدائے تعالی نے چاہا
کہ طوفان اُنپر بہیجے نوح علیہ السلام کو حکم کیا کہ ہم انکو پانی مین غرق کرینگے تو اپنے لئے
کشتی بنالے کہا الہی مین کیا جانتا ہون کہ کشتی کیونکر بناتے ہین حکم آیا کہ جبرئیل تجکو سکہلادیگا
کہ ایکسو چوبیس ۱۲۴ پیغمبرون کے نام کی بنالے نوح علیہ السلام نے کہا خداوندا مین پیغمبرونکے
نام نہین جانتا ہون جواب آیا کہ اے نوح تیرا کام لکڑیان چھیلنا ہے اور میرا کام نامون کا

Marfat.com

پیدا کرنا اور نقش کرنا بعد اسکے جب پہلا تختہ تراشا آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کا نام اُسپر ظاہر ہوگیا اور جب دوسرا تختہ چھیلا اُسپر نام مہتر شعیب علیہ السلام کا پیدا ہوگیا جب تیسرا تختہ تراشا نام نوح علیہ السلام کا ظاہر ہوا جو تھا تختہ تراشا تو نام ادریس علیہ السلام کا ظاہر ہوا اسی طرح جو تختہ تراشا جاتا تہا اسپر پیغمبروں کا نام پیدا ہو جاتا تہا جب آخر تختہ تراشا اسپر نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا اُسیوقت مہتر جبرئیل ؑ نازل ہوئے اور کہا الآن تمت سفینتک اے نوح اب کشتی تیری تمام ہوگئی کہ نام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہر ہوگیا کہ وہ ختم پیغمبران ہے اور چراغ انبیا اور اولیا رو ہی ہے ایک لاکہہ اور بیس ہزار میخ جبرئیل لائے تھے ہر میخ پر ایک ایک پیغمبر کا نام لکہا تہا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ تمام ہوجاوے اور تختے چھیل کیونکہ ہمارے علم مین آیا ہے کہ چار تختے اور چاہیین تب کشتی تمام ہوگی نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہے اور چار تختے کیسے چاہیین اُسی وقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا نوح علیہ السلام خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہین کہ بغیر اُنکے نام کے کشتی درست نہوگی کہا اُنکے کیا نام ہین فرمان ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ان چاروںکے نام کے چار تختے بنالے کیونکہ یہ چاروں دنیا اور آخرت مکے محتشم ہین تاکہ تیری کشتی تمام ہوجاوے اگر نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے چار یار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کشتی مین نہوگا تجکو اور کشتی کو اس طوفان سے سلامتی نہوگی اسکے بعد فرمایا کہ جب طوفان نزدیک پہنچا آدم صفا مروہ کے پاس دفن تھے جبرئیل نے کہا یا نوح حکم ہوا ہے کہ ایک تابوت بنالے اور آدم کو تابوت مین رکہکر کشتی پر لیجا اسکے بعد زمین پر پانوں رکہیو نوح نے ویسا ہی کیا آدم کو کشتی پر لے آئے حق تعالیٰ نے زمین سے پانی پیدا کیا کہتے ہین کہ چیتس گز پانی بلند چڑہ گیا جو بیگانہ تہا سب کو غرق کیا بعض روایات مین ہے کہ تین روز پانی برقرار رہا اسکے بعد کم ہونے لگا سوائے ان لوگوں کے جنکے لئے نوح علیہ السلام نے دعا کی اور سب کو غرق کردیا بعض روایت مین ہے جیسا کہ قرآن مجید مین خبر ہے رب اغفرلی ولوالدی یعنے اے رب بخش مجکو اور آدم اور

حوالکو ولمن دخل بیتی مومنا اور اُن لوگونکو جو میرے دین مین ہین اور اُن لوگونکو جو کشتی مین ہین مومنون مین سے جب یہ دُعا کی اُنکی قوم کو ہلاک کیا اور مومنونکو چھوڑ دیا اور اس دعا سے مراد تمام امت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وللمومنین والمومنات قیامت تک اُنکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے خلاصی دیگا اور بہشت مین پہنچائیگا۔ پھر فرمایا کہ تفسیر مین لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ جب پانی کا طوفان آیا کشتی پانی پر ہوگئی ابلیس آکر کشتی پر بیٹھ گیا حضرت نوح علیہ السلام اُسکو باہر کرنے لگے فرمان آیا کہ اُسکو باہر مت کر کہ ہمنے اُسکو جہان کے پورا ہونے تک عمر اور زندگی دی ہے اس حکم سے وہ کشتی پر گیا ہے لیکن نوح علیہ السلام کی غرض اُسکے نکالنے سے یہ تھی کہ وہ دشمن ہے غرق ہو جاوے تو اچھا ہے۔ لیکن خواہش الہی ایسی تہی کہ وہ ہلاک نہووے **اسکے بعد ابو طالب** رسول علیہ السلام کے چچا کی حکایت شروع ہوی آپ نے فرمایا کہ ایسا کہتے ہین کہ وہ قیامت کے دن دوزخ مین ہوگا کیونکہ ایک دفعہ خواجہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقی ہوئے جو جو نادر سوالات اُنسے کئے ایک اُنمین سے یہ سوال تہا کہ یا خضر مینے سُنا ہے کہ کل قیامت کے دن ابو طالب دوزخ مین ہوگا خضر نے فرمایا کہ ہان کیونکہ مینے زبان خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ ابو طالب قیامت کے دن بہشت مین جاویگا خواجہ شقیق نے پوچھا کہ کیا دلیل ہے کہا ایک دلیل یہ ہے کہ جسروز ابو طالب نے رحلت کی اور بغیر ایمان لائے دنیا سے کوچ کیا ابلیس غمناک ہوا اُسکی قوم نے پوچھا کہ تو غمناک کیون ہے کہا اس سبب سے غمناک ہون کہ ابو طالب جہان سے بے ایمان چلا گیا دنیا سے اُسکے بے ایمان جانے کی دلیل یہ ہے کہ قیامت کے دن وہ ایمان لاویگا اور بہشت مین جائیگا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ایک دفعہ مینے رسول علیہ السلام سے سُنا تہا کہ آخر زمانہ مین جسروز عیسے علیہ السلام دنیا مین آوینگے حق تعالے نے اُنکو معجزہ دیا ہے کہ جس مردہ کی قبر پر جاکر آواز دینگے وہ مردہ زندہ ہو جائیگا۔ پھر میرے چچا ابو طالب کی قبر پر کھڑے ہوکر آواز دینگے حق تعالیٰ ابو طالب کو زندہ کردیگا اور جب وہ قبر سے باہر آویگا ایمان لائیگا اور کہیگا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پس ایمان لائیگا

Marfat.com

اور دولت ایمان نصیب ہوگی اور بہشت مین جائیگا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا چونکہ رسول علیہ السلام نے بنفس نفیس اور معجزات باہرات سے ابوطالب کے ایمان لانیکی بہت کوشش کی تھی رسول علیہ السلام کی برکت کے سبب سے اسکو زندہ کرینگے تاکہ ایمان لاکر بہشت مین چلا جاوے پھر قیامت کی حکایت کا بیان شروع ہوا آپنے فرمایا کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ قیامت کب آویگی کیونکہ اسکی تشریح کسی نے نہین کی اور کہا کہ روایت مین ہے کہ ایک دفعہ مہتر خضر علیہ السلام کو لوگون نے پوچھا کہ یا خضر قیامت کب آویگی اُسنے پانچ اُنگلیون سے اشارہ کیا اُنہون نے پوچھا کہ اِن تمھاری پانچون اُنگلیون سے تحقیق نہین ہوتا ہے کہ تم کیا اشارہ کرتے ہو کہا کہ پانچ سال باقی ہین کیونکہ ایکروز مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے پوچھا کہ قیامت کب آویگی آپنے فرمایا کہ میری عمر کی مدت پانچ سال باقی ہین جب مین مرجاؤن تم جان لو کہ قیامت اگئی کیونکہ شب معراج مین مینے سُنا تھا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کوئی دنیا مین مرجاتا ہے اسکی قیامت آجاتی ہے الموت قیام القیامۃ پس اے یارو قیامت یہی موت ہے اس قیامت کی کہ کب آویگی کسی نے شرح نہین کی مین کیونکر کرون لیکن اسقدر جانتا ہون کہ مینے شب معراج مین سُنا تھا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہزار سال زمین پر نہین رہیگا پس جب مین مرجاؤن دلیل ہے کہ دنیا آخر ہوجاویگی پھر اسی محل مین ایک عزیز نے سوال کیا کہ جب آدمی نماز مین ہوتا ہے بھولی ہوئی چیز وہ سب یاد آجاتی ہے اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مینے ایک حدیث پائی ہے وہ یہ ہے الصلوۃ نور یعنے نماز روشنائی ہے کہ اسمین کوئی چیز چھپ نہین سکتی پس جب آدمی نماز مین ہوتا جو چیز اسکو فراموش ہوتی ہے نماز کی روشنائی مین سب دیکھتا ہے اور یاد آجاتی ہے یہ تفاوت حال نماز کی روشنائی کا سبب ہے - پھر اسی محل مین فرمایا کہ ایکدفعہ خواجہ شقیق بلخی کو پوچھا الصلوۃ نور کیا ہے فرمایا نماز روشنائی ہے کہ شرق سے غرب تک کوئی چیز اسمین پوشیدہ نہین رہتی ہے چنانچہ لکھتے ہین کہ ایک بزرگ تھے وہ فرماتے کہ جب مین نماز مین مشغول ہوتا ہون جو کچھ حجاب عظمت مین اور تحت الثریٰ مین ہے سب مجھے دکھلائی دیتا ہے

قیامت کا بیان

نماز کی فضیلت

Marfat.com

اور کوئی چیز نماز کی روشنائی مین مجھپر پوشیدہ نہین رہتی - پھر کہا کہ ماہ رجب المرجب کی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور ستائیسوین ماہ مذکور مین خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز آئی ہے جسنے اول ماہ مین نہ گزاری ہو آخر ماہ مین ادا کرے تو بھی درست ہے تین سلام سی بارہ رکعتین ہین پہلی چار رکعت مین قرأت مقرر نہین جو چاہے پڑھے - بعد فراغ ستر بار کہے لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین لیکن درمیان کی چار رکعت مین فاتحہ کے بعد اذا جاء نصر اللہ اکبار اور بعد فراغ ستر بار کہے انک قوی معین واحدی دلیل بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین اور آخر کی چار رکعت مین فاتحہ کے بعد اخلاص تین بار اور بعد فراغ ستر بار سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور ہاتھ سینہ پر رکھکر اپنی حاجت مانگے بیشک روا ہو گی اسکے بعد فرمایا کہ مینے زبان شیخ المشایخ قطب الاسلام فرید الحق والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے سُنا ہے کہ جو کوئی ماہ رجب کی ستائیسوین رات مین بارہ رکعت نماز ادا کرے اور اسکی صبح کو روزہ رکھے جو کچھ خدا سے مانگے پاوے دوسری روایت مین ہے کہ روز مذکور مین جب نماز ظہر ادا کر لیوے چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار اور معوذتین ایک ایک بار اور انا انزلناہ تین بار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے جب سلام پھیرے نماز عصر تک قبلہ رو بیٹھا رہے جو خداتعالی سے مانگے پاوے اسکے بعد فرمایا کہ مینے زبان شیخ الاسلام فرید الملت والدین قدس اللہ سرہ العزیز سے سُنا ہے کہ ریاحین مین صاحب ریاحین نے لکھا ہے کہ جو کوئی ستائیسوین رات ماہ رجب مین بارہ رکعت نماز ایک سلام سے ادا کرے اور جو کچھ قرآن سے جانتے پڑھے بعد فراغ سو بار سبحان اللہ تا آخر کہے اور سو بار استغفار اور سو بار درود پڑھے وہ بندہ جو حق سے چاہے پاوے اسکے بعد فرمایا کہ اولیا اس رات مین خصوصاً خاص اللہ تعالی بیدار رہتے ہین اسواسطے کہ شاید ہمکو معراج ہو جاوے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی رات مین معراج ہوئی تھی پس اے درویش اسقدر ولیون نے کہ آج کی رات کو پایا ہے اسکی سعادت کو پہنچے ہین اور معراج انکو نصیب ہوئی ہے پس آدمی کو چاہیے کہ اس سعادت کو غنیمت جانے شاید کہ اس رات کی سعادت کو پالیوے پھر اسی محل مین فرمایا کہ ایک زمانہ مین واصلان حق مین سے ایک واصل ہر سال اس رات کو زندہ رکھتا تھا اس امید سے کہ شاید سعادت اور

Marfat.com

دولت اس شب کی نصیب ہوجاوے چنانچہ کئی سال اسی طرح جاگتا رہا اور اسی طرح اپنی عمر گزاری جب نعمت کا وقت آیا ایک رات جاگتا تھا دروازہ کھلا اور تحت الثری تک کا حجاب مکاشفہ ہوگیا۔ اور جو کچھ عالم موجودات مین پوشیدہ تہا سب کچھ مکاشفہ ہوگیا وہ درویش اُٹھکر کھڑا ہوگیا اور کہا الہی جب ایسی نعمت تو نے مجھے دکھلائی اور ایسی رات کی دولت مجھے نصیب کی اب مجھے اس خرابہ دنیا مین رہنا منظور نہین ابھی یہ بات تمام نہین کہی تھی کہ جان بحق تسلیم ہوا پھر فرمایا کہ بیشک جب آدمی کمالیت کو پہنچ جاتا ہے اُسکو دُنیا مین رہنا اچھا نہین لگتا ہے اُسکے بعد خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک پر لائے **بیت**

جانِ محبان زجہان برگیرند + آنجا ملک الموت کجا یابد جای +

اُسکے بعد فرمایا کہ ای درویش اہل تحیر عجائب اور غرائب قدرت الٰہی اور حکمت خدای مین مستغرق ہین انکو کسی کی یاد اور جو کچھ عالم دنیا مین ہے نہین آتی ہے پھر فرمایا کہ اگلے زمانہ مین ایک واصل کلام اللہ پڑھتا تہا جب سورۂ نوح مین اس آیت پر پہنچا کہ مالکم لا ترجون للہ وقارا پس اس آیت مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو خبر تمکو پہنچی ہے اور تم اُسکو نہین جانتے ہو اور خدا کی بزرگواری کو جانتے ہو پس تم ڈرتے کیون نہین ہو خدای عزوجل کی ہیبت سے تمہارے دل ترسان نہین ہین وقد خلقکم اطوارا یعنے اُسنے تمکو بنایا طرح طرح سے پس پیدا کیا تمکو گندے پانی سے اور اُس پانی کو بعدازی پیٹھ مین نطفہ کردیا اور نطفہ سے علقہ یعنی خون منجمد بنادیا اور علقہ سے مضغہ یعنی پارہ گوشت کیا اور مضغہ سے ہڈیان اور گوشت اور پوست اور رگ وپے اور خون کو پیدا کیا الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموات یعنی کیا تمنے نہین دیکھا کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان تہ برتہ وجعل القمر فیہن نورا۔ اور رکہا چاند مین اُجالا۔ یعنی چاند کو نور سے پیدا کیا اور چاند کے نور سے تمام تاریکی روشن کی وجعل الشمس سراجا اور رکھا سورج چراغ جلتا واللہ انبتکم من الارض نباتا اور اللہ نے اگایا تمکو زمین سے جماکر۔ ثم یعیدکم فیہا پھر لیجائیگا تمکو زمین مین ویخرجکم اخراجا اور نکالیگا تمکو باہر یعنی قیامت کے دن۔ پس جب یہ واصل اسجگہ پہنچا نعرہ مارکر گر پڑا چنانچہ رات اور دن تک پڑا رہا جب پھر ہوش مین ہوا عالم تحیر مین رہا کہتے ہین کہ جب تک اُس درویش کا انتقال نزدیک پہنچا کسی نے اُسکو ہوش مین نہ دیکھا اُسی عالم تحیر مین تھا اُسکے بعد فرمایا کہ

Marfat.com

جب اُس درویش کی رحلت کا وقت پہنچا بغداد سے باہر ایک غار تھا دجلہ کے قریب اُس غار
مین جاکر سر سجدہ مین رکھا اور جان دی - اسوقت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں مین آنسو بھر لائے
چنانچہ تمام حاضرین پر اثر ہوا اور یہ بیت زبان مبارک پر لائے **بیت** چون جان محبان
زجہان برگیرند + آنجا ملک الموت کجا یابد جائے **اسکے بعد** فرمایا کہ اے درویش جسکو وہ والہ
اور شیدا بنا کرتا ہے اُسکو تمام قدرت اور عجائبات ملک غیب کے اور موجودات عرش سے
فرش تک مکاشفہ کرتا ہے اور عالم موجودات اُسکو دکھلاتا ہے تاکہ اُسکو محبت اور عشق
زیادہ ہو جاوے پھر کیا کرتا ہے پھر وہ کرتا ہے جو اُس درویش کے ساتھ کیا۔ تاریخ مذکور
مین جب خواجہ یہہ فوائد بیان فرما چکے عالم سکر مین ہوئے بندہ اور تمام لوگ اُٹھکر چلے گئے
الحمد للہ علی ذالک **ماہ شعبان کی دوسری تاریخ پنجشنبہ کے روز** کہ حضرت مہتر
ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کا ذکر اور دیگر فوائد بیان ہو رہے تھے مجکو حضور کی
پابوسی کی دولت حاصل ہوئی مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شمس الدین یحیٰی اور اور عزیز
حاضر خدمت تھے آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ نے جو جو سعادت ہمکو دی کسی کو نہین دی اول
یہہ کہ ہمکو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کیا۔ الحمد للہ دوسرے وہ کہ ابراہیم ع
خلیل اللہ کی ملت کیا تیسرے وہ کہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی مین کیا چوتھے وہ کہ مسلمان
پیدا کرکے اس کلمہ کا کہنے والہ کیا - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اسکے بعد** فرمایا کہ حق سبحانہ تعالےٰ
نے جب مہتر ابراہیم کو دنیا مین پیدا کیا نمرود لعین کے خوف سے اُنکے باپ نے انکو لیجاکر
ایک غار مین ڈالدیا اور چلا آیا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے علم اور قدرت سے اُنکے انگوٹھے یعنے
سر انگشت مین دودہ پیدا کردیا وہ دودہ اُنکی غذا ہو گیا چنانچہ مہتر ابراہیم ع اُس غار مین چودہ
برس کے ہو گئے ایک رات مہتر ابراہیم اُس غار سے باہر آئے اُنکی نظر چاند پر پڑی کہا میرا
پیدا کرنیوالا وہ ہے اُسکو سجدہ کرنا چاہا تھوڑی دیر کے بعد جب چاند کو گردش ہوئی کہا پھر نیوالا
خدائی کے لائق نہین ہوتا پس اُسکو تلاش کرون جس نے اسکو پیدا کیا ہے پھر دن ہوا اور
سورج نکلا کہا اگر ہے تو یہ میرا پیدا کرنیوالا ہے - پھر دلمین سوچا کہ اسکو غور سے دیکھوں جب
دوسری دفعہ اُسمین غور سے نظر کی اُسکو بھی گردش مین پایا کہا یہ بھی خدائی کے لائق نہین

مہتر ابراہیم علیہ السلام کا حال

Marfat.com

پس جب ان سب سے ناامید ہوگئے کہا اسکی تلاش اور پرستش کرون جو زمین اور آسمان اور چاند اور سورج کا پیدا کرنیوالا ہے پس مہتر ابراہیم حق جل و علا کی عبادت مین مشغول ہوئے اور اپنے باپ آذر کے گھر رہتے تھے چنانچہ ایک مدت گذر گئی قصص الانبیا مین عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب آذر بت تراش بتونکو تراشتا مہتر ابراہیم کو دیتا کہ بازار مین بیچ آ مہتر ابراہیم اس کو پسند نکرتے انکی گردن مین رسی ڈالکر کشان کشان بازار مین لیجاتے اور بیچدیتے اس طرح لیجانے کی خبر نمرود لعین کو پہنچی کہ آذر بت تراش کا ایک بیٹا ہے ابراہیم اسکا نام ہے وہ بتونکو اس طرح خوار کرتا ہے اور بازار مین لاکر بیچتا ہے نمرود لعین نے جب یہ سنا کہا کہ میرے ملک مین اسکے سبب سے خلل واقع ہوگا کیونکہ اسکا نام سننے سے میرا دل کانپتا ہے معلوم پڑتا ہے کہ وہ اچھا نہین ہے الغرض قصص مین لکھا ہے کہ ایک دن نمرود مردود کی عید تھی آذر نے بتخانہ اور بتونکی زر و زیور سے آراستہ کیا تھا کیونکہ نمرود کو زیارت کیواسطے آنا تھا آذر نے مہتر ابراہیم کو کہا کہ جبتک مین نہ آؤن تو یہان بیٹھا رہیو مہتر ابراہیم بتخانہ کے آگے بیٹھ گئے غیرت پیغامبری نے تقاضا کیا ایک تبر یعنی کولھاڑا پاس تھا اسکے ساتھ تمام بتونکے سر کاٹ ڈالے انکے درمیان ایک بڑا بت تھا اسکے ہاتھ مین کولھاڑا دیکر آپ بیٹھے رہے جب کہ آذر آیا دیکھا کہ تمام بتونکے سر کٹے پڑے ہین اور ایک بت کولھاڑا گردن پر لیئے کھڑا ہے آذر نے پوچھا کہ اے مہتر ابراہیم یہ کیا حال ہے جو تو نے کیا ہے انھون نے کہا کہ مینے نہین کیا لیکن مینے دیکھا ہے کہ اس بڑے بت نے کھڑے ہوکر سب بتونکے سر کاٹ دیئے اور اپنی جگہ جاکر بیٹھ گیا آذر نے کہا کہ انمین جان نہین ہے اسنے یہ حرکت کیونکر کی کہا پس جب اسقدر بھی وہ کر نہین سکتا تو انمین کچھ بھی قدرت نہین انکو پوجتے کیون ہو جب ابراہیم نے یہ کہا آذر نے جان لیا کہ یہ پیغامبر ہے جس کا حال ہمنے کتاب مین پڑھا ہے اسکے بعد جب حق تعالےٰ نے جبرئیل ؑ کو ابراہیم پر بھیجا اور رسالت کی چادر انکی گردن مین پہنائی تب حکم ہوا کہ جاکر نمرود کو خدا کی طرف بلاؤ اور کہو کہ ایمان لاوے جب مہتر ابراہیم نمرود کے پاس آئے اور اپنی رسالتکو ظاہر کیا بہودار کافر لوگ مہتر ابراہیم سے کانپ اٹھے اور کہنے لگے کہ اے نمرود فتنہ قائم ہوا

Marfat.com

کیونکہ ہمکو اور تجکو اس مرد سے خلل ہوگا اسکے بعد فرمایا کہ جب مسلمانی ظاہر ہونے لگی مہتر ابراہیم نے قوت پکڑی اُسوقت نمرود نے کہا کہ اے ابراہیمؑ اگر تو معجزہ دکھلا دے ہم تجھپر ایمان لے آوین مہتر ابراہیم نے کہا کہ تو کیا طلب کرتا ہے کہا اگر تیرا خدا مُردہ کو زندہ کردیوے ہم ایمان لے آوین مہتر ابراہیم نے کہا کہ ذرا صبر کر اور میرے خدا کی قدرت اور حکمت کو دیکھ نمرود نے کہا کہ چار مرغون کو ایک دوسرے پر ایک جگہ کر اور اُنکو کوٹ تاکہ مرجاوین پھر وہ زندہ ہوجاوین تب ہم ایمان لاوینگے مہتر ابراہیمؑ نے مناجات کی حکم ہوا کہ اُسی طرح کیا ۔ چارون مرغونکو ایک دوسرے پر رکھکر مار دیا اور پہاڑ کے اوپر رکھدیا حق سبحانہ تعالی نے چارون مُرغونکو زندہ کردیا جیسے تھے ویسے ہوگئے نمرود نے کہا کہ اے ابراہیمؑ تو نے خوب جادو سیکھا ہے جو لوگ کافرون مین سے دانا تھے بعضی مسلمان ہوگئے مگر نمرود نہوا الغرض جب نمرود ابراہیم سے عاجز ہوگیا کہا اسکو ہم کس طرح ہلاک کرین اُسکے لوگون نے کہا کہ ہم اُسکو پکڑکر آگ مین ڈالدیوین تاکہ جلکر ناچیز ہوجاوے راوی نے روایت کی ہے کہ اسقدر آگ جلائی کہ آسمان پر جو پرندے وغیرہ تھے آٹھ کوس تک جل گئے پھر مہتر ابراہیم کو گوپھیے مین رکھا اور آگ کی طرف پھینکا تمام فرشتے جو زمین اور آسمان مین تھے ابراہیم کو دیکھتے تھے کہ یہ ہے عاشق صادق اتنے مین جبرئیل اُترا اور کہا کہ اے ابراہیم کچھ مدد چاہتا ہے کہا کہ تجھ سے نہین کہا اور کس سے کہا اُس سے جسنے مجھے یہان ڈالا مہتر جبرئیل گئے اور سر سجدہ مین رکھا اور کہا کہ الٰہی جو صدق تیری محبت مین مینے ابراہیم کا دیکھا ایسا صدق مینے کسی کا نہین دیکھا یعنی راستی اور صدق محبت کہ اسمین ہے کسی مین نہین الغرض جب ابراہیم نے جبرئیلؑ سے یہ بات کہی آگ کو فرمان آیا کہ یا نار کونی بردًا وسلامًا علے ابراہیم یعنی اے آگ سرد ہوجا ابراہیم پر اور سلامت رکھ آگ سرد ہوگئی وہ جگہ تمام گلزار ہوگئی ؎ باز روی باغ وگلستان تازہ شد + صحن را از بوی گل جان تازہ شد + ایک تخت پیدا ہوگیا اُسپر مہتر ابراہیم بیٹھے چنانچہ نمرود کی دختر نے اگر دیکھا اور ابراہیم پر ایمان لائی مہتر ابراہیم نے اُسکو اپنے نکاح مین لیا ۔ اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ جب آگ پر یہ ندا آئی اگر سلامتی کا خطاب نہوتا مہتر ابراہیم سردی سے مرجاتے پھر فرمایا کہ جب مہتر ابراہیم وہان سے باہر آئے نمرود نے کہا کہ تو نے

Marfat.com

خوب جادو سیکھا ہے کہ تو ہلاک نہین ہوتا ہے اسکے بعد جب کچھ مدت گزری حق سبحانہ تعالےٰ نے نمرود کو بلا پشہ مین مبتلا کیا اور اسی کے ساتھہ ہلاک ہو گیا اسکے بعد فرمایا کہ مینے زبان شیخ الاسلام فرید الحق والدین سے سُنا ہے کہ جسروز لشکر مردود نمرود پر لشکر پشہ مقرر ہوا وہ نمرود کے خدم وحشم کی پیشانی مین نیش مارتے تھے خدا کی قدرت سے جسکے نیش مارتے تھے وہین مر جاتا تھا اسی طرح تمام لشکر مع نمرود کے ہلاک ہو گیا پس اے درویش تو لوگ جانین کہ باری تعالےٰ کے قہر کا ایک ذرہ شرق سے غرب تک سب کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اسکے بعد فرمایا کہ قصص الانبیاء مین لکھا ہوا مینے دیکھا ہے نمرود کو جس مچھر نے ہلاک کیا وہ مچھر ایک پر اور ایک پانون نرکھتا تھا لنگڑا تھا اُسکا ایک پانون اور ایک پر جسروز مہتر ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا جل گیا تھا وہ خدا ے بے نیاز کی درگاہ مین رویا تھا اُس مچھر کو فرمان آیا کہ تو مت رو ہم تجکو نمرود پر مسلط کرینگے اسکی ہلاکی تیرے ہاتھہ سے ہوگی پھر فرمایا کہ اے درویش کسی کو دُکھہ مت دے تو تجکو دکھہ ندیوین اور کسی کو مت مار تو تجکو نہ مارین۔ اور کسی کو مت جلا تو تجکو نہ جلاوین۔ اور کسی کو ہلاک مت کر تو تجکو ہلاک نکرین تو نے دیکھا نمرود نے جیسا کیا ویسا پایا مثل مشہور ہے کہ کھیتی بونے والے کی ہے یعنی جیسا کہ تو بوئیگا ویسا کاٹیگا اسکے بعد فرمایا کہ جب مہتر ابراہیم نے خانہ کعبہ کو تمام کیا فرمان آیا کہ اے ابراہیم تمام چیزون مین سے جو چیز تجکو پیاری ہے قربان کر اسی رات خواب مین دیکھا کہ ابراہیم کو سب چیزون سے اسمٰعیل زیادہ پیارا ہے اور کوئی چیز ایسی پیاری نہین اُسی کو میری راہ مین قربان کر ابراہیم خواب دیکھتے ہی بیدار ہوئے اُٹھکر تجدید وضو کیا مہتر اسمٰعیل کو پوچھا اور چھری آستین مین لی اور خانہ کعبہ کی سیڑہی کے نیچے گیا اور چاہا کہ اُنکو قربان کرے اُسی وقت جبرئیل اُترے اور ایک دُنبہ بہشت سے لالے اور قربانی کیا اور کہا کہ یا ابراہیم فرمان ہوا ہے کہ ہمنے تجکو جو محبت کا حق تھا سچ سچا پایا اب قربانی اسمٰعیل کی یہ گوسفند ہے اسکے بعد فرمایا کہ مہتر ابراہیم کے گھر مین اسحاق اول پیدا ہوئے مہتر ابراہیم از حد شاد ہوئے اور کہا الحمد للہ کہ بیٹا پیدا ہوا دیکھین کیا فرمان ہوتا ہے اتنے مین جبرئیل آئے اور خدا تعالی کا سلام پہنچایا اور کہا کہ یا ابراہیم یہ لڑکا جو تیرے گھر مین پیدا ہوا ہے پیغمبر مرسل ہوگا اُس کی پیٹھہ سے ستر ہزار پیغمبرونکو پیدا کرونگا۔ اور تجکو ہمنے صاحب ملت کیا قولہ تعالی ملۃ ابیکم ابراہیم مہتر ابراہیم

Marfat.com

یہ سُننے ہی اُٹھے اور تجدید وضو کیا اور دوگانہ شکر ادا کیا کہ الحمد للہ بیٹا خدا نے دیا تو پیغامبر دریا
اور ستر ہزار پیغامبر اُسکی پیٹھ سے پیدا کیے اُسکے بعد ہاجرہ سے اسمٰعیل ع پیدا ہوئے مہتر ابراہیم ع
از حد شاد ہوئے اور کہا بیٹا تولد ہوا دیکھیں کیا نعمت اس سے وجود مین آوے اسی
خیال مین تھے کہ جبرئیل ع علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یا ابراہیم ع اس فرزند سے جو تیرے
گھر مین آیا ہے کوئی پیغامبر پیدا نہو گا لیکن یہ خود پیغامبر مرسل ہو گا مہتر ابراہیم ع از حد دلتنگ ہوئے کہ
کہ ایک بیٹے سے اسقدر پیغامبر اور ایک سے کوئی بھی فرزند پیغامبر نہو گا جبرئیل علیہ السلام دوسری بار
نازل ہوئے اور حکم لائے اور کہا کہ اے ابراہیم ع تو کیون دلتنگ ہوتا ہے ہم اسکی پُشت
سے ایسا پیغامبر پیدا کرینگے کہ جو کچھ دنیا اور آخرت مین ہے اُسی کا طفیل ہے اور یہ پیغمبر محمد ص
نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جب مہتر ابراہیم ع نے یہ بات سُنی ہزار بار شکر کیا اور
ہزار رکعت نماز ادا کی اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اے درویش تو جان لے
کہ کوئی شخص جہان مین سعادت سے خالی نہین ہے جو کچھ جہان مین ہے البتہ انہین سعادت
رکھی ہوئی ہے خواہ وہ دینی ہو خواہ وہ دنیاوی لیکن خوشوقت وہ لوگ ہین جنہین دونون
موجود ہین یعنی دینی اور دنیوی اسکے بعد اسی محل مین فرمایا چونکہ دوستی اور محبت حق سبحانہٗ
تعالیٰ کی مہتر ابراہیم ع کے دل مین متمکن ہوئی تھی مہتر جبرئیل ع نے اُنکے امتحان کیواسطے نازل ہوکر
بام خانہ کعبہ پر کھڑے ہوکر کہا اللہ ابراہیم علیہ السلام نے جب دوست کا نام سُنا نعرہ مارا
اور بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے دائین بائین دیکھا کہ کس نے میرے دوست
کا نام لیا جب نگاہ کی بام خانہ کعبہ پر ایک مرد کو دیکھا کہ کھڑا ہوا ذکر کرتا ہے مہتر ابراہیم ع کو
غیرت پیدا ہوئی اور کہا کہ مین تو جانتا تھا کہ اس بیت اللہ مین مین ہی ذاکر ہون یہ تو اور
بھی پیدا ہوگیا الغرض نزدیک جاکر کہا کہ اے خدا کے دوست ایک بار دوست کا نام اور
کہہ جبرئیل ع نے کہا بغیر شکرانہ لیے نہین کہونگا کہا جو کچھ میرا مال اور ملک ہے سب مین نے
خدا کے نام دوست کیا لیکن ایکبار اور کہہ جبرئیل ع نے کہا اللہ جب دوسری بار کہا مہتر
ابراہیم ع نے کہا اگر ایکبار اور کہے اور جو کچھ میرے پاس ہے دیدون جبرئیل ع نے کہا کہ اور
کیا دیگا۔ کہا۔ جان مہتر جبرئیل نے جب یہ سُنا آگے سے غائب ہوگیا اور اپنے مقام

Marfat.com

میں آکر سجدہ میں گرا اور کہا کہ الٰہی ابراہیمؑ تیرا خوب محب صادق ہے جیسا کہ تونے فرمایا تھا ہم نے اُسکو ویسا پایا بلکہ اُس سے سَو حصہ زیادہ اسکے بعد مہرِ نبوت رسول علیہ السلام کا ذکر شروع ہوا آپنے فرمایا کہ جو کوئی مہرِ نبوت کو ایک نظر دیکھے حق تعالیٰ اُسپر دوزخ کی آگ کو حرام کرتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس روز ابوجہل لعین نے رسول اللہ علیہ السلام سے کشتی طلب کی رسول علیہ السلام کو حکم ہوا کہ کپڑے پہنکر اُسکے ساتھ کشتی کرو تاکہ ایسا ہو کہ وہ مہرِ نبوت تمھاری دیکھہ لے اور مہرِ نبوت کی برکت سے اُسپر دوزخ کی آگ حرام ہوجائے پھر فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام نے نقل کی بدن مبارک پیغمبرؐ کو دھوتے تھے مہرِ نبوت پشت مبارک پر نہ تھی جب دوسری ساعت ہوئی آواز آئی کہ مہرِ نبوت کو مہتر جبرئیلؑ لیگئے اور آسمان اور زمین کے دروازوں پر مُہر کی تاکہ آگے کو محمدؐ جیسا زمین پر نہ آوے اور آسمان سے جبرئیل علیہ السلام نہ اُترے اُسوقت ایک عزیز حاضر تھا اُسنے سوال کیا اُسکے بعد کہ آسمان اور زمین کے دروازن پر مُہر کردی گئی جبرئیلؑ زمین پر نازل ہوا یا نہیں فرمایا کہ مینے سُنا ہے کہ ہر شب جبرئیل معہ گروہ تمام فرشتوں مقرب کے جو خدائے تعالیٰ کی عبادت مثل بندونکے بہت کرتے ہیں خانہ کعبہ کے بام پر اُترتے ہیں اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کیواسطے بخشش مانگتے ہیں جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے یہہ فوائد تمام کئے اُٹھکر دولتخانہ میں تشریف لیگئے الحمد للہ علی ذالک۔

مجکو حضور کی دولت پائبوس حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحییٰؒ اور مولانا فخرالدینؒ زرادی اور مولانا برہان الدینؒ غریب اور اور عزیز حاضر خدمت تھے مہتر ادریسؑ اور اسحاق اور دیگر انبیا او رمختلف فوائد میں گفتگو تھی حضور نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جو علم مہتر ادریسؑ علیہ السلام کو دیا تھا انبیا کے درمیان کسی پیغمبر کو نہیں دیا تھا پھر فرمایا کہ ادریس علیہ کو علم رمل بھی تھا۔ اسکے بعد فرمایا جو بزرگ اُس زمانہ میں تھا وہ مہتر ادریس علیہ السلام کے سامنے پیدا ہوا ہے اسکے بعد فرمایا کہ قصص الانبیا میں عبداللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے چار پیغمبروں کو ہمیشہ کی عمر دی ہے اول ادریس علیہ السلام کو بہشت میں دوسری عیسےٰ علیہ السلام کو عمر ابدی۔ چوتھے آسمان میں تیسرے

بیان مہر نبوت

[illegible] ذکر مہتر ادریس و اسحاق علیہ السلام و [illegible]

مہتر خضر علیہ السلام کو عمر ابدی ہے اور تری مین رکھا ہے چوتھے الیاس علیہ السلام کو
عمر ابدی اور خشکی مین رکھا ہے پس حق تعالی نے اس جہان کے تمام ہونے تک ان چار
پیغمبرون کو ہمیشہ کی عمر دی ہے جب دنیا تمام ہوجاویگی یہ بھی مرجاوینگے - اسکے بعد فرمایا
کہ جب مہتر ادریس علیہ السلام کو بہشت مین لیگئے اور کہا کہ تیرا مقام یہی ہے اسی جگہ خدائے
تعالی کی عبادت کرتا رہ اسی طرح عبادت مین مشغول ہوئے ایک روز بہشت کے تمام
کارخانے انکو دکھلائے گئے جس محل مین کہ پہنچتے تھے پوچھتے تھے کہ یہہ کس کا محل ہے
چنانچہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چارون یارون کے محلون کے پاس پہونچے
وہان کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ان محلون سے زیادہ خوبصورت اور زیبا تر کوئی محل نہین
ہے یارب یہ کس کے محل ہین فرمان آیا کہ یہ محل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغامبر آخرالزمان
اور انکے یارونکے ہین پس مہتر ادریس علیہ السلام نے مناجات کی کہ الٰہی کاشکے ادریس ع
ایک امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا - اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ جب مہتر
ادریس کو بہشت مین لے گئے فرمان ہوا کہ اے ادریس ع تیری عبادت یہی ہے کہ تو

مہتر اسحاق علیہ السلام کا حال

ہمیشہ عبادت مین رہے اور ایک وقت اس سے غافل نہووے پھر مہتر اسحق علیہ السلام کی
حکایت بیان فرمائی کہ جب سارہ سے مہتر اسحق ع تولد ہوئے اس رات یہود یونکے
گھر مین جو بت تھے وہ سب سرنگون گر پڑے اور ان بتون سے لا الہ الا اللہ اسحق نبی اللہ
کی آواز نکلی - اسکے بعد جب اسحق علیہ السلام بڑے ہوئے اور رسالت کی چادر انکو
پہنائی ہمیشہ عبادت اور نماز مین رہتے کسی وقت خوف حق تعالی سے غافل نہ رہتے
ہر وقت خدا کے خوف سے کانپتے رہتے چنانچہ قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ جب رات
آتی اپنی گردن مین زنجیر باندھتے اور تمام رات اسی طرح گزارتے جب دن ہوتا کافرونکو
اپنے خدا کی طرف بلاتے راوی نے روایت کی ہے کہ انکی عمر اسی طرح خرچ ہوئی معجزہ یہ پایا
کہ انکی پشت سے ستر ہزار پیغمبر مرسل پیدا کئے اور صاحب ملت بنی اسرائیل ہوئے پھر
فرمایا کہ ایک وقت مہتر اسحق کے وظیفہ سے ایک طاعت فوت ہوگئی اسکے سبب ستر سال
روتے رہے کہ انکے رخسارہ کا گوشت اور پوست اڑ گیا جو وقت سجدہ مین جاتے ایک سال

Marfat.com

تک یا کم و بیش سجدہ مین رہتے اسکے بعد لوگون نے اُنسے پوچھا کہ یا مہتر اسحق ع اسقدر گریہ کہ تو کرتا ہے اور بھی کوئی کرتا ہے کہا کہ اے سلمانون قیامت کے خوف سے کہ مہتر ابراہیم خلیل اللہ کے روبرو کہ میرے باپ ہین مجکو کھڑا کرینگے اور کہین گے کہ یہ تیرا بیٹا تھا کہ جس سے حق تعالی کی عبادت کا وظیفہ قضا ہو گیا تھا پس مین یہ منہ نبیون کو کیونکر دکھلاؤنگا اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ بیشک انبیا اور اولیا ایک تقصیر خدمت سے جو اُنسے وجود مین آتی وہ بھی عمدًا نہین ہوتی تھی بلکہ سہو اور نسیان سے ہو جاتی تھی اسقدر نوحہ اور زاری کرتے تھے کہ جبتک اُسکا کفارہ ہو جاوے پس لائے درویش آدمی کو ہر حال خوف رجا مین رہنا چاہیے اور خوف و رجا سے خالی نہونا چاہیے اسکے بعد فرمایا کہ جب رسول علیہ السلام نماز فجر ادا فرماتے اور اوراد سے فارغ ہوتے انبیا اور اولیا کی حکایت کا بیان کرتے اور فرماتے کہ جو کوئی انبیا اور اولیا کی حکایت بیان کرتا ہے اُسپر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن برابر اُنکے اُٹھے گا اور اُنکے برابر بہشت مین جائیگا مترجم خداوند بحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و تمامی انبیا و اولیا کے طفیل سے جنکا ذکر خیر اس گنہگار مترجم نے اس کتاب مین ترجمہ کیا ہے اس عاصی پر معاصی مترجم کو بھی دوزخ کی آگ سے نجات دے اور انبیا اور اولیا کے ساتھ حشر نصیب فرما آمین ثم آمین + جب خواجہ ذکراللہ بالخیر نے یہ فوائد بیان فرمائے نماز کی اذان ہوئی خواجہ ادام اللہ برکاتہ و انفاسہ مشغول ہوئے بندہ اور لوگ چلے گئے الحمد للہ علی ذالک

ساتوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور شنبہ کے دن حضور کی پائبوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی فضیلت ماہ مبارک رمضان اور مہتر یعقوب اور مہتر یوسف علیہما السلام اور دیگر فوائد کا ذکر ہو رہا تھا حضور خواجہ ذکراللہ بالخیر جماعت خانہ مین تشریف رکھتے تھے کہ مینے آکر زمین پر سر رکھا حضور نے فرمایا کہ اے افضل الشعرا اچھا کیا کہ تو آگیا مینے دوسری دفعہ پھر منہ زمین پر رکھا حضور نے فرمایا کہ بیٹھ جا مین بیٹھ گیا مولانا شمس الدین یحیی۔ اور مولانا فخرالدین زرادی اور مولانا شہاب الدین مذکر اور عزیزان اہل صفّہ سب حاضر تھے ماہ رمضان کی فضیلت مین گفتگو تھی حضور نے فرمایا کہ ماہ رمضان بزرگ مہینہ ہے اس مہینہ مین تمام رحمت اور برکت بھری ہے کیونکہ حدیث شریف مین روایت ابن عباس

بیان فضیلت و ذکر انبیا اور اولیا

بیان فضیلت ماہ مبارک رمضان

Marfat.com

رضی اللہ عنہما آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ ماہ مبارک رمضان کے ایک روزہ کی برکت اور رحمت تمام سال کے روزون کی برکت و رحمت کے برابر ہے پھر فرمایا کہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ کا قاعدہ تھا کہ جب ماہ مبارک رمضان آتا تمام کامون سے فارغ ہوتے اور لوگونسے خلوت نشینی اختیار کرتے اور فرماتے کہ ماہ رمضان رحمت اور غنیمت ہے جیسا کہ آدمیونکا لشکر مال غنیمت پر پڑتا ہے اور ہر طرف سے نعمت پاتا ہے ماہ رمضان المبارک بالکل سعادت اور غنیمت ہے پس لوگونکو چاہیئے کہ ماہ رمضان مین مشغول ہون پھر فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز ہر شب بعد تراویح کے دو رکعت مین صبح تک قرآن ختم کرلیتے اور اسی وضو سے نماز صبح ادا فرماتے بیس سال تک اسی طرح کیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ ماہ رمضان مین جب لوگ روزہ افطار کرتے ہین حکم ہوتا ہے کہ اسکو معہ اسکے گھر والونکے ہمنے دوزخ کی آگ سے نجات دی اور بخشدیا اسکے بعد مہتر یعقوب پیغامبر علیہ السلام کا حال بیان فرمایا کہ انکو خدا تعالی نے برگزیدہ کیا اور بارہ بیٹے دیئے ایک انمین سے مہتر یوسف علیہ السلام تھے لیکن سب بیٹون سے مہتر یوسف کو دوست رکھتے تھے اور وہ تمام بیٹون سے زیادہ عزیز تھے اور مہتر یعقوب علیہ السلام کا دل مہتر یوسف کی محبت مین نہایت لگا ہوا تھا جب بیان علم فرماتے یوسف کی شکل کی طرف اپنا منہ رکھکر بیان کرتے سب فرزندون سے زیادہ انکو دوست رکھتے اور اپنے سے جدا نکرتے چنانچہ ایک روز سب بھائی جمع ہوئے اور کہا کہ کسی بہانہ سے یوسف کو باپ سے جدا کرین تا کہ کبھی ہماری طرف بھی متوجہ ہو کیونکہ ہمکو نہین چاہتا ہے ہر وقت اسی کیطرف متوجہ رہتا ہے اسکے بعد ایک رات مہتر یوسف نے خواب مین دیکھا کہ گویا آفتاب اور ماہتاب اور تمام ستارے انکو سجدہ کرتے ہین جب انھون نے یہ خواب مین دیکھا دن ہوا تو اٹھکر باپ کی خدمت مین آئے اور خواب کی کیفیت بیان کی مہتر یعقوب نے جب سنا آہستہ سے انکو کہا کہ اے باپ کی جان بھائیونکو اس خواب کا حال ہرگز مت کہیو کہ انکے پاس اس خواب کو کہنا اچھا نہین

بیان مہتر یعقوب و مہتر یوسف علیہما السلام

ہے۔ قولہ تعالی اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر

Marfat.com

رایتہم لی ساجدین قال یابنی لا تقصص رویاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا ان الشیطان للانسان عدو مبین ط پھر فرمایا کہ اے یوسف۔ دشمن قدیم شیطان رجیم گھات مین ہے اگر تو نے یہ خواب بھائیون سے کہدیا اپنے تئین برباد دیا الغرض مہتر یوسف ع بچے تھے ایکروز بھائیونکے پاس اپنے خواب کی بات کہدی یہودا بڑا بھائی یوسف کا تھا وہ دوسرے بھائیونسے کہنے لگا کہ البتہ یوسف بادشاہی کو پہنچ جائیگا اور باپ جب یہ خواب سنیگا پہلے سے زیادہ اُنکو دوست رکھیگا اسکے بعد ایکروز سب ملکر مہتر یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم شکار کو جاتے ہین اگر ہمارے ساتھ آپ یوسف ع کو بھیجین تو خوب ہو مہتر یوسف ع حاضر تھے جب مہتر یعقوب ع نے اُنکی باتین سُنین فرمایا کہ مین یوسف کو نہین بھیج سکتا جب اُنھون نے بہت الحاح کی کہا اچھا لیجاؤ مگر اس کو بھیڑیے سے نگاہ رکھنا انھون نے اس بات کی گرہ دے لی کہ اگر ہمنے اُسکو ماردیا یہ کہدینگے کہ قسم ہے کہ اُسکو بھیڑیا کھا گیا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے کہ بیشک جس وقت بلا نازل ہوتی ہے مُنہ سے کوئی کلمہ ایسا نکلتا ہے کہ اُسکے سبب بلا نازل ہوتی ہے اگر مہتر یعقوب علیہ السلام یوسف ع کو جانیکے وقت خدا کو سونپ دیتے ہرگز بلاء فراق مین مبتلا نہوتے لیکن جب یوسف ع کو اپنے بیٹونکو سونپا اسقدر عذاب یوسف ع کے فراق کا دیکھا الغرض جب وہ شکار مین گئے جب لوٹنے کا وقت ہوا یوسف ع کو کنوئین ڈالدیا اور آپ سب واپس آگئے مہتر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل یوسف ع کو کنوئین مین ڈالدیا ہے وہان وہ اکیلا ہے اُسکی جاکر دلداری کر کہ ہرگز دل کو نہ گراوے کہ ہم اُس کے مددگار ہین اور ایک پیراہن بہشت سے لیجاکر اُس کو پہنا دے اور ایک روایت یہ ہے کہ خرقہ اصل وہ تھا کہ یوسف علیہ السلام نے کنوئین مین پایا تھا۔ الغرض جب مہتر یعقوب ع کے بیٹے آئے ایک بھیڑیے کو ساتھ لائے کہ ہم بہت آگے تھے یوسف علیہ السلام پیچھے رہ گیا اُسکو اس بھیڑیے نے کھا لیا ہر چند ہمنے تلاش کیا نہ پایا مہتر یعقوب ع نے یہ سُنتے ہی نعرہ مارا اور گر پڑے اور کہا کہ اپنے کیے کا کیا علاج خالق کے سوا جو مخلوق کو سونپے اُس کا ثمرہ یہی ہے کہ مجکو ملا اگر جانے کے وقت مین اُس کو خدا کو سونپ دیتا ہرگز خدا اُسکو مجھ سے جدا

نکرتا اُٹھکر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ رضینا بقضاء اللہ تعالیٰ یعنے کہا کہ الٰہی جو تیرا حکم ہے اُسپر مینے رضا دی اور راضی ہوا ہون الغرض مہتر یعقوبؑ اسقدر روئے کہ اُنکی دونون آنکھین نابینا ہوگئین اور اُس گھر کا نام بیت الحزن رکھا اور چالیس برس تک یہ حال رہا کہ نہ دن جانا نہ رات کہ فراق یوسفؑ مین روتے رہے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے روئے نعرہ مارا۔ اور گر پڑے اور یہ رباعی زبان مبارک پر لائے رباعی یعقوب چہل سال زہجران بگریست نابینا شدہ زدود چندان بگریست ✣ از نور دل او کسی چہ داند کہ چہ بود ✣ غم او داند آنکس کہ زہجران بگریست ✣ پھر فرمایا جسوقت کہ مہتر یعقوب علیہ السلام بھوکے ہوتے یوسفؑ کا نام زبان پر لاتے سیر ہو جاتے اور اگر پیاسے ہوتے یوسفؑ کا نام زبان پر لاتے سیراب ہو جاتے چنانچہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور یہ طعنہ دیا کہ اے یعقوبؑ اگر یوسفؑ کے پیدا کرنیوالے مین مشغول ہوتا کیا عجب ہوتا کہ تو سب سے فارغ ہوکر یوسفؑ کی دوستی مین مشغول ہوا ہے کہا اے جبرئیلؑ یہ ادب کا تازیانہ اُسپر وز مارنا چاہیے تھا کہ یوسفؑ کی دوستی میرے دل مین آغاز کی جبرئیل نے کہا کہ اے یعقوبؑ یوسفؑ کی دوستی کو دل سے کم کرلے اب و نیسے کیا فائدہ کہ اُس کا کام سر سے گزرا۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ نے مہتر یوسفؑ کے قصص مین لکھا ہے کہ اہل سلوک نے ایک قول کہا ہے کہ اے درویش جو کوئی اولیا اور انبیا مین سے دعوی محبت حق کرے اور سوائے حق کے مقصد پاوے اور دوسرے مین دل باندھے سچ جان کہ اُسکو بلا مین مبتلا کرینگے جو سخت ترین بلاؤن سے ہوگی جیسا کہ مہتر یعقوب علیہ السلام نے کہ دعوی محبت حق کا کیا اور اُسکے بعد فرزند کی دوستی مین مشغول ہوا اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چالیس ۴۰ سال فراق مین گزرے اور حکم ہوا کہ اگر تو یوسفؑ کا نام زبان پر لائیگا تیرا نام انبیا کے دفتر سے دور کردونگا۔ اے درویش اس خطاب کے سوائے مہتر یعقوبؑ کے دوسرا طاقت نہین لاسکتا (اسکے بعد) فرمایا کہ جب مہتر یوسف علیہ السلام کو وہ کنوئین مین ڈالکر خود چلے گئے سوداگرون کا ایک گروہ مصر کو جاتا تھا قضا سے

Marfat.com

اُس کنوئین پر آپہنچا وہ پیاسے تھے اُنھون نے پانی کے لئے ڈول کنوئین مین ڈالا یوسف نے ہاتھ سے ڈول کو پکڑ لیا ہر چند اُنھون نے چاہا کہ ڈول نکالین نہ نکال سکے جب اُنھون نے کنوئین مین نظر کی دیکھا کہ آدمی گرا ہوا ہے فوراً اُنھون نے یوسف ؑ کو باہر نکال لیا اور کہا کہ تو کون ہے۔ کہا آدم کی اولاد سے ہون۔ میرا حادثہ بہت طول ہے کیا کہون رانی قصی طول وانت ملول۔ راوی نے روایت کی ہے کہ جسوقت یوسف ؑ کو کنوئین سے باہر نکالا یوسف ؑ کے چہرہ کی صفائی سے کنعان مین روشنی ہوگئی یوسف کے بھائی روشنی کو دیکھکر معلوم کر گئے کہ شاید یوسف ؑ کنوئین سے نکل آیا چنانچہ وہ سب باہر آئے دیکھا کہ یوسف ؑ جو غیرت ماہ تابان ہے کنوئین سے باہر کھڑا ہے چنانچہ سوداگرون نے یوسف کے دامن کو پکڑ لیا اور پوچھا کہ تو انکا غلام ہے۔ کہا ہان انکا غلام ہون سوداگرون نے اُنسے کہا اگر تم بیچ ڈالو تو ہم لے لیوین چونکہ وہ یوسف کے ساتھ حسد رکھتے تھے کہا ہم بیچتے ہین جو تمہین دینا ہے دیدو جب سوداگرون نے اپنی گرہ کھولی اُسمین سے سترہ درم کھوٹے نکلے اُنھون نے کہا کہ لاؤ یہی دیدو کہ ہمنے اسی قیمت پر بیچدیا یوسف ؑ روئے کہ سبحان اللہ میری قیمت سترہ درم ہوئی وہ بھی کھوٹے فرمان آیا کہ اے یوسف ؑ جب تو نے اپنے تئین کچھ دیکھا ہمنے تجکو تیری قیمت دلادی اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت یوسف ؑ شیشہ ہاتھ مین لیکر اپنا منہ دیکھتے تھے کہا سبحان اللہ عجب پیدا کرنیوالے نے اس خوبی کے ساتھ مجکو پیدا کیا ہے اگر مجکو بازار مین لیجائین میری قیمت کوئی نکر سکے۔ پس اے درویش جب یوسف ؑ نے اپنے آپ مین دیکھا۔ تو نے دیکھ لیا کہ اُس کی قیمت سترہ درہم کھوٹے ہوئی۔ پس جو کوئی اپنے آپکو کچھ جانتا ہے اسکی قیمت وہی ہے جو یوسف ؑ کی ہوئی لیکن جب آدمی اپنے آپ کو ناچیز جانے تو اُس کی قیمت سوائے خدا کے دوسرا نہین جانتا چنانچہ نقل ہے کہ جب سوداگرون نے یوسف کو لے لیا روانہ ہوئے جب کہ مصر مین پہنچے یوسف علیہ السلام کو بازار مین لیجانیکے واسطے آراستہ کیا جب بازار مین لائے ندا کرنے لگے مصر کے تمام سوداگر جمع ہوگئے اور اپنا اپنا مال بہت سالائے ابھی یوسف کی قیمت یاد ہوئی جاتی تھی چنانچہ یہ خبر عزیز بادشاہ مصر کو پہنچی تمام اہلکارون کو ساتھ لیکر بازار مین آیا

Marfat.com

اور کہا ہے بازار حسن جملہ خوبان شکستہ + رہ نیست کز تو ہیچ خریدار بگزرد + اچھے مول سے خریداری کرنے لگا جو کچھہ زر و مال نقد و جنس عزیز بادشاہ مصر کے خزانہ مین تھا سب دیدیا تاہم یوسف ع کی قیمت زیادہ ہوتی جاتی تھی الغرض جب یوسف ع نے دیکھا کہ اسقدر روپیہ کے ڈھیر میری قیمت مین خاطر مبارک مین یہ خیال گزرا کہ افسوس آج میرے بہائی نہوئے تو وہ میری قیمت دیکھتے یہ بات دل مین گزری ہی تھی کہ فوراً جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے یوسف ع تیری قیمت تو وہی ہے جو تیرے بہائیو نکے سامنے ہوئی پھر خواجہ نے فرمایا کہ البتہ اے درویش یہ خطاب یوسف کو اس لئے تھا تاکہ وہ اپنے آپ کو نہ بیچے اور غرور ہمین نہ پیدا ہو جاوے۔ اسکے بعد۔ خواجہ نے فرمایا کہ البتہ جو شخص حق کو پاتا ہے اُسکو یہی خطاب ہوتا ہے جو یوسف ع کو ہوا۔ اسکے بعد فرمایا کہ جب حق سبحانہ تعالی نے مہتر یعقوب کے فراق کو وصال یوسف کے قریب پہنچایا مہتر یعقوب ع جس راستہ سے یوسف ع کے تھے وہان کھڑے ہوتے اور جو فوج آتی مہتر یعقوب نہایت شوق سے کہتے کہ میرا یوسف ع یہی ہے چنانچہ بہت سی فوجین گزرین یہانتک کہ فوج یوسفی بھی آپہنچی مہتر یوسف ع نے گھوڑے سے اُترنا چاہا مہتر یعقوب ع نے دوڑ کر نہایت اشتیاق سے گھوڑے سمیت کنار مین لے لیا اُترنے نہ دیا اُسی وقت مہتر جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے یوسف ع حکم ہوا ہے کہ تو نے اسقدر بے ادبی کی یعنی تو جلدی سے باپ کے آگے اُتر کر نہ آیا۔ پس جو فرزند تجھہ سے پیدا ہوگا پیغامبر مرسل نہوگا۔ الغرض جب مہتر یعقوب نے یوسف ع کو کنار مین لیا نہایت لاغر پایا کہا اے جان پدر یہ یعقوب تو تیرے فراق کے درد مین مبتلا تھا اُس کا نفس روٹی اور پانی کو جانتا بھی تھا تو تو آرام سے بادشاہی کرتا تھا تو ایسا لاغر کیون ہو گیا۔ کہا اے میرے مخدوم بیشک ایسے ہی ہے جس طرح آپ فرماتے ہین لیکن جسوقت مین چاہتا تھا کہ کھانے مین ہاتھہ ڈالون یا کوئی چیز تناول کرون جبرئیل ع آکر کہتے تھے کہ اے یوسف ع یعقوب تیرے فراق کے درد مین مبتلا ہے اور نفس کو روٹی اور پانی نہین دیتا تجھکو کیونکر لائق ہے کہ تو کھانا کھاے اے مخدوم اُسوقت وہ کھانا زہر ہو جاتا تھا اُسدن سے لیکر آجتک یہی حال رہا۔ اسکے بعد فرمایا

کہ حق سبحانہ تعالی اُنے حسن کے بیس ۲۰ حصہ پیدا کیے ہین اُنمین سے اُنیس ۱۹ حصے حسن مہتر یوسف ؑ کو دیا۔ اور باقی ایک حصہ حسن تمام جہان کو۔ پھر فرمایا جب مہتر یوسف ؑ کھانا اور پانی کھاتے پینے اُنکے حلق مین وہ دکھلائی دیتا۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ مصر مین قحط پڑ گیا چنانچہ بارہ سال کی مدت گزر گئی خلقت عاجز ہوگئی مصر مین غلہ نہ تھا لوگ مرنے لگے مہتر یوسف علیہ السلام نے مناجات کی جبرئیل ؑ نازل ہوئے کہا اے یوسف ؑ فرمان ہوا ہے کہ خلقت ہلاک ہوجائیگی اور مرجائیگی تو ہر روز اپنے محل پر چڑھکر تمام خلقت کو بلا کہ وہان حاضر ہوجائین۔ اسکے بعد اپنے چہرہ سے برقعہ اُٹھادے تو خلقت تیرے چہرہ کو دیکھ لیوے تیرے چہرہ کے دیکھنے سے ایک ہفتہ تک لوگ سیر رہینگے اسکے بعد مہتر یوسف ؑ نے ایسے ہی کیا (قصص الانبیا) مین لکھا ہے کہ ایک ہفتہ تک اُنکو حاجت کھانے اور پینے کی نرہی یوسف ؑ کے دیکھنے مین ایسے مستغرق ہوئے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اس باب مین اہل سلوک ایک قول لکھتے ہین کہ مہتر یوسف ؑ کی صورت دیکھنے مین سات دن رات تک خلقت کو کھانا اور پانی یاد نہین آتا تھا اور دیکھکر بیہوش ہوجاتے تھے فردا ے قیامت کو حق تعالی جب مسلمانون کو اپنے دیدار کی تجلی دکھلائیگا کچھ عجب نہین بلکہ ستر ہزار سال تک ایک تجلی دکھلانی سے بیہوش پڑے رہین گے اسکے بعد فرمایا کہ جسوقت مہتر یعقوب علیہ السلام یوسف کو غسل دینا چاہتے سو ہزار پردہ مہتر یوسف ؑ کے گرد باندھتے تا کہ کسی کی نظر نہ لگ جاوے۔ اور جب سوداگرو نکے ہاتھ بیچے گئے ایک وقت ایک پانی کے چشمہ پر پہنچے سوداگرون نے مہتر یوسف علیہ السلام کو کہا پانی کے درمیان نہا لے مہتر یوسف علیہ السلام پانی کے درمیان آئے اور روئے کہ الہی ایک وہ دن تھا کہ میرے باپ مہتر یعقوب ؑ جسوقت کہ مجکو غسل دیتے جبتک پردہ نہ باندھ لیتے غسل نہ دیتے اسوقت مین پانی کے درمیان جاتا ہون آبی جانور میرا تمام بدن دیکھین گے یہی بات کہی تھی کہ جبرئیل کو حکم ہوا کہ وہان جاکر نور کا پردہ پانی کے درمیان یوسف ؑ کے گرد بگرد لگادے تا کہ کوئی جانور آبی یوسف ؑ کو نہ دیکھے۔ پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر چشم پُرآب ہوئے اور روئے کہ

Marfat.com

ہر عزت کے واسطے ذلت ہے اور ہر خواری کیواسطے عزت ہے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے جب یہ فوائد تمام کیے اٹھکر اندر چلے گئے اور سب لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علی ذالک۔

پنجشنبہ کے روز بیسوین تاریخ ماہ مذکور سنہ الیہ کو مہتر اسمعیل صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ اور دیگر انبیار کا ذکر شروع تھا کہ مجکو حضور کی دولت پائبوس حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا برہان الدین غریب اور دیگر عزیز حاضر خدمت تھے حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جب مہتر اسمعیل علیہ السلام پیدا ہوئے مہتر ابراہیم ع نے خدائے عزوجل کی جناب مین دوگانہ نماز فرزند پیدا ہونے کے شکرانہ کی گزاری کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے ابراہیم ع یہ لڑکا جو تیرے گھر مین پیدا ہوا ہے پیغمبر مرسل ہوگا۔ مہتر ابراہیم ع از حد شاد ہوئے اسکے بعد پوچھا کہ اے اخی جبرئیل ع اس کی پیٹھ سے کوئی پیغمبر ہوگا جبرئیل ع نے کہا نہین مہتر ابراہیم دل تنگ ہوئے کہ ایک کی پیٹھ سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہون اور دوسرے کے پیٹھ سے کوئی پیغمبر نہین اُسیوقت دوسری بار مہتر جبرئیل علیہ السلام اترے اور کہا کہ اے ابراہیم حکم ہوا ہے کہ اسکی پیٹھ سے ایک پیغمبر پیدا کرونگا کہ نام اسکا محمد ع الرسول اللہ ہے اور وہ پیغمبر آخر الزمان ہوگا بس اے ابراہیم ع اگر وہ نہوتا مین اپنے ملک کو پیدا نکرتا۔ پس وہ اسمعیل ع کی اولاد سے ہوگا +

اسکے بعد فرمایا کہ جسروز مہتر ابراہیم علیہ السلام نے چاہا کہ اسمعیل ع کو قربان کرے انکے ہاتھ پائون نہ باندھکر چاہتے تھے کہ انکے حلق پر چھری چلاوین اسمعیل ع نے کہا اے مخدوم اگر میرے ہاتھ اور پائون باندھ دو تو خوب ہو ابراہیم ع نے کہا کہ کیون کہا کہ اس سبب سے کہ چھری چلانے کے وقت مین ہاتھ پائون نہ مارون اور وہ مبو جب نافرمانی کا ہو انبیا کے درمیان مین شرمندہ ہون اور قیامت کے دن کہین کہ محبت مین صادق نتھا اسکے بعد فرمایا کہ جس روز مہتر زکریا کے سر پر آرہ چلا یا زکریا نے فریاد کرنی چاہی فرمان ہوا کہ اے زکریا ع اگر تو نے فریاد کی تو تیرا نام انبیا کے دفتر سے صاف کردونگا اسکے بعد دعا مین گفتگو ہوئی حضور نے فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام نے دعا کی اور آمرزش چاہی فرمان آیا کہ اے آدم ع جب تو محمد پر درود بھیجے گا تب

حضرت ابراہیم واسمٰعیل علیہ السلام

فضیلت درود شریف

تیری دعا قبول ہوگی اُسوقت جب آدمؑ نے رسول علیہ السلام پر درود بہیجا تو دعا قبول
ہوئی۔ قولہ تعالیٰ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ ط یعنی پھر سیکھہ لین آدم نے اپنے
رب سے کئی باتین پھر متوجہ ہوا اُسپر۔ پس اے درویش دعا مین جب یہ شرط موجود
ہو تو موجب اجابت کا ہو چنانچہ حدیث مشہور ہے اور کلام اللہ مین لکھا ہے ادعونی استجب
لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین واللہ ولی الاجابت والا
ستجابتہ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ ہرات کے زمانہ مین ایکا اُنکا مرید
سفر مین گیا تھا مدت ساٹھہ سال تک مسافری مین رہا جب واپس آیا شیخ نے کہا تو کہانتک
پہنچا۔ اُسنے کہا کہ قطب عالم تک مین پہنچا۔ کہا کچھہ خبر تو نے پوچھی تھی کہ مرد کون ہے
اور نیم مرد کون ہے۔ کہا مینے پوچھا تھا مرد وہ ہے کہ بہائی کے آگے روٹی رکھے اور
نیم مرد وہ ہے جو آسمان مین اُڑے اور سجادہ پانی پر بچھا کر نماز پڑھے۔ پھر فرمایا کہ
ایک دفعہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا دجلہ پر پہنچے خواجہ حسنؒ
فوراً مصلے پانی پر ڈالکر نماز پڑہنے لگے۔ رابعہؒ نے اپنا سجادہ ہوا مین ڈالا اور نماز مین
مشغول ہوئی جب حسن بصریؒ نے نماز سے سلام پھیرا رابعہ کو نہ دیکھا اوپر کو نظر کی رابعہ رح کو
نماز مین مشغول پایا۔ کہا اے رابعہ رح یہ کیا ہے۔ کہا اے حسنؒ وہ کیا ہے اگر تو پانی پر
جاوے خس ہووے اور اگر آسمان مین اُڑے مکھی ہووے۔ دل ہاتھہ مین لا تو تو آدمی
ہووے۔ پھر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ نے خضر علیہ السلام کے ساتھہ ملاقات کی
پھر خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز سے مین نے
سنا ہے کہ یا خضر من ظن انہ خیر من الکلب لا یصلح الصحبۃ معہ۔ یعنی جو کوئی گمان لیجاوے
کہ وہ کتے سے بہتر ہے اُسکے ساتھہ صحبت رکھنا مصلحت نہین ہے خواجہ ان فوائد
مین تھے کہ بانگ نماز ہو گئی خواجہ مشغول ہوئے اور لوگ چلے گئے الحمد للہ علی ذالک
دوشنبہ کے دن پانچوین تاریخ ماہ شوال سنہ مذکور مین مجھکو حضوری کی دولت
پابوس حاصل ہوئی مولانا شمس الدین اور مولانا فخر الدین زرادی اور امیر حسن علا
سنجری اور عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت تھے مہتر داؤد علیہ السلام اور دیگر انبیا کا ذکر شروع

تھا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ مہتر داؤد علیہ السلام اپنے صحیفے مطالعہ کرتے تھے
کہ نبیوں نے بلاؤں کو آرزو سے مانگا ہے اور اُسپر صبر کیا ہے اسلئے مہتر داؤد علیہ السلام
ہر ایک رات کو مناجات میں بلا کو آرزو سے مانگتے تھے جبرئیل ؑ آئے اور کہا کہ اے داؤد ؑ
کہ تو بلاؤں کو مانگتا ہے لیکن تو طاقت نہیں لائیگا اور ہر بار مہتر داؤد ؑ کو یہ خطاب ہوتا تھا
چنانچہ مصلے پر بیٹھے ہوئے زبور پڑھتے تھے فرمان آیا کہ یا مہتر داؤد ؑ تو بلا چاہتا ہے
تیار ہو لے کہ آج وہ دن ہے کہ تجھپر بلا نازل ہوگی۔ الغرض مہتر داؤد ؑ زبور مطالعہ کرتے
تھے کہ ایک جانور کو دیکھا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ جانور آکر مہتر داؤد ؑ کے پاس بیٹھ گیا
مہتر داؤد ؑ کی نظر مبارک اُس جانور پر پڑی کہا اگر اس جانور کو سلیمان ؑ کے واسطے پکڑوں تو
خوب ہو مصلے سے اُٹھے اور زبور کو رکھ دیا اور اُس جانور کے پیچھے لگے وہ اُڑکر ناؤدان
پر جاکر بیٹھ گیا۔ مہتر داؤد ؑ بھی ناؤدان پر چلے گئے وہانسے بام کے اوپر چڑھ گئے قضا سے
اوریا کی عورت سر دھو رہی تھی اُسکے سایہ پر نظر پڑ گئی مہتر داؤد ؑ نے کہا سبحان اللہ
جسکے بال ایسے ہیں اُسکا جمال کیسا ہوگا۔ مہتر داؤد ؑ کے دل میں عشق کا ولولہ پیدا ہوا
بیقرار ہو گئے یہانتک کہ جسوقت اوریا کو ایک مہم پر بھیجا گیا اور قضا سے وہاں مرگیا جبکہ
کچھ مدت گزری مہتر داؤد ؑ نے اوریا کی عورت کو پیغام بھیجا کہ میں تجھکو نکاح میں لانا چاہتا ہوں
اُسنے بھی قبول کیا اسکو اپنے نکاح میں لے آئے جب یہ کچھ مدت گزری قضا کے مسند پر
بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان حکم کرتے تھے دو مرد جھگڑتے آئے اور کہا کہ یا داؤد ؑ
اس شخص کے پاس ننانوے ۹۹ بکریاں ہیں اور میرے پاس ایک بکری ہے اس شخص نے
میری بکری زور سے چھین لی ہے یہ بات روا ہے یا نہیں مہتر داؤد ؑ نے کہا کہ روا
نہیں اسکی بکری اسکو دیدے کہ تونے اسپر ظلم کیا ہے یہ حکم کرنا ہی تھا کہ وہ مرد نظر سے
غائب ہو گیا مہتر داؤد مسند قضا سے اُٹھے اور دلمیں سوچا کہ ارے یہ خطاب تو میرے
لئے ہے کہ میں نے باوجود ننانوے ۹۹ بیویوں کے اوریا کی عورت کو نکاح میں لیا یہ کہاں روا
ہے گھر میں آکر فرزندوں سے رخصت مانگی اور باہر جنگل میں چلے گئے سر سجدہ میں رکھا
اور بیس ۲۰ سال اس گناہ کے سبب سے روتے رہے پھر فرمان آیا کہ اے داؤد ؑ تو روتا

Marfat.com

کیون ہے کہا اس آنکھ نے جو چیز دیکھنی نہین چاہیے تھی اُسکو دیکھ لیا اب اسکا عذر اس آنکھ سے ہی چاہتا ہون کہ تو نے نادیدنی کو کیون دیکھا ؎ گر چشم ندیدے نشدی خانہ خراب ✤ بس خانہ کہ شد خراب از کردہ چشم است ✤ کہتے ہین کہ اسقدر روئے کہ رخسارہ مبارک کا گوشت اور پوست اُتر گیا اُسوقت فرمان آیا کہ اے داود ع تیری توبہ تو قبول کرونگا اگر اوریا تیرے سے خوشنود ہو جائیگا مہتر داود ع اُٹھے اور جہان اوریا مارا گیا تھا وہان آئے اور اُس کنوئین کے سر پر کھڑے ہو کر آواز دی کہ یا اوریا تو میرے سے راضی ہے آواز آئی کہ ہان۔ فرمان ہوا کہ یا داود ع تو پوچھنا نہین جانتا ہے اس طرح پوچھ کہ اے اوریا مینے تجکو قصداً بھیجا تھا کہ اگر تو مارا جاوے مین تیری عورت کو نکاح مین لے آؤن اب تیرے پاس آیا ہون تو مجھ سے راضی ہے یا نہین مہتر داود ع سوچ مین پڑ گئے الغرض جب اُنکی توبہ کا وقت آیا اللہ تعالی نے اوریا کو اُن پر مہربان کر دیا آواز دی کہ یا داود ع مین تجھ سے راضی ہو گیا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جسوقت مہتر داود ع زبور پڑھتے تھے از حد خوش الحان تھے اُنکی نہایت خوش الحانی کے سبب سے جانورونکا جھنڈ جو آسمان کے درمیان اُڑتا ہوتا اُنکے سر پر سایہ کرتا اور انکی خوبی الحان سے بیہوش ہو جاتے اسکے بعد فرمایا کہ جب مہتر داود ع کی نقل قریب پہنچی جبرئیل علیہ السلام صحیفہ کاغذ حریر کا لیکر آئے اُس صحیفہ مین بیس مسئلہ لکھے تھے لاکر مہتر داود ع کے ہاتھ پر رکھدیا اور کہا یا داود ع حکم ہوا ہے کہ جو تیرے بیٹون مین سے ان مسئلونکا جواب دیوے ملک کی انگشتری اُسکو دے پس مہتر داود ع نے موافق فرمان کی سب بیٹونکو بلایا اور ہر ایک سے اُن مسئلون کا جواب پوچھا کوئی جواب نہ دے سکا جب مہتر سلیمان صلوٰۃ اللہ علیہ کی نوبت آئی مہتر داود علیہ السلام نے اُنسے بیسون مسئلون کا جواب دریافت کیا اُنھون نے بیسون مسئلونکا جواب دیدیا اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ بیشک ازل مین ملک سلیمان ع کے واسطے لکھا ہوا تھا سو اُنکو مل گیا اور ان مسئلونکا جواب دیدیا۔ پھر اس ملک کے لائق ہو گئے۔ پس اے درویش اُنھون نے ایسا ملک پایا کہ اُنسے پہلے نہ کسی نے ایسا ملک پایا نہ اُنکے پیچھے کسی کو دیا گیا۔ اسکے بعد

بیان حضرت سلیمان علیہ السلام

Marfat.com

فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی نے مہتر سلیمان ع کو الہام دیا تھا کہ وہ تمام پرندون اور چرندون
کی آواز سمجھتے تھے اور سب اُنکے حکم مین تھے یہانتک کہ شیطان اور جن اور انسان سب
مہتر سلیمانؑ کے تابع فرمان تھے سلیمان ع کا ایک تخت تھا کہ بارہ ہزار بنی اسرائیل اُسپر بیٹھتے
اور ہوا کو اُنکے تابع کیا ہوا تھا جہان چاہتے مہتر سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ہوا اپنے
زور سے ایک مہینے کی مسافت تک لیجاتی اور رات کو پھر لے آتی اور سلیمان علیہ السلام
کے باورچیخانے مین ستر ہزار سیر نمک ہر روز خرچ ہوتا تھا۔ طعام کا شمار کسی نے نہین
کیا۔ لیکن اے درویش خود سلیمان علیہ السلام اُسوقت کچھ کھاتے کہ اپنے ہاتھ سے زنبیل
بناتے اور اسکو بازار مین بیچتے اُس سے اپنا روزہ دُرویشی کے ساتھ افطار کرتے اور
رات کو مسجدون مین پھرتے اور درویشون سے دُعا چاہتے جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے
یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے بندہ اور لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علی ذالک۔
شنبہ کے دن پچیسوین ماہ شوال کو حضور کی دولت قدمبوسی مجکو حاصل ہوئی
عزیزان اہل صفہ مثل مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب اور مولانا
فخر الدین زرادی تمام حاضر تھے حضور نے فرمایا کہ جسروز مہتر موسیٰ علیہ السلام دنیا
مین آئے یعنی پیدا ہوئے فرعون لعین سویا ہوا تھا کانپ کر بیدار ہوا تمام ندیمون
اور حکیمون کو طلب کیا اور کہا کہ جس سے خلل میرے ملک مین ہوگا وہ اسوقت پیدا ہو گیا
ہے اور ان دونون مین فرعون نے دایون کو مقرر کیا ہوا تھا کہ جسکے گھر مین فرزند پیدا
ہو خبر دو تاکہ مین اسکو ہلاک کرون اسی خوف کی وجہ سے مہتر موسیٰؑ کو تنور کے اندر ڈالدیا
جب فرعون لعین کے آدمی آئے کچھ خبر نپائی اُٹھکر باہر چلے گئے مہتر موسیٰ ع کی
بہن نے جب تنور دیکھا تو کیا دیکھتی ہے کہ آگ سرد ہو گئی ہے اور گلزار بنی ہوئی ہے اور
مہتر موسیٰ ع اپنی انگلی چوستے ہین۔ اسکے بعد وہانسے نکال کر ایک صندوق مین لٹایا موسیٰ ع
کی مان نے آسمان کی طرف منہ کیا کہ الہی موسیٰ ع کو مینے تجھے سونپا اور موسیٰ ع کی بہن
سے کہا کہ جاکر دریاے نیل مین روان کردے موسیٰ ع کی بہن موسیٰؑ کو لیکر دریاے نیل کے
کنارے آئی اور کہا کہ مینے خدا کو سونپا اور دریاے نیل مین ڈالدیا اور خود واپس آگئی و

والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

صندوق حق سبحانہ تعالی کے حکم سے تیرتا ہوا فرعون لعین کے محل کے نیچے آگیا فرعون اور اُسکی بی بی آسیہ دونون محل کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے اُنکی نظر اُس صندوق پر پڑی آسیہ نے فرعون سے کہا کہ دیکھ صندوق آتا ہے اِسمین کیا ہے فرعون نے ملاحون کو بُلایا کہ جاوٴ اُس صندوق کو لاوٴ جب اُنھون نے صندوق کو نکالکر فرعون کے آگے لاکر رکھا اور کھولا تو دیکھا کہ ایک لڑکا خوبی مین بے نظیر دونون انگوٹھے مُنہ مین لیے چوستا ہے اور خدا کی قدرت سے اُنمین دودھ آتا ہے جبکہ فرعون نے یہ حال دیکھا اُسکا بدن کانپا کہا کہ اے آسیہ یہ لڑکا اچھا نہین ہے اگرچہ تحفہ ہے مگر لینا نہین چاہیے آسیہ نے کہا کہ اے نادان خدا نے ہمکو بیٹا نہین دیا ہم اِسی کو بجاے بیٹے کے پالینگے الغرض دایون کو دیدیا ہزار دن ناز ونعمت سے وہ موسیٰ ؑ کو پالتی تھین اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اے درویش جانتا ہے کہ فرعون کی خواہش تو یہ تھی کہ جس شخص سے اُسکے ملک مین خلل آوے اُسکو قتل کرے اور اللہ تعالی کی حکمت کو وہ نہین جانتا تھا کہ اُسی شخص کو اُسی کی گود مین پالیگا اسکے بعد فرمایا کہ مینے قصص الانبیا مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ ؑ چار برس کے ہوئے ایک دن آسیہ نے اُنکو فرعون لعین کی گود مین دیدیا فرعون کی داڑھی لمبی تھی۔ جیسے بچونکی عادت ہوتی ہے۔ موسیٰ ؑ ہر بار اُسکی ڈاڑھی ہاتھہ مین پکڑکر ہلاتے تھے جس سے فرعون کے تمام اعضا مین جنبش ہوتی تھی اُسوقت آسیہ کو کہا کہ اے آسیہ یہہ لڑکا اچھا نہین ہے اِسنے میری داڑھی پکڑکر ایسی ہلائی کہ میرے تمام اعضا مین لرزہ ہوگیا ہے آسیہ نے کہا کہ اے فرعون یہ بچونکی عادت ہے کہ بابونکی داڑھی کے ساتھہ کھیلا کرتے ہین اگر تجھے یقین نہین آتا تو دیکھہ لے کہ ایک طشت زر سے بھرکر اور ایک طشت آگ سے بھر لاوین اور موسیٰ ؑ کے آگے رکھین اگر دانا ہوگا طشت زر کی طرف ہاتھہ ڈالیگا ایسا ہی کیا حضرت موسیٰ ؑ نے طشت زر کی طرف ہاتھہ ڈالنا چاہا جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا موسیٰ ؑ کا ہاتھہ پکڑکر آگ کی طشت کی طرف کردیا اُسوقت آسیہ نے کہا کہ تو کہتا تھا اچھا نہین ہے دیکھا بچے کیا جانتے ہین اُسوقت فرعون کے دل کو تسلی ہوئی الغرض جب پندرہ ۱۵ سال کی عمر ہوئی زرین حمائل کے ساتھہ گھوڑے عربی

Marfat.com

پر سوار ہوتے خلقت اور ارکان دولت اُنکے پیچھے پیچھے چلتی چنانچہ ایک دن بازار مین
چلے جاتے تھے ایک مرد فرعون کی قوم سے بازار مین فرعون کی سوگند کھاتا تھا آپؑ
نے کہا کہ یہ کیسی سوگند ہے کہ تو کھاتا ہے اسنے جوابدیا کہ تیرے باپ کی جو ہمارا خدا ہے
(اُسکے مُنہ مین خاک) موسیٰؑ نے فورًا اُسکے ایسا طمانچہ مارا کہ اُسی جگہ مرگیا۔ اسی طرح
اور کئی شخصون کو اسبات پر مارا کہ خدا وہ نہین ہے خدا وہ ہے جس نے ہمکو اور تمکو اور
زمین اور آسمان کو پیدا کیا ہے جب ایسی خبرین فرعون کو پہنچتی تھین ہر بار آسیہ کے
پاس شکایت کرتا تھا کہ مین نہین کہتا تھا کہ یہ اچھا نہین اس سے میرے مُلک مین خلل ہوگا
آسیہ عذر کرکے رفع کردیتی تھی۔ الغرض ایکروز فرعون تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور بارعام
دیا ہوا خلقت آآکر سجدہ کرتی تھی۔ موسیٰؑ آگئے تھے۔ جب لوگونکو دیکھتے تھے کہ
سجدہ کرتے ہین پسند نہین کرتے تھے اُنکو منع کرتے تھے کہ سجدہ خدا کے لئے واجب
ہے۔ آسیہ نے جب دیکھا کہ فرعون موسیٰؑ کو ماریگا اُنکو کہا کہ اس شہر سے بھاگ
جاوٴ پیغمبری کی جا در نہین کہ پھر آئیو۔ مہتر موسیٰؑ آسیہ کے حکم سے وہانسے نکل پڑے
اور وہان پہنچے جہان ایک جنگل مین مہتر شعیب علیہ السلام کی بیٹیان بکریان چراتی تھین
وہان ایک کنوان تھا کہ اُس کنوئین پر ایک اتنا بڑا ڈول تھا کہ جبتک سو آدمی جمع
نہوتے اُسے کھینچ نہین سکتے تھے بکریان اُس کنوئین پر کھڑی تھین اور وہ سو آدمی نہ تھے مہتر
موسیٰؑ وہان پہنچے اور اُن لڑکیون سے پوچھا کہ ان بکریونکو پانی کیون نہین پلاتی ہو اُنہون
نے ساری حقیقت بیان کی مہتر موسیٰؑ نے فورًا ڈول لٹکایا اور پانی نکالکر بکریون کو
پلایا۔ اور ویسے تین ڈول نکالے مہتر شعیبؑ کی بکریان سیراب ہوگئین جب گھر مین
آئین مہتر شعیبؑ نے بکریونکے شکم سیراب دیکھکر کہا کہ اے لڑکیون آج بکریان سیراب
مین کیا سبب ہے لڑکیون نے کہا کہ اے باپ ہان آج ایک مرد آیا ہے کہ اُسنے اکیلے
نے تین ڈول نکالے مہتر شعیبؑ نے کہا کہ وہ مرد وہ ہے کہ جسکا حال ہمنے کتاب مین
پڑھا تھا کہ موسیٰؑ پیدا ہوگا تم جاکر اُسکو ڈھونڈھکر لاؤ ایک دختر بزرگوار اُنکی نے مہتر
موسیٰؑ کو تلاش کرکے اپنے باپ کا پیغام کہا مہتر موسیٰؑ نے کہا کہ مین پیچھے آتا ہون

Marfat.com

تو گھر تک راستہ مین کنکر پان ڈالتی چلی جا تو مین اسی نشان سے تمہارے گھر چلا آؤنگا موسی ع
اس طریق سے مہتر شعیب ع کے گھر آ گئے مہتر شعیب نے اُٹھکر موسی ع کو کنار مین لیا
اور نوازش کی اور وہی لڑکی اُنکے نکاح مین دی پھر حق تعالی نے موسی ع کو پیغمبری دی
اور رسالت کی چادر اُنکو پہنائی اور مہتر جبرئیل ع نازل ہوئے اور کہا کہ حکم ہوا ہے کہ فرعون
کو ہمارا حکم پہنچاؤ کہ تیری رسالت کا اقرار کرے اور خدا پر ایمان لاوے مہتر موسیٰ بموجب
حکم کے مہتر شعیب علیہ السلام کی خدمت سے رخصت حاصل کرکے مصر مین آئے پہلے
اپنی والدہ اور ہمشیرہ اور اپنے بھائی ہارون ع سے ملے اسکے بعد فرعون لعین کو خداے
تعالی کا حکم پہنچایا کہ اے فرعون مین پیغمبر خدا ہون اور تو خدا کا بندہ ہے ایمان لا اور میری
رسالت کا اقرار کر تا کہ تو عذاب سے نجات پاوے ورنہ بلا کے لئے تیار رہ جب یہ فرمان مہتر
موسی ع نے فرعون کو پہنچایا فرعون اُٹھکر اندر گیا اور آسیہ کو کہا کہ دیکھا کہ یہ سب بلا تو نے
مجھپر کی اگر ہم اُسکو نہ پالتے اسوقت وہ پیغمبری کا دعوی نکرتا آسیہ نے کہا کہ خدا کا حکم کوئی
نہین پھیر سکتا صبر کرنا چاہیئے تو کیا ظہور مین آتا ہے۔ پھر خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ کتنگی
ہی معجزے موسی علیہ السلام نے فرعون کو دکھلائے وہ بدبخت لعین کسی طرح ایمان نہ لایا مگر
کئی ہزار بنی اسرائیل معجزے دیکھکر موسی علیہ السلام پر ایمان لے آئے اسکے بعد جب قوم بنی
اسرائیل نے قوت پکڑی مہتر موسی علیہ السلام نے تقویت پائی حق تعالی نے فرعون کو مقہور
کیا موسی ع نے دُعا کی خدا نے قبول کی اسکے بعد فرمایا کہ مفسرین نے لکھا ہے کہ جب حقتعالی
نے چاہا کہ فرعون کو غرق کرے مہتر موسیٰ کو معہ بارہ ہزار بنی اسرائیل کے مصر سے باہر کیا علمار
نے ایسے روایت کی ہے کہ اُسر وز ستر ہزار سوار تھے فرعون لعین نے سب کو زر دین ساز اور
گردن مین طوق زرین ڈالے عربی گھوڑون پر سرخ دیبا کی پوشاک سے سوار کیا اور روانہ ہوئے
جب آفتاب نکلا مہتر موسی ع دریا کے کنارے پہنچے قوم بنی اسرائیل نے فرعون کی سپاہ کو دیکھا
کہ بیشمار تلوارین کھینچی ہوئی ہین اور آفتاب کی شعاع اُن تلوارون پر چمکی اور سب فرعون کے
گرد تھے بنی اسرائیل مہتر موسی کے پاس آئے کہ اے پیغمبر خدا یہ فرعون کی فوج آ پہنچی اگر دشمن
نے ہمکو آ گھیرے پیچھے سے گھیر لیا ابھی ہم مین سے کوئی زندہ نہین رہیگا مہتر موسی علیہ السلام نے

Marfat.com

دعا کی اور خدائے تعالیٰ کو پاکی سے یاد کیا اللهم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان ولا
حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم - پس حق تعالیٰ نے مہتر موسیٰ ؑ کو وحی کی کہ اے موسیٰ ؑ عصا اٹھاؤ
اور دریا پر مارو موسیٰ نے عصا اٹھا کر دریا پر مارا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ دریا بارہ جگہ
سے ٹکڑے ہو گیا اور راستے پیدا ہو گئے - اور بارہ کوچے قعر دریا سے ظاہر ہوئے گروہ
گروہ دائیں بائیں سے گزرتے جاتے تھے چنانچہ کلام اللہ میں لکھا ہے واوحینا الی موسے

ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم جس طرح کہ طاق بنا لیتے ہیں اسطرح
دریا پارہ پارہ ہو گیا اور چپ اور راست سے نیچے اوپر طاق بنکر بارہ کوچے پیدا ہو گئے
فراخی ہر کوچے کی دو فرسنگ تھی پس مہتر موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیلوں کو کہا کہ کوچوں میں
چلے آؤ - بنی اسرائیل کہنے لگے کہ اے پیغامبر کئی ہزار سال سے یہ دریا زمین پر جاری ہے
اور قعر دریا تر ہوا ہوا ہے اور کیچڑ ہو گیا ہے ہم لوگ کیچڑ میں دھس جائینگے کیونکر گذر
سکینگے خدائے تعالیٰ نے آفتاب کو حکم دیا تا کہ گرم ہوا سی گھڑی زمین خشک ہو گئی بنی
اسرائیل چھ لاکھ آدمی تھے جب دریا کے میانہ میں پہنچے مہتر موسے ؑ کو پوچھا کہ ای پیغامبر
خدا ہم اس راستہ میں جاتے ہیں ہمارے باپ اور ہمارے دوست ہمکو نہیں دیکھتے اور ہمارا
حال نہیں جانتے کہ کیا ہے اور ہم انکا حال نہیں جانتے شاید سب غرق ہو گئے ہوں یا
لشکر فرعون کے ہاتھ سے مارے گئے ہوں موسے ؑ نے کہا کہ کچھ غم نکرو اور بیفکر رہو کہ وہ
سلامت ہیں پس خدا تعالیٰ نے موسیٰ ؑ کو وحی کی تا کہ دائیں اور بائیں دریا کے اشارہ کرے
جب اشارہ کیا - آگے اور دائیں اور بائیں جھروکے پیدا ہو گئے ہر شخص اپنے دوستوں کو
دیکھتا تھا جب بنی اسرائیل سب دریا سے باہر نکل آئے موسے علیہ السلام نے لوٹ کر چاہا
کہ دریا پر عصا مارے تا کہ پھر اپنے قرار پر آجاوے اور فرعون کی فوج گزرنے نپاوے حق
تعالیٰ نے موسے علیہ السلام کو وحی کی کہ اے موسے ؑ تم جاؤ دریا کو ویسا ہی چھوڑ دو -
واترک البحر رہوا - جب فرعون دریا کے کنارے پر آ گیا دریا میں شگاف دیکھا اور کل قوم
بنی اسرائیل نے سلامتی سے گزر کی فرعون نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ دیکھو دریا
میرے کہنے سے کس طرح پھٹ گیا ہے اور پانی کس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آسمان میں چلا گیا

Marfat.com

اور دریا کا قعر پیدا ہو گیا ہے اور راستہ کھل گیا ہے تاکہ ہم گذر جائیں اور اپنے فراریون کو پکڑ لیوین چنانچہ دریا کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دی کہ انا ربکم الاعلی مین تمھارا بڑا خدا ہون تم سب میرے بندے ہو اُن سب لوگون نے اُتر کر اُسکے آگے سجدہ کیا مہتر موسے علیہ السلام دریا کے درمیان تھے کہ جبرئیل علیہ السلام دریا کے درمیان ابلق اسپ مادہ پر سوار سیاہ عمامہ باندھے ہوئے فرعون کے پاس آئے صاحب روایت کا بیان ہے کہ اُس روز فرعون کی سپاہ مین کوئی اسپ مادہ نتھی سوائے جبرئیل علیہ السلام کی اسپ مادہ کی جب وہ ہنہنائی فرعون کا گھوڑا اُسکے ہنہنانے سے دریا مین اُتر آیا اور اسپ مادہ پر جا پڑا ہرچند فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کو قابو مین کرے نکر سکا اور فرشتے داہین بائین سے اکر فرعون کی فوج کو دریا مین لے آئے وہ بھی مہتر موسے علیہ السلام اور قوم بنی اسرائیل کے پیچھے جانے لگے جب لشکر مقہور دریا مین آگیا حق تعالے نے دریا کو حکم دیا دریا آپس مین مل گیا فرعون کی تمام فوج غرق ہو گئی فرعون کا ایک آدمی زندہ نچھوڑا۔ پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے درویش باریتعالی کا قہر ایسا ہے جیسا کہ فرعون کے ساتھ کیا کہ اُسکو نیست و نابود کر دیا خواجہ نے جب یہ فوائد تمام کئے نماز کی اذان ہو گئی خواجہ مشغول ہوگئے بندہ اور لوگ چلے گئے الحمد للہ علی ذالک. ماہ ذیحجہ کی بیسوین تاریخ شنبہ کے دن حضور کی قدمبوسی کی دولت مجکو حاصل ہوئی پانچ درویش خاندان چشتیہ سے اور شیخ بہاء الدین غزنوی اور مولانا جلال الدین اور مولانا عماد الدین اور اُنکے بھائی حاضر خدمت تھے عیسے علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کا ذکر شروع تھا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جس روز حق سبحانہ تعالی نے مہتر عیسے علیہ السلام کو پیدا کیا مریم پارسا رضی اللہ عنہما یہودون کے خوف سے بیابان مین جا کر چھپ گئین قضا سے اُنکو اُسی روز درد زہ اُٹھا خدائے ذو الجلال کے فضل سے مہتر عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے سوائے خدائے تعالے کے کوئی وہان حاضر تھا اور نہ پانی تھا جب پاؤن مارے پانی کا چشمہ پیدا ہو گیا مریم نے خود نہا دھو کر اور مہتر عیسے کو نہلا کر گود مین لیا اور بیٹھی لوگون مین اس ماجرے کی خبر ہوئی کہ مریم نے بیٹا جنا ہے اور باپ نہین ہے اور مہتر زکریا علیہ السلام کو خبر پہنچائی مہتر زکریا ۲

Marfat.com

نے یہودونکو منع کیا کہ ہمارا خدا ایسا ہے کہ بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرتا ہے مہتر زکریا نے
ہر چند انکو نصیحت کی اُنھون نے نصیحت کو نہ سُنا جو کچھ زبان پر آتا تھا کہتے تھے چنانچہ
مہتر زکریا علیہ السلام پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یا زکریا ع انکو اُس
لڑکے کے پاس لے چل وہ ان سب کو جواب دیگا مہتر زکریاؑ نے ویساہی کیا ترسایون
اور نصرانیون کو جمع کرکے مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جب وہ سب آگئے کہا کہ اے
لڑکے توکون ہے حق تعالیٰ نے مہتر عیسےٰ ع کو حکم دیا کہ تو انکو کہہ کہ اے ترسایو تم جان لو
کہ مین بندہ خدا ہون اور وہ میرا پیدا کرنیوالا ہے اور مین اُس کا پیغمبر ہون اور عیسےٰ ع
روح اللہ میرا نام ہے کہ بغیر باپ کے مجکو خداے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور وہ سب چیز
پر قادر ہے جب مہتر عیسی علیہ السلام نے گہوارہ مین یہ بات کہی اُس روز کئی ہزار ترسا
مسلمان ہوگئے - پھر خواجہ ذکراللہ بالخیر نے فرمایا کہ جب مہتر عیسےٰ علیہ السلام بڑے ہوئے
اور پیغمبری کی چادر پہنی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمان ہوا کہ ان کافرون اور
یہودون کو خدا کی طرف بلاؤ کہ ایمان لاوین مہتر عیسےٰ علیہ السلام ہر روز ایساہی کرتے تھے اور
معجزے دکھلاتے تھے وہ سنگدل نہین سُنتے تھے جادو اور سحر بتلاتے تھے اور کہتے تھے کہ
تونے خوب جادو سیکھا ہے اسکے بعد کل ترسا ایک جگہ جمع ہوئے اور کہا کہ اے عیسےٰ ع اگر تو
مُردہ کو زندہ کردے ہم تجپر ایمان لے آوین اُسی وقت مہتر جبرئیل ع اُترے اور کہا کہ اے عیسیٰ
حکم ہوا ہے کہ یہ معجزہ تجکو دیا تو کہہ کہ مُردہ کو لاوین پھر تو دُعا کر تو وہ زندہ ہوجاوے مہتر عیسی
علیہ السلام نے ویساہی کیا تمام ترسا حاضر ہوئے اور مُردہ کو لائے عیسےٰ ع نے دوگانہ ادا کیا اور
سر سجدہ مین رکھا اور دُعا کی حق تعالیٰ نے اُس مُردہ کو زندہ کیا کہا لا الہ الا اللہ عیسی روح اللہ
جنکے نصیب مین اسلام تھا اُنھون نے اسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہوگئے بعضون نے کہا
کہ تونے خوب جادو سیکھا ہے - اسکے بعد فرمایا کہ جب خداے تعالیٰ نے مہتر عیسی علیہ السلام کو آسمان
پر لیجانا چاہا مہتر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے مہتر عیسےٰ ع کو پکڑا اور چوتھے آسمان پر پہنچایا
فرمان آیا کہ اسی جگہ رکھو کیونکہ دنیا کی آلائش ساتھ رکھتا ہے ہرگز ہرگز بار نپاوے اسکے بعد
مہتر خضر علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی کہ حق تعالیٰ نے انکو حیات ابدی دی ہے اسکا سبب

یہ تھا کہ انھون نے تمام انبیا اور اولیا گذشتہ کو دیکھا ہے اور دیکھین گے جو آج اولیا ہین اول انکو مشاہدہ کرتے ہین عجائب اور قدرت حق کا تماشا کرتے ہین اُنکی شرح اولیاے خدا ہے پر کہتے ہین اسوجہ سے حیات ابدی اُنکو دی ہے اور دریاؤن مین پھرتے ہین تاکہ کسی سادہ کی دستگیری کرین جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے یہ فوائد تمام کیے بانگ نماز ہوگئی خواجہ مشغول ہوئے بندہ اور لوگ چلے گئے الحمد للہ علی ذالک **اٹھارہوین تاریخ ماہ محرم روز جمعہ نماز کے بعد سنہ ۶۹۰** ہجری مین مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا شہاب الدین اور دیگر عزیز حاضر خدمت تھے مہتر لوط صلوۃ اللہ وسلامہ کے ذکر مین گفتگو تھی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ وہ پیغامبر خدا سے ڈرنیوالے تھے ہمیشہ خدا کی عبادت مین مشغول رہتے اور کسی وقت بغیر یاد حق کے خالی نرہتے اُنکی قوم نے لواطت کرنی شروع کی وہ بہت ہی بُری قوم تھی پھر فرمایا کہ مینے قصص الانبیا مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب قوم لوط کے فساد بہت ہوگئے اور یہہ دس خصلتین اُنمین ظاہر ہوئین اور وہ یہ ہین۔ اول شراب پیتے تھے دوسرے سُرخ کپڑے پہنتے تھے تیسرے مرد کے ساتھ مرد فعل شنیع کرتا تھا چوتھے جنبی ہوکر لباس پہنتے تھے پانچوین غولک کمان کرتے تھے چھٹے کبوتر بازی کرتے تھے ساتوین غیبت کرتے تھے آٹھوین کوچون مین گاتے اور مسخراپن کرتے پھرتے تھے نوین ایک دوسرے کی عورت کو دیکھتے تھے دسوین لوطؑ سے برابری کرتے تھے اسکے بعد جب یہ بُری خصلت اُنمین پیدا ہوئی حق تعالی نے اسمان سے اُنپر پتھر برسائے اور زمین کو حکم ہوا کہ انکو دھسالے اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ رسول علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک زمانہ آویگا کہ میری امت مین سے ایک خصلت اس سے زیادہ اختیار کرینگے کہ عورت کے ساتھ عورت بدفعلی کریگی پھر فرمایا کہ مینے تفسیر مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب یہ زمانہ آویگا یہ فعل وجود مین آئین گے نزدیک ہوگا کہ آسمان سے پتھر برسین اور زمین انکو دھسالیوے جب خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے یہ فوائد تمام کیے پھر مشغول ہوئے بندہ اور لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علی ذالک **پانچوین ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر پنجشنبہ کے روز سنہ مذکور** مین کہ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر کا ذکر

Marfat.com

شروع تھا مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شمس الدین یحیی اور دیگر عزیز حاضر خدمت تھے حضور نے فرمایا کہ ماہ صفر ایک گران مہینہ ہے جو بلا دنیا مین نازل ہوتی ہے اسی مہینہ صفر مین ہوتی ہے مینے آثار مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ حق سبحانہٗ تعالی تمام سال مین- ایک لاکھ چوبیس ہزار بلا نازل کرتا ہے پس لے درویش آدمی کو چاہیے کہ دعا اور نماز مین مشغول رہے تا کہ خدا کی امان اور عصمت مین رہے اسکے بعد مناسب اس حال کے فرمایا کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ماہ صفر کے جانے کی خوشخبری دیوے اُسپر رحمت ہو اسی مہینے مین رسول علیہ السلام کو رحمت ہوئی اسکے بعد سلوک مین گفتگو ہوئی خواجہ

بیان کشف و کرامت

خواجگان رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ سلوک مین پندرہ مرتبہ ہین ان سے پانچوان مرتبہ کشف و کرامت ہے پس جو کوئی اہل حق مین مرتبہ مین کہ کشف و کرامت ہی کشف کرے وہ دوسرے دس مرتبون کو نہین پہنچتا ہے اسکے بعد فرمایا کہ راہ سلوک مین سالک کو چاہیے جب پانچوین مرتبہ پر پہنچے اپنے تئین کشف نکرے تو گمراہ ہو جائے اور دوسرے مرتبون مین پہنچ سکے اسکے بعد کہ شیخ بہاؤ الدین زکریا قدس اللہ سرہ العزیز اور شیخ فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ دونون بزرگوار ایک جگہ تھے ایک دفعہ وہ ایک دریا پر پہنچے وہان رہزن تو نکا نہایت خوف تھا اور اسی طرف سے راستہ تھا حضرت شیخ الاسلام فرید الحق والدین دیکھنے لگے کہ نہ تو دریا مین کشتی ہے کہ گزر کرین راہزن آگر اب ہمکو ہلاک کر دینگے یہ بات تو اچھی نہین فوراً شیخ الاسلام نے پانی مین قدم رکھا اور گزر کر کنارہ پر چلے گئے شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا وہان ہی کھڑے رہے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ اس موقع مین کشف کرنا اچھا ہے کہ دشمن سے نجات ہو لیکن اور جگہ پر اچھا نہین ہے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا نے جب یہ سنا اُنکے دل مین بھی یہ بات پسند آئی فوراً پانی مین قدم رکھا اور گزر گیا پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اسجگہ اپنے تئین کشف کرنا اچھا تھا- لیکن غیر موقع پر درست نہین اس موقع پر کہ شیخ الاسلام نے فرمایا بالکل موقع تھا اسکے بعد مہتر جبرئیل علیہ السلام کی حکایت شروع ہوئی

حکایت جبرئیل علیہ السلام

فرمایا کہ انکو پوچھا گیا کہ تیرا عرق سفید کیون ہے جواب دیا کہ خدا تعالی نے مجکو کافور سے پیدا کیا ہے حق تعالی نے مجکو فرمایا کہ تو خواجہ عالم کو جا کر لا جب مین آیا حضرت رسالت سوئے ہوئے تھے مین اُنکے سرہانے کھڑا ہوا حکم آیا کہ اے جبرئیل خبردار انکو جگا یو مت مین بیٹھ گیا اور نہایت تعظیم

Marfat.com

سے کفِ پائے مبارک حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بوسہ دیا تو آپ بیدار ہوئے
اسکے بعد حکم ہوا کہ اے جبرئیل عؑ تین سو ہزار سال سے ہمنے تجکو کافور سے پیدا کیا اسمین حکمت
یہ تھی کہ تو اسوقت کفِ پائے مبارک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بوسہ دیوے اور نیز اسیکا فور
سے ہے اور کافور سرد ہوتا ہے جب سردی کفِ پا سے مین پہنچی بیدار ہو جاوے اُسوقت
خواجہ نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل عؑ کافور سے ہے اسکے بعد خواجہ
انبیا پر درود بھیجنے مین گفتگو شروع ہوئی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جس رات
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معراج ہوئی فرمایا کہ مینے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اُسکے پانسو ہزار
مُنہ تھے اور ہر مُنہ مین پانسو ہزار زبان تھین پس وہ فرشتہ ہر زبان سے حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا تھا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ اے جبرئیل عؑ
یہ کونسا فرشتہ ہے عرض کیا کہ جو شخص پھول کو سونگھے اور آپ پر درود بھیجے حق تعالیٰ اسکو
اس فرشتہ کی تسبیح کا ثواب دیتا ہے اور دیگر ثواب سے بھی محروم نہین چھوڑتا ہے اسکے بعد
فرمایا کہ مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جو کوئی شراب کی مجلس مین پھول رکھتا ہے اور شراب
پیتا ہے اُس شخص کے ایمان جاتے رہنے کا خوف ہے کیونکہ پھول ایک جزو ہے اجزائے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کی مجلس مین اُسکو رکھنا اُسکا استخفاف کرنا ہے اور
جو شخص قرآن پڑھے اور شراب پیوے بیشک حدیث مین ہے کہ ایمان اُسکا جاتا رہتا ہے
اسکے بعد ایک بزرگ نے کہ صاحب عزت ورتبہ تھا پوچھا کہ یونس علیہ السلام کو پانی مین
رکھنے کی کیا حکمت تھی فرمایا کہ اُنمین عشق ومحبت کی آگ لگی ہوئی تھی جسکو آگ لگ جاتی اُسپر
پانی چھڑکا کرتے ہین تاکہ بجھ جاوے یہی سبب تھا کہ اُنکو پانی مین ڈالا۔ حضور اسی حکایہ
مین تھے کہ بانگ نماز ہو گئی۔ خواجہ مشغول ہوئے بندہ اور لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علی ذالک
بیسویں تاریخ ماہ ربیع الاول روز سہ شنبہ سنہ مذکور مین حضور کی پابوسی
کی دولت مجکو حاصل ہوئی۔ مولانا عماد الدین اور مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا برہان الدین
غریب اور چند نفر درویش آئے ہوئے تھے حاضر خدمت تھے حضرت خواجہ کائنات محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب مکرم رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر ہو رہا تھا حضور نے

Marfat.com

زبان مبارک سے فرمایا کہ جس رات حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تولد ہوئے آپکے چچا ابوطالب نے خواب دیکھا کہ گویا آسمان سے عبداللہ پدر مصطفٰے کے گھر شمع اُتری ہے پس آپ کے تمام اقربا جنکو اسلام نصیب تھا چراغ اُس شمع سے روشن کرکے اپنے اپنے گھر میں لیجاتے تھے جب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے آمنہ مادر رسول علیہ السلام تنہا تھیں اور گھر میں چراغ تھا تمام گھر روشن ہوگیا اور تمام فرشتے دنیا میں آئے اور آسمان میں فرشتوں نے سر سجدہ میں رکھا کہ الٰہی رحمت عالمیان جہان میں آیا۔ الغرض جس وقت آپکو زمین پر رکھا جہان کوئی بت تھا وہ نگونسار ہوگیا مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے جب یہ حال معائنہ کیا فوراً اُٹھکر عبداللہ کے گھر آئے اور دروازہ پر آکر دستک دی کہ دروازہ کھولو جب دروازہ کھولا اندر آکر مصطفٰےؐ کو دیکھا اور گود میں لیا اور کہا کہ یہ پیغمبر ہے ہمنے انجیل میں پڑھا تھا۔ اسی طرح ابوطالب آئے اور ہزار دفعہ منہ چوما اور سر اور آنکھوں پر بوسہ دیتے تھے اور کہا اگر حکم ہووے میرے بیٹا نہیں ہے اپنے بھتیجے کو بیٹا بنالوں۔ اقربا راضی ہوگئے کہ بہت خوب۔ الغرض ہر دو شانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نور کے قلم سے لکھا ہوا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ دونوں کندھوں کے درمیان مُہر نبوت پیدا تھی۔ راوی نے روایت کی ہے کہ اس رات یہودوں نے آپکو دیکھا کئی آدمی محمدؐ کے خدا پر ایمان لے آئے اسکے بعد شیخ الاسلام نے فرمایا کہ جس حجرے میں رسول علیہ السلام پیدا ہوئے اسوقت تک جو کوئی اُس حجرے میں جاتا ہے اُسمیں سے خوشبو سے معطر ہوکر باہر آتا ہے ایک ہفتہ تک خوشبو اُس سے نہیں جاتی اسکے بعد فرمایا کہ جب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام چار سالہ ہوئے ایک روز لڑکوں میں کھیلتے تھے جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ جاکر محمدؐ کو لڑکوں کے درمیان سے فلان جگہ لیجا اور اسکے سینہ مبارک کو چاک کرا اور عطر بہشت سے اُسکے پیٹ کی آلائش دھوکر دور کرا اور مشک اور عنبر سے پُر کر پس ایسا ہی کیا بہشت سے خوشبو لاکر اور آلائش کو دھوکر اُسی جگہ چھوڑ گئے اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش آفتاب اور ماہتاب کا نور جو تو دیکھتا ہے یہ خواجۂ کائنات کے انوار سے

بیان ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حکایت فضیلت درود شریف

حصہ بایا ہے اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش جو کچھ بہشت مین مکان اور درخت وغیرہ حق تعالیٰ نے پیدا کیے ہین سب پر نام پاک محمدؐ لکھا ہوا ہے اور اُنکو حکم ہے کہ قیامت تک یہی نام محمدؐ ورد زبان رکھین اور کہتے ہین کہ آسمان اوسنہ زمین مین حجاب عظمت سے عرش عظیم تک کوئی جگہ نہین ہے کہ جس پر نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھا ہوا سکے بعد فرمایا کہ اے درویش جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوطالب کے ہمراہ سفر تجارت مین جاتے حق تعالیٰ ابر کو حکم دیتا کہ جس طرف رسول علیہ السلام ابوطالب کے ساتھ جاتے ابر آپکے سر پہ سایہ کرتا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ رسول علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جیسا کہ آگے سے دیکھتے تھے ویسا ہی پیچھے سے دیکھتے اور جو کچھ بیداری مین سُنتے ویسے ہی خواب مین سُنتے تھے اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش حق تعالیٰ نے تمام فرشتون کے درمیان قسم کی ہے یعنی فرمایا ہے کہ قسم ہے عزوجلال میرے کی اگر محمدؐ نہوتے مین اپنے ملک کو آشکار نکرتا اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش فرداے قیامت کو حق تعالیٰ وہی کریگا جو محمدؐ کہیگا کیونکہ انکو حبیب کہا ہے پس محبت اقتضا کرتی ہے اور یہ فرط محبت سے ہے اسکے بعد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسے علیہ السلام نے چاہا کہ مُردہ کو زندہ کرین فرمان ہوا کہ اے عیسے علیہ السلام نام محمدؐ زبان پر چلاو اور اُس مُردہ پر پھونک نام محمدؐ کی برکت سے زندہ ہوجائیگا اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بازار سے ایک مچھلی لائے تھے ہرچند چاہا کہ اُس مچھلی کو بریان کرین یہانتک کہ کوئی مُکطی نرہی مگر وہ مچھلی بریان نہوی یہ حال رسول علیہ السلام کی خدمت مین بیان کیا آپنے فرمایا کہ اُس مچھلی کو یہان لاو جب اُس مچھلی کو رسول علیہ السلام کے پاس لائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ اے مچھلی تو کہان سے ہے کہ بریان نہین ہوتی ہے اور آگ تجھپر کارگر نہین ہوتی ہے حق تعالیٰ نے اُس مچھلی کو زبان دی کہا یا رسول اللہؐ ایک روز مین دریا مین تھی ایک گروہ صاحب تجارت جہاز مین سوار تھا وہ دریا کے درمیان درود شریف پڑھتے تھے اُس درود کی آواز میرے کان مین پڑی مینے بھی اُنکی موافقت سے آپ پر درود بھیجا۔ حق تعالیٰ نے درود کی برکت سے آگ مجھپر حرام کردی اُسوقت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور روکر کہا کہ الٰہی جو کوی ایک بار خواجۂ عالمیان پر درود بھیجتا ہے اُسپر آگ حرام ہوجاتی ہے جو شخص شام

Marfat.com

امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

سے دن تک تیری محبت مین مستغرق ہے اُسکو تو تو دوزخ کی آگ سے رکھیہی گا اسکے بعد فرمایا کہ ایکروز مہتر جبرئیل علیہ السلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا یا نبی اللہ جس قدر خدمت مین آپکی کرتا ہون اسلیئے کرتا ہون کہ آپ مجھے فردائے قیامت مین فراموش نکرینگے اور میری آمرزش چاہین کیونکہ مین آپکی آل کے گھر کی چاکری بہت کرتا ہون اسکے بعد فرمایا کہ مہتر داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اے جبرئیل آسمان مین فرشتے کسچیز مین مشغول ہین جواب دیا کہ یا داؤد جس روز سے کہ تمام فرشتون کو پیدا کیا ہے خطاب ہوا ہے کہ محمدؐ آخرالزمان کا نام اپنی زبان پر جاری رکھو اور اُنکی دوستی دل مین پکڑو اگر اُنکی دوستی دلمین نہین پکڑوگے نام محمدؐ تمھارا شفیع نہوگا اور دفتر ملکی سے تمکو معزول کردونگا اُسکے بعد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جب چاہا کہ توبہ مہتر داؤد علیہ السلام کی قبول کرے فرمان آیا کہ یا داؤد ع نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری درگاہ عزت مین شفیع لا تو تیری توبہ قبول کرونگا پھر فرمایا کہ بیشک ہمکو ان صورتون سے معلوم ہو گیا کہ جو خدائے تعالیٰ کی پیدائش ہے تمام محمدؐ کے طفیل ہے اسکے بعد امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکایت مین گفتگو شروع ہوئی حضور نے فرمایا کہ اول جو ایمان لایا ابوبکر صدیقؓ تھے اور وہ اس طرح ہے کہ جب رسالت محمد صلی اللہ وآلہ وسلم پر مقرر ہوئی اور کہا کہ اے ابوبکر کہہ مین پیغمبر خدا ہون اور خدا ایک ہی فوراً ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا صدقت یا رسول اللہ صدق کیا مین نے دل اور زبان سے کہ تو پیغمبر برحق ہے اور خدائے تعالیٰ ایک ہی اُسکے سوائے دوسرا نہین اُسیوقت ایمان لے آئے اور مسلمان ہوئے اسکے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بزرگی مین حکایت بیان فرمائی کہ راستے مین چلے جاتے تھے اُنکے قدم مبارک کے نیچے چیونٹی آگئی تھی اُسنے آہ کی چیونٹی کی آہ کے درد سے صدیقؓ کھڑے ہو گئے داہان پاؤن اُٹھایا تو کیا دیکھتے ہین کہ چیونٹی تڑپتی ہے جب اُسکو پکڑا وہ مر گئی فوراً آسمان کی طرف منہ کیا اور چیونٹی کو ہتیلی پر رکھا اور کہا الٰہی اگر ایک بال بھر ابوبکر کو تیری بارگاہ مین بار ہے تو اُس بال بھر کے طفیل اس چیونٹی کو زندہ کردے ابھی یہ بات پوری نہین کہی تھی کہ وہ چیونٹی زندہ ہو گئی اسکے بعد اُنہین کی بزرگی سے اور حکایت

Marfat.com

بیان فرمائی کہ ایک روز امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ریش مبارک کو مین شانہ کرتے تھے ایک بال ریش مبارک سے جدا ہو گیا تھا اُسکو ہوا نے اُڑا کر یہودون کے قبرستان مین گرا دیا ایک سو تین دن تک موئے سفید ابو بکر کی برکت سے اللہ تعالی کے حکم سے اُس قبرستان کا عذاب اُٹھایا گیا اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نماز ادا کرتے تھے ستر ہزار فرشتے مقرب اُنکی نماز کا نظارہ کرتے تھے کہ اس خضوع اور خشوع سے ادا کرتے تھے کہ جب اللہ کہتے اُسکی ہیبت سے ستر ہزار فرشتون کے اعضا مین لرزہ پڑ جاتا تھا اسکے بعد فرمایا کہ جب امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نماز گزارنے کے لئے اُٹھتے آستانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آتے اور آستانہ حضرت رسالت پناہی پر سر رکھے رہتے جب رسول علیہ السلام اُنکو دیکھتے کنار مین لیکر فرماتے کہ اے ابو بکر رض تو صبح کسواسطے آتا ہے ابو بکر رض جواب مین کہتے کہ یا رسول اللہ پہلے جو دیدار آپکا دیکھے مین ہوون اسکے بعد رسول علیہ السلام فرماتے کہ اُٹھ قسم ہے خدا کی جلال اور عظمت کی مین تیری ریش کی روشنائی مین تحت الثری تک دیکھتا ہون اسکے بعد فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا دستور تھا کہ ہر شب ماہ رمضان مین اپنی چارون یار غار اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے ساتھ لیکر صحراے مدینہ مین تشریف لیجاتے اور اپنی اُمت کی آمرزش کیواسطے مناجات فرماتے جب رات آخر ہو جاتی تو جبرئیل اُترتے اور کہتے یا محمد سر اُٹھا کیونکہ حکم ہوا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بال کے ایک تار سفید کی برکت سے ہزار در ہزار تیری اُمت کو ہمنے آتش دوزخ سے آزاد کیا پھر فرمایا کہ جتنی بار رسول علیہ السلام صحراے مدینہ مین مناجات کرتے یہ خطاب آتا کہ ابو بکر کے موے سفید کی عظمت اور برکت سے ہمنے ہزار در ہزار تیری اُمت کو آتش دوزخ سے آزاد کیا اسکے بعد فرمایا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے مین تھا امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکایت بیان فرماتے تھے کہ اے عائشہ تجکو تیرے باپ کی بزرگی سے خبر نہین کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا اے عائشہ تیرے باپ کا نام قرص آفتاب پر لکھا ہے جسوقت کہ آفتاب خانہ کعبہ پر آتا ہے وہان کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ کوئی مقام اس مقام سے

Marfat.com

امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا بیان

بالاتر نہین ہی یہان سے آگے نہ جاؤن یہ کہکر وہان کھڑا رہتا ہے جاتا نہین ہے پس جو فرشتے اُسپر موکل ہین تیرے باپ کے نام کی قسم دیتے ہین کہ اُس نام کی حرمت سے جو تیرے منہ پر ہے یہانسے گزر کر پس تیرے باپ کے نام کی برکت سے وہانسے آفتاب گزرتا ہی اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ ایک روز عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے صدیق اکبر کی بزرگی سے لوگون نے سوال کیا فرمایا کہ میری طاقت نہین کہ اُنکی بزرگی سے ایک شمہ بیان کرسکون لیکن برسون سے آجتک مناجات مین کہتا ہون کہ کاشکے اُنکے موے مبارک کی برکت سے کئی ہزار گنہگار بخشے جائین اسکے بعد امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ کی بزرگی مین گفتگو شروع ہوی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ حق تعالی نے اُنکے نصیب مین اسلام کیا تھا یہود و نکے پاس آکر کہا کہ اگر مین محمد صلعم کو زندہ بیٹھے پر ہاتھ باندھکر پکڑ لاؤن کیا کہوگے اُنھون نے کہا کہ اگر تو لے آوے تو ہم تجکو مدینہ کا مالک مسلم رکھین پس عمر نے یہ دعوی کیا اور گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوئے قضا سے اُنکا گزر اپنی ہمشیرہ کے دروازہ پر پڑا وہ کلام اللہ پڑھتی تھی سورہ طٰہٰ پر پہنچی ہوی تھی عمر نے دروازہ پر کھڑے ہوکر اپنے ہوش اور گوش کو اُس کلام اللہ کی آواز پر لگایا چونکہ وقت آگیا تھا عمر مین سماع کلام اللہ نے اثر کیا عمر مین وجد اور ذوق پیدا ہوگیا نعرہ مارا اور دروازہ کھولکر اندر آئے ہمشیرہ کو کہا سچ کہہ تو کیا پڑھتی تھی وہ منکر تھا بتلا نہ سکی جب عمر نے تلوار باہر نکالی کہ تو کیا پڑھتی تھی اگر نہین دکھلائے گی تجکو قتل کر دونگا ہمشیرہ نے جب یہ حال دیکھا فورا کہدیا کہ جو کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری ہے اُسکو مین پڑھتی تھی عمر نے کہا مجکو دے تو مین بھی پڑھون اُسکے سننے سے میرا دل لرزہ مین ہے اُسنے کہا اے عمر تو ابھی پلید ہے بتو نجس بو تجھسے آتی ہے جبتک تو محمد صلعم کے پاس نجاوے اور اُسکی غلامی کا اقرار نکرے اور جتنا ہو نکے خرقہ کو پارہ پارہ نکرلیوے ہرگز تو کلام اللہ کو ہاتھ مین نہین لے سکتا جب ہمشیرہ نے انکو یہ بات کہی عمر نے کہا اے ہمشیرہ تو مجکو محمد صلعم کے پاس لیچل تو مین محمد صلعم پر ایمان لاؤن اسنے کہا اس طرح نہین لیجا سکتی فرمایا اور کس طرح کرون کہا وہان تمام بیچارگی اور عاجزی اور شکستگی کے ساتھ جانا چاہیے تو شاید قبول کرے کہا اے ہمشیرہ

Marfat.com

یہ رسی جو مین محمد صلعم کے واسطے لیچلا تھا اُسکے ہاتھہ پیٹھہ پر باندھکر لاؤن مہربانی کرکے تو میری ہاتھون کو اس رسی سے میری پیٹھہ پر باندہ دے اور دنیا اور آخرت کے مالک کے پاس مجھے لے چل اور کہہ کہ تیری درگاہ اور حضرت صمدیت کی درگاہ کا ایک بندہ بھاگا ہوا مین لای ہون کرم سے اسے قبول کیجیے اُنکی ہمشیرہ نے جس طرح عمر نے فرمایا اسی طرح کیا اور رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس لیگئی جو لوگ آپکے پاس تھے اُنہون نے اُٹھکر عمر رض کی ہاتھہ کھولے اور نوازش فرمای اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور وحی لائے اور کہا یا محمد حکم ہوا ہے عمر کو جلدی اسلام مین لاؤ اور مسلمان کرو اسکے بعد فرمایا کہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ اسلام لائے بانگ نماز آشکارا ہوئی پہلے ایک غار کے درمیان بانگ نماز کہتے تھے اب مسجد کے اوپر بانگ نماز کہنے لگے اسلام کو قوت ہوئی اسکے بعد فرمایا کہ تنبیہ ابو اللیث مین لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر فردا ے قیامت کو مجھہ سے پوچھین کہ تو ہماری درگاہ مین کیا تحفہ لایا ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت اور فضیلت کے سبب سے اُنکا ہاتھہ پکڑ کر لیجاؤنگا کہ یارب مین عمر رض کو لایا ہون پھر فرمایا کہ اُنکا عدل اور انصاف اس درجہ کا تھا کہ اپنے بیٹے کے اوپر کیا یعنی دُرّہ مار کر مار ڈالا اور یہ قصہ مشہور ہے اور وہ اس طرح تھا کہ ابو شحمہ شراب پیا تھا اور زنا کرتا تھا اُسکو پکڑ لائے مسجد منورہ کے آگے رسول علیہ الصلوۃ والسلام اور اصحاب حاضر تھے فرمایا کہ اسّی دُرّہ مارو جب اسّی دُرّہ لگ چکے ابو شحمہ ہلاک ہوگیا بارہ دُرّہ باقی رہے تھے بعد مرنیکے دس دُرّہ مارے گئے اسکے بعد خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ الحمد للہ وہ آتش دوزخ سے خلاص ہوگیا پہلی رات مین اُسکو خواب مین دیکھا کہ سبز لباس پہنے ہوئے بہشت مین ٹہلتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے باپ پر کہ مجکو عذاب دوزخ سے چھوڑا دیا پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ عدل یہ تھا کہ امیر المومنین عمر نے کیا اسکے بعد امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حکایت بیان فرمائی امیر المومنین رض عثمان یار غار بھی تھے اور داماد بھی تھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخر کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر میرے سو بیٹی ہوتی عثمان رض کے نکاح مین دیدیتا کیونکہ آسمان والے اور زمین والے اُس سے فخر کرتے ہین پھر فرمایا کہ جو مال کہ امیر المومنین عثمان رض کے پاس تھا اصحابون مین سے

امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا بیان

کسی کے پاس تھا از حد سخی تھے چنانچہ حدیث مین ہے کہ ایک دفعہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ مین مال کی بہتایت سے عاجز ہو گیا ہون ایک وقت کام کی وجہ سے
عبادت سے رہ جاتا ہون آپ دعا کرین تو میرا مال کم ہو جاوے جب رسول علیہ السلام نے چاہا
کہ دعا فرماوین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرمان ہوا ہے کہ عثمان کے
باب مین ہرگز یہ دعا نکر کیونکہ وہ اپنے مال سے ہمارے راستہ مین خرچ کرتا ہے ہم اسکا مال زیادہ
کرتے ہین پھر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت رسالت پناہ کو امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
نے مع صحابہ کرام افطار کیواسطے طلب کیا رسم میزبانی اور اسکی شرط کو پورا کیا کھانا کھانے کے
بعد رسول علیہ السلام کے آگے ہاتھ آگے کر کے کھڑے ہو گئے اور زمین کی طرف منہ لا کر عرض
کیا کہ رسول خدا مسجد سے جو اس درویش کے کلبہ تک تشریف لائے ہین ستر قدم ہوتے ہین پس
اے یارو تم گواہ رہو کہ ہر قدم رسول خدا کے بدلے ایک ایک بردہ مینے آزاد کیا جب امیر المومنین رضہ
عثمان نے یہ کیا رسول علیہ السلام نے انکے حق مین دعا فرمائی کہ دینی مطلوب حاصل ہو گیا پھر
فرمایا کہ ایکروز امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک کنیزک کی طرف ہاتھ دراز کیا تھا اور
تصرف کرنا چاہتے تھے کہ مخدوم زادی خاتون قیامت ام کلثوم دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نظر انپر پڑ گئی رشک سے چادر سر پر لیکر رسول علیہ السلام کے حجرہ مین آئین اور رو کر
ساری حقیقت رسول علیہ السلام کے پاس بیان کی رسول علیہ السلام نے جب یہ سنا فرمایا کہ قیامت
کے روز تیرا منہ نہین دیکھو نگا جبتک تو جا کر عثمان رضہ کو راضی نکریگی عثمان رضہ شرمندگی سے حیران
کھڑے تھے کہ اسوقت کیا حکم ہوگا جب رسول علیہ السلام نے اپنی بیٹی کو جواب دیا جیسے آئی
تھین واپس چلی گئین اور جا کر عثمان کے پاؤن مین پڑین امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے
حیران ہو کر کہا کہ یا بنت رسول اللہ یہ مجھپر کیسا کرم کرتی ہو کہا مین کیا کرون خواجہ عالم نے ایسے
ہی فرمایا ہے عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر کھڑے ہو گئے تین سو کنیزک ستر یہ تھی سب کو
ام کلثوم کے سر پر سے آزاد کر دیا پھر فرمایا کہ قیامت کے دن عثمان رضی اللہ عنہ کو اسقدر درجے
دین گے کہ تمام انبیا حسرت کرینگے کہ اے کاشکے ہم عثمان ہوتے اسکے بعد امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ کی حکایت بیان فرمائی کہ حدیث مین رسول علیہ السلام فرماتے ہین کہ

Marfat.com

جس لڑائی میں پہلے انبیا حیران ہو جاتے تھے اور قلعہ کا محاصرہ نہیں کر سکتے تھے کہ فتح کریں حق تعالےٰ امیر المومنین علی کی صورت پیدا کر دیتا تھا وہ قلعہ فتح ہو جاتا تھا اسکے بعد فرمایا کہ ایک دفعہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ غول بیابان کی لڑائی میں حیران ہو گئے تھے ایسا نعرہ مارا کہ ساتوں طبق آسمان اور زمین میں لرزہ پڑ گیا اُس نعرہ کی آواز مدینہ میں گوش رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پہنچی اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام سورہ اخلاص لیکر نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ فرمان ہوا ہے کہ اس سورہ کو علی رض کے پاس بھیجدے تاکہ غول بیابانی کے حصار کا بند ہا کام فتح ہو جاوے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اُس روز اور اُس رات سورہ اخلاص جو رسول علیہ السلام نے بھیجی تھی عمل میں لائے اور حصار غول بیابانی کو فتح کیا پھر فرمایا کہ مہتر داؤد علیہ السلام جب زرہ بنانی چاہتے لوہا ہاتھ میں لیتے اور علی کا نام زبان پر چلاتے حق تعالیٰ اُس لوہے کو اُنکے ہاتھ پر نرم کر دیتا موم کی طرح ہو جاتا اسکے بعد فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور میں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور سلمان فارسی حاضر تھے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی عادت تھی کہ بوڑھوں کے ساتھ خوش طبعی کیا کرتے تھے چنانچہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں ہاتھ میں سلمان کی طرف پھینکتے تھے جب سلمان تنگ آ گئے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مُنہ کر کے کہا کہ تو شرم نہیں کرتا ہے کہ مجھے پھینکتا ہے آخر میں نے تجھکو کندھوں پر کھلایا ہے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو یہ اُن کا کہنا گران گزرا سلمان پر آواز ماری کہ میں کیا یاد کروں تو یاد کر کہ فلان بیابان میں میں نے تجھکو شیر کے پنجہ سے چھوڑایا تھا اور وہ اس طرح تھا کہ ایک دفعہ ایام سفر میں سلمان شیر کے ہاتھ میں گرفتار ہو گئے تھے حق تعالیٰ نے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی صورت پیدا کی شیر کے مُنہ سے سلمان کو چھوڑا لیا سلمان نے کہا اسی طرح ہے اسکے بعد فرمایا کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع تمام اصحاب کے افطاری کے واسطے بُلایا تھا جب افطار کا وقت ہوا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اس فکر میں تھے کہ رسول علیہ السلام جو مسجد سے میرے گھر تک تشریف لائے ہیں اٹھارہ قدم ہوتے ہیں میرے پاس بردہ نہیں ہے جو آزاد کروں عثمان رض نے ستر بردہ آزاد کئے ہیں اسی محل میں تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا

Marfat.com

یا رسول اللہ مسجد سے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے گھر تک تیرے اٹھارہ قدم ہین تیرے ہر اٹھارہ قدم پر ہمنے اٹھارہ ہزار عالم کو آتش دوزخ سے خلاصی دی اسکے بعد فرمایا کہ فتاوی مین لکھا ہوا مینے دیکھا ہے کہ حق تعالی نے مومنون کے لئے بہشت مین چار نہرین پانی - اور دودہ - اور شراب - اور شہد کی پیدا کی ہین - پھر فرمایا کہ ابو بکر رضؓ مثل پانی کے ہین - کل شیئ حی من الماء اور عمر رضؓ مثل دودہ کی کہ جبتک بچہ دودہ نہین پیتا بڑہتا نہین اور قوت نہین پکڑتا پس اسلام حضرت عمر رضؓ سے بڑہا اور قوت پائی - اور عثمان رضؓ مثل خمر کے ہین کہ اس سے غازیون کی قوت بڑہتی ہے لڑائی مین - اور امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مثل شہد کے ہین کہ حق تعالی نے اسمین شفا رکھی ہے اور حق تعالی نے بہشت مین چشمے پیدا کیے ہین جیسے سلسبیل اور زنجبیل اور رحیق اور کافور جیسا کہ کلام اللہ مین فرمان ہے عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا - اور - عینا یشرب بہا المقربون - اور - عینا فیہا تسمی سلسبیلا اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش ان چارون کلمون کا شرح عین سے ہے جیسے عتیق ابو بکر - اور عمر - اور عثمان - اور علی پس دلالت کرتا ہے کہ ان چارون چشمون مین سے حصہ اس شخص کو ہوگا جو ان چار یارونکو دوست رکھتا ہے اسکے بعد فرمایا کہ حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ اختار صحابی علی العالمین سوی المومنین والمرسلین واختار من اصحابی وبعث فجعلہم اربعا وہم ابو بکر وعمر وعثمان وعلی یعنی تحقیق برگزیدہ کیا خدا نے میرے اصحاب کو اور انمین سے چار شخصون کو اختیار کیا کہ وہ چارون برگزیدہ ترین یار ونکے ہین ایک انمین سے ابو بکر دوسرے عمر تیسرے عثمان چوتھے علی رضی اللہ عنہم اجمعین اسکے بعد فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ حق تعالی میری امت کو اپنے نزدیک جمع کریگا پس جمع کریگا صدیقون کو ابو بکر صدیق رضؓ کے ساتھ پس جاوینگے بہشت مین اور جمع کریگا امر معروف کرنیوالونکو عمر رضؓ کے ساتھ - اور شرم والونکو عثمان رضؓ کے ساتھ - اور سخاوت کرنیوالونکو امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ - اور عالمون کو معاذ بن جبل رضؓ کے ساتھ - اور اہل قرآن کو ابی کعب رضؓ کے ساتھ - اور درویشون کو ابی دردا رضؓ کے ساتھ - اور زاہدون کو ابی ذر رضؓ کے ساتھ - اور شہیدون کو حمزہ رضؓ کے ساتھ - اور

Marfat.com

موذنون کو بلال رض کے ساتھہ پس جائین گے بہشت مین اسکے بعد فرمایا کہ دوسری حدیث
مین ہے کہ ابو بکر وزیری والقائم امتی بعدی وعمر حبیبی وعثمان منی وعلی اخی وصاحب لوائی
یعنے ابو بکر میرا وزیر ہے اور قائم کیا ہوا امت میری مین بعد میرے - اور عمر رض میرا دوست
ہے اور عثمان رض مجھہ سے ہے - اور علی میرا بھائی ہے اور میرا جھنڈا ہے - رضی اللہ تعالی عنہم
اجمعین اسکے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تحقیق خدای تعالی
نے پیغمبرون کو مختلف درختون سے پیدا کیا اور مجکو اور علی رض کو ایک درخت سے پس مین سر
ہون - اور علی رض شاخ اسکی - اور حسن رض اور حسین رض میوے اسکے اور اولاد اور انکے تابعدار
پتے اسکے - پس جو کوئی تعلق کرے اسکی شاخ کے ساتھہ دوزخ سے خلاصی پالیے اور فرمایا
کہ جب امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے شکم مین تھے جس وقت کہ انکی والدہ بت
کے پاس جاتی اور چاہتی کہ سجدہ کرے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ پیٹ مین ایسا سر مارتے
کہ انکی والدہ بت کو سجدہ نکر سکتی اسکے بعد والدین کی خدمت کرنے مین کلام شروع ہوا

بیان خدمت والدین

حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش ماں اور باپ کی شفقت اور رحمت
خدای تعالی کی رحمت ہے اور ماں باپ کا قہر خدای تعالی کا قہر ہے جس فرزند سے ماں
باپ راضی نہین ہین اس سے خدا بھی راضی نہین ہے پھر اسی محل مین فرمایا کہ حدیث مین ہے
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو کوئی درماندگی کے وقت درگاہ خدای بے نیاز پر
اپنے ماں اور باپ کو شفیع لاوے اس مہم کو خدای تعالی آسان کر دیتا ہے اور اس
درماندگی سے نجات دیتا ہے چنانچہ آثار اولیا مین مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک
بزرگ قبرستان مین گئے اس قبرستان سے رونے اور چلانے کی آواز سنی - پس وہ ہان
کھڑے ہو گئے جب نظر کی ایک صاحب قبر کو سخت عذاب کرتے تھے اور وہ شخص اس
عذاب کے ہاتھہ سے فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا یا آہ یا آہ - اس بزرگ نے جب یہ فریاد
سنی دعا کیلیے ہاتھہ اٹھائے اور کہا کہ یارب خاک کا پشتہ اس قبر سے دور ہو جاوے تو
مین دیکھہ لون کہ یہ کون ہے حق تعالی نے خاک کا پشتہ اس قبر سے اٹھا لیا اور اس بزرگ
کو معاینہ کرا دیا دیکھا سخت عذاب کرتے تھے اور وہ وہی بات کہے جاتا تھا اس بزرگ نے

Marfat.com

کہا کہ اے مرد تو ماں کا نام کیا لیتا ہے خدا کا نام لے جو تیرا چھٹکارا ہو جاوے اُس مرد نے
کہا اے بزرگ میری ماں ہی میری زندگی میں جس غم میں مبتلا ہوتا تھا اپنی ماں کا نام زبان پر
لاتا تھا مجکو اُس غم سے نجات ہو جاتی تھی اسوقت بھی اُسی قدیم قاعدہ کے موافق اپنی
ماں کا نام زبان پر لاتا ہوں شاید کہ اس عذاب سے خلاصی پاؤں جب اُسنے یہ بات کہی
حق تعالیٰ نے اُسیوقت اُس سے وہ عذاب دور کیا پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر جب اس حکایت پر
پہنچے آنکھوں میں آنسو بھر کر فرمایا بیشک اسی طرح ہے ماں باپ کا نام لینا اور اُنکی حرمت سے
فرزند بخشا جاتا ہے پس مبارک ہے وہ فرزند کہ حق ماں اور باپ کا بجالاوے اور اُس سے
ذرہ تجاوز نکرے کیونکہ بہشت ماں باپ کے قدم کے نیچے ہے پھر تارک الصلوٰۃ کو پانی
اور کھانا دینے میں کلام شروع ہوا آپنے فرمایا کہ تارک صلوٰۃ کو پانی اور کھانا نہ دینا چاہیئے
اور فرمایا ایسے ہی حدیث میں مینے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ من اعان تارک الصلوٰۃ ولو بلقمہ
وبشربۃ فقد قتل الانبیاء اولہم آدم وآخرہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی جو کوئی
مدد کرے بے نمازی کی لقمہ یا پانی کے ساتھہ پس تحقیق مارا اُسنے پیغمبروں کو آدم سے لیکر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جب خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے بانگ نماز ہوگئی خواجہ
مشغول ہوئے لوگ اور بندہ چلے گئے الحمد للہ علیٰ ذالک ماہ جمادی الاول کی بیسوین
تاریخ چہارشنبہ کے دن اہل سلوک اور درویشی کا ذکر ہو رہا تھا کہ مجکو حضور کی
پائبوسی کی دولت نصیب ہوئی مولانا شمس الدین یحییٰ اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا
برہان الدین غریب اور دیگر عزیزان حاضر خدمت تھے حضور نے زبان مبارک سے فرمایا
کہ بعض مشایخ نے سلوک کے سو درجے رکھے ہیں اُنمیں سے سترھواں درجہ کشف ہے جو اس
درجہ میں اپنے تئیں کشف کرے وہ دوسرے درجوں سے محروم رہتا ہے پس مرد کامل وہ
ہے کہ اپنے تئیں اس سترھویں درجہ میں کشف نکرے اگر سوین درجے کو پہنچ جاوے
اور پھر کشف نکرے تو روا ہے خواجہ بایزید بسطامی اور شاہ شجاع کرمانی نے سلوک کے پچاس
درجے رکھے ہیں اُنمیں سے دسواں درجہ کشف وکرامت کا ہے جو کوئی دسویں درجے میں
پہنچے اُنکے نزدیک کرامت اور مکاشفہ کرسکتا ہے لیکن خواجگان چشت کے نزدیک

ترک نمازی کی مذمت

بیان مدارج سلوک

Marfat.com

سلوک کے پندرہ درجے ہیں انمیں سے پانچوان درجہ کشف و کرامت کا ہی اگر کوئی پانچویں درجہ میں کشف کرے اُن دس درجوں کو وہ نہیں پہنچتا لیکن مرد کامل وہ ہے کہ جب پندرہویں درجہ پر پہنچے پھر بھی کشف نکرے خواجہ ذکر اللہ بالخیر اسی کلام میں تھے کہ مولانا شمس الدین یحیی نے عرض کی کہ جو مشائخ اس سے پہلے گذرے ہیں انھون نے سلوک کے درجے سو سے بھی زیادہ رکھے ہیں یہ کیونکر ہے کہ مشائخ چشت نے کشف کرامت کا درجہ کم رکھا الغرض نعمت بے مجاہدہ پائی یہ تفاوت حال کس سبب سے ہوئی خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ ہاں اسیطرح ہے پہلے انبیا علیہم السلام جو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے ہوئے ہیں اُنکی عمر ہزاروں سال کی تھی اور اُنکا مجاہدہ اُنکی عمر کے مقدار تھا اور نعمت تھوڑی تھی لیکن جب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اکثر نعمت اور معجزات رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو پہنچے پس ہمارے خواجگان جو مشائخ آخرین تھے جو نعمت انہیں رکھی تھی اگر بیان کیجاوے تعجب آتا ہے کہ اگلے مشائخ کو اُسکا تیسرا حصہ بھی شاید ملا ہو اور جو مجاہدہ کہ اگلے اولیاء رکھتے تھے وہ مجاہدہ ہمارے مشائخ میں نہیں تھا لیکن نعمت اور کرامت بے اندازہ تھی پس ہو سکتا ہے کہ تھوڑے مرتبہ سلوک میں کمالیت کو پہنچیں پھر اسی محل میں فرمایا کہ ایک دفعہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں سلوک کا ذکر تھا حضرت خواجہ قطب الدین نے فرمایا کہ راہ سلوک میں مرد کامل وہ ہے کہ جب پندرہویں خانہ میں پہنچے کہ وہ خانہ ولایت کا ہے اگر مردہ کو پھونک مارے یعنی دم کرے خدا تعالے کے حکم سے وہ مردہ زندہ ہو جاوے خواجہ قطب الدین اسی کلام میں تھے کہ ایک بڑھیا روتی اور شکایت کرتی ہوئی آئی کہ اے شیخ میری فریاد کو پہنچ کہ بادشاہ شہر نے میرا بیٹا بے گناہ سولی پر چڑھا دیا ہے خواجہ میرا انصاف دے خواجہ یہ سنتے ہی معہ تمام یاروں کے اُٹھے اور عصا ہاتھ میں لیا آگے خواجہ اور پیچھے یار روانہ ہوئے وہ جگہ جہاں اسکا بیٹا سولی دیا تھا لیکر پہنچی اور خواجہ کو دکھلایا خواجہ سولی کے نزدیک پہنچے اور اُس جوان کی گردن پکڑی اور آسمان کی طرف منہ کیا کہ الہی اگر اسکو بے گناہ سولی پر کیا ہے اپنی قدرت سے زندہ کر دے ابھی خواجہ نے اچھی طرح یہ بات نکہی تھی کہ وہ جوان زندہ ہو گیا

Marfat.com

بیان درویشی

اور سُولی سے اُتر آیا اور گھر کو چلدیا۔ پھر خواجہ نے لوگونکی طرف مُنہ کرکے فرمایا کہ مردکی
کمالیت ہا یقدر ہی جب اس مقام پر پہنچے مرد سوائے خدائے تعالیٰ اُسکی زیادہ عظمت کوئی
نہین جانتا اسکے بعد درویشی کا ذکر ہوا حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ جسروز رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درویشی اختیار کی ہے جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دونون
عالم کو رسول علیہ السلام کی خدمت مین لیجا رسول علیہ السلام نے ہر دو عالم پر نظر کی لیکن
محقق لوگ کہتے ہین کہ اول نظر مبارک دنیا پر پڑی دُنیا نے فخر کیا کہ مین رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نظر سے مشرف ہوئی پھر عالم فقر پر نظر کی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
دنیا کو چھوڑ دیا فقر کو اختیار کیا اسکے بعد فرمان آیا کہ یا رسول اللہ ہم دُنیا تجکو بیحساب
دیتے ہین قبول فرما رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مینے دنیا پر لات ماری اور
مینے فقر کو اختیار اور قبول کیا اسکے بعد فرمایا کہ مشایخ طبقات زہد کو اصل گنتے ہین
کیونکہ دنیا کے ساتھہ فقر کو اختیار کرلیتے ہین لیکن اگر درویش ہوا اور تارک دُنیا وہ عجب نہین
ہے کہ دنیا اور اسباب دُنیا کا تارک ہو اور تمام وقت تجرید اختیار کرے اسکے بعد فرمایا کہ
مینے زبان مبارک شیخ الاسلام فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا ہے کہ درویشی کے
ستر ہزار مرتبے ہین اور پہلا مقام اور مرتبہ درویشی ہے جو پہلے مقام مین ثابت رہا اگر وہ
زمین مین نظر کرے تحت الثریٰ تک دیکھ لیوے اور اگر آسمان مین نظر کرے عرش عظیم تک
دیکھ لیوے اور یہ پہلے مرتبہ کا حال ہے لیکن جو درویش ستر ہزار مرتبے کو پہنچا ہو اُسے
اسکی روح عظمت کبریا پر ہے اور یہ بات کسی کے وہم اور فہم مین نہین سمائی عقل سے باہر
ہے اسکے بعد فرمایا کہ جیسا کہ درویشی کا مرتبہ ستر ہزار عالم سے برتر ہے جو درویش ستر
ہزار عالم سے واقف نہین ہے اور اس سے خبر نہین رکھتا وہ خود درویش نہین ہے اول مرتبہ
جب سر مراقبہ مین لیجاوے اٹھارہ ہزار عالم کے گرد پھر آوے اور جب واپس آوے اپنے
تئین سجادہ پر پاوے اور یہ عجائب مسلمانون کو پاس کہے پھر خواجہ چشم پُرآب ہوئے
اور فرمایا کہ اگر عمر کی پونجی کو ثبات ہوتا اور سیر کرتی لیکن جب حیات کو ثبات نہین ہے
اسیقدر درویش کے لئے کافی ہے پھر فرمایا کہ اگر درویش جہان مین نہوتے ہزار بلا آجاتین

Marfat.com

نازل ہوتی کیونکہ موسی علیہ السلام کے عہد مین حق تعالی نے مہتر موسی علیہ السلام کو خطاب کیا تھا کہ اے موسی ع جس جگہ درویش ہین رحمت اور مغفرت وہان ہے پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اے درویش جسوقت درویشون کو دیکھین کہ یہ گلیم پوش سرگردان ہین تم سچ جان لو کہ اُس شہر مین بلا نازل ہو گی پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا کہ اگلے زمانہ مین ایک درویش گجرات مین آیا اُن دنون مین گجرات مین ہر سال بلا نازل ہوتی تھی اُن دنون گجرات مین ہندو بہت تھے اور مسلمان بہت کم الغرض گجرات مین بلا اور قحط اور وبا نازل ہوتی کئی ہزار خلقت مرجاتی جسدن سے کہ وہ درویش گجرات مین آیا حق تعالی نے اُس درویش کی برکت سے اُس سال کوئی وبا اور بلا وہان نہ بھیجی وہان کے لوگ تعجب کرنے لگے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ یہ شہر اس سال وبا اور بلا سے سلامت رہا اور امان پائی وہان کا راجہ نہایت دانا تھا اُسنے حکم دیا کہ تلاش کرو کہ اس شہر مین کوئی مسافر آیا ہوا ہو جب تلاش کیا وہی بات ہوئی کہ وہ درویش تھا اُسکو راجہ کے پاس لیگئے اس راجہ نے اُس درویش کی نہایت تعظیم کی اُس درویش نے کہا کہ اس میری نوازش کا کیا سبب ہے راجہ نے کہا کہ اے خواجہ یہ شہر ہر سال بلا مین مبتلا ہوتا تھا اِسکے سال آپکے آنے کی برکت سے وبا نہین پڑی اُس درویش نے کہا کہ ہان ایسیطرح ہے جس شہر مین صاحب نعمت درویش آتا ہے اُس شہر مین بلا نہین آتی اور مرگ نہین ہوتی اُسکے قدم کی برکت سے دفع ہو جاتی ہے پھر فرمایا کہ اُس تاریخ سے آجتک بلا اور وبا گجرات سے چلی گئی پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا پس اے درویش جان تو کہ درویشون کا قدم شہر مین خوب ہوتا ہے لیکن درویش کو چاہیے کہ درویشی کا حق بجالاوے تا کہ لوگ اُسکی حمایت مین رہین وگرنہ جس شہر مین جھوٹے درویش ہون حقیقت جان کہ اُس شہر مین کچھ راحت نہو گی + پھر اسلام مین کلام ہوا خضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اے درویش اسلام کا نام لینا بہت آسان ہے لیکن اسلام کے کام کرنا نہایت مشکل مین اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز نے ستر سال نفس کو مجاہدہ مین مارا چنانچہ تیس ۳۰ سال تک نفس کو پانی ندیا اور مجاہدہ مین رکھا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیسا مجاہدہ ہے کہ آپ نفس پہ توکرتا ہے جواب دیا اس سبب سے کرتا ہون کہ لوگ مجکو مسلمان

Marfat.com

کہتے ہین جب مسلمان ہون مسلمانی کا حق کبھو نکو نہ بجا لاؤن پھر فرمایا کہ ایک دفعہ لوگون نے یہود و نکو پوچھا کہ تم مسلمان کیون نہین ہوتے ہو انھون نے کہا کہ دو چیز کے سبب ہم نہین ہوتے ایک تو یہ کہ اگر مسلمانی یہ ہے جو تم رکھتے ہو ہمکو ایسی مسلمانی سے عار ہے اور اگر مسلمانی یہ ہے جو خواجہ بایزید رحمہ کرتے ہین ایسی ہم سے ہو نہین سکتی پس ہم کیا مسلمان بنین خواجہ ان فوائد کو فرمارہے تھے کہ خواجہ قطب الدین منور ہانسوی اور شیخ برہان الدین غریب مع قوالون کے آئے خواجہ اٹھکر کھڑے ہو گئے آنیوالا ہر ایک منہ زمین پر لایا حکم ہوا کہ بیٹھو بیٹھ گئے سماع اور سلوک کی حکایت بیان ہو رہی تھی حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ سماع بھی سننا ہے سننے والا چاہئے کہ سماع سننے مین مستمع ہو جو کچھ کہنے والا کہے اسکو سنے اور گوش ہوش کو اسکی طرف متعلق رکھے تاکہ وجد اسمین پیدا ہو اور سننے والا صاحب درد ہو لیکن اگر وہ شخص صاحب درد نہین ہے اگر سو ہزار قسم کا دوست کا اسرار سنے اسمین ہرگز اثر نہو گا پھر فرمایا کہ ایک دفعہ مین شیخ الاسلام فرید الحق والدین کی خدمت مین حاضر تھا انکی زبان مبارک سے مینے سنا کہ ایکدفعہ خواجہ قطب الدین اور قاضی حمید الدین ناگوری اور خواجہ شمس الدین ترک اور مولانا علاء الدین کرمانی اور شیخ محمود موزہ دوز ایک جگہ تھے وقت بار اخت تھا انکی خانقاہ مین سماع ہونے لگی سب مین ایک بیت نے ایسا اثر کیا کہ ہر ایک بزرگ اپنی جگہ سے اچھلا اور رقص کرنے لگا تین دن اور رات رقص مین رہے اور اپنی کچھ خبر نہ تھی۔ پھر خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھو نمین آنسو بھر لائے اور کہا کہ بزرگ لوگ اسی طور سماع سنتے تھے اسکے بعد اسی محل مین شیخ عثمان سیاح کھڑے ہو کر زمین پر منہ لائے اور کہا اگر حکم ہو قوال حاضر ہین کچھ کہین خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے فرمایا زہے سعادت جب خواجہ نے انکو حکم دیدیا قوالون نے سماع شروع کی اور بیت ہی ہین تھے کہ حضرت خواجہ شیخ عثمان سیاح اور شیخ حسین اور دیگر عزیز اپنی جگہ سے اچھلے اور رقص کرنے لگے ایسے بیہوش ہو گئے کہ انکی بیہوشی بیان نہین ہو سکتی چاشت سے لیکر نماز شام تک رقص کرتے رہے اسکے بعد ہوش مین آئے اور اپنے اپنے مقام کو چلے گئے اور آرام کیا خواجہ نے صوف سرما خواجہ شیخ عثمان سیاح کو عطا کیا اور کلاہ خاص

بیان سماع

Marfat.com

بیان اسرار عشق

بندہ نے پائی اسی طرح ہر شخص پر بخشش ہوئی بڑی راحت کا دن تھا اور قوال جو قصیدہ کہتے تھے وہ یہ تھا **غزل** ہزار سختی اگر بر من آید آسانست ٭ کہ دوستی و ارادت ہزار چندانست ٭ سفر دراز نباشد بپائے طالب دوست ٭ کہ خار دست محبان گل و ریحانست اگر تو جور کنی جور نیست و بیدا رست ٭ اگر تو داغ نہی داغ نیست درمانست ٭ نہ آب دیدہ که گر خون من بخواہی ریخت ٭ مخالفت نکنم آن کنم کہ فرمانست ٭ ز عقل من عجب آید صواب گویا نرا ٭ کہ دل بدست تو دادن خلاف فرمانست ٭ گمان برند کہ در باغ عشق شعلہ را ٭ نظر بسیب زنخدان و نار پستانست ٭ الحمد للہ علی ذالک **بیسوین تاریخ ماہ جمادی الآخر روز پنجشنبہ** ہین اسرار عشق مین کلام تھا کہ مجکو حضور کی پائے بوسی کی دولت حاصل ہوئی مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور میرے بھائی امیر حسن علا سنجری خدمت مین حاضر تھے حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اسرار اور انوار مولی کیواسطے حوصلہ فراخ چاہیے تاکہ اُسمین دوست کے اسرار جگہہ پکڑین کیونکہ جب پہلے دوست کے انوار اُس شخص کے دل مین متجلی ہوتے ہین پس وہ ان انوار کو حوصلہ کے درمیان نہین رکھہ سکتا اور اُنکو باہر کرتا ہے پس اور سر کے لائق نہین ہے پھر فرمایا کہ اے درویش راہ سلوک مین مرد کامل وہ ہے کہ اگر عالم انوار دوست سے کچھہ اُسپر چھلکے چاہیے کہ اُسکو باہر نکرے کیونکہ سر ایک اسرار مولی سے ہے پس جو کوئی اُسکو کشف کرے خواجہ منصور حلاج کی طرح سر برباد دیوے اسکے بعد فرمایا کہ اسرار مین لکھا ہوا مین نے دیکھا ہے کہ راہ سلوک مین صادق وہ ہے کہ جو کچھہ عالم اسرار سے بلا وغیرہ اُسپر نازل ہو اُسمین راضی اور صابر رہے چنانچہ کلام اللہ مین حکم ہے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علے القوم الکافرین ط پھر فرمایا کہ اے عزیز اس رتبہ کو مفسرون اور مشائخ نے صابر ان بلا پر نسبت کیا ہے درویش وہ لوگ ہین کہ بلا دوست مین صبر کرتے ہین پھر فرمایا کہ عاشق اس سنتہ مین وہ ہے جس کا حاضر اور غائب ایک نسبت رکھتا ہے اگر حضور مین ہے تب بھی وہی حال ہے اور اگر غیبت مین ہے تب بھی وہی حال ہر حال مین ہوا ہے وصال مین یکسان رہنا چاہیے لیکن راہ سلوک مین کامل وہ ہے کہ اگر خلقت کے ساتھہ مشغول ہے دوست کے ساتھہ

Marfat.com

مشغول ہے جو کچھ اُسکو دیتے ہین اپنے پاس نہین رکھتا ہے پھر فرمایا کہ خواجہ عبداللہ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جگہہ لکھا ہے کہ کلاہ کے چار خانے ہین **اول خانہ** اسرار اور انوار ہے **دوسرا خانہ** محبت اور توکل ہے **تیسرا خانہ** عشق اور اشتیاق ہے۔ اور **چوتھا خانہ** رضا اور موافقت **اس کے بعد** فرمایا کہ اے عزیز جو کوئی یہہ کلاہ چار ترکی پہنے یہہ چارون چیزین ترک کرے۔ ترک اول اسرار اور انوار ہے اور لوگون کو اس نعمت ا سے کیون محروم رکھے اور جب اس کو پہنے اس کا حق بجا لاوے +

اسکے بعد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ طاقیہ مونس دوست ہی اور سب مین عشق مرکب ہے پس اس راہ مین صادق وہ ہے کہ طاقیہ کی قدر جانے طاقیہ مین عشق اور شوق کا غلبہ ہے تمام اسرار جمال دوست کے اُسکے عشق اور شوق مین ہین پھر فرمایا کہ مین نے سنا ہے کہ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار اوشی کی خدمت مین اگر سو یا دو سو آدمی مرید ہونیکے واسطے آتے سب کو طاقیہ دیتے اور طاقیہ دینے کے بعد یہ بات فرماتے کہ جو کوئی کلاہ کا حق ادا نہین کریگا اور اپنے پیرون کے طریق پر نہین چلیگا وہی کلاہ اُسکی سزا ہو جائیگی پس اے عزیز تو جان اُنکی بزرگی یہی تھی کہ جسکو وہ کلاہ دیتے تھے وہ کسی وقت اُنکی نظر مبارک کی برکت سے اُس طریق سے قدم نہین پھیرتا تھا پھر فرمایا کہ کلاہ کلاہ والے کی سزا خوب کرتی ہے لیکن وہ یہ نہین جانتے کہ یہہ دولت کہان سے ہے جو کوئی کلاہ کا حق ادا کرتا ہے اُسکو دنیا اور آخرت مین بے دولتی کا اثر تک نہین پہنچتا ہے جب خواجہ اس حرف پر پہنچے بانگ نماز ہو گئی خواجہ مشغول ہوئے بندہ اور لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علی ذالک شنبہ کے **دن دسوین تاریخ ماہ** شعبان سنہ مذکور کو مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی سلوک اور فضیلت ماہ شعبان مین کلام تھا مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور دیگر عزیزان حاضر خدمت تھے حضور نے زبان مبارک سے فرمایا کہ ماہ شعبان رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہینہ ہے جو کوئی اس ماہ مبارک مین ایکبار درود

فوائد کلاہ چہار ترکی ۱۲

بیان سلوک و فضیلت ماہ شعبان

Marfat.com

لکھتا ہے حق تعالی ہزار نیکی کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور یہ خاص رسول علیہ
السلام کا مہینہ ہے اسکے بعد فرمایا کہ شب برات مین حق تعالی سب کو بخشتا ہے سواے
ان چند آدمیونکے اول ماباپ کے ستانے والے کو دوسرے جادوگر کو تیسرے شراب
پینے والے کو چوتھے قطع رحم کرنے والیکو پانچوین تارک الصلوۃ کو چھٹے زنا کرنے والے کو
ساتوین لواطت کرنے والے کو۔ آٹھوین جھوٹ بولنے والے کو۔ نوین غیبت کرنیوالے کو
دسوین مصور کو اسکے بعد فرمایا لوگون کو چاہیئے کہ اس رات تمام مناہی سے دور ہین
اور دوسرے لوگونکو منع کرین کیونکہ اس رات مین جمعیت اور مغفرت ہوتی ہے تاکہ اس
سعادت سے محروم نرہین اسکے بعد عارفون کی گفتگو ہوئی حضور نے فرمایا کہ خواجہ
منصور عمار کہتے ہین کہ عارف کے تین نفس ہین ایک دنیا مین دوسرے گور مین تیسرے
بہشت مین لیکن دنیا کا نفس مرکب ہی حورون اور غلمانون اور فرزندون کے ساتھ اور
نفس گور میانہ ہے اور وہ قبر مین تجھ سے مصاحبت رکھتا ہے اور اُسکے بیان کرنے
سے گنگ ہے اور دنیا اور اہل دنیا سے تعلق چھوٹا ہوا ہے اور نفس جو بہشت مین ہے وہ
آخر وقت موت اہی سے صحبت کئے ہوئے ہے ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا
بل احیاء عند ربہم اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ منصور عمار سے نقل ہے کہ عارفون کی شان
چار چیز جیسی ہے پانی۔ اور خاک۔ اور ہوا۔ اور آگ جو پانی اور ہوا کی مانند ہے جوش کے
ساتھ لیجاتا ہے اور دوسرے اسکے معنی ظاہر ہین کہ ہرگز کسی چیز سے آلودہ نہین ہے اور
تمام آلودگیون کو لیجاتی ہے اور خود ناخوش نہین ہوتی بھاری چیزون کو لیجاتی ہے جو خاک
کی مانند ہے جو کچھ تو اُسکو دیوے ضائع نہین کرتی ہے بلکہ زیادہ کرتی ہے اور جو آگ کی مانند
ہے وہ تمام چیزونکو جلاتی ہے اور خود نہین جلتی ہے اور کچھ سستی نہین کرتی ہے۔ لوگون
نے پوچھا علیک انفسکم لا یضرکم یہ خطاب کس قوم کے واسطے ہے کہا یہ خطاب رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کہ یا محمد جو شخص شرع کا بوجھ کھینچتا ہے وہ تیرا ہے
اور جو کوئی حقیقت اور طریقت کا بوجھ کھینچتا ہے تو اس سے بیفکر رہ اُس کا حساب ہم پر ہے
خواجہ نے جب یہ بات کہی ایک شخص نے مریدان خواجہ مین سے جو اُسوقت حاضر تھا کہی

عارفون کا بیان

Marfat.com

بیوی کا گلہ شروع کیا خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے فرمایا کہ جو کچھ فرزندون اور اپنے گھر والون کے واسطے خرچ کرتا ہے قیامت کے دن اُسکا حساب تجھ سے نہو گا لیکن خاوند کو عورت پر نہایت غلبہ ہے اور کیواسطے چند چیز ہین اگر وہ نکرے چاہیئے کہ اُسکو مارے اول نماز کے واسطے دوسرے امر معروف یعنی فرمانبرداری کیواسطے تیسرے صلہ رحم کیواسطے اگر نافرمانی کرے اور خاوند سے جھگڑے اُسکو مارے اور تکلیف دے اور اگر اسکا اثر نہووے اُس سے بولنا چھوڑدے اور بستر علیحدہ کرلیوے چنانچہ کلام اللہ مین حکم ہے والتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن ۔ لیکن عورت کو چاہیئے کہ خاوند کے اسباب کی خوب حفاظت رکھے کوئی چیز بغیر اجازت خاوند کے نہ لیوے اور پوشیدہ نکرے اور نہ کسی کو بغیر اجازت اُسکے دیوے اور خاوند کے اسباب پر اپنا قبضہ نرکھے ۔ پس یہہ خاوند کے حق عورت پر ہین اور عورت پر کچھ واجب نہین ہے اور دوسرے کام موافق حکم اور فتوی شریعت کے ہین جیسے روٹی پکانا ۔ اور کاتنا ۔ اور آٹی کرنا اور کپڑا سینا ۔ اور بچہ کو دودہ پلانا اور ایسے ہی کام اگر وہ نکرے خاوند کو واجب نہین کہ اسکو تکلیف دے کہ تو یہ کام کر پس خاوند کو واجب ہے کہ تمام اسباب معاش مہیا کرکر کسی کو اجرت دیکر یہہ کام کراوے یا خدمتگار حاصل کرے تاکہ وہ یہ سب کام کرتا رہے کیونکہ عورت حُرہ ہے اگر اپنی خوشی سے کرے مُروّت ہی ورنہ اُسپر کسی طرح کا جبر واجب نہین ہے اسکے بعد فرمایا کہ اگر از راہ مُروت عورت یہ کام خود کرے تو اُسنے سُنت امیرہ المومنین فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اختیار کی قیامت کے روز شفاعت مخدومہ سے وہ عورت محروم نہوگی

پھر انصاف مین کلام شروع ہوئے آپنے فرمایا کہ ایک وقت سُلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو خواب نہین آتا تھا ہر بار بالین خواب پر سر رکھتا تھا مگر نیند نہین آتی تھی چنانچہ فرمایا کہ دروازہ کے آگے جاکر دیکھو کہ کوئی حاجتمند تو وہان نہین کھڑا کہ اُسکے سبب سے نیند نہ آتی ہو اگر کوئی ہے تو بلاؤ کئی بار خدمتگار دروازہ کے آگے گئے کسی کو نہ دیکھا پھر خود اُٹھکر گیا دروازہ کے پاس ایک مسجد تھی جب مسجد کے اندر سر کیا دیکھا کہ مسجد کے گوشہ مین ایک شخص سجدہ مین سر رکھے ہوئے کہتا ہے کہ

Marfat.com

الٰہی میرا انصاف محمود سے لے دے سلطان محمود نے اسکو اپنی بغل میں لیکر کہا کہ میں نے
کیا بے انصافی تجھپر کی ہے مجکو بتلا کہ کبھی تو میرے پاس نہیں آیا ہے اور خبر تک نہیں کی
ہے پھر یہ بات کس سبب سے کہتا ہے اُسنے کہا تیرے شہر میں ایک مرد ہے کہ وہ ہر رات
میرے گھر میں آتا ہے اور میری عورت سے وہ بُرا فعل کرتا ہے مجکو اُسکی قدرت نہیں
اگر تو انصاف نہ دیگا قیامت کو تیرا دامن پکڑونگا سلطان محمود نے بہت سا عذر کر کے
کہا کہ جس رات کو وہ مرد تیرے گھر میں آوے مجکو خبر کرنا کہ تجکو انصاف کو پہنچاؤں
الغرض جب اس بات کو تین دن ہو گئے وہ مفسد بُرا کام کرنے کیواسطے پھر اُس مرد کے
گھر میں آیا اور بُرے کام میں مشغول ہوا گھر والے نے آکر سلطان کو خبر کی سلطان محمود
غزنوی تلوار حمائل کر کے اُس مرد کے ساتھ اُسکے گھر میں گیا فرمایا کہ چراغ کو گل کر دے
سلطان نے آہستہ آہستہ اُسکے گھر میں جا کر اُس مفسد کا سر کاٹا اور باہر پھینکدیا پھر فرمایا
کہ چراغ روشن کر چراغ کیا سلطان نے اُس شخص کو دیکھا اور کہا الحمد للہ پھر فرمایا کہ تیرے
گھر میں کچھہ طعام ہے اُس مرد کے گھر چند پارہ طعام سے تھے حاضر کئے سلطان نے
اُنکو کھایا اور خدا کا شکر کیا جب جانے لگا اُس مرد نے کہا کہ اس کا حال بیان کرنا
چاہئے سلطان نے کہا جسوقت میں نے کہا کہ چراغ گل کر دے اُسکا سبب یہ تھا کہ میں نے
کہا کہ کوئی میرے فرزندوں میں سے یا اقرباؤں میں سے ہوگا اور میں شرم سے اُس کو
نہ مارونگا یہ بے انصافی ہوگی پھر جب میں نے اُسکو مار لیا چراغ منگا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ
مرد بیگانہ ہے اور ہمارے شہر میں سے نہیں ہے خدا کا شکر کیا کہ الحمد للہ میں شرمندہ ہوا
کیونکہ میرے قبیلہ میں سے تھا اور وہ جو میں نے کھانا منگایا میں بھوکا تھا جسروز سے تو نے
یہ بات مجکو کہی تھی میں نے کھانا نہیں کھایا تھا جب اسوقت میں نے تجکو انصاف کو پہنچا دیا
تب مجھہ میں بھوک نے اثر کیا اسکے بعد خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور چلا کر روئے
اور فرمایا کہ ہاں پہلے انصاف ایسا تھا کہ اُس سے جہان قائم تھا لیکن اس زمانہ میں
کیا کہوں کہ انصاف اور عدل ذرا نہیں رہا ہے جب خواجہ نے یہ حکایت تمام کی بانگ نماز
ہو گئی خواجہ مشغول ہو لئے بندہ اور لوگ چلے گئے الحمد للہ علی ذالک شنبہ کے روز

فضیلت ماہ رمضان کا بیان

دوسری تاریخ ماہِ رمضان عمہ برکاتہ مین فضیلت ماہ رمضان اور محبت انبیاء اور اولیا مین کلام شروع تھے کہ مجکو حضور کی پابوسی کی دولت حاصل ہوئی - مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب اور دیگر عزیز حاضر خدمت تھے اتنے مین شیخ عثمان سیاح اور شیخ حسین نبیرۂ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی اور چار نفر درویش خاندان چشت سے آئے اور منہ زمین پر لائے خواجہ نے زبانِ مبارک سے فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک مین ہر روز کی ہر ساعت مین حق تعالی سو ہزار عاصی کو آتش دوزخ سے نجات دیتا ہے **اسکے بعد** فرمایا کہ جب آدمی نمازِ تراویح سے فارغ ہوتا ہے ہزار فرشتون کو حکم ہوتا ہے کہ طبقہای رحمت اُس بندہ کے سر پر نثار کرین - اور دوسری حدیث مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ آدمی جب نماز تراویح سے فارغ ہوتا ہے ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوا اور ہزار نیکی اسکے نامۂ اعمال مین لکھتے ہین بشمار ہر حرف کے کہ نماز مین پڑھا ہے ایک ایک حور اسکو دینگے اور ہر رکعت کے عوض ایک محل اُسکے نام بنا کرتے ہین اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش یہ مہینہ غنیمت ہے آدمی کو چاہیے کہ ذکر مین مشغول رہے زیادہ قرآن شریف پڑھنے مین کوشش کرے کیونکہ بشمار ہر حرف کے جو قرآن مین پڑھا ہے دس بردہ کا ثواب اُسکے واسطے لکھتے ہین پھر فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا اس مہینے مین دو ختم ہر رات وظیفہ کیا ہوا تھا چنانچہ ایک مہینہ مین ساٹھ قرآن ختم ہوتے اسکے بعد فرمایا کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے ماہ رمضان مین تیس دن تک ہر روز چار ختم اور دو سیپارہ کا وظیفہ کیا ہوا تھا چنانچہ ایک مہینہ مین ایکسو بائیس ۱۲۲ ختم ہوتے پھر فرمایا کہ جبتک آدمی ایسا مجاہدہ نکرے مشاہدہ کو ہرگز نہین پہنچتا اسکے بعد فرمایا کہ شیخ الاسلام فرید الحق والدین ہر رات ماہ رمضان مین تراویح کے درمیان دو ختم کرتے تھے آخر عمر تک شیخ الاسلام نے ایسا ہی کیا خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر اسی بات مین تھے کہ حسن قوال اور بلال اور برہان آگئے اور سماع ہونے لگی سماع کے شروع ہوتے ہی خواجہ اور شیخ عثمان سیاح مین ایسا اثر ہوا کہ رقص کرنے لگے اور ہوش سے بیہوش ہو گئے چنانچہ اپنی کچھ خبر

Marfat.com

نہ تھی بعدہٗ جب ہوش مین آئے بارانی شیخ عثمان کو عطا ہوئی اور دستار بندہ نے پائی وہ
دن باراحت تھا ابیات یہ تھین جو قوال کہتے تھے **غزل** آن مطرب از کجاست کہ برگفت
نام دوست + تاجان وجامہ پارہ کنم من بنامِ دوست + دل زندہ میشود بامیدِ وفائے
یار + جان رقص میکند بسماع کلام دوست + تا نفخ صور باز نیاید بخویشتن + ہر کو فتادہ
مست زشربت بجامِ دوست + **اسکے بعد** فرمایا کہ ہمیشہ دوستی انبیاء کی مومن کے دل
مین ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے پس آدمی کو چاہیے کہ اُنکے ذکر کی بہت باتین کرے
پھر فرمایا کہ جب قارون زمین مین دہس گیا اور چوتھی زمین پر جب گیا اُس زمین کی
خلقت نے پوچھا کہ تو کون ہے اور کونسی قوم کا ہے قارون نے کہا کہ مہتر موسیٰ
علیہ السلام کی قوم سے ہون فرمان آیا کہ اسکو اسی جگہ رکھو کہ دوست کا نام لیتا ہے
اب ہم اسکو اس سے آگے نہین لیجاتے پھر خواجہ آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور کہا کہ یہ
سخن امید دلانے والا سخن ہے کیونکہ جو دشمن خدا کے ساتھ برابری کرے مہتر موسیٰ
کا نام لینے سے وہ خلاصی پاتا ہے پس جو مومن جہان کے آخر ہونے تک اُنکی محبت
دل مین رکھتا ہے ہرگز اسکو آتش دوزخ مین نہین جلائینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف
مین آیا ہے۔ محبۃ الانبیاء عبادۃ ستین سنۃ یعنی دوستی انبیا برابر عبادت ساٹھ سال کی ہے اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو علی دقاق رح نے فرمایا ہے کہ جو شخص ذکر انبیا بہت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ذاکر
کے سر پر سے طبقہای نور نثار کرو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حکیم لقمان نے کہا ہے کہ جو شخص انبیا و اولیاء کو
دوست رکھتا ہے اور مدام اُنکا ذکر کرتا رہتا ہے فرشتگان زمین و آسمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اُسکے نامۂ اعمال
مین سے تمام بدیان حک کرو۔ اور جسقدر جگہ باقی ہے اُسمین حسنات لکھدو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ الیسے
شخص کو بہشت مین مدارج علیا حاصل ہونگے۔ آپ یہ فوائد بیان فرماکر مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی
الحمد للہ علی ذالک بروز شنبہ تاریخ پنجم ماہ محرم سنہ ۶۹۱ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔
گفتگو فضیلت ماہ محرم و امام حسن و امام حسین علیہما السلام مین ہو رہی تھی اُس روز مجلس شریف مین مولانا
شمس الدین یحییٰ اور مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور شیخ نصیر الدین محمود رحمہم اللہ
حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ نقل حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اسکے بعد

فضیلت دوستی انبیا و اولیا

ذکر وفات حضرت خواجہ علاء الدین گنج شکر رح

Marfat.com

ذکر ولادت حضرت بی بی فاطمہ و شہادت امام حسین رض

ارشاد فرمایا کہ جس شب آپ نقل فرمائیں گے آپنے تین مرتبہ نماز عشا پڑہی اور ہمیشہ یہی فرماتے تھے کہ دیکھا
چاہیے کہ بار دیگر پڑھنی نصیب ہوا یا نہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ شیوخ العالم کا وصال سجدہ
مین ہوا اور جسوقت انکا انتقال ہوا آسمان سے آواز آئی کہ مولانا ے فرید نے انتقال فرمایا اور
مقامات قرب مین داخل ہوئے آپ یہ بیان فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے جب یہ ارشاد فرمایا کہ
انتقال فرمایا زور سے رونے لگے کہ بیہوش ہو گئے آپکے گریہ سے تمام حاضرین پر ایک خاص اثر
تھا سب زار زار روتے تھے جب ہوش آیا فرمانے لگے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کی
ایام مین ایک روزہ رکھے اُسکو ثواب عبادت روزہ نفل یکسالہ کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص
بروز عاشورہ سات قسم کے دانے پکاوے ہر دانہ کے بدلے اُسکے نام نیکی لکھی جاتی ہے اور اُسی مقدار
سے بدیان حک ہوتی ہین اسکے بعد گفتگو دربارہ پیدائش حضرت خاتونِ قیامت بی بی فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب بی بی فاطمہ رض رحم مادر مین قرار پکڑینگی
اُس سے ایک روز پیشتر حضرت جبرئیل ایک سیب بہشتی لائے اور آنحضرت صلعم کی نذر کر کے کہا کہ اس سیب
کو آپ تنہا نوش فرمائین کسی کو تقسیم نکرین آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا تھا اُسی شب آپ ام المومنین
حضرت خدیجہ رض سے ہمخواب ہوئے کہ بی بی فاطمہ رض عالم وجود مین آئین اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ
پیدائش بی بی فاطمہ رض کی خاص بہشت سے ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھونمین آنسو
بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حال بی بی فاطمہ رض کے جگر گوشون کا سبکو معلوم ہے کہ ظالمون نے انکو دشت
کربلا مین بھوکا پیاسا شہید کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے کتب سیر مین لکھا دیکھا ہے کہ جسوقت
امیر المومنین حسن و حسین علیہما السلام گہوارہ مین سوتے اور بی بی فاطمہ رض کسی کام مین ہوتین جبرئیل کو حکم
ہوتا کہ گہوارہ صاحبزادونکا ہلائین کہ وہ آرام سے سو رہین جبرئیل گہوارہ ہلاتے تھے اسکے بعد فرمایا کہ
بروز شہادت امام حسین ع تمام عالم تاریک ہو گیا تھا بجلی چمکتی تھی آسمان مین لرزش اور زمین کو جنبش
تھی فرشتے غضب مین تھے اور بار بار اجازت چاہتے تھے کہ اگر ہمکو حکم دیا جائے ہم تمام ایذا دہندون
کو نابود کرین اُسوقت انکو حکم ہوا کہ تمکو کچھ واسطہ نہین تقدیر اسی طرح سے تھی مین جانون اور میرے
دوست تمکو کچھ غرض نہین بلکہ کل بروز قیامت انصاف ان ظالمونکا انسے ہی کراونگا جو کچھ امام
حسن ع انکے حق مین حکم صادر فرمائین گے ویسا ہی ہوگا یہ فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر رونے لگے اور

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ خاصہ خاندان نبوت کا جوانمردی ہی کیا عجب ہے جو صاحبزادی علیہما السلام آنکی شفاعت نکرین اور انہین بخشوا لین لیکن از روے ظاہر ان بدبختو نکو آتش دوزخ سے رہائی نظر نہین آتی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت تمام عاصیونکو سپرد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کرینگی آپ انکو بخشدینگی اور ماجراے کربلا کا عذر کیا جائیگا اور فرمان ہوگا کہ آپ سر خون سے درگزر فرمائین ہم اسکے بدلے مین تمھارے والدکی تمام امت بخشتی ہین پس حضرت فاطمہ زہرا رضا یہ سنکر دعوی خون سے باز آئین گی اور تمام عاصیان امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتش دوزخ سے خلاصی ملیگی اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ آجکے روز عرس حضرت شیخ شیوخ العالم کا ہے حلوا وطعام موجود ہے فقرا و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیے آپکا یہ حکم ہوتے ہی حلوا وطعام خرچ کیا گیا اسکے بعد سماع شروع ہوا ایک رات دن تک یہ مجلس قائم رہی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر اور درویشون کو مطلق اپنے حال سے خبر نتھی دوسرے روز اسی وقت ہوش مین آئے قوال یہ بیت گاتے تھے **نظم** ترا سماع نباشد چو سوز عشق نبود + گمان مبر کہ برآید ز خام ہرگز دود + چو ہر چہ میرود از دست دوست نوقی نیست + میان شربت نوشین و تیغ زہر آلود + جب خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے بندہ اور لوگ رخصت ہوئے الحمد للہ علے ذالک

مترجم خداوند یہ عاصی پر معاصی بھی تیرے دوستونکی محبت سے جو اس امید سے اسنے یہ کہ تیرے دوستونکا لکھا اور ترجمہ کیا ہے دوزخ سے نجات پاوے آمین اللہم اجعلنا من التابعین للنبی الامی العربی الہاشمی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ دوسری جلد احسن الشواہد ترجمہ افضل الفوائد ماہ مبارک رمضان کی بارہوین تاریخ سنہ ۱۳۱۲ھ مین خادم الفقرا ہیچمدان مولابخش بھٹنڈوی سلیمانی کی قلم ناقص رقم سے ترجمہ ہوکر اختتام کو پہنچی تا آخر کتاب اصل النسخہ مین کچھہ عبارت کم تھی وہ دوسرے نسخہ سے لیکر پوری کیگئی ہے اللہ تعالی قبول فرماوے

مخمس بر غزل جناب نواب حاجی رضوان علیخانصاحب مرادآبادی حسان الہند ریختہ کلک سخنگوی خوش تقریر بابو عبدالقدیر صاحب حیرت بابی ٹکٹ محرر اسٹیشن بھٹنڈہ —

تھا شب کو خیال رخ نیکوے محمد ص
تھی عطر فشان چار طرف بوے محمد
رویا مین نظر آیا مجھے کوے محمد ص
اترا مین نگاہ مین جو بڑھین سوے محمد ص
دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روی محمد ص

جبریل کو اول ہی جو جلوہ نظر آیا
ہمکو بھی وہی نور کا شعلہ نظر آیا
اک نور بلندی پہ چمکتا نظر آیا
اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا
دیکھا جو کبھی آئینہ روے محمدؐ

خورشید جہانتاب اُسے دیکھ کے شرمائے
فردوس مین غش حور کو مانند کلیم آئے
مُنہ چودھوین کا چاند خجالت سے نہ دکھلائے
بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے
بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمدؐ

حیران ہوئی عقل جو ہر فرد بشر کی
الہام الٰہی نے یہ ہر دل کو خبر کی
کیا چاندنی تھی رات کی کیا دھوپ سحر کی
خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی
پھیلی ہوئی ہے روشنی روے محمدؐ

حق نے کرم خاص سے باعزت و بہا کی
اُسپہ تو بڑی مہر ہوئی بخت رسا کی
جس دیدۂ بیدار کو دولت یہ عطا کی
جاگے تو ملے دولت دیدار خدا کی
جو خواب مین دیکھے رخ نیکوے محمدؐ

تھا عقل سے اک روز سوال دل مضطر
گویا ہوئی یون عقل ذرا سوچ سمجھکر
کیا ہین یہ ہلال فلک و بدر منور
ہر ماہ مین گھٹ بڑھ سے فلک مہ انور
ابروے محمدؐ ہے کبھی روے محمدؐ

مضمون مین تمثیل ہے معنی مین ہے یکتا
اندیشۂ مخلوق سے شان اسکی ہے اعلےٰ
کانون نے سنا ایسا نہ آنکھون نے ہے دیکھا
اُستاد ازل نے غزل حسن مین لکھا
کیا مطلع برجستہ ابروے محمدؐ

عاشق ہون دل و جان سے شہ ہر دو سرا کا
آتا ہے نظر چار طرف اُس کا ہی جلوا
آنکھون مین سمایا ہے مری عارض زیبا
کہتا ہون قمر برمہ نو دیکھ کے تارا
یہ چشم محمدؐ ہے یہ ابروے محمدؐ

بیفائدہ بک بک کے مرا مغز نکھائے
یہ حسن عمل مجکو نہ بھایا ہے نہ بھائے
وہ بات ہے مہمل ہی سمجھ مین جو نہ آئے
زاہد ہی سرا اپنا طرف قبلہ جھکائے
عاشق ہون مرا کعبہ ہے ابروے محمدؐ

Marfat.com

یاد آتا ہے جب عاصیوں کو غم کا کھونا
دامان قباد یکھ کے اشکون سے بھگونا

کر دیتے ہین آغاز جھڑی باندہ کے رونا
کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہونا

صدقہ ترے اے چشم سخنگوے محمدؐ

قمری نکرے سرو کے نزدیک کبھی غل
آئے نہ خزان باغ مین پژمردہ ہون گل

نالے نکرے بھول کے بھی پھر کبھی بلبل
مٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل

پڑجائے اگر سایہ ابروے محمدؐ

اک نیزہ پہ خورشید ہو جس وقت چمکتا
اور نامہ اعمال پڑھا جاتا ہو سبکا

ہر فرد بشر دھوپ مین جلتا ہو سراپا
رہ جائے قیامت مین سیہ کار و نکا پردا

کھل جاے اگر دامن گیسوے محمدؐ

گر سونگھ لے بلبل گل رخسار کی خوشبو
محبوب کے غم مین نہ بہائے کوئی آنسو

گلشن مین نہ پھر شور مچائی پھرے ہر سو
قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو

گر دیکھ لے سرو قد دلجوے محمدؐ

نکہت یہ بہت دور تھی نسرین و سمن سے
دل شاد نہوتا گل و گلشن کی پھبن سے

خوشبو کبھی نہ آتی کسی غنچہ کے دہن سے
بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے

پھولو مین نہ بس جاتی اگر بوے محمدؐ

کرتا ہون مدح حق سے یہ ہر لحظہ و ساعت
سرسبز ہمیشہ رہے یہ گلشن الفت

کتنی ہی پڑے مجھپہ مصیبت پہ مصیبت
پژمردہ ہون یارب نہ گل داغ محبت

ان پھولو سے آتی ہے مجھے بوے محمدؐ

کیا کم ہے یہ رتبہ کہ ہون مداح پیمبرؐ
کیا اصل ہے طوطی کی جو ہو میری برابر

تحسین مرے اشعار پہ کرتے ہین سخنور
وہ بلبل خوش لہجہ ہون نغمے مرے سنکر

جھوما کیے برسون شجر کوے محمدؐ

ہون محو رضا عشق سے گر ہے مرا سینہ
ہے بام تقاصد کے لئے شوق نہ زینہ

ملاح کی حاجت ہے نہ درکار سفینہ
زور کشش سلسلہ سیر مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوے محمدؐ

کیا رتبہ ہے کیا شان ہے محبوب خدا کی
اعجاز نمائی انہین اللہ نے بخشیؐ

اک چاند کے دو ہو گئے جب ہل گئی انگلی
ڈوبی ہوئی کیا زورق خورشید نکالی

اللہ رے تردستی بازوے محمدؐ

ہان شوق سے زاہد کرے جنت کا تقاضا
ہم عاشق احمدؐ ہین مدینہ ہے ہمارا

جنت کو بھی شوق مین مرنا ہے گوارا
رضوان جو دم مرگ ذرا بھی ہوا شارا

اترائی ہوئی جان چلے سوے محمدؐ

قصیدہ سعیدہ در شانِ ذیشان جناب فیض مآب صوفیِ کامل و مرشد برحق حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی چشتی سلیمانی ادام اللہ فیوضہ مصنفہ شیخ محمد نور الدین (مست) پائلی چشتی سلیمانی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول - بھٹنڈہ

شوکت و شانِ سلیمان خواجہ اللہ بخش
عاشقِ شاہِ مہاران خواجہ اللہ بخش

ناظم ملک سلیمان خواجہ اللہ بخش
کشتیبان بحر عرفان خواجہ اللہ بخش

تیری پیشانی سے ہے نور الٰہی جلوہ گر
مظہر انوار سبحان خواجہ اللہ بخش

فخر ہے فقرائے کامل کو دیا ہے ہند مین
زینت و زیبِ فقیران خواجہ اللہ بخش

قول و فعل احمدیؐ پہ آپکا ہے انحصار
مصدر افعال پیران خواجہ اللہ بخش

ہو سکین کیونکر بیان اوصافِ آن محبوب حق
خان خانان خان ذیشان خواجہ اللہ بخش

معنئے قرآن مین ہین جان گویا ڈالتے
شارح و قاریِ قرآن خواجہ اللہ بخش

محیِ سنت ہین اور ماحیِ شرک و فساد
پیشوائے دین و ایمان خواجہ اللہ بخش

فخر قوم اہل ایمان صاحبِ جود و کرم
تاجدار مسلمانان خواجہ اللہ بخش

حاجی و چشتی و ہیں پاک دل
رہنمائے راہِ سلطان خواجہ اللہ بخش

جو چلا کہنے پہ انکے ہو گیا واصل بحق
سپر بہر شرِ شیطان خواجہ اللہ بخش

رہتے ہین حاضر تری پابوسی کی خاطر مدام
تیرے در پر بادشاہان خواجہ اللہ بخش

سر پہ تیرے آجکل تاجِ ولایت ہے دھرا
تو ہی ہے سردار ولیان خواجہ اللہ بخش

چشتیون کے خاندان مین نام روشن ہے ترا
اعلےٰ و برتر تیری شان خواجہ اللہ بخش

جب سے ہم نے آپ کو اپنا بنایا پیشوا
کھل گئی سب راہِ عرفان خواجہ اللہ بخش

راہ وحدت کا بتایا آپ نے ایسا ہمین
ہو گیا لاچار شیطان خواجہ اللہ بخش

ذات تیری ابر رحمت ہے مریدون کے لئے
پہنچے تیرا اس کو فیضان خواجہ اللہ بخش

دستگیری کر مری بہر خدا اے ذو المنن
حامی ذاتِ غریبان خواجہ اللہ بخش

کر دعائے خیر حق مین مست کے بہر رسولؐ
حد سے زیادہ ہون پریشان خواجہ اللہ بخش

قصیدہ در شانِ قطبِ دوران محبوبِ رحمان خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی سلمہ اللہ القوی نذر گزرانیدہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عبدیؔ بھٹنڈوی محرر دفتر جوڈیشل فیروزپور برادر خالہ زاد مترجم

بادشاہِ ملکِ یمان خواجہ اللہ بخش — والیِ ملکِ سلیمان خواجہ اللہ بخش

غوثِ اعظم مظہرِ اسرارِ ربِ ذوالمنن — شیخِ برحق قطبِ دوران خواجہ اللہ بخش

سر جھکاتے ہیں تمامی اولیا در پہ مدام — السلام اے شاہِ شاہان خواجہ اللہ بخش

رحمت اللعالمین محبوبِ رب العالمین — السلام اے شاہِ خوبان خواجہ اللہ بخش

عالمِ بالا سے آکر سجدہ کرتے ہیں ملک — در حضورِ خانِ ذیشان خواجہ اللہ بخش

ورد ہے جن و بشر کا رات دن ہر صبح و شام — سرورِ کل جن و انسان خواجہ اللہ بخش

دو جہاں میں ظلِ رحمت میں مجھے دیجے پناہ — اے پناہِ بے پناہان خواجہ اللہ بخش

عشق کا ساغر پلا دیجے خدا کے واسطے — کیجیے اس سگ کو انسان خواجہ اللہ بخش

نورِ عرفان سے منور کیجیے سینہ مرا — اے محیطِ بحرِ عرفان خواجہ اللہ بخش

حجِ بیت اللہ اور بیتِ رسول اللہ کا — ہو نصیب از فضل و احسان خواجہ اللہ بخش

ہو مری اولاد کو علم و عمل دینی نصیب — ان پہ ہو امدادِ یزدان خواجہ اللہ بخش

ہو عزیزوں دوستوں پر دائم الطاف و کرم — اور بر اے جانِ پاکان خواجہ اللہ بخش

نفس و شیطان کے مکائد سے بچا لیجیے شہا — وہ رہیں مغلوب ہر آن خواجہ اللہ بخش

نعمتِ ایمان سلامت ہو بوقتِ نزعِ روح — ہو سوالِ قبر آسان خواجہ اللہ بخش

دستگیری حشر میں بھی کیجیے عالیجناب — دیکھ لوں دیدارِ رحمان خواجہ اللہ بخش

عبدیؔ عاصی کی یہ فریاد و زاری ہو قبول
صدقۂ شاہِ سلیمان خواجہ اللہ بخش

(اشتہار کتب زیرِ طبع) لطائف اویسیہ — سوانح عمری حضرت خواجہ اویس قرنی رح
مکتوب نامہ حضرت نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی — تاریخ مقاماتِ مقدسہ جس میں بیت اللہ
و بیت المقدس و مدینہ منورہ و دیگر مقامات و زیارات متبرکہ کے تاریخی حالات درج ہیں فقط (محمد [illegible])

مطبع رضوی دہلی میں چھپا

Marfat.com

مندرجہ ذیل کتابوں کے جو صاحب شائق ہوں سید حسن مالک مطبع رضوی خیرخواہ عالم دہلی محلہ بہوجلا پہاڑی سے طلب کریں

ذالاصفیا فی تکملہ سیر الاولیا مصنفہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب احمد پوری جسمین تذکرہ بزرگان عہد چشتیہ سلسلہ کے علاوہ متاخرین اولیا خصوص خلفا حضرت مولانا فخر صاحب خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کے مفصل حالات اور ملفوظات وملعات خواجہ محمد عاقل صاحب رحمہ وغیرہ مندرج ہیں قیمت کاغذ سفید دبیز مجلد ۱۲ کاغذ خاکی

سیر العارفین مع ۳۲ نقشجات مقامات متبرکہ مصنفہ حضرت مولانا جمالی صاحب جو ہمایوں بادشاہ کے عہد میں بہت بڑے سیاح اور کاملین اولیا سے گزرے ہیں انہوں نے اس کتاب میں اکثر بزرگوں سے اپنی ملاقات کا حال اور گزشتہ بزرگان چشت وسہروردیہ کی مفصل سوانح عمری وغیرہ تحقیقی طور پر درج کی ہے شائقین کو چاہیے کہ ایک جلد اس معتبر تاریخ بزرگان کی اپنے کتبخانوں کے لئے ضرور خرید لیں ورنہ پھر اس کتاب کا چھپنا معلوم۔ قیمت ۱۰ار

بحر الحیات فارسی مصنفہ حضرت محمد غوث گوالیاری علم جوگ ومعرفت وغیرہ میں یہ عجیب وغریب کتاب دس بابوں پر منقسم ہے (باب اول) در معرفت عالم صغیر (باب دوم) در معرفت تاثیرات عالم (باب سوم) در معرفت وحقیقت وغیر ذالک (باب چہارم) در معرفت ریاضت وجگونگی حالات آن (باب پنجم) در معرفت ایجاد انسانی وانواع دم وماہیات آن (باب ششم) در معرفت چگونگی حسبعاستیل ومحافظت آن (باب ہفتم) در وہم (باب ہشتم) در معرفت فساد جسد وظاہر شدن علامات مرگ (باب نہم) در بیان تسخیرات روحانیاں (باب دہم) در حکایات ایجاد عالم۔ (خاتمہ) در بیان آسنہای مفیدہ یعنی نشست متعلقہ علم جوگ۔ قیمت ۱۲ر کاغذ دبیز۔ مجلد ۱ار

احسن الشواہد ترجمہ افضل الفوائد ملفوظات حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی اسمیں انواع واقسام کے وہ وہ عمدہ فوائد وعجیب مضامین وحکایات انبیاء وتذکرہ بزرگان وغیرہ درج ہیں جنکو حضرت ممدوح رح جلسہ مریدان میں ارشاد فرماتے تھے اور حضرت امیر خسرو رح اسکو تاریخوار قلمبند کرتے تھے

اوراد نصیریہ حضرت روشن چراغ دہلی قیمت ۲ر

جواہر خمسہ معہ حسن الاعمال از حضرت محمد غوث گوالیاری ۱۲

فوائد حسنیہ (تکملہ) جواہر خمسہ جسمیں انواع واقسام کے اعمال مجربہ اور فوائد رباعیات حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر اور طریقہ سلب مراض وتوجہ واستخراج کواکب متعلقہ اعمال علوی ونصائح حکما وغیرہ درج ہیں قیمت ۸ر

مرقعہ شریف اردو اعمال مجربہ از حضرت شیخ کلیم اللہ رح صاحب جہان آبادی ۲ر۔ اگر اعمال صحیحہ مطلوب ہوں تو یہ کتاب مطبوعہ مطبع رضوی کی دیکھ لیں دہوکہ سے دوسری جگہ کی نہ لیں رسالہ الصمد الصمد بھی جو مطبوعہ حال میں درج ہونے سے رہ گیا تھا طبع ہو گیا ہے

صد کلمہ چہار یار خلفای راشدین کے سو سو قول معہ شرح فارسی قیمت ۶ر ۸ر **مفتاح العاشقین** ملفوظ حضرت

روح الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی ۱ار

فالنامہ قرآنی مصنفہ شیخ محی الدین عربی قیمت ۱ار

غایۃ الکلام فی آداب اللباس والطعام اسمیں مسنون طریقہ طعام ولباس کا بیان مشرح طور پر درج ہے قیمت ۲ر

(لمعات حضرت قطب جمال ہانسوی معہ ترجمہ ۴ر (کلمات طیبات) ۱۴ار

Marfat.com

مندرجہ ذیل کتابین جو صاحب شائق ہون مطبع ضوئی اخبار خیرخواہ عالم دہلی محلہ بوجلہ پہاڑی سے طلب فرماوین

مفید و کار آمد کتابین

تدبیر حسن عورتون بچون کے علاج و نسخجات مین نہایت عمدہ کتاب ہر شخص متاہل و صاحب اولاد کو ایک جلد ضرور اس کتاب کی اپنے گھر رکھنی چاہیئے قیمت (۱۲)

اقسام الطعام شاہجہانی معہ مرکبات اطبا ہر حصہ اس کتاب مین مطبخ شاہجہانی کے انواع و اقسام کے لذیذ کھانون ۔ مٹھائیون ۔ حلوون ۔ مربون ۔ اچار ۔ چٹنی ۔ شربت معجون ۔ ماء اللحم و انگریزی و ہندوستانی تراکیب اور انکے خواص و فوائد کے علاوہ مقوی نسخے جنکی ضرورت اکثر دنیاداری مین عورتون مردون کو ہوتی ہے اور باقی اشیاء خوردنی وغیرہ درج ہین ۱۲ مجلد معہ محصول ۱۲

مجموعہ مجربات ہر قسم کے نسخے یونانی ڈاکٹری وویدک اور جلد آرام کرنیوالی دوائین برا الساعت حکیم محمد زکریا رازی سے معہ قواعد علم نفس و سرودہ و تشخیص آثار حیات و ممات وغیرہ قیمت ۸ حصہ دوم زیر طبع

زبدۃ الخواص ہر قسم کے جواہر و پتھر و نگے خواص اور انپر نقش کرنے اور پہننے کا طریق و شناخت مع عجائب خاص الحیوان و خواص الحروف و الاسماء وغیرہ قیمت ۴

مجمع الصنائع جدید انگریزی و دیسی صنعت و فنون کے (۵۰۰) نسخے ۔ قیمت ہر دو حصہ ۸

مجموعہ رسالہ قیافہ اسمین رسالہ قیافہ و سوال و جواب طبیہ ۔ فرح الانسان جسمین عجائب خواص ادویہ بقول حکما درج ہین و تریاق الکلب) معالجات سگ گزیدہ وغیرہ شامل ہین قیمت ۲

رسالہ مسمریزم منہاج النظر یادگار کے رسالے اس فن مین بہت چھپے ہین مگر یہ مختصر رسالہ بھی دیکھنے کے قابل

نفائس التواریخ تقریباً چھیاسی حکماء ہندو یونان و عرب وغیرہ کے تاریخی حالات اور انکی تصانیف کا ذکر

ممتاز العلوم یہ کتاب مبتدیون سے لیکر منتہیون تک کار آمد ہے ہر علم و فن کی بیشمار باتین و ضروری معلومات درج ہین اہل علم کو چاہیئے ضرور ایک جلد منگا لیجیے

تاریخ ترک ہند اسمین پچھلے زمانہ کے راجگان ہند کا تاریخی دلچسپ حال قدیم کتابون سنسکرت سے اخذ کیا گیا

اُردو زبان کی تاریخ زبان اُردو اور دیگر کی تحقیق وغیرہ مین نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت

فتوحات فیروزشاہی فارسی قیمت ۲

تعلیم النساء عورتون کی تعلیم دینی طرز پر قیمت ۲

اثبات الحق جواز تقلید وغیرہ مین قیمت

نصائح العارفین ترجمہ (معراج المومنین) یہ عجیب و نایاب کتاب جو درحقیقت علم دین اور تصوف کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے قاضی محمد بدل صاحب بلخی علیہ کی تصنیف ہے اسمین شریعت و طریقت کے ہر قسم کے نکات دقیقہ و لطائف عجیبہ کو اس خوبی سے بیان کیا گیا ہے کہ دیکھنے والے کو پھر کسی کتاب تصوف کی ضرورت نہین رہتی پوری کیفیت اس کتاب کی فہرست مضامین سے جو (۵۰۰) بیانون پر مشتمل ہے معلوم ہو سکتی ہے چاہو تو منگوا کر دیکھو ۔ بہت جلد بکجائیگی اور قیمت بھی اسیقدر

Marfat.com

اِنّ هٰذا الکتاب مبین

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین کہ مخزن شریعت و طریقت و معدن

معرفت و حقیقت کتاب لاجواب مسمیٰ باصواب مصباح غافلین و دستور العمل شائقین یعنی

مصباح العارفین الہدایۃ المسلمین ۱۳۰۲ھ

(ترجمہ)

معراج المومنین لارشاد السالکین ۱۳۱۲ھ

اکمل الکاملین و افضل العارفین حضرت قاضی محمد بدل بیگ

اردو زبان میں ترجمہ [illegible] طبع و آب دار سے اس کی زیب و زینت کو

بڑھایا۔ اور اخر [illegible] سید محمد امیر حسن غفر اللہ ذنوبہ کے اہتمام کر

مطبع رضوی دہلی میں چھپا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدایا تو شہنشاہ جہان ہے — کہ خلاق زمین و آسمان ہے
کیا ایک کن سے تو نے سبکو پیدا — کیا ایک دم مین عالم کو ہویدا
ہر ایک کی جان کا خالق توہی ہے — ہر ایک حیوان کا رازق توہی ہے
نہین تیرا شریک کار کوئے — معاون ہے نہ تیرا یار کوئے
ہے تیری ذات یکتا اور واحد — جہان کا اسپہ ہر ذرہ ہے شاہد
ہے یکتائی تیری یہان اشکارا — کہ شاہد اسپہ ہے عالم تمہارا
اگر کچھ راہ پر انسان کا دل ہو — تو کب توحید کو کثرت مخل ہو
غرض پالا ہے کل عالم کو تو نے — ہزارو نعمتین دین ہم کو تو نے
کیا سرسبز اس باغ جہان کو — لگایا ہر نہال جسم و جان کو
اتارا ابر رحمت سے وہ باران — کیا جسنے ہمین سیراب و ریان
کہ بھیجا ہم پہ ختم المرسلین کو — بنایا رحمۃ العالمین کو

درخت ایمان کا یہ جسنے لگایا — ہماری عرض دل مین ہے خدایا
ادا ہو شکر تیرا ہم سے کیون کر — کہ تیرے ان گنت احسان ہین ہمپر
اگر ہر رونگٹا اپنا زبان ہو — نہ ذرہ شکر کا تیرے بیان ہو
گذر کر اس سے ایمان مفصل — بیان کرتا ہون اور توحید کامل
کرون اردو مین کچھ تفصیل اوسکی — کہ آسان سب کو ہو تفصیل اوسکی
الٰہی کر اسے مقبول عالم — بحق سید اولاد آدم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب

ایک مقدمہ سات عنوان ایک خاتمہ اور نیز چار رکن آٹھ معنی چھبیس بیان
اکیس مرتبہ سات فائدہ سات دقیقہ اٹھارہ لمحہ پانچ بنا کل اکیسو چھتیس پر مشتمل ہے

صفحہ	مضمون
۵	مقدمہ مین چار رکن ہین
۶	پہلا رکن اس کتاب کی تخصیص کے
۸	بیان مین سات عنوان پر
۸	دوسرا رکن علوم کی تعریف اور اس علم
	کی فضیلت مین اور علمون پر
۱۲	تیسرا رکن شریعت و طریقت و حقیقت
	معرفت کے بیان مین
۱۴	چوتھا رکن مقامات ناسوت و ملکوت
	و جبروت و لاہوت کے بیان مین
۱۶	پہلا عنوان اسمین دو معنی ہین
//	پہلا معنی اسمین سات بیان ہین
//	پہلا بیان ایمان کا معنی اور اسکی تعریف مین
۱۷	دوسرا بیان ایمان کی حقیقت و ماہیت مین
۱۸	تیسرا بیان ایمان مجمل و مفصل کے بیان مین
۱۹	چوتھا بیان اسمین کہ ایمان کا کمال بقدر
	نیران کا مانع ہے
۲۰	پانچوان بیان اسلام کے معنی کی تصریح
	اور اس کے مناسب بیان مین۔

صفحہ	مضمون
۲۳	چھٹا بیان حق تعالی کے اسماء و صفات پر مجمل
	ایمان لانے کے باب مین
۲۵	ساتوان بیان حق تعالی کو اسماء و صفات پر
	مفصل ایمان لاتے مین اور اسمین سات مرتبہ مین
//	پہلا مرتبہ اسمین کہ اللہ تعالی پر ایمان لانا
	مقدم ہے اسکی معرفت سے
۲۶	دوسرا مرتبہ اسمین کہ اللہ تعالی متکلم ہے
۲۷	تیسرا مرتبہ اسمین کہ حق تعالی قدیم ہے
//	چوتھا مرتبہ اسمین کہ حق سبحانہ قیوم ہے
۲۸	پانچوان مرتبہ اللہ تعالی کو تنزیہ کی صفات مین
۲۹	چھٹا مرتبہ حق تعالی کو جلال و جمال کی صفات مین
۳۰	ساتوان مرتبہ اسمین کہ صفات اسکی عین
	ذات مین غیر ذات و اسمین سات فائدے مین
۳۱	پہلا فائدہ علماء شریعت و طریقت کا کلام
۰	ایمان کی تحقیق مین۔
۴۰	دوسرا فائدہ اسمین کہ ایمان پانچ چیزون سے تمام ہوتا ہے
۴۴	تیسرا فائدہ اسمین کہ ایمان دس خصلتون
	سے کامل ہوتا ہے۔

Marfat.com

صفحہ	مضمون
٥٠	چوتھا فائدہ خواص و عوام کے ایمان مین
٦٥	پانچوان فائدہ ولی کی کرامت مین
٦٩	چھٹا فائدہ آیہ کریمہ بل اللہ اجل من طبین فی جوفہ کے معنی کی تحقیق مین ۔
٧٣	ساتوان فائدہ اسمین سات وقیقے ہین
״	پہلا وقیفہ نفسون کی تعریف مین
٧٨	دوسرا وقیفہ خلائق کے اقسام اور نفسونکی قسمونمین
٨٤	تیسرا وقیفہ سر وخفی و سر سر کے بیان مین
״	چوتھا وقیفہ روح اور اسکی قسمون کے بیانمین
٨٨	پانچوان وقیفہ عقل اور اسکی انواع کے بیانمین
٩١	چھٹا وقیفہ محبت اور محبت کرنیوالونکے بیانمین
١٠٣	ساتوان وقیفہ عشق اور عاشقونکے بیانمین
١١٨	دوسرا معنی اسم اللہ کی تصریح مین اور اسمین سات بیان ہین ۔
״	پہلا بیان اسمین کہ لفظ اللہ مشتق ہے یا نہین
١١٩	دوسرا بیان اسم اللہ کے معنی کے ذکر مین
״	تیسرا بیان اسم اللہ کے خواص مین
١٢١	چوتھا بیان اسم اللہ کے ذکرون مین
١٢٤	پانچوان بیان اسم اعظم کی تحقیق مین
١٢٧	چھٹا بیان اس بات کی تحقیق مین کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر
١٢٨	ساتوان بیان اس بات کی تحقیق مین کہ بحسب حقیقت تعالی کا نام ہے یا نہین
١٣٠	دوسرا عنوان ملائکہ پر ایمان لانے کے بیانمین اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین

صفحہ	مضمون
١٣٠	پہلا بیان ملائکہ پر ایمان لانیکے اعتقاد کی تحقیق مین اور کتابون اور رسولونکے مقدم کرنے مین
״	دوسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین موافق علماء شرع شریف کے
١٣١	تیسرا بیان ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین مطابق حکما کے
״	چوتھا بیان ملائکہ علیہم السلام کی پیدایش کی تحقیق مین ۔
	پانچوان بیان ملائکہ کے گروہ اور ان کی قسمون کے ذکر مین ۔
١٣٣	چھٹا بیان عرش اعظم کے اٹھانیوالے اور طواف کرنیوالے فرشتون کے ذکر مین ۔
١٣٤	ساتوان بیان ملائکہ کی عصمت کے حال مین
١٣٥	تیسرا عنوان کتابون پر ایمان لانے مین
״	اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین
	پہلا بیان کتابون کی وحی ہونے اور آسمان پر سے اترنے کے ذکر مین
״	دوسرا بیان سب کتابونکے حق ہونے مین
	تیسرا بیان اس بات مین کہ قرآن مجید معجزہ ہے
١٣٦	چوتھا بیان کتابون آسمانی کے قدیم ہونے کے ذکر مین ۔
״	پانچوان بیان کتابون کی گنتی معین نکرنے مین
״	چھٹا بیان ناسخ و منسوخ مین ۔

Marfat.com

صفحہ	مضمون
١٤٧	ساتوان بیان اُن کتابون کے ذکر مین جو یہود اور نصاریٰ کے پاس ہین۔
١٤٨	چوتھا عنوان پیغمبرین علیہم السلام پر ایمان لانے مین اسمین ایک تمہید اور اسمین سات بیان مین
″	پہلا بیان اسبات مین کہ نجات گزشتہ اور رجات کا حاصل ہونا تائید الٰہی و تعلیم انبیا پر موقوف ہے
″	دوسرا بیان انبیا پر ایمان لانیکے ذکر مین
١٤٦	تیسرا بیان انبیا علیہم السلام کی عصمت مین
١٤٠	چوتھا بیان معجزات و کرامات و استدراج و سحر و طلسمات اور اُنکے تفاوت کے ذکر مین
١٤٧	پانچوان بیان انبیا علیہم السلام کی تائید و تعلیم کے ذکر مین۔
١٤٩	چھٹا بیان انبیا علیہم السلام کی گنتی اور اُنکے احوال و اطوار کے کمال مین
١٥١	ساتوان بیان حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی خاصیتون اور معجزون مین اور امت کی آپکی متابعت کرنے مین اور اسمین سات مرتبے ہین۔
″	پہلا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاصیتون مین۔
١٥٢	دوسرا مرتبہ امت کی متابعت کے ذکر اور نماز اور اُس کی شرطون مین۔
١٦١	تیسرا مرتبہ نماز کے ارکان و ذات و فضیلت جماعت اور اسکو سات تین اسمین چھ رکن مین

صفحہ	مضمون
١٦١	پہلا رکن ارکان نماز مین سے قیام ہے
١٦٢	دوسرا رکن ارکان نماز مین سے قرأت ہے
١٦٣	تیسرا رکن ارکان نماز مین سے رکوع ہے
١٦٤	چوتھا رکن ارکان نماز مین سے سجدہ ہے
١٦٣	پانچوان رکن ارکان نماز مین سے قاعدہ ہے
″	چھٹا رکن ارکان نماز مین سے خروج بفعل مصلے ہے۔
″	اشارت نماز وتر کے اوصاف مین اور نماز کے ثواب کا ذکر۔
١٦٩	چوتھا مرتبہ زکوٰۃ کے ذکر مین۔
٢٢٠	پانچوان مرتبہ روزہ کے حال مین
٢٢٨	کلام حدیث الصوم لی اہ کے الفاظ و معنی کی تحقیق مین۔
٢٣١	بیان روزہ کے ثواب کے ذکر مین
٢٣٣	بیان ماہ مبارک رمضان کی فضیلت مین
٢٣٩	چھٹا مرتبہ حج اور اُسکے ثواب اور کعبہ کی بنا کے بیان مین اور اسمین ١٤ لمحہ مین اور ایک بیان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
٢٣٩	پہلا لمحہ	٢٤٧	اٹھوان لمحہ
٢٤١	دوسرا لمحہ	٢٥٢	نوان لمحہ
″	تیسرا لمحہ	″	دسوان لمحہ
٢٤٣	چوتھا لمحہ	٢٥٣	گیارھوان لمحہ
″	پانچوان لمحہ	٢٥٤	بارھوان لمحہ
٢٤٤	چھٹا لمحہ	٢٥٦	تیرھوان لمحہ
٢٤٥	ساتوان لمحہ	٢٥٨	چودھوان لمحہ

Marfat.com

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۰	پندرہوان لمحہ	۲۶۵	اٹھارہوان لمحہ
۲۶۲	سولہوان لمحہ	۲۷۰	انیسوان لمحہ
۲۶۳	سترہوان لمحہ	۲۷۱	بیسوان لمحہ

صفحہ	مضمون
۲۷۲	بیان آنحضرتؐ کے روضہ متبرکہ کی زیارت مین
۲۷۳	ساتوان مرتبہ جہاد کے بیان مین
۲۸۱	پانچوان عنوان قیامت پر ایمان لانیکے بیانمین اور اسمین سات بیان ہین۔
〃	پہلا بیان دابۃ الارض کے نکلنے مین۔
۲۸۲	دوسرا بیان امام مہدی کے ظاہر ہونیمین
۲۸۶	تیسرا بیان دجال کے نکلنے اور عیسیٰ کے اترنے مین
۲۹۰	چوتھا بیان یاجوج و ماجوج کے خروج مین
۲۹۱	پانچوان بیان مغرب کیطرف سے آفتاب کے نکلنے مین
۲۹۲	چھٹا بیان قرآنمجید کے اٹھہ جانے مین
〃	ساتوان بیان اس جہانکے فنا ہونے اور اسکے بعد کے احوال مین اسمین سات مرتبہ ہین
〃	پہلا مرتبہ اس جہانکی حیات کی انتہا مین
۲۹۴	دوسرا مرتبہ زندہ ہونے خلائق کے بیانمین دوسرے نفخہ سے اور میدان حشر کے حاضر ہونیمین
۳۰۰	تیسرا مرتبہ حوض کوثر کے بیان مین
۳۰۲	چوتھا مرتبہ میزان کے ذکر مین
۳۰۳	پانچوان مرتبہ روز قیامت کو شفاعت جائز ہونیکے بیان مین
〃	چھٹا مرتبہ پل صراط کے ذکر مین
۳۰۴	ساتوان مرتبہ بہشت کے بیان مین
۳۰۵	چھٹا عنوان خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانیکے بیانمین ایک مقدمہ اور اسمین سات بیان ہین

صفحہ	مضمون
۳۱۵	پہلا بیان ہے اسباتمین کہ تقدیر اللہ تعالی کی حق ہے اسکی خبر ہے اور مذہب قدریہ اور انکے شبہات باطلہ اور انکا جواب
۳۱۵	دوسرا بیان مذہب باطلہ جبریہ کے بیانمین
〃	تیسرا بیان مذاہب باطلہ شیعہ کے حال مین
۳۱۶	چوتھا بیان مذاہب باطلہ خوارج کے احوال مین
〃	پانچوان بیان مذاہب باطلہ مرجیہ کی کیفیت مین
۳۱۷	چھٹا بیان مذہب باطلہ نجاریہ کی حقیقت مین
〃	ساتوان بیان مذہب باطلہ مشبہہ کے ذکر مین
۳۱۹	ساتوان عنوان بعث نبیون پر اور مرنیکے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانیمین ہے ایک مقدمہ اور اسمین سات بیان ہین
〃	پہلا بیان اثبات بعث مین دلائل عقلی و نقلی سے
〃	دوسرا بیان اعتقاد بعث مین بموجب مذہب اہل سنت
〃	تیسرا بیان استدلال بعث مین بموجب قصہ انبیاء
۳۲۱	چوتھا بیان استدلال بعث مین بموجب کیفیت پیدایش انسان
〃	پانچوان بیان بعث مین بموجب حکمت ایجاد
۳۲۲	چھٹا بیان مخالفونکے شبہات اور انکے جواب کے ذکر مین
۳۲۳	ساتوان بیان انمین حکما کے حشر اجساد کے انکار کا گروہ اور انکا جواب مذکور ہے
۳۲۴	خاتمہ مین پانچ بنا ہین پہلی بنا توحید و معرفت کے بیانمین
۳۲۳	دوسری بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معائنہ کے ذکر مین
۳۲۴	تیسری بنا ظلمانی و نورانی حجابونکے احوال مین
۳۲۶	چوتھی بنا قرب و معیت و عندیت کی کیفیت مین
۳۲۷	پانچوین بنا وصول و وصال و اتحاد و وصل و لقا ...
۳۴۳	خاتمہ ہمارا بحث مین جن کو اس کتاب کی تحریر ...
۳۴۴	خاتمہ بقلم کاتب نسخہ معراج المومنین

صفحہ ۳۴۳ پر خاتمہ مرقومہ مترجم جس کا ہر فقرہ تاریخی ہے۔ اور صفحہ ۳۴۴ سے آخر تک تقریظ و قطعات تاریخ وغیرہ درج ہین

Marfat.com

ترجمہ تمام تعریفین ثابت
ہین اللہ کے لیے ایسا اللہ کہ ایمان لائے
ہم اور سارے مسلمان اسکی یکتائی اور اسکی خدائی پر اور
اسکے لشکرون فرشتون اور اسکے صحیفون اور اسکی کتابون پر اور
اسکے نبیون اور رسولون پر اور قیامت کے دن اور اسکے دیدار
پر اور سب باتون بھلی اور بری کے اندازہ پر اور نیکی اور بدی کا
اسکی قضا پر اور اسکے حکم سے
اور مرنے کے بعد م

پھر زندہ ہونے پر
واسطے ثواب اسکے کے اور عذاب
اسکے کے اور درود اور سلام اوپر اسکے رسول
اور اسکے حبیب کے اور اس کی خلقت سے بہتر اور اس کی
مخلوق سے اشرف پر اور اسکی آل اور اسکے صحابون پر اور اللہ
تعالے کے نیک بندون پر جو اسکی امت سے ہین ف
الایمان مفصل کی عبارت کو جس جگہ
مین برعکس الاستدلال لکھ
پر ضبط کیا گیا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اٰمَنَّا وَجَمِیۡعِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ بِوَحۡدَانِیَّتِہٖ وَ اُلُوۡهِیَّتِہٖ ۝ وَبِجُنُوۡدِ مَلَآئِکَتِہٖ ۝ وَبِصَحَائِفِہٖ وَکُتُبِہٖ وَبِاَنۡبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ ۝ وَبِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلِقَائِہٖ ۝ وَبِالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ بِتَقۡدِیۡرِہٖ وَقَضَائِہٖ ۝ وَبِالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ لِثَوَابِہٖ وَعِقَابِہٖ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَحَبِیۡبِہٖ ۝ وَخَیۡرِ خَلۡقِہٖ وَاَشۡرَفِ بَرِیَّتِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ ۝ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ مِنۡ اُمَّتِہٖ

بعد حمد و صلوٰۃ کے خاکپاے فقرا و علماے زمان نافہم ہیچمدان رحیم بخش المعروف بہ رحیم الدین احمد (طرب) دہلوی ثم القادری عفی اللہ عنہ نبیرۂ اجناب ملائک مآب قطب الاقطاب شیخ الشیوخ حضرت شیخ نور محمد قادری تھانیسری قدس اللہ سرہ و نور اللہ قبرہ عرض کرتا ہے کہ کتاب مستطاب معراج المومنین لارشاد السالکین تصنیف اعلم علماے شریعت و اکمل کملاے طریقت حضرت قاضی (محمد بدل) بلخی رحمۃ اللہ علیہ خوبی قسمت سے دستیاب ہوئی اور نظر سے گزری دیکھا کہ نکات و لطائف شریعت و طریقت سے لبالب ہے۔ اور اسپر بیان کی صفائی بھی غضب ہے۔ اور عجائب غرائب حقیقت و معرفت سے ایسی مالامال ہے۔ کہ زبان اُس کی توصیف مین لال ہے۔ ہر ہر لفظ مین سے محبت الٰہی

Marfat.com

ٹپک رہی ہے - ہر ہر حرف مین بوے صداقت مہک رہی ہے - مضامین کی روشنی سے
ہر صفحہ نور علی نور ہے - ہر سطر مین تجلی طور کا ظہور ہے - بیان کی تاثیر سے معنی خود بخود دلنشین
ہوئے جاتے ہین - دم کے دم مین جاہل مطلق کو عالم متبحر بناتے ہین - رسالہ ہے یا ہدایت کا
مقالہ - بیان ہے یا جادو کا پرکالہ - الحاصل دیکھتے ہی اُس کی سحر بیانی نے کام اپنا تمام
کیا کہ ناگاہ مُلہم غیب نے دل مین الہام کیا کہ اگر اِس کتاب لاجواب کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا جاوے
انشاء اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو بہت ہی فائدہ پہنچاوے اِن مضامینِ لطیف و نکات عجیب کے
پڑھنے و سُننے سے بالضرور اُنکے دل حق تعالیٰ کی طرف مائل ہون - ہزارہا غافلون کے دلون
سے غفلت کے پردے زائل ہون - دلون مین سے قساوت کے اندہیرے دور ہو جاوین -
ہدایت و ایمان کے نور سے سینے معمور ہو جاوین - یہ خیالات دماغ مین کچھ ایسے سمائے کہ
آخر موجود بالقوت کو احاطہ فعل مین کھینچ لائے - یعنی خود بخود قلب مین ترجمہ کرنے کا شوق
پیدا ہوا - گویا وہ اس کام پر بے اختیار شیدا ہوا - متحیر تھا کہ الٰہی یہ کیا اسرار ہے جو مجھ جیسے
نادان بے بضاعت کو اس کتاب کے ترجمہ پر اسقدر اصرار ہے - مادۂ علمی - دلجمعی - تندرستی
فارغ البالی - جو اس کام کے اوزار ہین یک لخت سب مفقود ہین - بے علمی - تفرقۂ خاطر طرح طرح
کی بیماریان دنیا کے جھگڑے و نیز ابتلا وغیرہ جو موانع ہین سارے بکثرت موجود ہین - مجھ نالائق
ہیچ نشناس سے کیونکر یہ کام انصرام ہو گا - یارب اس آغاز کا کیا انجام ہو گا - آخر قوت ارادہ
ہی جو الہام سے پیدا ہوئی تھی غالب آئی - اور قلم ہاتھ مین لیا ترجمہ لکھنے کی ٹھہرائی تھی دُھن
لگی ہو سو ہو لکھے جاو - کسی طرح وہم کو خاطر مین نلاو - جس نے دل مین ڈالا ہے وہی اس کام
کو سر انجام کروائے گا - جس نے قصد کو پیدا کیا ہے وہ ہی مقصود تک پہنچاویگا - مانا کہ ہم محض ناکارہ
اور بالکل بے حقیقت ہین مگر اُس کے فضل و کرم کے امیدوار اور مورد رحمت ہین - ہمکو ہر کام مشکل
ہے اور اُس کو سب آسان ہے - اُس قادر مطلق کی ہر آئین نرالی شان ہے ادنیٰ سے چاہے تو اعلےٰ کام
کروا دے - جس کو چاہے حضیض ذلت سے آسمان عزت پر پہنچاوے - آدم خاکی کو اپنا خلیفہ بنایا
فرشتون سے اُس کو سجدہ کروایا - آدمی ایک تودۂ خاک ہے لیکن اُس کا صانع خدائے پاک ہے
کیسا بنایا اور اُس سے کیا کیا کام لئے - کہان سے کہان پہنچایا - اور کیا کیا مقام دلئے

Marfat.com

المختصر صرف اللہ تعالیٰ کی امداد کے بھروسہ پر قلم اُٹھایا اور موافق محاورہ اُردو زبان کے ترجمہ تحریر مین لایا۔ اشعار فارسی کو بجنسہ حوالہ قلم کیا اور اُنکا ترجمہ بامضمون نظم مین اُنکے آگے ہی رقم کیا۔ اور اس کتاب کا نام تاریخی۔ نصائح العارفین لهدایت المسلمین۔ ترجمہ معراج المومنین لارشاد السالکین۔ رکھا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے اس کو قبول فرماوے اور خلقت کو اس سے فائدہ پہنچاوے۔ آمین اگر کہین بھول چوک ہو مہربانی فرماکر بتائین۔ اور دعاے خیر سے دریغ نفرمائین فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر طرح کی ستایش اُسی اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جس نے مؤمنون کے دلون کو روشن کر دیا نور ایمان سے اور اہل اسلام کے سینون کو کھول دیا ہدایت و ایقان سے۔ اور مشکور کیا محسنین کو اپنے فضل و احسان سے۔ اور ثناے بیحد اُسی خداوند جل شانہ کو لائق ہے جس نے تمام مخلوقات کی پرورش کو باندھا اپنے اکرام و انعام کے دامان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور ہمیشہ کی سعادت دین و دنیا حاصل ہوتی ہے اُسی کے فیض رحمت بیکران اور تاثیر اجراے فرمان سے الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور نجات ملتی ہے دونون جہان مین اُسی کے ذکر لسانی و عبادات بدنی و مالی و استعانت لطف و احسان سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور راحت دوجہانی ہاتھ لگتی ہے اُسی کی رہنمائی سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور کامگاری و رستگاری دستیاب ہوتی ہے اُس کی درگاہ کے مقربون کی دوستی اور اُس کی بارگاہ کے مردودون کی دشمنائی سے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور صلوٰۃ وسلام کے چمکتے موتی اُس حضرت کے روضہ مطہرہ و منورہ پر نثار ہین کہ ساری کتابین آسمانی الحمد اور مخزن اسرار آیہ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ بسم اللہ اُس کے بیان

سلہ آمین سے ۱۳۱۲ہجری نکلتے ہین لیس ترجمہ کے شروع کی تاریخ ہے ۱۲ ۵۲ تمام تعریفین اللہ کو پالنے والا جہانون کا بخشش کرنے والا مہربان۔ مالک جزا کے دن کا۔ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم۔ دکھا ہمکو راہ سیدھی۔ راہ اُنکی جن پر تو نے انعام کیا اور نہ اُنکی جن پر غصہ ہوا اور نہ گمراہون کی ۱۲ ۵۳ دوست رکھتا ہے وہ اُنکو اور دوست رکھتے ہین وہ اُس کو ۱۲ منہ

کی ہے اور خاتمہ مجموعہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کنجی اس خزانون اذعان
کی ہے اے اللہ درود بھیج اُسپر اور اُس کی آل و فرزندون پر اور اُسکے صحابہ و خلفا اور اُس کے
کُنبے والون پر اور سارے نبیون و پیامبرون پر اور اُنپر جو قیامت تک اُسکی شریعت کے تابع ہین
وہ درود جو نہ تمام ہو بسبب تمام ہونے زبانون اور دنون کے اور نہ ختم ہو بباعث ختم ہونے
مہینون اور برسون کے اور بہت برکت بھیج اُنپر اللہ تعالی کی حمد بیان کرنی اور حضرت رسالت پناہ
کی روح پر فتوح پر ان گنت درود بھیجنے کے بعد کہتا ہے ان حروف والفاظ کا نثر مین لکھنے والا
جنکے معنی کُھلے ہین اور ان فقرون و عبارات کا جوڑنیوالا جنکے مطالب ظاہر ہین اللہ تعالے
نہایت بخشش کرنیوالے بہت ہی بزرگ کے بندون مین سے کمال ضعیف قاضی محمد بدل جو
پیدا ہوا اور رہا بلخ مین بخشے اللہ گناہ اُسکے اور اُسکے اُستادون اور اُسکے باپ داداؤن کی
اور ڈھانکے اللہ عیب اُسکے اور عیب اُن سبکے کہ جوانی کی عمر مین اکثر شریعت کے عقلی و نقلی
درسی کتب کی تحصیل مین کہ رستگاری و حاجت روائی کا سرمایہ ہے اپنے مخدومون یعنی استادون
کی خدمت مین اُنپر رحم کرے اللہ تعالی مشغول رہتا تھا اس حال مین جب کبھی مشائخ کبار رحمہ اللہ
علیہم کے کلام سے بہرہ ور ہوتا اور اکثر و اغلب اس گروہ کے سخن کی استواری متوثر ہوتی دل مین
گزرتا کہ ان حضرات کے ملفوظات جسقدر نظر سے گذرے ہین اور جو کچھ بزرگان وقت و صحاب
ذوق سے بالمشافہ سُنے ہین یا بطریق سماع یعنی کسی دوسرے شخص کی زبانی یا حالت وجد مین
سُننے مین آئے ہین اور اُنکی توجیہ جو دل مین پیدا کرنے والے مین آئی ہے سلک تقریر کی لڑی
مین پرودی و تحریر کی صورت مین لادی کہ اگلے زمانے والے اس کو پڑھکر مجکو یاد کرین اور دعا
خیر سے دریغ نفرمائین لیکن روی مقصود ڈھیل و تاخیر کے پردے مین پوشیدہ تھا اور
مین کسی طرح اس ارادہ کے جمال سے نقاب کو اُٹھا نہ سکتا تھا کیونکہ سخنور کو دل آسودہ درکار
ہے نہ حوادث رنج مین سود آخر الہام غیبی کے اشارہ سے اس مطلب کے حاصل کرنے کا حکم پایا
اس لئے اس مجموعہ کی ترتیب مین کہ معراج المومنین لارشاد السالکین اس کا نام ہے مشغول ہوا
اور سنہ ۱۱۲۴ ہجری مین کہ اس عبارت سے حالیا عمری بہ پنجہ و شش رسید بحساب جمل حسن سال اس کا

۵ ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنیوالا نبوت کا ۱۲ سنہ ۵۲ جمل ابجد کے حساب کہ ح

صد ست تا ضلع + دلت بحر حساب جمل تو سنجص +

ظاہر اور بعد دعاء خیرخواہ اسکی معنی سے باہر ہے خدیو زمان باعث امن و امان خاقان ابن خاقان
و سلطان ابن سلطان ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی کی تہہ یارئ تاریخ زمانہ مین ہمیشہ رکھے اللہ
تعالی اُس کا ملک و سلطنت اور پہنچاتا رہے تمام جہان کو اُسکے بخشش و احسان کی راحت کہ لفظ
جواد کے حروف سے جو اسکی صفت و بخشش سے خبردار کرتا ہے اُسکے جلوس ہمایون کی تاریخ ہویدا ہے
نامزد بنام نامی ذات فائض البرکات خلاصہ دودمان اصالت و نجابت رکن سلطنت قطب
مملکت زیب آرای مسند وزارت زینت افزای منصب امارت جریدہ فہرست روزنامہ امرای زمان
صدر نشین مجالس خوانین دوران پسندیدہ خاص و عام نور حدیقہ مصطفوی نور حدقہ مرتضوی ذو
الاحترام عمدۃ الملک مدار المہام نواب اعتماد الدولہ قمر الدین خان حسین بہادر محمد شاہی نصرت جنگ کہ
انکی عمر شریف کا سنہ ۴۶ لفظ ماہ کے اعداد سے کہ لفظ قمر کا مترادف ہے اور قمر اُنکے القاب عالی کا
ایک جزو ہے روشن و پیدا ہے شروع کیا اور اُسی سال مین اتمام و اختتام نے صورت دکھائی
اور یہ کتاب ایک مقدمہ اور سات عنوان پر شامل ہوا اور اُسکے صفات کے بیان مین موافق ترتیب
ایمان مفصل کے جسکی عبارت یہ ہے[۵] اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
پہلا عنوان اللہ تعالے پر ایمان لانے کے ذکر مین **دوسرا عنوان** فرشتون پر ایمان
لانے مین **تیسرا عنوان** کتابون پر ایمان لانے کے احوال مین **چوتھا عنوان** پیغمبرون
پر ایمان لانے کی حقیقت مین **پانچوان عنوان** روز قیامت پر ایمان لانے کے حال مین
چھٹا عنوان تقدیر پر ایمان لانے کی کیفیت مین **ساتوان عنوان** بعد مرنے کے پھر
زندہ ہونے پر ایمان لانے کے ذکر مین **خاتمہ** اُن بیانمین جو مناسب مقام ہے **مقدمہ** مین چار
رکن مین **پہلا رکن** اس رسالہ کی تخصیص کے بیان مین سات عنوان پر اور اُس کے دلائل
دوسرا رکن علوم کی تعریف اور فضیلت اس علم کی اور علمون پر **تیسرا رکن** شریعت طریقت
و حقیقت و معرفت کے معنی اور اُنکے فرق کے بیان مین **چوتھا رکن** ناسوت و ملکوت و

---

[۵] ترجمہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر اور اُس کی کتابون پر اور اُس کے رسولون پر اور قیامت
کے دن پر اور سب بھلائی برائی کہ نیکی و بدی کا اندازہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ۱۲ منہ

جبروت ولاہوت کے معنے اور آنکے تفاوت کے بیان مین پہلا رکن ارباب ذکا کی خدمت مین عرض ہے کہ اس مجموعہ کو سات عنوان پر اس لئے منحصر کیا ہے کہ سات کا عدد جامع ہے شفع[1] واوتار یعنی اعداد جفت وطاق کو اس لئے کہ اُسمین تین وتر ہین۔ تین پانچ۔ سات۔ اور تین شفع ہین۔ دو۔ چار۔ چھہ۔ پس عدد کی دونون قسمون کا جامع ہوا۔ اور عدد زوج ہوتا ہے یعنے وہ کہ دو پر تقسیم ہو سکے۔ اور فرد ہو۔ تاکہ دو پر تقسیم نہو سکے۔ یا زوج الزوج[2]۔ یا زوج الفرد[3]۔ اور یہ سب قسمین سات مین موجود ہین۔ پہر اگر فرد اول کو کہ تین ہے۔ زوج ثانی کے ساتھہ کہ چار ہی جمع کرین یا زوج اول کو کہ دو ہے فرد ثانی کے ساتھہ کہ پانچ ہے جمع کرین ہر صورت مین سات حاصل ہوتے ہین چنانچہ آیہ کریمہ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً کی تفسیر مین اس مضمون کی طرف اشارہ ہے اور بسبب کمال جامعیت کے جو عدد سات مین اکثر بڑی بڑی چیزین عالم علوی و سفلی وانسانی کی اور بہت سے امور شرعی و قرآنی اِسی عدد کے مطابق واقع ہوئے ہین چنانچہ عالم علویات سے تین چیزین سات سات ہین۔ اول بڑے ملائکہ کے سات گروہ ہین اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالے دوسرے عنوان مین آتی ہے۔ دوسرے آسمان سات ہین بموجب آیہ کریمہ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ تیسرے سات ستارے[4] سیارے یعنی چلنے والے ہین۔ اور سفلیات مین سے گیارہ چیزین ہین۔ اول زمین[5] بموجب اس آیہ شریفہ کے وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ دوسرے دوزخ کے درکات[6] بموجب اس آیہ کریمہ کے وَلَھَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ تیسرے دریا[7] موافق اس آیہ کریمہ کے مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ چوتھے سات اقلیمین۔ پانچوین پہاڑ جو قرآن شریف مین مذکور ہین سات ہین۔ چھٹے معادن[8] یعنی کانین سات ہین۔ ساتوین

---

[1] زوج الزوج وہ ہے کہ جب دو پر بٹے تو خارج قسمت ایسا عدد ہو کہ وہ بھی دو پر بٹ سکے جیسے (چار) کہ اُس کے دو پر باٹنے سے دو حاصل ہوتے کہ وہ بھی دو پر بٹ سکتے ہین ۱۲ [2] زوج الفرد وہ کہ اُس کے دو پر بٹنے سے خارج قسمت فرد حاصل ہو نہ زوج جیسے چھہ کہ دو پر بٹنے سے تین حاصل ہوئے کہ فرد ہین اور دو پر نہین بٹ سکتے ۱۲ [3] بخشش مانگے تو انکے لئے ستر بار ۱۲ [4] الفرد وہ ہے جیسے بیداکے سات آسمان ۱۲ [5] یہ سات آسمانون مین ہین ہر ایک مین ایک ہے انکے نام و ترتیب اس بیت مین درج ہین ؎ قمرست و عطارد و زہرہ + شمس و مریخ و مشتری و زحل + ۱۲ [6] اور زمین مین سے آسمانون کی مانند یعنے سات ہین ۱۲ [7] اور دوزخ کے سات دروازے ہین یعنی درکات انکے نام یہ ہین۔ سقر۔ سعیر۔ لظی۔ حطمہ۔ جحیم۔ جہنم۔ ہاویہ ۱۲ [8] ترجمہ اسکے بعد سات دریا ہین غیاث اللغات مین انکے یہ نام لکھے ہین۔ بحر اخضر۔ بحر عمان۔ بحر قلزم۔ بحر اوقیانوس بحر بربر۔ بحر روم۔ بحر اسود۔ بحر ازرق۔ اور بموجب روایت کعب بن احبار رضی ۔ بحر محیط۔ بحر احمر۔ بحر مظلم۔ بحر قیس۔

Marfat.com

فلزات[1] سات ہین - آٹھوین نباتات مثمرہ سات قسم ہین - نوین حیوانات غیر ناطق سات طرح کے ہین - دسوین رنگون[2] کی جڑین سات ہین - گیارہوین ہوائین جو رحمت کا نمونہ اور غضب کا نشان ہین سات ہین - اور انسان مین تیرہ چیزین ہین - اول اکمل اجزای مرکبہ ظاہر[3] آدمی مین سات ہین - دوسرے اعضاے[4] باطنی بھی سات ہین - تیسرے[5] مراتب خلقت انسان خاک سے سات ہین لقد خلقنا الانسان من طین[6] چوتھے طبقات آدمی بموجب آیہ شریفہ لترکبن طبقا عن طبق سات ہین - پانچوین آدمی مین سات چیزین ہین کہ اُس کی انسانیت اُنسے قایم ہے جسم - طبع - نفس - قلب - روح - سر - غیب - چھٹے قوای نفسانی بھی سات ہین ساتوین اعضاے مفردہ کہ بدن اُس سے مرکب ہے سات ہین - آٹھوین[7] سر مین روزن سات ہین - نوین[8] قواے مدرکہ انسانی سات ہین - دسوین بدلاے امت سات ہین گیارہوین رسول صاحب کتاب سات ہین - بارہوین اصحاب کہف سات بقول اصح تیرہوین ادا[9] کہ جو زبان سے معلوم ہوتے ہین سات ہین - اور شرع شریف مین دس چیزین ایسی ہین - اول واجبات اسلام سات ہین - دوسرے واجبات نماز سات ہین تیسرے حاجیون کے لئے کعبہ معظمہ کے طواف مین سات شوط ہین - چوتھے وہ گناہ کبیرہ جنمین سب متفق ہین سات ہین حدیث شریف مین آیا ہے اجتنبوا السبع الموبقات پانچوین نسب کی روسے جو عورتین حرام ہین سات ہین - چھٹے دودہ کے سبب سے جو عورتین حرام ہین وہ بھی سات ہین - ساتوین اسماے اعظم الہی محققین کے نزدیک سات ہین آٹھوین وہ اعضا[10] جو سجدہ مین زمین پر ٹکتے ہین سات ہین حدیث شریف مین آیا ہے فاسجدوا للہ علی سبع[11] نوین مستحقان[12] زکواۃ اس زمانہ مین سات ہین - دسوین ہفتے کے دن سات

[1] سونا - چاندی - تانبا - جست - لوہا - سیسہ - رانگ ۱۲ [2] سیاہ - سرخ - سفید - سبز - زرد - نیلا - عباسی یعنی قرمزی ۱۲ [3] سر - سینہ - پشت - ہاتھہ دو - پاؤن دو - زبان - بطن - فرج - ہاتھہ پاؤن دو دو تفسیر حسینی ۱۲ منہ [4] دماغ - دل - جگر - معدہ - تلی - پھیپھڑہ - پتہ ۱۲ [5] خاک - غذا - نطفہ - علقہ - مضغہ - عظام - خلق آخر ۱۲ [6] ترجمہ البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو مٹی سے ۱۲ [7] ہڈی - پٹھے - رباط - جھلی - گوشت - چربی - رگین یہ سات ہین سواے انکے طب مین اور بھی ہین ۱۲ [8] دو آنکھہ - دو ناک مین - دو کان مین - ایک منہ ۱۲ [9] قوت بینائی - قوت شنوائی - قوت شامہ - قوت ذائقہ - قوت لامسہ - قوت حس مشترک - قوت وہمیہ ۱۲ [10] میٹھا - کڑوا - کھٹا - کسیلا - پھیکا - چرپرا - شور ۱۲ [11] پیشانی - دو ہاتھہ - دو پاؤن - دو گھٹنے ۱۲ [12] ترجمہ پس سجدہ کرو اللہ کو سات اعضا پر ۱۲ [13] مسکین - محتاج - رشتہ دار - یتیم - مسافر - سائل - مکاتب ۱۲

Marfat.com

ہین۔ اور قرآن مجید مین سے پانچ چیزین ہین۔ اوّل نزول قرآن مجید کا سات حرف یعنی لغت پر ہے بموجب حدیث شریف کے اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ نَزَلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ دوسرے اسباعِ قرآن[1] یعنی منازل سات ہین۔ تیسرے لباب و عرایس یعنی قرآن کی دولہنین کہ وہ سورتین[2] جو حٰمٓ کے لفظ سے شروع ہوتی ہین سات ہین۔ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابٌ وَّلُبَابُ الْقُرْاٰنِ الْحَوَامِیْمُ[3] چوتھے یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ مین جو قحط پڑا وہ سات برس کا تھا[4]۔ پانچوین ملک مصر[5] نے جو چیزین خواب مین دیکھی تھین اور وہ خواب یوسف ع کی خلاصی کا باعث ہوا وہ بھی سات تھین۔ پس اگر سات کے عدد کو اور اعداد پر فضیلت نہوتی یہ سب چیزین سات سات نہ واقع ہوتین اس لئے ہمنے بھی اسی عدد کو اختیار کیا **دوسرا رکن** علوم کی تعریف اور اس کی فضیلت مین کہ در اصل کمال انسان اسمین ہے کہ حق جل و علا کو پہچانے اور معرفت حق میسر نہین ہوتی جبتک اپنے تئین نہ پہچانے اور اپنی شناخت سے کہ عالم صغیر ہے عالم کبیر کا کہوج نہ نکالے اور اس سے حقتعالی کی صفات کو اور صفات سے اُسکے نامون کو اور نامون سے اُس کی ذات بے نشان کا نشان نپاوے اس مضمون کی طرف اس آیہ کریمہ مین اشارہ ہے وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ[6] اور یہ سب علم پر موقوف ہے اور ثمرہ اُس کا عبادت اور نتیجہ اُس کا معرفت اور حاصل اُس کا دیدار حقتعالے ہے پس سالک جبتک اپنے تئین نہین پہچانتا خدا کو بھی نہین جانتا اور کلام معجز نظام حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ[7] کے مطلب کو نہین پہنچ سکتا اور آیہ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ[8] سے بہرہ ور نہین ہو سکتا اور علم کا سیکھنا

ف۱ ساتون منزلین ان سورتون سے شروع ہوتی ہین۔ فاتحہ۔ مائدہ۔ یونس۔ بنی اسرائیل۔ شعرا۔ والصافات۔ قاف۔ مجموعہ ان حرفون کا (فمی بشوق) ہے ۱۲ ف۲ ساتون حامیمون کے نام۔ سورہ مؤمن۔ سورہ سجدہ۔ سورہ شوریٰ۔ سورہ زخرف۔ سورہ دخان۔ سورہ جاثیہ۔ سورہ احقاف ۱۲ ف۳ ترجمہ ہر چیز کا لباب اور خلاصہ ہے اور لباب قرآن کا حامیمین مین ۱۲ ف۴ ثم یاتی من بعد ذالک سبع شداد ترجمہ پھر آوینگے اسکے بعد سات برس سخت یعنی قحط کے ۱۲ ف۵ انی اریٰ سبع بقرات سمان یاکلھن سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات ترجمہ مینے دیکھے سات گائین موٹی کہ کہا گئین انکو سات گائین دبلی اور سات خوشے ہرے اور سات سوکھے ۱۲ ف۶ ترجمہ اور اپنے نفسون مین کیا پس نہین دیکھتے تم ۱۲ ف۷ ترجمہ۔ جس نے پہچانا اپنے نفس کو تحقیق اُسنے پہچانا اپنے رب کو ۱۲ ف۸ ترجمہ اور نہین پیدا کیا مینے جن اور آدمی کو مگر اپنی عبادت کے لئے ۱۲ منہ۔

Marfat.com

ہر شخص پر بموجب حدیث شریف (۱) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ اور عین فرض ہے اور علم دو طرح کا ہے ظاہری و باطنی اور علم ظاہری کے مقدمات و مقاصد ہیں علوم (۲) مقدمات جیسے صرف و نحو و معانی و بیان و بدیع وغیرہا اور مقاصد (۳) جیسے تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ - اور علم باطنی کو علم سر بھی کہتے ہیں - اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں محمودہ و مذمومہ اور دوسرے طور سے علم کی تقسیم یہ ہے کہ علم دو طرح کا ہے فرض عین و فرض کفایہ اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ آگے کیجاوے گی لیکن شرط اعظم دونوں قسموں میں عمل ہی نہیں تو علم سے کچھ فائدہ نہوگا بموجب فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۴) اَعُوْذُ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ اور استعاذہ گناہ سے ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ جس علم سے فائدہ نہو اس کا پڑھنا گناہ ہے اور بے سود اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (۵) اِنَّ اَشَدَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ پس شر سے علم بے عمل و خیر سے با عمل مراد ہے مصرعہ علمے کہ رہ بحق ننماید جہالت ست مصرعہ ہے جہالت علم بتلائے نہ جو راہ خدا - اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے (۶) یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عُلَمَاءُ یُغْلَقُ عَلَیْهِمْ بَابُ الْعَمَلِ وَیُفْتَحُ عَلَیْهِمْ بَابُ الْجَدَلِ حضرت ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص علم سُنے بغیر پرہیزگاری کے نرے کلام اور جھگڑے پر اکتفا کرے وہ زندیق ہے اور جو بغیر تقوے کے نرے علم پر اکتفا کرے وہ فاسق ہے پس جو علم آج دنیا کی محبت نہ چھڑاوے وہ کل آتش دوزخ سے کبھی نہیں بچا سکتا **بیت** علم بر کشتن بعلی الکان ہوائی ست + علم بر کشتن بعلی کان خدائی ست + **بیت** ملا دے خاک میں علم ہوا کو + جگہ سینہ میں دے علم خدا کو + اور شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو علم قلم کے سر میں سے نکلتا ہے ظاہر ہے کہ اُس سے کیا حاصل ہو سکتا ہے علم وہ ہے کہ

(۱) ترجمہ طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر یہ علم ضروریات دین کا ہے ۱۲ (۲) جن علوم کے بغیر عربی زبان نہیں آسکتی اور دین کی کتابیں پڑھی نہیں جا سکتیں ۱۲ (۳) یعنی جن کا پڑھنا دین کے لئے مقصود ہے ۱۲ (۴) ترجمہ پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ایسے علم سے جو نفع نہ دے ۱۲ (۵) ترجمہ بیشک بہت برا شر علما کا شر ہے اور بہت بڑی نیکی علما کی نیکی ہے (۶) ترجمہ ہونگے آخر زمانہ میں ایسے عالم کہ بند ہوگا اُن پر دروازہ عمل کا اور کھلے گا اُن پر دروازہ لڑائی کا یعنی لڑائی جھگڑے اور قیل و قال میں علم کو صرف کرینگے اور عمل

Marfat.com

خدا تعالیٰ بندہ کے دل مین ڈالتا ہے ایک نے ستر برس علم پڑھا اور اندھیرے ہی مین رہا ایک چراغ کیسی روشنی بہے بنائے اور ایک نے ساری عمر مین ایک حرف سُنا اور اُسی مین آتش محبت سے جل گیا۔ صاحب (کشف المحجوب) نے فرمایا ہے علم دو قسم کا ہے۔ ایک علمِ دل اور یہی علم نافع ہے دوسرا علمِ زبان اور یہ علم مضر ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیہ شریفہ مین ان دونون علمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ (وعین القضات رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ علم دین چار طرح کا ہے (علم باللہ) (علم للہ) (علم بانام اللہ) (علم باحکام اللہ) اول علم باللہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات وآثار وافعال صفاتی کا جاننا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُوْنِ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا الْعُلَمَاءُ بِاللّٰهِ اور یہ علم ایسا دریا ہے کہ جس کا کہین کنارہ نہین اور اسکے منزلون کی گنتی نہین اور یہ شرح بیان مین نہین سما سکتا علم لدنی اسی کو کہتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت مین فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور اس علم کے جاننے والے انبیاء علیہم السلام اور خاص اولیاء رضی اللہ عنہم ہین (دوسرا علم للہ) اخلاص ہے کہ مشتمل ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت پر اور نفس کی آفات اور اُنکا علاج اور اچھی خصلتون اور بری صفتون کا جاننا اور اُنکا مٹانا اسمین داخل ہے (تیسرا علم بانام اللہ) عالم کی ابتدا کا جاننا ہے اور موقوفون کے احوال اور حق تعالیٰ کا رحمت سے اُنکے ساتھ معاملہ کرنا اور بہشت مین پہنچانا اور مخالفون کے اطوار اور قہر الٰہی سے اُنکا سزا پانا اور جہنم مین داخل ہونا ان جملہ امور کا جاننا اسمین داخل ہے اور اسکو علم برہان بھی کہتے ہین (چوتھا علم باحکام اللہ) شریعت کا علم ہے جس سے حلال و حرام وغیرہ سب معلوم ہوتا ہے شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف مین فرمایا ہے (علم چار قسم کا ہے) اول علم درایت اور وہ علم تعلیمی ہے (دوسرا علم روایت اور وہ علم اجتہادی ہے (تیسرا علم درایت اور وہ علم تفقہ ہے کہ دین مین اور علم درست سے نکلا ہے (چوتھا علم موہبی اور وہ الہام خیر ہے یعنی خطا سے پاک ہے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مینے پروردگار تبارک وتعالیٰ کی جناب مین عرض کیا کہ علم کونسا علم فرمایا کہ وہ جہل یعنی نادانی ہے علم سے **مصرع** معلوم شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما مصرع

جو علم دل سے لگے یعنی درجے مین ۱۲ منہ

Marfat.com

ہم کچھ بھی جانتے نہیں ہیں کہلا آیۃ - اور مراد اس آیہ کریمہ سے وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ وہ لوگ ہین جنھون نے اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل کی ہے اور اس آیہ کریمہ سے وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وہ مراد ہین کہ حقتعالیٰ نے بغیر واسطہ اور بے تعلیم کسی معلم کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین سے بعضون کو خود علم سکھایا ہے اور اسکو علم لدنی کہتے ہین اور یہ وہ علم ہے کہ اصحاب اولیاء کے دلون کے تختون پر اللہ تعالیٰ نے بغیر قلم کے لکھا ہے اور صحیفہ سر کے ہر صفحہ پر کاتب وحی خفی نے مرقوم کیا ہے اور اس علم کا وہ درجہ ہے کہ احاطہ تقریر مین نہین آسکتا اور اس کی عظمت دائرہ تحریر مین نہین سما سکتی - اور صاحب عین العلم نے فرمایا ہے کہ مراد علم آخرت ہے کہ آیہ کریمہ اس پر دال ہے کہ اس زمانہ کے علما صحابہ رضی اللہ عنہم پر فاضل نہو جاوین - اور فرمایا کہ علم دو طرح کا ہے - علم مکاشفہ - و علم معاملہ - مکاشفہ ایک نور ہے کہ دل مین پیدا ہوتا ہے اور اس سے عالم غیب کو مشاہدہ کرتے ہین اور یہ تحقیق ہے اس لیے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ جب وہ نور دل مین آتا ہے سالک معاینہ کرتا ہے اس نور کے سبب سے غیب کو اور اٹھاتا ہے بلا کو اور محافظت کرتا ہے سر کی اور اس کی زیادہ تصریح اسواسطے نکی گئی کہ یہ علم روایت سے تعلق نہین رکھتا اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث کہ بعضی علم ہیئت مکنون کے مانند ہین کہ انکو نہین جان سکتے مگر اللہ تعالیٰ کا عارف اسپر دال ہے اور اوپر گذر چکی ہے اور یہ علم افضل ہے اس لیے کہ اصل مقصود ہے (دوسرا علم معاملہ) اور وہ اس چیز کا علم ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو سکے اور اس چیز کا کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی دوری ہوتی ہے اور یہ مقدم ہے اس لیے کہ شرط ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا حاصل یہ کہ جن علوم کا طلب کرنا آدمی پر فرض و لازم ہے وہ تین علم ہین - (علم توحید) و علم شریعت (و علم سر) یعنی اس چیز کا علم کہ دل سے تعلق رکھتا ہے - علم توحید - اس قدر جاننا فرض ہے کہ دین کے اصول

Marfat.com

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

---

۱ ترجمہ اور گواہی دی اللہ نے اور فرشتون نے اور علم والون نے کہ اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہین اور وہی حاکم ہے روز انصاف کا ۱۲ ۲ ترجمہ تاکہ بلند کرے خدا تعالیٰ درجے انکے جنکو علم دیا گیا ۱۲ ۳ ترجمہ کہ نہین برابر ہوتے سمجھ والے اور بے سمجھ ۱۲ ۴ ترجمہ اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین البتہ ہم انپر کھولدیتے ہین اپنی

اُس سے حاصل ہوجاوین یعنی جس چیز کے نجاننے سے آدمی ہلاک یعنی اُس کا دین برباد ہوتا ہو اُس کا جاننا فرض عین ہے اور علم شریعت میں سے اُن چیزون کا علم جو اسپر فرض ہین سیکھ لینا فرض ہے۔ اور علم سر اسقدر سیکھنا اسپر فرض ہے کہ اُسکے واجبات اور مناہی یعنی جن چیزون سے منع کیا گیا ہے جان جاوے کہ دلمین خدای تعالی کی تعظیم پیدا ہو اور سلامتی اور اخلاص عمل مین حاصل ہو۔ اور علم توحید کا اسقدر جاننا کہ بدعتیون اور بددینون سے مجادلہ ومباحثہ کرسکے اور اُنکو ملزم بناسکے فرض کفایہ ہے۔ اسیطرح علم شریعت کے سارے ابواب کا جاننا فرض نہین ہے بلکہ فرض کفایہ ہے۔ اور ایسا ہی تمامی علم سر اور کل عجائبات قلب کا جاننا بھی فرض نہین بلکہ جسقدر عبادت کو مفید ہو اُتنا ہی واجب ہے تیسرا رکن شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت کے بیان مین۔ انسان کا کمال اسمین ہے کہ وہ شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت مین کامل ہو جو شخص قبول کرے جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ اہل شریعت مین سے ہے اور جو بجالاوے اُن کامون کو جو آپنے کیے ہین وہ اہل طریقت مین سے ہے۔ اور جو دیکھے وہ چیزین کہ آپنے دیکھی ہین وہ اہل حقیقت مین سے ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے[۱] اَلشَّرِیْعَةُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَةُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَةُ اَحْوَالِیْ وَالْمَعْرِفَةُ رَاسُ اَعْمَالِیْ اللہ تعالی کے حکمون کے بجالانے اور جن چیزونکی اُسنے ممانعت کی ہے اُنسے بچنے پر ثابت قدم رہنا شریعت ہے۔ اور اللہ تعالی کے ذکر نا تمنا ہی پر مداومت کرنی طریقت ہے۔ اور سوائے خدائے تعالی سبکی نفی پر مداومت کرنی اور جز اُسکے کسی کا دہیان دلمین نہ آنے دینا حقیقت ہے۔ سارے اعضا کو اللہ تعالی کے احکام بجالانے مین قید کرنا اور اُسنے جن چیزون سے منع کیا ہے اُنکی طرف مائل ہونے سے باز رکھنا شریعت ہے۔ اور دل کا تصفیہ اسطرح کرنا کہ سب بری خصلتون کو اُسمین سے نکالکر اچھی خصلتون اور نیکیون کو اُسمین داخل کرنا طریقت ہے۔ اور غیر اللہ کو دفع کرنے سے روح کو جلا دینا حقیقت ہے۔ شریعت بدن کا شعار ہے۔ اور طریقت دل کا پیرہن ہے۔ اور حقیقت

---

[۱] ترجمہ شریعت میرے قول ہین اور طریقت میرے فعل ہین۔ اور حقیقت میرے حال ہین۔ اور معرفت میرے اعمال کا سر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

جان کا لباس ہے۔ شریعت ترک دنیا ہے۔ اور طریقت ترک عقبیٰ ہے۔ اور حقیقت ترک ماسوی اور حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچنا۔ شریعت بدن کا نجاست ظاہری سے پاک وصاف رکھنا ہے۔ اور طریقت بشریت کی کدورتون اور بری صفتون سے دل کی حفاظت کرنی ہے۔ اور حقیقت روح کا غیر حق سے دہونا اور نگاہ رکھنا ہے۔ شریعت کا اختیار کرنا کام اہل اسلام کا ہے۔ اور شریعت سے طریقت مین پہنچنا کام خواص کا ہے۔ اور طریقت سے بڑھ کے حقیقت کے میدان مین قدم رکھنا کام اخص الخواص کا ہے۔ شریعت اول مرتبہ ہے اور اُسکو عالم ناسوت و عالم ملک بھی کہتے ہین طاعت و عبادت ظاہر بدن کی اس سے متعلق ہے اور یہ عام مؤمنون ومسلمانون کا کام ہے۔ اور طریقت دوسرا مرتبہ ہے اور اس کا نام عالم ملکوت بھی ہے اور اس مرتبہ مین طاعت و عبادت دل سے متعلق ہوتی ہے اور خاص مؤمنون کا مقام ہے۔ اور حقیقت تیسرا مرتبہ ہے اور یہ عالم جبروت کہلاتا ہے اور یہ مرتبہ سرِ روح کی سیر کا مقام ہے اور انبیا علیہم السلام وخص اولیا رضی اللہ عنہم کا درجہ ہے اور یہ سب مرتبے دنیا مین حاصل ہوتے ہین۔ شریعت نفس کا مقام ہے۔ طریقت دل سے وابستہ ہے۔ حقیقت روح سے تعلق رکھتی ہے۔ پس نفس شریعت کے رستے سے عالم ملک سے عالم ملکوت تک پہنچتا ہے اور صفات دل کی حاصل کرتا ہے اور دل طریقت کے رستے سے عالم جبروت تک پہنچتا ہے اور روح کی صفات حاصل کرتا ہے۔ اور روح حقیقت کے رستے حضرت لاہوت تک پہنچتی ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہوا کہ جو کوئی شریعت کا بوجھ اٹھاتا ہے اُس کا حساب تجھ پر ہے۔ اور جو کوئی طریقت وحقیقت کا بوجھ اٹھاتا ہے اُس سے تو فارغ رہ کہ اُس کا حساب ہم پر ہے قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ذَرَّۃٌ مِّنْ اَعْمَالِ الْبَاطِنِ خَیْرٌ مِّنْ اَعْمَالِ الظَّاہِرِ[1] اور حقیت اور حقیقت مین یہ فرق ہے کہ حقیت صفت ہو اور حقیقت ذات ہو اسلئے کہ لغت کے بنانیوالے نے ہر لفظ کو کسی شے کے مقابلہ مین بنایا ہے پس وہ شے اُس لفظ کی حقیقت ہے جیسے انسان واسد یہ دو لفظ آدمی اور شیر کی ذات کے لئے وضع کئے ہین پس یہ ورکسی کی طرف اضافت نہین کئے جاسکتے

[1] ترجمہ فرمایا رسول نے اُسپر درود اور سلام ہو کہ ذرہ بھر باطن کے عملون مین سے بہتر ہو ظاہر کے بہت سے عملون سے ۱۲

اور کاملیت چار چیزون سے ہوتی ہے۔ اقوالِ نیک۔ افعالِ نیک۔ اخلاقِ نیک۔ شعارِ نیک۔ جسمین یہ چارون ہین کامل ہے۔ اور جسمین یہ سب اکٹھے نہین ہین وہ ناقص ہے اور جو ان چارون کی انتہا کے درجے کو پہنچے ہین انکو تصوف کی اصطلاح مین شیخ۔ و مقتدی و ہادی۔ و دانا۔ و کامل۔ و مکمل۔ و امام۔ و خلیفہ۔ و قطب۔ و جامِ جہان نما۔ و آئینۂ گیتی نما کہتے ہین

چوتھا رکن مقاماتِ ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت کے بیان مین

علمِ حقائق کے محققون و عالمون اور مدققون و کاملون نے مقاماتِ ناسوت و ملکوت و جبروت کے بہت سے اوصاف و معنی مختلف بیان کیے ہین لیکن مقام لاہوت کے بیان مین کہ عالم لامکان ذاتِ الٰہی ہے کسی نے دم نہین مارا اس لئے کہ یہ مقام شرح و بیان سے مستغنی ہے نہین جان سکتا اس کو مگر وہ کہ جس کو حقتعالی نے وہ مقام نصیب کیا ہو۔ پس مقام ناسوت کو عالمِ ملک و عالمِ خلق و عالمِ محسوس و عالمِ شہادت و عالمِ صورت و عالمِ جوارح و عالمِ ظاہر بھی کہتے ہین اور مقام ملکوت کو عالمِ امر و عالمِ معقول و عالمِ قلبی و عالمِ المعنی و عالمِ باطن بھی کہتے ہین۔ اور مقام جبروت کو عالمِ روح و عالمِ موجود بالقوت و عالمِ ماہیات و عالمِ کلیات و عالمِ باطن باطن و عالمِ غیب الغیب بھی نام ہین۔ اور حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی غوث صمدانی میران محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کو جناب رب الارباب سے خطاب ہوا کہ اے غوث اعظم ناسوت و ملکوت کے درمیان جو طریقہ ہے وہ شریعت ہے اور ملکوت و جبروت کے درمیان کا طریقہ طریقت ہے۔ اور جبروت و لاہوت کے درمیان کا طریقہ حقیقت ہے اے غوث اعظم جب تو ہمارے حرم محترم مین داخل ہونے کا ارادہ کرے ہرگز ملک پر التفات نہ کیجو اور نہ ملکوت پر نہ جبروت پر اس لئے کہ عالمِ ملکوت کا شیطان عالم ملک ہے اور عارف کا شیطان عالمِ ملکوت ہے اور واقف کا شیطان عالم جبروت ہے پس جو شخص ان مین سے کسی درجہ پر راضی ہوتا ہے ہماری درگاہ سے مطرود یعنی نکالا ہوا ہے لیکن ملک سایہ ملکوت کا ہے عالم ملک مین رہنے والون کے لئے اور وہ محبان دنیا ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دنیا کی طرف میل کرتا ہے حق تعالے اسکو دنیا کی آگ سے جلاتا ہے کہ وہ خاک

وہ خاک ہوجاتا ہے اور اُس سے کوئی کچھ نفع نہیں اُٹھا سکتا۔ اور ملکوت سایہ و عکس جبروت کا ہے۔ اِس عالم کے رہنے والے محبانِ عقبیٰ ہیں اُنکے حق میں رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص آخرت کی طرف میل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی آگ میں جلاتا ہے کہ وہ سُونا کُندن ہوجاتا ہے اور اُس سے نفع حاصل ہوتا ہے اور عالمِ جبروت و لاہوت کے درمیان والے فرقہ کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس رتبے کی طرف مَیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو اپنے نور سے جلاتا ہے کہ ایک جوہر قیمتی ہوجاتا ہے پس جو کچھ اِس جہان میں ہے اُسکو ملک کہتے ہیں اور جو کچھ اُس جہان میں ہے وہ ملکوت کہلاتا ہے اور جو کچھ اِن دونوں کے سوا ہے وہ جبروت ہے جبتک آدمی عالمِ ملک کو نہ پہچانے اور اُسکو پیچھے نچھوڑے عالمِ ملکوت تک نہیں پہنچ سکتا اور جبتک عالمِ ملکوت کو نجانے اور پیچھے نچھوڑے عالمِ جبروت تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور جبتک جبروت کو معلوم نکرے اور اُس کو پیچھے نچھوڑے مقام لاہوت تک پہنچنے کا رتبہ اُسکو نہیں حاصل ہوسکتا۔ اور ان تینوں عالموں میں سے ہر ایک عالم میں اللہ تعالےٰ کے بے نہایت خزانے ہیں محققوں نے کہا ہے کہ یہ آیہ کریمہ اِس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[۱] پس سالک کو چاہیے ایسا رستہ چلے کہ ملک سے بڑھکر ملکوت میں پہنچے اور وہاں ایسی سعی کرے کہ ملکوت سے رتبہ جبروت پر پہنچے پھر اسقدر کوشش کرے کہ مقام لاہوت پر قدم رکھے اور اس آیہ کریمہ کا جمال اُسکو منہ دکھاوے فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ[۲] اور عالم ملکوت دو قسم پر ہے ایک عالم ارواح اور وہ بھی دو طرح پر ہے علوی و سفلی۔ علوی جیسے آدمیوں کی روحیں اور فرشتے اور سفلی جیسے جنوں کی روحیں اور شیطان اور دوسرے حیوانوں کی روحیں دوسری قسم عالمِ ملکوت کی عالم نفوس ہے جیسے ملکوت نباتات جسکو نفس نامیہ کہتے ہیں اور عالم خلق اجسام سے عبارت ہے اور عالم امر ارواح سے اور عالم جبروت جلال ذات صفات سے جب حقتعالیٰ صفت جبروت سے کسی پر تجلی کرتا ہے نور بلکہ نہایت کمال ہیبت سے اُسپر ظاہر ہوتا ہے بے رنگ و کیف

۱ ترجمہ اور اللہ کے لیے ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے ۱۲ ۲ ترجمہ پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں جان ہر چیز کی ہے اور اسی کی طرف سب پھرینگے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور خلقت بشری کو محو اور آثار ہستی کے آشکارا کرتا ہے - اور مقام جبروت اللہ تعالی اُسکے فضل سے قاب قوسین واعلی علیین ہے اور اُسکے عدل سے اسفل السافلین ہے جس پر نوازش فرماوے تحت الثریٰ سے اعلی علیین مین پہنچاوے اور جس پر جلال عدل ظاہر فرماوے مقام قاب قوسین سے تحت الثریٰ مین گراوے اُسکے عدل کے آگے انبیا علیہم السلام بھی راہ گریز ڈھونڈھتے نظر آوین اور اُسکے فضل کے سامنے بڑے بڑے گنہگار بھی امید نجات سے اوپر نجات سرفرازی پاوین اور عالم لاہوت ان سب سے بڑھکر وہ عالم ہے کہ اُس کا عرش عزت ہے - اور اُس کی کرسی کبریا - اور اسکی لوح قدر ہے اور اُس کا قلم قضا - اور آسمان اُسکی عظمت ہے - اور کیوان[1] اُس کا قہر - اور برجیس اُس کا لطف ہے اور بہرام اُس کا جلال - اور خورشید اُس کا جمال - آگ اُسکی غضب ہے - اور آب اُس کا رحمت اور خاک اُس کی حکمت ہے - اور بقا اُس کی لم یزل ولا یزال[2] ہے جس کے دل کے آنکھوں کی روشنی کھولدی ہے اور بشریت کی صفتین اُس سے دور کردی ہین اُس کے لئے عالم غیب بھی عالم شہادت ہے اور بہت سے ممکنات اُسکو معلوم ہو جاتے ہین جو اور ون کو نہین معلوم ہوتے - مقدمہ تمام ہوا فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا عنوان اور اسمین دو معنی مذکور ہین **پہلا معنی** ایمان کی تحقیق اور اُس کی حقیقت اور اُسکے متعلقات کے بیان ہین **دوسرا معنی** اسم اللہ کے معنی اور اُسکے متعلقات کے بیان ہین **پہلا معنی** اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** ایمان کی تعریف اور اُسکے معنی کے ذکر مین - ایمان کے معنی تصدیق ہین - اور تصدیق یقین اور باور کرنا آدمی کا ہے اُس چیز کو کہ زبان سے کہتا ہے اور ایمان کا لفظ امن سے لیا ہے کہ خوف کی ضد ہے اور اُس کے معنی امین یعنی بے خوف ہونا ہے اور تحقیق اس مقام کی یہ ہے کہ جب کوئی خبر دینے والا کسی کو کسی چیز کی خبر دیتا ہے اور یہ شخص اُس چیز کی حقیقت نہین جانتا اُس سبب سے متردد ہوتا ہے کہ خبر دینے والا سچ ہے یا جھوٹ اور جب حقیقت اُس چیز کی اُسپر کھلجاتی

[1] کیوان سنیچر - برجیس مشتری - خورشید سورج یہ ستارونکے نام ہین ۱۲ [2] ترجمہ یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا ۱۲ منہ

ہے کہ ہرگز جھوٹ نہین ہے اور بیشک سچ ہے اور حق ہے باطل نہین ہے اس اعتقاد سے اپنے
تئین امین اور بے خوف کرتا ہے تردد سے دوسرے یہ کہ جب اعتقاد اس کا درست ہوگیا
اپنے نفس کو ہمیشگی کے عذاب سے امین جانتا ہے اور اللہ ہادی ہے اور راہ دکھانیوالا ہدایت
کیطرف **دوسرا بیان** ایمان کی حقیقت وماہیت کے کھولنے مین۔ معروض ہے کہ
اکثر علما قدس اللہ اسرارہم کا یہی مذہب ہے کہ ایمان نرے تصدیق کو کہتے ہین اور وہ دل سے
تعلق رکھتی ہے پس زبان سے اقرار کرنا ایمان کی حقیقت مین داخل نہین ہے بلکہ احکام اسلام جاری
کرنے کی شرط ہے اگر باوجود تصدیق واقرار کے کوئی کام کفر کا کرے جو دین اسلام کے خلاف ہو
شرع شریف مین اسکو کافر شمار کرتے ہین۔ پس بت کو سجدہ کرے یا گلے مین زنار ڈالے کافر ہو جاتی
اور یہ جو کہا ہے کہ ایمان واسلام متحد ہے مراد یہ ہے کہ ایمان کامل واسلام صحیح دونون ایک ہین اسلئے
کہ ہر ایک انہین سے بغیر دوسرے کے کامل نہین ہوتا کہ ایمان بغیر اعمال کے ناقص ہوتا ہے اور اعمال
بغیر ایمان مقبول نہین ہوتے اور بعضی اہل سلف اور محدثین سے جو منقول ہے کہ ایمان اقرار
زبانی اور تصدیق قلبی اور اعضا سے عمل کرنے کو کہتے ہین اس سے بھی ایمان کامل مراد ہے
یا مقصود انکا اپنے تئین بالکل اللہ تعالی کو سونپ دنیا اور خالص اسی کا ہو جانا ہے اسمین شک نہین
ہے کہ تصدیق درخت کی جڑ کی مانند ہے اور عمل صالح مثل شاخون اور پھولون اور پھلون کے
ہین پس نرے تصدیق واعتقاد کو بغیر اعمال کے کچھ بھی رونق حاصل نہین ہوتی اور اعمال بغیر
تصدیق کے صحیح ومعتبر نہین ہوتے۔ پس یہ معنی اُس ایمان کے جو کفر کی ضد ہے نہین ہو سکتے
نہین تو طاعت کے ترک کرنے سے کفر لازم آویگا۔ حالانکہ ایمان بغیر عمل کے ناقص ہوتا ہے اور
مومن وفاسق دونون پر ایمان کا لفظ بولا جاتا ہے ہان اگر گناہ ومعصیت کو حلال کہے تو کافر
ہو جاتا ہے۔ اگرچہ چھوٹا گناہ ہو۔ اور معتزلہ کے نزدیک فسق ایک درجہ ہے کفر واسلام کے درمیان
اور بعضی زیدیہ اور خارجیون کے نزدیک فاسق کافر ہو جاتا ہے اور ان دونون آیتون سے انکے
قول کا بطلان لازم آتا ہے اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ[۱] وَلَمَّا يَدْخُلِ
الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ[۲] اسواسطے کہ زبان کے اقرار اور اعضا کے اعمال کا محل دل نہین ہے اور

سلہ ترجمہ یہ وہ ہین جن کے دلون مین اللہ نے ایمان لکھدیا ہے ۱۲ سلہ اور جب داخل ہو گا تمھارے دلون مین ایمان ۱۲

یہ دونون آیتین صریح اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ محل ایمان کا دل ہے اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے تحقیق حال کو تیسرا بیان اس بات کے ذکر مین کہ ایمان دو طرح کا ہے مجمل و مفصل ایمان مجمل ان کلمونکا کہنا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ[۵۱] یا یون کہنا کہ قبول کیا مین نے دین اسلام کو اور جو کچھ اسمین ہے اور بیزار ہوا مین کفر اور طریقہ کفار سے اور اس سے جو اسمین ہے یا قبول کرنا اس سب کا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہین اور اُسکے بندونکو پہنچایا یہ سب ایمان مجمل کہلاتا ہے اور ایمان مجمل باتفاق علمار مقبول ہے اور اسمین کمی و زیادتی تصور نہین ہو سکتی مگر تفصیل مین ممکن ہے سا اور ایمان مفصل ان کلمونکا کہنا ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ[۵۲] اور اس آیہ کریمہ مین بھی ایمان مفصل مذکور ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا[۵۳] اس آیہ شریفہ کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ اسمین خطاب عام ہے مسلمانون اور کفار اور اہل کتاب و منافق اور سارے کفار کو شامل ہے اور معنی یہ ہین کہ اے مومنو جو دل سے ایمان لائے ہو زبان کے اقرار پر ثابت رہو اور طاعت و عبادت پر مواظبت کرو اور اے اہل کتاب جو بعضی کتابون اور بعضی رسولون پر ایمان لائے ہو ساری کتابون اور رسولون پر ایمان لاؤ اور اے منافقو زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہو دل سے ایمان لاؤ اور اے مشرکو تم مجمع ارواح مین روز الست ایمان لاچکے ہو اب وجود کے لباس مین اور دنیا کی حیات کے زمانہ مین ایمان لاؤ۔ یا اپنے معبودون باطل پر ایمان لائے ہو اب خدا سے برحق مستحق عبادت پر ایمان لاؤ اور محققون نے کہا ہے اسے برہان و دلیل کے حیثیت سے ایمان

---

۵۱ ترجمہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور صفتون کی ساتھ ہے اور قبول کئے مینے اسکے سب حکم ۱۲

۵۲ ترجمہ اس کا صفحہ ۵ کے حاشیہ پر گزرا ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ اے ایمان والو یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے نازل کی ہے اپنے رسول پر اور اس کتاب پر جو نازل کی تھی پہلے اور جو کوئی یقین نرکھے اللہ پر اور اسکے فرشتون پر اور اس کی کتابون پر اور اسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر وہ راہ سے دور پڑا بھول کر ۱۲ منہ

لانے والو کشف وعیان کے رستے سے ایمان لاؤ یا تصدیق کی رو سے ایمان لائے ہو اب
تحقیق کے طریق سے بھی ایمان لاؤ حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہٗ
سے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین منقول ہے کہ ہر طرفۃ العین مین اس وجود بشری کی نفی کرنی چاہیے
اور واجب الوجود کا اثبات کرنا چاہیے۔ لِاَنَّ وُجُوْدُکَ ذَنْبٌ اور سید الطائفہ[1] سے
منقول ہے کہ فرمایا پچاس برس سے مین ایمان لایا ہون جب سے اب تک ایمان تازہ کرتے رہین
ہون اور اب بھی کیے جاتا ہون

نظم

دمی بی حق زدن محض گناہ است	بخود مشغول بودن کفر راہ است
ترا ہر دم کشد پندار ہستی	سوی ظلمت سرای خود پرستی
خودی کفر است ونفی خویش کن زود	کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

نظم اردو

جو حق سے خالی اک دم بھی ہو تو برا ہی یہ معصیت	بخود مشغول ہونا کفر ہے اس رہ مین بے جمعیت
کہ یہ پندار ہستی تجھ کو ہر دم سر سے قائل ہے	بڑا ہی خود پرستی مین خدا سے اپنے غافل ہے
خودی ہے کفر کر اس کی نفی راہ طریقت مین	نہین موجود یہان حق کی سوا کوئی حقیقت مین

چوتھا بیان اس ذکر مین کہ ایمان کا کمال عذاب میزان کا مانع ہے اور جنت کے درجات
کے حاصل ہونے کا سبب اور باعث قرب حضرت رحمان ہے اور ایمان کا کمال ان چار چیزون
سے حاصل ہوتا ہے اول دل کی تصدیق دوسرے زبان کا اقرار تیسرے خدا تعالیٰ کے
سب حکمون کا بجا لانا اور جن چیزون کو اوسنے منع کیا ہے اونسے دور رہنا چوتھے ہر کام مین نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کی متابعت کرنی۔ جو کوئی ان چارون سے محروم ہے وہ کافر
مطلق ہے اور جو زبان کا اقرار رکھتا ہے اور دل کی تصدیق نہین رکھتا وہ منافق ہے اور اس کا
حال کافر سے بھی بدتر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ[2] الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ اور جو تصدیق واقرار دونون رکھتا ہے اور عمل نہین رکھتا وہ فاسق ہے اور

[1] یعنے حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے ۱۲ منہ [2] ترجمہ منافق نیچے کے طبقے مین ہونگے آگ کے ۱۲ منہ

Marfat.com

حال اُس کا یہ ہے کہ اگر اُسکے ساتھہ عدل کیا جاویگا تو جسقدر اُس سے بندگی مین قصور ہوا ہوگا اُس کا عذاب دوزخ مین بھگتنے کے بعد عذاب سے خلاصی پاکر بسبب ایمان کے جنت مین داخل کیا جاویگا اور اس عذاب کی اقل مدت ایک ساعت ہی اور اکثر مین اختلاف ہے اکثر علماء اسپر ہین کہ وہ ستر ہزار برس ہے چنانچہ احادیث اسپر بہت وارد ہین اور جو تصدیق و اقرار و عمل تینون رکھتا ہی لیکن اعمال مین سنت کی متابعت نہین کرتا وہ مبتدع و ضال ہے اور اُسکے حق مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَهْلُ الْبِدْعَتِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ[1] یعنی بدعتی دوزخیون کے کُتے ہین - اور جو تصدیق رکھتا ہے اور اقرار نہین رکھتا متکلمین کے نزدیک اور ایک روایت مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مؤمن ہی اور اللہ تعالی اور اُسکے درمیان ایمان کا معاملہ ہے لیکن احکام شرعی کا اُسپر جاری ہونا اقرار پر موقوف ہی اور متاخرین کا یہ مذہب ہی کہ اگر وہ اقرار پر قادر ہے اور نکیا تو مومن نہین ہے اَللّٰهُمَّ دَوِّمْنَا عَلٰى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ

پانچوان بیان

اسلام کے معنی کی تصریح مین اور اُس چیز کے ذکر مین جو اسلام سے مناسبت رکھتی ہے لغت مین اسلام انقیاد یعنی قبول کرنے کو کہتے ہین جیسا کہ ایمان تصدیق کو کہتے ہین اور شرع مین اسلام باور اور قبول رکھنا اُن احکام و اخبار کا ہے جو اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السلام کے واسطے سے بھیجی ہین پس ظاہر ایمان و اسلام کے لفظون مین کچھ فرق نہین ہے اسواسطے کہ اُن دونون مین سے ایک کا ترک کرنا ممکن نہین ہے یعنی ایمان بغیر اسلام کے نہین ہوتا اور اسلام بغیر ایمان کے صورت نہین قبول کرتا اور قرآن مجید مین بھی ان دونون نامونکے اتحاد کی طرف اشارہ ہے حقتعالی نے موسے علیہ السلام کے قوم کی طرف خطاب کرکے فرمایا ہے اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ[2] تبصرہ مین ہے کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہے اور یہ دونون نام آپس مین مترادف ہین یعنی یہ دونون لفظ ایک ہی معنی مین آتے ہین پس ہر مومن مسلمان ہے اور ہر مسلمان مومن ہے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے معنی پوچھے ہیں فرمایا بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ[3]

[1] ترجمہ اے اللہ ہمیشہ رکھ ہمکو سیدھے رستے پر ۱۲ [2] ترجمہ اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو ۱۲ [3] ترجمہ اسلام کی پانچ چیزین ہین - ایک شہادت یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا رسول ہے ۱۲ باقی حاشیہ صفحہ (۲۱) پر ہے -

Marfat.com

وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی اسلام کی بنا داپنچ چیزون پر رکھی ہے اول گواہی دینی کلمہ طیبہ کے ساتھہ دوسرے پانچون وقت نماز پڑھنی تیسرے مال کی زکوٰۃ ادا کرنی چوتھے ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھنے پانچوین حج خانہ کعبہ کا کرنا اُس کو جو زاد راحلہ پر قدرت رکھتا ہو اور

دین کا لفظ عام ہے مستعمل ہے اور بولا جاتا ہے مجموع ایمان و اسلام اور فروع و اصول و اعتقادات و معاملات پر اور امام انام رئیس اہل اسلام ابو منصور ماتریدی قدس اللہ روحہ نے فرمایا ہے کہ اسلام خدائے تعالی بے کم و کیف کے معرفت سے عبارت ہوا اور اُس کی جگہ سینہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ اور ایمان اللہ تعالی کی الوہیت کی معرفت سے مراد ہے اور اُس کا مقام دل ہے قولہ تعالی حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ اور معرفت حقتعالی کو اُس کے کمال کے صفات سے پہچاننے کو کہتے ہین اور اُس کا محل قلب کا درمیان ہے قولہ تعالی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور توحید حق سبحانہ و تعالی کی معرفت ہی قولہ تعالے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اہل تحقیق نے کہا ہے کہ سینہ بمنزلہ مشکوٰۃ یعنی طاق کے ہے اور دل بمنزلہ زجاج یعنی شیشہ کے اور فواد بمنزلہ مصباح یعنی چراغ کے اور سر کہ صاف فواد ہے بمنزلہ نور مصباح کے ہے اور اُس کو خفی مین کہ ایک لطیفہ کا نام ہے پوشیدہ رکھا ہے اور بعضون نے اُس کو نور ہدایت کا کہا ہے کہ بندہ کا ہرگز اُسمین کچھہ تصرف نہین ہے اور حقتعالی کی عنایت پر موقوف ہی جب وہ چاہتا ہے کسی بندہ کو اپنی درگاہ مقدس کا رستہ دکھانا اُسکے لطیفہ خفی مین وہ نور ہدایت کا القا کرتا ہی چنانچہ اپنی کلام پاک مین اُس نور کا ذکر یون فرمایا ہے فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ بعد اُس کے

---

۵۱ بقیہ (۴۹) دوسرے نماز قائم کرنی تیسرے زکوٰۃ دینی چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنے پانچوین بیت اللہ شریف کا حج کرنا اُسکے لئے کہ راہ خرچ کی طاقت رکھتا ہو ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ آیا پس وہ شخص کہ کھولدی اللہ تعالی نے چھاتی اُس کی اسلام کے لئے ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ اور لیکن اللہ نے محبت والدی کیا تمہارے دلون مین ایمان اور اچھا دکھلا دیا اُسکو تمہارے دلون مین ۱۲ منہ ۵۴ ترجمہ جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی کہاوت اُس کی روشنی کی جیسے ایک طاق اُسمین ایک چراغ ہے دھرا ایک شیشہ مین ۱۲ منہ ۵۶ ترجمہ سو وہ اُجالے مین ہے اپنے رب کی طرف سے ۱۲ منہ

Marfat.com

وہ نور حضور نہایت سرور سے بسر پر چمکتا ہے اُسوقت بندہ کو اُسمین تصرف حاصل ہوتا ہے پھر اُس کا پرتو فواد پر پڑتا ہے اور معرفت کا آفتاب فواد کے آسمان سے تابان ہوتا ہے اور بندہ عارف باللہ ہوجاتا ہے پھر وہ نور قلب پر چمکتا ہے اور دل مین ایمان پیدا ہوتا ہے بعد اُس کے سینہ پر سایہ ڈالتا ہے اور اسلام ظاہر ہوتا ہے پھر اطراف عالم مین پھیلتا ہے اور اُسوقت بندہ اُس نور کے تقاضے سے منہیات سے بچتا ہے اور احکام شرعی بجالاتا ہے اور مؤمن موقن بنجاتا ہے اور ملت کا لفظ از روے لغت املاء سے نکلا ہے اور شریعت مین ملت اُن امور دین کو کہتے ہین جو لکھے گئے ہون اور بندہ اُنکو قبول کرے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ حقتعالی نے فرمایا[1] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ حِصۡنِی مَنۡ دَخَلَ حِصۡنِی اَمِنَ عَذَابِی یعنی توحید میرا قلعہ نہایت استوار ہے جو کوئی اس قلعہ کی پناہ مین آتا ہے اور ایمان کی سرکار سے امن کا پروانا اُسکو ملجاتا ہے اور وہ عرفان کے باغ کی سیر کرتا ہے اور فردانیت کے مرکب پر سوار ہوکر وحدانیت کے میدان مین اُس کو دوڑاتا ہے اور ملت احمدی کے حصار کا ساکن بنجاتا ہے جب وہ تلاطم امواج دریاے محن اور تراکم تلاطم فتن کی مصیبت کے وقت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن پکڑکر اس قلعہ استوار کی پناہ مین آتا ہے بسبب اِن منجنیقون مذکورہ سے مصئون اور نفس و شیطان کے مکرون سے مامون ہوتا ہے اہل اشارت نے اس کلمہ شریف کی تشبیہ کی وجہ حصن حصین سے یون بیان کی ہے کہ اُسکے زمین دین محمدی ہے اور اُس کی بنیاد یقین احدیت ذات الٰہی ہے اور اُس کا حصار قرآن شریف ہے جسمین ایکسو چودہ برج ہین سورتون کے اور چھ ہزار دوسو کئی تیرانداز ہین آیات بابرکات کے اور ستر ہزار چارسو کئی کنگرے ہین کلمات طیبات کے اور تین لاکھ بائیس ہزار تین سو بہتر شعلین حروف کے ان کنگرون پر روشن ہین اور اس قلعہ کے دو دروازے ہین۔ اقرار۔ وتصدیق۔ اور اُس کی چار حدین ہین۔ معرفت۔ ویقین۔ وصدق۔ واخلاص۔ اور اُسمین نماز وروزہ وزکوٰۃ وحج کی عمارات ہین اور اعمال صالحہ سے اُس کی مضبوطی ہے۔ اور خوف الٰہی کی خندق اُسکے گرد ہے اور اُس خندق پر اللہ تعالی کی رحمت کے امید کا پل ہے۔ اور دین کے مجتہد اور علماء

[1] ترجمہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو کوئی میرے قلعہ مین داخل ہوا بے خوف ہوا میرے عذاب سے ۱۲ منہ

Marfat.com

اور عابد اُس کے حارس و چوکیدار ہین شیطان اور اُسکے اعوان بے انتہا باغی ہین جن کا لشکر صف بر صف چارون طرف سے اس قلعہ کو گھیر رہا ہے اور ہر سمت سے مکر و غدر کے تیرون کی بوچھار کر رہا ہے جو لوگ اس حق تعالی کے حصار مین متحصن ہین ابلیس لعین اور اُسکے لشکر کے مکرون سے امان مین ہین وَاللّٰهُ الْهَادِیْ اِلَی الْحَقِّ[۵۱] وَاِلَیْهِ السَّبِیْلِ[۵۲]

چھٹا بیان اللہ تعالی کے اسمار و صفات پر بطور اجمال ایمان لانے کے بیان مین۔ بناے ایمان یہی ہے کہ آدمی جان لے کہ حق تعالی ہمارا خدا ہے اور عالم کا سواے اُسکے اور کوئی خدا نہین ہے وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ[۵۳] اور ایسا معبود ہے کہ اُس کا کوئی ہمتا اور انباز نہین ہے لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ[۵۴] اور ایسا زندہ ہے کہ زندگی اُس کی غذا کی محتاج نہین ہے وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ[۵۵] اور ایسا عالم ہے کہ کوئی چیز اُس سے چھپی نہین ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ[۵۶] اور ایسا متکلم ہے کہ اُسکے کلام مین آواز و حرف و نغمہ و نوا نہین ہے وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَكْلِیْمًا[۵۷] اور ایسا سمیع ہے کہ اُس کو کری نہین ہے اور ایسا دیکھنے والا ہے کہ اُسکو کوری نہین ہے وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ[۵۸] ایسا بادشاہ ہے کہ اُس کی سلطنت کو کبھی نقصان و زوال نہین ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ[۵۹] ایسا جبار ہے کہ اُسکو کسی سے خوف و امید نہین ہے سُبْحَانَهٗ هُوَ الْغَنِیُّ[۶۰] ایسا قہار ہے کہ کسی کو اُسکے سامنے چون و چرا کی مجال نہین ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ[۶۱] ایسا غفار ہے کہ اُس کی بخشش مانگنے پر سو توقف نہین ہے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا[۶۲] ایسا حفاظت کرنے والا اور نگہبان ہے کہ اُس کی حفاظت بندون سے کبھی جدا نہین ہوتی قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ[۶۳]

---

۵۱ ترجمہ اور اللہ ہدایت کرنے والا ہے حق کی طرف اور اُسی کی طرف ہے رستہ ہدایت کا ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ اور معبود تمہارا معبود ہے ایک ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ نہین ہے اُس کی مانند کوئی چیز ۱۲ منہ ۵۴ اور سب کو کھلاتا ہے اور آپ نہین کھاتا ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے ۱۲ منہ ۵۶ نغمہ آواز نرم ۱۲ منتخب نوا آواز نالہ انسان و مرغان ۱۲ برہان ۵۷ ترجمہ اور کلام کیا اللہ نے موسے سے کلام کرنا ۱۲ منہ ۵۸ ترجمہ اور وہ سُنتا ہے اور دیکھتا ہے ۱۲ منہ ۵۹ ترجمہ کہہ تو۔ اے اللہ مالک ملک کے ۱۲ منہ ۶۰ ترجمہ پاک ہے وہ بے پروا ہے ۱۲ منہ ۶۱ ترجمہ نہین پوچھا جاتا اُس چیز سے کہ کرتا ہے ۱۲ منہ ۶۲ ترجمہ اور ہے اللہ بخشش کرنیوالا مہربان ۱۲ منہ ۶۳ ترجمہ کہہ کون حفاظت کرتا ہے تمہاری رات کو۔ اور دن کو ۱۲ منہ

Marfat.com

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ایسا قدوس ہے کہ کسی طرح کی آفت اُسپر روا نہیں ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ایسا رحمان ہے کہ رحمت اُس کی پوشیدہ نہیں ہے كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ایسا مونس ہے کہ بندہ سے ایک لمحہ جدا نہیں ہوتا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
ایسا محبوب ہے کہ اُسکے دوستون کو اُسکے جمال کے مشاہدہ بغیر ہرگز چین نہیں ہے قُلْ
بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ایسا مذکور ہے کہ اُس کی یاد بغیر دلون
کو آرام و کل نہیں ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ایسا منظور ہے کہ صاحبدلون
کے دلون کی آنکھین سوائے اُسکے دیدار کے کسی چیز کے دیکھنے سے بینائی نہیں حاصل
کرسکتین اَلَمْ تَرَ كَيْفَ رَبُّكَ ایسا حکیم ہے کہ مشتاقون کے دلون کے درد بے درمان کی اُسکے
وصال کے مرہم بغیر اور کوئی دوائی نہیں ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ایسا
کریم ہے کہ کسی نامراد کی مراد اور دعا اُسکی درگاہ سے رد نہیں ہوتی اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ ایسا اول ہے کہ اولیت اُس کی بے ابتدائی ہے كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ
مَّعَهٗ شَيْءٌ ایسا آخر ہے کہ آخریت اُسکی بے انتہائی ہے كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
ایسا ظاہر ہے کہ کوئی ظاہر اُس سے ظاہرتر اور ہویدا نہیں ہے سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ
وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ ایسا باطن ہے کہ کوئی باطن اُس سے زیادہ پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے وَمَا
قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ایسا محتجب ہے کہ اپنے عارفون کے دل کے سوا کسی پر ہویدا نہیں
ہے وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ایسا غالب ہے کہ کسی کو اُسپر غلبہ و استیلا نہیں ہے

۵۱ ترجمہ بڑا ہے اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اُس کا ۱۲ منہ ۵۲ لکھا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت
کرنا ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو ۱۲ منہ ۵۴ ترجمہ تو کہہ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت
کے ساتھ سو اسی پر چاہیے خوشی کرین ۱۲ منہ ۵۵ ترجمہ آگاہ ہو اللہ کے ذکر کے ساتھ مطمئن ہوتے ہین
دل ۱۲ منہ ۵۶ ترجمہ نہین دیکھا تو نے کیونکر تیرے رب نے ۱۲ منہ ۵۷ ترجمہ اور جب مین بیمار ہوتا ہون پس وہ
مجکو شفا دیتا ہے ۱۲ منہ ۵۸ ترجمہ کون قبول کرتا ہے مضطر کی دعا جب وہ دعا کرتا ہے ۱۲ منہ ۵۹ ترجمہ تھا اللہ
اور نہ تھی اُسکے ساتھ کوئی چیز ۱۲ منہ ۶۰ ترجمہ سب چیزین ہلاک ہونے والی ہین مگر اللہ کی ذات ۱۲ منہ ۶۱
قریب ہے کہ دکھاوینگے ہم اپنی نشانیان جہانین اور اُنکے نفسون مین ۱۲ منہ ۶۲ ترجمہ اور نہین جانا اللہ کو حق جاننے
اُسکے کا ۱۲ منہ ۶۳ ترجمہ اور اپنے نفسون مین آیا پس نہین دیکھتے ہو ۱۲ منہ + + + + + + + +

وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ؎ ایسا دستگیر ہے کہ عاجزون کو اُس کی درگاہ کے سوا کہین پناہ نہین ہے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ؎ ایسا قبول کرنیوالا ہے کہ اُسکی رحمت ہر حال مین بندونکی شامل ہے اور کسی گنہگار کو رد نہین کرتی قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ایسا بخشنے والا اور کریم ہے کہ کسی مانگنے والے کو سوال کے وقت نہین نہین فرماتا وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ایسا رفیق ہے کہ ہر ایک کام کے سرانجام کرنے مین اس سے زیادہ کوئی ہمارے نزدیک نہین ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؎ قطعہ

سر بسر ذرات عالم مظہر انوار اوست — جملہ را آئینہ دار حسن دلبر کردہ اند
عکس نور ذات بر مرآت جان شد منعکس — زین مرایائی کہ باجنسش برابر کردہ اند

قطعہ

ہمارے ماہی ہر ایک ذرہ مین سارے عالم کے نور اس کا — جہان مین کیا چیز ہو وہ ایسی نہین ہے جسمین ظہور اس کا
ہی منعکس عکس نور حق سے ہر ایک جا نکا جو آئینہ ہے — تجلی ہی ایک ہی وہ ہر جا جدا جدا ہے یہ طور اس کا

اَللّٰھُمَّ حَسِّنْ خَلْقَنَا وَاَخْلَاقَنَا

ساتوان بیان اللہ تعالی پر مفصل ایمان لانے کے ذکر مین

اور اسمین سات مرتبہ ہین **پہلا مرتبہ** صفات کی شرح مین کہ اللہ تعالے پر ایمان لانا مسبوق ہے اُسکی معرفت پر اور اُسکی معرفت کی نہایت نہین اور اس راہ کے چلنے والون کے سفر کی انتہا نہین ہے اور اس تمام کائنات کے پیدا کرنے کا اصلی فائدہ اظہار کرنا اسی معرفت کا ہے بمقتضای کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ اور وہ جو فرشتون اور نبیون اور ولیون نے جن وانس مین سے حقایق معرفت معلوم کیے ہین اور اُنکو قید کتابت مین لائے ہین سب کا سب حقایق معرفت الہی کی نسبت دریای بیکران مین سے ایک قطرہ ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ؎ فرد عقلے کہ می برد قدمی دل زدست او چون آورد بمعرفت کردگار پا

بیت

ہیہات ہو جبکہ عقل دم عجز دم بدم — میدان معرفت مین رکھے کیونکہ وہ قدم

ترجمہ اور وہ قہر کرنے والا ہے اپنے بندون پر ۱۲ ترجمہ دوڑو اللہ کی طرف ۱۲ ترجمہ کہہ اے لوگو جنہون نے زیادتی کی اپنے نفسون پر بسبب گناہ کرنے کے ناامید نہو اللہ تعالی کی رحمت سے ۱۲ ترجمہ اور کہا تمہارے رب نے م

Marfat.com

الغرض معرفت کی حقیقت تک پہنچنا تو نہایت مشکل ہے لیکن جسقدر عوام کے ایمان کی صحت
کو ضرور ہے حوالہ قلم ہوتی ہے ہر ذی عقل پر واضح ہے کہ کوئی بنا بغیر بانی کے نہین بن سکتی
اور کوئی نقش بدون نقاش کے صورت نہیں قبول کر سکتا اگر عاقل اپنی ذات مین نظر کرے
کہ کسقدر نعمتین بے اندازہ آدمی مین پوشیدہ ہین اور ظاہر ہین موجود ہین اور آسمان و زمین و
ستارے اور آنا جانا رات دن کا اور فصلون کا اور زمین پر معادن و نباتات و حیوانات کا پیدا
ہونا اور طرح طرح کے میوے اور پھل وغیرہ سب اشیا اس عالم کی کس کس خوبی سے پیدا ہوئے ہین
اور کیا کیا حکمتین اُنمین پوشیدہ ہین تو ضرور اُسکو یقین ہو جاوے کہ بے شک اس عالم کا
کوئی صانع اور پیدا کرنے والا ہے جس نے اس خوبی سے اسکو آراستہ کیا ہے اور جان جاوے
کہ ان سب کا بنانے والا بڑا ہی دانا اور عالم ہے اس لئے اس ساری مخلوقات مین سے ہر
چیز مین اسقدر فائدے بے حد کہ نظر آتے ہین رکھتے بے علم سے ممکن نہین ہو سکتے اور یہ بھی
جان لیوے کہ اس جہان کا صانع ہر چیز پر قادر و توانا ہے کیونکہ ایسی باعظمت اور اتنے بڑے بڑے
کام بدون قدرت کامل کے کسی کو میسر نہین آسکتی اور پھر یہ بھی اُسکو یقین ہو جاوے کہ وہ
خالق مُرید یعنی ارادہ کرنے والا اور چاہنے والا بھی ہے کسواسطے کہ کوئی چیز موجود نہین ہو سکتی مگر
ارادہ اور چاہنے سے اس لئے کہ نسبت قدرت کی وجود اور عدم ممکن الوجود دونون کے ساتھ
برابر ہے پس ضرور درکار ہے ایسی صفت کہ ان دونون مین سے ایک کو ترجیح دے سکے اور وہ
ارادہ ہے اور یہ بھی اُسکو معلوم ہو جاویگا کہ وہ صانع حی و زندہ ہے اس سبب سے کہ علم و قدرت
و ارادہ بے حیات ممکن نہین ہے اور یہ بھی اُسپر کھل جاویگا کہ وہ سمیع و بصیر یعنے سُننے دیکھنے والا
ہے بے آنکھہ اور کان کے کوئی چیز مسموعات و مبصرات مین سے اُسپر پوشیدہ نہین ہے دوسرے
مرتبہ اسمین کہ وہ متکلم یعنی کلام کرنے والا ہے بغیر دہان و زبان کے ایسے کلام کے ساتھہ کہ
جو اُسکے لائق ہے اطلاق یعنی اللہ تعالی پر متکلم کا لفظ بولنے مین تمام علما ے کلام کو اتفاق
لیکن اسکے معنی مین اختلاف ہے اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ اُس کا کلام حرف و صوت سے
پاک ہے اس لئے کہ حرف صوات حادث ہین انشاء اللہ اسکی تحقیق و تفصیل اُس کی کتابون پر ایمان
لانے کے بیان مین ظاہر ہو جاویگی - مجمل بیان یہ ہے محال ہے کہ ذات قدیم محل حوادث ہو بلکہ

Marfat.com

اللہ تعالی کا کلام معنی ہے جو اُس کی ذات کے ساتھ قایم ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ اُسکے متکلم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ آواز و حروف معینہ کا بندون مین پیدا کرنے والا اور موجود کرنے والا اشیاء کا ہے بمجرد امر کن اور مذہب حنفی کے امام خصوص علم الہدی رئیس اہل سنت وجماعت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اور اُنکی اتباع کہتے ہین کہ تکوین صفت ازلی حقتعالی کی ہے یعنے وہ ازل مین اشیا کا پیدا کرنے والا ہے اور مکونات یعنی پیدا ہونے والی سب چیزین حادث ہین جیسا کہ اُسکی ربوبیت کی صفت ازل مین اُسکے لیے متحقق ہے بغیر مربوبیت کے اور خالقیت کی صفت بدون مخلوقیت کے اور تکوین کے صفت اس آیہ کریمہ سے ثابت ہے [ف] إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اس لئے کہ یہ آیہ اسپر دال ہے کہ ایجاد و تاثیر قدرت و ارادہ کے سوا ایک اور امر ہے کہ وہ صفت ازلی ہے کہ اُسکے سبب سے ہر چیز پیدا ہوتی ہے اپنے اپنے وقت مین اور اشاعرہ اس امر کی نفی اور صفات سابقہ کی طرف رجوع کرتے ہین اور جو شبہ وہ یہان وارد کرتے ہین وہ ساری صفات پر وارد ہو سکتا ہے اور باوجود اسکے وہ بھی صفات کے ازلی ہونے کے قائل ہین پس نزاع دعوی اسکی نفی اور اُس کے اثبات کا موجب نہین ہو سکتا تیسرا مرتبہ اسمین کہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اسواسطے کہ اگر ہمیشہ سے نہو تو حادث ہوا اور حادث کا ایک اور صانع ہونا چاہیے پس وہ مصنوع ٹھہرا نہ صانع حقیقی دوسرے یہ کہ جو حادث ہے وہ نقصان سے خالی نہین ہے اور جسمین نقصان ہو اُسکو قدرت کے کمال کی طرف اضافت نہین کر سکتے اسلیے کہ اگر اُسکو قدرت کا کمال ہوتا تو اپنے تئین ناقص کیون رہنے دیتا اور پیدائش عالم کے ذکر مین اسپر دلیل لا چکے ہین کہ صانع جل عظمتہ اپنی قدرت مین اکمل ہے اور قدرت مین کامل وہی ہے کہ اُسکی ذات نقصان سے منزہ ہو اور اس سے یہی نکلا کہ حق سبحانہ تعالی ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہیگا اور دلیل ابدیت کی بعینہ دلیل قدم کی ہے اس لئے کہ قدیم پر عدم جائز نہین ہے **چوتھا مرتبہ** اسمین کہ وہ قیوم ہے یعنی خود قایم ہے اور اوروںکو قایم رکھتا ہے اگر اُس کا فیض و رحمت ایک لحظہ خلقت کی نگہبانی نکرے تمام مخلوق معدوم ہو جاوین اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ پیدا کرنے والا واحد یعنی ایک ہے اور اُس کا

ف سوا اس کے نہین کہ جب امر اُس کا ارادہ کرتا ہے کسی چیز کا کہتا ہے اُس کو ہو جا پس ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

اشعار اظہار کرنا مشہور کرنا

Marfat.com

کوئی شریک وانباز نہین ہے اگر ہوتا سارا عالم خراب اور بے انتظام ہوجاتا جیسا کہ دو بادشاہون
کی سلطنت مین ہوجاتا ہے قال اللہ تبارک وتعالی لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ؂۱
دوسرے یہ کہ اگر حقتعالی کے شریک ہوتی کئی قدیمون کا تعدد یعنی گنتی لازم آتی اور یہ محال ہے
اور جو ایک قدیم دوسرا حادث ہوتا وہ صانع نہو سکتا اور جو دونون حادث ہوتے کوئی سا
بھی خدائی کے لائق نہوتا واللہ اعلم پانچوان مرتبہ اللہ تعالی کے تنزیہ کی صفات کے بیان
مین اور وہ یہ ہین کہ حضرت حق سبحانہ تعالی جسم سے منزہ ہے اسلئے کہ جسم مرکب ہوا اور مرکب
اپنے اجزا کا محتاج ہے اور اجزا اسکے غیر ہین اور جو محتاج غیر کا ہو وہ خدائی کے لائق نہین
ہے اور مبرا ہے جہت ومکان سے کیونکہ وہ جہت ومکان کا پیدا کرنے والا ہے اور پیدا
کئے گئے کے وجود سے اسکے پیدا کرنیوالی کا وجود پہلے ہونا ضرور ہے فَهُوَ الْآنَ عَلَى مَا عَلَيْهِ كَانَ
بِلَا تَحْوِيلٍ وَنُقْصَانٍ ؂۲ اور پاک ہے زمانہ سے یعنی زمانی نہین ہے اور زمانی وہ چیز ہے کہ ممکن نہین ہے
اس کا حاصل ہونا مگر اسکے زمانہ مین اور یہ اس چیز کے تغیر کا سبب ہے جسکی مقدار زمانی ہو پس
جسمین بالکل تغیر نہوا اسکو زمانہ سے تعلق نہین ہو سکتا اور جب یون کہا جاوے کہ خدا تعالی ازل
مین موجود تھا یا موجود ہے اس یا اس زمانہ مین یا موجود ہوگا ابد مین اس سے یہ مراد نہین ہے
کہ اس کا وجود ان زمانون مین واقع ہے یعنی مذکور بلکہ اسکے وجود کا ان زمانون سے نزدیک ہونا
مراد ہے بے اسکے کہ ان زمانون سے متعلق ہو اور بری ہے جوہر یعنی اس چیز سے جو اپنی ذات
سے قائم ہو اور عرض یعنی اس کیفیت سے جو جوہر کے ساتھ قائم ہو اسواسطے کہ جوہر و عرض
بغیر کسی کے بدون سمجھا نہین جاتا اور واجب الوجود ممکن نہین ہوتا اور ایسی صفت سے متصف نہین ہوتا
جو حادث ہو یعنی عدم کے بعد موجود ہوئی ہو اس سبب سے کہ جس صفت سے ذات باری سبحانہ
متصف ہو ضرور ہے کہ وہ صفت کمال کی ہو پس اگر یہ صفت پہلی نہ تھی تو اس کی ذات کا اس
کمال کی صفت سے خالی ہونا کسی وقت مین لازم آتا ہے اور خالی کمال کی صفت سے نقصان
ہے اور نقصان اسکی ذات مین روا نہین ہے اور پاک ہے الوان یعنی رنگون اور طعوم یعنی مزون

؂۱ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی بزرگ و برتر نے اگر ہوتے ان دونون یعنی زمین و آسمان مین کئی خدا البتہ خراب و برباد
ہوجاتے ۱۲ منہ ؂۲ ترجمہ اور وہ اب بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ تھا بغیر پھرنے - اور نقصان کے ۱۲ منہ

اور روایح یعنی بوئون اور باقی ان کیفیتون سے جو محسوس یعنی دریافت ہوسکین اور کیفیتون نفسانیہ
سے جیسے خوشی وغم وحسد وخوف ودرد اور لذات حسیہ یعنی اُن لذتون سے جنکو قوت حس
دریافت کرسکے اسواسطے کہ یہ سب امور جسمون کے ساتھ مخصوص ہین اور بقاے عناصر کے
تابع ہین اور لذات عقلی مین اختلاف ہے لیکن ملت نے اُسکی نفی کی ہے اور منزہ ہے کسی ذات
کے ساتھ متحد ہونے سے حقیقت مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ مثل سے
مراد یہان وہ شخص ہے کہ حقیقت مین متحد ہو اسلئے کہ اگر مماثلت متحقق ہو تو ضرور مخالفت بہی
متعین ہو تا ممتاز ہو جاوے اور ما بہ الاشتراک یعنی وہ چیز جس سے دو اشیا مین شرکت
ہو جاوے ما بہ الامتیاز یعنی اُس چیز کا جس سے دو اشیا مین جدائی و تمیز ہو جاوے غیر ہوتا ہے
پس اُس کی ذات واجب مین ترکیب لازم آتی ہے اور یہ وجوب کی منافی ہے اور اُس کا اتحاد
اُسکے غیر کے ساتھ اور اُس کا حلول اُسکے غیر مین جائز نہین ہے اور جس کا یہ اعتقاد ہو وہ کافر
ہے کسواسطے کہ اتحاد اسکو کہتے ہین کہ ایک چیز بعینہ دوسری چیز ہو جاوے اور یہ مماثلت ہے
اور حق سبحانہ تعالی مثل سے منزہ ہے اور حلول اسکو کہتے ہین کہ ایک موجود دوسرے موجود کے
ساتھ قائم ہو خواہ بر سبیل تبعیت ہو جیسے سیاہی کپڑے پر خواہ براہ تمکن ہو جیسے جلوس جسم
مکان مین پس حلول کے اگر پہلے معنی لیئے جاوین تو حلول کرنے والے کی عرضیت کو مستلزم ہے اور
جو دوسرے معنی لیئے جاوین تو مکان مین تمکن لازم آتا ہے اور یہ دونون اُسکی ذات پاک مین محال
ہین اور مشائخ طریقت سے منقول ہے کہ سالک جب سلوک کی نہایت کو پہنچتا ہے اور اُسکی ہستی
فانی ہو جاتی ہے اور وہ باقی ببقاے حق ہو جاتا ہے کہ اسکو فنا فی التوحید کہتے ہین یہ مرتبہ
اتحاد و حلول کے قسم سے نہین ہے اسلئے اتحاد و حلول غیر سے ہوتا ہے اور یہ فانی بالکل اپنی
نفی کر دیتا ہے پس حلول و اتحاد اس جا محال ہے کیونکہ وحدت مین دوئی ضلال ہے اللّٰھم
باعِدْنا مِنْھا چھٹا مرتبہ صفات جمال و جلال کے ذکر مین بعض اہل تحقیق کی اصطلاح
مین صفات ثبوتی کو جمالی کہتے ہین اور صفات سلبی کو جلالی اور بعض کی اصطلاح مین صفات
ثبوتی کو صفات اکرام و صفات تنزیہی کو صفات جلال کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اس آیہ کریمہ مین
انہین دونون قسمون کی طرف اشارہ ہے تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک اسمار وصفات الٰہی توفیقی ہین یعنی شرع سے سننے پر موقوف ہین پس جو اسمار وصفات قرآن مجید وحدیث صحیح مین وارد ہوئے ہین اُنکے سوا اور لفظ کا اطلاق جائز نہین ہے اگرچہ اُس لفظ کے معنی اسمار وصفات شرعی کے مطابق یا لفظ اُسکے قریب ہون مثلاً خدا یتعالیٰ کی ذات پر لفظ معرفت کا بجاے علم کے اور لفظ عشق کا بجاے محبت کے اور سخا کا بجاے جود کے بولنا روا نہین ہے[۵۱] اس لئے کہ یہ لفظ قرآن وحدیث مین اللہ تعالیٰ پر نہین بولے گئے اور لفظ موقن کا اطلاق بھی حقتعالیٰ پر جائز نہین ہے اس لئے کہ یقین کا لفظ عرب کی زبان مین عرب کے اس کلام سے نکالا گیا ہے اَیْقَنَ الْمَاءُ فِی الْحَوْضِ[۵۲] یعنی جمع ہوگیا حوض مین پانی اور اصطلاح مین یقین ایسے علم کو کہتے ہین کہ بہ سبب پے درپے حاصل ہونے بہت نشانون کے مجموعہ اُسکا جو جزم کو مفید ہو حاصل ہو جاوے اور یہ معنی حقتعالیٰ کی ذات مین محال ہین وَاللّٰہُ الْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالِ[۵۳]

ساتوان مرتبہ اس بات کے بیان مین کہ اللہ تعالیٰ کی صفتین نہ ذات ہین نہ غیر ذات صفتین ذات اسواسطے نہین ہین کہ صفت عین موصوف نہین ہوسکتی مثلاً اگر کوئی کہے کہ میرا معبود علم ہے یا حیات یا ارادہ تو اُس نے غلط کہا بلکہ یون کہے کہ میرا معبود عالم ہے اور علم اُسکی صفت ہے یا حی ہے اور حیات اُسکی صفت ہے یا مرید ہے اور ارادہ اُسکی صفت ہے اور غیر ذات اسواسطے نہین ہین کہ غیر اُسے کہتے ہین کہ باوجود ہونے ایک کے دوسرے کا نہونا ممکن ہو اور یہ معنی خداے تعالیٰ اور اُسکی صفات مین روا نہین ہوسکتے دوسرے یہ کہ اہل حق کا یہ بھی مذہب ہے کہ حق تعالیٰ کی ایک صفت دوسری صفت کا عین نہین ہے اور غیر بھی نہین ہے عین تو اس سبب سے نہین ہے کہ قدرت تقاضا مقدور کا کرتی ہے نہ معلوم کا اور علم تقاضا معلوم کا کرتا ہے نہ مقدور کا اور غیر اسلئے نہین ہین کہ ایک کے فنا اور دوسرے کی بقا ممکن نہین ہے پس صفات الٰہی کو متغائر[۵۴] ومتماثل ومتجانس ومتضاد نہین کہہ سکتے اسواسطے کہ یہ حدوث کے نشان ہین اور اُسکی صفتین محدث نہین ہین اور محدث وہ صفت ہے کہ فعل سے پہلے اُس کا کوئی فاعل

---

۵۱ اور اُسکو علیم کہین نہ عارف اور محب کہین نہ عاشق اور جواد کہین نہ سخی ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ اکٹھا ہوگیا پانی حوض میں ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اور بچاتا ہے گمراہی سے ۱۲ منہ ۵۴ متغائر ایک دوسرے کے غیر یا جنمین تغیر واقع ہو۔ متماثل ایک دوسرے کی مانند۔ متجانس ایک دوسرے کے ہمجنس۔ متضاد ایک دوسرے کی ضد ۱۲ منہ فقط

Marfat.com

ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی صفتوں اور اسکے فعل کی صفتوں کے ازلی ہونے مین کچھ فرق نہین ہے دونون برابر ازلی ہین چنانچہ اُسنے جیسے اپنی ذاتی صفتون کی مدح کی ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ [۵۱] اور وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ [۵۲] اسی طرح اپنے افعال کی صفتون کی بھی مدح فرمائی ہے ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ [۵۳] اور اسی سے سمجھا جاتا ہے کہ وصف اُس کا کمال کے صفات سے ہو سکتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ازل مین خالی ہونا اُس کا کمال کی صفت سے مستلزم نقصان کا ہے **بیت**

چہ قدر خوب جمال ست ترا		منصب حسن کمال ست ترا	

بیت

کیا ہی زیبا جمال ہے تیرا ✣		حسن بحد کمال ہے تیرا ✣	

کلام مشائخ قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم - جو اس مقام کے مناسب ہو سات فائدون مین مذکور ہوتا ہے **پہلا فائدہ** علماے شریعت کے کلام کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ ایمان تصدیق ہے اور زبان کا اقرار اُس کی شرط ہے لیکن اہل معرفت کہتے ہین کہ ایمان یہ ہے کہ پیدا ہو اُس سے خوف و امید و محبت و شوق اللہ تعالیٰ کے دیدار کا و بازگشت و حیا و احتیاج و تعظیم و حرمت و رحمت و توکل و قناعت و استقامت و تسلیم و صبر و شکر و رضا - اور بجالانا اُس کی عبادت کا - اور قبول کرنا اُسکی شریعت - اور دوستی اُسکے لیے - اور دشمنی بھی صرف اُسکے ہی واسطے - اور غمگین ہونا اُسکے لئے اور خوش ہونا بھی اُسی کیواسطے اور اعمال کا خالص کرنا - اور نقصان ادا کرنا اُسکے لئے - داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایمان وہ ہے کہ ظلمت کے بعد نور بخشے اور قسوت کے بعد لینت عطا کرے اور بدعت کے بعد سنت سے مشرف کرے اور مومن اُسکے سبب سے طاعت مین لذت پاوے شیخ سہیل عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ایمان کے **چار** رکن ہین **ایک** توکل حقتعالیٰ پر **دوسرے** تسلیم کرنا اُسکے حکمون کا اور باز رہنا اُسکے منہیات سے **تیسرے**

[۵۱] ترجمہ اللہ - نہین کوی معبود مگر وہ زندہ اور قائم ہے ۱۲ [۵۲] ترجمہ اور وہ سُنتا ہے دیکھتا ۱۲
[۵۳] ترجمہ وہ پیدا کرنیوالا ہے اور تصویر بنانے والا ۱۲ منہ

اُسکے قضاؤن پر راضی رہنا چوتھے اسکی نعمتوں پر شکر کرنا۔ **توکل** کے معنی لغت مین استوار ہونا ہے اور اصطلاح مین اللہ تعالیٰ کے وعدون پر اعتماد کرنا ہے اور نتیجہ اسکا حقتعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ[1] یعنی اور جو اللہ تعالیٰ کے وعدون پر اعتماد کرتا ہے پس وہ پروردگار اسکو کفایت کرتا ہے۔ اور **توکل چار** قسم پر ہے۔ متیقن۔ وغالب و استوا الطرفین۔ ومغلوب۔ متیقن یہ ہے کہ آدمی پورا یقین رکھے کہ جو کچھ میری روزی ہے وہ مجھے پہنچکر رہیگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رِزْقُ الْعَوَامِ فِی یَمِیْنِھِمْ وَرِزْقُ الْخَوَاصِّ فِی یَقِیْنِھِمْ[2] اور غالب یہ ہو کہ اکثر تو یہی جانے کہ میری روزی پہنچنے ہی والی ہے پر کبھی کبھی تھوڑا سا شک کرتا ہو۔ اور استوار الطرفین یہ ہے کہ اُسکے دلمین پہنچنے اور نہ پہنچنے کی دونون طرفین برابر ہون۔ اور مغلوب غالب کا اُلٹ ہے یعنی نہ پہنچنے کا اندیشہ اکثر دامنگیر رہے اور پہنچنے کا یقین کم ہو اور بعضون نے کہا ہے اَلتَّوَکُّلُ الثِّقَۃُ بِالْوَعْدِ وَتَرْکُ التَّدْبِیْرِ لِعَمَلٍ[3] اور انتہا توکل کا یہ ہے کہ نہ آوے تو شکر کرے اور آوے تو ایثار کرے **نقل ہے** کہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی قدس سرہ حضرت رابعہ بصری قدس سرہا کے پاس گئے تو اُنہون نے پوچھا کہ آپکی معاش کا کیا طور ہے جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب حقتعالیٰ دیتا ہے کھاتا ہون اور شکر کرتا ہون۔ اور جب نہین دیتا قناعت و صبر کرتا ہون۔ رابعہ رحمۃ اللہ علیہا نے کہا یہ خصلت تو میری گلی کے کتون مین بھی ہے پھر جنید رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپکی گزران کیونکر ہے کہا کہ جب نہین پاتی شکر کرتی ہون۔ اور جب پاتی ہون ایثار کرتی ہون **نقل ہے** کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہان سے کھاتے ہو فرمایا وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَفْقَھُوْنَ[4] یعنی خدا تعالیٰ کے پاس آسمانون اور زمین کے خزانے ہین اور لیکن منافق نہین سمجھتے ہین اور توکل کے تین نشان ہین۔ اول سوال نکرنا دوسرے

---

[1] ترجمہ اور جو شخص بھروسہ کرتا ہے اللہ پر پس وہ کافی ہے اُسکو ۱۲ [2] عوام کا رزق اُسکے ہاتھ مین ہے اور خواص کا رزق اُسکے یقین مین ہے ۱۲ [3] ترجمہ توکل مضبوط پکڑنا وعدہ کا ہے اور ترک کرنا تدبیر کا عمل کے لئے ۱۲ [4] ترجمہ متن مین ہے ۱۲

Marfat.com

اگر پاک مال ہاتھ لگے روند کرنا تیسرے - جو ملے اُس کو جوڑ کر نہ رکھنا - اور شیخ علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا توکل کے تین مرتبہ ہین پہلا مرتبہ مومنون کی صفت ہو قولہ تعالیٰ فتوکلوا ان کنتم مومنین[1] دوسرا مرتبہ اولیا اللہ کی خصلت ہے قولہ تعالیٰ وافوض امری الی اللہ[2] تیسرا مرتبہ انبیا علیہم السلام کی نعت ہو ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب[3] پس متوکل کا دل اللہ تعالیٰ کے وعدون پر مطمئن ہوتا ہے اور وہ حکم حق پر راضی اور علم الٰہی پر اکتفا کرنے والا ہوتا ہے بیت

بدنبال روزی چہ باید دوید	تو بنشین کہ روزی خود آید پدید

بیت

نہ روزی کے لئے کر جان سوزی	جو بیٹھے صبر سے خود آئے روزی

اور اہل عرفان و موحدون کے نزدیک توکل یہ ہو کہ سوائے دوست کے کسی پر نظر نہ رکھے اور غیر سے طمع رکھنے والے کو کافر سمجھے - توکل یقین کا مینہ ہے کہ وجود کے ابر سے دل کی زمین پر برستا ہے اور شہوات اور شبہات کی کیچڑ کو دھوڈالتا ہے - اور توکل عنایت کی چادر ہے جو خوبان معرفت کے روئے باغیرت پر اوڑھاتے ہیں اور غیر کی طرف متوجہ ہونے سے اُنکو بچاتے ہیں اور تسلیم کے معنی لغت مین سپرد کرنا ہے اور اہلِ تحقیق کی اصطلاح مین اپنے سب کامونکا حقتعالیٰ کو سونپنا ہے اور وہ یہ ہے کہ نعمت اور بلا دونون کو اُسی کی جانب سے سمجھنا چاہیے اور ایک سے خوش اور ایک سے غمگین نہون کہ اُس کی حضوری سے غیبت مین نہ پڑین اور تسلیم دل کا قرار پانا ہے حقتعالیٰ کی معرفت سے کہ بلا کا بھیجنے والا اور نعمتون کا انعام کرنیوالا وہی ہے اور تسلیم تصرف کا ترک کرنا ہے اور وہ نشان ہے بندگی کا اس لیے کہ مملوک کو مالک کے ملک مین تصرف کرنا روا نہین ہے کیونکہ تصرف حکم سے اعراض کرنے کے حکم مین ہی اور وہ انکے نزدیک کفر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ[4]

[1] ترجمہ اللہ پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو ۱۲ منہ [2] ترجمہ اور سونپتا ہون اپنے کام کو اللہ کی طرف ۱۲ منہ [3] ترجمہ اور جو ڈرے اللہ سے کرتا ہے اُس کے رستا اور رزق دیتا ہے اُسکو ایسی جگہ سے کہ اُس کو گمان ہی نہیں ہوتا ۱۲ منہ [4] تو کہہ دے نہین مالک ہون مین اپنے نفس کے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ ۱۲

Marfat.com

پس بہت ہی پیارا وہ بندہ ہے کہ مسبب الاسباب نے اسباب کا پردہ اُس پر سے اُٹھا لیا ہو اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ارادت کا منتظر رہے اور کسی طرح کا تصرف اللہ تعالیٰ کے ملک میں نہ کرے کہ اَلْآفَتُ فِی التَّدْبِیْرِ وَالسَّلَامَتُ فِی التَّسْلِیْمِ[1] فرد

تسلیم شو ہر آنچہ آید بپیشت	بیت	تسلیم نمی شوی ازان غمگینے
جو پیش تجھے آئے اُسے کر تسلیم		غمگین تو ہو ہر بات کرے گر تسلیم

اور تفویض کے معنی لغت میں کام کسی پر چھوڑنا ہے پس بندہ اگر اپنا منہ اللہ تعالیٰ کی طرف لاوے اور اُسپر پورا اعتماد کرے اور اپنے سب کام اُس کو سونپ دے اور مجاہدہ سے جو کچھ پیش آوے اُس پر مستقیم رہے کہ جو شخص تفویض کے میدان میں قدم رکھتا ہے اُس کی مرادیں اُس کے دامن میں اِس طرح رکھتے ہیں جیسے دُلہن کے جبرئیل علیہ السلام نے خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام سے کہا ھَلْ لَکَ عِنْدِیْ حَاجَۃٌ فَقَالَ حَسْبِیْ رَبِّیْ[2]

آن شنیدی کہ با خلیل چہ گفت	وقت آتش بجبرئیل نہفت
کرد بیرون سر از دریچہ جان	کای برادر تو دور شو ز میان
عصمت او دلیل من باشد	علم او جبرئیل من باشد
چون خلیل آن خویش را بگذاشت	آتش از فعل خویش دست بداشت

نظم اردو

ڈالا ابراہیم کو جب نار میں	دیکھکر اُس شہ کو حال زار میں
عرض یوں کرنے لگا واں جبرئیل	حکم مجکو دیجیے مجھہ یا خلیل
سرد کر دوں ایک پل میں کل یہہ نار	یا کروں کچھہ عرض پیش کردگار
بولے ابراہیم یوں اے جبرئیل	تم سے کچھہ حاجت نہیں کہتا خلیل
دیکھتا ہے حق تعالیٰ جب مجھے	پھر کسی شے سے لگے ڈر کب مجھے
بیچ میں سے آپ ہو جاویں جدا	ہو نہیں راضی جو کرے مجھہ پر خدا
جب کیا تفویض حق کو اپنا کام	ہوگئی گلزار نار اسے نیک نام

[1] ترجمہ آفت ہے تدبیر میں اور سلامتی ہے تسلیم میں ۱۲ [2] ترجمہ کیا تمکو مجھہ سے کچھ حاجت ہے پس کہا ابراہیم نے کفایت ہے
مجھ کو رب میرا ۱۲ آگ میں ڈالتے وقت کہا تھا فقط

Marfat.com

اور **رضا**۔ کے معنی اللہ تعالی کے قضا اور اُسکے حکمون پر راضی رہنا حقتعالی نے اصحاب کرام کے حق مین فرمایا ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ[۵۱] پس جب بندہ اپنے تئین اللہ تعالی سے راضی پاوے جانے کہ اللہ تعالی بھی مجھ سے راضی ہے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ لِلّٰہِ رِجَالٌ یَرۡضیٰ لِرِضَاھُمۡ وَیَغۡضَبُ بِغَضَبِھِمۡ کَمَا اَنَّھُمۡ یَرۡضَوۡا الرِّضَائِہٖ[۵۲]

رباعی

آنانکہ رضای حق بجان می جویند	در راہ رضای او بسر مے پویند
ہرکہ ہمہ آن کنند کہ حق فرماید	حق نیز ہمان کند کہ ایشان گویند

قطعہ

جان فدا کرتے ہین جو اُس کے رضا مین	سر کے بل چلتے ہین وہ راہ خدا مین
وہ بجا لاتے ہین احکام خدا کو	اُنکو حق دیتا ہے جو مانگین دعا مین

پس رضا یہ ہے کہ اگر بلا آوے اُس سے کراہت نکرین اور حظ اُٹھاوین۔ اور صبر یہ ہے اگر بلا آوے صبر کرین اگرچہ دل مین کراہت ہو اسی لیے کہا ہے اَلرِّضَا مَعَ الشَّوۡقِ وَالصَّبۡرُ مَعَ الۡکَرَاھَتِ[۵۳]

فرد

کوتاہ دیدگان ہمہ راحت طلب کنند	عاشق بلا کہ راحت او در بلای تست

شعر

کوتہ نظر ہی عشق مین راحت طلب ہین جو	عاشق بلا طلب کو تو راحت بلا مین ہے

حسین منصور قدس سرہ سے منقول ہے کہ کہتا تھا الٰہی بلا کے خزانون کے دروازے مجھ پر کھولدے اور پے درپے بلائین بھیجدیجیے اور میرے دل کو میدان ابتلا کی گیند بنا کے اور قہر کے بلّے سے جدھر کو چاہی پھینکدی پھر میرے دل پر نظر فرما اگر بلاون کی شدت سے ایک ذرہ بھی تیری محبت کم ہو جاوے حکم دے کہ حسین راہ طریقت سے مرتد ہو گیا ہے بالکل

در راہ نیاز فرد باید بودن	پیوستہ قرین درد باید بودن

۵۱ ترجمہ راضی ہے اللہ اُنسے اور وہ راضی ہین اُس سے ۱۲ ۵۲ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے کے ایسے بندے ہین کہ راضی ہوتا ہے اُنکے راضی ہونے سے اور غصے ہوتا ہے اُنکے غصے ہونے سے جیساکہ وہ راضی ہوتے ہین اللہ کے راضی ہونے سے ۱۲ منہ ۵۳ ترجمہ رضا ساتھ شوق کے ہے۔ اور صبر ساتھ کراہت کے ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

مردی نبود کہ در وصال آویزے — در روز فراق مرد باید بودن

رباعی

دایم جو قسم ین درد ہوتا ہے — راہِ الفت مین فخر ہوتا ہے
مردمی وصل کی طلب مین نہین — سبھے فرقت کے غم تو مرد ہوتا ہے

پس تمام عمر رضاے مولا مین کوشش کرے اگر نہو سکے ایک ٹکڑا عمر کا رضا مین صرف کرے فرد

اے حسن یک نفس تو مارا باش — تا ہمہ عمر ما ترا باشیم

شعر

ایک دم تو ہمارا ہو تو سہی — عمر بہر ہم جو ترے ساتھ رہین

حدیث قدسی مین حقتعالی نے فرمایا ہے اِنّیِٓ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَنْ لَّمْ یَرْضَ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ وَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَآئِیْ ۵۱ اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلرِّضَآءُ بِالْقَضَآءِ بَابُ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ ۵۲ اور یہ بھی فرمایا ہے اَلرِّضَآءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۵۳ اور رضا حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبون مین سے ہے حقتعالی نے فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۵۴ جب بندہ اپنے دوست کے دیدار کے مشاہدہ مین مستغرق ہوتا ہے اُسوقت بلا کی اسکو کچھہ خبر نہین ہوتی رباعی

دردہ قدحی دردکہ درمی یابد — دردیکہ زلست بیشترمے یابد
تلخست ولیک عجب بس خوشخوار است — ہر چند میخورم دگرمے یابد

رباعی

ساقیا بادہ الفت سے چھکا دے مجکو — جام مین عکس رخ یار دکھا دے مجکو

۵۱ ترجمہ تحقیق مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین جو کوئی نہ راضی ہو میرے قضا سے اور نہ صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون کا پس طلب کرے سواے میرے اور خدا اور نکل جاوے میرے آسمان کے نیچے سے ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ رضا قضا کے ساتھہ اللہ کا دروازہ ہے بڑا ۱۲ ۵۳ ترجمہ رضا درخت ہے جنت مین ۱۲ ۵۴ ترجمہ اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا پس تو راضی ہو جاویگا ۱۲ منہ

Marfat.com

درد و رنج و غم دوری کا جو ہی مجھپہ ہجوم	شوق دیدار مین یک لخت بہلادے مجکو

اور رضا مین سے یہ بھی ہے کہ بندہ نہ کہے کہ آج گرمی بہت ہی یا سردی بہت ہی ایک بزرگ نے کہا مینہ کیا اچھا برسا ہاتف سے آواز آئی کہ بُرا کب برسا ہی یعنی اسکے کہنے پر تنبیہ ہوئی فرد

ہر چیز کہ ہست آنچنان مے باید	وآن چیز کہ آنچنان نمی باید نیست

بیت

ہے ہر ایک چیز چاہیے جیسی	جو نہین چاہیے نہین ویسی

اور (علامت رضا) کی تین چیزین ہین شیخ ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے **اول** اختیار کا ترک کرنا ہے قضا سے پہلے **دوسرے** تیا ناکراہت کا ہے قضا کے بعد **تیسرے** پیچان محبت بلا کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رضا کا حال پوچھا فرمایا رضا قضا سے پہلے عزم ہے رضا پر اور رضا قضا کے بعد عین رضا ہے اور رضا کے معنے یہ لکھے ہین ھُوَ التَّلَذُّذُ بِالْبَلْوٰی اور رضا کی حقیقت یہ ہی کہ رضا حق تعالیٰ کی صفت ہی اور یہ صفت بندے کو اُسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی صفات کو علیحدہ کردے اور اُسکو ساتھ اُسکے پہچانے حضرت امام المسلمین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپنے خدا تعالیٰ کو کس دلیل سے پہچانا فرمایا کہ اُسکو اُسی سے ہم نے پہچانا۔ اور مشائخ خراسان کے نزدیک رضا مقامات مین سے ہے اور وہ توکل کا انتہا ہے۔ اور مشائخ عراق کے نزدیک احوال مین سے ہے کہ کسب سے حاصل نہین ہوتی۔ اور حقتعالی کی رضا عوام سے طاعت و عبادت پر اُنکی استقامت کرنے سے ہوتی ہے اور اُنکی رضا حق سبحانہ سے مغفرت و جنت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا خواص سے محبت و معرفت کی اشتدامت پر اور اُنکی رضا حقتعالیٰ سے قربت و وصلت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اخص الخواص سے اسی مین ہوتی ہے کہ دوست ہے سوائے دوست کے اور کچھ نچاہین اور اُنکی رضا اپنے مولے سے اسمین ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ اُسکی صفات ثبوت مین مستغرق اور اُسکے انوار ذاتی مین محو رہین اور اُسکی نعمتون کے شکر مین مصروف رہین حقتعالیٰ نے فرمایا ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اذْکُرُوا

سلہ ترجمہ وہ لذت پانا ہی ساتھ بلا کے ۱۲ سلہ ہمیشگی ۱۲ سلہ خاصون سے زیادہ خاص ۱۲ سلہ اے آدمیو ذکر کرو اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نِعمَةَ اللّٰہِ عَلَیکُم پس اگر اسکی نعمتین بے اندازہ یاد کرینگے تو ضرور اُنکا شکریہ ادا کرینگے
اور شکریہ جوارح کی نعمتون کا یہ ہے کہ اعضا سے وہ کام کرے کہ مرضی حق کے موافق ہون
اور وہ عبادت ہی۔ پس نماز و حج بدن کا شکر ہے۔ اور روزہ شہوت بطن و فرج کا شکر
ہے اور شہوت بطن بدن کے بقا کا سبب ہے۔ اور شہوت فرج نوع انسان کی بقا کا باعث
ہے اسلئے یہ دونون نعمتین ہین۔ اور کلمہ طیبہ و ذکر و ثناے ملک منان زبان کا شکر ہے اور
لاالٰہ الا اللہ کی حقیقت کا جاننا دل کا شکر ہے۔ اور مسجد ہین جاکر جماعت سے نماز پڑھنا اور
ہر نیک کام مین قدم آگے بڑھانا پائون کا شکر ہے **نقل ہے** کہ شہر بخارا مین ایک اندھا
تھا کہ مسجد مین نماز پڑھا کرتا تھا۔ اُس سے کہا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے لَیسَ عَلَی الاَعمٰی
حَرَجٌ اندھے نے کہا کہ اس بات کے شکرانہ مین کہ میرے پائون سلامت ہین مسجد مین
جاتا ہون۔ بعد چند روز کے اُس کی آنکھین بھی بینا ہوگئین۔ اور شکر دو طرح کا ہے ایک
نعمت کے ملنے کے وقت اور یہ عوام کا شکر ہے۔ دوسرا وقت نہونے نعمت کے اور
یہ خواص کا شکر ہے۔ اور شکر تین قسم کا ہے۔ شکر زبان۔ و شکر بدن۔ و شکر دل۔ پس
زبان کا شکر اقرار کرنا اُس نعمت کا ہے زبان سے۔ اور بدن کا شکر خدمت مین کوشش
کرنی ہے۔ اور دل کا شکر ہمیشہ شہود مین رہنا ہے۔ اور شکر کرنیوالا ایک شاکر ہے
دوسرا شکور ہے۔ شاکر وہ ہے جو نعمت کی عطا اور اسکے حصول کے وقت شکر کرے اور
شکور وہ ہے جو عین بلا کے وقت ہی شکر کرے اور اسی کی طرف حقتعالی نے آیت شریفہ مین
اشارہ فرمایا ہے وَقَلِیلٌ مِّن عِبَادِیَ الشَّکُورُ اور حقتعالی کی نعمتون کا شکر بجا لانا
جیسا کہ اُس کا حق ہے ممکن نہین ہے اللہ تعالی نے فرمایا وَاِن تَعُدُّوا نِعمَتَ اللّٰہِ
لَا تُحصُوهَا کیونکہ بندہ نے جب توفیق شکر کی پائی اور شکر کیا تو اس توفیق کی نعمت
شکر بھی چاہیے اور اسی طرح ہر شکر کا شکر ہونے سے تسلسل لازم آتا ہے اور وہ بے انتہا
ہوتا ہے پس چاہیے کہ اپنے طاقت کے قدر شکر منعم حقیقی کا اور واسطہ کا بجا لاوے کہ

کی نعمت کا اپنے اوپر ۱۲ ۵۲ نہین ہے اندھے پر حرج یعنی تکلیف اُن چیزون کی کہ آنکھون والون پر ہو ۱۲ ۵۳ اور تھوڑے
ہین بندون مین سے شکر کرنیوالے ۱۲ ۵۴ اور اگر گنوگے اللہ کی نعمتون کو تو نہین گن سکوگے ۱۲

کہ جب سبب کو نہ دیکھے گا تو مسبب تک کیونکر پہنچے گا اور بعضون نے کہا ہے کہ اللہ تعالے کی نعمت کے کمال کا جاننا اور شکر کرنے سے اپنے عاجز ہونے کا پہچاننا ہی شکر ہے **مصرع** بہر حال مر بندہ راشکر بہ **مصرع** بہتر ہے ہر ایک حال مین بندے کے لئے شکر + منقول ہے حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر سے کہ آپنے فرمایا جو کوئی اس رباعی کو اپنا ورد کرتا ہے حقتعالی دین ودنیا کی نعمتین اُسکے لئے زیادہ فرماتا ہی۔ رباعی

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من شود زبان ہر موی	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

رباعی

تیرے ہی لطف کا سہارا ہے	تیرے احسان پر گذارا ہے
شکر تیرا کروڑ مین سے ایک	کر سکین رتبہ کب ہمارا ہے

اور نتیجہ شکر کا یہ ہے اَلشَّاکِرُ یَسْتَحِقُّ الْمَزِیْدَ[۱] بموجب اس کلام حضرت ملک العلام کے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ[۲] جب بندہ شکر کرتا ہے دو فرشتے اُس کے لئے مقرر ہوتے ہین۔ اور ہر دم دُعا کرتے ہین کہ اُس کی نعمت زیادہ ہو یہ سب مقدمات جو یہان تک دائرہ تحریر مین آئی اس راہ کے سالکون اور طالبون کے مقامات اور اللہ تعالی کے دوستون اور محبون کے حالات ہین اگر حضرت رحمان کی توفیق و امداد سے ان اعمال پر مداومت و استقلال حاصل ہو اُس کریم کے فضل وکرم سے امید ہے کہ آگے عارفون اور عاشقون کے احوال سے مشرف ہون۔ شفیق بلخی قدس اللہ سرہ سے کسی نے ایمان و توحید و شریعت و دین کے معنی پوچھے۔ فرمایا۔ ایمان اللہ تعالے کا پہچاننا ہے بے چگونگی و بے نمونگی کے ساتھہ۔ اور توحید۔ خدائے تعالی کی وحدانیت کا اقرار ہے موحد کی زبان سے۔ اور شریعت قبول کرنا اللہ تعالی کے حکمون کا ہے اور اُس کی نواہی سے دور رہنا۔ اور دین ان تینون پر ہمیشہ یعنی تاموت ثابت رہنا ہے اور دین کے بہت سے معنی ہین ایک اُنمین کیش یعنے مذہب و ملت ہی اور دوسرے

[۱] ترجمہ شکر کرنیوالا مستحق ہوتا ہی نعمت کی زیادتی کا ۱۲ [۲] ترجمہ اگر تم شکر کروگے البتہ زیادہ کرونگا مین تمپر نعمت ۱۲ منہ

Marfat.com

قبول کرنا طاعت و عبادت کا اور دور رہنا معاصی سے اور یہان بھی دو معنی مراد ہین اور دین کی یہان چھہ قسمین مشہور ہین۔ اول دین صابئین کہ ملائکہ کو پوجتے ہین۔ دوسرے دین مغان۔ تیسرے۔ دین جہودان۔ چوتھے۔ دین مشرکان۔ پانچوین۔ دین کافران چھٹے دین مسلمانی اور یہی پچھلا دین خالص و برحق ہے **دوسرا فائدہ** اس بات کے بیان مین کہ ایمان پانچ چیزون سے تمام ہوتا ہے اور حیا و صبر کے ذکر مین امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ خداے تعالیٰ پر ایمان لانا (پانچ چیزون) سے تمام ہوتا ہے۔ (اول) اُسکے وجود پر (دوسرے) اُسکے نامون پر (تیسرے) اُسکی صفات پر (چوتھے) اُسکے افعال پر (پانچوین) اُسکے حکمون پر۔ اُسکے **وجود** پر ایمان لانا یہ ہے کہ تمام موجودات و ممکنات کا خالق اور پیدا کرنیوالا خداے تعالیٰ کو یقین کرن اور جانین کہ وہ انکی جنس مین سے نہین ہے اور **نامون** پر ایمان لانا یہ ہے کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا [۱] پس اُس کے نام منحصر ہین اُنہین جو قرآن مجید مین آئے ہین یا انبیا علیہم السلام سے ثابت ہوئے ہین اور جو نام سواے ان دو وجہ کے ہو اُس کا اطلاق حقتعالیٰ پر روا نہین ہے اور **صفات** پر ایمان کا حال یہ ہے کہ صفتین دو قسم کی ہین۔ سلبی۔ و ثبوتی۔ پس صفات سلبی پر ایمان لانا یہ ہے کہ یقین کرین کہ حقتعالیٰ واجب الوجود فرد منزہ ہے جمیع جہات ترکیب سے اسلیے کہ مرکب محتاج ہوتا ہے اپنے اجزا کا اور اجزا غیر اُسکے ثبوتی نہین پس محتاج بغیر ہوا اور محتاج بغیر ممکن ہوتا ہے نہ واجب۔ پس حقتعالیٰ فرد مطلق ہے واجب لذاتہ اور اس سے لازم آیا کہ وہ متحیز [۲] و جسم [۳] و جوہر و حال و محل و متغیر و محتاج نہین ہے۔ اور (صفات ثبوتی) پر ایمان لانا یہ ہے کہ جانے اور یقین کرے کہ تمام محدثات و مخترعات جو اس خوبی سے موجود ہوئے ہین سب اُسکے بنائے ہوئے ہین اور وہ چاہے توان سب کو دوسری طرح سواے اس ہیئت و کیفیت و کمیت کے پیدا کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صانع و قادر و مختار ہے

[۱] ترجمہ اور اللہ کے لئے نام ہین پس اسکو پکارو اُن نامون کے ساتھہ ۱۲ [۲] متحیز گھیرا ہوا ۱۲ [۳] جسم جو عرض طول عمق رکھتا ہو (جوہر) عرض کی ضد (حال) کسی چیز مین اترنیوالا (محل) کسی چیز کے اترنے کی جگہ (متغیر) بدلنے والا ۱۲

اور قادر و مختار کو صفات کا کمال لازم ہے اور کمال صفات کا یہ ہے کہ منزہ ہون نقصان سے
اور اُس کے **افعال** پر ایمان لانا یہ ہے کہ جو کچھ اُسکے سوا ہے وہ محدث و ممکن ہے اور
ظاہر ہے کہ وہ اِن سب کے لیے موجد ہے کہ یہ سب ممکنات اُس کا ایجاد ہے بعضی ماضی ہیں
بعضے حال مین بعضی استقبال مین اور یہ دلیل ہے اسکے کہ وہ فاعل و مختار ہے قولہ تعالے
کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَاْنٍ ۝ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے **مثنوی**

کل یوم ہو فی شان را بخوان	مر ورا بیکار و بی فعلی مدان
کمترین کارش بہر روز آن بود	کو سه لشکر را روانه می کند
لشکری ز اصلاب سوی امہات	بہر آن تا در رحم روید نبات
لشکری ز ارحام سوی خاکدان	تا ز نرّ و ماده پر گردد جہان
لشکری از خاکدان سوی اجل	تا ببیند ہر کسی حسن عمل

مثنوی

کل یوم ہُوَ فے شان پڑھو	حق کو بیکار و نکما مت کہو
روز اُس کا ہے یہ ایک ادنی سا کام	بھیجتا ہے تین لشکر بے شمار
لشکر ایک ارحام مین اصلاب سے	تاکہ حیوان کو بنالے آب سے
دوسرا ارحام سے تا خاکدان	تاکہ بھر دے نرّ و مادہ سے جہان
تیسرا لشکر زمین سے تا عدم	تا جزاے نیک و بد کو پائین ہم

اور اُس کے **احکام** پر ایمان لانے مین سے ایک یہ ہے کہ یقین کرین کہ اُسکے کسی علت
کے معلل نہین ہین اگر ہوتے حاکم کی ذات مین نقصان لازم آتا اور اُسمین نقصان محال
ہے دوسرے جانین کہ وہ حاکم مطلق ہے جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے اور جو اُس کا ارادہ ہو
فرماتا ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ تیسرے اعتقاد کرین کہ کسی شخص کے لیے
خداے تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے نہ دنیا مین نہ عقبی مین یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَاءُ بِفَضْلِہٖ
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَاءُ بِعَدْلِہٖ اور واسطے قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اول قدم رکھنا

سلہ ہر دن وہ ایک نئی شان مین ہے ۱۲ سلہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم فرماتا ہے جس کا ارادہ کرتا ہے ۱۲ سلہ بخشدے جسکو چاہے اپنے

Marfat.com

ایمان مین یہ ہی کہ یکرنگی کی کوشش کرین اور نعمت کے شراب صاف اور بلا کی تلچھٹ کو نوش کرین کہ اہل معرفت نعمت و بلا مین فرق نہین کرتی پس جب یہ حاصل ہوا جانین کہ شروع اہل ایمان کا ارباب عرفان سے یہ ہی کہ انکی ہمت کی نظر مین یکسان ہی اگر ساقیان بزم لطف شراب نعمت وصال جام احسان مین بھر کر پلاوین یا جلادان قہر تیغ بلاے فراق انکے معاملت کی گردن پر چلاوین اِذْ لَا فَرْقَ فِي التَّحْقِيقِ بَيْنَهُمَا[۱] اور بعضی اہل علم نے فرمایا ہی ایمان کی دو طرفین ہین ایک طرف اللہ تعالی کا فعل ہے اور وہ توفیق و ہدایت ہی دوسری طرف بندہ کا فعل ہے اور وہ اقرار و تصدیق ہے پس اگر چاہا جاوے فعل حقتعالی کا پس وہ مخلوق نہین ہے اس لئے کہ حق سبحانہ کی صفت ہی اور چاہا جاوے بندہ کا فعل پس افعال اُس کے مخلوق ہین وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ[۲] اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ ایمان کی ستر اور کئی شعبے ہین اعلی اُنکا کہنا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ[۳] اور ادنی اُنکا دور کرنا موذی کا راہ سے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور حیا یہ ہی کہ جب بندہ منعم حقیقی کی نعمتون کو جانتا ہے تو امور ناشایستہ سے باز رہتا ہے اور بے ادبی نہین کرتا اور مروی ہی عثمان رضی اللہ عنہ نے حیا سے تمام عمر کبھی اپنے ستر کو نہین دیکھا اور مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ آئے اور اذن چاہا اور آپکی اجازت سے گھر مین داخل ہوئے اور آپ جس طرح بیٹھے تھے بے پرواہ اُسی طرح بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت چاہی اور آپکے پاس حاضر ہوئے اور آپ اُسی حالت پر بیٹھے اُس کے بعد عثمان رضی اللہ آئے اور اجازت کے بعد آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حال کو متغیر کیا اور دو زانو ہو بیٹھے جب مجلس تمام ہوئی اور سب اصحاب رضی اللہ عنہم چلے گئے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اُن دونون کے تشریف لانے سے تغیر نکرنے اور عثمان ذی النورین کی تشریف آوری سے تغیر ہونی کی وجہ دریافت کی آپنے فرمایا کہ حیا کرتا ہون مین اُس شخص سے کہ فرشتے بھی اُس سے حیا کرتے ہین اور صبر سے ایمان کا کمال حاصل ہوتا ہے۔ اور صبر لغت مین حبس کرنے کو کہتے

۱ جبکہ نہین فرق حقیقت مین ان دونون مین ۱۲ ۲ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور تمہارے عملونکو ۱۲ ۳ نہین کوئی معبود مگر اللہ

Marfat.com

ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ ای احبس نفسک اور یہان نفس
کے روکنے سے مراد ہے کہ جزع وبیقراری سے باز رہے۔ جاننا چاہیے کہ جب مصیبت کی
شدت زیادہ اور کم نہین ہو سکتی تو بیقراری سے کیا فائدہ ہے اور صبر کڑوی دوا کی مانند ہی
کہ اُس کا پینا ناخوش ہے اور مرض کے لیے شربت مبارک ہے اور نفع رسان دافع مضرت
ہے جب دوا اس قسم کی ہو تو عاقل کو چاہیے کہ اُس کے پینے کے لیے نفس پر اکراہ وزبردستی
کرے اور دل کو تسلی دے کہ یہ ایک ساعت کی تلخی راحت بے نہایت کا سبب ہے اور صبر کی چار
قسمین ہین ایک صبر طاعت پر دوسرا صبر گناہ سے تیسرا فضول دنیا سے۔ چوتھا صبر مصیبتون
ومحنتون پر جب ان چارون قسمون کا صبر کرے حاصل ہوگی۔ استقامت اور ثواب بے
حساب اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور
فرمایا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا اتقوا اور پہلی قسم صبر
کی قالب سے متعلق ہے دوسرے قلب سے تیسرے سر سے یعنی ایمان والو صبر کرو اپنے بدنون
سے اللہ تعالی کی طاعت پر اور اُس کے معاصی سے بچنے پر اور صبر کرو اپنے دلون سے ترک
دنیا پر اور مصیبتون اور بلاؤن پر اور صبر کرو اپنے سرون سے جناب باری کے لقا کی شوق
اور دوسری طرح صبر کی تقسیم تین طرح پر ہے پہلی طرح الصبر فی اللہ اور یہ سکوت ہے دوسری
طرح الصبر للہ اور یہ اخلاص ہے تیسری طرح الصبر مع اللہ اور یہ مشاہدہ دوامی ہے اور صبر مین اللہ
تعالی کی معیت کی حاصل ہونے کا فائدہ یہی ہے حقتعالی نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ
اور صبر کا حاصل ہونا دو طرح پر ہے ایک بندے کے کسب سے اور وہ اوامر ونواہی پر صبر کرنا
ہے دوسری طرح جو بندے کے کسب سے نہین ہے اور وہ رنج اور حقتعالی کی بلاؤن پر صبر
کرنا ہے اور حقیقت صبر کی بلا کا زہر چکھنا ہے اور دعوی سے دم کھینچنا اور بلا وابتلا کی معنی
بہت مین ایک انہین سے آزمانا ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ یعنی ضرور آزمائین گے ہم تمکو

ف۱ بندکر اپنے نفس کو یعنی روک لے اپنے نفس کو جزع وفزع سے ۱۲ ف۲ سوا اس کے نہین کہ دیا جاویگا صبر
کرنے والون کو اجر بے حساب ۱۲ ف۳ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو ۱۲ منہ
ف۴ تحقیق اللہ تعالے صبر کرنے والون کے ساتھ ہے ۱۲ منہ ف۵ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو کچھ خوف سے اور بھوک سے
اور مالون اور جانون کے نقصان سے اور پھلون کے نقصان سے ۱۲

خوف و بھوک اور مالوں اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْبَلَاءُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ لَا یُعْطِی اِلَّا اَوْلِیَاءَہٗ بیت

ما بلا را بکس عطا نکنیم		تا مراورا زاولیا نکنیم	

بیت

دوستوں مین کرو نہین جس کو شمار		اُسپہ کرتا بلا کا ہون اظہار

اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اَشَدَّ الْبَلَاءِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلُ اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ اور فرمایا کہ اگر بلا و محنت و غم نہو تا اہل بہشت کو باغ جنت مین کچھہ لذت نہوی حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے بہشت کی لذت نپائی اس لیے کہ پہلے محنت و بلا نہ کھینچی تھی اور حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا اَلْبَلَاءُ سِرَاجُ الْعَارِفِیْنَ وَیَقْظَۃُ الْمُرِیْدِیْنَ وَھَلَاکُ الْغَافِلِیْنَ اور صبر جمیل یہ ہو کہ مصیبت والا آدمیون مین ایسا آرام سے نظر آوے کہ اُس کو پہچان نہ سکین کہ صاحب مصیبت ہو نقل ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی اُس سے آپکے دل مین ناخوشی پیدا ہوی حکم آیا فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور صبر ہر کام مین بہتر ہے مگر عشق مین عاشق صبر کو نہین پسند کرتی فرد ہر نصیحت کہ کنی بشنوم ای جان عزیز صبر از دوست نفرمای کہ آن نتوانم

بیت

کیجیے مجکو نصیحت جو وہی ہے منظور		بار ہے صبر کا لیکن نہین رکہتا

تیسرا فائدہ اس بات کے بیان مین کہ ایمان دس خصلتوں سے پورا ہوتا ہے اور ایمان وکفر کی قسموں کے بیان مین فضیل عیاض قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ایمان دس خصلتوں سے تمام ہوتا ہے اول حقتعالی کی وحدانیت کی گواہی دینی دوسری رسول صلے

۱؎ بلا خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانوں مین سے نہین دیا جاتا مگر اُس کے دوستوں کو ۱۲ ۲؎ ترجمہ تحقیق سخت تر بلا ہو پر ہوتی ہے اُس سے کم ولیوں پر اور اُس سے کم اوروں پر ۱۲ ۳؎ ترجمہ نہین سچا اپنے دعوی مین سچا جو اپنے مولا کی چوٹ پر ۱۲ ۴؎ ترجمہ بلا عارفوں کا چراغ ہے اور سالکوں کا جگانیوالا اور غافلون کے بلا کی ۱۲ ترجمہ پس صبر کر اپنے رب کے حکم کے لیے پس تحقیق تو ہمارے سامنے ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کرنی تیسری خدائے تعالیٰ کے فرض بجالانے
چند دن کے لیے دور رہنا پانچوین امانتون کی رعایت اور اہل حقوق کی حفاظت محروم
جہان تک ممکن ہو خیانتون سے دور رہنا ساتوین سچ بولنا آٹھوین [illegible] نام ہو چکی ہے
وفا کرنا نوین صلہ رحم کرنا دسوین جہان تک ہو سکے مسلمانون کو نفع [illegible] باقی ایک گروہ
دین مین مقرر ہے کہ ایمان اقرار و تصدیق کا نام ہے تو نرا اقرار ایمان ہوتا [illegible] اور ایک فرقہ کی
بافرد
تو منافق بھی مومن ہوتے اور وہ ہرگز مومن نہین ہین اللہ تعالیٰ نے ذلیل بدبختی
اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ اور فقط دل کی تصدیق بھی کہ زبان کا
کافی نہین ہے ورنہ اہل کتاب بھی مومن ہوتے حق تعالیٰ نے یعنی اور یہ ہوا گندہ جہنم کا
الکتٰب یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ بس چاہیے کہ
تاکہ ایمان تمام و کامل ہو جاوے۔ اور ایمان کی پانچ قسمین کہ راند ہیچ گناہی نکردہ بود
ایمان مقبول۔ ایمان موقوف۔ ایمان مردود۔
ہی مطبوع فرشتون کا ایمان ہے۔ مقبول مومنون کا جنکو نکالا اُس سے گنہ کون سا ہوا
ہے مردود کافرون کا ایمان ہے اور کفر [illegible] انبیاء علیہ السلام کی نسبت ہین مومنون اور کافرون
اُس کی چار قسمین ہین کفر انکار و کفر [illegible] ارواح کی خوشبو مین سے کچھ کفار کی ارواح کے دماغ
کسی قسم کا کفر کرے اُس کو [illegible] مین کفار سے بعضی نیکیان ظہور مین آتی ہین اور کفار کی ارواح
اور زبان سے بھی انکار کرے۔ [illegible] واح کی دماغ مین سرایت کر گئی اس باعث سے دنیا مین مومنون
اور کفر معاندہ یہ ہے کہ دل بھی جانتا ہے قیامت کے دن بمقتضای کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ
اسی قسم کا تھا اور کفر نفاق یہ ہے [illegible] کے اعمالنامون مین لکھے جاینگے اور مومنونکی بدیان
کے نزدیک بھی کفر چار طرح کا ہے۔ کفار [illegible] آیہ شریفہ مین اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے
اول کفر شریعت یہ ہی کہ حق تعالیٰ [illegible] حسنات معروض ہے کہ زمانہ کی
گا فرض اور یہ بھی عقائد مین
متعدد ہین اور ہر مرتبہ مین اُسکے نئی مقدار ہے اور ہر
سلف توبہ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک [illegible]
ہم نے کتاب بی ہے پہلتے ہین محمد صلی [illegible] پرواہ ہون ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور یہ آگ کے لیے ہین اور مین بے پرواہ
ہر لیکن [illegible] سے ہر گیا اسی کفر پر [illegible] کافر ۱۲ ۵۴ یہ وہ لوگ ہین کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ انکی

Marfat.com

خوف و بہوک ا نے فرمایا الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَالَ بِصَارِيَةٍ إِلَى الدُّنْيَا وَالْعُقْبَى

وسلم نے فرمایا

با بلا ا بَيْنَ الْمَوْلَى نے تیسرا کفر لحقیقت بزرگان دین نے کہا ہے مَنْ تَمَكَّنَ

ا عَنْ فِي الْمَحَبَّةِ وَالْعِشْقِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ عَنْ لِقَاءِ الْمَحْبُوبِ

دوستون مین کرو نمبر ا فر معرفت اہل معرفت نے فرمایا ہے الْمَعْرِفَةُ حِجَابٌ بَيْنَ الْعَارِفِ

وَالْإِقْبَالُ بِالْغَيْرِ كُفْرٌ عِنْدَ الْأَخَصِّ قَالَ

اور رسول صلے اللہ علیہ

ثُمَّ الْأَمْثَلُ اور حسن بصری الْأَعْظَمُ مَنْ شَغَلَ بِسِوَائِي كَانَ لِصَاحِبِهِ زُنَّارٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَمْ يَصْبِرْ عَلَى ضَرْبِ مَوْلَاهُ برنظر رہتے ہین اور اہل حقیقت معنی باطن پر کہا ہے اَنْ

باغ جنت مین کچھ لذت نہوئی حضر مُوزٌ دَقِيقٌ مَنْ عَرَفَ حَقَائِقَهُ وَعَلِمَ دَقَائِقَهُ

اس لئے کہ پہلے محنت وبلا نہ کھینچی تھی دیکنے نا کا باند ھنا منع ہے اسواسطے کہ تشبیہ ہے کفار کے

الْعَارِفِينَ وَنُقْطَةُ الْمُرِيدِينَ وَهَلَاكٌ اِنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ لیکن حقیقت

مین ایسا آرام سے نظر آوے کہ اُس کو بیجانی مولانا روم قدس سرہ نے اس حدیث کی تشریح

ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی کی ۔ وقت مین اپنی کمر مین زنار باندہا او کیا

ہوئی حکم آیا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا اور صبر ہر کام لمہ ثانی کہا ہے آکین آج کافر ہون

کو نہین پسند کرتی فرو ہر نصیحت کہ کنی نشنوم ای جان عزیز اِ اَللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

ا ناہ چلنے والے جو عالم حقیقت تک پہنچ

بیت

ہا چاہتے مین کہ ظاہر کو باطن کی مانند

تیرے مجکو نصیحت جو وہی ہے منظور

مین کہ دل انکا سوائے دوست کے اور

تیسرا فائدہ اس بات کے بیان مین کہ ایمان و

ت ازلی نے ازل مین کس کو اپنے جمال کا

وکفر کی قسمون کے بیان مین فضیل عیاض قدس سرہ

سے تمام ہوتا ہے اول حقتعالی کی وحدانیت کی گواہی

ترجمہ جنے ۵۲ ۱۲ اور وہ آخرت سے منکر ہین ۱۲

نے دیر لگائی اہل حقایق سے محبت وعشق مین

ا ۵ بلا خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون مین سے نہین دیا جاتا مگر اُس کے دوستون معروف مین اسلئے کہ غیر ہے اور متوجہ ہونا

پر ہوتی ہے اُس سے کم ولیون پر اور اُس سے کم اورون پر ۱۲ ۳ ہے فرمایا جو کوئی شغل کرے بیرا میرے سوا شغل

اپنے مولا کی چوٹ پر ۱۲ ۵ ترجمہ بلا عارفون کا چراغ ہے اور سالک کا بیدار ہے اور زنار مین رمزین باریک ہین جسے

ترجمہ پس صبر کر اپنے رب کے حکم کے لئے پس تحقیق تو ہمارے سا

شناسا منفر کیا ہے اور سیاست علم یزلی نے کس کو میدان قربت مین قدم رکھنے سے محروم فرمایا ہے کیونکہ اُس نے جسکو اپنی طرف بلایا ہے اُس سے کون سی خدمت پہلے سرانجام ہو چکی ہی اور جسکو اپنی درگاہ سے نکالدیا ہے کونسا گناہ اُس سے صادر ہو چکا ہی روز میثاق ایک گروہ کی پیشانی روشن پر رقم سعادت هٰؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِی[1] رقم فرمادی اور ایک فرقہ کی رخسار ادبار پر نیل شقاوت هٰؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِی[2] ملدیا فرد

پیش از من و تو بر رخ جانہا کشیدہ اند　طغرای نیک بختی و نیل بد اختری

بیت

نہ تھے ہم حال لکھا تھا ہماری راحت و غم کا　کہ ہے یہ جنتی اور یہ ہوا گندہ جہنم کا

بیت

آنرا کہ خواند ہیچ عبادت نکردہ بود　آنرا کہ راند ہیچ گناہی نکردہ بود

بیت

جسکو نوازا اُس نے عبادت کری ہی کیا　جسکو نکالا اُس سے گنہ کون سا ہوا

منقول ہے کہ جب حضرت آدم علے نبینا و علیہ السلام کی نسبت مین مومنون اور کافرون کی روحین اکٹھی کیگئین مومنون کی ارواح کی خوشبو مین سے کچھ کفار کی ارواح کے دماغ مین پہنچ گئی اس سبب سے دنیا مین کفار سے بعضی نیکیان ظہور مین آتی ہین اور کفار کی ارواح کی بدبو مین سے کچھ مومنون کی ارواح کی دماغ مین سرایت کرگئی اس باعث سے دنیا مین مومنون سے بعضی گناہ سرزد ہو جاتے ہین اسی لیے قیامت کے دن بمقتضای کُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ[3] کافرون کی نیکیان مومنون کے اعمالنامون مین لکھدینگے اور مومنونکی بدیان کفار کے اعمالنامون مین نقل کردینگے اس آیہ شریفہ مین اس مضمون کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہی اُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ[4] معروض ہی کہ زمانہ کی مقداریں مختلف اور اُس کے اعتبار متعدد ہین اور ہر مرتبہ مین اُسکے نئی مقدار ہے اور ہر

[1] ترجمہ یہ جنت کے لئے ہین اور مین بے پرواہ ہون ۱۲ [2] ترجمہ اور یہ آگ کے لئے ہین اور مین بے پرواہ ہون [3] ترجمہ ہر چیز اپنا اصل کی طرف رجوع کرتی ہے ۱۲ [4] یہ وہ لوگ ہین کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ انکی برائیان نیکیون سے ۱۲ منہ

اصطلاح مین اُس کا نیا اعتبار ہے اس لیے اُس کی مقدارون کے مرتبے اور اور اُس کے اعتبارون کے اختلاف کا جاننا ضرور ہے تا معلوم ہو جاوے کہ کونسا زمانہ ہے جسمین کفر و اسلام نہین ہے جیساکہ فرمایا ہے کَانَ لِلّٰہِ زَمَانٌ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ کُفْرٌ وَّ لَا اِسْلَامٌ[۵۱] بس علماے متکلمین کے نزدیک زمانہ اُس معدود چیز کو کہتے ہین جس کا اندازہ ایک دوسری محدود چیز سے کرسکین اور حکماے فلاسفہ کہتے ہین کہ زمانہ حرکت آسمانی کے مقدار کا نام ہے لیکن اہل تحقیق نے گروہ عالم غیب و شہادت کے درجون کے نسبت اور اُسکے زمانون کے دقیقون کے محاسب ہین زمانہ کے مراتب کو کئی طرح سے اعتبار کیا ہے اور عالم زمانہ ہر مرتبہ کی ایک مقدار معین کی ہے چنانچہ امتداد بقای ذات کو درگاہ شہود احدیت مین شیئیت سنہ کی رو سے سنہ غیر اطلاقیہ و غیر مضبوطیہ کہتے ہین اور امتداد بقاے احدیت کو وحدانیت ذات احدیت کے ساتھہ درگاہ اسماء و صفات مین کہ احدیت کا تقدم ہے وحدانیت پر سنہ سرمدیہ بولتے ہین اور ازل الازال بھی اُسی کا نام ہے اور امتداد بقای اسما کو درگاہ ربوبیت مین کہ فرجا کو ان کی ازلیت ہر زمانہ ربوبیت کا بتاتے ہین بس امتداد یعنی زمانہ اول کہ وہ بقاے احدیت کا زمانہ ہے ازل الازال سے ابدالاباد تک منزہ ہے قسمت و نسبت و اسم و رسم سے لیکن عالم ربوبیت مین حاصل ہوتی ہین اس لیے کہ وہ محل اختلاف و امتیاز کا ہے اور اسی عالم مین کفر و اسلام کے امتیاز ہوتی ہے ورنہ عالم الوہیت مین کہ زمانہ سرمدی کا محل اور یکرنگی کا مقام ہے اُسمین نہ کفر ہے نہ اسلام نہ اسم ہے نہ رسم نہ نسبت نہ صفت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْکُفْرُ وَالْاِسْلَامُ مَقَامَانِ مِنْ وَّرَاءِ الْعَرْشِ حِجَابَانِ بَیْنَ اللّٰہِ وَ بَیْنَ الْعَبْدِ[۵۲] اور مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے۔ مثنوی

چونکہ بے رنگی اسیر رنگ شد
موسے با موسے در جنگ شد
چون بہ بیرنگی رسی کان داشتی
موسے و فرعون دارند آشتی

مثنوے

جبکہ بیرنگی اسیر رنگ ہو
موسی کو موسی ہی سے پھر جنگ ہو
ایک بیرنگی مین جب اور رنگ ہو
موسے و فرعون مل کر ایک ہو

۵۱ ہو اللہ کے لئے ایک زمانہ کہ نہیں ہے اُسمین کفر اور نہ اسلام ۱۲ ۵۲ کفر و اسلام دو مقام ہین عرش کے پیچھے دو حجاب ہین درمیان اللہ تعالے کے اور درمیان بندے کے ۱۲

Marfat.com

اور استعداد بقاے احدیت تعینات وصفیہ کے اعتبار سے منفصل ہوتی ہے اور استعدادات ربوبیت کے ساتھ اور استعدادات ربوبیت کو ظاہر کرتی ہین استعدادات ادوار فلکی کہ اُسکو زمانہ شمسی و قمری وغیرہ کہتے ہین بموجب سات سیارون کے موافق اقتضا رسات نامون کے کہ امام نامون کے ہین اور مدتین برسون کی منقسم ہوتی ہین مہینون کی مدتون پر اور مہینون کے دنون اور دنون کے گھڑیون اور گھڑیون کے دقیقون اور دقیقون کے ثانیون اور ثانیون کے ثالثون کی مدتون پر اسی قیاس پر جب تک کہ اُس مقدار پر پہنچین کہ وہ بمنزلہ نقطہ کے ہو ایک بہت بڑی خط مین سے اور اسمین شک نہین ہے کہ اکثر کو اقل سے بھی تعبیر اور ظاہر کر سکتے ہین جیساکہ دنون کو گھڑیون سے اور مہینون کو دنون سے اور برسون کو مہینون سے اور بڑے برسون کو کہ اُنکو سنون دہر و سنون سرمدی کہتے ہین چھوٹے برسون سے کہ اُنکو سنون ربوبیت کہتے ہین اسی طرح سنون مطلقہ غیر اطلاقیہ تک پہنچ سکتے ہین کہ وہ استعداد بقاے ذات ہو اور منزہ ہے کمیت و اعداد سے پس دنیا کا دن عبارت ہے سورج کے اُس نقطہ سے جو دائرہ منطقۃ البروج کے محیط کے خط مین واقع ہو مفارقت کرکے پھر اُسی نقطہ پر عود کرنے تک کی دیر سے کہ وہ چوبیس گھڑیان ہین اور دن الٰہیہ کا عبارت ہے ساتون کواکب مین سے ہر کواکب کے دور سے اور وہ دنیا کے برسون کے حساب سے ہزار برس کی برابر ہے چنانچہ شیخ داود مصری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مدت آدم علیہ السلام اور اُس کی اولاد کی دور کے سات ہزار برس ہے [1] فَهِيَ أُسْبُوعٌ وَاحِدٌ بِالنِّسْبَةِ إِلَى أَيَّامِ الْإِلٰهِيَّةِ فَإِذَا أَكْمَلَ هٰذَا الْأُسْبُوعُ يَنْقَطِعُ النَّسْلُ الْإِنْسَانِ پس ربوبیت کے سات ہزار برس سال سرمدیہ کی ایک ہفتہ یعنی سات دن کی برابر ہین کہ اُنمین سے پہلے دن مین آدم علیہ السلام تھے اور پچھلے دن مین سید الانبیاء حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین اور عروج ارواح بقدر استعداد و لطافت وکثافت ارواح کے ہوتا ہے اور ارواح مین سے سب سے زیادہ لطیف انسان کامل کی روح ہوتی ہے [2] تَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَقَلَّ مِنْ لَمْحَةٍ

[1] ترجمہ اور وہ سات ہزار برس کی مدت ایک ہفتہ ہے بہ نسبت اللہ تعالی کے دنون کے پس جب پورا ہو جاویگا یہ ہفتہ منقطع ہو جاوے گی نسل آدمی کی ۱۲ [2] ترجمہ چڑھتا ہے اُس کے ایسے دن مین کہ اندازہ اُس کا کم ہے ایک لمحہ سے ۱۲

سے لطیفہ کاملہ انسانی مراد ہے کہ بہ سبب حاصل کرنے استعداد کے اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے
اور جنہون نے استعداد حاصل نہین کی ہے پر ایمان سے مشرف ہین اُنکی روح پچاس ہزار برس
مین عروج کرتی ہے اس آیہ مین اس کی طرف اشارہ ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِیْ
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور فرشتے مدبر کہ اللہ تعالی نے اُنکو
آسمان سے زمین پر بھیجا ہے اور یہ آیہ اس پر دلالت کرتی ہے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۵
ہزار سال مین عروج کرتی ہین بموجب اس آیہ شریفہ کے ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِیْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۵ پس جب ظاہر ہوچکا کہ عروج ارواح کا بھی
قرب کی استعداد کی قدر ہے اور وہ لطافت کی قدر سے تعلق رکھتا ہے اور لطافت اُس کے نزول
کے مرتبہ کے مقدار سے تعلق رکھتی ہے کہ کس مرتبہ سے آیا ہے اور کس قسم کے سن مین ہوا ہے چنانچہ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے نَحْنُ اُنَاسٌ سَرْمَدِيُّوْنَ

چوتھا فائدہ عوام و خواص کے ایمان اور ایمان زیادہ اور کم ہونے کے بیان مین۔ اور
دل کی تعریف اور اُس کی قسمون کے ذکر مین عوام کا ایمان تقلیدی ہے اور وہ یہ ہے کہ دل
سے ایمان لاتے ہین اور زبان سے اقرار کرتے ہین اور اس ایمان کے سبب سے کفر کے
اندھیرون سے باہر اور ایمان کے نور سے منور ہو جاتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا ہے اَللّٰهُ
وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور اُس کلمہ کا ثمرہ یہ ہے کہ مومن
دوزخ کے عذاب و جہنم کے عقاب سے نجات پاتا ہے اور جنت کی نعمتون اور بہشت کے درجات
سے محفوظ ہوتا ہے۔ لیکن ایمان حقیقی کے معنی یہ عوام نہین جانتے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ من التفضات قدس سرہ نے فرمایا ہے
کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ زبان سے کہنا اور چیز ہے اور اُس کا جاننا اور ہے۔ اور اُس پر قائم رہنا اور ہے
مومن حقیقی وہ ہے کہ جسمین یہ پانچ صفتین ہون **اول** یہ ہے کہ حقتعالی نے فرمایا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

۵۱ ترجمہ عروج کرتے ہین فرشتے اور روح اُس کی طرف ایسے دن مین کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۱۲ ۵۲
بس درست کرنے والے کام کے ۱۲ ۵۳ پھر عروج کرتے ہین اُس کی طرف ایسے دن مین کہ مقدار اُس کی ہزار برس ہین جسکو
تم گنتے ہو ۱۲ ۵۴ ہم انسان ہین سرمدی ۱۲ ۵۵ ترجمہ اللہ دوست ہے اُنکا جو ایمان والے نکالتا ہے اُنکو اندھیرون سے نور کی طرف ۱۲
۵۶ ترجمہ کہتے ہین زبان سے وہ چیز جو نہین ہے اُنکے دلون مین ۱۲۔

Marfat.com

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ یعنی جب خدا کو یاد کرین روشن ہو جاوین اور ڈر جاوین اُنکے دل اور دل کے ڈرنے کا یہ نشان ہے کہ اللہ تعالی کے حکمون کی اطاعت کرے اور اُس کی نواہی سے اجتناب کرے اور اُس پر ہمیشہ استقامت رکھے اور اُس کو مدام لازم پکڑے دوسری صفت یہ ہے حق سبحانہ نے فرمایا ہے وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا یعنی جب اُن پر قرآن کی آیتین پڑہی جاوین انکا یقین زیادہ ہو جاوے بسبب سمجھنے معانی کے تیسری صفت یہ کہ فرمایا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ اور وہ ہر کام مین اپنے پروردگار پر اعتماد کرتے ہین اور اُسکے کرم کو کافی سمجھتے ہین وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج بے واسطہ جبریل علیہ السلام حقتعالی سے سنا کہ میرے نزدیک کوئی چیز توکل و صبر سے بہتر نہین ہے چوتھی صفت یہ ہے کہ فرمایا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ کہ نماز پڑہتے ہین حضور دل و خشوع و خضوع کے ساتہہ کہ حدیث شریف مین آیا ہے لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ قطعہ

تو درون نماز و دل بیرون این چنین حالت پریشان را	میکند گشت ہا بہ جہانے شرم ناید نماز میخوانے

قطعہ

عیش کی گفتگو نماز مین ہے شرم آتی نہین خدا سے تجہے	مال کی جستجو نماز مین ہے دل تو باہر ہے تو نماز مین ہے

پانچوین صفت یہ ہے کہ فرمایا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ یعنی جو کچہہ ہمنے نعیم دنیا و آخرت سے اُنکو دیا ہے راہِ خدا مین خرچ کرتے ہین اور حق تعالی کے بندون کو اُس سے بے نصیب نہین رکہتے أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا یہ ہین مومن برحق اور مومن حقیقی لَهُمْ

۵۱ ترجمہ اور کچے نہین کہ مومن وہ لوگ ہین کہ جب ذکر کیا جاوے اللہ کا روشن ہو جاوین دل اُنکے ۱۲ ۵۲ ترجمہ اور جب پڑہی جاوین اوپر اللہ کی آیتین بڑہا وین انکا ایمان ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور وہ اپنے پروردگار پر بہروسہ رکہتے ہین ۱۲ ۵۴ اور جو کوئی بہروسہ کرتا ہے اللہ پر بس وہ کفایت کرتا ہے اُس کو ۱۲ ۵۵ وہ لوگ کہ قائم کرتے ہین نماز کو ۱۲ ۵۶ نہین روا ہوتی ہے نماز مگر دل کے حاضر ہونے سے ۱۲ ۵۷ ترجمہ اور اس چیز سے کہ دیا انکو خرچ کرنے مین ۱۲ ۵۸ ترجمہ یہی ہین سچے مومن ۱۲

Marfat.com

دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ یعنی اُنکے بڑے مرتبے ہین اُنکے پروردگار کے پاس اور بخشے جاوین اور رزق کریم پاوین یعنی بغیر کسب و مشقت کے اور بعضے مفسران محقق نے کہا ہے کہ رزق کریم سے یہ مراد ہے کہ حق تعالیٰ اُنکے دلون کو نور معرفت عطا کرے اور اُنکو اپنے نزدیکی نصیب کرے نکتہ حق تعالیٰ نے آدم علی نبینا و علیہ السلام کو پیدا کیا اور مومنون اور کافرونکی روحون کو اُنکی پشت مین اکٹھا رکھا اس سے مومنون کے ایمان مین کچھ نقصان نہ پہنچا اور مدت مدید تک بتون کو کعبہ شریف مین رکھا اس سے کچھ نقصان و ذلت کعبہ کو نہ پہنچی اسی طرح اُس کے فضل و کرم سے امید ہے کہ گناہ اور بدیان جو مومنون کے اعمالنامون مین ہونگے اُن سے اُنکے ایمان مین کچھ نقصان نہ ہو نکتہ اللہ تعالیٰ ازل مین ہمارے گناہون اور بدیون کا عالم تھا باوجود اس کے ایمان و عرفان کے نعمت عطا فرمائی آئندہ بھی اُسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ باوجود ہمارے معاصی پر مطلع ہونے کے جنت مرحمت فرماوے اور ہمارے گناہون کی شومی سے اپنی رضا اور لقا سے ہمکو محروم نفرماوے اور ایمان کا مرتبہ بہشت سے زیادہ ہے جب وہ بے طلب ہمکو عنایت کیا اگر بہشت جس کے ہم طلبگار ہین ہمکو عطا کرے اور ہمارے سوال کو رد نکرے اس کرم مطلق کی کریمی سے عجب نہین ہے مسئلہ عقائد کا یہی ہے کہ ایمان کم و زیادہ نہین ہوتا لیکن جو یہ کہتے ہین کہ زیادہ ہوتا ہے وہ اس آیہ کریمہ سے دلیل لاتے ہین لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ جواب یہ ہے کہ یہان ایمان سے یقین مراد ہے اور بعضون نے زیادتی سے ایمان کا باقی رہنا مراد لیا ہے یعنی جو مدت دراز تک ایمان کی حالت مین رہا اُس کا ایمان اُس کے ایمان سے زیادہ ہے جو تھوڑی مدت مومن رہکر مرگیا ہو واضح ہو کہ ایمان اقرار ہے اور وہ اشرف اعضاے ظاہری یعنی زبان سے اشرف مقالات یعنی لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ مع اشرف اعضای باطنی یعنی دل کے یقین سے ہے اور یقین دل کا منور کرتا ہے نور توحید سے اور نور توحید نور عرش سے آٹھ لاکھ درجہ زیادہ اور عرش کا نور آفتاب کے نور سے اتنی درجہ

سلہ ترجمہ اُن کے لئے ہین اُنکے رب کے پاس درجے اور بخشش اور رزق اچھا ۱۲ منہ سلہ ترجمہ تاکہ زیادہ ہوا ایمان اُنکا اُنکے ایمان کے ساتھ ۱۲

زیادہ ہے اور ان نوروں میں تفاوت کی وجہ یہ ہے کہ عرش مجید پر بواسطہ قلم کلمہ توحید کو ثبت فرمایا ہے جس سے اُس کا نور آفتاب کے نور سے اسی درجہ سوا ہے اور یہاں مومن کے دل پر بغیر واسطہ قلم اپنے دست کرم سے تحریر فرمایا ہے جس کی خبر یہ آیہ شریفہ دیتی ہے۱ وُلٰئِکَ کَتَبَ فِی قُلُوبِھِمُ الْاِیْمَانَ اس لئے مومن کے دل کا نور عرش اعظم کے نور سے آٹھ لاکھ حصے زیادہ ہے **نقل ہے** کہ جب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور کا آفتاب اُس کی عنایت بے نہایت کی کناری سے نکلا اُس نے حق تعالیٰ کی جناب میں مناجات کی اور عرض کیا یَا رَبِّ اَضِیْءُ عَلَی السَّمٰوٰتِ اگر حکم ہو تو آسمان پر چمکوں فرمایا نہیں پھر التماس کیا عرش پر پرتو ڈالوں حکم ہوا نہیں پھر معروض کیا لوح پر اپنی روشنی پھیلا دوں خطاب آیا نہیں پھر ملتمس ہوا کہ قلم پر جلوہ گر ہو جاؤں جواب ملا نہیں پھر گزارش کیا زمین کے طبقات پر اپنا عکس ڈالدوں ارشاد ہوا نہیں پھر ملتجی ہوا کہ پہاڑوں کو منور کروں فرمان آیا نہیں پھر آرزو کی کہ دریاؤں کو تابش بخشوں امر فرمایا نہیں فَقَالَتْ عَلٰی مَا اُضِیْءُ یَا رَبِّ پس کہا کس چیز پر اپنی ضیا ظاہر کروں اے رب فرمایا عَلٰی قُلُوْبِ عِبَادِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی مومنین بندوں کے دلوں پر اپنی روشنی کو پھیلا دے فَقَالَتْ یَا رَبِّ قُلُوْبُھُمْ ضَعِیْفَۃٌ عرض کیا اے پروردگار میرے اُنکے دل ضعیف و ناتوان ہیں کیونکر میرے تحمل کی تاب لاسکیں گے فَقَالَ اَنَا اُقَوِّیْ قُلُوْبَھُمْ کُلَّ یَوْمٍ بِثَلٰثِ مِائَۃٍ وَّسِتِّیْنَ نَظْرَۃً مِنْ نَظْرَاتِیْ یعنی اُنکے دل کے ضعف کو تین سو ساٹھ نظروں کی قوت سے ہر روز دفع کرونگا اور اپنے جمال و جلال کی تجلیوں کی شراب سے اُسکو سرمست کردونگا ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ نظرات عنایت سے تقویت قلب کی یہ علامت ہے کہ جسوقت بندہ اُس کا نام پاک سنتا ہے نہایت لذت اسکو حاصل ہوتی ہے اور کہتا ہے جل جلالہ کہ نہایت شوق و ذوق و تعظیم کا نشان ہے پھر حق تعالیٰ اسکو نیک گروہ سے اچھی گروہ میں یاد فرماتا ہے بمقتضائے آیہ شریفہ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ **تحقیق کیفیت** و اوصاف و معرفت و امراض و معالجہ و حیات و ممات دل و شمائل صاحبدلاں **کیفیت دل** نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلہ وہ لوگ ہیں کہ لکھہ یا انکے دلوں میں ایمان ۱۲ سلہ اگر میری چمکوں میں آسمان پر ۱۲ سلہ پس کہا کس چیز پر چمکوں اے میرے رب ۱۲ سلہ مومنین بندوں کے دلوں پر ۱۲ سلہ پس فرمایا میں قوی کرونگا اُنکے دلوں کو ہر روز ساتھ تین سو ساٹھ نظروں کے اپنی رحمت کی نظروں میں سے ۱۲ سلہ پس ذکر کرو تم میرا اور یاد کرونگا میں تمکو ۱۲

Marfat.com

اِنَّ فِی جَسَدِ ابْنَ اٰدَمَ لَمُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ بِھَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ بِھَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ ۵۱ اور حدیث قدسی مین آیا ہے اِنَّ فِی جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ لَمُضْغَۃً وَفِی الْمُضْغَۃِ قَلْبٌ وَفِی الْقَلْبِ عَقْلٌ وَفِی الْعَقْلِ فُؤَادٌ وَفِی الْفُؤَادِ رُوْحٌ وَفِی الرُّوْحِ خَفِیٌّ وَفِی الْخَفِیِّ سِرٌّ وَفِی السِّرِّ اَنَا ۵۲ محققین نے فرمایا ہے کہ اس مضغہ کے سات طور ہین یہ آیہ شریفہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا ۵۳ پہلے طور کو صدر کہتے ہین اور وہ اسلام کا محل ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ اور یہ طور دل کا پوست ہے اور شیطان کے وسوسے اور نفس کی خواہشون اور برائیون کا مقام ہے فرمایا ہے یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ دوسرے طور کا قلب نام ہے اور وہ ایمان کا خزانہ ہے فرمایا ہے اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ اور وہ عقل کے نور کا مقام ہے فرمایا لَھُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِھَا اور دل کی بینائی جسکو بصیرت کہتے ہین اسی مقام ہے اور نور بصر ظاہری جسکو بصارت کہتے ہین اسی نور بصیرت کا پرتو ہے فرمایا وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ تیسرے طور کا شغاف نام ہے یہ محبت و مودت و عشق و شفقت اولاد و احفاد و خلق و انبیا و اولیا کا مقام ہے اور عشق مجازی اس طور سے آگے نہین بڑھ سکتا فرمایا قَدْ شَغَفَھَا حُبًّا اسی لئے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اَوْلَادُنَا اَکْبَادُنَا اور فرمایا ہے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثَۃٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ چوتھے طور کو فواد بولتے ہین یہ جلال و جمال و صفات الٰہی کے مشاہدے اور رویت کا محل ہے فرمایا ہے مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی مصرع ہرچہ دل دید آن دروغ نبود مصرعہ دل نے دیکھا جو کچھ دروغ نہ تھا پانچوان طور حبۃ القلوب کہلاتا ہے یہ جناب باری تعالی کی دوستی و عشق و محبت و شوق و ذوق کا مقام ہے اور اُس کے غیر کو یہان دخل کی مجال نہین ہے چھٹے طور کا سویدا نام ہے

۵۱ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے بدن مین البتہ ایک بوٹی گوشت کی ہے جب سنور گئی وہ درست ہوا اسکے سبب سے سارا بدن اور جب بگڑ گئے وہ بگڑا اُس کے باعث سے سارا بدن۔ آگاہ ہو وہ بوٹی دل ہے ۱۲ ۵۲ ترجمہ تحقیق ابن آدم کے جسد مین البتہ ایک گوشت کی بوٹی ہے اور بوٹی مین دل ہے اور دل مین عقل ہے اور عقل مین فواد ہے اور فواد مین روح ہے اور روح مین خفی ہے اور خفی مین سر ہے اور سر مین۔ مین ہون ۱۲ ۵۳ ترجمہ اور تحقیق پیدا کیا ہم نے مختلف طورون سے ۱۲ ۵۴ ترجمہ بھلا جس کو

اور یہ مکاشفات غیبی و علم لدنی کا مقام ہے حروف مقطعہ کے معانی اور اسمار کے اسرار یہان
کھلتے ہین یہ آیہ شریفہ اس کی طرف اشارہ کرتی ہے وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا[1] ساتوان
طور بہجت القلوب کے نام سے مشہور ہے یہ تجلیات الوہیت اور انوار صفات ذاتی کے ظہور کا
مقام ہے نفس اور شیطان کا سوائے طور اول کے جس کا نام صدر ہے اور کسی طور مین
دخل نہین ہے اور نہ انکو کچھ قدرت حاصل ہے بموجب آیہ شریفہ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ
مَّارِدٍ[2] اور یہ بھی فرمایا ہے کہ طورین مین اول طور حس مطعومات و مشروبات
اس سے متعلق ہین اور انکی حس و خواہش اس سے معلوم ہوتی ہے دوسرا طور عقلی
علوم بدیہی و کسبی اس سے وابستہ ہین تیسرا طور قدسی عالم قدس تک پہنچنا اس سے
تعلق رکھتا ہے اور یہ انبیا علیہم السلام اور اخص اولیا رضی اللہ عنہم کا مرتبہ ہے اور سجدہ
اطوار یہ ہے کہ مخلوقات کی طرف سے بالکل منہ پھیر لے اور تعلقات سے مبرا ہو جاوے اور
ہر حال مین حق تعالی کی طرف متوجہ ہووے اور یہ گوشت کا ٹکڑا صنوبری جو آدمی کے بائین
پہلو مین سینے کے نیچے رکھا ہے دل نہین ہے اس لئے کہ اسمین سب حیوان شریک ہین بلکہ
وہ ایک چیز ہے جو روح اور قالب دونون سے بمنزلہ مان باپ کے کی پیدا ہوتی ہے لطافت
اُسمین روح کا فیض ہے جو اُس کا باپ ہے اور وقار اُسمین خاک کا اثر ہے جو اُس کی مان ہے
اسیواسطے مرضی الجانبین یعنی دونون کا پیارا اور محمود الطرفین یعنی دونون کا پسندیدہ ہے اُس کی
مثال شمع اور اُس کے نور کی سی ہے اور جو فیض اس کی روح سے پہنچا ہے اُس کو رگون کے
رستون کے واسطے سے بدن کے سارے اعضا تقسیم کرتا ہے اس لئے کہ ہر عضو کی باریک رگین
دل سے ملی ہوئی ہین پس اس باعث اُن اعضا کو حس و حرکت حاصل ہوتی ہے اگر روح
کا فیض نہ پہنچے وہ اعضا بے حس و حرکت رہین اور جو دل مین نہ پہنچے سارا قالب جیکا روبے
جان اور حیات منقطع ہو جاوے پس جب دل اس صفت فیض سے متصف ہوتا ہے روح
کی کل صفات سے متجلی اور بہرہ ور ہوتا ہے یعنی حیات و علم و عقل و سمع و بصر وغیرہ سب اُسمین
پیدا ہو جاتے ہین اور جب تصفیہ کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے جمیع صفات الوہیت کی تجلی کا متحمل ہو جاتا ہے

[1] ترجمہ اور سکھلا دئے آدم کو نام سب چیزون کے ۱۲ [2] ترجمہ اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ۱۲

بقلب سلیم سلیم وہ دل ہے کہ اُسمین اللہ تعالیٰ کی معرفت ومحبت کے سواے اور کوئی
چیز نگذرے **تیسرے** اخص الخواص کی دل صفت شہیدی سے فرمایا اِنَّ کَانَ لَہٗ
قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَہِیْدٌ شہید وہ دل ہے کہ صفات ذاتی کا شاہد
ہوا اور بزرگون نے فرمایا ہے کہ دل حرم خداے تعالیٰ کا ہے بس حرام ہے یہ کہ اُسمین غیر
خدا داخل ہو اور مائل ہو وہ ماسواے حق کی طرف اس آیہ شریفہ مین اس کی طرف اشارہ ہے
مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کعبے دو ہین ایک ظاہری اور وہ خواص وعوام
کی زیارت گاہ ہے کہ دورون سے سرگردان ہو کر وہان پہنچتے ہین دوسرا باطنی اور
وہ خواص طالبون کی زیارت گاہ ہے کہ اُسکے صاحب کو وہان پاتے ہین **بیت**

سالہا در پے مقصود بجہان گردیدیم ‌‌ دوست در خانہ وما گرد جہان گردیدیم

قطعہ

دل کو دیکھا نہ جان کو ہم نے	چھان ڈالا جہان کو ہم نے
یار تہا گھر مین ہم پہرے باہر	اور نہ دیکھا مکان کو یکسر نے

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ کَالْمِرْءَۃِ اِذَا نَظَرَ فِیْھَا تَجَلّٰی رَبُّہٗ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے
اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات ومخلوقات سے دل کو معظم ومکرم بنایا ہے اور انوار غیبی و
عجائب وغرائب لاریبی سے اُسکو مشرف فرمایا ہے اور اُسکی معرفت کے تین درجے رکہے
ہین **پہلا** درجہ عوام عارفون کا وہ دل کے اخلاق کو پہچانتے ہین اور اُس کا ثمرہ یہ ہے کہ
حقتعالےٰ کے افعال کو جان لیتے ہین اور یہ مومنان حقیقی کا رتبہ ہے **دوسرا** درجہ خواص
عارفون کا وہ دل کے احوال سے واقف ہوتے ہین اور اُس کا نتیجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی صفات
ذات اُنپر منکشف ہو جاتی ہین اور یہ موقنین کا مرتبہ ہے **تیسرا** درجہ خاص الخاص عارفون کا ہے
اور اُس کا حاصل یہ ہو کہ انوار الٰہی کو معلوم کر لیتے ہین اور حقتعالےٰ کی شناسائی تک پہنچ جاتے
ہین اور یہ موحدین کا درجہ ہے معنوی دل کی پہچان دل تجلی ربانی کا مقام ہے اور ہونا

سلہ ترجمہ جسکے لئے ہے دل یا لگاوے سنوائی کو یعنی کان اور وہ شاہد یعنی دل لگانے والا ہے ۱۲ سلہ ترجمہ نہین بہکی نگاہ اور
حد سے نہین بڑہے ۱۲ سلہ ترجمہ مومن کا دل مثل آئینہ کے ہے جب کی نظر اُسمین تجلی کی اُس کے رب نے ۱۲

Marfat.com

جاودانی اُس کا نام ہے اُس کا بیج ایمان ہے۔ اُس کا درخت معرفت ہے اُس کا پھل محبت ہے ظاہر مین بہت چھوٹا سا ہے باطن مین بہت ہی بڑا ہے زندگی اُس کی دوست سے ہے اور وہ نہ متصل ہے نہ منفصل نہ داخل نہ خارج نہ کیفیت وکمیت مین سما سکتا ہے جو کوئی دل کو پہچانتا ہے وہ ہی دوست کو پاتا ہے جو دل کو نہین پہچانتا وہ دوست کو بھی نہین جانتا بیت

او باہمہ در ظہور وچشم ہمہ کورا	او باہمہ در حدیث وگوش ہمہ کر

بیت اُردو

وہ سب پہ ہے ظاہر پہ دکھائی نہین دیتا	کرتا ہے وہ باتین پہ سُنائی نہین دیتا

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل مین روح قدس پر ظاہر کرتا ہے اُسوقت دل کے اخلاق ظاہر ہوتے ہین

فرد

آن چشمہ کہ خضر خورد ازان آب حیات	اندر دل تست لیکن آن پنہان ست

پینے سے جسکے خضر کو حاصل نبات ہے	بیت	پوشیدہ تیرے دل مین وہ آب حیات ہے

دل کے امراض اور انکا علاج مَرَضُ الْقَلْبِ اَشَدُّ مِنَ الْبَلَایَا[۱] کافرون کے دل کا مرض شرک جلی ہے۔ اور مسلمانون کے دل کا مرض شرک خفی ہے وہ بتون کا پوجنا ہے۔ اور یہ گناہون مین مبتلا ہونا ہے۔ سبب دل کی بیماریون کا جو اس سے ہوتی ہین خصوصًا۔ کان۔ آنکھہ۔ زبان۔ جب کان بُری باتین سُنتے ہین اور وہ دل مین پہنچتی ہین تو دل اُن سے بہرا ہو جاتا ہے اور کلام حق کے سُننے سے محروم رہتا ہے۔ اور جب آنکھہ اس عالم کی اچھی بُری چیزون کو دیکھتی ہے اُن سب کا نقش دل مین اُتر جاتا ہے اور ہمیشہ وہ اُسکو دیکھتا رہتا ہے اس لئے مشاہدات غیبی سے محجوب رہتا ہے اس آیہ شریفہ مین حق تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا[۲] وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور جب زبان کلام بیہودہ کہتی ہے اس سے ناطقہ دل مین فرق پڑتا ہے اور اس سبب سے وہ اکثر ہوا ونفس کے ساتھہ ہمکلام ہوتی ہے

[۱] ترجمہ بیماری دل کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہے ۱۲ [۲] ترجمہ اُنکے کان ہین پر نہین سُنتے اُن سے یعنی کلام حق اور اُنکی آنکھین ہین پر نہین دیکھتے اُن سے یعنی شاہدات غیبی ۱۲

کہ اُسکو ہوا حبس کہتے ہین لیں دل ذکر اللہ سے باز رہتا ہے یہ آیہ کریمہ اس حال کی حکایت بیان کرتی ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ اگر راہ حق کے طالب اور طریقت کے میدان مین قدم رکھنے والے ان مرضون کا بزرگان کامل کے اقوال سے کہ وہ باطن کی بیماریون کی طبیب حاذق ہین علاج نکرین اور ان امراض کے دفع کرنے کی کوشش مین کمی کرین تو مرتے ہی عذاب کے ہلاکت مین گرفتار ہونگے جہان کی رات آفتاب کے نیچے چلے جانے سے ہوتی ہے اور دل کی رات معدے کے بھر جانے سے ہوتی ہے یعنے جیسا جہان مین رات سے اندھیرا ہوجاتا ہے ایسا ہی دل مین شکم پُری سے ہوتا ہے اور دل آئینہ کی مانند ہے اور بُرائیان مُنہ کی مثال ہین۔ جب گناہون اور بدیون کا دھوان دل کی آئینہ کو کالا کردیتا ہے اور اُس کی صفائی کو مٹا دیتا ہے جمال الوہیت اُس دل مین نہین دکھائی دیتا اور وہ دل ہمیشہ کو محجوب ہوجاتا ہے یہ آیہ شریفہ اس کی خبر دیتی ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ أَعْمٰى پس حقتعالی کو کبھی دل سے فراموش نکرنا چاہیے کہ اُس رب العالمین نے فرمایا ہے سارے گناہ عفو کرونگا بجز دل کا گناہ نہ بخشونگا۔ جو دل محبت نہین رکھتا اور اُسنے عشق کا غاشیہ اپنی کمر پر نہین باندھا اُس کو دلون مین شمار نکرین اور دل کے مرضون مین سے اس سے زیادہ سخت کوئی مرض نہین ہے اور جو شخص غفلتیون کی مصاحبت اختیار کرتا ہے اور علمار و فقرار کی صحبت سے محروم رہتا ہے اُس کا دل مرجاتا ہے اور خداے تعالی سے دور ہوجاتا ہے۔ اور بُری خصلتون کو دل مین سے نکال کر اچھی خصلتون کو حاصل کرنا دل کی صحت کا سبب ہے لیکن یہ دشوار ہے برسون کی ریاضت و مجاہدہ کا رنج کھینچنے سے حاصل ہوتا ہے یہان یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ آیہ کریمہ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اس کے مخالف ہے اس کا یہ جواب ہے کہ یہ علاج اُسی کو مفید ہوتا ہے توفیق الہی جس کی رفیق ہوتی ہے اور اُس کی صحت مشیت الہی کے موافق ہوتی ہے اور بزرگان کامل کہ امراض باطن کے حکما و اطبا سے حاذق ہین دل کی بیماریون کا علاج نہایت آسان اور مجرب دواؤن سے کرتے ہین اور اُنکے معالجہ سے حق تعالی کی مشیت کے موافق دلون کو صحت

ف۱ ترجمہ بہرے ہین گونگے ہین اندہے ہین پس وہ رجوع نہین ہوتے کے اللہ کی طرف ۱۲ ف۲ ترجمہ جو کوئی دنیا مین اندہا ہے وہ آخرت مین بھی اندہا ہے ۱۲ ف۳ ترجمہ اللہ تعالے کی پیدائش بدل نہین سکتی ۱۲

Marfat.com

حاصل ہوتی ہے دل کے مرضون کا علاج ان چیزون سے حاصل ہوتا ہے خلق سے تنہائی۔ خاموشی۔ موت کا ہر وقت یاد رکہنا۔ محبت دنیا و مال وجاہ سے بچنا۔ بہت نہ سونا۔ معدہ کا کہانے پینے سے خالی رکہنا۔ اور ذکر اللہ بہی امراض دل کا علاج ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لِکُلِّ شَیْءٍ صِقَالَۃٌ وَصِقَالَۃُ الْقَلْبِ ذِکْرُ اللّٰہِ جب ذکر اللہ برمداومت اور استقامت حاصل ہوگی ضرور خلق سے تجرید و تفرید بہم پہنچے گی۔ اور تفرید کے مقام پر پہنچنا یہ ہے کہ دل مین ماسواے حق سے بالکل نفرت پیدا ہو جاوے اور اسی کو دل کا مصقلہ کہتے ہین اور قرآن مجید کی تلاوت سے بہی دل کے مرض دفع ہوتے ہین یہ آیہ کریمہ اس کی خبر دیتی ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اور ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ جب دل مرجاتا ہے اللہ تعالی کی نظر اس سے منقطع ہوجاتی ہے اور جب نفس مرجاتا ہے خلق کی نظر اس سے مرتفع ہوجاتی ہی جب نفس مرتا ہے اُس کے اقربا اور ہمسایے اُس پر روتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اُس پر فرشتے روتے ہین۔ اور جب نفس مرجاتا ہے اُس سے اُس کے دوست جدا ہوجاتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اللہ تعالی کے قرب سے دور ہوجاتا ہے اور جب نفس مرجاتا ہے اُس کے احوال اُس سے چھوٹ جاتے ہین اور جب دل مرجاتا ہے اُس سے ایمان جدا ہوجاتا ہے اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب سالک خلق سے بیزار ہوجاتا ہے اور ظاہر و باطن و دنیا و آخرت کے سب کامون مین اللہ تعالی کو وکیل سمجھتا ہے اور سارے کام اُسکو سونپ دیتا ہی جیسا کہ فرمایا فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا اوس کا دل زندہ ہوجاتا ہے اور اُس کو سوای حق تعالی کے اور کسی کی احتیاج نہین رہتی ہر لحظہ و ہر لمحہ عالم غیب سے اُس کے دل پر ندا آتی ہی کہ زندہ وہی ہے دل کہ اُس پر ہماری محبت اور ہمارا عشق غالب ہے اور جس کا دل ہماری محبت سے زندہ ہوتا ہے اُس کے قالب کو ہی حیات جاودانی ہم عطا کرتے ہین چنانچہ فرمایا فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً

بیت دل زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک	؏	تن مردہ دل گر بمیرد چہ باک

سلہ ترجمہ ہر چیز کا صاف اور اُجلا کرنیوالا ہی اور دل کا جلا دینیوالا اللہ تعالی کا ذکر ہے ۱۲ سلہ ترجمہ اور ہم نازل کرتے ہین قرآن سے وہ چیز جو شفا ہے اور رحمت مومنون کے لیے ۱۲ سلہ پس پکڑو اُسکو وکیل ۱۲ سلہ پس البتہ زندہ کرتے ہین ہم اُسکو زندہ کرنا پاک ۱۲

Marfat.com

قطعہ

جس کا دل زندہ ہو وہ مرتا نہیں	موت کے آنے سے وہ ڈرتا نہیں
مردہ دل کو موت کا رہتا ہے خوف	فکر اُس کا زندہ دل کرتا نہیں

اور جس کا دل ہمارے عشق و محبت سے زندہ ہوتا ہو اُس کو ہم اپنے جمال باکمال کا مشاہدہ نصیب کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث اس کی خبر دیتی ہے لَا رَاحَتَ الْمُؤْمِنِیْنَ دُوْنَ لِقَائِہٖ[1] تحقیق دل کی فضیلت کی عرش و کرسی پر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ مِنَ الْعَرْشِ وَ اَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ[2] اور یہ بھی حدیث میں آیا ہو اَلْقَلْبُ ھُوَ الْعَرْشُ وَالصَّدْرُ ھُوَ الْکُرْسِیُّ[3] اور یہ آیۃ بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہو بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ[4] اگرچہ عرش کو حضرت رحمن جل جلالہ کے استوی کی صفت حاصل ہے کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی[5] مگر دل اللہ تعالی کی عندیت کی صفت سے بہرہ یاب ہو اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ[6] عرش اگر اللہ تعالی کا تختگاہ ہے دل ہی حقتعالی کی وسعت کا مقام ہے وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ[7] اور دل مومن آئینہ جمال مولا ہے اور مظہر صفات حق تعالی ہے عرش اگر تین سو ساٹھ پایوں پر برپا ہے دل ہی اللہ تعالی کی تین سو ساٹھ نظروں کی جا ہے عرش کرسی اور سات آسمانوں پر ہے دل ہی سینہ اور سات اعضای انسان پر ہے ملائکہ ملاء اعلے عرش کے گرد طواف کرتے ہیں عالم منتہا کے اندیشے دل کے گرد صف بستہ رہتے ہیں نظم

حرم دل ست آنکہ مجسم شدہ	طارم نہ پایہ اعظم شدہ
خاصیت از نکہت دل یافت فرش	منزلت از نفحت دل یافت عرش
جرم کثیفش فلک منجلے است	نور لطیفش تو چہ دانی کہ چیست
مطلع انوار الہی دل است	محرم اسرار کماہی دل است
نور و مہ از مہر و فروغے نمود	لمعہ از شعلہ دل ہم نبود

[1] مومنوں کو راحت نہیں ہے بغیر دیکھنے اسکے جمال کے ۱۲ [2] ترجمہ مومن کا دل بڑا ہے عرش سے اور وسیع ہے زیادہ کرسی سے ۱۲ [3] ترجمہ قلب وہی عرش ہے اور چھاتی وہی کرسی ہے ۱۲ [4] ترجمہ بلکہ وہ قرآن بزرگ ہے بیچ لوح محفوظ کے ۱۲ [5] ترجمہ رحمن برابر ہوا عرش پر ۱۲ [6] ترجمہ میں نزدیک ٹوٹے ہوئے دلوں کے ہوں ۱۲ [7] اور لیکن سماتا ہوں میں بیچ دل بندہ مومن کو ۱۲

Marfat.com

ہر کہ بخلوت گہ قدس آمدہ	از رہ محرم انس آمدہ

نظم

حرم دل جو کہ یہ مجسم ہے	طارم نہ فلک سے اعظم ہے
سیکھی دل سے زمین نے نکہت	عرش نے اس سے پائی ہر نکہت
ہے جلائی فلک وہ جسم کثیف	کوئی کیا جانے اس کا نور لطیف
ہے خدا کا وہ مطلع انوار	اس کے در کا ہے محرم اسرار
نور خور کا تہا ماہ کامل کا	لمعہ تہا یہ نہ شعلہ دل کا ☩
خلوت قدس مین جو داخل ہے	انس کی راہ مین وہ کامل ہے

اور اس حدیث قدسی کے مضمون سے ظاہر ہے کہ خاص مومن کے دل کے ساتھہ یہہ تقرب کی دولت مخصوص ہے وَلَا یَسَعُنِی اَرْضِی وَلَاسَمَائِی وَلٰکِنْ یَسَعُنِی قَلْبُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ اسی لئے دل مومن کا اجرام علویہ و اجسام سفلیہ سے ممتاز ہے کہ جناب قدس کی تقرب کی نسبت سرفراز ہے اور تقرب عبارت ہے اس سے کہ صفات حدوث سے تقدیس حاصل ہوا اور اخلاق قدم کے تخلق کی طرف مائل ہوا اور یہ تمام موجودات مین سے خاص دل ہی کا حصہ ہے کہ وہ جمال ازلی کا آئینہ عکس نما ہے اور اسرار لم یزلی کا جام جہان نما ہے رباعی

تا دل زغبار حس مطہر نشود	آئینہ رونمای دلبر نشود
از کوثر ہوا تا نکنی پاک ضمیر	زان نفحہ مشام جان معطر نشود

قطعہ

جب تلک تن کی کدورت سے مطہر نہین ہوتا	دل یہ آئینہ عکس رخ دلبر نہین ہوتا
لوث عصیان سے ہوا سے کرے جبتک کہ نہ پاک	دل کو یہ نفحۂ جانان سے معطر نہین ہوتا

شرح لمعات سے منقول ہے کہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ جب عشق نے ہر چند کہ اپنے تئین آپ ہی دیکھتا تہا چاہا کہ اپنا جمال باکمال کہ عبارت کمال حسب

سلہ تیری گنجایش نہین رکہتی میری زمین اور نہ میرا آسمان اور لیکن گنجایش رکہتا ہی میری بندہ مومن کا دل ۱۲

اسمار وصفات سے ہر آئینہ میں کہ مراد اس مظہر جامع سے ہے کہ قابلیت تجلی تمامی اسماء وصفات کی رکھتا ہو مشاہدہ کرے اس لئے وجود آدم کو بنایا کہ ایسا آئینہ سوائے آدم کے اور کوئی نہیں ہوسکتا لِکَوْنِہٖ مَخْلُوْقًا عَلٰی صُوْرَتِ الرَّحْمٰنِ وَجَامِعًا لِجَمِیْعِ الْکَمَالَاتِ الْمُوْدَعَةِ فِیْ جَمِیْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ پس اس آئینہ حقیقت سے انسان یعنی دل اس کا مراد ہے بہیرہرات قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ اپنی صنعت کا تماشا کرے تو تمام عالم کو پیدا کیا اور جب چاہا کہ اپنے تئیں آشکارا کرے تو آدم کو پیدا کیا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ

غزل

چو نیست چشم دلت تا جمال او بینی	نگر بصورت خود با مثال او بینی
ز آفتاب رخش گر بسایہ خورسندی	ببین بجملہ جہان تا ظلال او بینی
اگرچہ جملہ جہان ست سایہ اش لیکن	چو آفتاب بر آید زوال او بینی
خیال بازی او بین کہ پردہ ز خیال	فگندہ بر رخ خود تا خیال او بینی
خط ست و خال جہان تا بکی بدیدہ تن	جمال او ز رہ خط و خال او بینے
بہ تنگنا ہے جدا رچہ گشتۂ محبوس	بیا بعرصۂ دل تا جمال او بینی
جدا ز جمال دل خویشتن شدی غافل	نبوی او نظری کن کہ حال او بینے

غزل

نہیں ہیں آنکھیں جو تیرے دل میں کہ اس کا حسن و جمال دیکھے
تو اپنی صورت کو دیکھ پیارے کہ اس سے اس کی مثال دیکھے

جو اس کے مہر رخ منور کا سایہ و نور دیکھتا ہے
تو سارے عالم کو دیکھ آنکھوں سے تا کہ اس کا ظلال دیکھے

اگرچہ سارا جہاں یہ اس کا ہے سایہ و ظل ہے ولیکن
جو نکلے سورج تو اس کے سایہ کا تو بھی پھر زوال دیکھے

سلہ ترجمہ اس لئے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے حضرت رحمٰن کی صورت پر اور اسمیں جمع ہیں کل کمالات جو ساری موجودات میں رکھے گئے ہیں ۱۲ سلہ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر ۱۲

Marfat.com

خیال بازی یہ دیکھہ اُس کے کہ ڈال کر پردۂ خیالی
وہ اپنے رُخ پر تجھے دکھاتا ہے تا کہ اُس کا خیال دیکھے

جہان ہے یہ خط و خال کب تک تو سر کے آنکھوں سے دیدائیمن
جمال اُس آفریدگار جہان کا با خط و خال دیکھے

جسد کے اس تنگ و تیرہ کوچہ میں کب تلک تو رہیگا قیدی
نکل یہان سے فراخ میدان مین دل کی تا وہ جمال دیکھے

ہوا ہے کیون اے طرب اس احوال دل سے اپنے تو ایسا غافل
نظر تو کر اپنی اُسکے جانب جو دل سے کچھہ اُس کا حال دیکھے

پانچوان فائدہ دل کی کرامت کے بیان مین **نقل** ہے کہ ملاء اعلیٰ کی فرشتون کو فرمان پہنچا کہ اے مقربو دل کی رفعت و شان ایسی نہین ہے کہ عرش و کرسی وغیرہ سے اُس کا مقابلہ ہو سکے اور اُسکے انوار قدسی اُنمین سما سکین یا اُسکو افراد ممکنات مین سے کسی فرد کے ساتھہ نسبت دیجا سکے اگرچہ عرش تمام مخلوقات کی دعا کا قبلہ ہے لیکن دل سے کیا مناسبت رکھتا ہے کہ وہ ہمارے تماشے کی جگہ اور ہماری نظر کا محل ہے **حکایت** بطریق تمثیل کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تخت مملکت پر بیٹھا تھا اور اُسوقت سلطنت کے شغلون سے اُس کا دل فارغ تھا ایک شہباز کو اُسنے اپنے ہاتھہ پر بٹھا رکھا تھا اور بالکل اُس کی طرف متوجہ تھا کبھی اُس کے سر پر ہاتھہ شفقت سے پھیرتا اور کبھی اعزاز کی نظر سے اُس کو دیکھتا - ناگاہ ایک بلبل جو اُس گلزار مین رہتی تھی بادشاہ کے قصر عالی کی جانب گذری اور اُس شہباز کے سامان اور عزت و ناز کو دیکھا تو نہایت منفعل و شرمندہ ہوئی اور غلبہ غیرت سے اپنے دل مین یون کہنے لگی افسوس صد ہزار افسوس کہ وہ ظالم ہے اور مین مظلوم ہون پھر کیا سبب کہ وہ ایسا مقبول ہے اور مین ایسے محروم ہون آخر اُس سے رہا نہ گیا اور اُس نے باز کے سامنے جا کر اس راز کو اس طرح اظہار کیا کہ اے باز تو بھی پرندہ ہے اور مین بھی پرندہ ہون اس باعث سے تو ہم دونون برابر ہین اور جثہ مین اگرچہ مین تجھہ سے کچھہ کم ہون اور زور مین ضعیف ہون لیکن خوش آوازی کا ہنر تجھہ سے بہت ہی زیادہ رکھتی ہون فصل بہار مین جب شاخ گل پر بیٹھکر سُریلی آواز سے بولتی

Marfat.com

ہوں اور ہزار دستان کا ترانہ گاتی ہوں ہزار ہا دل میرے خوش آوازی اور ترانہ خوانی پر فریفتہ ہوتی ہیں اور تجھکو بالکل یہ کمال حاصل نہیں ہے یہ مرتبہ و منزلت جس پر تو ہے بیہودہ لائق ہے نہ تیرے باز نے جواب دیا کہ اے بلبل ایک جھلکی بہر پرے کے جانور تو ظاہر کار پر نظر رکھتی ہے اور اس کے باطن اور انجام کی کچھہ خبر نہیں رکھتے تو محض گویندہ یعنی منہ سے بولنے والی ہے اور میں کنندہ یعنی کام کا کرنے اور حکم بجالانیوالا ہوں تو گل پر جان دیتی ہے اور میں بادشاہ کی تابعداری اور اُس کے حکم بر جان نثاری میں مصروف ہوں تو اپنی خوش آوازی پر مغرور ہے۔ اور میں بجاآوری فرمان میں مشغول ہوں۔ تو نغمہ رکھتی ہے۔ اور میں ہمت کا تمغہ رکھتا ہوں۔ اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا کہ حق تعالیٰ عز و جل سلطان ازل نے دل مومن کے باز کو اپنے دست پر رکھا ہے کہ فرمایا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ[1] اور ہر لحظہ اُس پر عنایت و شفقت کی نظر رکھتا ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَنْظُرُ اِلٰى قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ ثَلٰثَمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ نَظْرَةً فِىْ كُلِّ نَظْرَةٍ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ[2] اور اُن نظروں کی تربیت و تقویت سے الہامات غیبی اور ارادات کے پرندوں کا اُس کو صیاد بناتا ہے اور زبان کہ گلزار وجود کی بلبل ہے اُس سے کہتی ہے کہ اے دل میں کئی خاصتیں ایسی رکھتی ہوں کہ وہ تجھکو نصیب نہیں ہیں جمال فصاحت کا نور مجھہ سے ظاہر اور اسرار بلاغت کی خوبی مجھہ سے ماہر ہے اور کمال انسان کا فصاحت لسان میں ہے۔ اور حکمت کی ندیوں کا بہنا میرے بیان میں ہے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اور اُس کی حمد و ثنا آدمی مجھہ سے بجالاتا ہے اور ظَهَرَ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ[3] میری ہی شان میں فرمایا ہے پھر تجھکو ایسے درجے و مرتبے کیوں حاصل ہیں اور اس قدر عنایتیں تیرے حق میں کس سبب سے شامل ہیں دل کہتا ہے اور جواب دیتا ہے کہ اے زبان اپنی خوبیاں تو نے بیان کیں برائیاں جو تو ظاہر کرتی ہے نہیں سنتا هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ[4] اگرچہ تیرا جرم یعنی جثہ تو بہت چھوٹا سا ہے لیکن تیرا جرم گناہ بہت ہی بڑا ہے تو ایسی نامعتمد ہے کہ ادہر خزانہ سینہ میں رکھا اور ادہر تو نے دوسرے

---

[1] ترجمہ مومن کا دل دو انگلیوں میں ہے اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نظر فرماتا ہے ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کی دل کی طرف ہر روز تین سو ساٹھہ بار ہر نظر میں ابتدا کرتا ہے اور اعادہ کرتا ہے ۱۲ [3] ترجمہ ظاہر ہوئے چشمے حکمت کے دل سے اوسکی زبان پر ۱۲ [4] ترجمہ نہیں اُلٹے منہ گرائے جاوینگے آدمی جہنم میں مگر اپنی زبانوں کے کرنے سے ۱۲

کے کان کی جیب مین پہنچایا اور تو ایسی پردہ در ہے کہ جہان کوئی راز لوح دل پر منقش ہوا اسوقت
تونے اُس کا نقشہ اپنے گویائی کے قلم سے صفحہ آواز پر دھر کھینچا دیکھہ مجکو کہ ازل سے ابد تک کے
اسرار جو کانون اور آنکھون کے رستے سے مجھے پہنچے ہین یا بذریعہ عقل و الہام دریافت
ہوئے ہین سب کے سب اپنے خزانے مین جمع رکہتا ہون- اور ایک نکتہ بہی اسرار نہانی کا
کسی سے ظاہر نہین کرتا اور جام صہباے محبت الہی سے ہمیشہ سرشار رہتا ہون اور مدام حق
تعالی کی اطاعت کو طیار۔ زبان کہتی ہے کہ اے دل یہ تو تونے سچ کہا کہ جام محبت کو نوش کرتا
ہے اور شاہد حقیقت تیری آغوش مین ہے لیکن یہ سعادت تجکو جبہی حاصل ہوتی ہے جب
سلطان حاکم امر محض اپنی عنایت سے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ[1] کی خلعت سے تجھے
سرافراز فرماوے ورنہ کبہی ایسا ہی ہوتا ہے کہ عقرب نفس و دیو طبیعت کا تیری وجود کے
شہر پر غلبہ ہوتا ہے اور تو جو اسوقت دار الملک معرفت کی بادشاہی کا دعوی کر رہا ہے
اُسوقت شیطان کا تابع ہوتا ہے اور جہالت و غفلت کے دریا مین غرق رہتا ہے آج تو
حقیقت کے موتی کے صدف ہونے کا لاف مارتا ہے اور جب شیطان کے تیرون کا ہدف
ہوتا ہے دیکھہ مجکو کہ ہمیشہ اپنے گویائی کی گہوڑی کو تحمید و تمجید کے میدان مین دوڑاتی ہون
اور گلستان توحید کی بلبل خوش نوا بنکر لا الہ الا اللہ کا ترانہ مدام گاتی ہون میرا آہ و نالہ کلمہ
شہادت کا محل شہود ہے میری تسبیح ذکر رب الودود ہے پہر دل کہتا ہے اے زبان اپنے ذکر
زبانی پر تفاخر نکر کہ بہت سے کلمہ گو جو بغیر تصدیق دل کے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صرف زبان سے کہتے
ہین وہ منافق ہین اور بوئے نجات سے بالکل محروم ہین اور بہت سے عارف باللہ ہین جو دل و جان
سے مستغرق مشاہدہ جمال ہین اور زبان سے گفتگو کی مجال نہین رکھتے اور جنت کو دیدار
الہی کے آگے بے حقیقت سمجھتے ہین - اے زبان زبانی اقوال بغیر درستی احوال محض بے فائدہ
ہین تو نے نہین سنا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ قَالَ اللّٰہَ وَقَلْبُہٗ غَافِلٌ عَنِ اللّٰہِ فَخَصْمُہٗ
فِی الدَّارَیْنِ ھُوَ اللّٰہُ[2] اور تجکو اس کی خبر نہین ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ[3]

سلہ ترجمہ مگر وہ شخص کہ لاوے اللہ تعالی کے پاس دل سلامت ۱۲ سلہ جس نے کہا اللہ اور دل اُس کا غافل ہے اللہ سے
وہ دونو جہان مین اللہ تعالے کا دشمن ہے ۱۲ سلہ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیکھتا - بقیہ صفحہ ۶۸ پر

Marfat.com

الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم نیت کہ بہترین اعمال ہے
چنانچہ فرمایا ہے نیۃ المؤمن خیر من عملہ دل سے تعلق رکھتی ہے اور محبت جو
سب عملون کا سر ہے وہ بھی دل ہی سے متعلق ہے حقتعالی نے فرمایا ہے والذین اٰمنوا
اشد حبا للہ شجاعت جو حمیت وغیرت کے درخت کا پھل ہے اُس کا دل ہی
وطن ہے اور سخاوت جو جنت کے درخت کی شاخ ہے اُس کا بھی قلب ہی مسکن ہے
دل ہی آئینہ ہے رخسار معانی کا اور مورد ہے انوار حضرت سبحانی کا دل جام جہان نما ہے تجلیات
اوصاف ربانی کا اور دقایق الطاف یزدانی کا اور ایسا پرندہ ہے کہ ہمت کے بازون سے
ملک ملکوت کے گرد طواف کرتا ہے اور ایسا سپہ سالار ہے کہ ابلیس پر تلبیس کے لشکرون بیشمار
کے ساتھہ مصاف کرتا ہے وہ شاہباز ہے کہ کبھی کنگرہ عرش پر جا بیٹھتا ہے کبھی زمین کے
فرش پر آشیان بناتا ہے وہ عندلیب ہے کہ کبھی شاخ طوبےٰ پر قرار پکڑتا ہے کبھی روضۂ
رضا و [illegible]جہ صفا مین پرواز کرتا ہے ۔ اے زبان تجھے نہین معلوم کہ بزرگون نے کہا ہے دل
سلطان ہے اور سارے عضا اُس کی رعیت و پاسبان ہین ۔ اور حق تعالی نے فرمایا ہے کہ
اے مقربان درگاہ صمدیت جب دل ہمارے شوق کا بوجھ کھینچتا ہے اور ہمارے ذوق کا
گھونٹ بھرتا ہے تو ہمارا کرم ہی یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم ہی اُس کا بوجھ اٹھاوین اور اپنے
جمال وجلال کا خلعت اُس کو پہناوین اور اس نوازش کی آواز عارفون کے کان مین پہنچاوین
کہ قلب المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبھا کیف یشاء اے
مقربو اگرچہ تم ہماری فضای قدس کے مقدس ہو لیکن یہ خاکی افلاس کا لباس رکھتے ہین
اور ظلومی و جہولی کے میدان مین قدم بڑھائے چلے جاتے ہین ہم خلاصہ اعمال اور سر
احوال ان پر نثار کرتے ہین تاکہ یہ جان جاوین کہ ہمکو انکے اعمال اور کمال کی کچھ بھی حاجت
نہین ہے لاکھون خزانی رافت و موہبت کی بطور بخشش و عطا اس خاک سیاہ پر کھولدین

۴ تمہارے صورتون کو اور نہ تمہارے عملون کو اور لیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون کو اور تمہاری نیتون
کو ۱۲ ۵۲ مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ جو لوگ ایمان لائے ہین بہت زیادہ ہین
اللہ تعالی کی محبت مین ۱۲ ۵۴ ترجمہ مومن کا دل حضرت رحمن کی انگلیون مین سے دو انگلیون مین ہے پھیرتا ہے جدھر
کو چاہے ۱۲ ۵۵ اور روشن ہو گئی زمین تیرے رب کے نور سے ۱۲

Marfat.com

جس سے یہ خاک مکدر منور ہو جاوے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا جیسا فائدہ اس آیہ کریمہ کی معنی کی تحقیق مین مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ حق سبحانہ وتعالی شانہ نے فرمایا کہ ہے کسی مرد کے شکم مین دو دل نہین بنائے اور جو مین دو دل بناتا تو ان مین سے ایک میری محبت اختیار کرتا اور دوسرا میرے غیر کی پس یہ ایک دل کا بنانا اسی پر دال ہے کہ میرے غیر سے دور اور نرے میری ہی طرف متوجہ رہین رباعی

باحق نرسی تا ہمہ یک دل نشوی		بے نام ونشان نا شدہ واصل نشوی	
تاز آئینہ زنگ غیر زائل نکنے		ہر رخش آئینہ قابل نشوی	

قطعہ

حق سے وہ ہی ملے جو یکدل ہو		بے نشان ہو تو اس سے وصل ہو	
اس کے رُخ کا بنے وہ آئینہ		دل سے جب زنگ غیر زائل ہو	

پس تمام عالم آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور آدمی اللہ تعالے کی معرفت و محبت کیواسطے اور محبت اختیار کرنا محبوب کا ہے اس کے غیر پر جیسا کہ فرمایا ہے فَاِنَّ الْمَحَبَّةَ اِيْثَارُ الْمَحْبُوْبِ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَصْحُوْبِ اور بعضون نے کہا ہے فَاِنَّ الْمَحَبَّةَ مَحْوُ الْمُحِبِّ بِصِفَاتِهٖ وَاِثْبَاتُ الْمَحْبُوْبِ بِذَاتِهٖ شیخ شبلی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ محبت کا نام اس لئے محبت رکھا ہے کہ محب ماسوائے محبوب کو دل سے محو کر دے پس محبت اسی کو کہتے ہین کہ جو کچھ محبوب کے سوا ہے اس کو دل سے بھلا دے اور نری محبوب کو دل مین جگہ دے یہان تک کہ محبت ہی درمیان مین سے اٹھہ جاوے چنانچہ حضرت سری سقطی قدس سرہ نے فرمایا ہے لَاتَصْلُحُ الْمَحَبَّةُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْوَاحِدُ لِلْاٰخَرِ يَا اَنَا حکایت ایک دوست اپنے دوست کے گھر گیا خبر کروائی پوچھا کون ہے اس نے جواب مین کہا مین ہون اُسنے کہا اگر تو ہے تو چلا جا کہ ابھی دوستی کے معنی ہی نہین سمجھا اس کلام کے

سلہ ترجمہ نہین پیدا کئے اللہ تعالی نے کسی آدمی کے سینے مین دو دل ۱۲ سلہ پس بتحقیق محبت اختیار کرنا محبوب کا ہے سب ساتھہ والی چیزون پر ۱۲ سلہ ترجمہ محبت محو ہونا محب کا ہے محبوب کی صفات مین اور اثبات محبوب کا ہے اُس کی ذات مین ۱۲ سلہ ترجمہ محبت صحیح نہین ہوتی دو مین جب تک کہ کہتا ہے ایک اُن کا دوسرے کو اے مین ۱۲

اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ جبتک دو دیکھتا ہے محبت نہیں ہوتی اگرچہ آیا کو وہ اور اسکو آپ تصور کرتا ہو جائے

این من نہ منم اگر منی ہست توئے — ور در بر من پیرہنے ہست توئی
در راہ غمت مرا نہ تن ماند و نہ جان — ور زانکہ مرا جان و تنی ہست توئی

قطعہ

مین نہون مین ہون ہی گر اے جان من توہی تو ہے — تن پہ میرے گر یہ ہیگا پیرہن توہی تو ہے
تیرے غم مین تن رہا میرا کہان اور جان کہان — اور جو ہووے یہی میرا جان و تن توہی تو ہے

حضرت فخر الدین عراقی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ معشوق کے حسن کا کمال عاشق کے آئینہ کے سوا اور کسی چیز مین نہین دکھائی دیتا اس لیے کہ اپنے وجود کے اظہار کے واسطے یہی آئینہ ہو جسمین اپنا جمال با کمال مشاہدہ کر سکے یہ حدیث اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ[1] پس اس معنی کی رو سے عاشق حسن معشوق سے معشوق کی نسبت زیادہ نزدیک ہے اور ارباب ذکا پر ظاہر ہے کہ قابل بمقابلہ فاعل کے نزدیک کہانی دیتا ہے

خواہم کہ ز دور در جمالت نگرم — مے نتوانم از آنکہ بی یاو سرم
از عالم حسن گر تو اے مایۂ حسن — نظارۂ حسن خود کنے رشک برم

قطعہ

کیا دور سے دیکھون یہ تمنا نہین رکھتا — لاچار ہون اس سے کہ سر و پا نہین رکھتا
خود دیکھے جو حسن اپنا تو اے مایۂ حسن — رشک آئے کہ مین دید کا یارا نہین رکھتا

حق جل و علا نے روز ازل سے اس ایک مٹھی خاک نہایت ضعیف پر نظر نوازش مبذول رکھی ہے اور اس کو اپنی محبت عطا فرمائی ہے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ ثُمَّ رَشَّ عَلَیْھِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ[2] عاشق کہتے ہین کہ نور ڈالنا اسے عشق کے نور سے عبارت ہے کہ مطلع شوق سے نکلا اور اس وجود کی کالی خاک پر شہود کا پرتو ڈالا

رباعی

از شبنم عشق خاک آدم گل شد — چندین شر و شور در جہان حاصل شد
چون نشتر عشق در رگ روح زدند — یک قطرہ ازو چکید نامش دل شد

[1] ترجمہ ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے مین پھر ڈالا اس پر

خاک آب عشق سے گوندھی تو جب کامل ہوا	رتبہ عشق خدا آدم کو یون حاصل ہوا
عشق کا نشتر لگا جب روح کی رگ مین طبیب	ایک قطرہ خون کا ٹپکا نام اس کا دل ہوا

نقل ہے کہ شاہباز محبت جب آشیانہ غزت سے اڑا اول عرش پر پہنچا۔ اس کی عظمت ملاحظہ کی اور آگے روانہ ہوا کرسی پر عبور فرمایا اس کی وسعت دیکھی اور التفات نہ کیا۔ آگے بہشت پر نظر پڑی نعمت معائنہ کی اور مائل نہوا پھر آسمان نو پر گزرا انکی رفعت کی سیر فرمائی اور متوجہ نہوا۔ آخر دوزخ پر گذر ہوا عذاب وشدت دیکھتا ہوا آگے بڑھا اور خاک پر پرتو ڈالا اسمین محبت دیکھی استقرار فرمایا ملاء اعلا کے فرشتون کو غیرت آئی انہون نے عالم بالا سے ندا دی کہ اے وصف شہنشاہ لم یزل ولایزال تجکو خاک تیرہ سے کیا آشنائی ہے اور مٹی مکدر سے کیا امید روشنائی ہے باز محبت نے یہ کلمہ قدم جواب دیا کہ خاک محبت رکھتی ہے اور مین بھی محبت ہون یہ جنسیت ہے رباعی

درد دل خستہ دردمندان دانند	نی خوش منشان خیرہ خندان دانند
از سر قلندری تو گر محرومی	سری ست درین شیوہ کہ رندان دانند

قطعہ

درد دل کو وہی جانے جو کہ اہل درد ہو	جس کے دلمین سوز عشق ولب پہ آہ سرد ہو
تو ہی محروم اس سے کیا جانے تو سر عشق کو	جانے وہ جو رند ہو یا وہ قلندر مرد ہو

آفریدگار جل شانہ نے اس طفل خاک کو اپنے فضل وکرم کے حجرہ اور رحمت واحسان کی گود مین پرورش فرمایا ہے کہ اللہ ارحم بعبادہ[1] اگرچہ یہ خاکسار تیرہ روزگار بظاہر دنیا مین آلودہ ہین لیکن باطن مین جوار قدس میں آسودہ ہین انس کی مجلسون کے مسند نشین ہین عشق کے دربار کے حاضرین ہین محرم حرم وصال ہین ندیم اسرار حسن وجمال ہین یحبہم[2] کی محبت کا جام یحبونہ[3] کی آگ پر انہین کے عشق نے جلایا گیا ہے اور سقاہم ربہم[4] کا جام ان ہی محبت کے پیاسون کو پلایا گیا ہے ندا ہے الا تخافوا ولا تحزنوا[5]

۱ ترجمہ اللہ تعالی بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندون پر ۱۲ ۲ ترجمہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی انکو ۱۲ ۳ ترجمہ دوست رکھتے ہیں وہ اللہ تعالی کو ۱۲ ۴ ترجمہ پلاوے گا انکو انکا رب ۱۲ ۵ یہ کہ خوف نکرو اور غمگین نہو ۱۲

Marfat.com

انہین کو سنائی ہے اور بشارت لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ انہین کے واسطے فرمائی ہے لیکن اُس کی عظمت و جلال نے عارفون کے سینے کو استغنا کی آگ سے ابتلا کی بھٹی مین جلایا ہے اور اُس کے جمال کی تجلیون نے اُن سوختہ دلون کو رضا و امید لقا کے نور سے منور فرمایا ہے رُباعی

دل را کہ نیا ہجر بگداخت	آخر بہوای وصل بنواخت
کونین مرا از نظر انداختہ شد	زان یک نظریکہ بر من انداخت

قطعہ

آتش ہجر سے جیسا کہ جلایا ہم کو	وعدہ وصل بھی ویسا ہی سنایا ہم کو
گر گئے دونون جہان اپنی نظر سے بل مین	اک نظر ڈال کے اکسیر بنایا ہمکو

حقتعالی نے اپنے جمال کا لطف انہین کو عطا فرمایا ہے عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ اور اپنے جلال کی عزت انہین پر آشکارا کرتا ہے مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْأَرْبَابِ اُس کا جلال سب بولنے والون کو گونگا بناتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهُ اُس کا جمال خاموشون کو میدان گویائی مین لاتا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهُ عقلین ہلاک ہوتی ہین اُس کے جلال مین اور دل مستغرق ہوتے ہین اُس کے جمال مین۔ شیخ سہیل بن محمد سہیل تستری قدس سرہ نے فرمایا کہ الٰہی اگر تجکو پہچانتا ہون تو مجھے حیران کرتا ہے اور جو نہین پہچانتا ہون تو مجھے ویران کرتا ہے اگر تیری طرف قصد کرتا ہون لاچار ہوتا ہون اگر الٹا پھرتا ہون بیقرار ہوتا ہون سخت پریشان ہون اور کچھ نہین جانتا کہ کیا کرون جس کو اے شاہنشاہ تو اپنے جمال سے سرفراز فرماتا ہے فَلَهُ الْأُنْسُ فِي الْأُنْسِ اور جس کو میدان جلال مین گیند کی مانند سرگشتہ کرتا ہے فَالْحَقُّ لَهُ طَمْسٌ فِي طَمْسٍ رباعی

تا چند سیاورق جمالت بینم	لب تشنہ سوی آب زلالت بینم
بردار حجاب کون کز دیدہ جان	در ہر چہ نظر کنم جمالت بینم

۱ جن لوگون نے نیکی کی ان کے واسطے بدلا نیکی ہے اور اُس سے زیادہ ۱۲ ۲ ترجمہ ٹوٹے دلون کے پاس ہون ۱۲ ۳ ترجمہ کہان مٹی اور کہان ہے رب سارے ربون کا ۱۲ ۴ ترجمہ جس نے خدا کو پہچانا گونگا ہوا ۱۲ ۵ جس نے خدا کو پہچانا دراز ہوئی زبان اسکی ۱۲ ۶ پس اسکو ہے انس پر انس ۱۲ ۷ ترجمہ پس اُس کا ملنا ہے نیستی پر نیستی ۱۲

قطعہ

پردون ہی مین رہیگا کب تک جمال تیرا	کب پیاس کو بجھائے گا آب زلال تیرا
ہستی کا پردہ آنکھ سے دل کی اٹھا کے مین	دیکھون جسے ہمین پاؤن وصال تیرا

ساتوان فائدہ اور ہمین سات دقیقے ہین **پہلا دقیقہ** نفوس انسانی وحیوانی ونباتی کی تعریف کے بیان مین - آدمی کے اعضا مین سے دو عضو چھوٹے چھوٹے ہین ایک نے بان ہے دوسرا جنان ایک ظاہر ہے دوسرا پنہان یہی دونون انوار عرفان اور اسرار ایمان سے مشرف ہوتے ہین اور ایمان وعرفان کے واسطے سے سعادت ودولت دوجہانی حاصل کرتے ہین اور حقتعالی کی معرفت اپنی شناخت پر موقوف ہے بموجب اس حدیث کے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ[1] اور نفس کی پہچان یون ہے کہ اہل شریعت کے نزدیک نفس کے بہت معنی ہین - تن ودل وروح ہر ایک پر نفس کا لفظ بولا جاتا ہے اور ارباب حقیقت کی اصطلاح مین نفس ایک لطیف بخار کا نام ہے جو ہر صورت سے متشکل ہو سکتا ہو یعنی جاہے جیسی صورت بنا سکتا ہے اور اللہ تعالی کی ذات کو بھی نفس کہتے ہین یہ آیہ شریفہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ[2] یہان نفس سے حقتعالی کی ہستی مراد ہے اور آدمی کی حقیقت سے بھی اُس کی ہستی مراد ہے پس آدمی کی ہستی کی معرفت اللہ تعالی کی معرفت کا سبب ہو اسواسطے کہ آدمی متصف ہے باوصاف آلہی اور اس مضمون کی خبر یہ حدیث دیتی ہے خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ[3] اور نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے یون ارشاد فرمایا ہے خَمَّرْتُ طِیْنَتَ اٰدَمَ بِیَدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا[4] حقتعالی نے تمامی موجودات کو کن کے حکم سے پیدا کیا ہے مگر آدمی کے نفس یعنی اُس کی ذات اور اُس کے قالب کو چالیس ہزار برس مین ترتیب دیا ہے اور خاص اپنے ہاتھ سے بنانے کا اختصاص اُس کو بخشا ہے اور اُس کی مٹی کی ایک ایک ذرہ مین روح کو تعبیہ کیا ہے اور خزانے ورموز ملک وملکوت کے اور انوار ودوسرا حیرت

---

[1] ترجمہ جس نے پہچانا اپنے نفس کو پس تحقیق اُسنے پہچانا اپنے رب کو ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل مین ہے اور مین نہین جانتا جو کچھ تیرے دل مین ہے ۱۲ [3] ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اپنی صورت پر ۱۲ [4] ترجمہ خمیر کیا مینے آدمی کی طینت کو اپنے ہاتھ سے چالیس دن مین ۱۲

Marfat.com

ولاہوت کے اپنے کنز غیبی و گنج لاریبی سے اُسکے دل کی زمین میں دفن کر دئے ہیں اور اپنی سلبی و ثبوتی و ظاہری و باطنی صفات کی مانند صفتوں سے اُس کو متصف کیا ہے پس تمامی موجودات کے پیدا کرنے سے اُسی کا وجود میں لانا مقصود ہے اور جمیع مخلوقات سفلی و علوی کے وجود میں لانے سے اُسی کا پیدا کرنا مطلوب ہے جملہ اشیای عالم اُسی کے باعث ظاہر ہوگئے ہیں اس لئے کہ جمال و جلال کی ساری صفتوں کے ظہور کا سبب صرف آدم ہی ہے اس آیہ شریفہ میں اس مضمون کی طرف اشارہ ہے سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ[۱] رباعی

اے نسخۂ نامۂ الٰہی کہ توئے	وی آئینۂ جمال شاہی کہ توئے
بیرون ز تو نیست ہرچہ در عالم ہست	در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

رباعی

سرنامہ نامۂ الٰہی ہے تو	آئینۂ جمال شاہی ہے تو
ہے سارے جہان کا نمونہ تجھ میں	ہر چیز کی حقیقت کماہی ہے تو

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ مِنْ اَدِیْمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا فَخَرَجَتْ ذُرِّیَّتُهٗ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الْاَسْوَدُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ[۲] یعنی حقتعالی نے آدم علیہ السلام کو تمام روئے زمین سے پیدا کیا پس اُس کی اولاد اُس زمین کے مشابہ نکلی بعضی اُنمیں سے کالے بعضے گورے بعضے سُرخ بعضے کثیف بعضے لطیف بعضے قوی بعضے ضعیف یہ اختلاف آدمی کے خاک سے ہیں اور جبل صلصال[۳] و فخار[۴] سی ہے اور بخل گِل[۵] سے ہے اور شہوت حماء مسنون[۶] سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ یَسْبِقُ فَهُوَ ذَكَرٌ وَاِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْاَةِ یَسْبِقُ فَهُوَ اُنْثٰی وَاِنْ كَانَ مَاءُ الرَّجُلِ غَالِبٌ یَشْبَهُ الْوَلَدُ لِاَبِیْهِ وَاِنْ كَانَ مَاءُ الْمَرْاَةِ غَالِبٌ[۷]

۱؎ ترجمہ قریب ہے کہ دکھاویں گے ہم نشانیاں اپنی جہان میں اور آدمیوں کے نفسوں میں ۱۲ ۲؎ ترجمہ متن میں مذکور ہے ۳؎ مٹی کا کچا ظرف سوکھا ہوا جو بجانے سے آواز دے ۱۲ ۴؎ مٹی کا پکا ہوا ظرف خاکی اسد سے ہے پس آدم کا پتلا پہلے بنا کر سکھایا صلصال ہوا پھر اس کو پکایا تو فخار ہوا ۱۲ ۵؎ پانی میں گوندھی ہوئی مٹی جو آدمی کے صلصال و فخار سے پہلے تھی ۱۲ ۶؎ سڑا گارا جو آدمی میں شاید گل کے بعد ہوا ہو ۱۲ ۷؎ ترجمہ اگر مرد کا پانی پہلے پہنچے رحم میں اس سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اگر عورت کا پہلے ہو تو لڑکی ہوتی ہے اگر مرد کا پانی غالب آتا ہے بچہ باپ کی صورت ہوتا ہے اگر عورت کا غالب آتا ہے ماں کی صورت

Marfat.com

یشبہ الولد لامہ **نقل ہے** کہ آدم علیہ السلام کے وقت سفید و سیاہی کا فرق
صورتوں میں نتھا یہ تفاوت نوح علیہ السلام کے زمانے میں پیدا ہوا ہے اور اُس کے
پیدا ہونے کی وجہ یون لکھی ہے کہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام سوتے تھے کہین ترتی
مین آپکے تہ بند کا پلہ ہوا سے اُلٹ گیا اور بعض مقام آپکے ستر کا کھل گیا۔ ایک بیٹا آپکا
جو اِس حال کو دیکھکر ہنسا تھا اور اُس کے حق میں آپنے دعاے بد کی اُس کی اولاد میں حبشی
و زنگی پیدا ہوئے دوسرا جو مُنہ پھیر کر چلا گیا تھا اُس کی اولاد مین آپکی بد دعا سے دیو و یاجوج
پیدا ہوئے تیسرا جس نے نیچی نگاہ کر کے کپڑا آپ کو اُڑھا یا۔ اُس کی اولاد مین آپکی دُعا سے
سفید و سرخ آدمی پیدا ہوئے۔ اور مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے **منقول ہے** کہ ایک
شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میری عورت نے لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے اور میرا اور میری
ساری قوم کا رنگ سفید ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید لڑکا میرا نہو۔ آپنے فرمایا کہ
اپنی عورت سے پوچھ کہ جس روز رحم مین اس لڑکے کے نطفہ نے قرار پکڑا تھا حیض کے دن
باقی تہے یا نہین۔ اُس نے کہا کہ ایک دن باقی تہا۔ آپنے فرمایا کہ لڑکا تیرا ہی ہے بس
اللہ تعالی کی معرفت و شناسائی سالک کو جب ہی حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ہستی کو جانے اور
ہستی آدمی کی ظاہر ہے اسواسطے کہ اُسکو اپنی ہستی مین شک نہین ہے اور آدمی کی ہستی۔
فقط اس جسم سے نہین ہے اس لئے کہ یہ تو مردے کے بھی ہوتا ہے لیکن مُردہ کے بدن میں
جان نہین ہوتی پس ہستی سے مراد روح ہے کہ وہ عالم امر سے ہے اور عالم امر سے وہ چیز
جس کے لئے مقدار و کمیت نہو اور عالم خلق وہ ہے کہ اُس کے لئے یہ ہون اور حقیقت انسانی
کے معنی باطنی مین کہ عبارت ہے نفس و جان و دل و روح سے اور حق تعالی کی معرفت اور
اُس کے جمال کا مشاہدہ اسی معنی باطنی سے متعلق ہے تکلیف و خطاب و عتاب و عذاب و
ثواب اُسی پر ہے اور سعادت و شقاوت ذاتی اُسی کے لئے ہے اُسکے اور اُس کی صفات
کی معرفت حق تعالے اور اُسکے صفات کے معرفت کی کنجی ہے اور یہ معنی باطنی عالم امر سے
ہین اور قسمت پذیر نہین ہین کسواسطے کہ اگر اُس کی تقسیم ہو سکتی تو روا ہوتا کہ اُس کے
ایک طرف کسی چیز سے جہل اور دوسری جانب اُسی شئے کا علم ہو پس ایک حال مین وہ

حقیقت انسانی

Marfat.com

جاہل ہی ہوتے اور عالم ہی ہوتے اور یہ ممکن نہیں ہے اور روح باوجود قسمت پذیر نہونے
کے محدث یعنی پیدا کی ہوئی ہے پس اس اعتبار سے وہ عالم خلق سے ہے اور پہلے بیان
کے بموجب عالم امر سے ہے اور جس نے روح کو قدیم کہا ہے یا جسم و عرض مانا ہے
خطا کی ہے اور اپنی ہستی و حقیقت کے جاننے کی ابتدا میں سالک کو کچھ حاجت نہیں ہے
جب وہ مجاہدہ کرتا ہے اور سلوک کا رستہ چلتا ہے اُسوقت اُس کو خود بخود یہ دولت حاصل
ہوجاتی ہے بے اس کے کہ اسکو کسی سے سنے اور دریافت کرے یہ آیہ کریمہ اس کی
خبر دیتی ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا [1] اور حق تعالیٰ کی
معرفت اُس کی صنعت کی پہچان سے حاصل ہوتی ہے اور وہ صنعت عالم حس ہے
کہ حواس سے جانا جاتا ہے اُس کا قوام قالب سے ہے اور معرفت اس کا شکار ہے
اور حواس اُس کا جال اور کالبد اُس کا مرکب ہے اسی سبب سے اسکو بدن کی حاجت ہے
اور بدن مٹی اور پانی اور آگ اور ہوا سے بنا ہے۔ اور حواس دس ہیں۔ پانچ ظاہر
میں ہیں۔ ایک سامعہ۔ سننے کی قوت۔ دوسرے باصرہ دیکھنے کی قوت۔ تیسرے
شامہ۔ سونگھنے کی قوت۔ چوتھے ذائقہ چکھنے کی قوت پانچویں لامسہ چھونے کو معلوم
کرنے کی قوت۔ اور پانچ حواس باطن میں ہیں۔ انکے رہنے کی جگہ دماغ ہے پہلی
قوت حس مشترک ہے وہ دریافت کرتی ہے اُن صورتوں کے اجزا کو جو حواس ظاہری
سے معلوم ہوئی ہیں۔ دوسرے قوت خیال ہے وہ حس مشترک کا خزانہ ہے کہ نگاہ رکھتی
ہے اُسے جسے حس مشترک نے دریافت کیا ہے۔ تیسرے قوت وہم ہے وہ حواس
سے جو صورتیں دریافت ہوتی ہیں اُنکے معانی کے اجزا کو ادراک کرتی ہے چوتھی
قوت حافظہ ہے وہ قوت وہمیہ کا خزانہ ہے یاد رکھتی ہے اسکو جس کو وہمیہ نے دریافت
کیا ہے۔ پانچویں قوت متصرفہ ہے جو تصرف کرتی ہے اسمیں کہ خیال و حافظہ کے خزانہ
میں موجود ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ غذا بدن کے قوام کے لیے ہے اور حواس بدن سے
متعلق ہیں اور وہ عقل کے جاسوس ہیں اور عقل سے خدائے تعالیٰ کی صنعتیں معلوم

[1] ترجمہ اور وہ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں البتہ کھولدیتے ہیں ہم انکو اپنے رستے ۱۲

Marfat.com

ہوتی ہین اور وہ دل کے گھر کی شمع و چراغ ہے اور اُس نور سے جو اُسکو حق تعالیٰ نے عطا کیا ہے حضرت الہیت کو دیکھتی ہے اور دل جمال ربوبیت کا نظارہ کرتا ہے جب اُس کو یہ سعادت حاصل ہوتی ہے اُس وقت شہنشاہ لم یزل ولایزال کی درگاہ کا بندہ ہوتا ہے اور اُس کی بندگی کا ارادہ کرتا ہے جس کی یہ آیۂ کریمہ خبر دیتی ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ[1]

عالم صغیر کی تمثیل عالم کبیر سے

واضح ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس شکل عجیب اور ترکیب غریب کا آدمی بنا کر اُس کو اپنی معرفت کے علمون اور حقیقتون سے مطلع کرے اپنی حکمت کاملہ کے تقاضے سے ایسا نسخہ ایجاد فرمایا کہ تمام عالم اکبر کو اُسمین ثبت کردیا۔ اسی لئے حضرت بایزید قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ میرا وجود لوح محفوظ کا مختصر نمونہ ہے کہ میرے قالب کو آسمان و زمین کی طبقون کی طرح پوست در پوست بنایا ہے آسمان میں بارہ برج ہین تو میرے قالب میں بھی بارہ منفذ رکھے ہین۔ دو کان۔ دو آنکھین۔ دو سوراخ ناک کے۔ دو پستان۔ منہ ناف۔ پیشاب و پاخانہ کے دو مقام۔ جس طرح آسمان و زمین کے طبقات مین ہر ہر کام کے فرشتے آتے جاتے ہین اسی طرح میرے جسم مین بھی طرح طرح کے قویٰ کی آمد و شد ہے بلکہ میرے قویٰ کی سیر کا مقام عالم بے منتہا تک ہے اور جیسا کہ حکمائی آسمان کی سات سات ستارے سیارے یعنی گردش کرنے والون کی سعادت و نحوست کا حال رقم کیا ہے ویسا ہی آدمی مین بھی سات قوتین ہین کہ اُس کی درستی اور نادرستی اُنپر موقوف ہے سامعہ باصرہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ لامسہ۔ عاقلہ۔ ناطقہ۔ آدمی کے پیدا ہونے کے بعد اُسمین ان قوتون کا جاری ہونا آسمان مین کواکب کے طلوع ہونے کی مانند ہے۔ اور اُس کی موت یا بیہوشی اُسپر طاری ہونی کواکب کے غروب ہونے کی مانند ہے اور اُسکے حرکات کا حاصل کواکب کے حرکات کے حاصلات سے مشابہ ہے یہ تو عالم علوی کا کچھ بیان ہوا۔ اب عالم سفلی کی تفصیل سنئے کہ جسد آدمی کا زمین کی مثال ہے اور ہڈیان اُسمین زمین مین پہاڑون کی مانند ہین اور مغزیات مثل معادن ہین اور جوف جو اخلاط سے پُر ہین دریاؤن کے مشابہ

[1] ترجمہ اور نہین پیدا کیا مین جن کو اور آدمی کو مگر اپنی عبادت کو۔ ۱۲ ۔ چاہئے جنہ قوتون کی معنی تو اوپر مذکور ہو چکے ہین

Marfat.com

ہین- اور انتڑیان اور رگین ندیون کی طرح اسمین جاری ہین گوشت خاک سے مشابہت رکھتا ہے اور بال نباتات و روئیدگی کی شکل ہین- منہ غار کی صورت ہے- سامنا اور پشت اور داہنا اور بایان زمین کی چارون سمتون مشرق و مغرب و جنوب و شمال کی مانند ہین- اور سانس جو اسمین چلتا ہے زمین پر ہوا کے چلنے سے مشابہ ہے کلام اور آواز اُس کی رعد کی مثال ہے ہنسی بجلی کی مانند ہے- اور رونا مینہ برسنے کی مثال ہے غم و حزن کا زمانہ اندہیری رات کی صورت- اور خوشی اور بہار کا زمانہ صباح و دن کے روشنی- اور آدمی کا لڑکپن کہیتی کے نمو کی مانند- اور جوانی کا اس کے تیار اور ثمر دار ہونے کی مثال- اور بڑہاپا خزان کی صورت ہے- اور شباب کے دن- گرمیونکے ایام کی صفت- اور بڑہاپے کے مدت جاڑون کے ہنگام کی طرح ہین نیند اُس کی عالم موت کے نشان کے موافق ہے- اور بیداری زندگی کے آثار سے مطابق ہے- غرض جس قدر خواص جمیع موجودات علوی و سفلی مین ہین اور کل حیوانات و نباتات و فلکیات مین رہے ہین حق تعالے نے وہ سارے ہی اس نقطہ خاک مین تعبیہ فرمائے ہین لیکن اسکو خبر نہین **دوسرا دقیقہ** خلائق کے گروہون اور نفسون کی قسمون کے بیان مین- خلق کے تین گروہ ہین **اول** وہ کہ اُنکو حق تعالے نے توفیق کرامت فرمائی انکی روح اُنکے نفسون پر غالب آئی اور اُنکے نفس مغلوب ہوئے اور اُنہون نے سعادت ابدی پائی جن کا بیان اس آیۂ شریفہ مین فرمایا ہے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ [1] **دوسرا گروہ** وہ کہ اُنکے نصیب مین شقاوت ابدی ہے اُنکے نفس اُنکی روحون پر غالب آئے اور اُنکے حق مین فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [2] **تیسرا گروہ** وہ کہ جنہون نے نہ سعادت کا رستہ اختیار کیا نہ شقاوت کا موت کے وقت اگر اُسکا دل نفس کا ہمرنگ ہوا شقی اور جو روح کا ہمرنگ ہوا سعید ہوئے اور جو اُسوقت بہی توقف ہے وہی اہل اعراف [3] ہوئے **قاعدہ** ہے کہ جب کوئی اپنے کسی دشمن سے موافقت کرتا ہے اُسکے شر سے نجات پاتا ہے اور بے خوف ہوجاتا ہے لیکن جو

(۱) ترجمہ تحقیق لشکر ہمارا ہی البتہ وہ غالب ہین ۱۲ (۲) ترجمہ آگاہ ہو کہ بیشک گروہ شیطان کا ہی ہین ٹوٹے والے ۱۲

(۳) نام ایک مقام کا ہے جو دوزخ اور بہشت کے درمیان میں ہے

Marfat.com

شخص نفس سے موافقت کرتا ہے نفس اُس کو ہلاک کرتا ہے - جسکو کوی پرورش کرتا ہی
وہ اُس کا شکر کرتا ہے لیکن نفس کبھی شکر نہین ہوتا جس کی مراد کوی شخص برلاتا ہے وہ
اُس کا مطیع ہوجاتا ہے مگر نفس کی جس قدر مراد برلاؤ اتنا ہی نافرمان ہوتا ہے سو غیر
ایک ریوڑ مین اتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک ساعت مین ایک شیطان آدمیون کے
کے ساتھ کرتا ہے اور سو شیطان اتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک رفیق بد کرتا ہے اور سو
رفیق بد اتنی تباہی نہین کرسکتے جتنی ایک ساعت مین نفس کرتا ہے - اور نفس نہ کوئی علوت
رکھتا ہے نہ مثال جو اُس کا وصف کیا جاسکے اُس کی یہی پہچان ہے کہ جب مقامات اور سیر
اور مکاشفات کے حالات پر عبور ہوتا ہے اُسوقت صفات قہر سے جو خیال مین نہ آوے
اُسی کو نفس کہتے ہین **نقل ہے** کہ ایک شخص نے نفس کو اپنی شکل پر دیکھا پوچھا تو کون ہے
اُسنے کہا کہ تیرا نفس ہون اُس شخص نے چاہا کہ اُس کو قتل کرے اُسنے کہا کہ مین اسطرح
کب مرسکتا ہون جب تو میرا اخلاق کریگا تو جب مجکو قتل کریگا یہ کہا اور پھر نہ دکھائی دیا
حکمت پیدائش نفس کی ایک بزرگ نے یون بیان فرمایا کہ مینے نفس کو سانپ کی صورت
مین دیکھا اُسنے کہا کہ مین اللہ تعالے کے دوستون کی نجات کا سبب ہون اس لئے
کہ اگر مین انکے ساتھ ہوتا یہ اپنی پاکی مین مغرور ہوجاتے اور متکبر بن جاتے کیونکہ جب اپنی
دل کی طہارت اور سر کی صفائی اور اپنی ولایت کے نور اور طاعت پر اپنے استقامت کی
دور کی طرف نظر ڈالتے انہین پندار و عجب پیدا ہوتا اور وہ اُنکے لئے زہر قاتل کا کام
کرتا اب مجھے دیکھتے ہین اور منفعل ہوتے ہین عجب اُنکے پاس نہین آتا اور اس معنی
کی طرف اشارہ فرمایا اَلنَّفْسُ صَنَمٌ وَّالنَّظَرُ اِلَیْهَا شِرْکٌ وَّالنَّظَرُ مَا فِیْهَا عِبَادَۃٌ بیت

یک نفس تو صدبت ست گر بتو امنے		بشکن بت نفس خود مکن آسانے

	بیت اُردو	

سو بتون کا ایک ہی بت نفس تیرا ای عزیز		توڑ سکتا ہے تو اس کو توڑ گر ہے کچھ تمیز

عالم ارواح مین وزیارات کی چار قسمین کی مین اور عالم اشخاص مین نفس کے بھی چار مرتبے

سلہ نفس بت ہو اور اُس کی طرف نظر کرنی شرک ہو اور اُس کی عجائبات پر نظر کرنی اور خدا کی قدرت کا دھیان کرنا عبادت ہے

سے کہے ہین۔ ارواح کی قسمین توانشاراللہ تعالیٰ اپنے مقام بر بیان ہونگی اور مراتب نفوس کے یہ نام ہین۔ امارہ۔ لوّامہ۔ ملہمہ۔ مطمئنہ نفسِ امارہ کا حال اس آیہ شریفہ مین مذکور ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ۔[۵۱] یہ نفس بخاری عنصری تمامی دنیاو یعنے برائیون کا منشا ہے گنہ گار مومنون اور منافقون اور کافرون سے نسبت کرتا ہے اور شقی و مردود ہے اور اس آیہ شریفہ مین اُس کا حال فرمایا ہے لَا یَصْلٰہَآ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی[۵۲] کفار واہلِ نفاق کی شقاوت یہ ہے کہ ہمہ تن دنیا اور اُس کی لذتون اور فائدون مین مصروف ہوتے ہین اور خداے تعالیٰ کی طرف ہرگز متوجہ نہین ہوتے اُنکی سزا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے فرمایا ہے خَالِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا[۵۳] اور گنہگارون کی شقاوت یہ ہے کہ ہواے نفس کے موافق کام کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہمنے بدی کی لیکن دل اُنکا ایمان کے نور سے منور ہوتا ہے اور زبان کلمہ طیبہ سے تر ہوتی ہے اور بعض وقتون مین عبادت الٰہی بھی بجالاتے ہین انجام اُنکا یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین نرہین گے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے نجات پاوینگے اگرچہ وہ دوزخ مین جل کر کوئلے کی مانند اُس سے باہر نکلین گے مگر اُنکے مُنہ چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن ہونگے اور اُنکی پیشانیون پر لکھا ہوگا ھٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے جو دوزخ مین جاوینگے اکثر بسبب زبان و فرج کے جاوین گے کہ زبان سے جھوٹ بولین گے اور غیبت کرینگے اور فرج سے حرام و زنا کرینگے نفسِ لوامہ کا ذکر اس آیہ مین ہے وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ[۵۴] اور اس کا نام لوامہ اس سبب سے رکھا ہے کہ اسکے صاحب بسبب فسق و فجور کے اُس کو بہت ملامت کرتے ہین اور اس گروہ کا نام ظالم بھی ہے چنانچہ فرمایا ہے فَمِنْہُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ[۵۵] اگرچہ دل مین نور ایمان رکھتے ہین لیکن ظالم ہین اس لیے کہ انکے معاصی جب اُنپر غالب ہو

[۵۱] ترجمہ تحقیق نفس البتہ امر کرتا ہے برائی کا ۱۲ [۵۲] ترجمہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین وہ بدبخت جسنے جھوٹ بولا اور منہ پھیرا ۱۲ [۵۳] ترجمہ وہ رہین گے دوزخ مین ہمیشہ ۱۲ [۵۴] یہ وہ ہین جنکو اللہ نے چھوڑا یا ہے ۱۲ [۵۵] اور نہین قسم کھاوین ہم نفس ملامت کرنیوالے کی ۱۲ [۵۶] پس بعض انمین سے ظالم ہین اپنے نفس کے لیے ۱۲

کہ اُنکے معاصی اُنپر غالب آوین گے تو دوزخ مین جاوین گے جیساکہ فرمایا فَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ
فَاُمُّہٗ ہَاوِیَۃٌ پھر جب اُنکے گناہونکی آلائش جل جاویگی اُسوقت دوزخ سے نکالے جاوینگے
اگر یہ دونون فرقے عاصیون کے اپنے گناہون پر معترف ہوون اور توبہ کرین تو امید ہے کہ
اُنکی توبہ قبول ہو اس کی خبر حق تعالی نے اس آیہ شریفہ مین دی ہے وَآخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا
بِذُنُوْبِہِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ
عَلَیْہِمْ نفس ملہمہ اسواسطے اس کا یہ نام ہوا کہ جن کا ایسا نفس ہوتا ہے وہ حق تعالی
کے الہام سے حق کو باطل سے جدا کر لیتے ہین اس آیہ کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے فَاَلْہَمَہَا
فُجُوْرَہَا وَتَقْوٰیہَا اور وہ دہنی طرف سے بہشت مین جانے والے ہین اور اصحاب
الیمین یعنی دہنی طرف والے انکی صفت ہے اور نفس مطمئنہ کی کیفیت اس آیہ شریفہ مین فرمائی
ہے یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ط
اور اُس کا اس لیے یہ نام رکہا ہے کہ اُس نے اللہ تعالی کی رضامندی سے آرام پکڑا اور اطمینان
حاصل کیا ہے اور انکی صفت مین یہ آیہ اتری ہے اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَہُمْ مِّنَّا
الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْہَا مُبْعَدُوْنَ اور انکی مدح مین یہ آیہ نازل ہوئی ہے وَالسَّابِقُوْنَ
السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ یہ نفس امارہ ولوامہ وہوا سے دور رہتے ہین
اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام اور اخص اولیاء رضی اللہ عنہم کا ہے اور اُنکے مرتبے بہشت مین سب سے
برتر ہین کہ وہان اپنے پروردگار کے جمال کا مشاہدہ کرین گے اور ہوا النفس بخاری کے وصفون
سے عبارت ہے کہ ہر رنگ مین سو ساتھ لباس الوہیت کے پہنتا ہے اور بندے کے گمراہ کرنے کی
کوشش کرتا ہے جیساکہ فرمایا اَلْہَوٰیٓ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ یَجُرُّ صَاحِبَہَا اِلَی النَّارِ ایک
شخص ہوا پر اڑتا تہا پوچہا کہ یہ کیونکر حاصل ہوا کہا ہوا پر لات ماری اس سبب ہوا پر اڑنے لگا بیت

ف ترجمہ پس جس کی ہلکی ہوئے بوجہ پس وہ ڈالا جاویگا آگ مین ۱۲ ف اور دوسرے وہ جنہون نے اقرار کیا اپنے گناہون کا ملا دئے اپنے کام اچھے اور برے قریب ہے یہ کہ اللہ تعالی توبہ قبول کرے اُس کی ۱۲ ف پس اُس کو الہام کیا فجور اس کا اور تقوی اس کا ۱۲ ف اے نفس آرام پکڑنے والے رجوع کر اپنے رب کی طرف راضی اور خوش ۱۲ ف ترجمہ تحقیق جن کے لئے سبقت کی ہماری طرف سے نیکی تو وہ اوس سے دور رہین گے ۱۲ ف ترجمہ اور سبقت کرنے والے سو سبقت کرنے والے وہ ہین نزدیک ۱۲ ف ترجمہ ہوا درختی آگ مین پہنچاتی ہے اپنے صاحب کو آگ مین ۱۲

Marfat.com

سر ز ہوا تافتن از سروری ست	ترک ہوا قوت پیغامبری ست

بیت

خواہشون سے دور رہنا سرورون کا کام ہی	ترک خواہش اور غضب پیغمبرون کا کام ہے

ہوا دو طرح کی ہے ایک ہوائے لذت و شہوت اور یہ آدمی کو خرابات مین لیجاتی ہے اور خلق اُس کے فتنہ سے بے خوف رہتے ہین دوسرے جاہ و ریا اور یہ آدمی کو شہرون مین لیجاتی ہے اور وہ خلق کا فتنہ ہوتا ہے اور غضب کے باب مین کہا ہے اَلْغَضَبُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ[1] جب ملائکہ نے آدمی کے قالب مین یہ صفت دیکھی عرض کیا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ[2] اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْھَوَآءُ وَالْغَضَبُ مَعْجُوْنَۃٌ بِطِیْنَۃِ ابْنِ اٰدَمَ[3] واضح ہو کہ ہوا و غضب یہ نفس کی ذاتی دو صفتین ہین اور یہ عناصر کی خاصیت سے ہین اور خمیر یہ دوزخ ہین ہوا کی خاصیت مثل پانی اور مٹی کے ہے اور اُس کا میل نیچے کی طرف ہوتا ہے اور غضب کی خاصیت مانند ہوا اور آگ کے ہے اور اُس کا میل اوپر کی جانب ہوتا ہے اور ترفع و تکبر اُس سے پیدا ہوتا ہے پس ہوا سفلے مادہ ہے اور غضب علوی اور بہائم مین ہوا غالب ہے اور غضب مغلوب ہے اور سباع مین غضب غالب ہے اور ہوا مغلوب ہے ہوا سے جہولے کی صفت منسوب ہے اور غضب سے ظلومی کی صفت متعلق ہے اسی واسطے فرمایا ہے اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا[4] ہوا جب حد اعتدال سے بڑہ جاتی ہے حرص و آل و خست و دنائت و بخل و خیانت و شہوت اور مثل انکے اور بری خصلتین آدمی مین پیدا ہوتی ہین اور جو غضب حد اعتدال سے زیادہ ہوجاتا ہے تکبر و تندخوئی و خودآرائی و سختی وغیرہ بری صفتین انسان پر مستولی ہوجاتی ہین جس آدمی کی خلقت مین غضب ناقص ہوتا ہے اُسمین یہ صفتین مذمومہ ظاہر ہوتی ہین بیحمیتی و بیغیرتی و کسل و عجز و دیوثی و ذلت اور جسمین غضب بہت غالب ہوتا ہے اُسکے باطن مین حقد پیدا ہوتا ہے اور جس پر ہوا و غضب دونون غالب ہوجاتی ہین اُسکے دل مین حسد کا درخت اُگتا ہے حسد مین

حقد یعنی کینہ

[1] ترجمہ غضب سارے برائیون کی کنجی ہے ۱۲ [2] ترجمہ کیا بنا دیگا تو اُسمین اُس کو کہ فساد کریگا اُسمین اور گراویگا خون ۱۲
[3] ترجمہ ہوا اور غضب گوندہی گئی ہین آدمی کی طینت مین ۱۲ [4] ترجمہ بیشک وہ ہی ظالم ہے جاہل ۱۲

غضب کی خاصیت تو یہ ہوتی ہے کہ حاسد نہین چاہتا کہ کسی کو کوئی چیز ملے اور ہوا کی خاصیت
ہوتی ہے کہ حاسد چاہتا ہے کہ جو چیز کسی کے پاس ہو وہ میرے پاس بھی ہو۔ غرض تمام بُری
صفتین انہین دو صفتون سے پیدا ہوتی ہین لیکن نفس مین ان دونون صفتون کا ہونا ضروری
اسواسطے کہ بدن کے قوام کے لیے بہت سی ایسی چیزون کی حاجت ہے جن سے اُس کو نفع
پہنچتا ہے پس جذب منفعت کا آلہ ہوا ہے اور دفع مضرت کا اوزار غضب ہے پس اس جہان
مین بغیر ان دونون صفتون کے نفس انسان نہ باقی رہ سکے نہ پرورش پا سکے۔ اب راہ حقیقت جا ہئے
کہ ان دونون صفتون کو اعتدال کے ساتھہ رکھے اور شرع شریف کے حکم کے موافق عمل کرے
اور پرہیزگاری مین کوشش کرے نہ خصّت مین اور جبکہ یہ دونون صفتین آدمی مین جبلی ہین اُنکا
بالکل محو کرنا ممکن نہین ہے مگر حد اعتدال پر رکھنا اور فلاسفہ نے جو کہا ہے کہ آدمی اُنکو حد اعتدال
پر نہین رکھ سکتا یہ انکی غلطی ہے حاصل یہ کہ جب ہوا و غضب کا آدمی مین اعتدال پیدا ہوگا ضرور
اچھی صفتین اُسمین پیدا ہو جاوینگی اور نفس امارہ اُسکا نفس مطمئنہ بنجاویگا اور روح شریف کلو جب
کھینچنے کے لایق ہو جاویگا و منازل و مراحل علوی و سفلی کے قطع کرنے مین براق کی مانند بنجاویگا اور
اعلے علیین کے معارج اور قاب قوسین کے مدارج تک پہنچنے کے قابل اور اس خطاب کا مستحق ہو
جاویگا اِرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور روح کا عالم سفلی مین آنا اور عالم
علوی مین جانا بغیر موت کے ممکن نہین ہے جب روح تن مین آتی ہے وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي
کے براق پر سوار ہوتی ہے اور جب قالب سے عالم علوی کی طرف مراجعت کرتی ہے نفس کے
براق پر جسکے ہوا و غضب دو بازو ہوتے ہین سوار ہوتی ہے اور جہان تک اُسکی حد ہے اس سے آگے
پہنچتی ہے ایک بزرگ نے فرمایا ہے لَوْلَا الْهَوَا مَا سَلَكَ أَحَدٌ طَرِيقًا إِلَى اللّٰهِ اگر ہوا
ہوتی تو کوئی شخص اللہ تعالی کی طرف راہ نپاتا جب ہوا اوپر کی طرف منہ کرتی ہے کہ اُسکی طبیعت کے
خلاف ہو عشق و محبت بن جاتی ہے جب غضب اپنی طبع کے خلاف نیچے کی طرف قصد کرتا ہے
اور منجمد جاتا ہے نہایت غیرت بن جاتا ہے اور اُسوقت جو کچھ اللہ تعالے کے سوا ہے بالکل نہین
رہتا پس روح کو قالب مین داخل ہونے کے بعد حضرت عزت جلشانہ کے قربت کے حاصل کرنے کو
ان دونون اعضارون کی حاجت ہے اور اس سے پہلے نہ اُس کو یہ دونون درکار تہی اور نہ وہ انکو رکھتی تہی

معانی کی سمجھہ اور مکاشفات اسی روح کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہین اور اسی روح کی یہ صفت
ہے وَالرُّوحُ عَالِمٌ بِمَا كَانَ وَبِمَا يَكُونُ[1] امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ
جو حکم اللہ تعالے کے روحون کو پہنچتے ہین مومنون اور کافرون کی روحین اُنکو جانتی ہین اور دیکھتی ہین
اس لئے کہ وہ عالم ہین سوال روح کافر جب مشاہدہ کرتی ہے پہر کفر کیون کرتی ہے جواب
یہ سبب گناہ کرنے کے اُسکے سر سے محجوب رہتی ہے اسلئے کافر ہو جاتی ہے اور کلام ربانی
اور احادیث حضرت محبوب یزدانی سے معلوم ہوتا ہے کہ کافرون کی روحین سجین اور مومنون
کی علیین مین رہتی ہین۔ اور شہیدون کی روحین بہشتی جانورون کی صورت مین اور مشتاقون کی
جانبِ نورون کے پردون مین بساط ادب پر قیام رکھتی ہین اور عارفون کی روحین قدس کے
بلندیون پر حقتعالی سے کلام کرتی ہین۔ اور عاشقون کی روحین جمال پروردگار کے مشاہدہ ہین
مستغرق رہتی ہین۔ اور عین القضات نے فرمایا اَلْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مِّنْ جُنُودِ اللّٰہِ لَیْسُوْا
بِمَلَائِکَۃٍ لَھُمْ رُؤُوْسٌ وَّاَیْدٍ وَّاَرْجُلٌ یَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ[2] اور روح کی سات صفتین
ہین نورانیت۔ محبت وعلم وحلم وانس وبقا وحیات اور ان صفتون مین سے ہر ہر صفت سے
کئی کئی اور صفتین پیدا ہوتی ہین چنانچہ نورانیت سے تین صفتین وجود مین آتی ہین ایک صفت سمع
دوسری صفت بصر تیسری صفت تکلم۔ اور محبت سے بہی تین صفتین ہین شوق وطلب وصدق
اور علم سے دو صفتین ہین ارادت ومعرفت۔ اور حلم سے چار صفتین وقار وحیا وتحمل وسکون
اور انس سے دو صفتین شفقت ورحمت۔ اور بقا سے دو صفتین ثبات ودوام۔ اور حیات سے
دو صفتین عقل وفہم ظہور پکڑتی ہین۔ واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ روح کا فعل حجاب کا جلانا
ہے اور اُس کا انا الحق کہنا حق تعالے سے بواسطے سُنا ہے اور اُس کو حجاب دیکھنا ہے
اور روح کے چار مرتبے ہین اول جب عناصر مین پہنچتے ہے اُسکو روح نباتی کہتے ہین دوسرے
مرتبے مین وہ روح حیوانی کہلاتی ہے تیسرے مرتبے مین اُس کا نام روح نفسانی ہوتا ہے چوتھے
مرتبے مین اُسکو روح انسانی بولتے ہین۔ اور ارواح کی معرفت کے عارف تین قسم کے ہوتے ہین

[1] ترجمہ اور روح جانتی ہے اُسے جو ہوا اور اُسے جو ہوگا ۱۲ [2] ترجمہ ارواح ایک لشکر ہے اللہ تعالی کے لشکرون
مین سے نہ وہ فرشتے ہین اُنکے سر ہین اور ہاتہہ ہین اور پاؤن ہین اور کہاتے ہین کہانا ۱۲

Marfat.com

عام وخاص وخص عام روح کی تاثیر کو جانتے ہین خاص اُس کے حرکات کے اثر کو پہچانتے ہین اخص مکاشفہ ذات مین روح کو دیکھتے ہین اور روح آئینہ کی مانند ہے شہوت کا پانی اور غضب کی آگ روح کے آئینہ کو سیاہ کر دیتے ہین نظم

گفتم اے جان بدین نکوئی تو	از کجائی مرا بگو ے رُتو
گفت من دستگیر لاہوتیم	قائد و رہنمای ناسوتیم

نظم

ایکدن پوچھا یہ مین نے جان سے	ایسی زیبائی ہے اور اس شان سے
کچھ تو تبلا تو کہان سے آئی ہے	اس مکان مین کس مکان سے آئی ہے
بولی مین پروردہ لاہوت ہون	رہنما و قائد ناسوت ہون

حقتعالی روح مین نہان ہے اور روح دل مین پوشیدہ ہے بیت

حق بجان اندر نہان و جان بدل اندر نہان	ای نہان اندر نہان اندر نہان اندر نہان

بیت

حق نہان ہو جان کے اندر اور نہان ہو دلمین جان	ہے نہان مین وہ نہان اور ہو نہان اندر نہان

مروی ہے جب روح کو خطاب ہوا کہ قالب مین داخل ہو عرض کیا کہ خداوندا مین فرمانبردار ہون لیکن مین جوہر لطیف و نورانی ہون اور قالب کثیف و ظلمانی ظاہرا وہ قیدخانہ تاریک نظر آتا ہے حکم ہوا اُدْخُلْ کَارِھَۃً وَّاُخْرُجْ کَارِھَۃً جب انوار روح دماغ مین پہنچے آدم علیہ السلام کو چھینک آئی کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حقتعالی نے فرمایا یَرْحَمُکَ رَبُّکَ روح جب قالب مین آئی بچون کی مانند تھی استحقاق تجلی رکھتی تھی غذای لطیف سے جو پروردگار نے اُسکے لئے تیار فرمائی تھی پرورش پاتی تھی اگرچہ علوم و معارف روحانیات سے بالکل واقف تھی لیکن طرح طرح کی غذاؤن اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ سے محروم تھی اور اس عالم شہادت کی تمام کلیات و جزئیات کا ادراک حواس انسانی و قواے بشری و صفات

سلہ داخل ہو کراہت کرتے اور نکل کراہت کرتے ۱۲ سلہ ہر طرح کی تعریف اللہ تعالی کو ہے ۱۲ سلہ ترجمہ رحم کرے تجھپر رب ۱۲
سلہ ترجمہ رہا مین اپنے پروردگار کے پاس کہلاتا ہے مجکو اور پلاتا ہے مجکو ۱۲

Marfat.com

نفسانی کے ادراکون بغیر کسی طرح ممکن نہ تہا اس لئے روح کو قالب کے ساتہہ امتزاج بخشا بعض بزرگون نے فرمایا ہے کہ روح اگرچہ حق تعالی کا قرب رکہتی تہی اور مکاشفہ اور مشاہدہ و مکالمہ کر بہرہ ور تہی لیکن عالم غیب و شہادت کی مدرکات اور ان دونون عالمون کے کلیات و جزئیات سے بالکل بے خبر تہی اور ذات و صفات کی معرفت و حقیقت کے مقامات و کمالات اُسکو محض قالب ہی کیواسطے حاصل ہوئے ہین حق جلشانہ نے آدم علیہ السلام کے قالب کو چالیس رات دن کی مدت مین پیدا فرمایا یہ مہلت فقط آدم علیہ السلام کی عظمت و حشمت کے اظہار کرنے کے لئے اختیار فرمائی ورنہ قدرت الہی محتاج مہلت کی نہین ہے حق تعالی نے فرمایا کہ انسان کو مین نے اپنی شناخت کے لئے بنایا ہے اگر اُسکو ایک لمحہ مین بناؤن اپنی قدرت کا اظہار کرون اور جو برسون مین پیدا کرون آدم کی حشمت کو آشکار کرون لیکن مین اپنے دوستون کی عظمت کے ظاہر کرنے کو اپنے قدرت کے آشکارا کرنے سے زیادہ دوست رکہتا ہون اور فیض کے معنی نوآہی کی امداد ہے اور اُس کو اثر ذات ہی کہتے ہین اور یہ ایک صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم و مومنان صالح کی ارواح کی مدد و معاون ہے ٭

پانچوان دقیقہ عقل اور اُس کی قسمون کے بیان مین اللہ تعالی نے تمام مخلوقات مین سے آدمی کو عقل کے ساتہہ ممتاز و مخصوص فرمایا ہے کہ اُس کے نور سے وہ حق و باطل مین فرق کرسکے اگر عقل نہوتی آدمی پر عبادت کا حکم نہوتا ملک و ملکوت کے کارخانہ کا عقل نقاش ہے جو کچہہ باہر سے حاصل کرتی ہے خیال کی امداد سے اُس کو لوح وجود پر ثبت کرتی ہے الہام اور وحی کا کاتب روح کا وزیر وجود کا خزانچی اخلاق کا مربی افعال کا معلم حواس کا مہذب نفسون کا مودب وسواس کا دفع کرنیوالا میلون کا دہونے والا عقل کے سوا اور کوئی نہین ہے ان سب کامون کا وہی انجام کرتی ہے اہل تحقیق کے نزدیک عقل چار طرح کی ہے اول غریزی دوسری الہامی تیسرے مجازی چوتہے حقیقی۔ عقل غریزی وہ دانش ہے کہ خدا تعالی نے آدمی مین پیدا کی ہے کہ افعال مذمومہ یعنی بُرے کامون اور محمودہ یعنی اچہے کامون مین وہ اُس کے سبب سے تمیز کرسکتا ہے اور اسی صفت کے باعث آدمی حیوانات سے مخصوص ہے اور محل عقل کا دماغ ہے اور وہ دل کے عالم کی اسیر ہے اور اپنی ذات مین مستقل نہین ہے اس جہت سے جو علوم الہی وہ دل

Marfat.com

سے لیتی ہے اُنہیں کمی زیادتی ہوجاتی ہے **عقلِ الہامی** مخاطبات ملک کا نام ہے کہ لحظہ بلحظہ دمبدم ان کو پہنچتی ہیں اور آدمی اُس کے سبب سے خلق کے اعمال کو حق سبحانہٗ کے افعال اور اُس کی صنعتیں اور مقادیر یعنی قدرت اور اُس کی مقداریں جانتا ہے اور اُس نور کی قوت سے کلام مجید کی آیات اور احادیث میں خوض و غور کرتا ہے اور قدیم کو حادث سے جُدا کرتا ہے اور حالات و کیفیات حاصل کرتا ہے اور اُس کا محل دل ہے اور اگر یہ عقل نہوتی دل کو شیاطین زحمت پہنچاتے اور کتب ربانی اور حدیث نبوی ۱۲ اور شریعت کے علم سے خلق عاری اور بے نصیب رہتی **عقلِ مجازی** یہ ایک ادراک ہے کہ حق تعالیٰ نے دل کی خلقت میں پیدا کیا ہے اور دل اپنے ارادہ سے کبھی اُس کو قہریات میں ڈالتا ہے اور کبھی لطفیات میں جو قایم رہتا ہے اُس کی کسی طاعت میں فرق و نقصان نہیں آتا۔ اور جو متفرق ہوتا ہے وہ نافرمانی کرتا ہے اور یہ ادراک ہمیشہ نہیں رہتا اسی لئے اس کو مجازی کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ قضا و قدر کو عالم بشریت میں رکھے اُس نور کو دل سے مٹا دیتا ہے۔

عقلِ حقیقی وہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اُس کو آدمی کے وجود سے پہلے پیدا کیا ہے صرف نور سے اور اُس کو خطاب فرمایا ہے اور عجائب و غرائب ربوبیت اُس پر کھولدیے ہیں کہ وہ اُس کی بندگی میں مضبوط ہوگیا ہے اور بعد ایجاد کے اُس کو عالم جسمانی میں بھیجا ہے اور روح کو اُسے بطور امانت کے سونپا ہے اور اُس کا محل روح مقدس ہے اور موحدین کی حیات اُس سے ہے وہ ایک گل ہے کہ حق تعالیٰ اولیاء کے گِل میں اُس کو اُگاتا ہے کہ ہر لحظہ روح ناطقہ اُس کو سونگھے اور حیاتِ جاودانی حاصل کرے اور وہ تجلی الٰہی کے نور سے تربیت پاتا ہے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ یعنی اول جو چیز کہ حق تعالےٰ نے پیدا کی وہ عقل ہے اور وہ ایک نور ہے اور اُس کو عالم کبیر میں آدم کہتے ہیں اور حق تعالےٰ نے اپنی جمیع صفات سے اُسمیں تجلی فرمائی ہے اور وہ اُس کی ذات اور سب صفات کا مظہر ہے اور جب وہ جمیع صفات سے موصوف ہوا خلافت کبریٰ تمام آفرینش کے اول اُسی کو عطا ہوئی اور حضرت عزت جلشانہ نے اُس کو امر فرمایا

۱ ترجمہ متن میں ہے ۱۲

Marfat.com

کہ لکھہ عرض کیا کیا لکھون فرمایا مَا هُوَ كَائِنٌ مِنَ الْأَزَلِ إِلَى الْأَبَدِ عقل نے ایک پل مین
تمام کائنات کی کل جنسون کے سلسلون کو لکھہ یا اور ساکن ہو گیے اُسی کو فرمایا ہی جَفَّ
الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ جب کتاب موجودات کی سطر تمام ہوئی پر کار خلقت کا سر نقطہ
اول پر منطبق ہو گیا آدم کبیر کی صورت کا عکس آدم خاکی کی قالبیت کے آئینہ مین پڑا اس لئے
وہ آدم کبیر یعنی عقل کی صورت جامعہ کا نقشہ بن گیا اور خلافت صغری کا فرمان وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
کا لقب اُسکے نام صادر ہوا پس خلیفہ ثانی آدم خاکی ہے جو بالکل آدم کبیر یعنی عقل کا
ہمشکل ہی اور اسی مضمونکی طرف اسمین اشارہ ہی خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ اور وہ جو نبی
صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِائَةَ اَلْفَ آدَمَ آدم کبیر کی تنزلات کے
اعتبار پر فرمایا ہے کہ نقطہ اول سے مرکز تک واقع ہوئے **سوال** ابتدا ایسا امر ہے کہ جسمین
کئی چیزونکی گنجایش نہین ہوسکتی اور احادیث مختلف ہین کہ آپنے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
الْعَقْلَ اور پہر فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ اور یہہ بہی فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
نُوْرِيْ انکی مطابقت کس طرح ہوسکتی ہے **جواب** بعضی متکلمین نے ان حدیثون مین وجہ تطبیق
اس طرح بیان کی ہے اول اس حیثیت سے کہ وہ مجرد ہے اور آسنے اپنی ذات اور اپنے مبدا کا
تعقل کیا اُس کا عقل نام رکہا اور اسواسطے کہ وہ ساری موجودات وممکنات کے صدور کا وسطہ
ہے اُس کو قلم فرمایا اور نور نبوت نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے افادہ مین اُس کی وساطت کے
اعتبار پر اُس کو نور ٹہرایا اور عقل کی معرفت کے عارفون کے تین گروہ ہین عام وخاص
وخاص الخاص عام جو عقل غریزی کو جانتے ہین اور خاص عقل الہامی تک پہنچتے ہین اور
خاص الخاص کی رسائی عقل حقیقی تک ہے پس عاقل وہ ہے جو دنیا پر فریفتہ نہو اور آزادہ وہ
ہے جو قید طمع مین مقید نہو اور عقل کی نشانیون مین سے ایک یہ ہے کہ عاقل جب مہمان کی
دعوت کرتا ہے تو اپنے مکان کو صاف ومزین کرتا ہے کہ اُسمین مہمان خوشی سے نزول
فرماوے اور مسرور ہووے **بیت** ۵۲ ترجمہ جو کچھ ہونے والا ہے ازل سے ابد تک

۵۳ ترجمہ ٹھہر گیا قلم بعد لکھنے ان چیزون کے جو ہونیوالی تھین ۱۲ ۵۴ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے آدم کی اولاد کو ۱۲ ۵۵ اللہ تعالی نے پیدا
کیا آدم کو اپنی صورت پر یعنی اپنی صفات کا اسمین پرتو ڈالا ۱۲ ۵۶ ترجمہ بیشک پیدا کئے اللہ تعالی نے لاکھ آدم ۱۲ ۵۷ ترجمہ اول جو
چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ عقل ہے ۱۲ ۵۸ ترجمہ اول جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی قلم ہے ۱۲ ۵۹ اور جو چیز اللہ تعالی نے پیدا کی وہ میرا نور ہے

آئینہ شو وصال پری طلعتان طلب	اول بروب خانہ دگر مہمان طلب

بیت

آئینہ ہو گر آمدِ جانان کا ہے طالب	کر صاف مکان اپنا جو مہمان کا ہے طالب

پس عاقل کو چاہیئے کہ اپنے آئینہ ضمیر کو ماسوای کے زنگ سے پاک کرے کہ جمال محبوب حقیقی اُسمین اچھی طرح دیکھہ سکے جب امر و نہی کی شرط عقل ٹہری تو بہت بڑی حجت حق تعالیٰ کی بندے پر عقل ہے اور تمام چیزین آدمی علم سے پہچانتا ہے اور علم عقل سے سیکھتا ہے اور حکما نے بحسب اعتبارات عقل کے دس قسمین کی ہین اور باعتبار ہر مرتبہ کے ہر قسم کا نام رکھا ہے دسوین عقل کو افلاک کے نوین مرتبہ مین رکھا ہے کہ وہ فلک قمر ہے اور اُس کا عقل فعال نام رکھا ہے اسواسطے کہ وہ عالم سفلی کے مادہ مین موثر ہے اول کا نام عقل کل رکھا ہے +

چھٹا دقیقہ محبت - اور محبت کرنے والون کے بیان مین - طالبانِ محبت مولیٰ کے دلون پر مخفی نرہے اور حق تعالے کا رستہ چلنے والون پر واضح ہو کہ مکاشفات شہودی مین جن صاحبون کو حقائق اشیا کماہی دریافت ہو جاتے ہین وہ اپنے کشف کے مطابق ہر چیز کی حقیقت کو بیان کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اُنکے بعضے اقوال کے مراتب مین اختلاف معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت اور مرجع اقوال کا ایک ہی ہوتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَلٰكِنْ مَّا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور یہ دونون قول اگرچہ ظاہر مین اختلاف تمام رکھتے ہین لیکن باطن مین ایک ہی ہین چنانچہ اصحاب عقول پر ادنیٰ تامل سے ہویدا ہو سکتا ہے اور لغت مین حُب کے چار معنی آئے گوشوارہ - سہ پایہ - تشر - آوند اور محبت الاسلام مین امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے محبت کے چھہ مرتبہ اس ترتیب سے فرمائے ہین اول میل دوسری موَدت تیسرے والہ چوتھے محبت پانچوین ہوا چھٹے عشق اور بعضی مشائخ اہل تحقیق

سلہ ترجمہ پاک ہے تو پہچانا ہم نے تجھکو حق پہچان تیری کا اور نہین عبادت کر سکتے ہم حق عبادت تیری کا ۱۲ سلہ ترجمہ پاک ہے تو نہین پہچان سکتے ہم حق پہچان تیری کا اور نہیں عبادت کر سکتے ہم حق عبادت کرنے تیری کا ۱۲-

Marfat.com

نے اسکے برعکس کہا ہے حق تعالی نے قرآن مجید مین محبت کا ذکر فرمایا ہے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ[۱] اسلیے ہم بھی اول محبت ہی کا بیان کرتے ہین حضرت ذوالجلال نے ازل الازل سے اپنے علم قدیم مین اپنی ذات مقدس کو انسان کا دوست مقرر فرمایا ہے اور انسان بھی حق تعالی کی تعلیم سے اُس کی ذاتِ مقدس کو دوست رکھتے ہین **سوال** محبت کو جنسیت درکار ہے کہ آپسمین ایکدوسرے کی طرف مائل ہون کہ فرمایا ہے اَلْجِنْسُ مَعَ الْجِنْسِ اَمْیَلُ[۲] بس خاکی کو باقی سے کیا نسبت ہے **جواب** جس کو حق جلشانہ نے ازل مین اپنی محبت کی سعادت ارزانی فرمائی ہے اُسکو یہان اپنے بعضی صفات سے موصوف فرماتا ہے اور جنسیت صفاتی بندہ کو حاصل ہوجاتی ہے اس سبب سے بندہ اور حق تعالی مین دوستی پیدا ہوتی ہے **منقول ہے** شیخ یحییٰ معاذ قدس سرہ سے کہ آپنے فرمایا جب محبت کی آگ محب کے سینہ مین مشتعل ہوتی ہے اور اُس کے شعلے بلند ہوتے ہین اور اُس کی ذات سے باہر نکلتے ہین اللہ تعالی کی طرف سے فرشتون کو ندا ہوتی ہے کہ اے فرشتو اپنے پرون اور بازؤن کو سمیٹ لو اور راہ سے الگ ہوجاؤ اسواسطے کہ تم مین سے جس پر یہ آگ پہنچے گی اُس کے پر اور بازو جلادیگی **نقل ہے** کہ ایکبار مجنون بیابان مین خاکِ مذلت پر پڑا تھا اور محبت لیلی کے آگ کے شعلے اُس کے مُنہ سے آہون کی صورت مین نکلتے تھے اتفاقاً ایک قافلہ اُدھر سے جاتا تھا اہل قافلہ آگ سمجھکر اُس کے مُنہ کی طرف دوڑے اور نزدیک جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مجنون ہے اور جس کو آگ سمجھے تھے وہ آتش باطنی ہے نہ ظاہری الحاصل محبت کی آگ آتش کبری ہے اور محبت والونکا دل آتشکدہ ہوتا ہے اور اُسمین محبت کی آگ دبی ہوتی ہے جب محب محبوب کو یاد کرتا ہے یا اُس کا کلام سُنتا ہے اُسوقت وہ آگ جل اُٹھتی ہے پھر اُسپر دریا بھی ڈالین تو یہ آگ نہ بجھاوے **فرد**

آتش دوزخ ہمین تن را تواند سوختن ‌ ‌ سوز در جان باشد از نار محبت دمبدم

بیت

آتش دوزخ جلائے گی تن انسان کو ‌ ‌ بھونکتا ہے ہر گھڑی سوز محبت جان کو

نقل ہے کہ ایک شب آتش محبت حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کے کانون جان سے شعلہ زن

[۱] ترجمہ دوست رکھتا ہے وہ انکو اور دوست رکھتے ہین وہ اُسکو ۱۲ [۲] جنس اپنے جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ۱۲

ہوئے اور نہایت شدت سے گر پڑیں اور چلائیں کہ یا اَھْلَ الْبَصْرَۃِ اَلْحَرِیْقُ الْحَرِیْقُ لوگ چارون طرف سے دوڑے اور آگ بجھانے کو اکٹھے ہوئے اور حضرت رابعہ کو دیکھکر متحیر ہوئے کہ حالت اضطراب وکمال بیقراری مین فریاد کرتی ہین اَلْحَرِیْقُ اَلْحَرِیْقُ کہنے لگے کہ اے رابعہ اَیْنَ الْحَرِیْقُ وَنَحْنُ لَا نَرَاہُ قَالَتْ فِیْ کَبِدِیْ کہان ہے وہ جلنے والا ہمین تو نہین دکھائی دیتا کہا میرے جگر مین ہے

رباعی

عشق تو آتش ست جان مے سوزد
از جان چہ بپرداخت جہان میسوزد
این طرفہ نگر کہ چون بگیرم نامت
از ہیبت او کام و زبان میسوزد

قطعہ

سوز الفت نے جان کو پھونک دیا
جان کیا ایک جہان کو پھونک دیا
یار کا نام لب تک آ نا تہا
کہ زبان اور دہان پھونک دیا

مین النفحات قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اول حرف جو لوح محفوظ مین لکہا گیا محبت تہا پس نیچے کا نقطہ اوپر آگیا محنت بن گیا۔ اور اول محب جو عناصر سے وجود مین آیا اور کمر بند محبت جس نے جان کے کمر پر باندہا وہ آدم صفی اللہ تہا علی نبینا وعلیہ السلام نقل ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدایش سے سات لاکھ برس پہلے فرشتون نے تسبیح وتقدیس کا منشور لون پر رکہا اور نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ کا آوازہ بلند کیا تہا کہ ناگاہ خاک سے ایک دوست بنایا جس نے فرشتون کی سات لاکھ برس کی عبادت پر ایک قدم طاعت کے میدان مین رکہنے سے سبقت حاصل کی اور بغیر سابقہ خدمت یعنے بدون ادا کرنے کسی خدمت کے ہزارون فرشتون مقربین کا قبلہ و محراب عبادت ہوا پہر آدم علیہ السلام کو ایک تخت پر بٹہایا جس کے سات سو پایہ تہے اور ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک سات سو برس کے رستے کا فاصلہ تہا اور بعد اسکے خطاب ہوا کہ اسے ملائکہ اس تخت کو اٹہاؤ اور آسمانون پر لیجاؤ اور اہل آسمان کو آدم علیہ السلام کا جلوہ دکہاؤ اور اس کو عرش مجید کے برابر رکہو اور عرش وکرسی کی طرف سے منہ پہیر کر اسکی طرف متوجہ ہو کہ

سلہ ترجمہ اے اہل بصرہ مین جلی جلی ۱۲ اسلہ ترجمہ متن مین ہے ۱۲ اسلہ ترجمہ ہم تیری حمد بیان کرنے مین تیری تعریف کے ساتھ

Marfat.com

عرش کی عظمت اور کرسی کی وسعت اُس کے آگے معزول ہوگئی اور اپنے لاکھہ برس کی عبادت اُسپر قربان کردوا ہے فرشتو ہمنے آدم خاکی اور اُسکی اولاد مین بہت سے اسرار رکھے ہین کہ تم اُنکو نہین جانتے کبھی قہر کی آگ ہم اُنکی جان پر ڈالتے اور فرماتے ہین أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللهِ اور کبھی اپنے لطف و رحمت کا ریحان اُنکے سینہ مین اگاتے ہین اور فرماتے ہین لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللهِ سچ ہے جب محبت کی آگ محبون کے دلون مین بھڑکتی ہے رد و قبول اور ہجران و وصول اُنکے نزدیک برابر ہوتا ہے کیونکہ محبوب کے سوا سب اُس آگ مین جل جاتا ہے تاکہ جمال باکمال محبوب کو اُس روشنی مین اچھی طرح مشاہدہ کرین

غزل

ای خوش آنوقت کہ مارا بتو راہے باشد	دیدہ را در رخت از دُور نگاہے باشد
چون گدایان نگر از دور کنند بر تو نگاہ	ہر کرا میل وصال چو تو شاہی باشد
سایۂ طوبے و فردوس برین کی طلبد	ہر کرا سایۂ لطف تو پناہے باشد
بادل سوختگان آتش دوزخ بچکند	ہفت دوزخ شرر شعلۂ آہے باشد

غزل

کیا خوب ہو سکے جو پتا اُس کی راہ کا	ہو دور سے ہی آنکھہ کو یا ر نگاہ کا
مثل گدا نہ دور سے دیکھے تو کیا کرے	ہو طالب وصال جو تجھ جیسے شاہ کا
فردوس اور سایۂ طوبے وہ کیا کرے	سایہ ہو جس پہ آپ کی لطف نگاہ کا
اُن دل جلون کو آتش دوزخ سے خوف کیا	دوزخ ہو ایک شرار طرب جن کی آہ کا

جب محبت کمال کو پہونچتی ہے محب سب چیزون کو محبوب کے جمال کا مظہر دیکھتا ہے اور کسی شے کا غم نہین جانتا ہے اور اس مقام پر ہمہ از وست یا ہمہ اوست اُس کا مقولہ ہوتا ہے نقل ہے ایکدن مجنون نے کمال جنون کی حالت مین لیلی کی گلی مین قدم رکھا محبت کی آگ اُس کے سینہ مین مشتعل تھی مستون اور دیوانون کی طرح ہر در و دیوار جو سامنے آتا اُس کو بوسہ دیتا تھا اور آنکھون سے آنسوؤن کا مینہ برساتا تھا لوگون نے کہا اے مجنون در و دیوار سے کیا کام ہے اور اُنکو بوسہ دینے کا کیا انجام ہے خاک پر مُنہ ملنے سے کیا فائدہ مجنون نے قسم کھاکر کہا جیسے مین نے لی

سلہ کیا اسمین ہو گئے اللہ کی مکر سے ۱۲ سلہ ترجمہ نا امید نہو اللہ تعالے کی رحمت سے ۱۲

Marfat.com

کی گلی مین صد آفت کا قدم رکہا ہے اُسکے روئی تابان کو سوا ہر کوئی اور چیز میری نظر مین آتی ہی نہین مثنوی

من ندیدم در میان کوے او — بر در و دیوار الا روے او
بوسہ گر بر در زنم لیلے بود — خاک گر بر سر کنم لیلے بود

چون ہمہ لیلی بود در کوی او — کوی لیلی نبودم جز روی او

روے لیلے ہر در و دیوار مین — دیکہتا ہون مست ہون دیدار مین
چوم لون دیوار و در لیلے ہے وہ — خاک ڈالون سر پہ گر لیلے ہے وہ
لیلے ہے جو کو نجہ لیلی مین ہے — روے لیلی مجکو ہے ہر ایک شے

کہتے ہین جب مجنون لیلی کی محبت مین اس درجہ کو پہنچا کہ شب و روز کوچہ و بازار مین مضطر و بیقرار پہرنے لگا لیلی کو اس کے حال کی خبر کی اُس نے کہا اگر وہ محبت مین اُستوار اور یکا ہوتا شہر و بازار مین کیون پہرتا جب یہ بات مجنون نے سُنی اُسی وقت شہر سے باہر نکلا اور بیابان اور پہاڑون مین سرگردان ہوا بیت

صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنا را — کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

بیت

صبا یہ کہیو ذرا اُس غزالِ رعنا کو — پہرانہ کوہ و بیابان مین اپنے شیدا کو
صبا تیرا گزر ہووے اگر اب کوی جانان مین — تو کہیو کیون پہراتا ہے مجہے کوہ و بیابان مین

یہ حال بہی لیلی کو معلوم ہوا بولی کہ محبت مین کامل نہین ہے جنگلو نمین پہرنا دوستی سے کیا تعلق رکہتا ہے جب یہ کلام لیلی کا مجنون نے سُنا عاجز و متحیر ہوا کہ کیا کرے اور ناتوانی نے زندگی سے تنگ کیا تہا کوچہ لیلی کی ایک اینٹ پر سر رکہکر خاک پر لیٹ گیا یہ کیفیت بہی لیلی نے سُنی اور کہا اگر میرا فریفتہ اور عاشق ہوتا تو اُس کو خواب و آرام کیون ہوتا حاصل یہ کہ جس قسم کا معاملہ بیان کیا جاتا اُسی کام سے متنفر کر دیتی تا سوا اُسکے اُس کسی چیز سے آرام نہ پکڑے آخر مجنون اس مرتبے کو پہنچ گیا مثنوی

یکدمش فریاد و اویلا نماند — از قدم تا فرق جز لیلی نماند
دل ز دستش رفت و کلی محو شد — جملہ لیلی گشت و مجنون محو شد

Marfat.com

از زبانش البتہ ہرگز یک دمی　　نامدی بیرون بجز لیلی ہمی
در نمازش اے عجب بیہدا او　　ذکر لیلی آمدے الحمد او
در تشہد در رکوع و در سجود　　نام لیلی بود اورا در وجود
گر نشستی نیز و گر برخاستی　　زان ہمہ لیلی و لیلی خواستی

مثنوی

جب تہا اور فریاد وا ویلا نہی　　سر سے پانک اسمین جز لیلا نہی
محو اُس گل مین وہ بلبل یون ہوا　　رہ گئی لیلا ۔ فنا مجنون ہوا
جب کبہی اُس نے وہان سے بات کی　　کچھہ نہ جز لیلی زبان سے بات کی
تہی یہی الحمد اُس کی اور نماز　　ذکر لیلی کرنا با سوز و گداز
کہتا لیلی ہے وہ جب کرتا سجود　　اور تشہد مین بہی لیلی تہا درود
بیٹہتا وہ اور جب اُٹہتا یہان　　لیلی ہی لیلی سے رہتا تر زبان

کہتے ہین کہ ایکدن لیلی نے چاہا کہ مجنون کو خط لکھے لکہا کہ[1] اِنَّ مِنْ نَفْسِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَمِنْ قَلْبِیْ اِلٰی قَلْبِیْ وَمِنْ رُوْحِیْ اِلٰی رُوْحِیْ وَمِنْ عَیْنِیْ اِلٰی عَیْنِیْ حاصل یہ کہ فرطِ محبت اور اُسکے کمال نے مغایرت اور توہم مغایرت کو درمیان مین سے ایسا اُٹہا دیا ہے کہ اگر نامہ لکہون تو اپنے نفس کی طرف سے اپنے نفس کو لکہون اور جو خطاب کرون تو اپنے تئین کرون اگر آنکہہ کہولون دیکہنے کو تو اپنے آپکو دیکہون جب یہ رقیمہ سعادت نشان مجنون کے پاس پہنچا کہولا اور عنوان پڑہا اور اُس کے مضمون پر مطلع ہوا اور یہ قطعہ جواب مین لکہا قطعہ

منم کہ گشت سراسر وجود ان ہمہ دوست　　منم کہ پایۂ بختم رسید بر گردون
غریب نیست ز عذرا اگر شود وامق　　بدیع نیست ز لیلے اگر شود مجنون

قطعہ

سراسر بنا یار میرا وجود　　مرا پایۂ بخت ہے تا بگردون

[1] یہ خط ہے میری نفس کی طرف سے میرے نفس کی طرف اور میرے دل کی طرف سے میرے دل کی طرف اور میری روح کی طرف سے میری روح کی طرف اور میری آنکہہ کی طرف سے میری آنکہہ کی طرف ۱۲

تعجب نہین ہے کہ عذرا ہو وامق
عجب کچھ نہین ہے کہ لیلی ہو مجنون

لیلی کی تصویر ایک جا کھینچی تھی جب مجنون نے اُسکو دیکھا لیلی کی تصویر تراش ڈالی اِس حال کے دیکھنے والے کہنے لگے کہ یہ کیسی محبت ہے کہ محب نقشِ محبوب کو اپنے ہاتھ سے محو کرے مجنون نے کہا کہ ہمارے درمیان سے دوئی اُٹھ گئی ہے اگر مین ہون وہ ہے اور جو وہ ہے مین ہون پس محبت حقیقی یہی ہے۔ شیخ یحیی معاذ قدس سرہ نے فرمایا ہے اَلْمَحَبَّۃُ الْحَقِیْقِیُّ مَالَا یَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ وَلَا یَزِیْدُ بِالْبِرِّ وَالْعَطَاءِ یعنی محبت حقیقی جفا سے کم اور وفا و عطا سے زیادہ نہین ہوتی اُسمین وفا مثل جفا اور جفا مثل وفا ہو جاتی ہے بیت

گر قصد جفا دارد سر در رہش اندازم
ور راہ وفا گیرد سر در قدمش بازم

بیت

سر اُس کے آگے رکھدون اگر وہ جفا کرے
جان اُس پہ مین نثار کرون گر وفا کرے

نقل ہے ایکبار حضرت شیخ شبلی قدس سرہ کو مجنون سمجھکر حبس کر دیا تھا اُنکی محب اور دوست دیکھنے کو آئے آپنے پوچھا مَنْ اَنْتُمْ یعنی تم کون ہو قَالُوْا اَحِبَّاؤُکَ بولے تیرے دوست ہین آپ اُنکو پتھر مارنے لگے وہ بھاگے آپنے فرمایا لَوْ اَنْتُمْ اَحِبَّائِیْ مَا فَرَرْتُمْ مِنْ بَلَائِیْ یعنی اگر تم میرے دوست ہوتے میری بلا سے نہ بھاگتے کہ مجنون کو محبت مین جو بلا پہنچتی ہے اُس کو وہ نعمت سمجھتے ہین اور نعمت سے بھاگنا عقل کے خلاف ہے اور حق تعالی نے فرمایا ہے نعمت و دنیا ہم ہر کسی کو دیتے ہین اور بلا و محبت سب کو نہین دیتے بیت

ما بلا را بہ کس عطا نکنیم
تا کہ نامش ز اولیا نکنیم

بیت

سو بلائین اُس پہ ہم نازل کرین
دوستون مین جس کو ہم داخل کرین

جس کو دنیا مین محبت و معرفت حاصل ہوتی ہے یہ صفتین دنیا و آخرت مین اُس کی سود مند ہوتی ہین اور مجنون کا دنیا مین یہ شرف ہے کہ حق اُنکے ساتھ ہوتا ہے اور عقبی مین یہ ہے کہ وہ حق کے ساتھ ہونگے۔ پس دوستان خدائے تعالی دنیا و عقبی مین حق کے ساتھ ہین

سلہ ترجمہ محبت حقیقی وہ ہے جو جفا سے کم نہو اور نیکی و عطا سے زیادہ نہو ۱۲ سلہ ترجمہ تم کون ہو ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ[1] محب حقیقی وہ ہے کہ اپنی
بہت سی محبت کو تھوڑی سمجھے اور دوست کی تھوڑی محبت کو بہت جانے اور حق تعالی کا معاملہ
بندون سے ایسا ہی ہے کہ تمام دنیا کی ان گنت نعمتین اور جو کچھ اسمین ہے بندون کو عطا
فرمایا اور اسکو قلیل کے لفظ سے یاد کیا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ[2] اور بندہ کی عمر تھوڑی
ہے اسمین جو عبادت کی وہ بھی تھوڑی ہے اور اس کا ملک و مال بھی تھوڑا ہے اور اسمین سے جو راہ
خدا مین صرف کیا وہ بہت ہی تھوڑا ہے لیکن اللہ تعالی نے انکی عبادت کو کثیر کے لفظ سے تعبیر فرمایا
وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ[3] تا جانے کہ دوست حقیقی حق تعالی ہے اور یہ دوستی خلق کو میسر
نہین آسکتی اور محبت کی تین قسمین ہین **اول** محبت ایمانی اور یہ عوام کی محبت ہے چنانچہ لکھا ہے کُلُّ
مُؤْمِنٍ بِاللّٰہِ لَہٗ مُحِبٌّ وَّلٰکِنْ عَلٰی قَدْرِ اِیْمَانِہٖ[4] اور اس کو محبت **افعالی** کہتے ہین اسواسطے
کہ اس کا حاصل ہونا صنائع اور صانع کے احوال مین نظر اور تفکر کرنے پر موقوف ہے اور
اس کی علامت اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اس کے حکم بجالانے کی رغبت اور اس کی نواہی سے
نفرت ہے اور یہ اہل شریعت کی محبت ہے اور یہ فسق و معصیت کے ضرر کو دفع کرتی ہے چنانچہ
فرمایا ہے اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَایَضُرُّہٗ ذَنْبُہٗ[5] **دوسری** محبت ایقانی اور یہ خواص کی محبت
ہے اور اس کو محبت **صفاتی** بھی کہتے ہین اسلیے کہ صفات الہی کی تجلیون کی مشاہدہ سے
حاصل ہوتی ہے اور اس کا نشان دنیا کو ترک کرنا اور عقبی کی طرف راغب ہونا ہے اور یہ اصحاب
یقین کی محبت ہے **تیسری** محبت عیانی اور یہ خاص الخاص کی محبت ہے اور اس کو محبت **ذاتی** بھی
کہتے ہین اس سبب سے کہ تجلیات و مکاشفات سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا اثر توارد احوال ہے
حالات کے موافق اور محبت موہبی بھی اس کا نام ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کمال متابعت کی برکت سے کامل ہوتی ہے اور سالک اس مقام مین فانی ہوتا ہے اپنے
اختیار بے مار دانی فنا کے ساتھ جب یہ محبت کمال کی انتہا کو پہنچتی ہے اس کو عشق کہتے ہین مروی
ہے کہ محب قیامت کے دن تین قسم کے ہونگے۔ ایک گروہ کو لاوین گے انکو حق تعالی فرماویگا کہ دنیا

[1] ترجمہ آدمی اسی کے ساتھ ہے اور ہوگا جسے دوست رکھتا ہو ۱۲ [2] ترجمہ کہہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے ۱۲ [3] اور اللہ تعالی کو بہت ذکر کرنیوالے اور بہت ذکر کرنیوالیان ۱۲ [4] ترجمہ سارے ایمان لانیوالے اللہ پر اس کے دوست ہین لیکن اپنے ایمان کے اندازہ پر ۱۲ [5] جب اللہ کو بندہ دوست رکھتا ہے گناہ اس کو ضرر نہین کرتا ۱۲

مین جو تم نے مجاہدے اور ریاضات شاقہ کی ہین اس سے تمہارا کیا مقصود ہے عرض کرین گے خداوندا ہم نے سنا تھا کہ تو نے بہشت پیدا کی ہے اور اسمین سب اقسام کی نعمتین ہین اور تو نے عابدون کو اسمین داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے اس مقام کے اشتیاق مین ہم نے دن صیام اور راتین قیام مین گذاری ہین اور اُس وعدہ کی وفا کے امیدوار ہین خطاب ہو گا کہ ہم نے تمکو اپنے کرم عمیم کے باعث نار جحیم سے آزاد کر دیا اور اپنے فضل قدیم سے دار نعیم کا مستحق بنا دیا دوسرے فرقہ کو حاضر کرینگے رب العالمین فرمائیگا کہ اے میرے بندو اس عبادات اور اجتناب معصیت سے تمہاری کیا غرض تھی التماس کرینگے خداوندا بادشاہا تیرے کلام پاک سے ہمکو حال تیری عقوبت اور تیرے عذاب کی صعوبت کا معلوم ہوا تھا اس لئے ہمیشہ تیری سیاست قہاری سے ہم ڈرتے رہے اور اس خوف سے دنیا مین کبھی ایک لحظہ آسودہ نہوے اور جہانتک تک ہو سکا تیرے طاعت مین سعی کی حکم ہو گا انکو اپنے کرم کے تقاضے سے دوزخ کی آگ سے نجات بخشی اور محض اپنے فضل سے درجات جنت عطا کئے تیسرا طائفہ حاضر ہو گا پروردگار تعالیٰ شانہ فرمائیگا اے بندو باعث اُن اعمال کا اس دار زوال مین کیا ہے گزارش کرینگے خداوندا محض تیری محبت اور فقط تیرے دیدار کی آرزو مین ہمنے کیا جو کچھ کیا فرمان ہو گا تم ہی میرے حقیقی بندے ہو اور اختصاص کا نشان تمہارے اخلاص کی جبین سے ظاہر ہے - اے فرشتو درمیان سے حجاب اٹھادو کہ انکے اشتیاق سے ہمارا اشتیاق زیادہ ہے اُسی وقت حجاب دور ہو جاوینگے اور بندے مکاشفات انوار اور مشاہدات دیدار سے مشرف ہونگے اول کلام جو ملک علام ان سے جدا جدا کریگا وہ سلام ہو گا اس طرح اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَبْدِیْ فَهَا اَنَا حَبِیْبُكَ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لِاَجْلِكَ[1] یعنی رحمت ہو تجھپر اے میرے بندے پس آگاہ ہو کہ مین تیرا دوست ہون قسم کھاتا ہون اپنے عزت وجلال کی کہ بہشت تیرے ہی لئے بنائی ہے اور حور و قصور سب تیرے ہی واسطے پیدا کئے ہین آج جو کچھ چاہتا ہو چاہ کہ تجھکو ملے

رباعی

نہ جنت جویم و نی حور و نی انہار میخواہم
بتو از زانی زاہد این ہمہ من یار میخواہم

۱؎ سلام تجھپر اے میرے بندے بس مین تیرا دوست ہون قسم ہے مجکو اپنی عزت وجلال کی نہین پیدا کیا مین نے جنت کو مگر تیرے لئے

شہان گر ملکت فردوس باری بدست آرید | کہ من درویش صاحب چشم و دیدار ینخواہم

قطعہ

باغِ جنت اور نہ یہ گلزار ہم کو چاہیے۔ | چاہیے یہ زاہدون کو یار ہم کو چاہیے

چاہیے شاہون کو فردوس برین کی مملکت | ہین گدا ہم تو فقط دیدار ہم کو چاہیے

تحقیق اس حدیث کی لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ عَنْ مَّا سِوَاھُمَا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کسی کا ایمان درست نہین ہے جبتک کہ حقتعالی اور اُس کے رسول کو وہ اُنکے غیر سے زیادہ دوست نرکھے اور حق سبحانہ نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی اے محمد کہہ اگر دوست رکھتے ہو اللہ تعالی کو تو میری متابعت کرو کہ حقتعالی تمکو دوست رکھے۔ شیخ عبداللہ تستری قدس اللہ سرہ نے کہا ہے اَلْمَحَبَّۃُ مُتَابَعَۃُ الطَّاعَاتِ وَمُبَایَنَۃُ الْمُخَالَفَاتِ یعنی بندونکی محبت یہ ہے کہ محبوب کی فرمانبرداری مین کوشش کرین اور اُس کی اطاعت کی مخالفت سے اعراض کرین۔ پس محبت بندے کی خداتعالی سے یہی ہے کہ ہر وقت اور ہر حال مین اُس کی رضامندی کا جویان رہے اور حقتعالی کی رضامندی اسی مین ہے کہ اُسکے حکمون کو بجالاوے اور اُس کی منہیات سے اجتناب کرے پس قول بعضی ملحدون کا جو کہتے ہین کہ بندہ اللہ تعالی کی دوستی مین ایسے مقام پر پہنچتا ہے کہ طاعت اُسپر سے اُٹھہ جاتی ہے اور وہ اپنے تئین متوصل سمجھہ کر عبادت کو ترک کر دیتا ہے محض باطل اور خلاف دین ہے اور اُس کی مثال اُس شخص کے مانند ہے کہ ایک شہر مین رہتا ہے اور ایک شخص کی محبت کا دعوی کرتا جو دوسرے شہر مین ہے اور اپنی شدت محبت کو سکان شہر پر ظاہر کرچکا ہے اب اُسکے محبوب نے ایک خط بھیجا اور اپنے ملنے کا طریقہ مفصل نہایت صاف اُس خط مین لکھدیا جب وہ خط اس عاشق کے پاس پہنچا اس نے اُس طریق پر جو معشوق کی مواصلت کا خط مین لکھا تھا عمل کرنے سے انکار کیا اور اُس راہ پر نہ چلا اب جو کوئی اس شخص کے اس معاملہ سے واقف ہوگا بیشک کہے گا کہ وہ محبت کے دعوی مین بالکل جھوٹا ہے اور احمق ہے اگر عاقل اور محبت مین صادق ہوتا ضرور اُس خط کی تحریر پر عمل کرتا اور اُس کے ذریعہ اپنے محبوب سے

سلہ ترجمہ متن مین مذکور ہوا ۱۲ سلہ ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲ سلہ ترجمہ محبت متابعت ہے فرمانبرداری مین اور مخالفت ہے منہیات کی ۱۲

Marfat.com

جا ملتا قرآن مجید اللہ تعالی کی طرف سے بواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت پر نازل ہوا کر اور حدیث شریف اور علوم دین کی کتابین اُسی کلام پاک کی شرحین ہین اُنمین حق تعالی سے ملنے کا رستہ نہایت تفصیل اور کمال وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پس جسکو خدا تعالی کی محبت کا دعوی ہو اُسپر واجب ہے کہ اُن کتابون مین جو طریقہ اللہ تعالی سے ملنے کا لکھا ہے اُس پر چلے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو اُس کا رستہ بتانیوالا ہے پوری پیروی کرے اور اپنے محبوب سے جا ملے اور جو اُس کے طریقے پر نہ چلے اور اُس کے حکمون پر عمل نکرے وہ بیشک اپنے دعوی مین جھوٹا ہے اور اُس کا اللہ تعالی سے محبت کرنے کا دعوی غلط ہے اور قرآن مجید مین جو اللہ تعالی سے ملنے کا رستہ لکھا ہے وہ اُس کی عبادت ہے کہ فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَ[1] یعنی جن اور انسان کی پیدائش کا حصر اپنی عبادت مین کیا ہے اگر اس مقام پر عبادت کے معنی معرفت لئے جاوین تو اُس سے یہ مراد ہے کہ عبادت کے ضمن مین معرفت ہی مقصود ہے یعنی اُس کی معرفت حاصل کرین اُس کی عبادت کرکے نہ یہ کہ نری معرفت مقصود ہے اگر فقط معرفت مراد ہوتی تو لِيَعْبُدُونَ کی جگہ لِيَعْرِفُونَ کا لفظ فرماتے اور عبادت کا لفظ نہ لاتے اور وہ جو کہتے ہین کہ علم حجاب اکبر ہے اور اس سبب علم کے سیکھنے اور سکھانے سے باز رہتے ہین یہ محض اُنکی جہالت و نادانی ہے اگرچہ حضرات مشائخ رحمہم اللہ نے فرمایا ہے اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ[2] لیکن یہ اُس شخص کے لئے فرمایا ہے جو علم سے دنیا کا مال حاصل کرے اور اُس پر افتخار کرے اور جسکو علم کی طلب عمل کے لئے ہو اُس کے لئے حجاب نہین ہے بَلْ كَانَ لَهُ هَادِيًا وَسِرَاجًا مُنِيْرًا نقل ہے کہ ایک صوفی صوفیان کی صحبت ترک کرکے خانقاہ سے مدرسہ مین آیا اور علما کی صحبت اختیار کی اُس سے پوچھا کہ یہ کسواسطے کیا قَالَ لِأَنَّ الصُّوْفِيَّ يُخَلِّصُ نَفْسَهٗ مِنَ الْغَرَقِ وَالْعَالِمُ يَأْخُذُ بِيَدِ الْغَرِيْقِ اس کی تصدیق شیخ سعدی کا یہ کلام ہے

قطعہ

صاحبدلی بمدرسہ آمد ز خانقاہ | بشکست عہد صحبت اہل طریق را

[1] ترجمہ اور نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور آدمی کو مگر اسلئے کہ میری عبادت کرین ۱۲
[2] ترجمہ علم اللہ کا حجاب بڑا ۱۲

گفتم میانِ عابد و عالم چہ فرق بود — تا اختیار کردہ ازان این فریق را
گفت این گلیم خویش برون می برد ز موج — وان سعی می کند کہ بگیرد غریق را

قطعہ

ایک صوفی خانقاہ سے مکتب مین آگیا — چھوڑا تھا اُسنے صحبتِ اہلِ طریق کو
مین نے کہا کہ عالم و عابد مین کیا ہے فرق — کیون اختیار تو نے کیا اس فریق کو
کہنے لگا کہ غرق سے عابد بچے ہے آپ — عالم نکالتا ہے پکڑ کر غریق کو

ساتوان دقیقہ عشق اور عاشقون کے بیان مین۔ مولی کے دوستون اور حق تعالے کے عاشقون کے دلون پر منکشف ہو کہ عشق عشقہ سے نکلا ہے اور وہ ایک گھاس ہے کہ جس درخت پر لپٹتی ہے اوسکو خشک کر دیتی ہے اور وجہ مشابہت کی ظاہر ہے اور محققون نے فرمایا ہے کہ عشق کے تین حرف ہین۔ ع ش ق۔ فَالْعَیْنُ اِشَارَۃٌ اِلَی الْعَبْدِ مِنَ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالشِّیْنُ اِشَارَۃٌ بِشُہُوْدِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْقَافُ اِشَارَۃٌ بِقَطْعِ الْوُجُوْدِ[1] اور بعضون نے اس طرح شرح کی ہے کہ عین عشق کا عبارت ہے علوی سے یعنی وہ شاہباز لامکان کا ہے ان صاحبدلون کے واسطے مکان مین نزول کیا ہے کہ اُنکے دلون کو اسرار الوہیت سے مسرور اور انوار ربوبیت سے منور کرے اور حق تعالے کی طرف پہنچاوے قطعہ

پا بر سر چرخ نہمین نہ!! — کین چرخ نہ چرخہا بالاست
جبریل امین در میان نگنجد — کین رمز ز رمزہا بالاست

قطعہ

قدم رکھہ نوین آسمان سی بہی اوپر — کہ ہیگا وہ سب آسمانون سے برتر
رسائی نہ جبریل کو ہو جہان — یہ ہے رمز خاکی کا ہو وہان گزر

اور شین اشارہ آتش شوق کا ہے کہ حق تعالی نے عاشقون کے دلون مین جلا رکھے ہی کہ جو کچھہ حق کے سوا ہے اُس کو جلا دے اور نابود کر دے فرد

حق آتشی افروختہ تا ہر چہ جز او سوختہ — آتش بسوز قلب را و آن گاہ بر عالم زند

[1] پس مین اشارہ ہے عبد کی طرف واجب الوجود کی طرف سے اور شین اشارہ ہے شہود واجب الوجود کی طرف اور قاف اشارہ ہے

Marfat.com

قطعہ

حق نے سلگائی ہے دل مین آگ تا اسے بیخبر	خاک کر دیوے جلا کر غیر حق کو سربسر
پہلے تو خاشاک دل کو وہ جلاتے ہی تمام	کرتی ہے نابود پھر سارے جہان کو پھونککر

اور قاف اشارہ ہے قربت کا پس شہباز عشق جب مٹہیتا ہے آنًا فاٰنًا پرواز مین ترقی کرتا ہے اور آشیانہ لامکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے آخر عِندَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ کے درجے کو پہنچتا ہے محققون نے فرمایا ہے کہ عشق کا لفظ قرآن مین ہے مگر حق تعالی نے اسکو عوام سے پوشیدہ رکھا ہے اور وہ یہ ہے حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ توریت مین جہان شین معجمہ ہے اسکو قرآن مجید مین سین مہملہ فرمایا ہے جیسے توریت مین نشیم اللوہم ہے قرآن شریف مین بسم اللہ اور توریت مین موشے ہے موکے معنی عبرانی زبان مین پانی اور شئے کے معنی لکڑی اس لیے کہ موسےؑ کو لکڑی کے صندوق مین پانی مین بہتا ہوا پایا تہا۔ انکا یہی نام ہوا۔ اب کلام مجید مین انکو موسے ارشاد فرمایا اسی طرح توریت مین جو عشق ہے اس کو عسق فرمایا۔ پس حٰمٓ عٓسٓقٓ مین عین و سین و قاف حروف عشق کے ہین کہ اغیار سے اسکو چھپایا ہے یہانتک قوت القلوب سے نقل کیا ہے اور عشق کے باب مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث متواتر یا مشہور مروی نہین ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بہی کوئی اثر صحیح ثابت نہین ہوا نہ تابعین رحمہ اللہ عنہم سے کوئی سخن ظاہر ہوئی کہ ہر شخص عشق کا فتوی دینے مین دم مارے لیکن انکے بعد کے آدمی جب اس مرتبے کو نہ پہونچے کہ خود بخود بے تعلیم عشق الہی مین کامل ہون تو اس کی تعلیم کی حاجت ہوئی اور اس وقت کے علمار و پیشوایان دین بحکم اَلْوَلِیُّ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ[1] کی الہام ربانی سے بمقتضای وقت اسبات پر مامور ہوئے کہ اس چھپے بہید کا اظہار اور اس راز پوشیدہ کا افشا کردین اور اس کے مراتب و مقامات کو قلم کی زبان پر لاوین پس عشق دو طرح کا ہے حقیقی و مجازی۔ مجازی آدمی کا عشق ہے اپنی جنس کے ساتھہ اور وہ دو سبب سے ظاہر و پیدا ہوتا ہے اول سبب جلی کہ وہ غلبہ شہوت سے ہوا کرتا ہے اور آدمی طبعًا اس کے دفع کرنے کا طالب ہوتا ہے جیسا بہوک اور پیاس کے دفع کرنے کے لئے روٹی اور پانی کا محتاج ہوتا ہے ایسا ہی شہوت کے دفع کرنے کو اس سے

سلہ ترجمہ نزدیک مبارک شاہ مجری قدرت والے کے ۱۲ سلہ ترجمہ ولی اپنی قوم مین ایسا ہوتا ہے جیسا کہ نبی اپنی امت مین ۱۲

صاحب جمال کا خواہان ہوتا ہے کہ دل افراط سے اُس کی طرف میل کرتا ہو دوسرا سبب خفی اور وہ یہ ہے کہ آدمی کی صورت میں ایک سر ہے اسرار الٰہی سے کہ وہ عبارت اور بیان میں نہیں آسکتا چنانچہ فرمایا ہے اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ[1] اور فرمایا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ[2] پس جان بہزار قدم اُسی عالم کی طرف دوڑتی ہے کہ بمقتضای اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَتِ[3] اُس کی بو اسکے مشام میں پہنچی ہو اور یہ مرتبہ بھی ناقصوں اور اہل شہوت کا ہے اس لئے کہ غیر پر نظر رکھتے ہیں اور جسم کو جسم سے چھونے کا نام عشق رکھتے ہیں اَلنَّظَرُ بِغَیْرِ وَجْہٍ ضَائِعٌ وَالْبُکَاءُ بِغَیْرِ وَصْلٍ بَاطِلٌ[4] مثنوی

عشقے کہ نہ عشق جاودانی است	بازیچۂ شہوت جوانی است
آن عشق کہ سرسری خیال ست	آنرا ابدالابد زوال ست

مثنوے

عشق گر ہو نہ جاودانی کا	کھیل ہے شہوتِ جوانی کا
سرسری عشق جو خیالی ہے	وہ ہمیشہ نہیں زوالی ہے

لیکن اگر سالک اس ارادہ سے کہ صانع کی صنعت کے دیکھنے سے شاید حقیقت تک رسائی ہو جاوے اور بمقتضای اس بیت کے کسی دلبر کا فریفتہ اور کسی زیبا جمال کا شیفتہ ہو خوف نہیں ہے بیت

بے عشق مباش تا نگردے مردہ	در عشق بمیر تا بمانی زندہ

بیت

بے عشق نہ رہ تا کہ نہ مردہ ہووے	مر عشق کے اندر کہ تو زندہ ہووے

عشق حقیقی تین قسم کا ہوتا ہے۔ صغیر وکبیر واکبر صغیر مِنَ الْعَبْدِ اِلَی الْمَوْلٰی وہ بندہ کا عشق ہے مولا سے اور یہ عشق تقلیدی ہے اور علامت اُس کی یہ ہے کہ جب بندہ کو اپنے مولا کے ساتھ عشق ہوتا ہے تو اسکے دل پر لحظہ بلحظہ شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں شوق زیادہ ہوتا ہے وہ عبادت میں ترقی کرتا ہے فرد

عشق تو در ازل مرا دلبر بود	کاری ست کہ تا ابد مرا افتادہ است

[1] ترجمہ انسان میرا بھید ہوا اور میں اُس کا بھید ہوں ۱۲ [2] اللہ تعالیٰ نے بنایا آدم کو اپنی صورت پر ۱۲ [3] مجاز حقیقت کا پل ہے ۱۲ [4] تیرے وجہ کے سوا اور بغیر کرنا بے فائدہ ہے اور بغیر قصد کے سوا اور کے لئے رونا باطل ہے ۱۲ [5] ترجمہ میں تیرا

عشق تیرا تھا ازل میں میرا ولبر تا خدا ۔ تا ابد باقی رہیگا میرے اندر با خدا

کبیر من المولیٰ الی العبد وہ مولے کا عشق ہے بندون سے **فرد**

میانِ ما و شما عشق در ازل رفت ست ۔ ہزار سال برآمد ہمان نخستین است

بیت

ہمارا عشق تم سے یہ ازل سے ہی مکمل ہے ۔ ہزارون سال گزری ہیں تو بھی روز اول ہے

فرد

ہر نقش خود ست فتنہ نقاش ۔ کس نیست درین میانہ ہشدار

بیت

نقش ہے خود فتنہ نقاش ہے ۔ راز اُس کا کب کسی پر فاش ہے

اور نشان اس عشق کا کوئی نہین جانتا اور اُس کو کسی پر اظہار نہین فرمایا ہمیشہ سے پوشیدہ چلا آتا ہے اور پوشیدہ رہیگا کہ ازلی ہے **قطعہ**

عشق پوشیدہ است تا ہر کسی ندید نقش عیان ۔ لا فہا بیہودہ تا کی می زنند این عاشقان

ہر کسی بر قدر خود وصفی و لافی مے زند ۔ عشق او پاکست و صافی از چنین و از چنان

قطعہ

عشق ہی پوشیدہ اُس کا کب کسی پر ہی عیان ۔ مدعی سنجی بگھارین ہین یہ بیہودہ میان

لاف زن ہین یہ نہین پہنچے ہین اُنکی کنہ کو ۔ کون کرسکتا ہے عشق پاک کا اُس کے بیان

اکبر من المولیٰ الی المولے وہ عشق مولا کا ہے مولا سے **بیت**

معشوق خود ست و عاشق خویش ۔ در عشق سخن نرفت زین پیش

بیت

ہے وہی معشوق و عاشق وہی ہے لا کلام ۔ کب کہا اس سے زیادہ ہے کسی پر یہ مقام

حضرت مخدومی مولانا عبد الرحمٰن جامی نور اللہ مرقدہ نے لوائح مین فرمایا ہے کہ آدمی کے سوا اور کسی مخلوق مین عشق نہین ہوتا اور کسی فرشتے کو کسی فرشتے سے عشق کبھی نہیں ہوا اور نہو اور اس سبب سے کہ ہر فرشتے کو اپنے مشاہدہ کی مقام پر حضوری کے انوار حاصل ہین اُنکو

Marfat.com

کسی غیر کے دیکھنے کی پروا نہین ہے اسی لئے آتش شوق مین جلنا اُنہین نصیب نہین ہوا اور انکو قدرت کا پرتو اُنپر ہمیشہ ہے اور وہ تعدد حجاب سے ایمن ہین نقل ہے کہ جب حقتعالی نے آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو وجود کا خلعت اپنے دست پاک سے پہنایا اور وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ[1] کی کرامت کا تاج اُس کے سر پر رکہا اُسوقت فرمایا کہ ہمکو آدم خاکی سے جو کام ہے کسی مخلوق اور کسی موجود سے فرشتون اور جنون مین سے نہین ہے

قطعہ

در آئینہ روح بہ بیند خود را	پس عاشق خود شود کہ بی نقصان ست
من بنر در وہمے بنیم خود را	پس شاہد و شہود ہم یکسان ست

قطعہ

آئینہ دیکھا جب اُس نے جان کا	ہوگیا عاشق وہ اپنے شان کا
جبکہ دیکھا ایک سا آیا نظر	جلوہ بانقصان مین بے نقصان کا

عین القضاۃ قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اگر عشق حلیہ صورت و مثال رکہتا اُس کے کمال لطافت وخوبی وجمال ظرافت سے تمام سالکان راہ کافر ہوجاتی کسواسطے کہ جب ہر لحظہ و ہر لمحہ ایک نئے جمال کے ساتہہ متمثل ہوتا اور نئی شکل سے متشکل اور افزونی حسن بے نہایت ظاہر ہوتے اہل عشق اُس کو بصورت معشوق پوجتے اور ضرور کافر ہوجاتے۔ شریعت مین عشق و خط و خال وحسن و جمال اور اُنکے مانند اور الفاظ کا اطلاق حقتعالی کی ذات پاک پر روا نہین ہے لیکن اسرار حقیقت کے جاننے والے کہتے ہین کہ ایسے الفاظ کے حق سبحانہ کی ذات پاک پر جاری کرنے مین کچہہ خوف نہین ہے کہ عشق عاشقون کی جان کا جوہر ہے اور اُنکی جان عرض ہے اور عرض بغیر جوہر کے متصور نہین ہوسکتا اور جوہر بغیر عرض کے معلوم نہین ہوتا اسی طرح عاشق بے معشوق اور معشوق بے عاشق ممکن نہین ہوتی اور یہ دونون ایک دوسرے کے ساتہہ قائم ہوتے ہین اور انہین غیریت نہین ہوتی اَلْعِشْقُ بِغَيْرِ الْحُسْنِ مُحَالٌ وَالْحُسْنُ بِغَيْرِ الْعِشْقِ زَوَالٌ[2]

رباعی

---

[1] ترجمہ اور البتہ تحقیق بزرگ کیا ہم نے اولاد آدم کو ۱۲ [2] عشق بغیر حسن کے محال ہے اور حسن بغیر عشق کے زوال ہے ۱۲

چون حاصل اصل با مصور کردند / جانرا عرض و عشق تو جوہر کردند
تقدیر و قضا را چو قلم بر کردند / عشق تو و شوق ما برابر کردند

قطعہ

خلق کی تقدیر کا جسوقت بروز کیا / کردیا جان کو عرض اور عشق کو جوہر کیا
لکھدیا جو کچھ کہ لکھنا تہا قلم سے لوح پر / شوق انسان عشق حق دونونکو دہان ہمسر کیا

روا ہے کہ عاشق جب اپنے اندر نظر کرے معشوق کو دیکھے اور معشوق جب اپنے تئین غور کرکے عاشق کو دیکھے اور قید درمیان سے اٹھہ جاوے کہ درحقیقت عاشق و معشوق مین یگانگی ہے نہ بیگانگی کس واسطے کہ عشق کے چادر مین يُحِبُّهُمْ کا تانا ہے اور يُحِبُّونَهُ کا بانا ہے اور اس بشارت کا رشتہ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ کی اشارت سے چاہیے **قطعہ**

اگر خواہی تو ما را ور نخواہی / کہ ما را در ازل بودی تو خواہان
تو زان ما و ما زان تو ہستیم / کسے دیگر نمیگنجد درین آن

قطعہ

نچاہے یا کہ چاہے یہان تو کیا ہے / کہ ہمکو تو نے چاہا تہا ازل مین
ہمارا تو ہے یہان اور ہم ہین تیرے / سما اِن نہ ہمنس اہل ظل مین

عشق کی خاصیت یہ ہے کہ اغیار کی جڑ کو دل سے اکھاڑتا ہے اور دل کو آئینہ کے مانند صاف و منور کردیتا ہے کہ اُسمین سوائے جمال معشوق کے اور کوئی جلوہ گر نہو سکے پس معشوق کے حسن کا کمال سوائے آئینہ عاشق کے اور چیز مین مشاہدہ نہین ہوسکتا **مصرع** ما آئینہ ایم و او جمالی دارد **مصرع** دل ہے ہمارا آئینہ اُس کے جمال کا۔ عشق مین عاشق کی ہمت معشوق سے زیادہ ہے اس لئے کہ معشوق کی ہمت کا انتہا عاشق کا نیست کرنا ہے اُس کی ہستی سلب کرے اور عاشق کی زحمت راہ مین سے اٹھہ جاوے اور عاشق کی ہمت کا منتہا معشوق کی ہستی ہے کہ پرتو اُس کی ہستی سے اُسپر جھکے اور اپنے ساتھہ اُسکو قائم رکھے **رباعی**

آنرا کہ ز تو مراد ہستی باشد / او را نہ مراد خود پرستی باشد
عالی بودش ہمت و برتر ز ہمہ / گرچہ نظرش بسوی پستی باشد

قطعہ

جو سمجھے اپنی ہستی کو کہ ہے وہ تیری ہستی سے — غرض رکھتا نہ ذرہ بھی وہ ہووے خود پرستی کی
ہے عالی ہمت اور برتر وہ سب سے سارے عالم مین — ملا ظاہر مین ہووے وہ اگرچہ کیسی ہی پستی سے

عاشقون کا معشوق کے مذہب کے سوا کوئی مذہب نہین ہوتا **نقل ہے** کہ حسین بن منصور قدس سرہ سے پوچھا کہ تو کونسے مذہب پر ہے اُس نے کہا اِنّکَ عَلیٰ مَذھَبِ رَبّی[1] **بیت**

مذہب عاشق ز مذہبہا جدا ست — عاشقان را مذہب و ملت خدا ست

بیت

مذہب عاشق تمامی مذہبون سے ہے جدا — عاشقون کا مذہب و ملت جو پوچھو ہے خدا

عاشقون کو صاحب مذہب سے کام ہے نہ مذہب سے **رباعی**

آتش بزنم بسوزم این مذہب و کیش — عشق تو نہم بجای مذہب در پیش
تا کی دارم عشق نہان در دل خویش — مقصود توئی مرانہ دین است نہ کیش

قطعہ

نہ میرا کوئی مذہب ہے نہ ہون پابند مذہب کا — ہے مذہب عشق اور پابند ہون تیری محبت کا
تجھی سے دل لگایا ہے توہی مقصود ہے میرا — نہ دوزخ کا مجھے ڈر ہے نہ ہون مشتاق جنت کا

منازل اور مقامات عشق کے بہت ہین بعضون نے کہا ہے کہ سات ہزار مقام ہین اور حقیقت یہ ہے کہ یہ تعداد مقامات کی کثرت پر دال ہے اُنہین مقامات مین سے ایک یہ ہے کہ ایک روز حضرت نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا مَنْ اَنْتِ[2] اُنہون نے کہا مین عائشہ ہون فرمایا مَنْ عَائِشَۃ[3] کہا بنت ابی بکر[4] فرمایا مَنْ اَبُوبَکْر[5] کہا عائشہ نے ابن ابی قحافۃ آپ نے فرمایا مَنْ اَبُو قُحَافۃ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ حال دیکھا حجرہ سے باہر چلی گئین اور کہا کہ اس وقت یہان ٹھہرنے کی میری گنجایش اور مجال نہین ہے تہتر فرقے اور مذہب عشق مین نہین ہین عشق کا صرف ایک ہی طریق و مذہب ہے اسی لئے مجتہدین کا اختلاف اُسمین نہین ہے اور نہ کوئی روایت اُن سے مروی

[1] ترجمہ مین اپنے رب کے مذہب پر ہون ۱۲ [2] ترجمہ کون ہے تو ۱۲ [3] ترجمہ کون ہے عائشہ ۱۲ [4] بیٹی ابی بکر کی ۱۲ [5] ترجمہ کون ہے ابی بکر

ہے کیونکہ وہ ایک امر حالی ہے نہ قالی **قطعہ**

اول از یار جو حکایت عشق — پس بگو عشق را نہایت نیست
عشق را بوحنیفہ درس نکرد — شافعی را درو روایت نیست
مالکی ہم ز عشق دم نہ زداست — حنبلی را دران درایت نیست

قطعہ

عشق کی ہی کہین نہایت ہے — کسے جز یار کے حکایت ہے
نکیا درس بوحنیفہ نے — شافعیؒ نے نکی روایت ہے
دم نہ مارا ہے اسمین مالک نے — اور نہ حنبل کو کچھ درایت ہے

شرع شریف کے طریق اور اُس کے اصول و فروع مین اختلاف کرنے سے یہ بہتر فریق جو بن گئے ہین صرف اپنی فہم کے قصور اور اپنے ادراک کے فتور سے غلطی مین پڑے ہین اصل مقصود تک نہین پہنچ سکے اور عشق کے راستے مین اختلاف کا کام نہین معشوقیت کے درجہ مین وصال ہے اور عاشقیت کے درجہ مین فراق ہے وہ ہمیشہ نازمین ہے اور یہ مدام گدازمین ہے اکثر ہلاکی عاشق کے افشای راز معشوق مین ہے اسواسطے کہ ربوبیت کے اسرار کا اظہار کرنا کفر ہے اور یہی حسین بن منصور قدس سرہٗ کی ہلاکی کا سبب تہا دار پر کہینچے سے پہلے کسی نے اُس سے پوچہا کہ عشق کیا ہے اُس نے کہا کہ آج دیکھہ اور کل دیکھہ اور پرسون دیکھہ پس پہلے روز اُس کو دار پر کہینچا اور قتل کیا دوسرے دن اُس کو جلایا تیسرے روز اُس کی خاک کو برباد کیا۔ دل عاشق مثل آتشکدہ عشق کی آگ سے پُر ہوتا ہے اور شوق اسمین سمندر کی مانند ہوتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ سے ہی اُس کی زندگی ہوتی ہے پس بقاے عاشق آتش عشق سے ہے اور عشق کی آگ سازندہ ہے نہ سوزندہ جیسا کہ موسی علیہ السلام نے وادی ایمن مین درخت پر آگ دیکھی اور وہ درخت ویسا ہی سرسبز و تر و تازہ رہا اور روا ہے کہ وہ آگ سوزندہ بہی ہو دلیل اِس کی حکایت یوسف علیہ السلام و زلیخا کی ہے **مصرع** قصہ این تو از زلیخا پرس **مصرع** حال تو بوجہہ زلیخا سے **واضح** ہو کہ ظہور تمام عالم کا اور وجود بنی آدم کا عشق سے ہے اور یہ سعادت کسی کو کسی طرح حاصل نہین ہوتی مگر انبیاء علیہم السلام کو پایا اُنکو جو

Marfat.com

انکی پیروی پوری پوری کرتے ہین اور پیغمبر وہین سے بہی مقصود و مطلوب حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے کہ آپکی شان مین فرمایا ہے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ[1] **مصرع** عشق از کتم عدم بہر مین آمد بوجود۔ **مصرع** عشق پوشیدہ تہا پیرے وشغل جلی اسی لئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان آزمائش کے قافلہ سالار ہین کون سی بلا ومصیبت ہے کہ آپکو نہ پہونچی کونسا رنج والم ہے کہ آپنے نہ اٹھایا اور آپکی اولیت اس سے ثابت ہے کہ آپنے فرمایا اَنَا نَبِیٌّ وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ[2] اور بموجب لَیْسَ بِصَادِقٍ فِی الْعِشْقِ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ بِبَلَاءِ الْمَعْشُوْقِ[3] سخت ترین بلاؤن کے امتحان اور آزمائش فراق کی کسوٹی انبیا علیہم السلام ہین چنانچہ فرمایا ہے اَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَوْلِیَاءِ ثُمَّ الْاٰخِرِیْنَ[4] محققین نے کہا ہے کہ خطاب یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا[5] کا اُس آگ کو ہوا تہا جو ابراہیم علیہ السلام کے دل کی بہٹی مین سلگ رہی تہی یعنی شعلہ شوق محبت **بیت**

آتش دارد دل من آتش دارد	وآن آتش دل مرا خوش دارد

بیت

آتش سوز محبت سے بہرا ہے دل میرا	خوش ہو اس آتش مین دایم یہ دل بابل میرا

جب حضرت خلیل علیہ السلام آتش نمرودی کے پاس پہونچے چاہا کہ شہود عشق کی سوز سے ایک آہ کہینچین اور آتش نمرود کو اُس سے تباہ کرین ندا آئی اے آتش شہود سرد ہو جا آتش نمرود پر اور سلامتی کے ساتھہ رہ ابراہیم علیہ السلام پر اس لئے کہ ہم نے حکم کیا ہے کہ اس آگ مین خلیل علیہ السلام کے معجزہ سے گلزار بناوین اگر تو اپنے سطوت نار نمرود پر ظاہر کریگی تو گلستان پیدا او معجزہ ہویدا نہوگا اور جو ابراہیم علیہ السلام پر سلامت نرہے گی تو وہ نار الہی کے شعلے سے جل جاویگا اور کار دعوت برہم ہو جاویگا یہان سے معلوم ہوا کہ آتش شوق سب پر غالب ہے اور کوئی چیز اُس پر غالب نہین **بیت**

عشق آن شعلہ ست کش چون بر فروخت	ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت

[1] ترجمہ اگر تو نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا مین آسمانون یعنی دین و دنیا کو ۱۲ [2] ترجمہ مین نبی تہا اور آدم تہا پانی اور مٹی مین ۱۲ [3] ترجمہ نہین سچا عشق مین وہ جو نہ چکہے عشق مین معشوق کی بلا ۱۲ [4] سخت بلا پیغمبرون پر ہے اُس سے کم ولیون پر اس سے کم اور ولیون پر ۱۲
[5] ترجمہ اے آگ ٹہنڈی اور سلامت ہو ابراہیم پر ۱۲

Marfat.com

بیت

عشق ہے وہ شعلۂ آتش کہ جب روشن ہوا
پھونکنے کو سب کے جز معشوق وہ گلخن ہوا

ابراہیم علیہ السلام نے جب عشق کے کوچہ مین قدم رکھا اور کہا اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّی[1] اُسیوقت بلا کا دروازہ اُنپر کھل گیا اور نورعین یعنی اسمعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم صادر ہوا اور اسمعیل علیہ السلام حد تکلیف تک نہ پہنچے تھے کہ رقم عشق انکی جبین مبین پر کھنچدی اور بوتہ آزمایش مین بلا کی آگ سے انکو پگلایا فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ[2]

مثنوی

ہمچو اسمعیل پیشش سر بنہ
شاد و خندان پیش تیغش جان بدہ

تا بماند جانت خندان تا ابد
ہمچو جان پاک احمد با احد

عاشقان جام فرح آنگہ کشند
کہ بدست خویش خوبانشان کشند

آن پسر را کہ خضر ببرید حلق
سر آن را در نیابد گوش حلق

خضر گر در بحر کشتی را شکست
صد درستی در شکست خضر ہست

آن کسی را کش چنین شاہی کشد
سوی تخت و بہترین جای کشد

بچہ میلرزد ازان نیش حجام
مادر مشفق ازان غم شاد کام

نیمجان بستاند و صد جان دہد
آنچہ اندر وہم ناید آن دہد

مثنوی

مثل اسمعیل سر آگے جھکا
جان دے خوش ہوکے پیش کبریا

خوش رہے یہ جان تیری تا ابد
تا کہ مثل جان احمد با احد

ہوتے ہین خوش عاشقان بیقرار
جان کو جب معشوق پر کردین نثار

خضر نے کاٹا پسر کے حلق کو
بھید اُس کا کچھ نہ پایا خلق کو

خضر نے دریا مین کشتی کاٹ دی
اُس کے تہی اس کاٹنے مین بہتری

جس نے کچھ لیتا ہے خدمت بادشاہ
اُسکو دیتا ہے وہ دولت اور جاہ

کانپتا ہے طفل تو حجام سے
اور خوش ہوتی ہے ما اس کام سے

[1] ترجمہ مین جانیوالا ہون اپنے رب کی طرف ۱۲ [2] ترجمہ پس جب دونون نے قبول کیا اور اسمٰعیل کو پیشانی کے بل گرا دیا ۱۲

نیم جان لیوے جو حق تو جان دے
وہم مین آوے نہ وہ سامان دے

فرہاد نے عشق کا دعوی کیا امتحان کے لئے پہاڑ اُس کے آگے رکھدئے اور تیشہ ہاتھہ مین دیا اور فرمایا اگر وصال کی آرزو رکھتا ہے تو حالت فراق مین تیشۂ اندوہ سے ان پہاڑون کو پارہ پارہ کر جب شیرین کے وصال کی آرزو اور طلب ست مصیح ہوگی اور معلوم ہوگا کہ تو عشق مین سچا ہے فنقح

بکوہ اندر ختن بکشاد بازو
ہمے بر زد بکوہ بے ترازو
بہر خارش کہ با آن خارہ میکرد
بجے برج از حصارش پارہ میکرد
نیاسودی ز وقت صبح تا شام
بر ہر یک کوہ بر یاد دلارام
بہ تیشہ صورت شیرین بران سنگ
چنان میزدکہ مانی نقش از رنگ
شدی نزدیک آن صورت زمانی
در آن سنگ از جگر جستے نشانے
زدی بر پای آن صورت بسی بوس
بر آوردی ز عشقش نالہ چون کوس

مثنوی

پہاڑون کو لگا بس وہ گرانے
مقدر کو لگا وہ آزمانے
ہر اک تیشہ مین وہ اک برج خارہ
حصار کوہ سے کرتا تھا پارہ
نہ دم وہ صبح سے تا شام لیتا
ہر اک دم یار کا وہ نام لیتا
تصور سے وہ جب تیشہ لگاتا
حجر مین صورت شیرین بناتا
پھر اسکو جانتا وہ اصل شیرین
سمجھتا اپنا مذہب اُس کو اور دین
اور اُس کے پانون کو پھر چومتا وہ
بنالہ گرد اُس کے گھومتا وہ

جب شیرین کے فراق مین اُس نے صرف اپنے خیال پر قناعت کی اور امتحان مین ثابت قدم نکلا اہل عالم نے اُس کو سچا عاشق جانا اور اس مضمون کا مصداق مانا مَنْ لَمْ يَذُقْ طَعْمَ الْبَلَاءِ لَمْ يَذُقْ حَلَاوَةَ الْمَحَبَّةِ[1] جو کوئی عشق کے بساط پر قدم رکھتا ہے اول جو کچھ اسکو عنایت ہوتا ہے وہ بلا کا تیر ہوتا ہے جو اُس کی طرف رہا کیا جاتا ہے

رباعی

دلا چو محرم آن دلبر یگانہ توئی
قضا جو تیر بلائے زند نشانہ توئی

[1] ترجمہ جس نے نہ چکھا بلا کا مزا نہ چکھی اُس نے محبت کی حلاوت ۱۲

وز فروز کانون جانت آتش شوق	شرارہ کہ بر پردازان زبانہ تو ئی

رُباعی

اگر تو عاشق راز شہ یگانہ ہے	قضا کے تیر بلا کا تو ہی نشانہ ہے
جو ہر کے جان کی گلخن سے تیری آتش شوق	شرارہ جھٹکے ہر اس سے تو ہی زبانہ ہے

اہل عشق مجنون کو حُجَّتُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ کہتے ہین قیامت کے دن اصحاب شوق سے پوچھین گے کہ تمنے ہماری محبت کا دعوی کیا ہے اُس کے کیا نشان اور علامتین لائے ہو کہین گے الٰہی بشر مختصر کس لائق ہے کہ تیری درگاہ کے لائق کچھ لا سکے اُسوقت مجنون کو انکے سامنے لاوینگے کہ دیکھو یہ بھی آدمی ہے ایک اپنے جیسے انسان کے عشق مین اس نے کیا کیا ہے سب شرم سے سر جھکائین گے اس آیہ کریمہ مین اس مطلب کی طرف اشارہ ہے نَاکِسُوْا رُؤُسِھِمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ پس عاشق صادق وہی ہے کہ جب سلطان جلال عشق بنام مشیت سے تیغ سیاست کھینچے جان و دل کو بیدریغ اُس کے آگے پیش کردے اور جب تیر بلا کو کمان قضا سے رہا کرے سینہ بے کینہ کو ہدف سہام اور نشانہ تیر ملام بناوے اس لئے عاشق اہل ملامت ہین نہ اہل سلامت **نقل ہے** ایک درویش نے ایک خانقاہ مین نزول کیا خادم خانقاہ نے اُس کا استقبال کیا اور اُس کے قدم لئے اور کہا کہ الحمد للہ آپ سلامتی کے ساتھ تشریف لائے درویش نے کہا کہ مجکو جانے دے کہ میرا یہان رہنا بہتر نہین اور مصلحت سے بعید ہے خادم نے کہا کسواسطے کہا اُسنے کہ ہمکو سلامتی سے کیا کام ہے جسدن ہم نے عصای طلب کو اپنے ہاتھ مین لیا تہا سجادہ سلامتی کو ملامت کی آگ سے اُسی روز جلا دیا تہا جستجوی عشق و محبت کا وہ نالہ ہے کہ عافیت کی بنیاد کو جڑ سے گرا دیتا ہے اور گفتگوی صوت وہ صرصر ہے کہ سلامتی کے ڈھیر کو ملامت کی ہوا سے بالکل اُڑا دیتی ہے اس مقصود کی ہوس ہزارہا رندان خراباتی کو مناجاتی بنا دیتی ہے اور اس مراد کی خواہش ہزارہا پیران مناجاتی کو رند خراباتی کا جامہ پہناتی ہے رباعی

تیرے

یا در تو ز دست ساقیان بادہ بگیت	وز دیدہ ولبی خون دل سادہ بجیت
بس تائب خرقہ پوش سجادہ نشین	کز یاد تو بر سر سجادہ بجیت

قطعہ

سلہ اللہ کی حجت زمین مین ہے ۱۲ سلہ جھکانے والے ہین سرانکا اپنے رب کے پاس ۱۲

Marfat.com

پھینکا ہے تیری یاد مین پیالہ شراب کا	برسایا ہے چشم سے ہے خون ناب کا
تائب نے تیری یاد مین سجادہ پر شراب	پھر کے کیا نہ دھیان عذاب و ثواب کا

جس کے مشام جان مین اس گلزار کی بو پہنچاتے ہین سو ہزار خار بلا اُس کے جگر مین چبھوائے ہین اور جس کے حلق مین ایک قطرہ مراد کا ٹپکاتے ہین سو ہزار نیش درد و ناکامی کے اُس کی رگ جان مین لگواتے ہین اگر عاشق شربت جفا اور وفا مین فرق کرے یا بلا کے پہنچنے سے اپنے ابرو یا پیشانی پر شکن ڈالے اُس کو بیابان مہجوری مین سرگردان کرتے ہین ایک عزیز نے فرمایا ہے کہ جس کو دیکھو گرہ اُس کی پیشانی پر ہے جانو کہ معشوق سے ناراض ہے اور ترش روی سے کوئی مدعا حاصل نہین ہوتا ہے رباعی

در عشق تو خاک کوی تو مفرش ماست	شب تیرہ ز دود دل پر آتش ماست
در راہ تو خون خوردن و خرم بودن	کار دل غم پرست محنت کش ماست

قطعہ

عشق مین خاک تیرے کوچہ کی	میرا بستر ہے میرا مفرش ہے
شب تیرہ کہین ہین جسکو یہ	میرا دود دل پر آتش ہے
تیرے رستے مین خون دل پیکر	تیرا عاشق یہ خورم و خوش ہے
کار ہے عشق اس لیے اپنا	دل ہی غمخوار اور الم کش ہے

نقل ہے کہ ایک صاحب استوار قدم کو راہ مین قطاع الطریق کے ایک گروہ نے سخت ایذا پہنچائی حتے کہ اُس کے فرزند کو قتل کر ڈالا لیکن اُس شخص نے آہ بھی نکی باوجودیکہ مستجاب الدعوات تھا کسی نے پوچھا کہ کیون نہین روتا اور نالہ کرتا کہا کہ اَلمُلُوکُ[عه] لَا یَرجِعُ فِی الغَضَبِ یعنی بادشاہ غصہ کے وقت اپنے حکم سے نہین پھرتے پس غصے کے وقت ادب نہین ہے کہ بادشاہ سے عرض کرون مین غزل

ہر دل کہ بہ عشق مبتلا شد	کان در غم و محنت و بلا شد
ممکن نبود کہ راست گردد	قدیکہ ز عاشقی دوتا شد
بیگانہ شد از تمام ہر دل	گویا غم عشق آشنا شد

عه بادشاہ رجوع نہین کرتا غصہ کی حالت مین ۱۲

Marfat.com

غزل

دل عشق مین جو کہ مبتلا ہو
کان غم و محبت و بلا ہو

ممکن نہین کہ ہووے سیدھا
جو قد کہ عشق مین دوتا ہو

بیگانہ اُس سے ہووے ہر دل
جس کا غم عشق آشنا ہو

عشق ایک طائر ہے کہ آشیانہ ازل سے نکلا ہی دنیا مین آیا ہے یہان اندھیری رات مین پرواز کی مجال نہین رکھتا صبح قیامت کی ہوتی ہے عاشق بلاکش کو اپنے طیران کے ایک ہی سپاٹے مین مقام قرب تک پہنچا دیگا اور وہان خطاب ہوگا اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ اور عقلمندون کی عقلین حیران ہونگی دریاے شہود کی بھنور مین ایسا غرق کریگا کہ محبوب کو آپ مین اور آپکو محبوب مین گم کردیگا دنیا مین عشاق اُس کے اشتیاق جمال مین جیتے ہین اور عقبیٰ مین حصول تمناے وصال سے آرام پاوین گے نہ بہشت کی آرزو رکھتے ہین نہ دوزخ سے ڈرتے ہین یہان دل و جان کو آتش عشق مین جلا چکے ہین اور آنکھون کو محو مشاہدہ جمال بنا چکے ہین ۔اب وہان دوزخ کی آگ کو ان آتش عشق کے جلے ہوؤن سے کیا کام ہی جب یہ دوزخ پر گزرین گے فریاد کریگی کہ جلد گزر جاؤ کہ تمہارے نور نے مجکو بجھا دیا اور سرد کردیا

غزل

امروز من در عشق او بر نار ہجران سوختم
در آتش سوزان غم چندانکہ نتوان سوختم

ای واعظا ز دوزخ مرا دیگر مترسان زانکہ من
چون شمع ہر شب تا سحر با چشم گریان سوختم

بگذاشتم جن و ملک آتش زدم در یک بیک
نہ طاق ایوان فلک با چار ارکان سوختم

از ہفت دوزخ بر شدم در ہشت جنت در شدم
از سوز دل آہی زدم ہم این و ہم آن سوختم

من عاشق دیوانہ ام چہ باکی آن جانانہ ام
او شمع و من پروانہ ام گرد وی بہ پنہان سوختم

می شد حجابم جسم و جان آتش زدم در این و آن
حق دیدم از عین عیان با جملہ اعیان سوختم

غزل

آتش ہجران سے مین تری میری جان جل گیا
سوز غم سے جان و دل ای شاہ خوبان جل گیا

خوف دوزخ کا رہا کیا مجکو اے واعظ کہ جب
شمع سان ہر رات [illegible] باچشم گریان جل گیا

عشق کی آتش سے میری جل گئے جن و ملک
آسمان نو چار ارکان کا بیا یوان جل گیا

ساتھ دوزخ آٹھ جنت اور یہ سارا جہان	گر کرون اک آہ دیکھو کل یہ سامان جل گیا
عاشق دیوانہ ہون جو بای صاحب خانہ ہون	اُس شمع کا پروانہ ہون اُس ہی مین جو جہان جل گیا
ہے یہ پردہ جسم و جان پھونکے یہ دونون ہی جہان	حق کو دیکھا ہی عیان جب جملہ اعیان جل گیا

جن لوگون نے کمر ہمت عشق کے رستے مین مضبوط باندہی ہے وہ دنیا اور آخرت کی طرف میل نہین کرتے اور فقر کے سجادہ کو آٹھہ بہشت کے بدلے نہین بیچتے **نقل ہے** شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ سے کہ فرمایا مینے ایک درویش کو دیکھا کہ اون کی ٹوپی سر پر رکھتا ہے اور کمبل کہنہ ہے پر پوچھا مینے کہ یہ ٹوپی اور کمبل کتنے کو خریدا ہے کہا دنیا کے بدلے خریدا ہے اور عقبے کے بدلے مجھسے مانگتے ہین یعنی تمامی تمتعات دنیا کے چھوڑ کر مینے یہ لباس افلاس کا اختیار کیا ہے اور ہر روز کئی بار بازار معاملہ ربوبیت کی خریدار اس کلاہ فقر کو درجات آخرت کے بدلے خریدنا چاہتے ہین اور مین کہتا ہون کہ حقتعالی کے عزت و جلال کی قسم کہ اس تاج گدائی کو جو بے نوائی کے خزانہ مین رکھتا ہون بغیر مشاہدہ الہی کے نہین بیچنے کا

غزل

بلباس فقر کہ عفقت فگندہ بر دوشم	بحلہ ہای بہشت از خرند نفروشم
بوقت دیدن رویت مگر بہوش آیم	چنین کہ بادہ عشق تو بردار ہوشم
ببزم عشق تو خامم اگرچہ ز آتش دل	چو خم بادہ حوزم خون و سالہا جوشم
بگاہ دیدن تو چون فلک ہمہ چشمم	بوقت گفتن تو چون صدف ہمہ گوشم
ہزار شراب کہ ساقی توئی کجا تلخ ست	کہ گر ز دست تو زہر ست چون شکر نوشم

غزل اردو

نہ چھوڑون گر بلاس فقر زیب دوش ہو میرا	نہ دون گو لباس خلد سے آغوش ہو میرا
جمال یار گر دیکھون تو فوراً ہوش آجاوے	شراب عشق سے کتنا ہی دل بیہوش ہو میرا
الہی کچا ہون تیری عشق مین گو آتش دل سے	مثال خم بادہ گرچہ دل پر جوش ہو میرا
تیرے دیدار کو مثل فلک تن چشم ہو جاوے	صدف سان تیری سننے کو بدن کل گوش ہو میرا
تو جس صہبا کا ساقی ہو اگر وہ زہر بھی ہووے	شہد کی طرح پی جاؤن دہن خاموش ہو میرا

نقل ہے عارف ربانی شیخ ابو الحسن خرقانی قدس سرہ سے کہ کہتے تھے الہی ابو الحسن کے نفس

Marfat.com

کو خاک کر دے اور اُس کی روح کو آلائش الواث حدوث سے پاک کر دے اور اُس کو ایسی ہمت عالی عطا فرما کہ وہ اپنے وجود کو فنا کر دے اور دریاے وحدت مین اپنے تئین ڈالدے خطاب آیا اے ابو الحسن براق شوق تو وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا کے شاہ راہ مین لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا کے تازیانہ سے سخت تیز گامی کرتا ہے اور شرر شعلہ عشق کے جولان کے چوگان سے يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کی دولت کی گیند کو خوب لیکتا ہے تجکو اپنے اُن دوستون کے سایہ مین جنکا لقب تخت تنہائی ہے اور سیرے قرب کا اُنکو کمال حاصل ہے جگہ دے ہے ہمنے فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ اور سالک کو محبت وعشق کے رستے مین تن چاہیے تابعدار اور دل چاہیے مشاہدہ مین غرق اور روح شراب قدس سے سرمست اور سر بساط پر اثبات سے تہی دست کہ آتش عشق کے شعاع درخت وجود کے طور سینا پر چمکے اور عبیر محبت و عنبر عشق کی بو باوے نقل ہے کہ ایک بدصورت کسی صاحب جمال پر فریفتہ ہوا تہا معشوق نے از روے ظرافت اُس سے کہا کہ اول اپنی لیاقت و صورت کو ملاحظہ کیجیے پہر میرے عشق کا دعوی فرمائے اس تمثیل کا حاصل یہ ہے کہ مجھ جیسے احقر کی کیا مجال ہے کہ معانی محبت و عشق کے نافہ کا سر کہولے اور حقیقت کی تلوار کو نیام سے باہر نکالے اور عقدہ دقائق کو وا کرے اور وفا کی کمر پر صفا کا کمربند باندہ کر مرکب ہمت پر ارادہ کا زین کس کے اُسپر سوار ہو جاوے اور اُسکو آشنائی کے میدان مین جولان دے اور دوستی کا تیر آسمان کے بالاخانہ سے بلند کرے لیکن بمقتضای مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَجَدَ سمند کلام کو عرصہ مقال مین بقدر حال گام زن کیا ہے کہ عشق مین ہندو زن یعنی ہنود کی عورتون سے تو کم نہونا چاہیے

فرد فارسی

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش	از برای مردہ سوزد زندہ جان خویش را

فرد اُردو

کم نہ ہندو زن سے ہو تو عشق مین اے دل کہ وہ	پہونک مردہ کے لیے دیتی ہے زندہ جان کو

آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے حبوب عشق کے دو دانہ تناول فرما کر آٹھ بہشت کو اُس کے بدلے مین دیدیا فرد

پدرم روضہ جنت بدو گندم بفروخت	ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

فرد اُردو

ؒ ترجمہ جس نے طلب کی کوئی شے ۔ اُسنے پائی ۱۲

Marfat.com

بیچ ڈالی دو کہون کو باپ نے جنت میرے	ایک جو کو گر نہ بیچون ناخلف سمجھو مجھے

سخن محبت وعشق دراز ہے اور اُس کی منزلین بہت اور مراتب ومقامات اصحاب عشق بیشمار ہین اگر سارے درخت قلم اور کل دریا سیاہی اور تمام پتے درختون کے کاغذ بنجاوین اُس کی تحریر نکرسکین اس لئے ان چند حروف پر اکتفا واختصار کیا

مثنوی

گر بگویم صد حکایت زین کلام	صد قیامت بگذرد وین ناتمام
در نیابد حال پختہ ہیچ خام	پس سخن کوتاہ باید والسلام

مثنوی اُردو

گر لکھون صدہا مین دفتر ہو نہ پورا یہ کلام	سو قیامت بھی گزر جاوین رہے یہ ناتمام
پختہ کارونکی حقیقت کب سمجھ سکتا ہے خام	بس سخن کو تاہ کرتا ہون زیادہ والسلام

دوسرا معنے اسم اللہ کی تصریح اور اُس کے مناسبات کی تشریح مین اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** اسمین کہ اللہ کا لفظ مشتق ہے یا نہین سیبویہ وخلیل اور اکثر اہل اصول وفقہا کے نزدیک یہی مختار ہے کہ لفظ اللہ ذات مستجمع جمیع صفات کمال کا نام اور حق سبحانہ وتعالی کا علم ہے اور مشتق نہین ہے اور اس کی تحقیق دو طرح پر ہے **وجہ اول** یہ ہے کہ اگر لفظ اللہ مشتق ہو تو اُس کے معنی کلی کے معنی کے مطابق ہونگے اور اُس کا نفس مفہوم شرکت کے وقوع کو مانع نہوگا اور مشتق کا فائدہ بجز شے مبہم کے کہ مشتق منہ اُس کو حاصل ہو اور کچھ نہین ہو سکتا اور یہ بہتون کی شرکت کے مفہوم کا مانع نہین ہے پس اس تقدیر پر کہ لفظ اللہ مشتق ہے لفظ اللہ کا کہنا اس بات کو مانع نہین ہو سکتا کہ اُسمین اور اشخاص بھی داخل ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ توحید کا موجب نہین ہو سکتا اور ہمکو یقینا معلوم ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا توحید کا موجب ہے اس لئے ثابت ہوا کہ اللہ ایک نام ہے جو ایک ذات معین کے لئے موضوع ہے اور الفاظ مشتقہ مین سے نہین ہے **دوسری وجہ** یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے هل تعلم له سمیا[1] یعنی اے سامع آیا خدائے عز وجل وعلی کا نام جانتا ہے تو نیز بیشک وہ نام رکھتا ہے اور اس آیہ کریمہ مین اسم سے صفت مراد نہین ہے ورنہ مضمون کا کذب لازم آویگا

[1] ترجمہ کیا جانتا ہے تو اُس کا کوئی ہمنام ۱۲ فتح الرحمن کوئی پہچانتا ہے تو اُس کے نام کا ۱۲ موضح القرآن

بس بالضرور اسم سے علم مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ غرض اسم سے مسمیٰ کی تعریف و تمیز ہے اُس کے غیر سے۔ اور مقرر ہے کہ حقتعالی کی کنہ ذات کی معرفت اُسکا حاصل ہونا محال ہے اس کا یہ جواب ہے کہ یہان تعریف و تمیز بجمیع وجوہ درکار نہین ہے۔ اور زمخشری نے تفسیر کشاف مین لکھا ہے کہ اِلٰہ و اِلاہ بمعنی عبادت ہے اور تعبد کو اسی نام سے اشتقاق کیا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ وہ مشتق منہ ہے نہ مشتق لیکن فعل کا اشتقاق کرنا غیر مصادر سے باتفاق اہل عربیت اکثری نہین ہے **دوسرا بیان** اسم اللہ کے معنی کی ذکر مین جو اسم اللہ کو مشتق جانتے ہین وہ اشتقاق مین متفق ہین لیکن اُس کے ماخذ مختلف ہین اور اختلاف کا مرجع اس اسم کی اصل ہے بعضون نے اُس کو وِلاہ کہا ہے اور ایک گروہ نے اِلٰہ۔ اور ایک طائفہ نے لاہ۔ اور انمین سے بھی ہر ایک کو کسی چیز سے مشتق جانتے ہین چنانچہ وِلاہ کو۔ وَلَہ سے کہ اُس کے معنی پناہ پکڑنے اور والہ و مشتاق ہونا ہے یعنی مَنْ یُوَلُّ بِہٖ[1] یعنی وہ کارساز کہ مظلوم اُس کی پناہ مین داخل ہوتے ہین اور وہ بے نیاز کہ عارف اُس کے اوصاف مین والہ و حیران ہین اور وہ بندہ نواز کہ مہجوران فراق اُس کے دیدار کے اشتیاق مین متحیر رہتے ہین اور اِلٰہ کو اِلٰہیت سے مشتق جانتے ہین کہ لغت مین بمعنی عبادت ہے اس صورت مین اِلٰہ کے معنی مَالُوہٌ[2] ہین یعنی معبود جیسے کتاب کے معنی مکتوب اور لاہ کے معنے ارتفاع ہین اور حقتعالی بشبہہ مرتفع ہے مشابہت ممکنات اور مناسبات محدثات سے اسواسطے کہ واجب لذاتہ سوا اُس کے کوئی نہین ہے اور کامل لذاتہ بجز اُس کے کون ہے اور اپنی ہویت مین کوئی یکتا نہین۔ مگر وہ اور کل ماسوای کا کوئی موجد نہین اُس کے سوا **تیسرا بیان** اسم اللہ کے خواص مین اسم اللہ مین وہ خواص ہین کہ اسمای الٰہی مین سے کسی نام مین نہین ہین **اول** یہ کہ جب الف کو اُس سے حذف کرین للّٰہ باقی رہتا ہے اور معنی قائم رہتے ہین حق تعالی نے فرمایا لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ[3] اور جو لام اول کو بھی گرا دین لَہٗ باقی رہتا ہے حق سبحانہ نے فرمایا لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اور جو دوسرے لام کو بھی گم کردین ہُ باقی رہتا ہے اور ہر صورت مین معنی قائم رہتے ہین۔

[1] ترجمہ وہ شخص کہ پناہ پکڑا جاوے اُس کی طرف ۱۲ [2] ترجمہ وہ کہ عبادت کرین اُس کی ۱۲ [3] ترجمہ اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے ۱۲ ترجمہ اُسی کے لیے ہے بادشاہی اور اُسی کے لیے ہے تعریف ۱۲

Marfat.com

فواتح الجمال مین مذکور ہے کہ حیوانات کی انفاس ضروریہ بہی اُنکے لئے ذکر کا حکم رکہتے ہین اور سانس انقباض و انبساط کے ساتہہ حرف ہا جو ہویت کی طرف اشارہ کرتا ہے ظاہر ہوتا ہے وہ چاہین یا نچاہین اور حرف ہا اسم مقدس کی اصل ہے اور فصوص مین فرمایا ہے کہ اسم اللہ مین اصل حرف ہا ہے کہ کنایہ ہے غیب ذات اور اُس کی ہویت غیر معین سے اسلئے کہ اشارہ غائب کی طرف ہے بس لام ملک کا تخصیص کے لیے اُسپر زیادہ ہے اسواسطے کہ تمام ملک اُسی کا ہے اور اُسی کے لئے مخصوص ہے دوسرا لام تعریف کا وقوع شرکت کے امکان کے توہم کی نفی کے لئے پہر اُس پر الف تفخیم کا کہ اُس کی تعظیم کی علامت ہے لائی گئی کہ اسم مقدس تمام ہوا۔ اور تہوا اصل مین ایک حرف ہے واو کہ متضمن ہے شش جہت کو فرائض کے لئے لاحق کر دی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ہا کا مخرج حلق مین سب حروف کے مخارج کے آخر ہے اور واو کا سب سے اول بس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر حادث کی ابتدا و انتہا اُسی کے ساتہہ ہے اور مولوی رومی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ واو جمعیت کی دلیل ہے فعل مین جیسے نصروا۔ اور اسم مین جیسے ناصرون اور ہا مظہر ہے سر جمع کی جب واو کے ساتہہ ملے تمامی اسماء و صفات کے جامع ہو گئے اور کلمہ ہو سے غیر حق دل پر خطور نہین کرتا اور اسم اللہ کے پانچ حروف ہین دو الف ایک مکتوب و ظاہر ہے یعنی لکہنے مین آتا ہے اور دوسرا ملفوظ و مخفی یعنی فقط پڑہنے مین آتا ہے یہ دونون الف محکمہ عرفان مین توحید کے دعوی کے دو گواہ ہین اور دو لام ہین ایک ساکن دوسرا متحرک کہ ملک و ملکوت اسے سکون و حرکت کے ساتہہ اپنے تئین دکہاتے ہین اور تمامی اُس کے حرف ہا ہے کہ نہایت کلیات پر دال ہے اور عرائس مین مسطور ہے کہ الف حقتعالی کے انانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ موحدون کے دلون پر اُس سے تجلی کی ہے کہ اُنکے دلون مین خلوص اور غیر سے نفرت پیدا ہوئی اس لئے کہ جو غیر طرف متوجہ ہو وہ حضرت یکتا کی معرفت کے قابل نہین ہوتا کہ فرمایا ہے فردوا بالفرد اور دونون لامون مین سے ایک لام ساکن ہے وہ مشیر ہے عالم ملک کی طرف جس کو عالم شہادت و عالم اجسام و عالم خلق بہی کہتے ہین یعنی عالم محسوسات اور اُس کا ساکن ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عالم سلسلہ تحریک عالم ملکوت سے فیضیاب ہے اور خود تصرف نہین رکہتا اور دوسرا لام متحرک

Marfat.com

وہ عالم ملکوت سے عبارت ہے جس کو عالمِ غیب و عالمِ ارواح و عالمِ امر بھی کہتے ہین
یعنے وہ عالم جس کو حس نہین دریافت کرسکتی اور حرکت اس بات کی دلیل ہے کہ عالم ملک اُس کے
تصرف مین ہے اور بغیر تدبیرہ برات ملکوتی کے اُس سے کوئی کام نہین بن سکتا چنانچہ یہ آیہ شریفہ
اسکی طرف اشارہ کرتی ہو فَسُبْحَانَ الَّذِی بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ اور شیخ روزبہان قدس سرہ
نے کہا ہے کہ پہلے لام سے جمال اور دوسرے سے جلال مراد ہے اور یہ تجلی صفات کا مقام
ہے اور تجلی ذات کا مقام اس سے بڑھکر ہے اُسمین لام اول سے ازلیت مراد ہو کہ حق
تعالی اپنی ازلیت سے عارفون کی ارواح پر تجلی فرماتا ہے کہ اُنکو غیر حق سے جدائی حاصل
ہوتی ہے اور دوسرے لام سے مشاہدہ جمال مراد ہے کہ خود محبوبون کے اسرار پر تجلی فرماتا
ہے جس سے وہ اُس کے دریاے محبت مین غرق ہوتے ہین اور کہا ہے کہ اس اسم شریف
کے خواص مین سے دس خواص ایسے ہین کہ وہ اور نامون مین نہین ہین **اول** سماے
حُسنے کو اُس کی طرف نسبت کیا ہے اور فرمایا وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی **دوسرا** الف لام جو
اصل کلمہ مین نہین داخل ہے اس اسم مین اُنکو اصل کا حکم دیا ہے **تیسرا** ندا مین اور اسمون
کی طرح اُس کا ہمزہ نہین گرتا **چوتھا** ائی وہا کہ ندا کے حرف ہین اُسپر نہین آتی **پانچوان**
حرف ندا الف ولام کے ساتھہ اسمین نہین جمع ہوتا **چھٹا** حرف ندا کو حذف کرکے اُس
کے بدلے اسکے آخر مین میم مشدد لاتے مین جیسے اَللّٰھُمَّ **ساتوان** اختصاص اُس کا قسم کے تا کی
ساتھہ اور ایم وامین کے الفاظ کے ساتھہ ہے **آٹھوان** لام کی تغلیظ کے اور تفخیم اُسمین اُسوقت
ہوتی ہے کہ اُس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو جیسے اِنَّ اللّٰہَ وعَبْدُ اللّٰہِ **نوان** اللہ تعالے نے
اس اسم کو نگاہ رکھا ہے آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت خاتم المرسلین کے زمانہ تک اور
اسوقت تک اس بات سے کہ وہ کسی کا نام ہو **دسوان** متغیر نہونا اس اسم کا ہے حالت
تثنیہ و جمع و تصغیر وغیرہ مین **چوتھا بیان** ذکر مین حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ حقتعالی نے حدیث قدسی مین ارشاد فرمایا اِذَا ذَکَرَنِی الْعَبْدُ فِیْ نَفْسِہٖ
ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ اور فرمایا

؎ ترجمہ پس پاک ہے وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے جان ہر چیز کی ۱۲ ؎ ترجمہ اور اللہ کے لئے ہین نام پاک ۱۲ ؎ ترجمہ تحقیق اللہ اور

Marfat.com

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ

اور تفسیر حسینی مین مذکور ہے کہ تمامی مخلوقات اور کل موجودات اپنی اپنی زبانون مین اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہین کہ اسکو کوی نہین سن سکتا اور سمجھ سکتا اگر عالم ربانی جسکے دل کے کان کھلے ہون **نظم**

بہ گوش ہر چہ بینی در خروش ست	ولی داند درین معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست	کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبان ست

نظم

ہے دیکھو وہی مصروف ذکر کبریا ہے	مگر جانے اسے وہ گوش دل کا جس کو وا ہے
نہ بلبل ہی فقط گل پر یہان تسبیح خوان ہے	ہر اک کانٹا بھی اُس کے ذکر کو مشکل زبان ہے

فتوحات مین مذکور ہے کہ اگر اس تسبیح سے یہ مُراد لیجاوے کہ یہ چیزین زبان حال سے تسبیح کرتی ہین تو اس آیہ کے لانے سے کیا فائدہ مقصود ہے وَلٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ اور دوسرے سفر کے بارہوین باب مین لکھا ہے کہ ہمنے اپنے کانون سے سُنا ہے کہ ایک پتھر زبان قال سے حضرت ملک متعال کا ذکر کرتا تھا اور اُسنے ہم سے خطاب کیا اس معنی پر ہوتے کہ عارف انکے کلام کو جانتے ہین مگر ہر شخص نہین معلوم کر سکتا۔ اور بحر الحقائق مین مذکور ہے کہ کل موجودات کے ذرون مین سے ہر ذرہ کو زبان ملکوتی حاصل ہے جو حقتعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے اور اسی زبان سے کنکرون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک مین تسبیح کہی اور اس آیہ کریمہ مین شہادت اعضا کی طرف اشارہ فرمایا ہے أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ پس آدمی جو ذکر و تسبیح کرتا ہے اولی وہ ہے کہ ماثورہ ہے اور تمام اذکار ماثورہ مین افضل ذکر اللہ ہے بموجب دلالت اس آیہ شریفہ کے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور بموجب قول نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے أَفْضَلُ الذِّكْرِ كَلِمَةُ اللّٰهِ اللّٰهِ اور ثواب ذکر کی فضیلت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے کہ اُس کا ذکر سوال اور عرض سے خالی ہو اور بعضی کتابون مین یہ ذکر شریف مذکور ہے يَا هُوَ يَا مَنْ لَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يَا أَزَلُ يَا أَبَدُ يَا دَهْرُ يَا دَهَارُ

سلہ جب مجکو بندہ اپنے نفس مین یاد کرتا ہے تو مین اُسکو نفس مین اور جب وہ مجکو ذکر کرتا ہے آدمیون کے گروہ مین ذکر کرتا ہون اُس سے بہتر گروہ مین ۱۲ سلہ ترجمہ جسکو مشغول رکھا میرے ذکر نے مجھ سے سوال کرنے سے دیتا ہون مین اسکو افضل اُس سے کہ دیتا ہون مانگنے والونکو ۱۲ سلہ ترجمہ لیکن نہین سمجھتے تسبیح انکی ۱۲ سلہ ترجمہ بلوایا ہمکو خدا تعالیٰ نے بلانیوالا ہر ایک چیز کا سلہ ترجمہ پس ذکر کرو اللہ کا بہت تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲ سلہ افضل

[illegible]

یا دَیْهُوْرُ یَا مَنْ هُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ امام محمد غزالی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذکر توحید ہے عوام کے لئے اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذکر توحید ہے خواص کے واسطے اور اس کلام کی خوبی کی وجہ حضرت ملک العلام کے اس کلام سے ظاہر ہے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ مفاد اور حاصل الا وجہہ کا الا ہو ہے اور بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کے ایسی عبارت مذکور ہے کہ اس کا مدلول بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ہے پس توحید کے نہایت یہی کلمہ ہے (واضح ہو) کہ نفس الامر میں خلائق و اسمای الٰہی کے درمیان مناسبات عجیب اور نسبتیں غریب ہیں کہ نفوس ناطقہ بشریہ ماہیت و جوہر میں مختلف ہیں بعضی انمین الٰہیہ یعنی خدای تعالے کی طرف جھکنے والے اور مشرقہ اور کریم ہیں اور بعضی ظلمانیہ و کدرہ و خسیس ہیں بعضی صاحب رحمت و کرم ہیں اور بعضی عظیم الرحمت اور بعضی قاسیہ و قہارہ یعنی سخت دل و جابر ہیں بعضونکو جسمانیات کی دوستی کم اور انکی طرف میل قلیل ہے اور بعضون کو ریاست و استعلا کی محبت بہت ہے اور انکی طبع بغیر اس کے انکے نزدیک ذلیل ہے جو کوئی خلق کے حال میں تامل و غور کرے جان جاوے کہ جو کچھ یہ مذکور ہوا حق ہے اور بیشک یہ احوال آدمی کے جوہر نفس کو لازم ہیں اور جو شخص اپنے احوال کو نظر کرے جان جاوے کہ اس کے ارادہ و رغبت و کراہت و رہبت میں اس کا ایک منہج اور راہ خاص ہے اور اس کے غیر کا ایک اور ہی منہج ہے۔ مانا کہ ریاضت و مجاہدہ نفوس کو انکے احوال اصلیہ سے نہیں پھیر سکتا اور مناہج طبیعت کو منقلب نہیں کر سکتا ریاضت کی تاثیر اسی قدر ہوتی ہے کہ اخلاق ردیہ کو ضعیف کردیتی ہے اور استیلائی خصائل مذمومہ کو کم کرتی ہے ریاضت سے انسان کا ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف منتقل ہو جانا محال ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ اور حضرت سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اس حدیث میں اس معنی کی طرف اشارہ ہے لیکن جنسیت بھی سبب قوی ہے پس ہر اسم اسمای الٰہی سے ایک معنی معین پر دال ہے اور جس نفس پر وہ معنی غالب ہونگے اس کو اس نام سے نسبت شدید و تام ہوگی جب وہ شخص اس اسم کے ذکر میں

[illegible] واسطے اے وہ شخص کہ وہ زندہ ہے ایسا زندہ کہ اسکو موت نہیں ہے ۱۲ ترجمہ اور نہ پکارو اللہ تعالی کے ساتھ دوسرا معبود نہیں کوئی معبود مگر وہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر اسکی ذات ۱۲ ترجمہ اللہ تعالی کی پیدائش بدل نہیں سکتے ۱۲ ترجمہ

لوگ آدمی کان ہے مانند کان سونے اور چاندی کے ۱۲

مداومت کریگا جلد اس سے نفع پائے گا بنابرآن ضرور ہے کہ آدمی اس مناسبت کی رعایت کرے تا جلد فائدہ حاصل ہو گویند کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز ہر مرید کو ابتدا مین ایک یا دو چلے اُس کے حال کی مصلحت کے موافق ریاضت کا حکم فرماتے اُس کے بعد اللہ تعالی کے ننانوین نام اُس کے روبرو پڑھتے اور اُس کے چہرہ کیطرف نظر کرتے اگر ان ناموں کے پڑہنے کے وقت اُسمین کسی نام سے کچھ اثر نہ پاتے اُس کو فرماتے کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے اور بازار مین مہمات دنیاوی مین مصروف ومشغول ہوجیے کہ تم اس راہ کے لئے مخلوق نہین ہوئے ہو اور جو وہ کسی نام خاص سے متاثر ہوتا اُس کو اُسی اسم کی مواظبت کا حکم فرماتے اور اُس کے ذکر کا امر کرتے اور یہ امتحان نہایت معقول ہے اس لئے کہ اختلاف نفوس اسقدر ہے کہ ہر شخص ایک حالت خاص رکھتا ہے اور جب وہ اپنی اُسی حالت کے مطابق ذکر مین کہ اُس کے حال کے مناسب ہے مشغول ہوتا ہے اور اُسکی مراد کا قوت سے فعل مین آنا سہل وآسان ہوتا ہے اور واضح ہو کہ اذکار غیر معلوم اور رقیہ یعنے منتر وافسون غیر مفہوم جو کتابون مین مسطور ومرقوم ہین جب اُنکے الفاظ کے معنی نہین معلوم ہوتے تو اُنکا پڑہنا بھی روا نہین ہے کیونکہ کتابت الفاظ پر دال ہوتی ہے اور الفاظ صورت ذہنیہ پر مطلع کرتی ہین پس جس عبارت مین کسی چیز پر دلالت نہو وہ محض بیفائدہ ہے اور جو دلالت ہو تو مدلول اُس کا یا حقتعالی کی صفتین اور اُس کی تعریفین ہوتی ہین یا کچھ اور یہ دوسری عبارت بھی نکمی ہے کہ خداوند جل وعلا کے سوا غیر کے ذکر مین نہ ترغیب ہی منظور ہے نہ ترہیب اور غرض ذکر سے ترغیب وترہیب ہے **پانچوان بیان** اسم اعظم کی تحقیق مین ارباب لطائف نے کہا ہے کہ اللہ اسم اعظم ہے اس وجہ سے کہ توحید کی بنیاد اُسی پر ہے اور اُسکے کہنے سے کافر مسلمان ہوتا ہے اور حقتعالی نے اپنے غیر کی اُلوہیت کی نفی اور اپنی ذات کی وحدانیت کا اثبات اسی نام سے کیا ہے اور چاہا ہے کہ اُس کا دوست اُسکے ماسواے سے مُنہ پھیر کر بالکل اُس کی طرف اسی نام سے متوجہ ہووے چنانچہ فرمایا ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ[1] اسیواسطے بندون کی رستگاری اسی نام کے ذکر پر موقوف ہوئی چنانچہ فرمایا ہے وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[2] ذکر کرنیوالون کے کمال کی منقبت اسی نام کی ذکر کی بندگی سی ہے

[1] ترجمہ کہ اللہ پھر چھوڑ دے انکو ۱۲ [2] ترجمہ اور ذکر کرو اللہ کا بہت تا کہ تم فلاح پاؤ ۱۲

Marfat.com

کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ[۱] اور ابتداء ہر چیز کی اُسی سے ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ[۲] اور اختتام بھی
سبکا اُسی سے ہے کہ آخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ[۳] وحدانیت کے اقرار کی تاکید بھی اُسی سے ہے
کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[۴] اور رسالت کی مکان قواعد کی تشئید بھی اُسی سے ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ[۵] محققین نے
کہا ہے کہ خداے تعالی کا اسم اعظم اس معنی سے مقرر کرنا کہ وہ محض اُس کی ذات پر بدلالت مطابقی
دال ہے روا نہین ہے بلکہ اُس کے افعال وصفات ونسبات واضافات واحکام الوہیت
مین یکا عبارات سے عبارت ہے اسماے عظام ہین اور اعظم اُنکا اسم اللہ ہے بعضون نے
کہا ہے کہ عظمیت اسما کی اُنکی تعریف و دلالت کے واسطے سے ہے اسی لئے کہ لفظ اسم وسم
سے نکلا ہے اور وسم کے معنی علامت ہے اس تقدیر پر ہر اسم مسمی کا معرفت یعنی تعریف کرنے
والا ہے اور جو اسم کہ متضمن حقتعالی کی کسی تعریف کا ہے وہ اتم ہے اس لئے کہ اُس کی ہر صفت
اتم واکمل ہے اس حساب سے اللہ تعالی کے سارے ہی نام اعظم ہین حضرت سلطان العارفین
قدس اللہ سرہ العزیز سے کسی نے اسم اعظم دریافت کیا آپنے فرمایا کہ آپ مجکو اسم اصغر بتلا ئی
تاکہ مین اسم اعظم بتلاؤن اور بعضون نے کہا ہے کہ دلیل اس اسم کی عظمیت کی یہ ہے کہ کوئی
نام اس سے زیادہ جگہ قرآن مجید مین نہین آیا کہ گنتی اُن مقامون کی ایکہزار آٹھہ سو سات[۱۸۰۷]
ہے امام محمد غزالی قدس سرہ نے مقصد الاقصا مین فرمایا ہے کہ اسم اللہ ایسی ذات پر دال
ہے کہ جمیع صفات کمال کے جامع ہے اور وہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی صفت کمال
کی اُس کے احاطہ کے دائرہ سے خارج نہین ہے اور سوائے اسکے جتنے نام ہین نہین دلالت کرتی
مگر اُن صفتون مین سے بعضی صفات پر پس اس جامعیت کے سبب سے اُس کو اسم اعظم کہا ہے
اور بعضون نے کہا ہے کہ خدا تعالی کے تین ہزار نام ہین اُنمین سے ایکہزار مخصوص ہین ملائکہ
مقربین کے ساتھہ اور ایکہزار انبیاء ومرسلین کے ساتھہ اور نو سو ننانوین کل مخلوقات کی زبان
پر جاری ہین اور ایک نام حقتعالی نے اختیار فرمایا ہے چنانچہ وارد ہوا ہے اِسْمٌ اِسْتَاْثَرَ
اللّٰہُ بِہٖ وَلَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ[۶] اور اسکو اسم مخزون اور سر مکنون

[۱] ترجمہ وہ لوگ جو اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہین ۱۲ [۲] ترجمہ شروع اللہ کے نام سے ۱۲ [۳] ترجمہ اور آخر پکار اُنکی یہی ہے کہ تمام تعریفین اللہ کے لئے ہین ۱۲ [۴] ترجمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ۱۲ [۵] محمد اللہ تعالی کا رسول ہے ۱۲ [۶] ترجمہ وہ ایسا اسم ہے کہ چھپایا ہے اُس کو اللہ تعالی نے اور نہین مطلع ہوا اُس پر کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی پیغمبر بھیجا گیا ۱۲ منہ

کہتے ہین اور خلقت کے حصہ مین جو اسما آئے ہین اُنمین سے تین سو نام توراۃ مین اور تین سو
زبور مین اور تین سو انجیل مین اور ننانوین قرآن مجید و حدیث شریف مین مذکور ہین اور
جو کہ ہمت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر الامم ہے اور آپپر عنایت خدا تعالی اور
حمایت رسول مکرم ہے حق تعالی نے ان تین ہزار نامون کے معانی کے مجموعہ کو تین نامونمین کہ
وہ بسم اللہ مین ہین ودیعت و امانت رکھدیا ہے کہ ان تین نامونکے پڑھنے اور اُنکے معانی و
حقائق کے سمجھنے سے تین ہزار نامونکے پڑھنے اور اُنکے معانی و حقائق کے سمجھنے کا ثواب حاصل
ہو۔ اور ننانوین نام جو اس اُمت کے ساتھہ مخصوص ہین اُنمین تینتیس ۳۳ الوہیت سے متعلق
ہین اور اللہ کے معنی مین داخل ہین اور تینتیس ۳۳ رحمت ذاتیہ پر دلالت کرتی ہین اور اسم الرحمن مین
شامل ہین۔ اور تینتیس ۳۳ دلیل رحمت وجوبیہ کی ہین اور اسم الرحیم اُنکا مجموعہ ہے اور بسم اللہ مین
ان تینون نامون کے داخل کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ قاری جمیع صفات و اسماے الٰہی سے
بہرہ ور ہو جاوے اور ایک قول یہ ہر کہ بندہ کے تین حال ہین پہلی حالت یہ ہر کہ معدوم تھا
اور وجود کا محتاج دوسری حالت یہ کہ موجود ہے اور اسباب بقا کا محتاج تیسری حالت
قیامت کے میدان مین حاضر ہو گا اور مغفرت کا محتاج۔ حقتعالی نے ان تینون حالون کا ذکر
ان تینون نامون مین درج فرمادیا ہے کہ جان جاوین اللہ وہ ہے کہ عدم سے وجود مین لایا
ہے اور رحمن وہ ہے کہ جس نے اسباب زندگانی مہیا کئے ہین۔ اور رحیم وہ ہے کہ قیامت
کو بخشے گا۔ اور بعضی کہتے ہین ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَامِ[1] اسم اعظم ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا ہر اَلِظُّوا[2] بِیَا ذَاالجَلَالِ وَالاِکرَامِ اسمین جلال صفات
سلبیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اکرام صفات اضافیہ کی طرف اور واجب الوجوب کی حقیقت
مخصوصہ سلوب و اضافات سے پاک ہے اسواسطے یہ قول ضعیف ہے اور بعضون کے نزدیک
اسم اَلحَیُّ القَیُّومُ[3] اسم اعظم ہے اور اُنکی دلیل یہ ہر کہ حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ
نے ابی ابن کعب سے پوچھا کہ قرآن مجید کی آیات مین کونسی آیہ زیادہ بزرگ ہے ابی بن کعب نے عرض کی
کہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ[4] آپنے فرمایا گوارا ہو تجکو دانش اے ابا المنذر

[1] ترجمہ صاحب بزرگی اور انعام کا ۱۲ [2] پکارو کہ اے صاحب بزرگی اور انعام کے [3] ترجمہ زندہ ہر سب کا قائم رکھنے والا ۱۲

[4] ترجمہ اللہ اُس کے سوائے کسی کی بندگی نہین جیتا ہے سبکا تھامنے والا ۱۲

ظاہر ہے کہ یہ ذراک افعال ہے اور اسمین کثرت تضعیف اور قیوم کے معنی یہ ہین کہ وہ اپنی ذات
سے قائم ہے اور اپنے غیر کا قائم کرنے والا ہے بس اس کا مفہوم بھی سلب و اضافت ہے اور
یہ دونون صفتین اسم اعظم کی نہین ہوسکتین اسلئے یہ قول بھی ضعیف ہے۔ اور ایک گروہ کہتا
ہے کہ اللہ تعالی کے سارے ہی نام عظیم و مقدس ہین اُنمین سے ایک کو اسم اعظم نہین کہہ سکتے۔
اس لئے کہ یہ وصف دوسرے اسماکے نقصان کا مستلزم ہے اور وہ باطل ہے اس قول کا ضعف
بھی ظاہر ہے اسواسطے کہ ثابت ہوچکا ہے کہ اسما نو قسم کے ہین اور اسم ذات اشرف و اعظم اسما ہے

چھٹا بیان اسمات کی تحقیق مین کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمے اس مسئلہ مین متکلمین کا اختلاف ہے
اسمین کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اشعریہ و کرامیہ و حشویہ کہتے ہین کہ اسم نفس مسمی اور غیر تسمیہ
ہے اور معتزلہ اسم کو غیر مسمی اور نفس تسمیہ مانتے ہین اور امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ اسم ان دونون کا غیر ہے اور اسمات کے جاننے سے پہلے کہ اسم
عین مسمی ہے یا غیر مسمی اسم و تسمیہ و مسمی کا معلوم کرنا ضرور ہے کہ حکم اُنکا بیان کیا جاسکے
بس مراد اسم سے لفظ معین ہے واسطے ذات معین کے اور تسمیہ عبارت ہے لفظ معین مقرر
کرنے سے ذات معین کے لئے اُس کی شناسائی اور تعریف کی غرض سے اور تعین و مقرر کرنے
کے معنی واضع کا قصد و ارادہ ہے اور مراد نفس مسمی سے وہ شے و ذات ہے اور عین و حقیقت
اُس کی جس کے لئے وہ نام مقرر کیا۔ بس اگر مراد اسم سے وہ لفظ ہے کہ عبارت ہے اصوات مقطعہ اور
حروف مولفہ سے اور مراد مسمی سے نفس شے ہے تو بیشک اور بالضرور اسم غیر مسمی ہے اور جو مراد
اسم سے اُس شے کی ذات ہے اور مسمی سے بھی وہی ذات مراد ہے تو اسم عین مسمی ہے اور معنی یہ
ہوئے کہ اسم وہی مسمے سے ہے یعنی ذات شے عین ذات ہے اور یہ مقولہ ایضاح سے واضح
ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ اسم ہر لفظ کو کہتے ہین جو معنی پر دلالت کرتا ہو بغیر قید زمانہ کے بس یہ لفظ
البتہ اُس معنی کا نام ہے اور اس تقریر سے مسمی اسم ہوگیا ہے اس صورت مین بھی اسم نفس
مسمے ہے اور دلیلین اُن کی کہ اسم عین مسمی نہین ہے یہ ہین پہلی دلیل یہ ہے کہ مسمیات کی ساری
قسمون مین سے عدم و نفی و سلب بھی ہین اور وہ ثبوت نہین رکھتے اور اُنکے الفاظ موجود ہین
باوجودیکہ مسمے محض عدم و صرف نفی ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ حقایق جنکے لئے اسما ہے

Marfat.com

معین وضع نہیں ہوئے ہین موجود ہین اور اُنکے نام معدوم ہین پس ہر ایک اسم و مسمی ایک کے وجود بغیر دوسرا ثابت ہے یہی مغایرت کے معنی ہین تیسری دلیل یہ ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسمی کے کتنے ہی نام ہوتے ہین جیسے اسمای مترادفہ اور کبھی اس کا عکس ہوتا ہے جیسے اسمای مشترکہ چوتھی دلیل یہ ہے کہ اضافت اسم کے معنی یعنے مسمی کی طرف اور مسمی کی نسبت اسم کی طرف مشبہ مغایرت کو لازم کرتی ہے پانچوین دلیل یہ ہو کہ اسم آواز ہین موضوع ہین مسمی کی تعریف کے لئے اور اصوات اعراض ہین اور باقی نہین رہتین اور مسمی باقی ہے، چھٹی دلیل یہ ہو کہ جب اگ اور برف کا تلفظ کیا جاتا ہے مُنہ مین نہ گرمی آتی ہے نہ سردی جو مسمی کے صفات ہین اور اسمین موجود ہین اگر اسم عین مسمی ہوتا تو اُس کی صفت بھی اسم مین پیدا ہوتی اور ظاہر ہے کہ ایسا نہین ہوتا ساتوین دلیل یہ ہو کہ حقتعالی نے فرمایا ہو وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا[1] اور ہمکو حکم دیا ہے کہ دُعا کرین اور اُس کو پکارین اور پکارنے کا آلہ اسمون کو بتایا اور خدای تعالی مدعو ہے اُس سے ظاہر ہو گیا فرق و مغایرت جو ذات مدعو اور اسم کے درمیان ہے کہ دعا کا آلہ ہے اور جو اسم کو عین مسمی کہتے ہین اُنکی دو دلیلین ہین پہلی دلیل یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ[2] اور ظاہر ہے کہ تبارک و تعالی اُس کی ذات ہے نہ حرف و صوت کہ ہمارے منہ سے نکلتے ہین دوسری دلیل یہ ہے کہ شرع شریف مین مقرر ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو اُس کا نام لیکر مثلاً اگر اُس کا نام زینب ہے تو یون کہے زینب کو طلاق ہے تو اُس صورت مین زینب کی ذات پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ صرف اُس کے نام پر اگر نام مسمی کا غیر ہوتا تو اُس پر طلاق نہ واقع ہوتی پہلی دلیل کا جواب یہ ہو کہ جس طرح ہم مامور ہین کہ ذات باری تبارک و تعالی کے تنزیہ کا اعتقاد اپنے دل مین رکھین اُسی طرح ہم مامور ہین اور نیز ادب بھی اسی کا متقاضی ہے کہ اُسکے تنزیہ اسماء کے بھی معتقد ہون اور دوسری دلیل کا جواب یہ ہو کہ لفظ زینب کے معنی زینب کی ذات ہے کہ اُس کو اس لفظ سے تعبیر کرتے ہین اس لئے اُس کی ذات پر طلاق واقع ہوتی ہے نہ لفظ پر اگرچہ لفظ ذات کا غیر ہو ساتوان بیان اسمائے کی تحقیق مین کہ بحسب ذات مقدس حقتعالی کا کوئی نام ہے یا نہین جمہور

[1] ترجمہ اور اللہ تعالی کے نام سب نیک ہین پس اُسکو پکارو اُن ناموں سے ۱۲ [2] ترجمہ بزرگ ہے تیرے رب کا نام ۱۲

علماء و اکثر حکما کا یہی مذہب ہے کہ کجب ذات مخصوصہ مقدسہ حق تعالی کا کوئی نام نہیں ہے اور بعضی حکما اس کے امکان کی طرف گئے ہیں عدم امکان کی یہ دلیل ہے کہ ہم بندے جب اپنی عقلوں اور فہموں کو خدائے تعالی کی معرفت کیطرف رجوع کرتے ہیں تو اپنی عقلوں میں ان چار چیزوں کے سوا اس کی معرفت سے اور کچھ نہیں پاتے **اول** علم اس کے موجود ہونے کا **دوسرے** علم اس بات کا کہ اس کا وجود دوامی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا **تیسرے** اس کے جلال کی صفتوں کا علم جن کو اعتبارات سلبیہ کہتے ہیں **چوتھے** اس کی صفات اکرام کا علم یعنی اعتبارات اضافیہ - اور ثابت ہے کہ اس کی ذات مقدس البتہ ان چاروں سے سوا ہے اس لئے کہ حقیقت ذات اس جل و علا کی وجود اور سلوب اضافات کا غیر ہے پس اس ذات مقدس کی حقیقت بیشک آدمی کو نہیں معلوم ہوسکتی فسبحان الذی یعجز عن ادراکہ عقول العقلاء[1] اور بالفرض کجب ذات اگر خدای تعالی کا کوئی نام ہی ہو تو اس کی وضع سے یہی غرض ہوگی کہ اس کے ذکر کے لئے یہ نام وضع کیا گیا ہے نہ یہ کہ مسمے کی تعریف کے لئے وضع کیا گیا ہے اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ کسی شخص کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہوسکتی اسکی ذات کے لئے کوی نام وضع ہونا ہی بے فائدہ ہے پس کجب ذات مخصوصہ حق سبحانہ و تعالی کا کوئی نام نہیں ہے لیکن اس کی حقیقت مقدسہ کی معرفت کے بہت سے لوازم ہیں - والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین - فقط ۱۰۸۰

[1] ترجمہ پس پاک ہے وہ کہ عاجز ہے جس کے دریافت کرنے سے عقلیں عقلمندوں کی ۱۲

پہلا عنوان تمام ہوا بفضلہ و کرمہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا عنوان فرشتون پر ایمان لانے کے بیان مین اور اسمین ایک مبنی ہے اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** فرشتون پر ایمان لانے کے اعتقاد کی تحقیق مین اور کتابون و رسولون پر ایمان ملائکہ کے مقدم کرنے مین۔ واضح ہو کہ ملائکہ پر ایمان لانے کو کتابون اور رسول کے ایمان لانے پر اسلئے مقدم کیا ہے کہ فرشتے سبب اور واسطہ ہین اُنکے نازل کرنے کا اور سبب مقدم ہوتا ہے مسبب پر اور رسولون سے ملائکہ وجود مین مقدم ہین اسلئے الفاظ مین بھی اُنہین مقدم کیا تا وجود لفظی وجود حقیقی کے مطابق ہو اور فرشتون کے باب مین چار چیزون پر اعتقاد کرنا چاہیے **اول** ایمان اُنکے وجود پر کہ فرشتے موجود ہین اور اُنکی ماہیت و حقیقت مین بحث و غور کرنی ایمان مین داخل نہین ہے لیکن تھوڑا سا اس کا ذکر کیا جاویگا انشاءاللہ تعالیٰ **دوسرے** ایمان اُنکی عصمت و طہارت پر کہ معصوم ہین گناہ و نافرمانی ان سے ہرگز نہین صادر ہوتی جن کامون پر مامور ہین بے تاخیر بجا لاتے ہین حقتعالیٰ نے فرمایا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ[1]ؔ **تیسرے** اس بات پر ایمان لانا چاہیے کہ فرشتے واسطہ ہین درمیان حقتعالیٰ کے اور بشر کے اور اُنکی قسمین ہین کہ اُنمین سے ہر قسم کی عالم پر اُنکی ایک قسم موکل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا اور فرمایا وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا **چوتھے** اسپر ایمان لانا کہ حق سبحانہ نے انکے واسطے سے پیغمبرون پر کتابین نازل فرمائی ہین جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ[2] بس فرشتون پر ایمان لانا جبھی تمام ہوگا جب ان چارون چیزون پر ایمان لاوے ایسا ہی امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے مفاتیح الغیب مین فرمایا ہے **دوسرا بیان** ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین ارباب شرع کے نزدیک علماے اہل سنت و حکماے ملت کا یہی اعتقاد ہے کہ ملائکہ علیہم السلام اجسام لطیفہ ہین ہوائیہ اور اشکال مختلفہ کے بدلنے پر قادر ہین نہ اپنی قدرت و تصرف سے بلکہ خداے عز و جل کی قدرت سے اور آسمان اُنکا مسکن ہے نہ وہ مرد ہین نہ عورت اور نہ اپنی

[1] ترجمہ اور نہین نافرمانی کرتے اللہ تعالیٰ کی اُس چیز مین کہ اُنکو اُس کا حکم کیا اور کرتے ہین جس چیز کا حکم کیے جاتے ہین ۱۲

[2] ترجمہ بے شک وہ کلام ہے بھیجے ہوئے بزرگ کا ۱۲

اصلی صورت مین آدمیونکو نہین دکھائی دے سکتے مگر بعضی پیغمبرون کو دکھائی دیتے ہین اور
اونہین سے ہر ایک کے لئے مقام مقرر ہے کہ اُس سے تجاوز نہین کر سکتے چنانچہ حقتعالے
نے بطریق خبر اُنکی طرف سے فرمایا ہے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ **تیسرا بیان**
ملائکہ علیہم السلام کی کیفیت کے ذکر مین حکما کے نزدیک حکما کہتے ہین کہ فرشتے جوہر ہین
اور حواس البشر سے پوشیدہ ہین اور وہ تین قسم پر ہین یا موثر ہین اجسام مین یا مدبر ہین
اُنکے یا نہ موثر و نہ مدبر پہلی قسم کو حکما عقول کہتے ہین اور اہل شرع ملاء اعلی۔ دوسری
قسم دو نوع پر منقسم ہے ایک علوی کہ اجرام علوی سماوی کی تدبیر کرتے ہین۔ دوسرے
سفلی کہ عالم عنصری کی تدبیر کرتے ہین علویات کو حکما نفوس فلکی کہتے ہین اور اہل شرع
ملائکہ سماوی اور سفلیات کو اگر وہ بسائط عنصری اور انواع کائنات کی تدبیر کرتے ہین ملائکہ
ارضی کہتے ہین اور جو اشخاص جزئی کی تدبیر کرتے ہین اُنکو نفوس ارضی کہتے ہین جیسے
نفوس ناطقہ انسانی۔ اور تیسری قسم بھی دو طرح پر ہے ایک خیر بالذات اور یہ کروبیان
کہلاتے ہین دوسرے شر بالذات اور یہ شیاطین ہین اور انہین سے جو خیر و شر دونون
کی استعداد رکھتے ہین گروہ جن کے نام سے مشہور ہین کلام حکما سے ظاہر ہے کہ جن و شیاطین
نفوس بشری ہین کہ اپنی بدنون سے مفارقت کر گئے ہین اور عامہ متکلمین جوہر مجردہ کے قائل
نہین ہین وہ کہتے ہین کہ ملائکہ و اجنہ و شیاطین اجسام لطیف ہین کہ اشکال مختلفہ کے تشکل
یعنے تبدیل صورت پر قادر ہین **چوتھا بیان** خلقت ملائکہ کی تحقیق مین تورات معتمد
مین لایا ہے کہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے ملائکہ بھی ایک گروہ ہین زندہ و دانا و گویا اور
اہل تکلیف مین مامور ہین احکام کے اور منع کئے گئے ہین نواہی سے جیسا کہ انس و جن اور
انہین موت جاری ہے جب مدت حیات کسی کی اُنہین سے پوری ہوجاتی ہے حق تعالے
اُس کو مارڈالتا ہے اور اُس کی جگہ اور فرشتہ پیدا کر دیتا ہے اور فرشتون مین سے حقتعالی
نے بعضون کو پیغمبرون کے پاس اداے رسالت کے لئے بھیجا ہے لیکن انکے ایک گروہ کو
دوسرے گروہ پر رسول نہین بنایا اور جس طرح سے آدم کے پیغمبرون نے جنون کو دعوت
توحید کی ہے اس طرح آدم سے پہلے فرشتون نے نہین کی **پانچوان بیان** ملائکہ

Marfat.com

کے گروہون اور اُنکے اصناف اور اُنکی کثرت کے ذکر ہین فرشتون کے لشکرون کی گنتی تو
حق سبحانہ کے اور کوئی جانتا ہی نہین ہے جیسا کہ اپنے کلام قدیم مین فرمایا ہے وَمَا یَعْلَمُ
جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط لیکن امام فخر الملۃ والدین رازی قدس سرہ نے تفسیر کبیر مین ملا
کی کثرت اور اُنکے طواف کا حال اس طرح رقم کیا ہے کہ ملائکہ علیہم السلام کے سات گروہ ہین
اول طائفہ مہیمہ کہ جمال الٰہی کے شہود مین حیران و مستغرق ہین آدم علیہ السلام کے پیدا
کی بھی اُنکو خبر نہوئی اور نہ اُنکو اُنکے سجدہ کی تکلیف دی گئی دوسرا گروہ حجاب بارگاہ
کا اور یہ فیض ربوبیت کے وسایط ہین انکی صف اول مین روح اعظم ہے اور صف اخیر مین
روح القدس ہے جس کا نام جبرئیل علیہ السلام ہے اور ان دونون گروہون کو کروبیان
ہین تیسرا فرقہ حملہ عرش مجید کا ہے چوتھا مجموعہ اہل ملکوت اعلی کہلاتا ہے پانچوان
اہل ملکوت اسفل اور ان دونون طائفون کو روحانیات کہتے ہین چھٹا لشکر سفرہ و بررہ کے
نام سے پکارا جاتا ہے یہ جو کتابین نازل ہوتی ہین اُنکے کاتب ہین ساتوان گروہ کراماً کاتبین
کا ہے کہ آدمیون کے اقوال و افعال کو لکھتے ہین یہ اُنکی قسمون کا بیان ہوا اور کثرت کا بیان
یون فرمایا ہے کہ تمامی بنی آدم سے حیوانات بری دس گنے ہین اور ان دونون سے جن
دس گنے ہین پھر ان سب کے مجموعہ سے طیور دس گنے ہین اور ان سارون سے جو بیان
ہوئے حیوانات بحری دس حصے زیادہ ہین اور یہ سب ملکر ملائکہ ارضی کا دسوان حصہ ہے
پھر اس ساری مخلوق کا مجموعہ آسمان دنیا کے فرشتون کا عشر ہے اور آسمان دنیا کے فرشتے
اور زمین کی سب مخلوق اکٹھی ہوکر دوسرے آسمان کے فرشتون کا دسوان حصہ ہوا اسی
طرح اور اسی ترتیب سے یہ مجموعہ تیسرے آسمان کے فرشتون کا عشر اور یہ سب چوتھے آسمان
کے فرشتون کا عشر اور یہ کل پانچوین آسمان کے فرشتون کا عشر اور پھر یہ سارے چھٹے
آسمان کے فرشتون کا عشر اور یہ سب ساتوین آسمان کے فرشتون کا عشر ہے اور
ساتوین آسمان کے فرشتے اس مجموعہ سے ملکر کرسی کے فرشتون سے بہت ہی تھوڑے
ہین اور ملائکہ کرسی اور یہ سب ملکر عرش اعظم کے ایک سرادق کے فرشتون کا دسوان حصہ
ہین اور عرش کے چھ لاکھ سرادق ہین پھر ان کل سرادقات کے فرشتے اور وہ جو مذکور ہوئے

Marfat.com

سارے ملکر اُن فرشتون کی نسبت جو عرش کے گرد طواف کرتے ہین اتنے تہوڑے ہین جتنا دریا کے مقابلہ مین ایک قطرہ اِن سبکا مجموعہ خدا تعالے کی طاعت و عبادت و خدمت و فرمانبرداری مین مشغول و مصروف ہین نہ اُنکو ملال ہے نہ فتور یعنی کبہی نہین تہکتے اور نہ ایک لمحہ یا اُس سے کم کبہی ٹہرے ہین **چہٹا بیان** عرش کے طواف کرنیوالے اور اُسکے اُٹھانی والے فرشتون کے ذکر مین حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سُہروردی قدس اللہ سرہٗ نے رشف النصایح مین کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرش کے گرد فرشتون کی ستر ہزار صفین ہین اس طرح کہ ایک صف کے پیچہے دوسری اور سب تکبیر و تہلیل مین مشغول ہین اور طواف کرتے ہین اور برابر چلے آتے ہین نہ کسی صف کی ابتدا معلوم ہوتی ہے نہ انتہا اور اُنکے پیچہے ستر ہزار اور صفین ہین کہ وہ فرشتے اپنی گردنون پر ہاتہہ رکہے کہڑے ہین اور جب طواف کرنیوالونکی تکبیر و تہلیل کی آواز سُنتے ہین سب اکٹہے ہوکر پروردگار جل و علا کی تسبیح اسطرح پڑہتے ہین باواز بلند سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ[1] اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِے لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ الْخَالِقُ الْخَلْقِ كُلُّهُمْ لَكَ اور اِن فرشتون کے پیچہے ستر ہزار صفین اور فرشتون کی ہین کہ دہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر چہاتی کے اوپر رکہے ہوئے ہین اور سر سے قدم تک اُنکے سارے بدن پر بال اور پر ہین اور اُنکے سارے اعضا آپسمین ملے ہوئے ہین اور ہڈیان و رگین و پٹہے و گوشت کچہہ نہین ہے اس طرح سے اللہ تعالی کی تسبیح و تحمید و تمجید کرتے ہین کہ ایک تسبیح دوسری تسبیح سے نہین ملتی ہے۔ اور حضرت شیخ الشیوخ نے رشف النصائح مین یہ بہی فرمایا ہے کہ اُنکے ایک بازو سے دوسرے بازو تک چہہ سو برس کے رستہ کا فاصلہ ہے اور کان کی لَو سے اُنکی گردن تک چار سو برس کی راہ ہے۔ اور ایک ہاتہہ سے دوسرے ہاتہہ تک اور ایک مونڈہے سے دوسرے مونڈہے تک پانسو برس کا راستہ۔ اور قدم سے ٹخنے تک سو برس کا۔ اور کعب سے زانو تک دو سو برس۔ اور زانو سے پہلو تک تین سو برس اور پہلو کی ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک سو برس کا۔ اور پہونچے سے کہنی تک دو سو برس کا۔ اور کہنی سے کندہے تک تین سو برس کا اگر

[1] ترجمہ پاک ہے تو اور اپنی حمد کے ساتہہ تو معبود ہے ایسا کہ نہین معبود ہے سوا تیرے تو معبود ہے بڑا ہے سبکا پیدا کرنیوالا اور ساری

خدا تعالی کا حکم نہو تو تمام جہان کے پہاڑوں کو ایک مٹھی مین اور باقی جہان کو دوسری مٹھی مین لے سکتے ہین۔ اور حضرت شیخ الشیوخ نے اُسی رشف النصائح مین واہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ عرش کے اٹھانیوالے فرشتوں کا طول درازی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور اُنکی قدمون کے نیچے سات ہزار برس کی راہ ہے اور اُنکی گنتی کسی مخلوق کو نہین معلوم جب عرش کا اٹھانا چاہتے ہین سارے گھٹنون کے بل بیٹھ جاتے ہین اور عاجز ہو جاتے ہین حق تعالی کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[1] اُنکو تلقین فرماتا ہے اُسوقت حق جل و علا کے عرش اعلی کو اٹھاتے ہین اور کھڑے ہوتے ہین اور عرش مجید کو اپنے کندہون پر رکھتے ہین اور اُنکے پاؤن ساتوین زمین کے نیچے پانسو برس کی راستے پر ہوا کے اوپر رکھے ہین اور اس کلمہ کے پڑھنے سے ایک ساعت باز نہین رہتے ہین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ الْحَمِیْدِ الرَّفِیْعِ اور ہر کلمہ کے بعد مومنین و مومنات کے لئے استغفار کرتے ہین

ساتوان بیان فرشتونکی عصمت اور اُنکی فضیلت کے ذکر مین عام مومنون پر اور انبیا علیہ السلام کی تفضیل کے بیان مین فرشتون پر واضح ہو کہ فرشتے خدا تعالی کی نافرمانی سے معصوم ہین اگر خدا تعالی کی طرف سے عصمت نہوتی اُنکا نافرمانی کرنا ممکن تھا اس لئے کہ وہ امر و نہی کے ساتھہ مکلف ہین اور کسی شخص کو ایسے کام کا حکم کرنا کہ اس کا ترک ناممکن ہو اور ایسے کام سے منع کرنا کہ اُس کا کرنا ممکن نہو حکمت سے بعید ہے اور امر و نہی اُنکے بغیر ثواب و عقاب کا باعث نہین ہو سکتے اور اس آیہ کریمہ مین اسپر دلیل ہے اور ملائکہ اللہ تعالی کے برگزیدہ ہین اور اُنکی حرمت واجب ہے اور رسول آدمیونکے فرشتون کے رسولون سے افضل ہین اور رسل ملائکہ عام مومنون سے افضل ہین اور عام مومن عام فرشتون سے افضل ہین اور فرشتے کسی وقت خدا تعالی کی عبادت سے غافل نہین ہوتے ہین وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ[2] اور ہمیشہ حق سبحانہ و تعالی کے ذکر مین مشغول رہتے ہین اور جب اُنکو کسی کام کا حکم ہوتا ہے تو اُس کام مین مصروف ہوتے ہین لیکن جبتک اُس کام کو کرتے ہین اپنی تسبیح سے باز نہین رہتے اور جو کام فرشتون سے لے جاتے ہین وہ بہت ہین عرش اعظم کا طواف کرنا اور اُس کے گرد صف باندہ کر کھڑے رہنا اور ذکر کرنا وغیرہ وغیرہ فرشتونکے دو گروہ ہین ایک روحانیات یعنی ملائکہ رحمت دوسرے کروبیان یعنی فرشتگان عذاب اللہ علم بالصواب

[1] ترجمہ نہین ہے طاقت اور نہ قوت ہے مگر اللہ کی مدد سے [1] نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ صاحب عرش بزرگ حمد کئے گئی اونچا

[2] ترجمہ اور وہ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے ہین ۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا عنوان کتابون پر ایمان لانے مین اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین ہہات بیان ہین **پہلا بیان** کتابون کی وحی ہونے کے ذکر مین حق تعالے نے اپنے پیغمبرون پر جو کتابین نازل فرمائی ہین وہ حق سبحانہ وتعالی کی وحی ہین کہانت وسحر والقای شیاطین نہین ہین اور سب کتابون مین افضل قرآن شریف ہے کہ وہ خلقت کے اُسمین تصرف کرنے اور تغیر وتحریف کرنے سے محفوظ ہے اور مشتمل ہے آیات محکمات ومتشابہات پر اور آیات محکمات اُس کی آیات متشابہات کو کہولنے والی ہین **دوسرا بیان** سب کتابون کے حق ہونے مین جتنی کتابین اللہ تعالے نے نازل فرمائی ہین سب حق ہین اُنکا قبول کرنا اور اُنکے حکمون پر علماء اُمت پر فرض تہا جن پر وہ کتابین اُتری تہین اور ہم پر قرآن مجید کا قبول کرنا اور متابعت اُس کی فرض ہے سوا ے اس کے اور بہی کتنی چیزین فرض ہین اول یہ کہ وہ معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قیامت تک ہمارے لئے حجت ہے اور نسخ وتبدیل سے منزہ ہے دوسرے وہ اللہ تعالے کا کلام ہے نہ جبرئیل علیہ السلام اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے اگر کوی کہے حق تعالے نے اُس کو جبرئیل علیہ السلام کی طرف اضافت کیا ہے اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل کا کلام ہے اُس کا یہ جواب ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اُسکو حاصل کیا ہے یا سنا ہے اُسکو رسول کریم سے یا اس کلام کے ساتہہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوا ہے یعنی اُس کو لایا ہے جو کہ جبرئیل علیہ السلام اُس کے لانے کا واسطہ تہے اس لئے اُنکی طرف اضافت کی گئی **تیسرا بیان** اس بات کے ذکر مین کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے اور معجزہ وہی ہوتا ہے کہ سوا ے خدا تعالی کے کوئی اُس پر قادر نہو سکے اور قرآن شریف کے اعجاز کا اعتقاد بہی واجبات سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات کے دن سے آجکی روز تک کسی نے قرآن مجید مین سے کچہہ کم نہین کیا اور نہ کچہہ اُس پر زیادہ کیا اور جیسا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تہا ویسا ہی اب بہی ہے کسی طرح اُسمین تفاوت نہین ہوا اسی بمقتضای

[1] ترجمہ تحقیق وہ کلام ہے رسول بزرگ یعنے جبرئیل علیہ السلام کا ۱۲

اس قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ **چوتہا بیان کتابون کے**
قدیم ہونے مین اللہ تعالیٰ کی سب کتابین قدیم ہین اس لئے کہ وہ سب حق تعالےٰ کا کلام ہے اور کلام
اُس کی صفت ہے اور صفتین اُس کی قدیم ہین پس کتابین قدیم ہوئین اور نامون کے تعدد کا سبب
یہ ہے کہ زبانون کے جدا جدا ہونے سے نامون مین تغیر ہوا جیسے عربی مین اُسکو قرآن کہتے ہین اور
عبرانی مین توریت اور سریانی مین انجیل اور اسیطرح اور کتابین اور اہل سنت والجماعت کا یہ
مذہب ہے کہ اصل کلام الٰہی معنی ہے جو قائم بالذات ہے اور عبارات مختلف جو زبانون اور مکانون
اور قومون مختلف کے سبب سے واقع ہوئے ہین حرفون اور آوازون مین وہ اُسی کلام قدیم
پر دال ہین اور حنابلہ وکرامیہ کہتے ہین کہ کلام اُس کا صوت وحرف ہے اور یہی قایم ہے اُس کی
ذات کے ساتھ اور قدیم ہے اور معتزلہ کے نزدیک کلام اُس کا صوت وحرف ہے مگر وہ بندون کے
ساتھ قایم ہے بموجب طریقہ اہل سنت والجماعت وارد ہوتا ہے کہ ان حروف کی قدامت کا
منکر جو جلدون مین موجود مین کافر نہین ہوتا اور حال یہ ہے کہ کافر ہوجاتا ہے جب کہ دال
سے مدلول کی قدامت کا انکار مراد رکہتا ہو اور ذکر ہمیشہ مدلول پر دال ہوتا ہے اسی دال کے
انکار سے مدلول کا انکار لازم آتا ہے اور اس الزام سے کافر ہوجاتا ہے **پانچوان بیان**
کتابون کی تعداد معین نہونے مین اللہ تعالیٰ کی کتابون کی گنتی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوتی ہے
چار کتابون کا ذکر تو قطعی ہے اول توریت حضرت موسےٰ پر دوسرے زبور حضرت داؤد پر تیسری
انجیل حضرت عیسےٰ پر چوتہا قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ پر صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور یہ جو مروی
ہے کہ سو صحیفہ اور اترے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور بیس حضرت
ابراہیم پر علیہ السلام دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوا پس اولیٰ یہی ہے کہ گنتی معین نکرین اور سب
کتابون پر ایمان لاوین **چھٹا بیان ناسخ ومنسوخ** کے بیان مین کلام اللہ مین ناسخ ومنسوخ
ہے اور ہمارے نزدیک نسخ حکم مین ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خداے تعالیٰ ایک حکم فرماتا ہے
بعد اُس کے دوسرا حکم کرتا ہے جس کے سبب سے پہلا حکم معمول بہ نہین رہتا ہے جیسا کہ فرمایا
وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ پہر فرمایا حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ یعنی پہلے مشرکون سے

ل ترجمہ بیشک ہم نے نازل کی نصیحت اور بیشک ہم اُس کے لئے البتہ نگہبان ہین ۱۲ سے ترجمہ اور اعراض کر مشرکون سے ۱۲

Marfat.com

اعراض کرنے اور لڑائی نکرنے کا حکم دیا پھر اُس کو منسوخ فرمایا اور لڑائی کا حکم کیا اور نسخ خاص امر و نہی مین ہوتا ہے خبرون مین نہین ہوتا کیونکہ خبرون مین نسخ ہوتا تو کذب لازم آتا اور وہ جائز نہین ہے اور احکام کے نسخ کرنے مین بہی حکمتین ہین کہ اُسکو حکیم مدبر ہی خوب جانتا ہے یا وہ جانتے ہین جن کو ملہم ارشاد نے دانا کیا ہے چنانچہ بعضون نے کہا ہے کہ ایک حکمت یہ ہے کہ جسوقت پہلا حکم ہوا تہا اُسوقت کے بندون کی مصلحت اسی حکم مین تہی پہر دوسرے وقت کے بندون کے لئے مصلحت اسی دوسرے حکم مین تہی اور یہ تفاوت حق تعالی کو معلوم تہا اور بندے نہین جانتے تہے اور خدائے تعالیٰ کے علم مین اس سے کچہہ فرق نہین آسکتا چنانچہ ایک طبیب آج ایک بیمار کا علاج میٹھی چیز سے کرے اور دوسرے روز اُس کے برخلاف دے اور یہ اختلاف دوا کا بیمار کے مزاج کے اختلاف سے ہے نہ اس سبب سے کہ حکیم کے علم مین تفاوت ہے پس جب حال متغیر ہوتا ہے حکمت تقاضا کرتی ہے کہ حکم بہی متغیر ہو جاوے

ساتوان بیان اون کتابون کے ذکر مین جو یہودیون اور نصاریٰ کے پاس ہین

پہلی کتابون مین سے جو یہود اور نصاریٰ کے پاس ہین اُنکی تصدیق ہمپر لازم نہین ہے اسی واسطے کہ اُنہون نے اُنمین خیانت کی ہے اور اپنی طرف سے کچہہ اُنمین ملایا ہے اور کچہہ اُنمین سے نکالا ہے اور اُنکے اس تغیر و تحریف کی حق تعالے نے اپنے کلام پاک مین خبر دی ہے اور وہ اُس کو خدا کا کلام بتاتے ہین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل کتاب کے قول کی تصدیق نکرو اور یون کہو کہ جو کچہہ خدائے تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اُس پر ہم ایمان لائے ہین واللہ الہادی فقط۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا عنوان پیغمبرون پر ایمان لاتے مین اور اسمین ایک معنی ہے اور اسمین سات بیان ہین
پہلا بیان اسبابت کے ذکر مین کہ ہدایت کا رستہ جس کے باعث عذاب سے نجات ملی
اور ثواب کے درجات دستیاب ہون نہین حاصل ہو سکتا مگر تعلیم و تائید سے واضح ہو کہ
طریق نجات اور وصول درجات کے ہدایت تعلیم معارف و اعمال صالحہ پر موقوف ہے
اور اس کا استفاضہ آدمی کو جناب اقدس جل جلالہ سے میسر نہین ہو سکتا اس لئے کہ آدمی تعلق
عالم طبیعت کے اندھیرے مین منغمس ہے اور مکدرات بشریت کے تکدر مین پہنسا ہوا ہے پس
یہ اس کمال تکدر و تنزل کی حالت مین عالم سفلی کا نشین ہے اور حقتعالے کی ذات کمال تقدس
و تنزہ کے ساتھہ ذروہ اعلا پر ہے اسکو اس سے کیا نسبت ہے اور مفیض یعنی فیض پہنچانے
والے اور مستفیض یعنی فیض طلب کرنے والے مین مناسبت لازم و ضرور ہے اسواسطے حق
تعالے نے بعضی آدمیون کو برگزیدہ کیا اور انکو کمال طہارت اور نفوس کی صفائی عطا فرمائی
اور عالم طبیعت کے میل سے انکو پاک کیا اور انکے باطن کو مہبط وحی اور انوار الہام و اسرار کا مقر
ٹھہرایا اور انمین سے بعضون پر کتابین نازل فرمائین یہی پیغمبر ہین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جبکہ
یہ پیغامبر صورت اور لوازم بشریت مین عوام خلائق کے ساتھہ شریک تھے اور امر و نواہی مین انکی طبیعت
کے خلاف ہین لوگون کو انکی پیروی کرنی شاق گذری ان سے معارضہ کرنے لگے اور دلیل نبوت کے
طالب ہوئے اس لئے اللہ تعالے نے انکی تائید کی اور وہ چیزین پیدا کین جن کی عادت نہ تھی
اور دعوے نبوت کے وقت جو کچھہ نبوت کے مدعیون نے حسب الطلب اپنے مخالفون کے
حق تعالی سے مانگا انکی مراد کے موافق اسی وقت عطا فرمایا اور مخالفون کو انکے معارضہ مین
عاجز کیا پس ان خرق عادات کو معجزات کہتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہت
سے معجزے ہوئے ہین کہ کتب حدیث و سیر مین موجود ہین اور سب سے بڑا معجزہ قران
مجید ہے اور قران مجید کا معجزہ ہونا فصاحت و بلاغت کے کمال سے ہے واللہ اعلم بالصواب
دوسرا بیان انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے کے طریقہ مین اور وہ یہ ہے کہ ایمان لاوے
کہ پیغمبر علیہ السلام سب اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ہین اور حق ہین لیکن ایمان مین انکی گنتی شرط

Marfat.com

نہین ہے اول اُنکے آدم علیہ السلام اور آخر اُنکے خاتم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اُنہین افضل رسول ہین اور فاضل تر رسولون مین اولوالعزم ہین اور وہ بموجب صحیح ترین اقوال کے پانچ ہین نوح و ابراہیم و موسٰے و عیسٰے و حضرت محمد مصطفٰے علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان پانچون مین سب سے افضل حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اُنکے بعد ابراہیم علیہ السلام اُنکے بعد نوح و موسٰے و عیسٰے علیہم السلام اور تینو نمین سے ایک کو دوسرے پر افضلیت ثابت نہین ہوئی لیکن یہ باقی رسولون سے افضل ہین اور نبی وہ ہے کہ حق تعالے نے اُس کو خلق پر بھیجا ہو حکام پہنچانے کو اور رسول وہ ہے کہ اُسکو شریعت یا کتاب بھی دی ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثقلین یعنی جنون اور آدمیون دونون پر مبعوث ہوئے ہین اور پیغمبرون کی ختم کرنے والے ہین کہ اُنکے بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا اور نہ ہوگا اور اُنکی شریعت سب شریعتون کی ناسخ ہے اور قیامت تک کبھی منسوخ نہوگی اور یہ سب مضامین قرآن مین موجود ہین۔ چنانچہ فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ[1] اور فرمایا قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا[2] اور فرمایا قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ[3] اور فرمایا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[4] اور فرمایا لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ[5] واللہ اعلم بالصواب

تیسرا بیان انبیا علیہم السلام کی عصمت کے ذکر مین۔ انبیا علیہم السلام گناہ سے معصوم ہین اور اس اجمال کی یہ تفصیل ہے کہ کفر اور کبیرہ گناہ تو انہون نے اپنے ارادہ سے اور بھول کر پہلے وحی کے اور بعد وحی کے کبھی نہین کیا۔ اور بعضی پیغامبرون سے صغیرہ گناہ وحی سے پہلے یا بعد وحی کے بھولے سے کبھی صادر ہوگیا ہے لیکن ایسا صغیرہ جس کے کرنے سے اُس کا کرنے والا خست و دنائت کے ساتھ منسوب ہوسکے جیسے ایک لقمہ یا ایک حبہ کی چوری اُنسے ہرگز کسی حالت مین صادر ہونا نہین جائز ہے کیونکہ اگر اُن سے کفر یا کبیرہ سرزد ہو تو اسمین بھی اُنکا اتباع خلق کو لازم ہو کہ اُنکی پیروی کے باب مین حکم الٰہی وارد ہے اور پیغمبری سے

[1] ترجمہ اور نہین بھیجا ہم نے تجھکو مگر کل گروہوں آدمیوں کی طرف ۱۲ [2] کہ تحقیق مین رسول اللہ کا ہون تم سب پر ۱۲
[3] ترجمہ کہ وحی کی گئی میری طرف کہ ایک گروہ جنون کا ۱۲ [4] ترجمہ اور لیکن رسول اللہ کا اور ختم کرنے والا پیغامبرون کا ۱۲

[5] ترجمہ کہ غالب کرے اُس کو یعنی اپنے دین حق کو سارے دینون پر ۱۲

انکی بعثر ولی لازم آوے اس لئے مرتکب ظالم ہوتا ہے اور جب وہ گناہگار ہوئے تو ظالم ہوئے اور ظالم عہد نبوت کے لائق نہین ہوتا جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ[1] اگر کوئی کہے کہ یہان عہد سے عہد امامت مراد ہے کہ امامت کے ساتھہ ظلم نہین جمع ہوتا اس سے ہی مدعا ہمارا حاصل ہے اس لئے کہ جب امامت کے ساتھہ ظلم نہین جمع ہو سکتا تو نبوت کے ساتھہ بالاولی نہین جمع ہو سکتا اور وہ مخالفین کی حجت کی جواب مین منقول ہے کہ پیغمبرون سے گناہ کبیرہ کا صدور بعد بعثت سہواً اور صغیرہ کا عمداً جائز ہے کہ قصے انکے قرآن مجید اور احادیث مین موجود ہین اس کا جواب اجمالاً یہ ہے کہ جو منقول بروایت احاد ہے وہ رد کرنے کے قابل ہے اس لئے کہ خطا کا روات پر وارد کرنا آسان ہے انبیار علیہم السلام کو گناہون کے ساتھہ منسوب کرنے سے اور وہ جو تواتر سے ثابت ہے جہانتک کہ انکی تاویل ہو سکے انکی تاویل لازم ہے کہ انبیار علیہم السلام کی عصمت قائم رہے اور جس کی تاویل نہو سکے وہ حمل کیا جاوے بعثت سے اول کے زمانہ پر اور مخالفین کے دلائل کی تفصیل اور انکے جواب مفصل علم کلام کی کتابون مین مسطور ہین جس کو دیکھنے ہون وہان دیکھلے۔

چوتہا بیان معجزات و کرامات و استدراج و سحر و طلسمات اور انکے فرق کے ذکر مین اور ولی کی ولایت اور اُس کی قسمون اور مراتب کے احوال مین حضرت خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہے مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ نَظِیْرٌ فِیْ اُمَّتِهٖ[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کی امت مین ولی ہوتے ہین اور ایک اس کی مانند ہوتا ہی اور ولایت کے معنی اور اُس کی قسمون کا حال بیان ہوتا ہے اور بعضی ولی سے خرق عادات ہی ہوتے ہین اُس کی چار قسمین ہین پہلی قسم معجزہ ہے اور وہ نبی سے بعد دعوی نبوت کے ہوتا ہی اور نبوت کے دعوی سے پہلے جو خرق عادت نبی سے ہو اُس کو ارہاص کہتے ہین اور معجزہ اُس خرق عادت کو کہتے ہین جو نبی سے طلب کرین اور وہ انکے سوال کے ساتھہ ہی جواب انکے حسب الطلب ظاہر کرے بحکم الہی بشرطیکہ محال نہو اس لئے کہ اگر محالات مین سے کوئی چیز طلب کرین تو اُس کا ظاہر کرنا خدائے تعالے پر واجب نہین ہے جیسے ایک وقت معین مین ایک

[1] ترجمہ نہین پہنچ سکتا اقرار میرا اور وعدہ میری ظالمون کو ۱۲ [2] ترجمہ ہر ایک نبی کی ایک مثال یعنی اُس کی مانند ایک شخص ہوتا ہی

شخص معین کے لئے موت وحیات اور معجزہ کا حکم یہ ہے کہ وہ دعوی نبوت کی صحت کی دلیل ہوتا ہے قطعاً ویقیناً اور اُس کا انکار کفر ہوتا ہے **دوسری قسم** کرامت ہے اور وہ خرق عادت ہے جو ولی سے صادر ہو بغیر دعوی نبوت کے جیسے مسافت بعید کا تھوڑی مدت مین طے کرنا پانی پر چلنا ہوا پر اُڑنا اور سوائے اسکے اور یہ بھی معجزہ نبی کا ہے جو اُس کی کمال متابعت کے سبب ولی کو حاصل ہوا ہے لیکن معجزہ کی شرط اظہار ہے اور کرامت کی شرط کتمان ہے اور معجزہ کا پھل وفائدہ غیر کو ہوتا ہے اور کرامت کا صاحب کرامت کو اور صاحب معجزہ قطعی دعوی کرسکتا ہے کہ یہ اعجاز ہے اور صاحب کرامت قطعی نہین کہہ سکتا کہ یہ کرامت ہے بلکہ ممکن ہے کہ ایک شخص ولی ہو اور وہ نجانتا ہو کہ وہ ولی ہے لیکن نبی بتنبیہ جانتا ہے کہ وہ نبی ہے **تیسری قسم** استدراج ہے اور وہ خلاف عادت ہے جو کفار سے وجود مین آوے بہ سبب ریاضت شاقہ کے اور بسبب سے حاصل ہوتی اور اُس کے کرنے والے کو درجہ بدرجہ عذاب دوزخ سے نزدیک کرتی ہے **چوتھی قسم** سحر وطلسمات وغیرہ ہین جو کواکب کی تاثیرات اور اشیا کی بعضی خاصیتون سے خلاف عادت ظاہر ہوتے ہین اور یہ کافرون اور بعض فاسق مسلمانون سے ظاہر ہوتے ہین اور ولایت واو کے زبر سے ربوبیت ومحبت ونصرت وقربت وغیرہ کو کہتے ہین اور واو کے زیر سے ولایت کے معنی امارت ہین یہان پہلی مراد ہے اور وہ چار طرح پر ہے **اول** ولایت علمی اور وہ ولایت لاہوتی ہے **دوسری** ولایت کبری اور وہ ولایت جبروتی ہے **تیسری** ولایت وسطی اور وہ ولایت ملکوتی ہے **چوتھی** ولایت صغری اور وہ ولایت ناسوتی ہے **اول** حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے اور اُس کا ولایت حق ہی نام ہے **دوسرے** سارے پیغمبرون کا حق ہے **تیسرے** اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم کا حق ہے **چوتھے** عام مومنون کا حق ہے اور ولایت وسطی دو نوع کی ہے ولایت عن اللہ دوسری ولایت عن الرسول **اول** کا خلافت کبری نام ہے **نظم**

نبی چون آفتاب آمد ولی ماہ	مقابل گردد اندر لی مع اللہ

خوارق عادات کی چھ قسمین ہین اول معجزہ جو نبی سے ہو بعد نبوت دوسرا ارہاص جو قبل نبوت کے ہو تیسری کرامت جو ولی سے ہو بعد ولایت چوتھی معونت جو مومن پرہیزگار سے قبل ولایت ہو پانچوین استدراج جو کافر سے ہو چھٹے خذلان جو کافر سے اسکے دعوی کے خلاف صادر ہو جیسے مسلمہ کذاب نے اپنا لعاب دہن میٹھے کنوئین مین ڈالا اور وہ کھاری ہوگیا اور سحر وطلسمات وغیرہ جو بعض اشیاء وبعض کواکب کے تاثیر سے ہوتے ہین وہ خرق عادت نہین بلکہ عادت مین داخل ہین ۱۲ واللہ اعلم

Marfat.com

نبوت در کمال خویش صافی ست	ولایت اندرو پیدا نہ مخفی ست

نظم

نبی ہے آفتاب اور ہے ولی ماہ	مقابل ہیں یہ اندر فی مع اللہ
نہایت صاف ہے نور نبوت	اسی کا عکس ہے نور ولایت

دوسری کو خلافت صغری کہتے ہین خلافت صغری حکمت کا اخذ کرتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقلاً بعد نقل کے طور پر اور خلافت کبری حکمت کا اخذ کرتا ہے اللہ تعالی سے اُس طور پر کہ جس طرح پر وہ ہے پس خلافت کبری مین کوئی چیز زیادہ وکم نہین ہو سکتی اور نہ اُسمین خطا وصواب جائز ہے اور خلافت صغری مین یہ سب جائز بلکہ واقع ہین چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شریعت مین مجتہدین کے اندر اختلاف واقع ہوا کہ اَلْمُجْتَهِدُ قَدْ يُصِيبُ وَقَدْ يُخْطِي[1] اور خلافت کبری مین اس وجہ سے خطا جائز نہین ہے کہ ماخذ سے حکم اخذ کرتے ہین اور باوجودیکہ مصدر احکام الہی سے عدد وحکم مین ولی رسول کی برابر ہوتا ہے لیکن ظاہر مین شریعت کا تابع اور رسول کا محکوم ہوتا ہے مثنوی

ولی از پیروی چون ہمدم آمد	نبی را در ولایت محرم آمد
زان کنتم تحبون یابد او راہ	بخلوت خانہ یحببکم اللہ
بود تابع ولی از روی معنے	بود عابد ولی از روی کہ معنے
ولے وقتی رسد کارش باتمام	کہ با آغاز گردد باز انجام
کسے مرد تمام ست کز تمامی	کند با خواجگی کار غلامی
ولایت در ولی پوشیدہ باید	ولیکن در نبی پیدا نماید

مثنوی

ولی جب پیروی مین ہو مقدم	ولایت مین نبی کا ہو وہ محرم
کہ ان کنتم تحبون ہی ہے راہ	وہ پاتا ہے سوئے یحببکم اللہ
خدا سے جب ولی ہوتا ہے واصل	نبی کی پیروی مین جب ہو کامل

[1] ترجمہ مجتہد کبھی راہ ہوتا ہے اور کبھی خطا پر ۱۲

جبھی ہوتا ہے پورا کام اُس کا	ملے آغاز اور انجام اُس کا
جبھی تو مرد کی جاتی ہے خامی	کرے سردار ہو کر بھی غلامی
ولی میں ہے ولایت پر نہ پیدا	اگرچہ ہے نبی میں وہ ہویدا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول اس مقال کا شاہد ہے کہ آپ سے پوچھا کہ آپنے خدا تعالی
کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہچانا ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو حضرت حق تعالے
سے آپنے فرمایا کہ اگر میں خدائے تعالے کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہچانتا تو وہ میرے
نزدیک خدائے تعالے سے زیادہ ہوتی اور جو خدائے تعالے سے آپکو پہچانتا تو رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر کیا حاجت تھی پھر پوچھا کہ کیونکر پہچانا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ عَرَّفَنِیْ نَفْسَہٗ [۱]
یعنے اللہ تعالی نے مجکو اپنی ذات پاک کا شناسا کیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو بھیجا قرآن و ایمان کے پہنچانے اور محبت کے درست کرنے کو اور خلائق کے طریقہ
دین اسلام بتلانے کو پس مینے آنکی تصدیق کی اور جو کچھہ وہ لائے سب قبول کیا یہی سبب تھا
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحلت شریف کے وقت کسی کو خلافت کی وصیت فرمائی
کہ آپ جانتے تھے کہ میری اُمت میں خلافت کبری موجود ہے اور امور دین کو جیسا کہ چاہئے سب
جانتے ہیں اور یہ حدیث بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ [۲]
اور خلافت کبری میں تلوار کا ہونا شرط نہیں ہے اور خلافت صغری میں شرط ہے اور قول اَلْوِلَایَۃُ
اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ [۳] کو بعض نے حدیث جانا ہے اور اس کے ظاہر پر اعتراض کئے ہیں حالانکہ
یہ حدیث نہیں ہے بلکہ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ کا قول ہے اور اس میں شبہ و اعتراض
اس سبب سے پیدا ہوئے ہیں کہ اسم صفت کو کہ لفظ نبوت و ولایت کا ہے موصوف پر کہ نبی و
ولی ہے حمل کیا اور اُس پر تابع و متبوع کو قیاس کیا اور اس بنائے فاسد پر خیال کرکے کہنے لگے
کیونکر ہوسکتا ہے کہ ولی جو نبی کا تابع ہوتا ہے وہ نبی سے افضل ہو جاوے اور نبی کہ متبوع
ہے اور اُس کا موسن نہ ہے یعنی اُس کی نبوت پر اُس ولی کو ایمان لانا واجب ہے اور وہ

[۱] ترجمہ تحقیق اللہ تعالی نے مجھے پہچنوایا یعنی ذات اللہ [۲] ترجمہ میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں اس جس کا تم اقتدا کرو گے ہدایا ہوگی
[۳] ترجمہ ولایت افضل ہے نبوت سے ۱۲

Marfat.com

نہایت مکرم ہے اس باعث سے کہ اُس پر وحی نازل ہوئی فرشتے اُس کی خدمت مین حاضر
ہوئے دین کے احکام اُسنے پہنچائے پہلے دینون اور ملتون کو اُسنے نسخ کیا شریعت کی بنیاد
قائم کی اور ولی ایک شخص ہے اُس کی امتیون مین سے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ تفصیل ولایت و
نبوت مین ہے نہ ولی ونبی مین پس اس کلام کی توجیہ کہ ولایت نبوت سے افضل ہے بفضل
الٰہی کئی طرح سے لکھی جاتی ہے **پہلی توجیہ** ولایت حق تعالی کی طرف منسوب ہے بموجب
اس آیہ کریمہ کے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ[1] اور یہ اُس کی صفت ہے اور وہ پاک وقدیم ہے
اُس کی صفتین بھی مقدس وغیر مخلوق ہین اور نبوت بندہ کی صفت ہے اور بندہ مخلوق
ہے اور اُس کی صفتین بھی مخلوق ہین اس لئے ولایت کہ حق تعالی کی صفت ہے نبوت سے کہ
بندہ کی صفت ہے افضل ہے **دوسری توجیہ** یہ ہے کہ مِن اس مقام پر بمعنی بعد ہے
جیسے اس آیہ شریفہ مین ہے اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ[2] اے بعد جوع یعنی اُنکو کھلاتا ہے بعد بھوک
کے اور اس حدیث مین ہے وَاللّٰهِ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ[3] افضل
مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ پس یہ معنی ہونگے کہ ولایت افضل ہے بعد نبوت کے **تیسری توجیہ**
یہ کہ نبی کی ولایت اُس کی نبوت سے افضل ہے اور اسمین پانچ وجہ ہین **پہلی وجہ** یہ ہے کہ
نبی حق تعالی سے فیض حاصل کرتا ہے اور وہ فیض پھر خلق کو پہنچاتا ہے اول کو اجمال کہتے
ہین اور دوسری کو تفصیل پس جبتک وہ پہلی حالت مین ہوتا ہے بے رنگ ہوتا ہے اور
متوجہ محض بخدائے تعالے اور جب دوسری حالت مین ہوتا ہے تبلیغ کی نقشون سے منقش
اور متوجہ بخلق ہوتا ہے اور بیشک یہ پہلی حالت حقانی کہ اُسمین ادلوی حق ہے افضل ہے
دوسرے حالت خلقانی سے کہ اُسمین اولوی خلق ہے چنانچہ یہ حدیث شریف اُسپر دال
ہے لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ[4] اور یہ حدیث بھی اسی کی طرف اشارہ
کرتی ہے لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ[5] پس نبی
کی ولایت کی حالت اُس کی نبوت کی حالت سے افضل ہوی **دوسری وجہ** یہ ہے کہ ولایت

---

[1] ترجمہ وہان حکم اور ولایت ہے اللہ سچے کے لئے ۱۲ [2] ترجمہ کہلاتا ہے اُنکو بھوک سے یعنی بعد بھوک کے ۱۲ [3] قسم ہے اللہ تعالی کی
کہ طلوع ہوتا ہے سورج اور نہ غروب ہوتا کسی شخص پر بعد نبی کے افضل ابی بکر سے یعنی بعد ابی بکر کے ۱۲ [4] ترجمہ مین تمہاری مانند کہانے
پینے کا محتاج نہین ہون مین اپنے رب کے پاس رہا اُس نے مجھ کھلایا اور پلایا ۱۲ [5] ترجمہ میرے لئے اللہ تعالی کے ساتھ ایک وقت ہے کہ اُسمین نہ

باطنی امر ہے اور نبوت ظاہری تیسری وجہ یہ ہے کہ ولایت خاص ہے و نبوت عام ہے چوتھی
وجہ یہ ہے کہ ولایت کی نہایت نہین ہے اور نبوت کی نہایت ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ؎ پانچوین وجہ یہ ہے کہ ولایت کل ہے اور نبوت
جزو ہے اب ولایت کے معنی اور اقسام کے ترقیم کے بعد ولی اور اُس کی قسمون کا کچھ
حال لکہا جاتا ہے ولی فعیل کے وزن پر بمعنی فاعل بہی آتا ہے اور بمعنی مفعول بہی مستعمل
ہے پس اگر بمعنی فاعل قرار دین تو کہین کہ حق تعالی کے فرمان اور اُس کی طاعت کا قبول کرنے
والا اور بجا لانیوالا اور بمعنی مفعول قبول لیا گیا حق کا بسبب دوام کرنے طاعت و عبادت کے ظاہر و
باطن مین اور حفاظت کیا گیا گمراہی و معصیت سے حق تعالی نے فرمایا وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ؎
ولی کی دو قسمین ہین ایک عام دوسرے خاص عام یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل عمیم
سے اپنے بندون کے ساتھہ قربت فرمائی جس کی خبر اپنے کلام پاک و قدیم مین ارشاد فرمائی
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؎ اور اس کا ثمرہ عذاب نیران سے نجات ہے اور
جنت مین وصول درجات اور خاص یہ ہے کہ اپنے بندون کو مجاہدہ و ریاضت سے
اپنا قریب بنالیا چنانچہ فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ؎ اور اسی قسم کے حق
مین فرمایا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؎
اور اس کا ثمرہ اللہ تعالی کی نزدیکی ہے اور اولیاء اللہ کے مراتب متفاوت ہین ہمارے مخدوم
حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمن جامی نور اللہ مرقدہ نے نفحات مین کہ آپکی مصنفات مین سے
ہے تین مرتبے مقرر کئے ہین اول و دوم و سوم اور آیہ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ برحق ہین
اور انکی کرامات بہی برحق ہے اور اولیا وہ ہین جو متقی ہون اور تقوی دو طرح کا ہے ایک حرام
و شبہات سے پرہیز کرنا دوسرا عزیمت پر عمل کرنا اور جن چیزون کی رخصت ہے اُن سے بہی
پرہیز کرنا نہ یہ کہ ہوا پر اڑنا کہ اسمین بعض کافر بہی شریک ہین منقول ہے کہ کسی نے حضرت سلطان

؎ ترجمہ نہین ہے کوئی نبی میرے بعد ۱۲ ؎ ترجمہ اور وہ تولی یعنی درستی وحفاظت کرنیوالا نیکون کا ہے ۱۲ ؎ ترجمہ اللہ تعالے دوست ہے ایمان والونکا نکالتا ہے انکو اندہیرون سے نور کی طرف ۱۲ ؎ ترجمہ اور جو ہمارے رستے مین جہاد و کوشش کرتے ہین ہم اُن پر کہولدیتے ہین اپنے ملنے کے رستے ۱۱ ؎ ترجمہ آگاہ ہو کہ تحقیق ولی اللہ کی خوف نہین اُن پر اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اور وہ وہ ہین جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کی انہون نے ۱۲

سلطان العارفین سے پوچھا کہ آپ پانی پر چلے جاتے ہین اور قدم تر نہین ہوتے اور آپ ہوا پر اڑتے ہین آپنے فرمایا کہ پانی پر کوڑا بھی جاتا ہے اور ہوا پر مکھی بھی اڑتی ہے پھر عرض کیا کہ آخر اللہ تعالی کی راہ مین چلنے والون کا کیا کام ہے اور انکو کس امور کا سرانجام کرنا چاہیے فرمایا کہ انکا یہی کام ہے کہ انکا دل اور زبان بلکہ انکے وجود کا ہر ہر ذرہ حضرت رحمن کی یاد مین ہر وقت مشغول رہے اور یہ غزل

غزل

در ضمیر ما نمی گنجد بغیر دوست کس — ہر دو عالم را بدشمن دہ کہ ما را دوست بس
خاطرم وقتی ہوس کردی کہ بینم باغ و گل — تا نیاز او پدیدم نگردد جز بدیدارت ہوس
مردمان از عشقش گر شب خیالی در دلست — من چنانم کز خیال یار نشناسد عسس

غزل

ہے سمائی غیر کی دل مین کہان — دیدیے دشمن کو ہمنے دو جہان
دل مین سیر باغ کی کب ہے ہوس — جب سے دیکھا اُس کے رُخ کا گلستان
روز و شب رہتے ہین وصل یار مین — ہے عسس کا ڈر نہ خوف پاسبان

اور جنہون نے اس راہ مین ہمت کا قدم رکھا ہے وہ ایسے مرد ہین کہ ہستی حقیقی کی طلب ہو جب مین اُنہون نے ہوا پرستی کی بنیاد کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدیا ہے اور اس طرح کی شہباز ہین کہ غیرت کے رستے سے دل کی آنکھون کو غیر کے ملاحظہ سے بالکل سی دیا ہے اور وہ بلبل مین کہ گلستان لاہوت کی فضای ہوا مین اپنی حمد و ثنا کے ترانہ کو ہمہ ہا نوای شوق سے گاتی مین اور اندرون پچھاتی مین اور خانہ تجرید کے وہ قمار باز ہین کہ جمال دوست کے شہود مس دونون عالم کے حاصل و محصول کو ہار چکے ہین انکی طاعت بے گمان ہے اور اُنکی یہ عیت بے نشان ہے بادشاہان گلیم پوش ہین اور ژندہ پوشان دنیا فروش پانون سے حرکت نکرین جب بھی آسمان اُنکے زیر قدم ہے اور ہاتھ نہ ہلاوین تو بھی دونون عالم کا ملک زیر قلم ہے انکے نشین سے اس درجہ وصل حق ہین کہ دنیا و آخرت مین کسی کو اُن تک رسائی نہین ہے اُنکی شان مین فرمایا ہے اَولِیَائِی تَحتَ قِبَائِی لَا یَعرِفُہُم غَیرِی اور حق تعالی نے بعضون کو نہین

سلہ ترجمہ میرے دوست میری قبا کے نیچے ہین نہین پہچان سکتا اُنکو سوائے میرے ۱۲

Marfat.com

سے اپنی مملکت کے کام سونپ دیئے ہین اور اُنکو اپنے ملک مین متصرف کیا ہے کہ دنیا و عقبی کی مصلحتون کو سرانجام کرین کہ یہ آیہ شریفہ اس معنی کی طرف اشارہ کرتی ہے لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ[1] اور یہ حدیث اُنکے حال کی خبر دیتی ہے اِنَّ لِلّٰهِ رِجَالًا يَرْضَى لِرِضَائِهِمْ وَيَغْضَبُ لِغَضَبِهِمْ كَمَا اَنَّهُمْ يَرْضَوْنَ لِرِضَائِهٖ وَيَغْضَبُوْنَ لِغَضَبِهٖ[2] اور حق تعالی نے حدیث قدسی مین اُنکے بارہ مین فرمایا ہے میرے بندے ہین جو میرے ملک کے اولیا ہین اُنکو طبیعت کی آفتون سے پاک کیا ہے اور وہ سوائے میرے اور کسی سے محبت نہین رکھتے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسے بندے اللہ تعالے کے مجھ سے پہلے بھی تھے اور اب بھی ہین اور میرے بعد بھی قیامت تک ہونگے اور اُنمین چار ہزار پوشیدہ ہین کہ اُنکو کوئی نہین جانتا ہے اور وہ آپس مین بھی ایک دوسرے کو نہین جانتے ہین اور ہر حال مین اپنے سے اور خلق سے پوشیدہ ہین اور تین سو ہین اہل حل و عقد یعنی کامونکے کھولنے اور باندھنے والے ہین اور اُنمین سے تین سو اخیار اور چالیس ابرار اور سات ابدال اور چار اوتاد کہلاتے ہین اور تین نقبا اور ایک قطب ہوتا ہے اور قطب کو غوث بھی کہتے ہین اور یہ آپس مین ایک دوسرے کو پہچانتے ہین اور اللہ تعالے کے حکم سے بہت سے کام سرانجام کرتے ہین اور بعضی کامون مین ایک دوسرے کے محتاج بھی ہوتے ہین اور اُنکو نہ ترس و خوف ہوتا ہے نہ غم و اندوہ بموجب اس آیہ شریفہ کے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ[3] یعنی اُنکو کچھ خوف و غم نہوگا اس لئے کہ خوف اُس مکروہ بلا کی نگہبانی کو کہتے ہین جو آیندہ پہنچنے والی ہو اور یہ مستغرق ہین اور ہمیشہ صاحب حال ہین او استقبال حال کی ضد ہے اور اُنکے لئے دنیا و آخرت مین بشارات ہین چنانچہ فرمایا ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ[4]

پانچوان بیان انبیا علیہم السلام کی تعلیم و تایید مین اللہ تعالی نے پیغمبرون کو دو چیزون کے ساتھہ مخصوص فرمایا ہے ایک تعلیم ہے دوسری تایید تعلیم یہ ہے کہ جو کچھہ علوم الہی ہے وہ جانتے ہین خلق کو سکھا دین اور تایید یہ ہے کہ اُنکو محبتون کے اظہار سے

---

[1] ترجمہ اُنکے واسطے ہو جو کچھ کہ وہ چاہتے ہین اُنکے رب کے پاس ۱۲ [2] ترجمہ بیشک اللہ تعالی کے ایسے بندے بھی ہین کہ اللہ تعالے راضی ہوتا ہے اُس سے جس سے وہ راضی ہوتے ہین اور غصے ہوتا ہے اُسپر جس پر وہ غصے ہوتے ہین جیسا کہ وہ راضی ہوتے ہین اُس سے جس سے اللہ تعالے راضی ہوتا ہے اور غصے ہوتے ہین اُس پر جس پر اللہ تعالے غصے ہوتا ہے ۱۲ [3] ا سکا ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ۱۲ [4] ترجمہ اُنکے لئے ہے خوشخبری زندگی دنیا مین اور آخرت مین ۱۲

قوی کرین اور انکی اعانت وامداد کرین اور جو کچھ کہ تعلیم کی قسم سے ہے وہ نبوت ہے اور
جو کچھ تائید کے قبیل سے ہے وہ محبت نبوت ہے پھر وہ جو تعلیم کی قسم سے ہے کئی طرح سے
حاصل ہوتا ہے **پہلی وجہ** یہ کہ اللہ تعالے کا کلام بے واسطہ اُسنے سنیا کہ موسی علیہ السلام
نے سنا **دوسری وجہ** خداے تعالے کا الہام ہے اور وہ علم کا ڈالنا ہے پیغمبرون کے دلون
مین بغیر استدلال وادراک حسی کے **تیسری وجہ** بواسطہ زبان فرشتہ اللہ تعالی اپنا کلام
رسول کو پہنچاوے **چوتھی وجہ** یہ کہ حقتعالے فرشتے کو حکم کرے کہ وہ علم یا جو کچھ کہ مراد حق
سبحانہ وتعالے کی ہو پیغمبر کے دل مین رکھدے اور اُس کے کان اس سے آشنا ہون خلاص
اس قسم کو وحی کہتے ہین **سوال** فرشتہ علم بعض اشیا کا سواے پیغمبرون کے اور آدمیون
کے دلون مین رکھتا ہے پھر نبی اور غیر نبی مین کیا فرق ہوا **جواب** احکام اور بعض امور غیبیہ
کا علم مخصوص ہے انبیا علیہم السلام کے دلون سے اگر اس طرح کا علم کسی اور کے دل پر
مکشوف ہو تو وہ انہین کے علم سے مستفاد ہے کہ انکی متابعت کی برکت سے میسر ہوا ہے
اور یہ کرامت بہی انہین کے معجزات سے ہے اور وہ جو تائید کے قبیل سے ہے دو طرح سے
دستیاب ہوتا ہے **ایک** وہ کہ اپنے نفوس مین یہ اُس سے موید ہوتے ہین **دوسرے**
وہ عالم غیب سے انکی دعا کی برکت کے سبب حاصل ہوتا ہے اب وہ کہ انبیا علیہم السلام اپنے
نفوس مین اُس سے موید ہین کئی ہین ایسے ہے **اول** یہ کہ انکی عقل تمام عقلون سے کامل تر اور
اختلاف وزوال سے محفوظ ہوتی ہے **دوسرے** یہ کہ اُنکی فہم اورون سے قوی ہوتی ہے
تیسرے یہ کہ انکی قوت حفظ اورون سے زیادہ ہوتی ہے **چوتھے** یہ کہ اُنکے حواس
اورون کے حواس سے تیز ہوتے ہین **پانچوین** یہ کہ انکے قواے ظاہری و باطنی انکے
غیرون سے قوی ہوتے ہین **چھٹے** یہ کہ خلقت انکی نہایت کامل ہوتی ہے اور اُنمین اعتدال
تمام ہوتا ہے اور انکی صورتین خوب اور آوازین خوش ہوتی ہین غرض جیسا کہ کمالات باطنی
مین انکو سب پر فوقیت ہوتی ایسا ہی حسن ظاہری مین بہی ہوتی ہے **ساتوین** باوجود
سب خوبیون کے خلق انمین سب سے زیادہ ہوتا ہے اور انکے مراتب کے درجے متفاوت
ہین کا حصہ ... نبیون کو بعضون پر درجات مین فضیلت ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام وجزاہم اللہ

Marfat.com

تعالی خیر الجزاء[1] **چھٹا بیان انبیا علیہم السلام کی گنتی اور اُنکے اقوال و اطوار کے ذکر مین**

اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ ایمان لانے مین انبیا علیہم السلام کی گنتی درکار نہین ہے اس لئے کہ انکی گنتی نص قطعی سے ثابت نہین ہوئی لیکن جو کچھ بزرگان اُمت نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے یہ ہے فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ مِائَةَ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا وَّثَلٰثُ مِائَةٍ وَّثَلٰثَةَ عَشَرَ مِنْهُمْ رُسُلٌ وَّغَیْرُهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا مُرْسَلِیْنَ[2] یعنی انبیا علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار گزرے ہین انمین سے تین سو تیرہ نفر مرسل تھے چنانچہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز بدر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو وہان حاضر تھے فرمایا اَنْتُمْ عَلٰی عَدَدِ الْمُرْسَلِیْنَ[3] اور وہان جو صحابہ حاضر تھے وہ تین سو تیرہ تھے اور آپنے یہی فرمایا ہے کہ تم گنتی مین اصحاب طالوت کی برابر ہو جو نہر سے گزرے اور باقی نبیا اور وہ تین سو تیرہ تھے اور وہ جو غیر مرسل تھے بعضون کو خواب مین وحی ہوتی تھی بعضے آواز سنتے تھے اور کہنے والے کو نہین دیکھتے تھے اور اول رسول آدم علیہ السلام تھے اور انکی اُمت اُنکے فرزند تھے کنیت انکی آسمانون اور بہشت مین ابو محمد تھی اور زمین مین ابو البشر اور اُنکی عمر مین اختلاف ہے اصح یہ ہے کہ انکی عمر ہزار برس کی تھی اُنکے بعد شیث علیہ السلام ہوئے اُنکی عمر نو سو برس کی تھی۔ اُنکے بعد ادریس علیہ السلام انکا نام خنوخ تھا کتب و سنن الٰہی کی تدریس کے سبب سے انکو ادریس کہنے لگے تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین اُنکو آسمان پر لے گئے۔ اُنکے بعد نوح علیہ السلام ہوئے انکا نام شاکر تھا نوحہ و بکا کے سبب سے نوح نام پڑگیا انکی عمر ہزار برس سے بہی زیادہ تہی۔ اُنکے بعد ہود علیہ السلام قوم عاد پر رسول ہوئے عاد اُس قوم کی ایک بادشاہ کا نام تہا۔ اُنکے بعد صالح علیہ السلام قوم ثمود پر مبعوث ہوئے ثمود ایک کنوئین کا نام تہا جس سے وہ قوم منسوب تہی۔ اُنکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوئے دس چیزین آپکی سنت ہین اول مسواک دوسرے استنجا پانی سے

---

[1] ترجمہ اور جزا دے انکو اللہ تعالی اچھی جزا ۱۲

[2] ترجمہ تھے انبیا علیہم السلام ایک لاکھ چوبیس ہزار اور انمین سے تین سو تیرہ رسول ہین اور باقی رسول نہین تھے نبی تھے ۱۲

[3] ترجمہ تم گنتی مین رسولون کی برابر ہو ۱۲

کرنا تیسرے لبین کترواتی چوتھے ناخن کترواتے پانچوین ختنہ کرنا چھٹے بغلون کے بال
مونڈنے ساتوین کلی کرنا آٹھوین ناکین پانی دینا نوین داڑھی نہ کترواتی دسوین ناف کے
نیچے کے بال مونڈنے۔ آپ ہی کی داڑھی مین اول سفید بال دکھائی دئے آسمعیل علیہ السلام اور
تمام عرب کے رہنے والے اور اسحاق علیہ السلام اور نبی اسرائیل سب آپکی اولاد ہین اور اسحاق
علیہ السلام بھی مرسل تھے اُنکے دو بیٹے تھے عیص اور یعقوب اور اُنکا یعقوب نام اسواسطے ہوا کہ
وہ حضرت عیص کے بعد پیدا ہوئے تھے اور حضرت یعقوب کا نام اسرائیل بھی تھا اس لئے اُنکی
اولاد نبی اسرائیل کہلاتی ہے اور اسرائیل کے معنی عبداللہ ہین اور اُنکے بارہ بیٹے تھے اسلئے
نبی اسرائیل کے بارہ فرقے بنے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ مین اُنکے چچا کے بیٹے لوط علیہ السلام بھی پیغمبر تھے حضرت سارہ
جو اسحاق علیہ السلام کی والدہ تھین وہ لوط علیہ السلام کی بہن تھین اُنکے بعد حضرت ایوب علیہ
السلام پیغمبر ہوئے پھر قوم مدین پر حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے اُنکی قوم نے اُنکی
تکذیب کی اور بجلی و زلزلہ کے عذاب سے سب ہلاک ہوئے اُنکے بعد موسی و ہارون علیہما السلام
دونون پیغمبر ہوئے ولید بن مصعب نام بادشاہ کے زمانہ مین کہ اُس کا لقب فرعون تھا اور اُن پر
توراۃ نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت یوشع علیہ السلام بن نون پیغمبر ہوئے اُنکے پیچھے حضرت
یونس علیہ السلام ہوئے اور یہ تین یا سات یا چالیس روز تک ماہی کے شکم مین رہے اور زندہ نکلے
اُنکے بعد داؤد علیہ السلام پیغمبر ہوئے وہ بادشاہ بھی تھے اور اُنپر زبور اتری ہے اُنکے پیچھے
اُنکے بیٹے سلیمان علیہ السلام اور وہ سارے جہان کے بادشاہ تھے جنون اور جانورون اور ہوا
پر بھی اُنکا حکم جاری تھا۔ اُنکے بعد حضرت ذکریا اور اُنکے پیچھے اُنکے بیٹے حضرت یحیے علیہما السلام
پیغمبر ہوئے اُنکے بعد حضرت عیسی علیہ السلام ہوئے اور اُن پر انجیل نازل ہوئی اُنکے بعد حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسند رسالت کو مزین فرمایا اُنپر قرآن مجید نازل ہوا اور
آپ ختم المرسلین قیامت تک ورسالت بین آپ کی پیغمبری رہیگی رسولون مین سے بعضون کا قرآن
مین ذکر اور بہتون کا نہین ہے سارے پیغمبر لغز انبی کے منظوم مین کعب لاحبار رضی اللہ عنہ سے
تیرہ پیغمبر ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوئے ہین آدم و شیث و ادریس و نوح و لوط و

اسمعیلؑ و یوسفؑ و ذکریا و عیسےٰؑ و حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ساتوان بیان حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی خصلتون او معجزات اور آپکی امت کی متابعت کرنے کے ذکر مین اور اسمین سات مرتبہ ہین پہلا مرتبہ آپکی خصائص کے بیان مین بہت سی آپکی وہ خاصتین ہین جو آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو نصیب نہین ہوئین اول جیساکہ آپکو سامنے سے دکھائی دیتا تھا ایسا ہی پیچھے سے بھی دکھائی دیتا تھا اہل اشارت نے کہا ہے کہ آپکا جسم مبارک روح مجسم بنا تھا یا شمع تھی کہ اسنے روشن دلونکی جماعت پر اپنا پرتو ڈالا تھا نظم

روی و غائب نہ ز تو ہیچ سوے	در نظرت ہست یکی پشت و روی
شمع و نور از تو رسد جمع را	پشتی و روی نبود شمع را

نظم اُردو

اس پہ ظاہر ہے جہان کہتے ہین سب جان اسکو	پشت اور رخ سے نظر آئے ہے یکسان اسکو
نور عالم مین کہان اُس کا نہین بتلاؤ	پشت و رو شمع کا ہوتا ہے کہین بتلاؤ

دوسرے بمقتضائے بشریت جب چشم مبارک کبھی خواب مین ہوتی دل مطالع اسرار و مشاہدہ انوار مین بیدار اور روح حاضر اللہ تعالی کی جناب مین ہوتی یہ حدیث شریف اس کی اشارہ کرتی ہے تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ[1] نظم

اے شاہ امین شہر یثرب	وے دُرّ ثمین بحر طس
بیدار ابیت عند ربی	ہشیار و لا ینام قلبی

نظم اُردو

بادشاہِ شہر یثرب آپ ہین	گوہر دریای طس آپ ہین
ہے ابیت عند ربی آب و نان	لا ینام قلبی ہے خواب گران

تیسرے آپکا سایہ زمین پر نہین پڑتا تھا اسلیئے کہ آپ نور تھے اور آپکی ذات کا نور آفتاب کے نور پر غالب تھا مولوی جامی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے مثنوی

سایہ ندیدست بر زمین ہیچ کس	نور بود سایۂ خورشید و بس

[1] ترجمہ سوتی ہین میری آنکھین اور نہین سوتا ہے میرا دل ۱۲

جانت ز آلایش تن پاک بود	سایہ نینداخت برین خاک ودود
عکس جمال تو نمود آفتاب	سایہ ز نور آمدہ زان در حجاب

مثنوی

تھا نہ سایہ اُس کا یہ مشہور ہے	سایۂ خورشید کیا ہے نور ہے
جان تھا آلایش تن سے وہ پاک	اسلیئے سایہ تھا بالائے خاک
نور خور اُس نور سے مغلوب تھا	سایہ اُس کا اس لئے محجوب تھا

چوتھے جو کوئی آپکے سامنے کہڑا ہوتا آپ اُس سے اونچے معلوم ہوتے اگرچہ وہ کتنا ہی بلند قد ہوتا پانچویں انگڑائی وجمائی آپکو کبھی نہیں آئی اس لئے کہ یہ چیزیں شیطان سے تعلق رکھتی ہیں اور جو اُس سے تعلق رکھتی ہیں وہ آپ سے بھاگتی ہیں چھٹے آپکے بدن مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی ساتویں آپکو کبھی احتلام نہوا اس لئے کہ شیطان کا کھیل ہے آٹھویں جس مرکب پر آپ سوار ہوتے وہ سب مرکبوں سے آگے رہتا تھا اگرچہ کیسا ہی بودا ہوتا نویں آپکے فضلات کو زمین نگل جاتی تھی کبھی کسی نے نہیں دیکھی دسویں حقتعالے نے آپکو سب سے زیادہ رفیع الشان عظیم البرہان بنایا اور تعریف لکہی گئی نیز آپکو عرش وکرسی بام سے زیادہ بلند کیا اور آپکے نام عالی مقام کو اپنے نام مبارک کے ساتھ ملایا یہ آیہ کریمہ اس مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

تیسرا مرتبہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کے بیان میں امت پر آپکی متابعت واجب ہے اور آپکی متابعت وپیروی یہ ہے کہ آدمی فرائض اور سنتیں اور آدریت وغیرہ تمامی اعمال صالح بجالاوے بلکہ اُنکو اپنا چلن وردیہ ٹھہرالے اور جمیع محرمات ومکروہات اور ساری بُرے کاموں سے اجتناب کرے اور اس خطاب کا مخاطب بنجاوے فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اللہ تعالے کے نزدیک بعد ایمان کے سب اعمال سے نماز بہت پیاری ہے اور وہ افضل اعمال ہے اس لئے پہلے اُسی کا بیان کرنا لازم ہے نماز کا بیان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ یعنی نماز خانہ دین کا ستون ہے جس نے نماز کو کھڑا نہ رکھا اُس نے خانہ دین کو خراب اور ویران

ترجمہ اور بلند کیا ہم نے تیرے لئے ذکر تیرا ۱۲ منہ ترجمہ پس میری تابعداری کرو دوست رکھے گا تمکو اللہ تعالے ۱۲ منہ ترجمہ

Marfat.com

کردیا۔ اور نماز کی شرطین اور اُس کے ارکان یہ مین اسلئے پہلے **نماز کی شرطون کا بیان** کیا جاتا ہے **پہلی شرط** وضو ہے اور دلیل اُس کی یہ آیت ہے اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اور طہارت کا حق اور اس کا کمال یہ ہے کہ اپنے ظاہر کو حکمی و حقیقی نجاست سے اور سارے اعضا کو گناہون سے اور دل کو برے اخلاق سے اور سر کو ماسوی اللہ سے پاک کرے اور یہ طہارت آدہی نماز ہے بموجب اس حدیث شریف کے اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی نماز اور اصل طہارت طینت کی پاکی ہے اسیواسطے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ظاہر کی طہارت مین مسامحت کرتے تہے اور باطن کی طہارت مین مبالغہ کرتی تہی ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعلین پہنے ہوئے نماز پڑہتے تہے جبرئیل علیہ السلام نے جوتے کی ناپاکی سے خبردار کیا آپنے پاے مبارک سے جوتا نکال دیا اور ویسیہی نماز مین مشغول رہے نئے سرے سے نماز نہ شروع کی لیکن ظاہر کی طہارت مین باطن کے منور کرنے کا اثر ہے چنانچہ کامل طہارت اور وضو کے بعد اس کی کیفیت آدمی کو معلوم ہوتی ہے

چون بیاری طہارت ظاہر	باطنت نیز حق کند طاہر
بیت اردو	
پاک کرلے اگر تن ظاہر	تیرا باطن بہی حق کرے طاہر

پس نمازی کو چاہیے کہ کبہی نماز کو ترک نکرے اور ہمیشہ باوضو رہے اگر اُس سے غیبت یا قہقہہ سرزد ہو وضو کرے اگرچہ نماز مین ہو اور مستحب ہے کہ ہر نماز کے لیے اُس کے وقت سے پہلے تازہ وضو کرے اور وضو کے برتن کو پانی سے بہرکر دوسری نماز کے وضو کے لیے رکہے اور وضو کو اچہی طرح کرے اور قبلہ کی طرف مُنہ رکہے اور غیر سے مدد نچاہے اور وضو کرنے مین دنیا کا کلام نکرے اور آنکہین کہولے رہے اور ہر عضو کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر دہووے اور بعد فراغ وضو کے بچا ہوا پانی کہڑے ہوکر پیوے اور داڑہی مین بعد وضو کے کنگہا کرے اور ایسے برتنون سے کہ ملائکہ اُنکے پاس نہین آتے وضو نکرے اور پانی اُڑانے مین اسراف

نماز کا ... تو دہو وے ... کو اور ہاتہونکو کہنیون تک اور چوتہائی سر کا مسح کرو اور پانوونکو ٹخنون تک

نکرے اور مُنہ و اعضاءِ وضو پر پانی سخت نہ مارے اور ہاتھون کو نہ جھٹکے اور مسواک پر
مواظبت کرے طول و عرض مین ہر نماز کے وقت جب وضو کرے اور قرآن پڑھنے کیوقت
اور جب بھوک یا خواب سے منہ کا مزہ بگڑ جاوے اور مسواک اراک یعنی جال کی ہو اور نجاست
کے پاک کرنے والی پانچ چیزین ہین اول پانی دوسرے خاک تیسرے ہوا چوتھے
آگ پانچوین سورج کی دھوپ مقتضاءِ عقل ہے کہ جس جگہ نجاست ظاہر ہو اُس کا دھونا
لازم ہے اور اُس کا اثر تجاوز کرے اعضا پر تو تمام بدن کا غسل اُس کے دفع کرنے کو چاہیے اس کا
جواب یہ ہے کہ حقتعالے نے اپنی حکمت کے تقاضے سے بندون کے حرج کے سبب سے اطراف
بدن کے غسل کو سارے بدن کی پاکی کا سبب بنا دیا ہے کہ حقتعالے نے باوجودیکہ بندے
سارے بدن کے غسل پر قادر ہین صرف اطراف کے غسل دینے کے باعث اپنے فضل و
رحمت سے اُنکو پاک کر دیا ہے اُس کی رحمت و کرم سے امید ہے کہ بندے کے باطن کو بھی کہ بندے
کو کسی طرح اُسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین ہے گناہون کی لوث سے پاک فرما دے اور وضو
مین چار اعضا کا دھونا مقرر فرمایا ہے اسمین بھی حکمتین ہین پہلی حکمت صرف ان چار اعضا پر
اکتفا کیا ہے اول منہ دھونا کہ فرمایا ہے فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ[1] اسلیئے ہے کہ سجدہ منہ کے بل ہوتا ہے
دوسرے ہاتھون کا دھونا کہ فرمایا ہے وَاَيْدِيَكُمْ اسواسطے ہے کہ سجدہ مین اعتماد ہاتھون
پر ہوتا ہے کہنیون تک اور دعا کے وقت کہ اُن سے مانگی جاتی ہے اُنکا پاک ہونا ضرور ہے
کہ وہ عطا کے مستحق ہون تیسرے پاؤن کا دھونا کہ فرمایا ہے وَاَرْجُلَكُمْ اس باعث سے
ہے کہ قیام اُنپر ہوتا ہے چوتھے سر کا مسح کرنا کہ فرمایا ہے وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ اُس سبب سے
ہے کہ سر ہی سے سجدہ ہوتا ہے اور اکتفا فقط مسح پر اسلیئے ہوا کہ سر منہ سے ملا ہوا ہے اور منہ دھویا
ہوا ہے اور سر کی فقط پیشانی سے سجدہ ہوتا ہے جو منہ کے ساتھ دھل چکی ہے دوسری
حکمت یہ ہے کہ روز قیامت غرامت یعنی شامت اعمال انہین چار اعضا کی طرف متوجہ ہوگی
اول منہ کے باب مین فرمایا ہے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ[2] دوسرے ہاتھون کے
بارہ مین فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ[3] تیسرے و چوتھے سر و پاے کے مقدمہ مین

[1] اس کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ [2] ترجمہ جس دن اُجلے ہونگے بعضے منہ اور کالے ہونگے بعضے منہ ۱۲ [3] ترجمہ پس وہ شخص کہ دیا جاوے

Marfat.com

فرمایا ہے یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ[۱] پس جب بندہ وضو کرتا ہے اور اول مُنہ دھوتا ہے بروردگار جل شانہ کے نظارہ جمال کے لائق و قابل ہو جاتا ہے کہ فرمایا ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[۲] اور جب ہاتھ دھوتا ہے اس لائق ہوجاتا ہے کہ نامہ اعمال اُسکے دہنے ہاتھ مین دیا جاوے جسکو فرمایا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ[۳] اور جب سر کا مسح کرتا ہے اس لائق ہوجاتا ہے کہ اس کے سر پر کرامت کا تاج اُٹھایا جاوے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُتَوَضِّیْ فِی الْجَنَّةِ یُتَوَّجُ بِتَاجِ الْکَرَامَةِ لَوِ اسْتَظَلَّ بِهٖ اَهْلُ الدُّنْیَا لَظَلَّ[۴] اور جب پاؤن دھوتا ہے پُلصراط پر لغزش کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے کہ فرمایا ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ[۵]

تیسری حکمت ریاض الانس مین لکھا ہے کہ گناہ چار قسم کے ہین رات کے اور دن کے اور پوشیدہ اور ظاہر اسلئے حق تعالے نے وضو مین ان چار عضو کا دہونا مقرر فرمایا کہ وضو کرنے سے چارون قسم کے گناہ معاف ہو جاوین **چوتہی حکمت** روضتہ العلما مین مرقوم ہے کہ آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے جب گناہ پر اقدام کیا تو ان چار اعضا سے کیا مُنہ سے درخت کی طرف متوجہ ہوئے پاؤن سے اُس کی طرف چلے ہاتھ سے میوہ توڑا اور پشیمانی و نہایت تحیر سے سر پر ہاتھ رکہکر کہڑے ہوئے حکم ہوا کہ اے آدم ان تینون اعضا کو جن سے مرتکب گناہ کا ہوا ہے دہو اور سر کو مسح کر کہ وہ مرتکب گناہ کا نہین ہوا مگر تہوڑا سا عذاب اُسپر اسلئے چاہیے کہ گنہگار کا جزو سی ہے **پانچوین حکمت** یہ ہے کہ مُنہ منتظر دیدار ہے اور ہاتھ نعیم بہشت کے پکڑنے کے امیدوار اور پاؤن اُسمین داخل ہونے کے خواستگار ہین اور ہوا و خواہش ان تینون کے سر مین ہے اسلئے اُنکا غسل اور اس کا مسح فرض ہوا تاکہ وضو کرنیسے اپنی خواہش حاصل کرنیکے لائق ہو جاوے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ اٹہو اور نماز ادا کرنے کے لئے وضو کرو اول پہنچون تک ہاتھ دھوؤ جو گناہ ہاتھون سے ہوئے ہین اول قطرہ گرنے کے ساتھہ ہی سب گر جاوینگے اور نابود ہو جاوینگے پہر کلی کرو اور ناک مین پانی دو کہ پہلے

---

[۱] ترجمہ پہچانے جاوینگے گنہگار اپنی پیشانیون سے پس پکڑے جاوینگے پیشانیون اور قدمون سے ۱۲ [۲] ترجمہ بعضے مُنہ اُسدن اپنے رب کی طرف دیکہتے ہونگے ۱۲ [۳] ترجمہ اما پس وہ شخص کہ دیا جاوے اُس کا نامہ اعمال اُس کے دہنے ہاتھ مین [۴] ترجمہ وضو کرنے والا جنت مین پہنایا جاویگا تاج کرامت کا اگر چاہین اہل دنیا اُس کے سایہ مین آنا تو آسکین ۱۲ [۵] ترجمہ اگر مدد کرو گے تم اللہ کی تو وہ مدد کریگا تمہاری اور ثابت رکہے گا تمہارے قدمون کو ۱۲

Marfat.com

قطرہ کے گرنے تہی مُنہ و زبان اور ناک کے سب گناہ دور ہو جاوین یہان تک کہ جب پانون
دہوؤگے سارے بدن کے گناہون سے پاک ہو جاؤگے جیسا کہ اپنی ماکے پیٹ سے پیدا
ہونے کے وقت پاک تہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بعد وضو کرنے کے
جبرئیل علیہ السلام سے وضو کا ثواب دریافت کیا انہون نے کہا کہ **اول** تمام گناہ ایسے گر جاتے
جیسے درختون پر سے سوکہے پتے **دوسرے** قیامت کے روز دہنے ہاتہہ مین نامہ اعمال دئے
جاوینگے **تیسرے** متوضی کا منہ حشر مین نورانی ہو گا **چوتھے** اُس کے قدم پلصراط پر نہین
پہسلنے کے **نقل ہے** کہ روز قیامت جب بندون کی نیکیون اور بدیون کے اعمالنامے تولے
جاوینگے ایک بندے کی بدیان نیکیون پر زیادہ ہونگی حق تعالے کا حکم ہو گا کہ وہ کپڑا جس سے
وضو کا پانی خشک کیا تہا نیکیون کے پلڑے مین رکہدو اُس کے رکہتے ہی حسنات اُس کے
سیئات پر غالب ہو جاوینگے اور یہ اُس بندے کی خلاصی و اختصاص کا سبب ہو گا اکثر
علمانے وضو کے پانی کا اثر بدن پر رہنے کو مستحب کہا ہے اور اعضا کے خشک کرنے کا امر نہین کیا
باوجود اس کے اُس پرانے کپڑے مین جس سے وضو کا پانی خشک کیا گیا یہ اثر پیدا ہوا تو جاننا
چاہیے کہ وضو کا ثواب کتنا ہے **منقول ہے** کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ وضو کے عمل کی ابتدا کب سے ہے آپنے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ
نے خطاب فرمایا کہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً[1] اور وہ فرشتون نے سُنا تو کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا
مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ[2] حق تعالی نے فرمایا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[3] اس سوال نادرست
سے فرشتے بہت پشیمان ہوئے اور اس قصور کے تدارک کیواسطے ہر روز تین گہڑی عرش
مجید کے طواف مین بکمال تضرع و زاری مشغول رہتے تہے اور حقتعالے کے غضب سے پناہ
مانگا کرتے تہے ایک مدت اُنکو اسی حال مین گزری آخر اللہ تعالے نے اُنپر رحم فرمایا اور ارشاد کیا
اَتُرِیْدُوْنَ مَغْفِرَتِیْ وَرِضْوَانِیْ[4] عرض کیا کہ ہان اے خداوند کریم ہمیں بخشش کر اور احسان
فرما حکم ہوا کہ اے ملائکہ عرش کے نیچے ایک نہر ہمنے جاری کی ہے اُس کے کنارے پر جاؤ اور

[1] ترجمہ میں زمین مین ایک نائب بنانیوالا ہون ۱۲ [2] ترجمہ آیا بناویگا تو اسمین ایسے شخص کو جو فساد کریگا اسمین اور خون گرا دیگا
[3] ترجمہ تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے ۱۲ [4] ترجمہ کیا چاہتے ہو تم ہماری بخشش اور رضامندی ۱۲

Marfat.com

تین بار پہنچون تک ہاتھ دہوو جب وہ یہ حکم بجالائے حکم ہوا تین بار کلی کرو پہر حکم ہوا تین بار ناک مین پانی دو پہر اسی طرح منہ اور ہاتھ تین تین بار دہونے کا حکم ہوا پہر ایکبار سر پر مسح کرنے کا پہر ٹخنون تک تین بار پاؤن دہونے کا اور وہ ہر ایک کام کو بموجب حکم کے بجالاتے تہے جب وضو تمام ہوا فرمایا کہ اب کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ بعد اس کے عرض کیا کہ خداوندا اس کا ثواب خاص ہے ہمارے ہی لئے یا اور کوئی بہی اس سعادت مین شریک ہوگا فرمایا کہ حضرت پیغمبر آخر زمان کی امت کا یہ عمل شعار ہوگا کہ وہ اکثر آلایش عصیان مین مبتلا ہونگے اور اس طہارت کے سبب سے انکی بخشش ہوا کریگی اس بیان کے بعد امام نے اس سائل سے فرمایا کہ یہ ہے ابتداء وضو کی اور وہ سائل حضرت خضر علیہ السلام تہے **روایت ہے** روضۃ العلما مین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپنے فرمایا کہ جب میرے والد حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک یادداشت جسمین تمام حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق اور طریقہ سنت کے مضامین کا خط تحریر فرما رہے تہے تو اسمین آپ نے یہ بہی لکہا کہ جب نماز فرض ہوئی تو حق تعالے کے حکم سے جبریل علیہ السلام میدان بطحی مین کہ مکہ کے قریب ہے ایک تخت پر واسطے تعلیم کرنے طریقہ وضو کے حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین نازل ہوئے اور آپکو تخت پر بٹہایا اور خود نیچے اتر کر اپنے پر سے زمین کہودی اور پانی نکالا اور عرض کیا کہ مین واسطے تعلیم وضو کے حاضر ہوا ہون جس طرح مین عمل کرون آپ دیکہئے اور پہر اسی طرح آپ بہی کیجیے پہر جبرئیل علیہ السلام نے اس پانی سے تین بار ہاتہ دہوئے اور کلی کی اور ناک مین پانی دیا تین تین بار پہر منہ دہویا اور دونون ہاتہ کہنیون تک تین تین بار پہر سر اور کانون کا مسح ایک ہی بار کے پانی سے کیا پہر ٹخنون تک پانون دہوئے تین بار پہر کہڑے ہوئے اور کہا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُهُ بِالْحَقِّ بَعَثَكَ پہر عرض کیا کہ جو کچہ مینے کیا وہی آپ بہی کیجیے اور جو کچہ مینے کہا وہی آپ کہئے حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹہے اور وضو کیا جس طرح جبرئیل علیہ السلام نے کیا تہا اور پڑہا آپنے جو کچہ انہون نے پڑہا تہا

سبحانک پاک ہے تو اے اللہ اور تیری ہی حمد بیان کرتا ہون میں گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر تو اور تجہ سے بخشش مانگتا ہون اور تیری طرف توبہ کرتا ہون

فقال یا محمد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر[1] یعنی حق تعالیٰ نے تیرے گذرے اور آیندہ کے گناہ بخشدیے اور جو شخص تیری اُمت مین سے اس طرح وضو کریگا اور یہ کلمہ پڑھے گا اُس کے گناہ بھی اللہ تعالےٰ بخشے گا اور دوزخ کی اگ اُسپر حرام کردیگا اور اُس کو بہشت کے درجات عطا فرمائیگا واللہ اعلم بالصواب دوسری شرط نماز کی شرطون مین سے کپڑون کی پاکی ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے وثیابک فطہر[2] اس لئے کہ کپڑے بدن سے متصل ہین بدن کا حکم رکھتے ہین اور محققون نے اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین کہ یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوآتکم وریشا ولباس التقوی ذلک خیر[3] کہا ہے کہ تقوی کا لباس طاعت و عبادت ہے کہ آدمی کا عیب اُس سے پوشیدہ ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تقوی کا لباس عفت ہے یا حیا یا خوف الٰہی یا التزام طریقہ خیر اور بحر الحقائق مین مسطور ہے کہ لباس دو طرح کا ہوتا ہے ایک لباس فتوی اور وہ موقوف ہے حکم شرح پر دوسرا لباس تقوی اور وہ متعلق ہے بحکم حقیقت لباس فتوی بدن فائدہ بخشتا ہے کہ آدمی کا ننگا پن اُس سے ڈہانکا جاتا ہے اور تقوی کے لباس سے دل و روح و سر خفی بہرہ مند ہوتے ہین سو دل کا بہرہ اُس سے صداقت ہے مولا کی طلب مین اور دنیا کی طمع کا ننگا پن اُس سے ڈہانکا جاتا ہے اور خط روح اُس سے حق تعالے کی محبت ہے اور سواہ غیر اللہ مستور ہوتا ہے اور نصیب سر اُس سے لقای حق تعالے کے انوار کا شہود ہے اور رویت ماسوی کا عورت اُس سے پوشیدہ کیا جاتا ہے اور حصہ خفی اُس سے لقاے حق ہے ہویت حق اور اُس سے چھپایا جاتا ہے ستر ہویت خلق یعنے کل تعینات مضمحل و متلاشی ہوجاتے ہین اور سیر موجودات متکثرہ سے کہنچکر حجاب مین آجاتا ہے اور سیر لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار[4] وحدت جباری و قہاری کے عرفہ پر جلوہ گر ہوتا ہے نظم

مالک الملک اوست او خود مالک ست کل شیء ما خلا اللہ باطل مالک آمد ہیش و جنش ہست و نیست		غیر ذاتش کل شیء ہالک ست ان فضل اللہ غیم ہاطل ہستی انار نیستی خود طرفہ ایست	سیف ... بہت ... ل

[1] ترجمہ پس کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشدیئے اللہ تعالیٰ نے تیرے پہلے اور پچھلے سب گناہ ۱۲ [2] ترجمہ اور اپنے کپڑے پاک کر ۱۲ [3] ترجمہ اے آدم کی اولاد تحقیق نازل کیا ہم نے تم پر لباس جو ڈھانکتا ہے تمہارے ننگے بدن کو اور تمہاری عزت اور لباس پرہیزگاری کا اس سے بہتر ہے ۱۲ [4] ترجمہ کس کے لئے ہے آج ملک اللہ اکیلے قہار کے لئے ہے ۱۲

نظم اردو

ہو اُسی کا ملک اور مالک ہے وہ — ہو جو یہان اُس کے سوا مالک ہو وہ
جو کہ ہو اُس کے سوا باطل ہے یہان — سب ہین ناقص اور وہی کامل ہو یہان
نیستی بجز اُس کے ہے سب کو نصیب — نیستی مین ہو یہ ہستی بہی عجیب

تیسری شرط نماز کی طہارت مکان ہے اور طہارت مکان طہارت ثوب پر مبنی ہے بسبب متصل ہونے بدن کے پس جس زمین پر نجاست پہنچے اور آفتاب کی دہوپ سے خشک ہوگئی اُس زمین پر نماز درست ہے بموجب اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذَکٰوۃُ الْاَرْضِ یُبْسُھَا لیکن تیمم ایسی زمین پر جائز نہین ہے اس لئے کہ زمین نماز کے باب مین جامہ کا حکم رکہتی ہے اور تیمم کے باب مین پانی کا اگر کپڑے پر نجاست قلیل لگی ہو نماز اُس سے جائز ہے اور پانی مین قلیل نجاست ہو تو اُس سے وضو درست نہین ہے اگر زمین ناپاک پر کپڑا بچہا کر نماز پڑہے جائز ہے لیکن کپڑا ایسا باریک ہو کہ اُس کے نیچے سے نجاست دکہائی دیتی ہو تو ایسے کپڑے پر نماز جائز نہین ہو حکمت طہارت مکان مین ایک یہ ہو کہ حقتعالی نہین چاہتا کہ روے پاک جو پانی سے دُہلا ہوا ہے وہ زمین ناپاک پر رکہا جاوے اسلیئے کہ طاہر کا نزول مُلوث پر حکمت کے خلاف ہے اسی لئے حضرت جلال احدیت کہ پاکی حقیقی و تقدس ذاتی اُس کیواسطے مسلم ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ وَّیُحِبُّ الطَّیِّبَ ایسے دل پر کہ کدورات الورث اُغدات ماسوے سے آلودہ و ناپاک ہو نزول رحمت نہین فرمایا۔ نکتہ جو صورت کہ حقتعالے نے خاک سے بنائی ہے باوجودیکہ وہ اُس کے منظور نظر نہین ہے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ پہر بہی روا نہین رکہتا کہ اُس صورت کو خاک آلودہ و ناپاک پر رکہے باوجودیکہ وہ خاک اُس کی اصل ہے کہ فرمایا ہے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ پس کیونکر روا رکہے کہ دل جو اُس کی نظر رحمت کا منظور ہے وہ دنیاے خسیسہ و مبغوضہ پر مبتلا و شیفتہ ہو کہ فرمایا ہے اَلدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اہل اشارت نے لباس و تن و مکان کی طہارت کی حکمت اس طرح رقم فرمائی ہے کہ اللہ تعالے نے بندہ کو تین طہارتون کا حکم فرمایا ہے اور تین طہارتین اپنی ذات پاک کی طرف منسوب

۱؎ ترجمہ بیشک اللہ تعالی پاک ہو اور دوست رکہتا ہو پاک کو ۱۲ ۲؎ ترجمہ تحقیق اللہ تعالی تمہاری صورتونکی طرف نہین دیکہتا ہے ۱۲ ۳؎ ترجمہ اُس سے بنایا ہے ہمنے تمکو ۱۲ ۴؎ ترجمہ دنیا سر ہے سب گناہون کا ۱۲

Marfat.com

فرمائین ہین اول طہارت تن ظاہری جو بندہ کو فرمائی فاغسلوا وجوھکم[1] اور باطنی جو اپنی طرف منسوب فرمائی ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین[2] ٥ دوسرے تطہیر لباس کہ بندہ کو فرمائی و ثیابک فطہر[3] اور تطہیر لابس کی نسبت اپنی جانب فرمائی من ستر عورۃ من المسلمین ستر اللہ عورتہ یوم القیمۃ[4] تیسرے مکان کی پاکی کا بندہ کو حکم کیا اور شکم کی پاکی اپنے فضل وکرم کی حوالہ کی کہ فرمایا واسجد واقترب[5] گویا کہ حق تعالی یون فرماتا ہے کہ اے بندے جب تونے باوجود عجز و قصور اور موانع کثیرہ اپنے تن ولباس ومکان کو پاک کیا ہم کہ خدا ہین باوجود قدرت کے تیرے باطن کو عصیان کی نجاست اور خطا و نسیان کے میل سے کیون نہ پاک کردین اور تجکو اپنی رحمت ومغفرت کا مستوجب کیون نہ بناوین چوتھی شرط نماز کی شرطون مین سے ستر عورت ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد[6] اس آیہ شریفہ مین اخذ زینت ستر عورت کا ڈہانکنا مراد ہے اور ستر عورت واجب ہے اسلئے کہ جن اعضا کا دیکہنا مکروہ ہے انکا ڈہانکنا لازم ہے کہ جو بدنما ہے وہ پردہ مین رہے اور جو خوشنما ہے وہ کہلا رہے اور عورت کا کہلنا نماز مین مفسد نماز ہے جن اعضا کا ڈہانکنا فرض ہے اگر انمین سے کسی عضو کی چوتہائی نماز مین کہل جائے گی تو نماز فاسد ہوجائیگی نکتہ ستر عورت کی حکمت کا یہ ہے کہ حقتعالے نے یہان معیوبات کے ڈہانکنے کا مومنون کو حکم فرمایا ہے اُسکے فضل وکرم سے اُمید ہے کہ قیامت کے روز بہی ہمارے عصیان وزلات کو ظاہر نکرے اور ہماری پردہ پوشی فرماوے کہ وہ ستار ہے منقول ہے کہ حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ماعز نام ایک مرد تہا ناگاہ اُس سے زنا واقع ہوا حضرت سرور کائنات کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مینے زنا کیا ہے حد شرع شریف مجہپر جاری کیجئے کہ گناہ سے پاک ہوجاؤن آپنے اُس کی طرف سے منہ پہیر لیا جب کئی بار آپنے منہ پہیرا اور وہ باز نہ آیا اور کہے گیا آخر اُس کے رجم کرنے کا حکم دیا اور حد شرع اُس پر جاری ہوگئی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اُس کو خواب مین دیکہا کہ بہشت مین پہرتا ہے

[1] اس کا ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ [2] ترجمہ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے توبہ کرنے والون کو اور دوست رکہتا ہے پاک رہنے والون کو ۱۲ [3] ترجمہ اوپر گذرا ۱۲ [4] جس نے ڈہانکا کسی ننگے مسلمان کے ستر کو ڈہانکے گا اللہ تعالے اُس کا ستر قیامت کو
[5] ترجمہ سجدہ کر اور نزدیکی چاہ ۱۲ [6] ترجمہ اے اولاد آدم کی پکڑو زینت ہر مسجد کے پاس ۱۲

Marfat.com

مگر چہرہ اُس کا زرد ہے پوچھا کہ کیا حال ہے اُس نے کہا کہ حکم شرع کے انقیاد کے سبب سے یہ بہت کی دولت میسر ہوئی پوچھا کہ زرد روئی کس سبب سے ہے کہا مجھ پر عتاب ہوا ہے کہ ہمنے اپنے فضل وکرم سے تیرا امر پوشیدہ رکہا تو نے کیون آشکارا کیا یہان سے معلوم ہوا کہ بندہ پر بندی کی شفقت سے اُس کی مہربانی زیادہ ہے کہ بندہ کبہی اپنے پردہ کو پہاڑتا ہے اور اُس کا لطف کسی کا پردہ کبہی نہین پہاڑتا نہ دنیا مین نہ عقبے مین **حکایت** ایکدفع بنی اسرائیل مین قحط عظیم واقع ہوا موسی علیہ السلام اپنی قوم سمیت ساتہہ دعاے باران کے لیے باہر نکلے مینہ برسا ہرچند کہ کچہ اثر نہ ظاہر ہوا غرض کئی بار دعا کی آخر موسے علیہ السلام کو الہام ہوا کہ اس قوم مین ایک سخن چین ہے کہ لوگونکی پردہ دری کرتا ہے اُس کی شامت سے اس بلا مین مبتلا ہوے ہو جبتک اُس کو نہین نکالینگے یہ بلا نہین ٹلنے کی موسے علیہ السلام نے عرض کیا کہ خداوندا اُس کو تبلادے کہ ہم اُس کو نکالدین حکم ہوا کہ تمکو پردہ دری سے منع کرتا ہون اور مین خود اُس کام کو کرون موسے علیہ السلام نے عرض کی کہ بارخدایا تو خود اُسکو دفع کر کہ ہمپر سے یہ بلاے سخت دفع ہو خطاب ہوا کہ کل اُس کا جنازہ حاضر ہوگا دوسرے دن کئی جنازے حاضر ہوئے ناکوئی نجانے کہ تمام کا جنازہ کونسا ہے رباعی

ای آنکہ بہ لطف وکرم وستاری — پوشی گنہ بروی عاصی ناری
در تبکدہ کافران زنانگ برند — گر پردہ زردی کار ما برداری

قطعہ

اُس کا لطف عمیم وستاری — ہے گنہ پوش مجرم ناری
گر ہمارا وہ کہولدیوے راز — ننگ کفار اپنی ہو خواری

مروی ہے کہ بروز قیامت تمام خلائق اولین وآخرین کو جب اُنکے گناہونکی اطلاع ہوگی اُسوقت ایک بندہ گناہونکی نہایت خجالت کے سبب سے سر جُہکائے ہوئے کمال ندامت سے روتا ہوگا اللہ تعالی فرمائیگا کیون روتا ہے اور سر اوپر نہین کرتا عرض کریگا الہی تجہہ سے حیا کرتا ہون اور شرمساری سے سر اوپر کو نہین اُٹھا سکتا ہون حقتعالے فرمائیگا جب تو نے یہ گناہ کئے تہے تو ہنستا تہا اور بالکل شرم نہین کرتا تہا اُسوقت تو ہم نے تیری پردہ دری کی ہی نہین اور اب کہ روتا ہے اور خجالت سے منہ اوپر کو نہین کرتا کیونکر تجہے رسوا کرینگے اور کب تیرے قصور ظاہر کرینگے رباعی

Marfat.com

از بندہ نیامدہ است مطلق نیکی با بندہ و تو خدا سزا وار این ست	در حق شدہ ہر زمان تحقق نیکے گز بندہ بدی آید واز حق نیکے

رباعی

بندہ سے نہین ہوتی ہے مطلق نیکی رحمت پہ نظر کہہ نہ گناہون پہ مرے	اور حق سے ہمیشہ ہے تحق نیکے بندہ تو بدی کرتا ہے اور حق نیکی

پانچوین شرط نماز کی شرطون مین سے نماز کا وقت ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ رات دن مین پانچ نمازین فرض ہین اور انکے پانچ وقت معین ہین اور اندازہ وقتون کا فقہہ کی کتابونمین مذکور ہے لیکن پانچوقت کے معین کرنے کی سات وجہ یہان بیان ہوتی ہین **پہلی وجہ** جب حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک وجود مین آیا اسوقت وہ منازل ومقامات کے طے کرنے مین مصروف تہا اللہ تعالے نے اُسپر اپنی عنایات کی نظرین پانچوقت مقرر ومعین فرمائین اور پانچ وقتون نوازش سے اسکو مخصوص کیا اور اُس نور نے پانچ بار سجدہ شکر ادا کیا اس لئے پانچ سجدون کی جگہ پانچ نمازین اُسپر اور اُس کی اُمت پر فرض ہوئین پس جو کوئی یہ پانچ نمازین ان پانچ وقتون مین بجالا ویگا اُن نظرات رحمت کا مستحق ہوگا **دوسری وجہ** اخبار صحیح مین آیا ہے کہ یہ پانچ نمازین پانچ پیغمبرون نے اِن پانچون وقتون مین پڑہی ہین اور انکے سبب سے وہ پانچ دولتون کے ساتہہ مشرف ہوئے ہین اس لئے یہ پانچون نمازین اس امت مرحومہ پر فرض ہوئین ہین کہ یہ اُمت اُن پانچون نمازون کو ادا کرکے اُن پانچون دولتون پر فائز ہو اور اُن پانچون پیغمبرون کے مراتب کے مجموعی سے نصیب انکو حاصل ہو صبح کی نماز حضرت آدم علے نبینا وعلیہ السلام کی یادگار ہے جب وہ بہشت سے دنیا مین آئے اور رات ہوئی تو بہت گہبرائے کہ جنت مین کبہی رات اور ایسی تاریکی نہ دیکہی تہی جانا کہ یہ ظلمت میرے گناہ کی شامت سے واقع ہوئی تہی رات بہر روتے رہے اور دعا واستغفار کرتے رہے جب صبح ہوئی تو انکی تسکین ہوئی اور اندوہ دل سے کم ہوا اور رات کے جانے اور دن کے آنے اِن دونون نعمتون کے شکرانہ مین یہ دو رکعت نماز ادا کی حقتعالے

ف ترجمہ قائم کرو نماز کو دن ڈہلے یعنی ظہر وعصر اور رات گے یعنے مغرب وعشا اور قرآن فجر ۱۲

Marfat.com

نے یہ دو رکعت نماز صبح اس اہتمام جو یہ پر فرض فرمائی ان دو نعمتوں کے شکرانہ مین ایک تاریکی کفر کا
دور ہونا دوسرے نور ایمان کا حاصل ہونا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ظہر کی نماز حضرت ابراہیم علی
نبینا وعلیہ السلام کی سنت ہے انکو چار نعمتین بزرگ عطا ہوئین جنکے شکرانہ مین اُنہوں نے یہ چار رکعتین
ادا کین اول نعمت خلت۱ دوسری نعمت آتش نمرود سے نجات پانا تیسری نعمت سلامتی دور کرنی ۱
کے ساتھہ واپس آنا حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا بادشاہ ظالم کے پاس سے چوتھی نعمت اسمعیل علیہ السلام
کے فدا کرنے کا امر اور انکی نجات ذبح ہونے سے اور جسوقت یہ واقع ہوا عین ظہر کا وقت تھا حق تعالے
نے بمقتضاے مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ اسوقت مین یہ چار رکعت نماز ظہر کی اس اُمت پر فرض فرمائی۔ کہ
اس کے ادا کرنے والے کو چار کرامتین عطا ہوتی ہین اول آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھل جاتے
ہین کہ دعا اُس کی اوپر جاوے اور قبولیت کا درجہ پاوے دوسرے رحمت کے دروازے اُس پر
کھلتے ہین اور اس قدر رحمت اُس پر برستی ہے کہ وہ اسمین غرق ہو جاتا ہے تیسرے صبح کی نماز کے
بعد سے ظہر تک جو گناہ اُس سے ہوئے ہین اُن سے پاک ہو جاتا ہے چوتھے عصر کی نماز سے پہلے
مرے تو درجہ شہادت پاتا ہے عصر کی نماز حضرت یونس علی نبینا وعلیہ السلام کا طریقہ ہے
جب انہوں نے چار ظلمتوں سے خلاصی پائی ایک ظلمت گناہ کی دوسری دریا کی۔ تیسری رات کی
چوتھی شکم ماہی کی تو اُس کی شکر گزاری مین یہ چار رکعتین اُسوقت ادا کین حق تعالی نے قبول فرمائین
اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر انکو فرض کر دیا اور ان رکعت
کے مقابلہ مین چار انعام کا وعدہ فرمایا اول ابلیس اور اُس کے مددگاروں سے امن دوسرے
اللہ تعالی کی پناہ عصمت مین آنا تیسرے عطای تاج کرامت قیامت کے روز چوتھے ظہر کی
عصر تک کے گناہ ہونیکا بخشا جانا مغرب کی نماز حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کا مسلک ہے جب
سنا انہوں نے کہ نصاری مجکو ثالث ثلاثہ کہتے یعنے تیسرا تین مین کا تو انکے جھٹلانے کو اور اپنی توضیح
کے اظہار کے لئے یہ تین رکعتین شام کے وقت پڑھین پہلی رکعت اپنی بندگی کے اظہار کے لئے
دوسری رکعت اپنی والدہ کی بندگی کی تصدیق کیواسطے تیسرے رکعت خداتعالی کی توحید کے
اظہار کے باعث حضرت حق سبحانہ عزاسمہ کو یہ معاملہ اُنکا پسند آیا اور تین رکعتین اس وقت مین اس

لگانا، حمد کرنا، مشہور کرنا

۱ ترجمہ اور شکر ہے اللہ تعالی کا اسپر ۲ ترجمہ یہ مذہب ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا ۱۲

Marfat.com

امت پر فرض فرمائین اور تین کرامتون کے ساتھ اس امت کو مخصوص فرمایا اول اُس سال مین حج و
عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب کا عطا ہونا دوسرے فرشتون کو حکم دیا کہ بہشت مین اس نماز
کے پڑہنے والے کے درجے بلند کرین تیسرے عصر سے مغرب تک کے گناہون کی معافی اور
عشا تک مرے تو شہادت کا درجہ پانا عشا کی نماز حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام
کا ورد ہے کہ انکو سفر مین چار طرح کے رنج والم پیش آئے تھے اول راہ کا بہولنا اندہیری رات مین
دوسرے مینہ برسنا اور بجلی کا متواتر چمکنا تیسرے بہیڑیون کا ریوڑ پر حملہ کرنا چوتھے
انکی زوجہ پر دردِ زہ کی شدت جب نور معرفت آلہی مشاہدہ کیا کہ فرمایا ان آنست نارًا اور
خطاب کلمہ توحید کا سنا انی انا اللہ لا الہ الا انا اور چارون طرح کے غم انکے دل سے ست گئے اسکے
شکرانہ مین اسوقت یہ چار رکعت نماز بجالائے حق تعالی ان سے راضی ہوا اور یہ چار رکعتین
اُسوقت مین اس امت پر فرض فرمائین اور ان چار دولتون سے انکو مشرف کیا اول ہر رکعت
کے بدلے ساٹھہ بردون کی آزادی کا ثواب جو اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہون عطا ہوتا
ہے دوسرے مغرب سے عشا تک کے گناہ نابود ہوجاتے ہین تیسرے آتش دوزخ
سے نجات ہوتی ہے چوتھے صبح تک مرے تو شہید ہوتا ہے پس جو شخص ان پانچون نمازون
کو ادا کرتا ہے انکا پورا ثواب اسکو نصیب ہوتا ہے اور یہ انبیا علے نبینا و علیہم السلام اُس کے
تحفے ہوتے ہین و باللہ التوفیق تیسری وجہ یہ ہے پہلی امتون پر پچاس وقت کی نماز
فرض تہی اسی کے مطابق شب معراج مین اس امت پر مقرر ہوئی تہی حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے انکا دسوان حصہ باقی رہا اور صرف پانچ وقت کی
نماز اس امت پر فرض ہوئی جو کوئی اُسکو ادا کرے مقتضائے آیہ شریفہ من جاء بالحسنۃ
فلہ عشر امثالھا پچاس وقت کی نماز کا ثواب پاوے چوتہی وجہ یہ کہ مروی ہے کعبہ
پانچ پہاڑون کے پتہرون سے بنایا گیا ہے طور سینا و طور زیتا و کوہ لبنان و کوہ جودی
و کوہ حرا اسلئے پانچ نمازین فرض ہوئین ہین کہ جو کوئی رات دن مین پانچ بار اُس خانہ کعبہ کی طرف
نماز پڑہے گا جو ان پانچ پہاڑون کے پتہرون سے مبنی ہے حق تعالی جلشانہ انہین پانچ پہاڑون

ف ترجمہ بیشک مینے دیکہی ہے آگ ۱۲ ف ترجمہ تحقیق مین ہون معبود نہین کوئی معبود مگر مین ۱۲ ف ترجمہ جس نے کی ایک نیکی پس اس کے

کے وزن کی برابر ثواب اُسکو عطا فرمائیگا **پانچوین وجہ** یہ کہ قبلہ پانچ ہین چنانچہ انکی تفصیل نماز کی چھٹی شرط مین کہ استقبال قبلہ ہے انشاء اللہ تعالی بیان ہوگی اس سبب سے نمازین بھی پانچ وقت کی فرض ہوئین **چھٹی وجہ** یہ کہ اسلام کے ارکان پانچ ہین کہ فرمایا ہے بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ پس اس مناسبت کے باعث نمازین بھی پانچ ہی مقرر فرمائین کہ نماز کی بلندی شان پر دال ہون کہ فرمایا ہے **ساتوین وجہ** یہ کہ جہات یعنی اطراف عالم چھہ ہین اُنہین سے ایک جہت اوپر کی ہے کہ حضرت رب العزت جل جلالہ سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ یعنی بالقدرت لا بالمکان یعنی اوپر ہے اپنی قدرت سے نہ مکان مین ہونے کے سبب سے اور **دوسری** جہت دہنی طرف کے نفس کے ہاتھہ مین ہے **تیسری** بائین طرف کی ہوا کی جنگل مین ہے **چوتھے** سامنے کے شیطانون کے قبضہ مین ہے **پانچوین** پیچھے کی جہت دنیا کے ساتھہ وابستہ ہے **چھٹے** نیچے کی سمت منسوب ہے عفاریت سے سوائے اوپر کے کہ قدرت حق سبحانہ وتعالی ہے ۔ دہنی سمت سے نفس شہوات کی طرف بلاتا ہے اور بائین سے ہوا گناہون کی جانب اور سامنے سے شیطان ترک دین کی سمت کھینچتا ہے اور پیچھے سے دنیا نقصان آخرت کیجانب مائل کرتی ہے نیچے سے عفریت گمراہی و بدعت کیجانب گھسیٹتے ہین صرف حقتعالی جنت و مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور یہ سب دوزخ کی طرف جیسا کہ فرمایا ہے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اسواسطے یہ پانچ نمازین فرض کین کہ جب بندہ پانچ وقت مین یہ پانچ نمازین ادا کریگا یہ نمازین پانچون سمت سے اُس کی نگہبانی کرینگی اس لئے کہ اکثر فساد دین و قطع راہ یقین انہین پانچون طرفون سے ظہور مین آتا ہے اور قلعہ دل و شہرستان وجود پر انہین اطراف سے حملہ ہوتا ہے پس حق تعالی فرماتا ہے اے بندے باوجود ضعف بشریت جب اپنے قصر وجود کے ان پانچون چوکیدارون سے تو محافظت کریگا ہم اوپر کی جہت سے باوجود کمال قدرت کے کیونکر نہ محافظت کرینگے پس اس عمل سے ہر شش جہت سے تو محفوظ رہیگا اور کسی طرف سے کوئی بلا تجکو نہ آویگی بلکہ ہر ساعت تیرے وجود کے درخت کو مکرمت و لطف کے سحاب سے ہم سیراب رکھینگے ۔

ﻟﻪ ترجمہ جڑ دین اسلام کی پانچ چیز ہین ١٢ ﻟﻪ نماز معراج ہر مومن کی ١٢ ﻟﻪ اور وہ قاہر و بلند ہے اپنے بندون پر ١٢ ﻟﻪ یہ لوگ بلاتے ہین آگ کیطرف

چھٹی شرط نماز کی شرطون مین سے استقبال قبلہ کا ہے بموجب قول اللہ تعالے کے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ[1] واضح ہو کہ بندہ مامور ہے اپنے رب ہونے کی خدمت و عبادت کے لئے اور ضرور ہے اُسکو اُسکے جناب اقدس کی طرف توجہ کرنی اگرچہ حق سبحانہ جہت و سمت سے منزہ ہے لیکن بندہ زمان اور مکان کی قید مین مقید ہے اُسکو ایک جہت کیجانب توجہ بغیر چارہ نہین ہے کہ حق تعالی کو اُس سمت سے بہ نسبت اور طرفون کے کچھ خصوصیت ہو اور عارفون نے کہا ہے کہ قبلہ پانچ ہین - بیت المقدس و کعبہ و بیت المعمور و عرش و حضرت جلال احدیت بیت المقدس پہلی امتون کا قبلہ ہے اور کعبہ شریف اس امت مرحومہ کا قبلہ ہے - اور بیت المعمور فرشتون کا قبلہ ہے اور عرش حاملان عرش اور خواص ملائکہ کا قبلہ ہے اور حضرت خداوند تعالے عارفون کا قبلہ ہے کہ اُنکا ظاہر خدمت مین شاغل اور باطن اُنکا محبت کی طرف مائل قبلہ ظاہری اُنکا بیت الحرام ہے اور قبلہ باطنی حضرت ملک العلام **منقول ہے** بعضی بزرگون سے ندائے ہاتف جو کعبہ کو دی اور اُنہون نے سنی کہ اے کعبہ آب و خاک اور اے خانہ سنگ و گل دوستون صاحبدل کے رستے مین سے علیحدہ ہو جا کہ جو تیرے واسطے آیا ہے وہ تیرے گرد طواف کریگا اور جو ہمارے لئے آیا ہے وہ ہماری قربت کے بساط پر بیٹھیگا اے کعبہ تو آب و گل سے بنا ہے بدن تیری طرف منہ کرتے ہین اور دل ہمارے نظرگاہ ہے اُسکو ہمارے لئے چھوڑ دے کہ اُس کے قبلہ ہم ہین - علما قدس اللہ ارواحہم نے کہا ہے کہ منہ کا پھیرنا کعبہ کی جہت سے بغیر عذر کے ایک رکن کے قدر مفسد نماز ہے اور عارف قدس اللہ اسرارہم کہتے ہین کہ حق سے دل کا منصرف کرنا ایک طرفۃ العین بے عذر و با عذر ہر حال مین محبط یعنے کہونے والا ایمان کا ہے كُلُّ ذَنْبٍ لَكَ مَغْفُورٌ سِوَى الْإِعْرَاضِ عَنِّي[2] اور حکمت قبلہ کے معین کرنے مین یہ ہے کہ جبتک سب اطراف سے منہ کو نہ پھیریگا کعبہ کیجانب لا نہ سکیگا اسی طرح جبتک غیر حق سے دل کو بالکل نہ پھیریگا حق کی جانب دل نہین لگا سکتا -

توانگہ زو خبر یابی کہ از خود بیخبر گردی	توانگہ روی او بینی کہ از خود در وبگذرانی
ازین معنی حقیقت مین نظر بر ہر چہ اندازی	ہمہ نور خدا بینی نہ بیند صورت فانی

[1] ترجمہ یس پہیر لے اپنے منہ کو مسجد حرام کی سمت کو [2] سارے گناہ تیرے بخشنے کے قابل ہین سوا منہ پہیرنے ہم سے کہ یہ قابل بخشش نہین ہے

قطعه

خودی سے بے خبر ہووے تو اُس کی ہو خبر تجکو شجر فانی کی صورت نور باقی دیکھے تو ہمین	نہ تو اپنے تئین دیکھے تو آوے وہ نظر تجکو کھلے گر آنکھہ دل کی اور ملے نور بصر تجکو

اور عاشق کہتے ہین کہ ہر چیز کا قبلہ ہے ظاہر یا باطن مین مگر عشق ہر قبلہ کا مٹانے والا ہے اس لئے کہ روے عاشق اُس کی طرف ہے جو جہت سے پاک ہے رباعی

چون قبلہ بجز جمال محبوب نبود عاشق بہر آن قبلہ کہ می آرد روی	عشق آمد و محو کرد ہر قبلہ کہ بود از شش جہتش تافتہ انوار شہود

قطعه

قبلہ ہو عشق مین یہ روش خوب ہی نہین ہر شش جہت مین قبلہ عشاق کیون نہو	یہان قبلہ غیر جلوۂ محبوب ہی نہین جب سمت یار سے کوئی منسوب ہی نہین

قُل لِلّٰہِ المَشرِقُ وَالمَغرِبُ فَاَینَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجہُ اللّٰہِ برین تقدیر اگر عاشق کو یہ مدعا بتکدہ مین حاصل ہے تو اُس کے لئے وہ بتکدہ کب ہے وہان آدم قبلہ تہا اور حق مسجود تہا یہان بت قبلہ ہے اور حق معبود عاشق شاہدہ جمال محبوب کے وقت بت اور آدم او کنشت وحرم مین فرق نہین کرسکتا

کعبہ و بتخانہ حجابند و بس قبلہ بدل گشت درین رہ مرا	این دو نخواہم رخ دلدار کو خیز بگو قبلہ کفار + کو

قطعه

چاہتا ہو جو رخ دلدار کو دیر و کعبہ سے اُسے کیا کام ہے	دیکھے وہ ہر چیز مین دیدار کو دیکھتا ہر شے مین ہو جو یار کو

جب خطاب مستطاب قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ پہنچا مکہ کے بت ظہور نور حق کی لذت بشارت سے منہ کے بل زمین پر گر پڑے وَخَرُّوا لَہٗ سُجَّدًا رباعی

تا قبلۂ عشاق جہان روی تو شد رہبان چو سر زلف چلیپای تو دید	روی بت و بتگران سوی تو شد انگشت بر آورد و یکی گوی تو شد

سلہ کہہ اللہ کیلئے ہے مشرق اور مغرب پس جدھر کو منہ پہیرو تم ادھر ہے منہ اللہ تعالی کا ۱۲ سلہ کہہ آیا حق جاتا رہا باطل ۱۲ سلہ اور اگر پڑے اُس کے

رُباعی

جیسے کہ ہوا قبلۂ عشاق جہان تو	ہر ننگر و ہر بت کا ہوا قبلۂ جان تو
رُہبان نے سرِ زلف چلیپا کو ترے دیکھ	پڑھ کلمہ لیا تیرا ہوا اُس پہ عیان تو

ساتوین شرط نماز کی شرطون مین سے نیت ہے بموجب اس حدیث حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۝ اصل عمل مین اخلاص ہے چنانچہ حجت الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ عمل بغیر نیت کے رنج ہی اور نیت بغیر اخلاص کے ریا ہی اور اخلاص بدون صدق کے ناچیز ہے حکمت نیت شرط کرنے مین یہ ہی کہ نماز کے افعال بغیر نیت کے عادت کا احتمال رکھتے ہین اور نیز عبادت کا پس جبتک عبادت کی نیت نہو عبادت مین محسوب نہین ہو سکتی اور نیت مین افضل یہ ہی کہ نماز کے شروع سے نیت ملی ہوئی ہو اگر نماز کے شروع سے نیت متاخر ہو گی اکثر علماء کے نزدیک وہ نیت ناجائز ہی لیکن کرخی سے مروی ہی کہ انہون نے روزے کی نیت پر قیاس کر کے نماز کی نیت کی تاخیر کو بھی جائز کہا ہے شروع سے رکوع کے وقت تک اور انکے بعض تابعین نے قومہ تک اور بعضون نے قعود تک لیکن اگر کسی شخص نے عین وضو مین نماز کی نیت کی مثلاً ظہر کے بعد اُس کے ایسے کار مین مصروف ہوا جو نماز کی منافی ہے اُس کے بعد اُسی نیت پر بغیر تجدید نیت کے نماز شروع کی تو اُس کی نماز اُسی نیت اول پر جائز ہے نکتہ اگر بندہ اول عمر سے موت کی نزدیکی تک دل وجان سے دریاے توحید وایمان مین غرق رہا ناگاہ اجل اُس کی آگئی اور بسبب طلاطم امواج محن وفتن تجدید کلمہ شہادت کی مجال نپائی یا اسیر مرگ مفاجات واقع ہوئی ایمان اُس کا درست ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کامل ہے یہی مسئلہ کسی شخص نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا فرمایا کہ عقد عبودیت ومحبت حضرت ربوبیت کا قیاس عقد زوجیت پر ہے کہ جب وجبین مین عقد ازدواج بندہ گیا اگر سو برس گزرجاوین اور کوئی امر مفسد عقد واقع نہو تو وہ ہی عقد قائم ہے تجدید نکاح کی حاجت نہین ہے اسی طرح بندہ جس نے اپنی تمامی عمر اسی آستان کی غلامی کی افتخار مین پوری کی اگر دم آخر کہ ہزارہا بلا وآفت وافکار دنیاوی واخروی اُسوقت اُسکو درپیش ہین اور مشاہدہ مہابت وصلابت ملکو

سلہ عمل موقوف ہے نیت پر ۱۲ ط اور نہین حکم کئے گئے مگر یہ کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی درحالیکہ خالص کرنیوالے ہو اُس کے لئے عبادت

سے دل اُس کا ہزار بارہ اور زبان خاموش ہے تجدید کلمۂ طیبہ نکرسکا اللہ تعالی کے فضل وکرم سے امید ہے کہ اپنے قرب کے میدان سے اُس کو نہ نکالے اور اپنی جناب قدس مین پہنچاکر تخت دولت پر اُسکو بٹھاوے علما رحمہ اللہ علیہم کہتے ہین کہ نیت مین دل کا قصد معتبر ہے اور ذکر زبان فضل ہے مثلاً اگر کوئی شخص زبان نہ رکہتا ہو یا گونگا ہو اور قصد قلبی اُس کا مضبوط ہو نماز اُس کی صحیح ہے بعضون نے کہا ہے شروع نماز کے وقت اُس کا جزم اس قدر ہو کہ اگر اُس سے پوچھین یہ کون سی نماز ہے یعنی کس وقت کی اور فرض واجب کیا ہے تو بدیہۃً و فوراً جواب دے سکے کہ فلان نماز ہے تو نماز اُس کی درست ہے والا نہین اسی طرح جب بندہ مومن کو قبر مین رکہتے ہین اور فرشتے صدق واخلاص کا سوال جان سے پوچہتے ہین کہ مَنْ رَّبُّكَ[1] اگر بے درنگ و تاخیر جواب باصواب دیتا ہے سرادقات عزت سے خطاب ہوتا ہے ہمارا بندہ سچا ہے اپنے تصدیق بر زندگانی کی اور اُسی پر مرا اس کے ایمان کی صحت پر حکم کرو اور مسند قبول پر اُسے بٹھاؤ اور جو جواب مین تاخیر کرتا یا باصواب نہین دیتا میدان قرب سے صاعقہ استغنا اُسکو دور پہینکدیتی ہے آٹھوین شرط نماز کی شرطون مین سے تکبیر افتتاح ہے اور وہ نماز کا رکن نہین ہے بموجب قول اللہ تعالی کی وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى[2] اسلئے کہ مراد ذکر سے یہان تکبیر ہے اور اُسپر صلے کا عطف مغایرت کی دلیل ہے اور جنہون نے تکبیر کو نماز مین داخل کہا ہے سبب اُس کا کمال اتصال ہے ارکان کے ساتھ واضح ہو کہ نماز کی بنا تکبیر تحریمہ ہے کہ اُس سے جو کچھ افعال و اقوال منافی نماز ہین مصلی اپنے اوپر حرام کرتا ہے اور مجاہدہ کی تلوار سے ہوائے نفس کے سر کو قربانی کی مانند اللہ اکبر کہہ کے کاٹ دیتا ہے تاکہ اُس کی نماز مقبول اور سعی مشکور ہو اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ[3] یعنی نماز کا شروع تکبیر سے ہے اور اختتام اُس کا تسلیم سے اور حکمت اِن دونون کی مقرر کرنے مین یہ ہے کہ طاعات مین اصل دو چیز ہین اَلتَّعْظِيْمُ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَالشَّفْقَتُ عَلٰى خَلْقِ اللّٰهِ[4] اسواسطے نماز کی ابتدا و بنا امر حق کی تعظیم پر رکہی اور اُس کی انتہا خلقت کی شفقت پر مقرر کی کہ وہ دونون قسم کی طاعات کا مجموعہ ہو اور جامعیت اُس کے کل طاعات و خیرات پر

[1] ترجمہ کون ہے تیرا رب ۱۲ [2] ترجمہ اور یاد کیا نام اپنے رب کا پہر نماز پڑہی ۱۲ [3] ترجمہ اس کی یعنی نماز کا اور اُسکی منافی کا اپنے اوپر حرام کرنا تکبیر ہے اور اُس کا اُس وقت حلال کرنا یعنی جو چیزین نماز مین ناجائز اور حرام کی تہین تسلیم ہے ۱۲ [4] اللہ تعالی کے امر کی تعظیم اور خلق کی شفقت ہے

Marfat.com

ثابت ہوا اور حکمت ایک تکبیر اور دو سلام کی مقرر کرنے مین یہ ہے کہ بندہ جبتک نماز مین ہے حضرت وحدہ لاشریک لہ کی مصاحبت مین ہے اور خلق سے یکسوئی وحدت ہی اس کے حال کے مناسب ہے لہذا تکبیر ایک ہی مقرر کی اور نماز سے فارغ ہوا تو اسکو ہمنشینی خلق مباح ہوئی اب کثرت اس کے حال کی مناسب ہے بنابران سلام دو مقرر کئے کہ ادنے درجہ کثرت کا ہے اور حکمت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے مین یہ ہے کہ رفع یدین اشارہ رفض یعنی کسی چیز کے دفع کرنے کا ہے اور نیز قبض یعنی قبضے مین لانے کا پس نمازی اسکو کہ جناب قدس کے لایق نہین ہے دفع کرتا اور پھینکتا ہے اور اس کو کہ اس جناب مقدس کے سزاوار ہے قبض کرتا ہے لہذا ہاتھ اٹھانا اس مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے دوسری حکمت یہ کہ جب دونون ہاتھ اٹھاتا ہے اشارہ نفی ماسوی اللہ کا کرتا ہے کہ یعنے دونون جہان سے ہاتھ اٹھایا اور جب تکبیر کہتا ہے حق تعالی کی ذات کا اثبات کرتا ہے اور حکمت مردون کے کانون تک اور عورتون کے کندھون تک ہاتھ اٹھانے مین یہ ہے کہ مردون کو اظہار مناسب ہے اور عورتون کو اخفا نقل ہے ایک جماعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے اپنے گھرون سے نکلی تہی جب مدینہ منورہ مین پہنچی تو معلوم ہوا کہ آپنے وفات فرمائی اس جماعت نے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ صاحبون کو کلام و نصائح حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم جو پہنچے ہین انمین سے کچھ ہمین بھی ارشاد فرمائے کہ اسپر عمل کرنے کی دولت سے ہم مشرف ہون۔ اور سعادت دارین اسکے باعث ہمکو حاصل ہو اول حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مینے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے فرمایا جو نمازی بعد نماز صبح اپنی جائے پر بیٹھ کر ذکر یا تلاوت مین مشغول رہتا ہے ہر کلمہ کے بدلے جو اس کی زبان پر گذرتا ہے پچاس ہزار نیکیان اسکے نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور پچاس ہزار بدیان اسکے نامہ اعمال سے محو کیجاتی ہین اور پچاس ہزار درجے اسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر مجھے میسر ہو کہ ساری کتب آسمانی کو اسوقت یعنے بعد نماز صبح پڑھ سکون تو اسکے کل ثواب سے ستر ہزار گنا ثواب مجکو ملے اگر تکبیر تحریمہ پاؤن۔ پھر حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے پہنچا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالی کی راہ مین قربانی کرتا ہے اس قربانی کے ہر بال کے بدلے ستر ہزار نیکیان اسکو

Marfat.com

ملتی ہین اور ستر ہزار بدیان اُس کی معاف ہوتی ہین اور ستر ہزار درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر مجہے توفیق ہو کہ تمام جہان کے جانور قربانی کرون تو اُن سب کے ثواب سے ستر ہزار گنا ثواب تکبیر تحریمہ کا پاتا ہون پہر **حضرت** امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی راہِ خدا مین ایک دینار خرچ کرتا ہے نوّے ہزار نیکیان اُسکو عطا ہوتی ہین اور نوّے ہزار بدیان اُس کی دور ہوتی ہین اور نوّے ہزار درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین اگر تمام جہان کے درہم و دینار مین خرچ کرسکون تو اُن سب کے ثواب سے نوّے ہزار گنا ثواب تکبیر تحریمہ پاتا ہون پہر **حضرت امیر** المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ایک کافر کو قتل کرتا ہے دس لاکہہ نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین لکہی جاتی ہین اور دس لاکہہ بدیان اُس کی نابود کیجاتی ہین اور دس لاکہہ درجے اُسکے بہشت مین بلند ہوتے ہین۔ اگر مجہے روے زمین کے کافرون کے قتل کرنے کی سعادت حاصل ہو اُسکے ثواب سے دس لاکہہ گنا ثواب تکبیر تحریمہ مین پاتا ہون وَمَا التَّوْفِیْقُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ التُّکْلَانُ **تیسرا مرتبہ** نماز کے ارکان کے ذکر مین اور نماز کی ذات اور جماعت کی فضیلت کے بیان مین اور نماز کے چہہ رکن ہین **پہلا رکن** نماز کے ارکان مین سے قیام ہے بموجب قول اللہ تعالے کے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ[1] یعنے مطمئن ہونے والے اور قیام بجز نماز کے جائز نہین ہے اِسلئے قیام کے لفظ کو نماز کے قیام پر حمل کیا اور اُسکو نماز کے فرضون مین داخل کیا **حکمت** قیام کی تقدیم مین رکوع و سجود پر یہ ہے کہ ہر کام مین یہی مناسب ہے کہ ادنے مرتبے سے اعلی کیطرف ترقی کرتے ہین لہذا قیام کو کہ مرتبے مین رکوع و سجود سے کم ہے اسلئے کہ غیر حق کیواسطے بہی جائز ہے اول مقرر کیا اُسکے بعد رکوع کو کہ وہ خداے تعالی کے ساتہہ اُسکے غیر کی نسبت بہت ہی خصوصیت رکہتا ہے اور سجدہ سے مرتبہ مین کچہہ کم ہے معین کیا اُسکے بعد سجدہ کو کہ اُسمین سب سے زیادہ تعظیم ہے اور خاص ہے حضرت خداوند جل و علا کے لئے اور اُسکے غیر کے واسطے ہرگز جائز نہین ہے **دوسری حکمت** یہ ہے کہ جب روز قیامت ہوگا اور اُسمین اولین و آخرین سب قبرون سے اُٹہکر حاضر ہونگے اُسوقت کل حالت قیام مین ہونگے چنانچہ فرمایا ہے فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ[2] پہر جب میدان محشر مین اُنکو نامۂ اعمال دکہائے جاوینگے نہایت خجالت اعمال سے سر نیچے کرینگے اور اُنکی کمرین ٹیڑہی ہو جاوینگی

[1] ترجمہ اور کہڑے ہو واسطے اللہ تعالے کے اطمینان کے ساتہہ ۱۲ [2] ترجمہ پس ناگاہ وہ کہڑے ہونگے دیکہتے یا منتظر ہونگے راہ دیکہتے ۱۲

Marfat.com

اس حال کی خبر اس آیہ مین ہے وَلَوْ تَرٰی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۱ اور جب مومنون و
منافقون مین امتیاز کے لیے سجدہ کرنے کا حکم ہوگا بموجب اس آیہ شریفہ کے وَامْتَازُوا الْیَوْمَ
اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۲ مسلمان سجدہ کی سعادت سے مشرف ہونگے اور کافر سجدہ نہین کرسکین گے
کہڑے رہجاوینگے اس کی خبر اس آیہ شریفہ مین دی ہے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی
السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ ۳ پس ارکان نماز کو اسی ترتیب سے وضع
کیا کہ قیامت کے روز کی شدت سے نماز کی برکت کے باعث محفوظ رہین وباللہ التوفیق
دوسرا رکن نماز کے ارکان مین سے قرأت ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ
مِنَ الْقُرْاٰنِ ۴ اور مراد قرأت سے یہان نماز کی قرأت ہے اسلیے کہ غیر نماز مین قرآن شریف کا
پڑہنا واجب نہین ہے اور قرأت کی کیفیت وکمیت کے باب مین بہت سے اقوال ہین کہ
فقہ کی کتابون مین مذکور ہین یہان صرف حکمتین اور اشارات بیان ہوتے ہین حکمت قرأت
کے فرضیت مین یہ ہے کہ نماز راز ہے کہ مصلی اسمین اپنے رب کی مناجات کرتا ہے اور راز یہی
کہ محب محبوب سے اسکی تلقین کے مطابق کلام کرے اسواسطے کہ شب معراج مین حضرت خواجہ
عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق سبحانہ وتعالی سے وہی کلام کیا جو اس نے آپکو الہام فرمایا مومن
کی معراج نماز ہے کہ فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ لہذا مومن اپنی معراج مین اسی
کلام سے کلام کرتا ہے جو حق تعالے نے اتارا ہے اور علما نے سورہ فاتحہ کے پڑہنے کو نماز مین
واجب کہا ہے بموجب اس حدیث کے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ ۶ اور بعض نے اسکو فرض
کہا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نماز بغیر اسکے کامل نہین ہوتی لہذا ہمارے علما کے نزدیک
واجب ہوا اور حکمت تخصیص وجوب فاتحہ یہ ہے کہ فاتحہ ام قرآن ہے جو کوئی اسکو پڑہتا ہے
سارے قرآن کی برکت اسکو حاصل ہوتی ہے اسواسطے کہ تمام قرآن مین ان دو چیز کا بیان ہی
ایک اسرار ربوبیت دوسرے اظہار عبودیت سوان دونون کی کیفیت فاتحہ مین مندرج ہے

۱ ترجمہ اور اگر دیکھے تو جب گنہگار سر جھکائے ہونگے اپنے رب کے سامنے ۱۲ ۲ ترجمہ اور جدا ہو جاؤ آج اس دن مومنون سے
اے کافرو ۱۲ ۳ جس دن کہولے جاوینگے پنڈلی سے اور پکارے جاوینگے سجدہ کے لیے پس نہین طاقت رکہین گے کافر سجدہ کرنے کی
جہکی ہوا جاوین گی آنکھین انکی ۱۲ ۴ ترجمہ پس پڑہو جو آسان ہو قرآن مین سے ۱۲ ۵ ترجمہ نماز معراج ہے مومنون کی ۱۲
۶ ترجمہ نماز نہین ہوتی مگر الحمد کے ساتھہ ۱۲

Marfat.com

دوسری وجہ شرف واختصاص فاتحہ کی اور یہی ہے کہ حق تعالے نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر اُسکے نازل کرنے کا احسان رکہا وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ
وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ اور حکمت قرأت کے جہر ومخافت مین یہ ہے کہ کفار جب دنکو قرأت
سُنتے تہے بعضے لغویات مین مشغول ہوتے تہے بعضے نمازیون کی ایذارسانی مین قدم رکہتے
تہے اسلئے دن مین کہ کفار کے تردد وانتشار کا وقت تہا ہیچ ہیچ پڑہنے کا حکم کیا اور راتکو
کہ اُنکے اشتغال وآرام کا وقت تہا پکار کر پڑہنے کا امر فرمایا اور جمعہ وعیدین مین دنکو پکار کر
پڑہنے کی دو وجہ بیان کی ہین **اول** یہ سبب اجتماع مسلمانان ایذای کفار سے خاطر کا جمع ہونا
دوسرے یہ کہ اُس روز اطراف وجوانب سے آدمی جمع ہوتے تہے آپنے چاہا کہ سب
استماع کلام حضرت ملک العلام کی سعادت سے مشرف ہون اسلئے پکار کر پڑہنا واجب کیا
تیسرا رکن نماز کے ارکان مین سے رکوع ہے موجب قول اللہ تعالے کے وَارْکَعُوْا مَعَ
الرّٰکِعِیْنَ واضح ہو کہ رکوع بعضی مقام پر سجدہ کے قائم مقام ہے جیسا کہ سجدۂ تلاوت سجدہ نماز
مین ادا ہو جاتا ہے نیت کرے یا نکرے اسی طرح رکوع مین بہی ادا ہو جاتا ہے اگر نیت سجدہ
تلاوت کی رکوع کی نیت کے ساتہہ ملای اسی واسطے تعظیم خلق کے لیے صرف قیام تجویز کیا
سر جہکانا کہ حد رکوع تک پہنچے نہین جائز رکہا کہ وہ قائم مقام سجدہ کے ہے اور سجدہ غیر حق
کے لیے نہین جائز ہے **حکایت** ایک بادشاہ نے سفر کا ارادہ کیا اور خزانچی سے پوچہا کہ خزانہ
مین کس قدر نقد ہے عرض کیا کہ بیس ہزار دینار بادشاہ نے فرمایا خُذْهَا مَعَکَ یعنی اُن کو
اپنے ہمراہ سفر کے خرچ کو لے چل خزانچی یہ سمجہا کہ بادشاہ نے یون کہا ہے کہ خُذْهَا لَکَ یعنے
وہ دینار تو لے لے وہ آداب بجالایا اور بادشاہ کے روبرو تواضع سے اسقدر جہکا کہ حد رکوع
کو پہنچ گیا بادشاہ نے وزیر کو طلب کیا اور کہا کہ ہمارا ارادہ سفر کا ہے راہ خرچ کے لئے کچہہ
قرض لینے کا بندوبست کر وزیر نے عرض کیا خزانہ مین بیس ہزار دینار موجود ہین قرض کی کیا
ضرورت ہے بادشاہ نے وزیر سے خزانچی کا قصہ بیان کیا وزیر نے گزارش کی کہ خزانچی کے
گمان فاسد کے سبب سے اتنا بہت مال اسکو دینا کیا ضرور ہے بادشاہ نے کہا کہ اُس نے

سلہ ترجمہ اور البتہ تحقیق دی ہم نے تجکو سات کہا اور قرآن عظیم ۱۲ سلہ ترجمہ اور رکوع کرو رکوع کرنیوالونکے ساتہہ ۱۲

Marfat.com

اُس عطا کے مقابلہ مین اسقدر تواضع کی اپنے تئین سجدہ رکوع پہنچایا اب اگر ہم اُس مال کو پہر سے اُٹھالین تو اُس کی تواضع کو اُلٹا پہیرنا مناسب ہے اور یہ داب سلطنت کے خلاف ہے کہ بادشاہ اپنے خادم کے سامنے تواضع کرے تہوڑے دنیاوی مال کے لئے اسمین یہ نکتہ ہے کہ جب بادشاہ نے خادم کو نادانستہ ایک رکوع بجالانے پر خزانہ اُسے سونپ دیا اور اُٹھا نہ لیا اللہ تعالے کے فضل وکرم سے امید ہے کہ جو بندہ مومن برسون اپنے معبود کی خدمت مین رکوع وسجود بجالایا ہو حقتعالے اُس سے نقد ایمان وعطاے عرفان کہ اُسکو انعام کیا ہے اُٹھا نہ لے **چوتہا رکن** نماز کے ارکان مین سے سجدہ ہے بموجب قول اللہ تعالے کے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ واضح ہو کہ سجدہ عبادت ہے نہایت تواضع اور غایت خشوع سے اسلئے کہ آدمی کے بدن مین احسن اعضا منہ ہے جب اُسکو ارذل اشیا پر کہ خاک ہے رکہدیا تو یہ نہایت ہی تواضع کی دلیل ہے اور مادہ تکبر کے قلع کرنے کی بہت ہی عمدہ سبیل ہے اسواسطے جب بندہ اپنے تئین نہایت مذلت وخواری کی حالت مین حق تعالے کے روبرو پیش کرتا ہے حق سبحانہ اُسکو غایت تقرب کا مرتبہ عطا فرماتا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ اِذَا سَجَدَ اسکے معنی کا حاصل یہ ہے کہ بندہ خدا کے تعالے سے کبہی ایسا نزدیک نہین ہوتا جیسا سجدہ مین ہوتا ہے اسواسطے کہ قربت دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری باطنی جیسے قربت خادم کی مخدوم سے اور عابد کی معبود سے یہان یہ دوسری قربت مراد ہے اور یہ قربت عبادت سے میسر ہوتی ہے اور عبادت تین قسم کی ہوتی ہے اول قلبی جیسے نیت خیر وتعظیم ومحبت حق تعالے **دوسری** عبادت بدنی جیسے اعمال اُس کی مرضی موافق اور افعال اس کی پسند کے مطابق **تیسری** لسانی جیسے ذکر وتسبیح اور یہ سارے سجدہ مین موجود ہین اس لئے سجدہ زیادتی قربت عبادت کا سبب ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کہاوے کہ مین نماز نہین پڑہنے کا اور پہر نماز شروع کرے قیام وقرات ورکوع بجالاوے تو حانث نہین ہے جبتک سجدہ نکرے اس لئے کہ قیام ورکوع نسبت بغیر حق تعالی مستلزم کفر نہین ہے بخلاف سجدہ پس وہ قربت مین زیادہ ہے بلکہ ساری نماز کے برابر ہے اس باعث

سلہ ترجمہ اور سجدہ کر اور نزدیکی چاہ ۱۲ سلہ ترجمہ بہت نزدیک جب ہوتا ہے بندہ اپنے رب سے جب سجدہ کرتا ہے ۱۲

ہے کہ نماز کا کفارہ دو مَن یعنی پونے دو سیر گندم مقرر ہے اور سجدہ تلاوت کا کفارہ بھی اسیقدر ہے
منقول ہے کہ جب فرشتون نے اللہ تعالی کے حکم سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور ابلیس نے
نہ کیا اور راندہ درگاہ الٰہی ہوا جبرئیل علیہ السلام نے اُس مقام پر جہان ابلیس تھا حق تعالی کو
سجدہ کیا خداوند کریم نے فرمایا اے جبرئیل یہ کیسا سجدہ کیا باوجودیکہ نامور تھا عرض کیا کہ خداوندا
نہ چاہا مینے کہ یہ جگہہ تیرے سجدہ سے خالی رہے اسلئے تیری عظمت کے اظہار کیواسطے مینے یہ خشوع
قبول کیا حق تعالی کو اُس کا یہ فعل نہایت پسند آیا اور فرمایا کہ اے جبرئیل تجکو اس ایک سجدے کے
بدلے مین اتنا ثواب عطا کیا کہ جتنا سب فرشتون کو اُنکے سجدون کا ثواب مرحمت کیا ہے ایکروز
جبرئیل علیہ السلام نے یہ واقعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بیان کیا آپ نے
بہت تعجب کیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اب اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات عرض کرتا ہون
فرمایا کہو وہ کیا ہے عرض کیا کہ جسوقت مجھے حق تعالی نے یہ ثواب عطا فرمایا تھا مینے بھی تعجب
کیا تھا رب العالمین نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین ایک امت ہوگی جب اُنمین کا کوئی آدمی ایسے وقت
نماز مین ملے گا کہ اُنکا امام سجدہ مین چلا گیا ہوگا اُسوقت یہ آدمی نہایت جلدی سے سجدے
مین امام سے ملجاویگا باوجودیکہ جانتا ہوگا کہ یہ سجدہ اُس کا حساب مین مجرا نہوگا فَاِنِّیْ اُعْطِیْہِ[1]
یَا جِبْرَئِیْلُ جَمِیْعَ مَا اَعْطَیْتُکَ وَمَلٰٓئِکَتِیْ یعنی اے جبرئیل مین اُس بندے کو دونگا جو کچھ تجھے دیا
ہے اور سارے فرشتون کو دیا ہے **مروی ہے** کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا
مَا ثَوَابُ سَجْدَۃٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی[2] فرمایا اگر چاہتے ہو کہ سجدہ کا ثواب معلوم کرو تو اُس کی ضد کو دیکھو
کہ بت کو ایک سجدہ کرنا کسقدر عذاب کا سبب ہے کہ اُس کا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ دوزخ
مین رہیگا نعوذ باللہ منہا پس بندہ مومن کہ مقام نیاز مین سجدہ بجالاتا ہے حق سبحانہ وتعالی کا کرم
وفضل تقاضا کرتا ہوگا کہ اُسکو بہشت جاودانی عطا فرماوے اور اپنے رضا کی دولت اور لقا کی سعادت
سے اُس کو مشرف فرماوے **نقل ہے** ایک بزرگ سے پوچھا کہ ایک سجدہ کا کتنا ثواب ہے فرمایا کہ
ایک لاکھ بیس ہزار برس کی عبادت کے برابر حاضرین تعجب کرنے لگے آپنے فرمایا کہ اس کی دلیل
یہ ہے کہ ابلیس نہایت عابد تھا چالیس ہزار برس بہشت کا خازن رہا اور چالیس ہزار برس فرشتون کا

[1] ترجمہ پس تحقیق مین دونگا اُسکو اے جبرئیل جتنا کہ مینے دیا تجکو اور نیز سارے فرشتون کو ۱۲ [2] کیا ثواب ہے اللہ تعالی کے لئے ایک سجدہ کرنے کا

معلم اور چالیس ہزار سال تک اُسنے فرشتون کے ساتھہ سکان زمین پر جہاد کیا اور زمین و آسمانمین ایک بالشت بہر جگہہ ایسی نہین کہ جہان اُسنے سجدہ نہ کیا ہو یہ سارے اعمال و عبادت اُسکی ایک سجدہ کے نکرنے سے نابود و برباد ہوگئی پس اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ہر بندے کو جو ازروے نیاز سجدہ اُس کا بجالاوے اُتنا ہی ثواب کہ ابلیس سے ایک سجدہ نکرنے پر محو و ضبط کیا ہے عطا فرماوے **حکایت تمثیلی** ایکدن ابلیس نے موسی علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا کہ اے موسیٰ مینے بہت بُرا کیا جو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری نکی اگر اب میری توبہ قبول ہو جاوے اور مجکو میرے مرتبہ پر پہنچا دین تو مین توبہ کرتا ہون موسی علیہ السلام نے مناجات کی خطاب ہوا کہ اے موسیٰ اگر وہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرے تو ہم اب بہی اُسکی توبہ قبول کرلین گے اور اُس کا گناہ بخشدین گے موسی علیہ السلام نے اس مضمون سے اُسکو خبردار کیا کہا کہ اے موسیٰ جب آدم زندہ اور بعض کرامات کے ساتھہ مخصوص تہا جب تو مینے اُسکو سجدہ کیا ہی نہین اب کہ وہ گل گیا اور خاک ہوگیا کیا اُسے سجدہ کرون گا یہان سے یہ نکتہ نکلا کہ حق تعالے اُسکے کلام مین کچھہ شبہہ نہین ہے اگر ابلیس آدم کی قبر کو سجدہ کرتا ضرور بخشا جاتا اور یہ بہی معلوم ہے کہ حق تعالی کو سجدہ کرنا فاضلتر ہے خاک کو سجدہ کرنے سے حقتعالی کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جب ایسے بڑے کافر کو خاک آدم کے ایک سجدہ کرنے سے بخشدے تو مومن کو کہ دن رات مین جو کئی بار خاص اُس کی ذات کے لئے صدق و اخلاص سے سجدہ بجالاوے کیون نہ بخشے اور کس لئے اُسکے گناہون سے درگزر فرماکر اپنے قرب کے مسند پر اُسکو جگہہ نہ دے **دوسری تمثیل** جب اسمعیل علیہ السلام نے اللہ تعالے کا حکم بجالانے کو اپنی پیشانی زمین پر رکہی حقتعالی نے اُنکو ذبح کے عذاب سے نجات دی اور اُنکا بدلا قربانی کے لئے دُنبہ عطا فرمایا پس اُسکے فضل و کرم سے امید ہے کہ بندہ مؤمن جبین تضرع نما خاک ذلیل پر نیازمندی سے بار بار رکہے اُسے عذاب دوزخ سے نجات بخشے اور کافر کو اُسکے بدلے جہنم مین بہیجدے **تیسری تمثیل** ایک شخص نے مسجد مین قندیل لٹکائی اگر حاجت ہو جائز ہے کہ اُسے بیچکر مسجد کے کسی کام مین لگاوین اور جو اُسنے بوریا فرش مسجد مین بچھایا اور لوگون نے اُسپر سجدہ کیا اُس کا بیچنا روا نہین ہے اسیطرح اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ جس بندہ مومن نے تمام عمر اُسکی درگاہ مین سجدہ کئے

Marfat.com

ہین اور حق تعالے نے انکو جنت کے عوض خریدا ہے بموجب وعدہ اس آیہ شریفہ کے[لہ] اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ نقل ہے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ مسجد مین تھے ایک شخص آیا اور اُسنے نماز ذرا جلد پڑھی کہ رکوع وسجود کو جیسا کہ چاہیے تھا ادا نہ کیا حضرت امیر نے اُس سے فرمایا کہ یہ کیسی نماز ہے جو تو نے پڑھی اُسنے کہا کہ یہ ایسی نماز ہے کہ اگر ایک سجدہ بھی تیرا باپ ابو طالب کرتا آتش دوزخ سے نجات پاتا حضرت امیر خاموش ہو رہے اور اُسے کچھ جواب ندیا نقل ہے کہ ایکروز کافرون کی ایک جماعت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئی تھی اور آپس مین اُنہون نے مقرر کیا تھا کہ ابراہیم دعوت ایمان کریگا تو اُسے قبول نہین کرنے کے اور جو کچھ کہیگا تو بجالاوینگے جب ضیافت سے فارغ ہوئے ابراہیمؑ سے کہنے لگے جو کچھ فرمائیے ہم بجالاوین ابراہیمؑ نے کہا کہ تم سے امید ہے کہ میرے خدا کو ایکبار سجدہ کرو یہ بات سُنکر آپس مین اختلاف و تردد پڑا آخر قرار پایا کہ ایکبار سجدہ کرین اور انکا فرمانا بجالاوین پس ابراہیم علیہ السلام نے سجدہ کیا اور انکی متابعت سے ساری قوم نے سجدے مین سر رکھے ابراہیم نے اُس سجدہ مین حقتعالی کی مناجات کی اور عرض کیا کہ خداوندا انکے دلون مین تو مین کچھ تصرف نہین کر سکتا انکو ظاہر مین تیری درگاہ مین لے آیا ہون اور باطن انکا تیرے حوالہ ہے تو مقلب القلوب ہے انکے دلونکے قفل اپنے فضل وکرم کی کنجی سے کھولدے جب مناجات سے فارغ ہوئے سب نے مسلمانی کی حالت مین سر سجدے سے اُٹھائے پس جبکہ کافرون کو ایک سجدہ سے بموجب دلالت ابراہیم علیہ السلام ایمان نصیب ہوا اُسکے فضل وکرم سے امید ہے کہ مومنون کا ایمان جنہون نے تمام عمر اُسکے سجدہ مین قیام کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے اٹھا نہ دیوے حکمت سجدہ کے سات عضو پر وضع کرتے ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے[لہ] فَاسْجُدُوْا اللّٰہَ عَلٰی سَبْعٍ اور اسمین علمانے سات وجہ بیان کی ہین پہلی وجہ یہ ہے کہ سجدہ کمال تواضع ہے اور اسکا نتیجہ کمال ترفع ہے جب بندہ سات اعضا سے سجدہ بجالاویگا

قفل

لہ ترجمہ تحقیق اللہ تعالے نے خریدا ہے مومنون سے اُنکی جانون اور مالون کو جنت کے بدلے ۱۲ لہ ترجمہ سجدہ کرو اللہ تعالے کو سات اعضا پر ۱۲

حق تعالے اُسکے ساتون اعضا کو برگزیدہ کریگا اور اُنکو عذاب کی خواری مین مبتلا نفرمائیگا
دوسری وجہ یہ ہے کہ نماز گناہونکا کفارہ ہے جیساکہ فرمایا ہے اَلصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ
لِلذُّنُوبِ خصوصًا سجدہ اسلیئے اُسکو سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سر سے پاؤن تک
سارے اعضا کے گناہونکا کفارہ ہو تیسری وجہ یہ ہے کہ دوزخ کے سات طبقے ہین
اسی لئے سجدہ سات اعضا پر مقرر فرمایا کہ جو کوئی سات اعضا سے سجدہ بجالا دے
اُسکے لئے ساتون طبقے دوزخ کے مسدود ہو جاوین چوتھی وجہ یہ ہے کہ ایک روایت
مین آیا ہے ابلیس نے سات لاکھہ برس مین جو عبادت کی وہ ایک سجدہ نکرنے سے نابود و برباد
ہو گئی اسلیئے سجدہ سات اعضا پر مقرر فرمایا گویا حقتعالی ارشاد فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو
سات اعضا سے سجدہ ادا کریگا ہر عضو کے بدلے ایک لاکھہ برس کی عبادت کا ثواب تجھکو عطا کرونگا ایک
سجدہ مین تو سات لاکھہ برس کی عبادت کا ثواب پاویگا پانچوین وجہ یہ ہے کہ آسمان کے
سات طبقے ہین اور اُسکے مانند زمین کے بھی سات ہی طبقے ہین لہذا بندون کو سات اعضا پر
سجدہ کرنے کا حکم دیا کہ سجدہ کا ثواب آسمان و زمین کی برابر عنایت فرماوین چھٹی وجہ یہ ہے
کہ سجدہ کو اس لئے سات اعضا پر مقرر فرمایا ہے کہ سجدونکی کثرت اُسکے ہیبت سے ثواب پر دلالت
کرے اور اسکی تحقیق مقدمہ مین گذری وہان دیکھہ لو ساتوین وجہ یہ ہے کہ قیامت کو ان
سات اعضا پر عذاب و نکال اور سَلَاسِلَ وَاَغْلَالَ کا وبال واقع ہوگا اسلیئے یہان ان سات
اعضا پر سجدہ مقرر فرمایا کہ سجدہ کرنے والے کے یہ ساتون اعضا عذاب سے محفوظ رہین **حکمت**
ایک رکوع اور دو سجدون کے مقرر کرنے مین اور اسمین بھی کئی وجہ ہین پہلی وجہ یہ ہے کہ حقتعالی
نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پس ہمکو دو امر ہوئے اسلیئے دو سجدے
ادا کرتے ہین ایک عبادت کے لیئے دوسرا نزدیکی حاصل کرنے کو تاکہ حکم کی پوری تعمیل ہو
دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو توبہ کرنے کے لیے سجدہ کا حکم ہوا وہ سجدہ بجالائے
اور توبہ قبول ہوئی دوسرا سجدہ انہون نے شکر کا کیا اسلیئے ہمپر بھی دو سجدے فرض ہوے
تیسری وجہ یہ ہے کہ جب ملائکہ علیہم السلام کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین اور وہ سجدہ بجا

سلہ ترجمہ نماز کفارہ ہے گناہون کا ۱۲ سلہ ترجمہ سجدہ کر اور نزدیکی چاہ ۱۲

اور جب سجدہ سے سر اُٹھائے دیکھا ابلیس کو کہ سجدہ نکرنیکے سبب سے مخذول وملعون ہے اپنی اس سلامتی کے لئے دوسرا سجدہ شکر کا بجالائے اس لئے ہمپر بھی دو سجدے فرض ہوئے **چوتھی وجہ** یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے جبرئیل علیہ السلام جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز سکھاتے تھے اور برسم امامت آگے کھڑے تھے اُنہون نے سجدہ مین زیادہ دیر لگائی حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گمان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام نے سر اُٹھایا ہوگا اسلئے آپنے سر مبارک اُٹھایا دیکھا کہ ابھی جبرئیل سجدے مین ہے پھر آپنے زمین پر سر رکھا حق تعالے نے اُسکو خلق کے عبادت مین شامل کردیا اور دو سجدے مقرر فرمائے **پانچوین وجہ** یہ ہے کہ پہلا سجدہ فناے دنیا کا اشارہ ہے آخرت مین اور دوسرا سجدہ فناے آخرت کا اشارہ ہے حضرت عزت سبحانہ وتعالے کے جمال وجلال کے ظہور نور مین **چھٹی وجہ** یہ ہے کہ پہلا سجدہ کل کے اللہ تعالے کی ذات مین فنا ہونے کا اشارہ ہے اور دوسرا سجدہ کل کی بقا باللہ ہونے کا اشارہ ہے **ساتوین وجہ** یہ ہے کہ جسقدر اللہ تعالی کی ذات وصفات کی معرفت میسر ہوئی پہلا سجدہ اُسکے شکر کا ہے اور جسقدر اُس کی ذات او صفتین اور ادراک سے باہر ہین دوسرا اُنکے عجز کے عذر کا ہے **آٹھوین وجہ** یہ ہے کہ سجدہ اول مقام عبودیت کا ہے اور دوسرا مقام ربوبیت کا یعنی حقتعالے فرماتا ہے کہ اے بندے پہلے سجدے مین جو کچھہ تو عبودیت سے ہمارے روبرو پیش کرتا ہے دوسرے سجدے مین ہم ربوبیت سے تجھپر اظہار کرتے ہین پہلا سجدہ تجھہ سے تعلق رکھتا ہے دوسرا ہم سے پہلے سجدے مین تو بندگی کی داد دے دوسرے سجدے مین ہم خداوندی کی داد دین پہلے سجدے مین جو کچھہ تجھہ سے ہوسکے خدمت محبت مین کوشش کر دوسرے سجدے مین ہم تیری ہمت کے منتہا کی موافق اپنا لطف وکرم تجھپر کرین مثنوی

ہر کسے راتخت ودولت میرسد
زو وفاداری وخدمت میسزد

بر سر پر سلطنت بنشستہ است
آنکہ در خدمت کمر بربستہ است

گر تو بندگی کے یابستے
اینقدر دانی کہ بندہ کیستے

بندگی میکن کہ تا سلطان شوی
جان فشان در عشق تا جانان شوی

بر سر کون ومکان افسر شوے
گر برین درگاہ خاک در شوے

تا نگردے زیر پاہا گرد تو ‌ ‌ ‌ در پے مردان نگردی مرد تو

چونکہ در خدمت درآمد آب و خاک ‌ ‌ ‌ صیقلے خورد از ریاضت گشت پاک

چون بمرآت وجود خویش دید ‌ ‌ ‌ کز خود نور شہود خویش دید

خاک چون پاک آمد از خود جملگے ‌ ‌ ‌ سجدہ آدم ملکرا قبلگے

او نہ آدم بود کو مسجود بود ‌ ‌ ‌ بلکہ او آئینۂ معبود بود

سجدہ کے آرد ملک مر خاک را ‌ ‌ ‌ تا نہ بیند عکس نور پاک را

آنچہ در آدم ملائک دیدہ بود ‌ ‌ ‌ آدم ار دیدی بخود کردی سجود

پیش آدم گر ملک یک سجدہ برد ‌ ‌ ‌ نزد حق آدم یکے را دو سپرد

سجدۂ اول ادائے وام کرد ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر می در جام کرد

آدم آنجا چون دو سجدہ پیش راند ‌ ‌ ‌ در نماز اکنون ہمان سنت بماند

سجدۂ اول نشان بندگی ست ‌ ‌ ‌ وان دگر طغرا کش دل زندگی ست

سجدۂ اول بحق بروے نیاز ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر ز حق بشنو تو راز

سجدۂ اول فنا فی اللہ دان ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر بقا باللہ خوان

سجدۂ اول ز ہستے شو برون ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر بہستی شو درون

سجدۂ اول رسیدن از وجود ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر رسیدن در شہود

سجدۂ اول ز خود بگسستن ست ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر بحق پیوستن ست

سجدۂ اول ز خود یکسو شدن ‌ ‌ ‌ سجدۂ آخر تمامی او شدن

سجدہ می کردی خدا را در نخست ‌ ‌ ‌ نیستش آخر بخود کردی درست

چون نفخت فیہ من روحی توئی ‌ ‌ ‌ گلبن از باغ سبوحی توئی

گوش بکشا چون درخت طوری ‌ ‌ ‌ تا ز خود آید انا اللہ معنوی

مثنوی

بخت و دولت جس کا یہاں پیدا ہو ‌ ‌ ‌ وہ ہی خدمت کے لئے تیار ہو

چوم لیوے جو کہ خدمت کی زمین ‌ ‌ ‌ ہو سر پر سلطنت پر جا گزین

Marfat.com

تونے گر جانا نہین تو کیا ہے چیز
بندگی کرتا کہ تو سلطان ہو
گر یہان اُس شہ کا خاکِ در ہو تو
زیر پاے خلق جب تو گرد ہو
خدمتِ حق مین جو آوے آبِ خاک
کر نظر تو سوے مراتِ وجود
نورِ حق تہا خاکِ آدم مین عیان
وہ نہ آدم تہا کہ جو مسجود تہا
سجدہ کرتے کب فرشتے خاک کو
دیکہا آدم مین فرشتون نے جو نور
دیکہتا آدم جو وہ نورِ شہود
ایک سجدہ گر فرشتون نے کیا
سجدۂ اول اداے وام تہا
دو کیے سجدے جو آدم نے وہان
ایک سجدہ ہے نشانِ بندگی
ایک سجدے مین خدا سے کر نیاز
ایک سجدہ کو فنا فی اللہ جان
چہوڑ اک سجدے مین دے ہستی کو تو
سجدۂ اول مین کر ترکِ وجود
ایک سجدے مین خودی سے دور ہو
ایک سجدے مین خودی کو چہوڑ تو
ہو مخنث غیر سے تو رجمی توہی
کان سوسی کی طرح کر باز تو

ہے تو بندہ جس کا کر اُس کی تمیز
جان فدا کر عشق مین تا جان ہو
دین و دنیا کا وہان افسر ہو تو
راہِ حق مین جب کہین تو مرد ہو
ہووے صیقل سے ریاضت کے وہ پاک
ہو نمایان اسمین خود نورِ شہود
اسلیئے تہا قبلۂ کروبیان
بلکہ وہ آئینۂ معبود تہا
گر نہ پاتے عکس نورِ پاک کو
خاک مین جو نور بند تہا ظہور
کرتا اپنی ذات مین تقدیر سجود
دو کیے آدم نے پیشِ کبریا
دوسرے مین بندگی کا کام تہا
فرض ہین وہ ہی نماز و مین پہلن
دوسرے مین کر تو شکر زندگی
دوسرے سجدے مین مل لے حق کا راز
دوسرے کو تو بقا باللہ مان
دوسرے سجدے مین لے مستی کو تو
دوسرے سجدے مین کر حاصل شہود
دوسرے مین حق کا تو منظور رہو
دوسرے مین رب سے اپنے جوڑ تو
ہے گل گلزار خوشبو جی تو ہی
سن انا اللہ کی نے آواز تو

پانچوان رکن نماز کے ارکان مین سے قاعدہ اخیر ہے بموجب قول اللہ تعالےٰ کے
اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا[1] اور بیٹھنا قعدہ اخیر مین تشہد پڑہنے کے
قدر فرض ہے لیکن تشہد پڑہنا دونون قعدون مین اور قعدہ اول مین بیٹھنا واجب ہی
اور طریق بیٹھنے کا مسنون یون ہے کہ مصلے بائین پانون کی پشت زمین پر رکھے اور اُسکے
تلوے پر بیٹھے اور دہنے پانون کو کہڑا رکھے اور دونون پانون کی انگلیون کے سرے قبلہ
کی طرف رہین اور دونون ہاتھہ گہٹنون پر رکھے اسطرح کہ انگلیون کے سرے گہٹنون کے برابر
رہین **حکمت** بائین پانون پر بیٹھنے مین یہ ہے کہ دہنے پانون کو بائین پر فضیلت ہے
اسلیے اُس کا کہڑا کرنا اور اس کا بچھانا مناسب ہے اور اہل اشارت نے کہا ہے کہ دنیا
عکس ہے آخرت کا اور مقعد صدق کا وعدہ وہان کا ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے فِیْ
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ[2] گویا حق تعالی فرماتا ہے کہ اگر ہمارے پاس نشستگاہ
راست چاہتا ہے تو یہان بائین پانون پر بیٹھ اور **حکمت** داہنے پانون کے کہڑا رکھنے
مین یہ ہے کہ بادشاہون سے عرض نیاز کے وقت ادب کا طریق یہی ہے اور اسمین اشارت
یہ ہے کہ اگرچہ ظاہر مین بیٹھا ہون پر باطن مین کہڑا ہون اور دونون پانون کے کہڑا
کرنے کو اسواسطے نفرمایا کہ وہ تعجیل کا نشان ہے اور یہان مناسب ہے کہ بندہ عرض
راز و رفع نیاز اپنے بادشاہ بے نیاز کے روبرو بفراغت کر سکے چہٹا رکن نماز کے
ارکان مین سے خروج بفعل مصلے ہے یعنے نمازی جب چاہے کہ نماز سے باہر آئے
بعد ادا کرنے تشہد و درود و دعا کے تو ایسا کام کرے جو نماز کی منافی ہو اور لفظ سلام
کے ساتھہ باہر آنا واجب ہے اور **سلام کا بیان اور** دو سلام کا نماز مین مقرر کرنا تکبیر تحریمہ
کے بیان مین گزرا ہے **اشارت نماز وتر کے اوصاف و ارکان مین** واضح ہو کہ نماز
سردار طاعات ہے اور افسر عبادات اور خلوت خانہ عارفان صاحب راز ہے اور
زیور جمال محبوبان صاحب ناز اور وہ بوستان و گلستان عشاق و گلشن زار اسرار
ہے کہ اُس کا تخم ایمان ہے اور اُس کا آب جوبار زعفران خاک پاک اُسکی وجود انسان

[1] ترجمہ وہ لوگ کہ ذکر کرتے ہین اللہ تعالی کو کہڑے ہوکر اور بیٹھکر ۱۲ [2] ترجمہ بیٹھنے کی جگہ درست مین پاس بادشاہ قدرت والے

ہے اور اشجار اُس کے عرفان پتے اُسکے قرآن ہے اور شاخین اُس کے احسان وانوار ایقان
کلیان اُس کی اتقان اور پہل اُسکے وجدان اور لذت وحلاوت اس کی جمال حضرت رحمان ہے
اور وہ ایسا جام جہان نما ہے کہ ہر رکعت کے انتقالات مین مصلے پروردگار جہان وجہانیان
کے حسن وجمال کا تماشا کرتا ہے اول استقبال قبلہ کی حالت مین خضر جان ظلمات حدثان
مین اس آیہ بادرایہ کو پڑہتا ہوا اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا
وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ چشمۂ آب حیوان نماز کی طرف مُنہ لاتا ہے پہر اُس کے دل کا
ہُد ہُد ہواے نفسانی کے شہر سبا سے بعد رخواہی قواے انسانی بلا زمان فرش آستان حضرت
سلیمان حقیقی وکعبہ تحقیقی کی ملازمت کا قصد کرتا ہے اسطرح کہ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى
ثَلٰثَ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ الْوَاجِبِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ بعد اُسکے دونون ہاتہون کو بازوے
اقبال کی مانند کہول کر براے لامکان کا ارادہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا بذبح نفس امارہ کرتا ہے
اُسکے بعد بلبل زبان کو شاخسار زبان پر حضرت سبحان کی تسبیح وتحمید مین یون نغمہ خوان کرتا
ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پہر تعوذ کا
تیر شیطان کے سینہ پر کینہ پر لگاتا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اُسوقت کلام
حضرت ملک العلام کی ابتدا اسم حسنٰی کے ذکر اور وصفات علیا سے کرتا ہے کہ بِسْمِ
اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بعدہ طفل زبان سے مکتب دہان مین قرآن مجید اس طرح شروع کرواتا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ اُسکے بعد سورہ یا تین آیتین کلام مجید کی ختم کرتا ہے پہر رکوع کرتا
ہے اب گویا ایک ستون تہا کہ بارگران سے ٹیڑھا ہو گیا ہے اسی لئے اُس بارگران کی عظمت

---

۱ ترجمہ مین نے اپنا منہ کیا اُس کی طرف جسنے بنایا ہے آسمان وزمین ایک طرف کا ہو کر اور مین نہین شریک کرنیوالا ۱۲ ۲ ترجمہ نیت کرتا ہون مین یہ کہ پڑہون واسطے خدا کے تین رکعتین وتر کی جو واجب ہین دران حالیکہ متوجہ ہون کعبہ کے سمت کی طرف ۱۲ ۳ ترجمہ پاک ہے تو اے اللہ شروع کرتا ہون مین تیرے ساتھ حمد تیری کے اور بزرگ ہے نام تیرا اور بلند ہے بے نیازی وعظمت تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے ۱۲ ۴ ترجمہ پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندہ گئے سے ۱۲ ۵ ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہو سارے جہان کا بہت مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا تجھی کو بندگی کرین اور تجھی سے مدد چاہین بتلا ہم کو وہ سیدھی راہ

کے اظہار کرنے کو کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بعد اُسکے قومہ کرتا ہے اور مثل تیر کے سیدھا
ہوتا ہے گویا رکوع کی کمان سے رہا ہوا ہے اور کہتا ہے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بعد ازان
سجدہ کرتا ہے گویا ایک نیاز مند ہے کہ قصد مین آستان بوسی حضرت رحمن کا کرتا ہے پھر عبادت مین اطمینان
کے لئے جلسہ کرتا ہے بعدہ دوسرا سجدہ فرمانبرداری کی درستی کے لئے خلاف شیطان کے کرتا ہے اور دونون
سجدون مین کہ کمال فروتنی اور خشوع کا مقام ہے کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى
اسیطرح دوسری رکعت بجالاتا ہے اور قعدہ مین بیٹھ کر ایمان کی شہادت کی تجدید اور
قواعد عہد و پیمان کے بنیان کا استحکام اس طرح کرتا ہے کہ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ بعد اسکے تیسری رکعت کے لئے اٹھتا ہے فاتحہ و سورہ کی قراءت کے بعد ابھی
رکوع نہین کیا کہ دعائے قنوت پڑھتا ہے اور اسمین تجدید ایمان اور طلب اعانت حضرت
[illegible]ت لمنان سے اور درخواست مغفرت حضرت سبحان سے اسطرح کرتا ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ
نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ۰ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ
وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ
اسکے بعد رکعت پوری کرکے جب بیٹھتا ہے اور بدستور سابق تشہد بجالاتا ہے حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود پڑھ کر اپنے تئین اُنکی شفاعت کا مستحق بناتا
ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

---

۱ ترجمہ پاک ہے میرا رب بہت بڑا ۱۲ ۲ سنتا ہے اللہ تعالی واسطے اُس شخص کے جو اُس کی حمد کرتا ہے اے رب ہمارے تیرے لئے ہے تعریف ۱۲ ۳ پاک ہے میرا رب بہت بلند ۱۲ ۴ ترجمہ سلامتیاں اللہ کے لئے ہین اور رحمتین اور پاکیان سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُس کی سلام ہمپر اور اللہ تعالے کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین محمد بندہ اُس کا اور رسول اُس کا ۱۲ ۵ ترجمہ اے اللہ ہم مدد چاہتے ہین تجھ سے اور بخشش مانگتے ہین تجھ سے اور ایمان لاتے ہین تجھ پر اور بھروسہ رکھتے ہین تجھپر اور تیری ثنا کرتے ہین بہتر اور تیرا شکر کرتے ہین اور تیرا کفر نہین کرتے اور بیزار ہین ہم اور چھوڑتے ہین ہم اُسکو جو تیرا گنہگار ہو اے اللہ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تیرے لئے نماز پڑھتے ہین اور سجدہ کرتے ہین اور تیری طرف ہم سعی کرتے [illegible] امید رکھتے ہین ہم تیری رحمت [illegible] ڈرتے ہین ہم تیرے عذاب سے تحقیق تیرا عذاب کافرون سے ملنے والا ہے ۱۲ ۶ ترجمہ اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمد رسول اللہ پر اور اُنکی آل پر جیسا [illegible]

Marfat.com

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ بعدازان دعا کرتا ہے اپنے لئے اور اپنے ماں باپ اور اپنے استادون اور کل مومنون کیواسطے اللہ تعالے سے مغفرت کی درخواست کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بعد اسکے کراماً کاتبین اور تمام فرشتون روے زمین اور تمام مسلمانون کے روبرو ہدیہ تحیت پیش کرتا ہے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ واضح ہو کہ نماز کے لغت مین چار معنی ہین دعا و استغفار و تسبیح و رحمت اور علماے شریعت کی اصطلاح مین ارکان مذکورہ کا بروجہ مسنون ادا کرنا ہے اور اہل طریقت کے نزدیک نماز کامل وہ ہے جسمین یہ چار چیزین ہون اول شروع کرنا اُس کا علم کے ساتھہ ہو دوسرے قائم رکھنا اُس کا حیا کے ساتھہ تیسرے اُسکے ارکان کا بجالانا تعظیم کے ساتھہ چوتھے باہر آنا اُس سے خوف کے ساتھہ اور ارباب حقیقت کہتے ہین کہ صلوۃ دل و جان سے اور ہمہ تن متوجہ ہونا ہے کہ ہر ہر ذرہ مصلے کا سوے جانان مائل ہو اور انہین سے بعضون نے فرمایا کہ نماز اعراض کرنا ہے ماسوے اللہ سے اور حقتعالی کی رضا پر راضی ہونا ہے اور علماے دین نے نماز مین خشوع کو اُسکی قبولیت کی شرطون مین سے گنا ہے ۔ اور امام نجم الدین نسفی رحمہ اللہ علیہ نے تیسیر مین فرمایا ہے جیسا کہ نماز کے صحت کی بارہ شرطین ہین چھہ اُسکے باہر اور چھہ اُسکے اندر ایسا ہی اُسکی قبولیت کی بھی بارہ شرطین ہین چھہ ظاہری اور چھہ باطنی شرائط ظاہری یہ ہین اول خشوع ۔ دوسرے تقوی ۔ تیسرے ترک حرام ۔ چوتھے ترک لغو ۔ پانچوین ترک کسل ۔ چھٹے ترک ابطال عمل اور شرائط باطنی یہ ہین اول اخلاص ۔ دوسرے تفکر ۔ تیسرے خوف

سلہ ترجمہ بقیہ ۱۸۴ ۔ رحمت کی حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اے اللہ برکت بھیج حضرت محمد رسول اللہ پر اور انکی آل پر جیسا کہ تونے برکت بھیجی حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر تحقیق تو ہی تعریف کیا گیا اور بزرگ ۱۲ سلہ ترجمہ اے اللہ بخشدے مجکو اور میرے ماں باپ کو اور جن سے وہ پیدا ہوئے اور رحم کر ان دونون پر جیسا کہ اُنھون نے مجکو پرورش کیا چھوٹی عمر مین اے اللہ بخشش کر واسطے سارے مومن مردونکے اور مومن عورتونکے اور مسلمان مردونکے اور مسلمان عورتون کے زندونکے انمین اور مُردونکے تحقیق تو قبول کرنیوالا دعاؤنکا ہے اور بلند کرنیوالا درجونکا اپنی رحمت سے اور بہت رحمت کرنیوالون سے زیادہ رحمت کرنیوالے ۱۲ سلہ سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ تعالی کی

چوتھے رجا، پانچوین رویت، چھٹے مشاہدہ اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف مین فرمایا ہے کہ حق تعالے نے اپنے بعضے پیغمبرون علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اِذَا دَخَلْتَ الصَّلٰوۃَ فَهَبْ لِی مِنْ قَلْبِكَ الْخُشُوعَ وَمِنْ عَيْنَيْكَ الدَّمْعَ فَاِنِّی قَرِيبٌ[1] یعنے اے بندے جب تو نماز پڑھے پس بخش مجکو یعنی لا میرے واسطے تحفتاً اپنے دل سے شکستگی اور اپنے آنکھہ سے آنسو پس تحقیق مین نزدیک ہون تجھہ سے کہ قبول کرتا ہون اور ثواب دیتا ہون اور اُسی عوارف مین حضرت شیخ موصوف قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے کہ جب بندہ وضو کرتا ہے شیاطین اُس سے ڈرتے اور بھاگتے ہین اسلیے کہ حضرت عزت جل و علا کی خدمت مین حاضر ہونے کا سامان کرتا ہے جب تکبیر تحریمہ کہتا ہے ابلیس اُس سے اسقدر دور و محجوب ہوتا ہے کہ اُسکی نظر اُس پر نہین پڑ سکتی اور دل اُس کا اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پردے درمیان سے اُٹھہ جاتے ہین اور حق تعالے اُس کے دل پر نظر رحمت فرماتا ہے اُسوقت اس بندے کے دل مین حق سبحانہٗ کی عظمت کے سوا اور کچھہ نہین ہوتا اور اُسکے دریاے ہیبت مین مستغرق ہوتا ہے حق تعالے ارشاد فرماتا ہے صَدَقْتَ فِی قَلْبِكَ مَا تَقُولُ[2] یعنے تیرا دل تیری زبان کے ساتھہ موافق ہے اُسوقت اُسکے دل سے شعاع نور پیدا ہوتی ہے کہ ملکوت عرش تک پہنچتی ہے اور اُسکے واسطے سے ملکوت آسمان اور ممالک زمین روشن ہوجاتے ہین اور جسقدر اُس نور کے احاطہ مین آتے ہین نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین ثبت کیجاتی ہین اور جو حق تعالی اپنے غیر کو اُسمین دیکھتا ہے فرماتا ہے کَذَبْتَ لَيْسَ اللّٰهُ اَكْبَرَ فِی قَلْبِكَ كَمَا تَقُولُ[3] اُس گھڑی ایک دھوان اُسکے دل سے پیدا ہوتا ہے اور ملک و ملکوت کے درمیان متراکم ہوتا ہے اور اُسکے دل اور عالم ملکوت کے درمیان حجاب کلی ہوجاتا ہے اُسکے بعد شیاطین اُسپر ہجوم کرتے ہین اور دنیا کے کامون کے تزئین کے وسوسون سے اُسکے دل کو آلودہ کرتے ہین جبتک نماز مین رہتا ہے ایک لحظہ دل کو حاضر نہین پاتا اور سوا اُس نماز سے اُسکو سواے بعد کے جناب قدس سے اور کچھہ نہین حاصل ہوتا۔ نظم

[1] ترجمہ جب تو نماز مین داخل ہو پس حاضر کر اپنے دل سے عاجزی اور آنکھون سے آنسو پس مین قریب ہون[?] ۱۲

[2] سچا کر دکھایا تو نے اپنے دل مین وہ جو زبان سے کہتا ہے ۱۲

[3] ترجمہ جھوٹ بولا تو نہین ہے اللہ بڑا تیرے دل مین جیسا کہ تو زبان سے کہتا ہے ۱۲

Marfat.com

کسی کو بتابد ز محراب روی ۔ بکفرش گواهی دهند اهل کوی
تو هم پشت بر قبله در نماز ۔ گرت در خدا نیست روی نیاز
منه آب روی و ریا را محل ۔ که این آب در زیر دارد وحل
هر آنکه افگند تخم بر روی سنگ ۔ جوی وقت دخلش نیاید بچنگ
بروی ریا خرقه سهل ست دوخت ۔ گرش با خدا میتوانی فروخت
چه دانند مردم که در جامه کیست ۔ نویسنده داند که در نامه چیست
چو روی پرستیدنت با خداست ۔ اگر جبرئیلت نه بیند رواست

نظم اردو

عبادت مین جو حق سے منہ پھیرلے ۔ اوسی کفر ہر سمت سے گھیر لے
نہین حق کی جانب جو روی نیاز ۔ تو ہے جانب قبلہ کب وہ نماز
نہ سمجھین مجہہ آب ریا اہل دین ۔ کہ ہے کیچڑ اس آب مین تہ نشین
جو پتھر پہ بووے کوئی تخم جو ۔ نہ ایک دانہ پاوے بوقت درو
عمل کو ملا تو ریا کے نہ ساتھہ ۔ اگر بیچنا ہے تجھے حق کے ہاتھہ
کوئی جانتا کیا ترا نقص و کمال ۔ یہ کاتب کو معلوم ہے خط کا حال
کرے طاعت حق تو اس طرح کر ۔ کہ جبریل کو بھی نہووے خبر

نقل ہے ایکروز حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے کہ محمد بن یوسف فرغانی قدس سرہ مجلس وعظ مین تشریف لائے اور کہا کہ اے حاتم لوگون کو نصیحت کرتا ہے اور اپنی نماز کی بھی خبر رکھتا ہے کہ کیونکر ادا کرتا ہے حاتم نے کہا ہان بیشک خبر رکھتا ہون جب نماز کا وقت ہوتا ہے اللہ تعالے جل شانہ کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہون اور اوسی وقت بخوف وہراس مسجد کو روانہ ہوتا ہون مسجد کے پاس شیطان سے محاربہ کرتا ہون اور دل کو تن کے ساتھہ باہیبت مسجد مین داخل کرتا ہون اور محراب کے نزدیک صدق کے قدمون پر کھڑا ہوکر کعبہ مقصود کی جانب منہ کرتا ہون اور بہشت کو دہنے ہاتھہ پر اور دوزخ کو بائین ہاتھہ پر ملک الموت کو پیچھے قبر کو آگے صراط کو پانون کے نیچے دیکھتا ہون اور حق تعالے کو اپنے ظاہر و باطن پر مطلع جانتا ہون

Marfat.com

اور نماز کو علم اور نیت کے ساتھہ شروع کرتا ہون اور تکبیر تحریمہ پروردگار کی عظمت کو مشاہدہ کرنے کی حالت مین کہتا ہون قرأت کو بہ ترتیل رکوع کو بخشوع سجدہ کو بتواضع ادا کرتا ہون تشہد ادا سے شہادت تمام سلام رضا پر دیتا ہون اس نماز کو اخلاص سے مزین کرکے اپنے پروردگار کو سونپ دیتا ہون اپنی ساری عمر اسی طرح سے نماز پڑہی ہے باوجود اسکے ہمیشہ نفس کو ملامت کرتا رہتا ہون اور ترسان و ہراسان ہون کہ شاید قبول نہو اور امیدوار ہون کہ اپنے فضل وکرم سے قبول فرمالے اسی خوف و رجا مین ہمیشہ رہتا ہون اور اُس شخص کا نہایت شکر کرتا ہون کہ جس نے مجکو اس سعادت کے حاصل کرنے کا رستہ بتایا ہے اور جو کوئی مجہہ سے پوچہتا ہے اس کو بہی راستا تمام وکمال بتاتا ہون اور سکہاتا ہون پہر لاکہہ لاکہہ احسان اُس خداے تعالے کا ہے جس کے فضل وکرم سے کئی ہزار آدمیون کو اس طریق پر رہبری کی ہے اور اُسنے مجکو اور اُن سب کو اس دولت سے مستفید کیا ہے محمد بن یوسف نے کہا اے حاتم تجہہ جیسے شخص کو لائق ہے کہ وعظ کہے اور خلقت کو خدا کی طرف بُلاوے حدیث شریف مین وارد ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو شخص مسجد مین جاتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور جب نماز سے فارغ ہوتے ہین ایک کی نماز دوسرے کی نماز پر اسقدر بڑائی رکہتی ہے کہ فرض نماز نفل نماز پر اگرچہ صورت دونون کی یکسان ہوتی ہین یہ تفاوت اُسمین دل کی حضوری کا ہے واضح ہو کہ شریعت مین مقرر ہے کہ مردہ کا مسجد مین لانا اور اسپر مسجد مین نماز پڑہنی مکروہ ہے پس جب مردہ کو مسجد مین کہ محل نماز ہے نہین لاتے تو مرے ہوئے دل کو عین نماز مین لانا اُس سے زیادہ قبیح ہے غزل

مستان خراب خبری از وصال نیست — دل مردہ را سماع نباشد چو حال نیست
زینت خدای داد و زبان او ز عقل داد — یاد خدای کن بزبانی کہ لال نیست
جای تو پیش بلند و ترا بال ریختہ — نتوان چنین بلند پریدن چو بال نیست
آن جای آسمان و تو آسودہ بر زمین — وان بال طاعتست و ترا پر و بال نیست
گر در پی تفرج بستان جنتی — امروز تخم کار کہ فردا مجال نیست
بر نقش روزگار منہ دل کہ عاقبت — این نقش را چو باز کنی جز خیال نیست

برہاں دل ببند و زدانش سخن بگوی	کانجا سخن بدانش و حرمت بحال نیست
این سایہا زوال پذیرند یک بہ یک	در سایہ گریز کہ آن را زوال نیست

غزل اردو

سولتون کو کیونکہ نیند کے اندر وصال ہو	دل مردہ کو سماع نہ ہووے نہ حال ہو
کر یاد حق کہ عقل و زبان دین تجھے دیا	چپ تو جبھی ہے کہ زبان تیری لال ہو
ہے جائے تیری عرش پہ بازو کٹے ہوئے	کیا پہنچے تو وہان جو نہ پر ہو نہ بال ہو
پہنچائے تجھکو کون فلک پر زمین سے	جب ہو نہ بال طاعت و بال و بال ہو
جنت کی آرزو ہے تو بو اُس کا تخم یہان	محشر مین کشت و کار کی کس کو مجال ہو
نقش جہان سے دل نہ لگا یہان کہ وہان	ہو نقش آب یا کہ یہ خواب و خیال ہو
دانش و مال پہ تو نہ یہان جان دے کہ وہان	ہو باعث نجات نہ دانش نہ مال ہو
ہر ایک سایہ کو ہے یہان کے طرب زوال	ہم اُسکی ہے جا ایسے سایہ مین کہ جس کو زوال ہو

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی مسجد مین آوے اپنی نعلین کو نجاست سے پاک کرے پس کیونکہ روا ہووے ایسے دل کو لیکر مسجد مین جانا کہ وہ نجاسات باطنی سے ملوث ہووے حالانکہ وہ اللہ تعالے کے نظر فرمانے کا مقام ہے علما کہتے ہین کہ کسی فعل مسنون کے ترک ہونے سے نماز فاسد نہین ہوتی اسکے یہی معنی ہین کہ آدمی اندھا ہو جاوے تو مرتا نہین اور اہل معرفت کا اسپر اتفاق ہے کہ نماز کی ظاہری صورت مثل بدن کے ہے اور خشوع اُسمین جان کی مانند ہے اور فقہا رحمہ اللہ علیہم نے فرمایا ہے کہ حضور دل کا فقط تکبیر اول مین نماز کی صحت کے لئے کافی ہے اور ایسی نماز عارفون کے نزدیک زندہ ہے مگر نابینا و مفلوج اور ایسے شخص کی مانند ہے کہ رمق حیات کی اُسمین ہے اور زندگانی کی کوئی لذت اُسکو حاصل نہین ہے انکے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز کے سارے ارکان مین دل کی حضوری درکار ہے پس پوری نماز جب ہی ادا ہوگی کہ کل ارکان اُسکے حضور دل سے ادا کئے جاوین جس رکن مین جتنی مشغولی ظہور مین آوے اُسیقدر نماز مین نقصان ہے حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ مَا یَحْضُرُ فِیْہِ الْقَلْبُ عوارف مین حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی

قدس سرہ نے فرمایا ہے اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا یُحْتَسَبُ لِعَبْدٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِلَّا مَا یَعْقِلُ[1] اور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ علیہ نے اسمین ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ نماز کا ظاہر و باطن ہے جیسا کہ آدمی کا ظاہر و باطن ہے سو آدمی کا ظاہر اُسکے اعضا اور جوارح مین اور اُس کا باطن عقل و حیات و قدرت ہے اور بعض اعضا کا اُسکے بدن مین ہونا باعث اُس کی موت کا ہوتا ہے جیسا کہ دل و جگر و دماغ کہ اعضا رئیسہ ہین اور بعض کا نہونا حیات کے بعض مقاصد فوت ہو جانے کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ ہاتھ پانون چشم وغیرہ اور بعض کا عدم باعث کم ہو جانے حسن و خوبی کا ہوتا ہے چنانچہ ابرو و مژہ وغیرہ ایسا ہی نماز کا بھی ظاہر و باطن ہے کہ ظاہر اُسکے ارکان مخصوصہ ہین اور باطن نیت خالص و خشوع و حضور دل ہے اور نماز کے ارکان ظاہری مین سے بھی بعضے اعضاے رئیس کے قائم مقام ہین کہ اُنکے فوت ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جیسا کہ قیام رکوع سجود وغیرہ جو فرض ہین اور بعضے واجبات اور سنتین اُسمین قائم مقام ہاتھ پانون وغیرہ کے ہین کہ نماز کے مقاصد اُنکے نہونے سے فوت ہو جاتے ہین اور بعضے آداب جیسے نظر کا سجدہ کی جگہ رکھنا وغیرہ مثال مژہ وغیرہ کے ہین کہ اُنکے بغیر نماز کا حسن کم ہو جاتا ہے پس نماز ایک تحفہ ہے کہ نمازی اُسکو جناب قدس مین پیش کش کرتا ہے اور اُسکے وسیلے سے حقتعالی کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور محبتِ دنیا تمام بُری اشیا سے بدتر ہے اسکو دل کے تخت پر جگہ ندینی چاہیے یوسف علیہ السلام کا ایک ساعت یعقوب علیہ السلام کے مصلے پر بیٹھنا اسی برس کی مفارقت کا سبب ہوا بیت

	نہ در طریق رضا مرکب ہوا باشد		دلی کہ دلدل میدان کبریا باشد	
		بیت		
	نہ مرکب نہ وہ حرص و ہوا کا		جو ہو منظور فرس دل خدا کا	۱

حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی اللہ تعالی نے نماز کے نزدیک نجانے کے علت شراب کے پینے کو نفرمایا بلکہ سکر کو فرمایا اور سکر و مستی محبت دنیا کی شراب کی

[1] ترجمہ حساب مین لاوے گا بندہ اپنی نماز مین سے مگر جتنی کو سمجھتا ہے ۱۲ [2] نماز کے نزدیک نجاو جس حالت نشہ مین ہو

مستی سے بہت ہی زیادہ قوی ہے اسلئے کہ شراب کا نشہ ہر وقت نقصان مین ہے اور دنیا کا نشہ ہر بل زیادتی مین اور نماز مناجات سے حقتعالی کی جناب مین وہ غفلت کی حالت مین ممکن نہین ہے حکایت ریاض القدس مین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ سلطان نصر احمد کا ایک غلام تہا خاص کہ اسکو سب غلامون سے زیادہ دوست رکہتا تہا ایک دن وہ کہڑا تہا اُسکی طرف نظر کی اور فرمایا کہ اس غلام کو جلتے ہوے تنور مین ڈالدو اور جلا دو خادمون نے تعمیل حکم کی کسی کو مجال سوال نہ تہی کہ دریافت کرتا جب دربار برخاست کرکے مکان تخلیہ مین داخل ہوا ایک ندیم نے جو فرا گستاخ تہا موقع معلوم پاکر عرض کیا اے سلطان دادگستر اور اے بادشاہ عالی منظر جس غلام کو ہمیشہ اسقدر عزت بخشی اور سب غلامون سے اُس کا مرتبہ بڑہایا اُسنے کیا گناہ کیا تہا کہ غصے کی آگ مین اُسکو پہونک دیا اور خاکستر کر دیا کہا کہ جب مینے اُسکو دیکہا تو معلوم کیا کہ اور کیطرف نظر رکہتا ہے پس جو بندہ کہ اپنے سید کے ساتہہ ایسی بے ادبی کرتا ہے اُسکی یہی سزا ہے اس حکایت سے یہ مطلب حاصل ہوا کہ جب خدا تعالے نے بندہ کو برگزیدہ کیا اور اُسکو بنی نوع انسان مین سے بنایا اور تاج کرامت وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ آدَمَ[1] اُسکے سر پر رکہا اور خلعت فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ[2] اُسکے قامت با استقامت پر درست کیا اور اپنی معرفت کے خزانہ کا دروازہ اُسکے سینہ پاک مین کہولدیا اور دوجہان کی دولت کا تخت اُسکے واسطے آراستہ فرمایا اور اُسکو اپنی مناجات کرنے کے مقام مین دخل دیا ہمیشہ اُسکی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور مدام اپنی عنایات سے مخصوص کرتا ہے پس اس حالت مین اگر وہ بندہ اُس کی درگاہ سے مُنہ پہیرے اور غیر کیطرف متوجہ ہووے اور التفات کرے تو مستحق عذاب اور مستوجب عتاب ہوتا ہے پس اُسکی توفیق جس کی رفیق ہووہ ماسوے سے مُنہ پہیر کر اُسکی خدمت مین مشغول ہووے اور فرصت کو غنیمت سمجہے مثنوی

روی در قبلۂ یکروئے کن — خلق بگزار و خدا جوئی کن
تا کی از زین بزی رونق را — کز پے خلق پرستی حق را
چون نیاشد نظر کس جو باز — دانہ چین مشوی در وقت نماز

[1] ترجمہ اور ساتہہ تحقیق بزرگی دی ہم نے آدم کی اولاد کو ۱۲ [2] ترجمہ اور بزرگی دی ہم نے بعض کو اُنمین سے بعض پر ۱۲

نہی زان گو نہ پئے سجدہ جبین   گو بلے دانہ بر دسر بر زمین
دیر باند بہ تو سجدہ شناس   ہمچو در کاہ سہ کلو خراس
سجدہ جز بہر خدا شرک بود   شرک پر چہرۂ جان چرک بود
رشحہ از چشمہ اخلاص بجوہی   وز رُخ جان خود آن چرک بشوی
زنگ ز آئینہ بردار و ببین   ہمچو خورشید در آن نور یقین

مثنوی

مُنہ سوئے قبلہ یکروئی کر   خلق کو چھوڑ خدا جوئی کر
کھو نہ یون دین کی تو رونق کو   کر عبادت نہ ریا سے حق کو
خلق کو کر نہ خدا کا انباز   کر نہ برباد تو یون اپنی نماز
دانہ چبن مرغ کی مانند نہ مار   ٹھونگ سجدہ کو زمین پر زنہار
کیون عبادت مین ریا کرتا ہے   ظلم کیون ایسا بپا کرتا ہے
تیرے نزدیک ریا شرک نہین   سجدۂ غیر خدا شرک نہین
کر ریا چھوڑ کے حاصل اخلاص   بندگی حق کی کیا کر تو خاص
زنگ آئینہ سے ہو دور کہین   دل مین پیدا ہو ترے نور یقین

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب بندہ تکبیر تحریمہ کہتا ہے حقتعالی فرماتا ہے اے فرشتو میرے اور بندے کے درمیان جتنے حجاب ہین سب اُٹھا دو کہ میرا بندہ مجھ سے راز کہنا چاہتا ہے فرشتے بموجب حکم الٰہی سب حجاب اُٹھا دیتے ہین جب وہ بندہ افکار دنیوی مین مشغول ہوتا ہے خطاب ہوتا ہے اے فرشتو پھر حجاب ڈالدو کہ بندہ نے ہماری درگاہ سے مُنہ پھیر لیا

غزل

ما طلبگار توئیم و تو گریزانی ز ما   ما بسویت مقبل و تو رو بگردانی ز ما
ما برون از شش جہت در صد جہت جویان تو   چند خود را ہر طرف مشغول گردانی ز ما
ہر کجا خواہی شدن ما با توایم اے بیخبر   ما نئی ما نیم از تو گر تو مئی ما نئے ز ما

غزل اردو

ہم بلاتے ہین تجھے جاتا ہے بھاگا ہم سے تو   بے مروت ہو گیا بے دید کیسا ہے تو

شش جہت مین ہم نہین تو پھری جویان سوئ کشت	اے ہوا مشغول غیرون سے جو چہوٹا ہم سے تو
تو جہان جائیگا ہم ہی ہونگے وہان اے بیخبر	بہاگ کر کس جا پہ جاویگا یہہ بتلا ہم سے تو

پس چاہیے کہ ادائے نماز مین اہل اعمال باطنی کی رعایت رکہین اور انکا اول حضور ہے اور حضور استغراق دل کا ہے اُس چیز مین کہ وہ دل مین ہے اور فارغ ہونا دل کا ہے اُسکے غیر سے اور استغراق حاصل نہین ہوتا مگر ہمت کے صرف کرنے سے اُس کی طرف اور ہمت دل کے تابع ہے اور وہ حاصل نہین ہوتی مگر نماز کے منافع کا ذکر کرنے سے جیسے قربت و رضاے حق تعالی کا عاجلاً یعنے بالفعل حاصل ہونا اور سعادت ابدی و نظر بسوی وجہ کریم کا آجلاً یعنی بروز قیامت موصول ہونا اور دنیا اور اُسکے مہمات کی خساست کا بیان کرنے سے اور **دوسرے** اعمال باطن مین سے فہم ہے اور وہ دل کا مشتمل ہونا ہے معنی پر اور ذہن کی توجہ ہے ذکر کی طرف اور فکر کی مداومت اور دل کے وسواس کا دفع کرنا **تیسرے** اعمال باطن سے تعظیم ہے اور وہ حاصل نہین ہوتی مگر حق سبحانہ وتعالی کی عظمت کے بیان کرنے سے اور نفس کی حقارت کے تذکرہ سے **چوتھے** اعمال باطن سے ہیبت ہے اور ہیبت ایک چیز ہے جو تعظیم حقتعالی سے پیدا ہوتی ہے اور تعظیم اُس کی قدرت کے نفاذ اور قہر کے تذکرہ سے حاصل ہوتی ہے **پانچوین** اعمال باطنی سے رجا ہے کہ اُسکی رحمت اور غضب پر رحمت کی سبقت اور اُسکے سچے وعدون کے بیان سے پیدا ہوتی ہے **چھٹے** اعمال باطن سے حیا ہے اور وہ پیدا ہوتی ہے اپنے عجز و قصور کے ذکر کرنے سے جو خداتعالی کی نعمتون کے شکر کرنے مین آدمی سے ہوتی ہین اگر یہ رعایت اعمال باطن دشوار معلوم ہو تو اُسکے موانع کے قطع کرنے کی کوشش کرین ظاہر اور باطن مین کوشش ظاہری آنکھونکا ڈہانکنا ہے اور اندہیرے گہر مین نماز پڑہنی جسکی دیوارین پست ہون اور خانہ منقش اور فرش رنگین سے احتراز کرنا اور نماز پڑہنے کے وقت نہ بہوک کی شدت ہو نہ پیٹ بہت بہرا ہو نہ بول و غائط یعنے پیشاب پاخانہ کو حبس کرے نہ موزے و کپڑے نہایت تنگ و چست ہون اور کوشش باطنی ذکر آخرت ہے اور حسابات کا یاد رکہنا کہ نماز موقف مناجات ہے اور مقام بزرگ ہے اور دل کے وسوسون کا دور کرنا اور نفس کو فہم کیجانب متوجہ کرنا اور موانع کے قطع کرنے مین مبالغہ کرنا اور اصحاب رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اسمین بہت مبالغہ کرتے تہے کہ اصل نماز کے

Marfat.com

عمل باطن ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی اور اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ اور بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَی الصَّلٰوۃِ لَا یَحْضُرُ الرَّجُلُ فِیْھَا قَلْبُہٗ اور اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ تَمَسْکُنٌ وَّ تَوَاضُعٌ اسواسطے کہ گفتار وکردار کو بسبب معنی وتعظیم کے عبادت کہتے ہین نہ بجہت لفظ وحرکت کے اس تقدیر پر نماز بغیر حضور کے باطل ہے اور یہ خلاف اجماع کے ہے جواب نماز بغیر حضور کے باطل ہونیکے خلاف مین اجماع کا منعقد ہونا ممنوع ہے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کہ فرمایا ہے مَنْ لَّمْ یَخْشَعْ قَلْبُہٗ فَسَدَتْ صَلٰوتُہٗ اور مروی ہے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ اگر شرط کرے شرع حضور کو نماز مین بجا ہے لیکن فتوے کا مقام تکلیف ظاہری پر ہے بموجب قصور خلق کے کیونکہ اگر جواز نماز کے لئے حضور شرط کیا جاوے ضرور خلایق کو نماز پڑہنے مین حرج واقع ہو اور اس کا انجام نماز کا ترک کرنا ہو لہذا فقہا نے حضور کی شرط لگائی اور خلقت کی آسانی کے لئے نماز کے جواز پر فتویٰ دیا نہ یہ کہ اسپر اجماع کیا **منقول ہے** حضرت شیخ علاء الدین سمنانی قدس اللہ سرہ سے کہ نماز کے کمال کی علامت دس چیزین ہین **اول** مشاہدہ قرۃ العین یعنی دل کی آنکہہ سے نور الٰہی دیکہنا **دوسرے** اشمام یعنی سونگہنا ربوبیت کی الطاف کی خوشبوؤن کا **تیسرے** انشراح یعنی دل کا کہلنا **چوتہے** ہیبت جلال **پانچوین** اطمینان دل **چہٹے** سرور سر **ساتوین** راحت روح **آٹھوین** وجد **نوین** مناجات **دسوین** حقتعالیٰ کی طرف سے سلام کا سننا پس اگر چاہتے ہین کہ نماز مین دل کو حاضر کرین تو طہارت کو نقصان سے اور کپڑون کو تہوڑی اور بہت نجاست سے اور زبان کو غیبت وسخن چینی سے اور حلق کو حرام ومشکوک کے کہانے سے اور جسد کو حسد سے اور سینہ کو کینہ سے نگاہ اور حفاظت مین رکہین **ثواب نماز** انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب بندہ نماز کو اٹہتا ہے اور تکبیر تحریمہ کہتا ہے گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا کہ اُس روز پاک تہا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور جب اعوذ پڑہتا ہے جتنے اُسکے بدن پر بال ہین

۵۱ ترجمہ قایم کر نماز کو میرے ذکر کے لئے ۱۲ ۵۲ بیشک نماز روکتی ہے فحش اور منکر سے یعنی ان گناہون سے جنکی قباحت ظاہر اور شرع مین نافرمانی ہے ۱۲ ۵۳ ترجمہ نہین دیکہتا اللہ تعالیٰ ایسی نماز کی طرف یعنی نظر قبولیت کی حاضر نکرے آدمی اُسمین اپنا دل ۱۲ ۵۴ سوا اسکے نہین کہ نماز مین فروتنی اور تواضع ہے ۵۵ جس شخص کا دل نہ ڈرا نماز مین اُس کی نماز خراب ہوئی ۱۲

اُسے برسون کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور جب فاتحہ پڑہتا ہے گویا کہ ایک حج وعمرہ بجالاتا ہے اور جب رکوع کرتا ہے اپنے وزن کے موافق سونا تصدق کرنے کا ثواب پاتا ہے اور جب بندہ سبحان ربی العظیم کہتا ہے تمامی کتب منزلہ کے پڑہنے کا ثواب ملتا ہے جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے حقتعالی نظرِ رحمت سے اُسکی جانب ملاحظہ فرماتا ہے جب سجدہ کرتا ہے اُسکے بدن کے ہر ہر جزو کے بدلے نیکی اُسکے اعمالنامہ مین لکھی جاتی ہے اور جب سبحان ربی الاعلی کہتا ہے جتنی آیتین آسمان سے اُتری ہین اُتنے بردون کی آزادی کا ثواب پاتا ہے جب تشہد ختم کرتا ہے صابرین کا ثواب ملتا ہے جب سلام پہیرتا ہے بہشت کے دروازے اُسکے لیے کہل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور حضرت شیخ شہاب الدین سُہروردی قدس اللہ روحہ العزیز نے عوارف مین تحریر فرمایا ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے جب بندہ نماز کو اُٹہتا ہے حقتعالی بندے اور اُسکے درمیان مین جتنے حجاب ہین سب اُٹہوا دیتا ہے اور اپنی وجہ کریم سے اُس کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اُسکے کندہے سے آسمان تک فرشتے پر سے پر ملاکر کہڑے ہوتے ہین اور سب اُس کی دُعا کے ساتہہ آمین کہتے ہین اور نماز مین اُس کی موافقت کرتے ہین اور آسمان سے اُسکے سر تک اُسپر نیکیان برستی ہین اور منادی آواز دیتا ہے کہ لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّی مَنْ یُّنَاجِیْ مَا الْتَفَتَ یعنی اگر جان جاوے نمازی کہ کس سے راز کہتا ہے تو کسی چیز کی طرف التفات نکرے اور حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ اُسی عوارف مین لائے ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا قَامَ الْعَبْدُ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ مُقْبِلًا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یعنی بندہ نماز فرض کو جب اُٹہتا ہے اور دل وکان وآنکھ سے خدا تعالے کی طرف متوجہ ہوتا ہے نماز سے باہر آتا ہے گناہون سے پاک جیسا کہ اپنی مان کے شکم سے تولد ہوا تہا اور حضرت شیخ الشیوخ نے عوارف مین یہہ بہی فرمایا ہے کہ ابو البشر عمرو ابن انصاری حضرت سرور کائنات علیہ افضل السلام والصلوۃ کے زمانہ مین کہجورین بیچتا تہا ایک روز ایک عورت اُس سے کہجورین خریدنے کو آئی اُسنے کہا کہ اس سے بہتر کہجورین میرے گہر مین ہین اگر تو چاہے تو میرے گہر چل اور اپنی ہمراہ اُسکو

سلہ ترجمہ اگر جان جاوے مصلی کس سے مناجات کرتا ہے تو نہ مائل ہو کسی چیز کی طرف ۱۲ سلہ ترجمہ جب کہڑا ہوتا ہے بندہ فرض نماز کو اللہ تعالے کی طرف مُنہ کرکے اور متوجہ کرتا ہے اپنے دل کو اور شنوائی کو اور بینائی کو پہرتا ہے اپنی نماز سے اس حال مین کہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مانند اُس روز کے کہ جنا تہا اُسکو اُس کی ماں نے ۱۲

Marfat.com

مکان پر لایا اور چہاتی سے لگایا مساس کیا عورت نے کہا خدا سے ڈر اور گستاخی نکر وہ پشیمان ہوا اور ڈرا اور عورت کو چھوڑ دیا اور خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول اللہ حکم فرمائیے ایسے مرد کے حق مین جس نے بیگانہ عورت کے ساتھہ علامات جماع وبغیر جماع ہوتے ہین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو اس امر کو چھپاتا حقتعالی بھی تیرا پردہ ڈہانپتا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تفرمایا اور نتظار وحی کا کیا جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا اور نماز پڑہ چکے وحی آئی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ[ل] حضرت رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اے ابوالیسر کیا ہمارے ساتھہ تو نے یہ نماز پڑہی ہے عرض کیا ہان پڑہی ہے فرمایا جا یہ نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہوگئی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ خاصہ ابوالیسر کا ہے یا تمام امت کا آپنے فرمایا بلکہ ساری امت کا نقل ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سمجائیل نام ایک فرشتے ملائکہ حجاب مین سے ہے وہ ہر نماز کے وقت نمازیون کی چٹھیان حق تعالے سے حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس رکھتا ہے کہ بروز حاجت اُنکے کام آوین ہین صبح کیوقت جب بندے نماز ادا کرتے ہین وہ فرشتہ جناب قدس مین عرض کرتا ہے اور دیوان اعلی سے نمازیون کی نجات کی چٹھیان ملتی ہین اُنکا یہ مضمون ہوتا ہے اے میرے بندو تم میری حفظ اور میرے ذمہ اور میری حمایت کے سایہ مین ہوا ہے عزت وجلال کی قسم کہ مینے تمہارے گناہونکو بخشدیا نماز ظہر کے وقت تک جب ظہر کی نماز پڑہتے ہین فرشتہ مذکور بدستور پروردگار غفور کی خدمت مین حاضر ہوکر دیوانخانہ قدس سے چٹھیان لاتا ہے اس مضمون سے اے میرے بندو مینے تمہارے گناہون کو نیکیون سے بدل دیا اور تمہارے بدیون کو بخشدیا اور اپنے رضامندون مین تمکو داخل کیا اسیطرح نماز عصر کے بعد پروانے ملتے ہین اُنمین تحریر ہوتا ہے کہ اے بندو تمہارے بدیون کو مینے آتش دوزخ پر حرام کردیا اور مقام ابرار کو تمہاری منزل گاہ بنادیا اور اپنی رحمت سے تمہاری بدیان دور کردین اور بعد نماز مغرب کے جو فرمان ملتے ہین اُنمین یہ ترقیم ہوتا ہے تمہارے اعمال سے ہم راضی ہوئے اور ضرور ہوا ہمپر تمہارا راضی کرنا اور ہم نے تمہارے درجے بہشت مین بلند کئے بعد اُنکے فراغ نماز عشا رجو احکام صادر ہوتے ہین اُنمین لکھا ہوتا ہے اے سمجائیل جبتک

[ل] ترجمہ قائم کر تو نماز کو میرے ذکر کے لئے تحقیق نیکیان بدیون کو شاتی ہین ۱۲

Marfat.com

یہ بندے دنیا مین رہے میری یاد کی اور میرے فرایض کو ادا کیا اور میرے رسول کی فرمانبرداری مین رہے اور عرفان حاصل کیا گواہ رہ تو کہ مین ان سے راضی ہون کہا ابن عباس نے کہ اسوقت آسمانون مین میکائیل ندا کرتا ہے اے فرشتو اللہ تعالی نے سب نمازیون موحدین کو بخشدیا اسوقت ساتون آسمانون کے فرشتون کو اُس کی آواز پہونچتی ہے اور کل فرشتے نمازیون کے لیے دعا و استغفار کرتے ہین اور فرشتے ان کامون پر مداومت کرتے ہین اور جو بندے کو توفیق ہو اور وہ رات کو اُٹھے اور یگانہ حقیقی کیواسطے ایک دوگانہ ادا کرے حقتعالی سات صفین فرشتونکی بھیجتا ہے ہر صف مشرق سے مغرب تک اور گنتی اُنکی سواے خدا تعالے کے کوی نہین جانتا یہ فرشتے اُسکے ساتھ نماز مین موافقت کرتے ہین اور ثواب اُنکا اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ان فرشتون کی گنتی کی برابر نیکیان اُسکے نامہ اعمال مین ثبت ہوتی ہین اور اتنی ہی بدیان اُسمین سے محو ہوجاتی ہین اور اتنے ہی درجے بہشت مین بلند ہوتے ہین **فضیلت جماعت** حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے ہر رکعت کے بدلے ساٹھ غلامون کے آزاد کرنے کا ثواب پاتا ہے اور جو صبح کی نماز بجماعت ادا کرتا ہے - اور اُسکے بعد ذکر مین مشغول رہتا ہے اُسکو حج مقبول کا ثواب مرحمت ہوتا ہے اور جو ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ بجالاتا ہے اُسکو پچیس ۲۵ نمازون کا ثواب ملتا ہے اور ستر درجے اُسکے جنت الفردوس مین بلند ہوتے ہین اور ہر درجہ کی درازی سو برس کی راہ ہے اور جو عصر کی نماز جماعت سے ادا کرتا ہے اور اُس کے ذکر مین مشغول رہتا ہے غروب آفتاب تک اُس کو دس غلامون کی آزادی کا ثواب عطا ہوتا ہے کہ وہ بندے حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہون اور جو مغرب کی نماز با جماعت پڑھتا ہے اسکو پچیس ۲۵ نمازون کا ثواب ہوتا ہے اور ستر درجے اُسکے بہشت عدن مین بلند ہوتے ہین ایکدرجہ سے دوسرے درجہ تک پانسو برس کی راہ ہے **مروی ہے** کہ ایکروز ایکمرد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو مینے خواب دیکھا کہ ایک ہاتھ مین میرے بیس ۲۰ دینار ہین اور دوسرے مین چار وہ بیس ۲۰ دینار تو گر گئے اور چار کھوٹے ہوگئے آپنے فرمایا کہ نماز عشا کی جماعت سے پڑھی تھی عرض کیا کہ نہین فرمایا کہ وہ بیس ۲۰ دینار جو کھو دیے جماعت کی فضیلت تھی کہ تجھ سے فوت ہوی اور وہ چار رکعتین جو گھر مین پڑھین

پڑہین وہ بہی قبول ہوئین **حکمت** جماعت مین سات وجہ سے فرمائی ہین **اول** بندہ نماز
مین اپنی تقصیرون کی عذر خواہی کرتا ہے بعد اُسکے مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات بجا
لاتا ہے اور عذر خواہ کیواسطے شفیعون کی حاجت ہوتی ہے کہ اُس کی تقصیرون کے
معافی کے خواستگار ہون اور اس امت مین حقتعالے نے مومنون کو ایک دوسرے کا
شفیع بنایا ہے **دوسرے** حقتعالی چاہتا ہے کہ بندون کے نیک اعمال پر قیامت کو بہت
سے گواہ ہون کہ ایکدوسرے کے لئے گواہی دین اور جس کے بہت سے گواہ ہونگے وہ مقبول زیادہ ہوگا
تیسرے یہ کہ حق سبحانہ مومنون کے اجتماع اور اُنکی آپس کی محبت کو دوست رکھتا ہے خاص
کر عبادت و طاعت مین اسلئے جماعت کا حکم فرمایا **چوتھے** یہ کہ قوۃ اتباع مین ہے
مَنْ اَکَلَ مَعَ مَغْفُوْرٍ غُفِرَ لَہٗ یعنی جو مغفور کے ساتھ ہمکاسہ ہوا وہ بہی مغفور ہے اور نماز
غذاے ارواح ہے اسمین بطریق اولی مرحومون کی مصاحبت سے مرحوم ہوتا ہے
پانچوین یہ کہ مقصود جماعت سے اظہار اسلام ہے **چھٹے** یہ کہ شارع نے مقرر فرمایا
ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شئے کے کئی عدد اکٹھے خریدے تو روا نہین کہ اسمین سے بعضی
پسندکرے اور لے اور بعضی ناپسند کرے اور پہیر دے اگر اُنمین سے کسی مین نقص ہو تو بہی مختار
ہے ساری لے یا ساری پہیر دے اور بندے اجناس عبادت کو قبولیت کے بدلے بیچتے ہین
پس بموجب قاعدہ شرع شریف چاہیے سب کو قبول فرماوے چاہے رد کرے اُس کریم مطلق سے
امید ہے کہ اگر ساری جماعت مین ایک کی عبادت بہی مقبول ہے اُسکے ساتھ سب کی قبول فرماوے
ساتوین یہ کہ جو کوئی کسی قلعہ کا فتح کرنا چاہتا ہے اُس کی آسانی کے لئے بہت سے آدمی اکٹھے
کرتا ہے کہ اجتماع کی شوکت سے قلعہ کا کہلنا آسان ہو ایسا ہی مومن چاہتے ہین کہ اللہ تعالی
کے رضامندی کے شہر کو مفتوح کرین تو جماعت کرکے چاہتے ہین کہ ایکدوسرے کی اعانت سے
یہ فتح حاصل ہو پس اگر سالک اس سعادت سے مشرف ہونا چاہتا ہو تو ایکدن مین پانچ بار برادران
وفادار زرہ پرہیزگاری و جوشن وفاداری و مغفر ہواداری و سپر پشیمانی و تیر آہ نہانی و تیغ
حجت و برہان و نیزہ اطاعت و احسان و دست بند تضرع و دعا و مرکب شرم و حیا و علم حلم
بہم پہنچا کر کعبہ مقصود کی جانب منہ کرے اور اخلاص کی کنجی سے اس قلعہ کو کہولے اور قدوم اختصاص

Marfat.com

سے اُسمین داخل ہوا اور شرف قرب سے ممتاز ہوا اور مقام مشاہدہ مین حاضر ہو کر جمال الٰہی کمال
حضرت خداوند سبحانہ وتعالیٰ شانہ معائنہ کرے والحمد للہ علی ذالک چوتھا مرتبہ زکوٰۃ کے زکوٰۃ
بیان مین واضح ہو کہ اسلام کی پانچ بنا مین اُنمین سے ایک زکوٰۃ ہے اور وہ فرض ہے بموجب
اس قول اللہ تعالیٰ کے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یعنی ادا کرین صاحبان مال زکوٰۃ کو اور موافق اس آیہ
کریمہ کے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا یعنی لے رسول مقبول لیے بالجو کوئی اس
خدمت پر مامور ہو وہ لیوے لوگون کے مالون مین سے زکوٰۃ اور اس آیہ شریفہ مین اس مضمون
کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ زکوٰۃ کو خوشی سے ادا کرین بہتر ہے ورنہ عمال ان سے لیکر مستحقون کو
پہنچاوینگے۔ اور عبادت تین قسم پر منقسم ہے اول بدنی فقط جیسے نماز و روزہ دوسرے مالی
فقط جیسے زکوٰۃ تیسری بدنی و مالی جیسے حج اور مقداریں شرع شریف مین چار طرح کی ہین
پہلی قسم وہ کہ اُس کی گنتی اور عدد معین ہین وہ کم اور زیادہ نہین ہو سکتے جیسے نماز کی رکعتون
کی گنتی دوسری قسم وہ کہ مقدار معین ہے کمی اسمین جائز نہین اور زیادتی جائز ہے جیسے زکوٰۃ کی
مقدار تیسری قسم وہ کہ مقدار مقرر ہین اور زیادتی اسمین جائز نہین اور کمی جائز ہے جیسے گنتی
ایام حیض کی چوتھی قسم وہ ہے کہ مقدار مقرر سے کمی اور زیادتی اسمین درست ہے جیسے استغفار
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً مقدارین زکوٰۃ اور تعدادین مالون کی فقہ کی کتابون
مین مذکور ہین یہان حکمتین اور اشارات بیان ہوتے ہین پس زکوٰۃ کے لغت مین دو معنی ہین
ایک زیادہ ہونا دوسرے پاک کرنا یعنی زکوٰۃ دینے والے کا مال ادائے زکوٰۃ کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے یا مال اُس کا لوث ذمائم سے پاک ہوتا ہے پس وجوب زکوٰۃ تطہیر مال کے لئے
ہے اور تطہیر دو قسم کی ہے ایک عینی دوسری اعتباری اور نجاست بھی دو طرح کی ہے عینی و
اعتباری پس نجاست عینی کی تطہیر کیواسطے ازالہ تمام کا واجب ہے جیسے بول و براز لیکن نجاست
حکمی و اعتباری مین بعض کا ازالہ باقی کی طہارت کا سبب ہوتا ہے جیسے کنوئین کا پانی ایسا ہی لونڈیان
مین بعضے عینی حرام ہین جیسے غصب کا مال بعضے اعتباری جیسے وہ مال کہ نصاب کی حد کو پہنچ گیا اگرچہ
اُسمین تصرف جائز ہے لیکن زکوٰۃ کا نہ دینا اُس کی محبت پر دلالت کرتا ہے اور محبت اُس کی مستلزم

له ترجمہ اور دو تم زکوٰۃ ۱۲ سله ترجمہ لے انکے مالون مین سے صدقہ پاک کرے انکو اور سنوارے انکو اُس سے ۱۲ سله اگر بخشش مانگے تو انکو ستر بار

Marfat.com

خطا ہے جیسا کہ فرمایا ہے حُبُّ الدُّنیَا رَأسُ کُلِّ خَطِیئَۃٍ ۱؎ اور مال حلال وہ ہے کہ وہ خطاؤن
سے پاک ہو یعنی اُسکے حاصل کرنے مین گناہ نہوئے ہوون حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پوچھا کہ مال حلال کونسا ہے آپنے فرمایا کہ مال حلال وہ ہے جسکے جمع کرنے مین حق تعالی کا
گناہ نہ کیا ہو پس یہان حق تعالی نے فرمایا کہ مال مین سے بعض دو تاکہ باقی پاک ہوجاوے جیسے
چند ڈول پانی نکالنے سے باقی پانی کنوئین کا پاک ہوجاتا ہے اور اس آیہ شریفہ سے کہ فرمایا وَاَقِیمُوا
الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۲؎ معلوم ہوا کہ نماز وزکوۃ دونون توام ہین اسواسطے کہ نماز مین زکوۃ کے
معنے بہی موجود ہین جیسا زکوۃ کا دینا مال کو پاک کرتا ہے ایسا نماز کا قائم کرنا جان کو پاک کرتا ہے
گویا کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ اے بندے پانون سے ہماری بندگی مین کہڑا رہ اور ہاتہہ سے بندگانِ
مساکین کو مال دے . نہ پانون سے ہماری عبادت مین کوتاہی کر نہ ہاتہہ سے مساکین کے دینے مین
کمی کر دشمنون یعنی نفس و شیطان کو پانون سے مل دوستون کو ہاتہہ سے مال دے نماز کو دیانت
جان زکوۃ کو مروت صلوۃ مین سجود بجالا زکوۃ مین جود ہر حال مین داد طاعت دے اور کسی پر
احسان نرکہہ اس لئے کہ بغیر ہماری توفیق کے توکب نماز ادا کر سکتا ہے اور بے ہماری عنایت
کے کسی کو کیا دے سکتا ہے اور جیسا کہ نماز اپنے وقتون مین ادا کرنی فرض عین ہے ایسا ہی
زکوۃ بھی صاحب نصاب ہونے کے ایکسال گذرتی ہی شتال دین ہے ہر وقت کی نماز ہے اور
ہر نصاب کی زکوۃ ہے بلکہ ہر نعمت کی زکوۃ ہے لیکن نعمتون کی گنتی احاطہ شمار سے باہر ہے جیسا
کہ فرمایا ہے وَاِن تَعُدُّوا نِعمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحصُوھَا ۳؎ لیکن بسبیل اجمال تہوڑا سا حال عرض کیا جاتا ہے اکثر
نعمتیں تین طرح کی ہین ایک نعمت مال و منال دوسری نعمت حسن وجمال تیسری نعمت اخلاق
وحال اور ان تینون قسمون مین سے ہر ایک دو قسم پر منقسم ہے ظاہری و باطنی بموجب ارشاد
شریفہ کے وَاَسبَغَ عَلَیکُم نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً ۴؎ پس نعمت جمال ظاہری کروے زیبا اور تناسب اعضا
ہے اور نعمت جمال باطنی عقل وادراک مستقیم ہے اور سینہ بے کینہ ودل وجان سلیم اور نعمت اخلاق
وحال ظاہری صحت احوال ہے امراض درد وجاع سے اور بے نیازی ہے ہر قسم کے خوف

۱؎ ترجمہ دنیا کی محبت سب خطاؤن کا سر ہے ۱۲ ۲؎ ترجمہ اور قائم کرو تم نماز اور دو تم زکوۃ ۱۲ ۳؎ ترجمہ اور جو تم شمار کرو
اللہ تعالی کی نعمتون کو تو نہین شمار کر سکتے انکو ۱۲ ۴؎ ترجمہ اور تمام کی تم پر نعمت ظاہری اور باطنی ۱۲

سے اور نعمت اخلاق و احوال باطنی یقین و قوۃ و وجد و تسلیم ہے اور نعمت مال ظاہری بہایم وسوائم اندہر قسم املاک جدید و قدیم اور نعمت اموال باطنی عقود و جواہر و نقود زر وا ہر ہے یہ سب چہہ قسمین ہوئین **قسم اول** یعنی نعمت جمال ظاہری کی زکوۃ پانچ چیزین ہین آنکھہ کی زکوۃ عبرت ہے اور کان کی زکوۃ حکمت کے علم کا سننا زبان کی زکوۃ شفقت و نصیحت ہاتھون کی زکوۃ حاجت مندون کی حاجات کا برلانا پاؤن کی زکوۃ خدمت کے رستے مین چلنا ہے **دوسری قسم** یعنی نعمت جمال باطنی کی بھی پانچ چیزین ہین سینہ کی زکوۃ سیرت کی صفائی ہے اور عقل کی زکوۃ نظر انجام و عاقبت کار پر رکھنی دل کی زکوۃ معرفت الہی حاصل کرنی اور جان کی زکوۃ خدا تعالی سے محبت رکھنی سر کی زکوۃ راز عشق کا چھپانا ہے اور **تیسری قسم** یعنی نعمت اخلاق و احوال ظاہری کی زکوۃ بھی پانچ چیزین ہین صحت کی زکوۃ خدا تعالی کی عبادت استطاعت کی زکوۃ طاعات پر اقدام کرنا قدرت و نصرت کی زکوۃ گناہون سے باز رہنا نعمت و غنایت کی زکوۃ اہل و عیال پر شفقت رکھنا بے نیازی کی زکوۃ نیک کامون کا شغل کرنا ہے **چوتھی قسم** یعنی نعمت اخلاق و احوال باطنی کی زکوۃ بھی پانچ چیزین ہین وجد کی زکوۃ کدورات بشریت سے پاک رہنا قوت کی زکوۃ زجر و شکایت کا ترک کرنا یقین کی زکوۃ خدا تعالی کی قدرت پر اعتماد کرنا وجود کی زکوۃ مجاہدے مین فنا ہو جانا تسلیم کی زکوۃ بشریت سے بری ہونا ہے **پانچوین قسم** یعنی نعمت اموال ظاہری کی زکوۃ بھی پانچ چیزون مین ہے شتر و گاو و گوسفند و مال روانات و زمین **چھٹی قسم** یعنی نعمت اموال باطنی کی زکوۃ بھی پانچ چیزون مین ہے سونا اور چاندی اور اشیاے تجارت اور رکاز یعنی زمین کا گڑا ہوا مال اور معدنیات اور ان دونون قسمون مین سے ہر ہر چیز پر جس حساب سے شرع شریف مین زکوۃ واجب ہے اسکی تفصیل فقہ کی کتابون مین مذکور ہے یہان صرف حکمت و اشارت بطور ارباب حقیقت مسطور ہوتے ہین چنانچہ حضرت شیخ شبلی قدس سرہ سے پوچھا کہ دو سو درم مین سے کے درم زکوۃ کے دینے چاہئین فرمایا کہ ہمارے مذہب مین یا تمہارے مذہب مین کہا دونون مین ہی بتلائے کہا کہ تمہارے مذہب مین تو دو سو درم مین پانچ درم زکوۃ ہے اور ہمارے مذہب مین دو سو درم کل زکوۃ مین دینے چاہئین اور پانچ درم قرض کر کے اور دینے چاہئین کسی نے پوچھا کہ آپکا امام اس مذہب مین کون ہے کہا کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے امام ہین کہ جو رکھتے تھے سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ

قدرت

وآلہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اور کچھ باقی نہ چھوڑا اور حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام
نے اُن سے پوچھا کہ ماذا ترکت لِنفسِکَ وعِیالِکَ[1] کہا خدا اور رسول اور امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ آدھا مال اپنا لائے تھے اور جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے پوچھا تو کہا
کہ آدھا مال لایا ہوں اور آدھا اپنی عیال کے لئے چھوڑ آیا ہوں اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ
عنہ ایک تہائی مال لائے تھے جب اُنسے پوچھا تو فرمایا کہ ایک تہائی کل مال کی لایا ہوں اور دو تہائی
کُنبے والونکے لیے چھوڑ آیا ہوں امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ چوتھائی اپنے مال کی لائے
تھے اور عنہ اللہ دریافت کہا کہ چہارم حصہ لایا ہوں اور تین چوتھائیاں گھر والونکے لئے چھوڑ آیا ہوں
آپنے فرمایا کہ تمہارے مراتب میں بھی تفاوت تمہارے مالون کی قدر ہے نقل ہے کہ حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنا کل سرمایہ راہ خدا میں صرف کر دیا اور کوئی چیز باقی نرہی ستر عورت
کے سوائے کپڑا بھی نرہا برہنگی کے سبب سے تین روز تک حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت میں بھی حاضر نہو سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر مبارک اس باعث سے
غمگین ہوئی آپ حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالی عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور صدیق
رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اے فاطمہ اسوقت متاع دنیوی میں سے ہمارے پاس کوئی چیز
ایسی نہیں ہے جو صدیق کے پاس بھیجیں کہ وہ گھر سے باہر آ سکے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی عذر مشتہر
کیا آپ غمگین باہر تشریف لائے اور حضرت رضی اللہ عنہا کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غم نے گھیر لیا
گھر میں چاروں طرف نظر کی کوئی چیز نپائی ایک تکیہ نشیمن نظر پڑا اُسکو اُدھیڑ کر کھجور کا گابھا جو اُسمیں
بھرا تھا نکالڈالا اور وہ پارہ گلیم کنیزک کے ہاتھ صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا اور عذر کیا
کنیزک حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا السلام علیکم یا اہل الصدق
فاطمہ بنت رسول اللہ نے آپکو سلام کہا ہے اور یہ لباس بھیجا ہے اور معذرت کی ہے کہ اسوقت
مال دنیوی سے سوائے اسکے میرے پاس کچھ نہیں ہے حضرت صدیق نے سلام کا جواب دیا
اور کمال خوشنودی ظاہر کی اور فی الحال اُسکو اوڑھکر باہر نکلے اور کئی روز سے مشتاق زیارت
تھے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں روانہ ہوئے اُنکے پہنچنے سے پہلے جبرئیل

[1] ترجمہ کیا چھوڑا تو نے اپنے نفس اور اپنی عیال کے لئے ۱۲

Marfat.com

علیہ السلام حضرت کے حضور فائض النور مین ردائے پشمین اوڑہے ہوئے حاضر ہوئے اور حضرت کو سلام کیا آپنے فرمایا اے جبرئیل کبھی تم ایسا لباس پہنکر نہین آئے آج اس پوشش کے اختیار کرنے کا کیا سبب ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسوقت مین ہی اس لباس سے مخصوص نہین ہون بلکہ تمامی ملائکہ ایسے ہی لباس سے ملبس ہین حضرت نے فرمایا کہ اس کا کیا سبب ہے عرض کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شرف ملازمت حضور کو چلے آتے ہین انکا یہی لباس ہے انکی متابعت کے لیے بحکم الہی کل فرشتون نے یہی کسوت اختیار کی ہے اسیوقت صدیق رضی اللہ عنہ بہی وہ ردائے پشمین اوڑہے ہوئے حضرت کی شرف ملازمت سے مشرف ہوئے اور سلام کیا جبرئیل علیہ السلام نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ حق تعالی جلشانہ نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ صدیق سے پوچھئے کہ مین خدا ہون تجھ سے راضی ہون تو بہی مجھ سے راضی ہے حضرت نے یہ پیغام اللہ تعالی کا صدیق کو پہنچایا اسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روئے اور تین بار فرمایا انا عن ربی راض جسقدر منافق وہان بیٹھے تہے چپکے چپکے آپسمین کہنے لگے کہ اگر صدیق خدا سے راضی نہو تو کیا ہو جاوے اتنے مین جبرئیل علیہ السلام دوبارہ حاضر ہوئے اور سلام کیا اور حق تعالی کا سلام پہنچایا اور کہا کہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے اگر ابوبکر مجھ سے راضی نہوتا مین اٹھارہ ہزار عالم کو انکے پاس بہیجتا کہ شفاعت کرکے اُسکو راضی کرتے جوانمرد وہی ہے کہ دریا کے مانند دانندہ ہو اور ابر کی مثال بازندہ دریا موتی رکہتا ہے اور ابر موتی برساتا ہے اور یہ موتی جمع رکہنا دریا کا ابر کے موتی برسانے سے ہے اگرچہ پانی برسانا ابر کا دریا ہی کے پانی کہینے سے ظہور مین آتا ہے لیکن موتی دریا مین ابر ہی کی بارش سے پیدا ہوتے ہین دریا مین نہنگ بڑے بڑے فراخ دہان اور بہت بہت کہانے والے ہین اسلیے نہایت بیقدر وبی اعتبار ہین اور انکے اندر ہرگز موتی نہین پیدا ہوتے اور صدف نے موتیون کے پیدا ہونے کا شرف اس سبب سے پایا ہے کہ حوصلہ اُسکے نگلنے کا بہت تہوڑا ہے اور صرف ایک قطرے پر قناعت کرتی ہے باوجودیکہ ہمیشہ دریا مین رہتی ہے لیکن اسکو بودار پانی سے کبہی لب تر نہین کرتی اور ابر کی بجز جود سے جو ایک قطرہ اُس پر ٹپکتا ہے اسی پر صبر کرتی ہے اسلیے در شب افروز اُسمین پیدا ہوتا ہے نکتہ اہل اشارت کہتے ہین کہ جسطرح بہت کہانیکے سبب نہنگ کے شکم سے موتی نہین نکلتے اسیطرح آدمی کو بسیار خواری سے بیہودہ گوئی کے سوا اور کوئی بہی حاصل

Marfat.com

نہین ہوتا اور اُسکا باطن قیمتی بیبہا سے محروم رہتا ہے اہل توحید فرماتے ہین کہ جب مینہ آسمان سے برستا ہی اور سیپیان موتیون کے قطرات کے نگلنے کو منہ کہولتی ہین جو صدف اُسمین سے ایک ہی قطرہ پر اکتفا کرتی ہین اور اپنے منہ پر مہر لگاتی ہین کہ سواے ایک قطرہ کے اُسکے منہ مین اور نہین جاسکتا وہ قطرہ اُنکے شکم مین دُرِ یتیم ہوتا ہے اور بادشاہون کے تاج کی آرایش اُس سے ہوتی ہے اور جو صدف دیر تک منہ کہولے رہتی ہین اور بہت قطرے پیتی ہین اُسمین بار یک موتی ہوتے ہین کہ کچھ قدر نہین رکہتے اسیطرح جب بندہ مومن نے دریاے عشق مین تشنہ لب تفسیدہ جگر نے کون و فساد کی بد بودار پانی سے ایک قطرہ بہی نہین اختیار کیا اور ہمیشہ تشنہ زلال وحدت و عطشان وصال حضرت عزت رہا ناگاہ دریاے غیب سے عالم شہادت کے پانی کا ایک قطرہ اور ابر جود سے اُسکے فضاے وجود پر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ[1] کی ایک بوند گری اور اُسنے منہ کہولا اور اُس قطرہ توحید کو کاسۂ بلیٰ سے کام جان مین نوش کیا اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[2] سے اُس کا مذاق جان شیرین ہوا اور اُس قطرہ توحید نے اُسکے حوصلہ تجرید مین استقامت کی جسکے حال مین فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا[3] اور اس دریاے زخار مین بمقتضاے لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ[4] چند روز گزران کی آخر وہ وقت آن پہنچا کہ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا[5] کے غواص نے اُسکی صدف وجود کو کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ[6] کے تیشہ سے توڑ کر وہ دُرِ گران بہاے ایمان نکال لیا اور تاج قبول و تخت وصول پر اُسکو جلوہ گر کیا کہ یہ حدیث اس مضمون سے خبر دار کرتی ہے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ[7] اور اُس وصل مین وہ یون مترنم ہوا

غزل

من دُرِ بودم نہان در قعر بحر لم یزل	عشق غواصانہ ام آورد بیرون زان محل
من دُرِ دریاے عشقم چند مانم در صدف	من چو مرآت خدایم چند باشم در بغل
از صدف ایم برون بر تاج عزت جا کنم	نور گیرند از فروغم ماہ و خورشید و زحل
من غلام روی یارم گرچہ ماہم در جہان	من گداے کوی عشقم گرچہ شاہم فی الاصل
من چو از اہل دلم فانی نخواہم شد ز مرگ	چون تو یہ وصل می آرد نترسیم از اجل

[1] ترجمہ کیا نہین ہون مین رب تمہارا ۱۲ [2] ترجمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالے ۱۲ [3] بیشک وہ لوگ جنہون نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر انہون نے اسپر استقامت کی ۱۲ [4] ہر گروہ کے لئے ہے وقت ۱۲ [5] اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے انکی روحون کو انکی موت کے وقت ۱۲ [6] ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو ۱۲ [7] موت پل ہے جو ملاتی ہے دوست کو دوست سے ۱۲

Marfat.com

گر کنند دست اہل قصر وجودم را خراب　　　اہل بنیادِ محبت ہیچ نپذیرد خلل
طالبان در جورِ خود ہر یک مرادی خواستند　　　عاشقان دیدارِ یار و زاہدان حسن عمل
سرِّ عشق از عرش و فرش و لوح و کرسی حل نشد　　　ای برادر کی توان کردن بیان در یک غزل

غزل اُردو

ہو نہیں گوہر تہ میں بحر لم یزل کی تہا نہان　　　عشق ایک غوطہ لگا کر مجکو لایا ہے یہان
ہون درِ بحرِ محبت سیپ مین کب تک ہون　　　ہون خدا کا آئنہ مجکو چھپاؤ گے کہان
تاجِ عزت پر نکون باہر صدف سے آؤن گر　　　نور سے ہون میری روشن مہر و ماہِ آسمان
یار کا ہون مین غلام اور طالبِ دیدار ہون　　　ہون غلام عشق گو مجکو کہین شاہِ جہان
ہو نہین اہل دل فنا ہوتا ہون کب مین موت سے　　　کیا اجل کا ڈر ہو یہ وصل ہے جس سے عیان
گر مکان تن کو کردے منہدم دستِ اجل　　　اصل بنیادِ محبت مین نہین کچھ ہے زیان
دل کی خواہش کے مطابق مانگتا ہے ہر کوئی　　　جلوہ دیدار عاشق قصرِ جنت زاہدان
عرش و فرش و لوح و کرسی سے نکل ہو سرِّ عشق　　　اک غزل مین ختم کیونکر ہو طرب یہ داستان

اور اصحاب شریعت کے نزدیک زکوٰۃ حیثیت اموال کی ہے اور ارباب حقیقت کے نزدیک حیثیت احوال پر مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرزند آدم کے تین سو ساٹھ ہڈیان ہین اور ہر ہڈی پر ہر روز صدقہ واجب ہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کون سا شخص ایسا ہے جو ہر روز اس صدقے کو ادا کرتا ہے فرمایا جو شخص کسی بھولے ہوئے یا انجان کو رستا بتا دے اور راہ مین سے جو چیز مسلمانون کو ایذا پہنچاتی ہو اسکو دور کردے جیسے پتھر و کانٹے وغیرہ اُسنے گویا یہ صدقہ ادا کیا پھر عرض کیا اگر کسی شخص سے یہ کام نہو سکے آپ نے فرمایا وہ اپنے تئین لوگون کی ایذا رسانی سے بچائے اُسکے لئے یہی صدقہ ہے **قطعہ**

بر لوحِ دل نوشتہ ام این نکتہ از پدر　　　روز ادب کہ تربت او باد عنبرین
کای طفل گر بصحبتِ افتادۂ رسی　　　شوخی مکن بچشم حقارت در و مبین
بر شیر ازان شدند بزرگانِ دین سوار　　　کاہستہ تر ز مور گذشتند بر زمین
گر در جہان دلے ز تو خرم نمی شود　　　باری چنان مکن کہ شود خاطرِ حزین

Marfat.com

قطعہ اُردو

سُنا ر وز ادب یہ نکتہ مینے باپ سے اپنے — بھرے اُسکی قبر کو حقتعالی مشک و عنبر سے
کہ تیرا اگر ہووے کسی عاجز پہ اہو اُٹ کے — حقارت کی نظر اُسپر نہ کیجو پانون تک سر سے
سوار اسواسطے ہوتے تھے شیرون پر ولی اللہ — کہ مثل مور آہستہ گذرتے تھے زمین پر سے
ہر اُودل کسی کی تو نہ برلاوے تو ایسا کر — نہ دُکھتے دل کسی کا اور نہ غمگین ہو ترے ڈر سے

بعضے ارباب تحقیق نے کہا ہے کہ زکوۃ ان سات چیزون پر ہے نفس و صحت بدن و روح و قلب و عقل و معرفت و سر نفس کی زکوۃ ایذا پر صبر اور جفا کی برداشت ہی اور صحت بدن کی زکوۃ عبادت سوالی مین کوشش اور خلق خدا کی اعانت ہی اور روح کی زکوۃ اللہ تعالی کے حکمون کی فرمانبرداری اور اُس کی منہیات سے دور رہنا ہے اور قلب کی زکوۃ حقتعالی کی محبت مین بلا کا تحمل ہے اور عقل کی زکوۃ سالکون کو ہدایت اور گمراہون کو نصیحت کرنی ہے اور معرفت کی زکوۃ اہل عبادت پر حسن اشارت ہی اور اہل طریقت پر صدق حقیقت ہی اور سر کی زکوۃ چھپانا فوائد کا دفع کرنا زوائد کا ہی اور بعضے ارباب حقائق نے کہا ہے کہ زکوۃ حقیقی یہ ہی کہ کوئی چیز خدا ے تعالی سے دریغ نہ کہے اور جو کچھ رکھتا ہے سب اُسپر فدا کر دے پس زکوۃ تن کی یہ ہے کہ عبادت مین مشغول ہو اور مال کی یہ ہے کہ درویشون سے سلوک کرے۔ اور زکوۃ بزرگی کی یہ ہی کہ زیر دستون پر احسان کرے اور اُنکے ساتھ بتواضع پیش آوے۔ اور زکوۃ قوت کی یہ ہی کہ ضعیفون کی امداد و یاری کرے اور زکوۃ آواز خوش کی یہ ہی کہ ذکر و قرات قرآن مین مصروف رہی اور اذان کہا کرے۔ اور زکوۃ زبان کی یہ ہی کہ ہر کسی کے لیے کلمہ خیر کہے اور غیبت و بہتان سے اجتناب کرے۔ اور زکوۃ گلے کی یہ ہی کہ لقمہ حرام نکھاوے اور زکوۃ آنکھ کی یہ ہے کہ نامحرمون کی طرف نظر نکرے۔ اور زکوۃ کان کی یہ ہی نامحرم کی آواز اور صوت ناخوش نہ سُنے کہ فرمایا ہے اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ اور زکوۃ ہاتھونکی انکو محارم و شبہات سے باز رکھنا ہے اور موافق حکم الٰہی کے اُن سے عمل کرنا ہے اور زکوۃ پانونکی مسجدون اور نیک مجلسون مین جانا ہے۔ اور علما و فقرا اور مقابر عرفا و کبرا کی زیارت کرنی ہے اور زکوۃ شکم کی اکل حرام کا ترک کرنا اور نامحرمون کی صحبت سے دور رہنا ہے۔ اور زکوۃ پشت کی بار اہل و عیال کھینچنا ہے۔ اور زکوۃ ایمان خدمت بزرگان و درویشان ہے اور زکوۃ دل

Marfat.com

کی احکام الہی کی تعظیم ہے اور زکوۃ جان کی توجہ بجناب جانان ہے۔ اور زکوۃ محبت کی جو کچھہ
کہ غیر محبوب ہو اُس کا محو کرنا ہے اور حال اس طایفہ کا یہ ہو کہ اگرچہ بہوکے ہون کسی سے
کوئی چیز طلب نہین کرتے باوجودیکہ تین روز ہی گذر جاوین اور سوال ہی اُنکو روا ہو **حکایت**
ایک درویش پر تین روز گذر گئے کہ اُسنے کہانا نہین کہایا تہا اُس سے کہا کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے مَنْ جَاعَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَجَبَ عَلَيْهِ السُّؤَالُ[1] یعنی تین روز کے
بہوکے کو سوال کرنا واجب ہے اُسنے کہا ہے تو ایسا ہی لیکن مین تین روز کی بہوک کو ایک طلب کے
بدلے نہین بیچتا ہون اور اہل فقر کے درجے اور صابرون کے مرتبہ سے گرنا نہین چاہتا ہون
حکایت ایک درویش سے کہا لِمَ لَمْ تَسْأَلِ النَّاسَ[2] یعنے کیون نہین آدمیون سے سوال
کرتا کہا کہ شاید مین کسی سے کچھہ طلب کرون اور وہ اُسکو گران معلوم ہوا اور اس سبب سے
وہ ماخوذ ہو اسلیے مین گرسنگی پر صبر کرتا ہون اور فاقہ کو دوست رکہتا ہون کہ میرے باعث
کوئی ماخوذ نہو۔ واضح ہو کہ زکوۃ دینے والے اور اُسکے لینے والے دونون کے لیے
شرطین اور آداب ہین کہ اُنکی رعایت ضرور ہے کہ سبب قبول ہونے کا ہو اور نجات حاصل ہو
آداب دہندہ زکوۃ دس ہین **اول** زکوۃ کے ادا کرنے مین جلدی کرے **دوسرے**
اپنے قریبون کو دے خواہ قریب باعتبار مکان ہو خواہ باعتبار نسب کہ رشتے دار کے لیے
زکوۃ مال کا دوسرے شہر یا موضع مین بہیجنا شرع شریف مین روا ہے **تیسرے** یہ کہ اگر اجنبی ہو
پرہیزگار ہو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَأْكُلْ اِلَّا طَعَامَ
تَقِيٍّ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ[3] **حکایت** ایک بقال ہمیشہ صوفیون کو زکوۃ دیا کرتا تہا
اُس سے پوچہا کہ تو نے اس گروہ کو کیون مخصوص کیا ہے اُسنے کہا کہ اس قوم کو کچھہ ہمتا نہین ہو
بجز یاد حق سبحانہ وتعالی مین چاہتا ہون کہ انکا دل جمع رہے اور بفراغت ذکر حق مین مشغول رہین
جب یہ بات حضرت جنید قدس سرہ نے سُنی فرمایا کہ وہ شخص اللہ تعالے کے ولیون مین سے ہے
اتفاقاً وہ بقال بے بضاعت ہو گیا حضرت جنید قدس اللہ سرہ نے اُسکو مال بہیجا اور فرمایا کہ اُسکو

---

[1] ترجمہ جو بہوکا ہو تین روز کا واجب ہوتا ہے اُسپر سوال کا [2] ترجمہ کیون نہین سوال کرتا آدمیون سے
[3] ترجمہ نہ کہا ناکہا مگر پرہیزگار کا- اور نہ کہلا کہانا اپنا مگر پرہیزگار کو ۱۲

ہے کہ وہ کچھ جیسے کو دکان پر بیٹھنا ضرر نہین رکھتا جو تھے یہ کہ اہل علم کو دے عبد اللہ بن مبارک ہمیشہ علماؤں کو زکوۃ دیتے تھے پوچھا آپنے انکو کیون مخصوص کیا ہے کہا کہ مرتبہ نبوت کے بعد مرتبہ کسی کا مرتبہ اہل علم کے مرتبہ کے برابر نہین ہے انکو دل کی فراغت نہایت ضرور ہے **پانچوین** یہ کہ اہل توحید کو دے کہ عطا کو فقط حق تعالی کی طرف سے جانتے ہین اور نرا اُسی کو معطی حقیقی سمجھتے ہین اور دینے والے مجازی کو اُسی کا مسخر خیال کرتے ہین **منقول ہے** کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موحد کو کچھ بھیجا اور لیجانے والے سے فرمادیا کہ جو کچھ وہ کہے ہم سے بیان کرنا جب اُسنے وہ عطا قبول کی یون کہا کہ ایخداوند مجھے فراموش نکر اور مجکو اسطرح رکھہ کہ تجکو فراموش نکرون اُس عطا کے لیجانے والے نے یہ پیغام حضرت کو پہنچایا آپ خوش ہوئے اور فرمایا کہ پہلے سے جانتے تھے کہ وہ ایسا کہے گا اور آپنے اُس کے اس حق کی طرف توجہ کرنے کو اور غیر کی طرف التفات نکرنے کو پسند فرمایا **چھٹے** اُنکو دے کہ وہ پہلے اہل نعمت تھے اور اب نادار ہوگئے ہین **ساتوین** اُن فقیرون کو دے کہ وہ عیال مندی یا بیماری کی قید مین ہون کہ حق تعالی نے اُنکے حق مین فرمایا ہے لِلَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ[1] **آٹھوین** اوقات شریفہ اختیار کرے جیسے محرم و رمضان و عشرہ اول ذی حجہ **نوین** یہ کہ مال طیب مین سے دے کہ فرمایا ہے اِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ[2] **دسوین** یہ کہ عطا کتنی ہی بہت ہو اسکو تھوڑا ہی سمجھے کہ وہ بڑی ہو جاوے اور گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو اُسکو بڑا ہی خیال کرے کہ وہ چھوٹا بن جاوے **اختلاف** ہے اسمین کہ زکوۃ چھپا کر دینی بہتر ہے یا علانیہ بعضون کے نزدیک پوشیدہ علانیہ سے بہتر ہے کہ اُسمین ریا نہین ہے لیکن علانیہ اُسوقت بہتر ہے کہ اُسکو دیتے دیکھکر ایک جماعت اسکی موافقت کرے یا کوئی اور امر مثل ثواب مدنظر ہو اور بعضون کے نزدیک علانیہ پوشیدہ سے بہتر ہے اسلیے کہ ادائے فرائض مین ریا نہین ہے لیکن صدقہ پوشیدہ ہی بہتر ہے علانیہ سے اسواسطے کہ نوافل مین ریا کو دخل ہے اور حق تعالی فرماتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ[3]

آداب گیرندہ زکوۃ پانچ ہین **اول** عطیہ کو خدای تعالی کی طرف سے جانے اور

---

[1] ترجمہ اُن لوگون کو جو اللہ تعالی کے رستے مین گھیرے گئے ۱۲ [2] ترجمہ اللہ تعالی نے بہت پاک ہے نہین قبول کرتا مگر پاک کو

[3] ترجمہ اور جو چھپاؤ اُسکو اور دو اُسکو فقیرونکو بس وہ بہتر ہے تمہارے لیے ۱۲

Marfat.com

خیال کرے کہ حق تعالی نے مجھپر یہ انعام کیا ہے کہ اور بندون کے لئے مال کو فتنہ بنایا ہے اور مجکو
اُس سے فارغ کیا ہے اور مال کو جمع کرنے اور اُس کی محافظت کی محنت سے مجھے بچایا ہے اور
میری خدمت کی طرف مال والونکو متوجہ کیا ہے کہ بایحتاج مجکو پہنچاتے ہین کہ بفراغت خاطر
اپنے کام مین مشغول رہون اور معطی سے اُس عطا کو کمال تعظیم کے ساتھہ لے گویا کہ حق تعالی
سے لیتا ہے کہ فرمایا ہے اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِي يَدِ الْفَقِيرِ[۱] دوسرے
یہ کہ معطی مجازی کی بہی شکرگذاری بجالاوے اسلئے کہ وہ وصول عطا کا واسطہ ہے درمیان
بندے اور خدا تعالی کے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ
لَمْ يَشْكُرِ اللهَ[۲] یعنے جس نے آدمیونکی شکرگذاری نکی حقتعالی کی شکرگذاری نہین کی اور حق شکرگذاری
کا یہ ہی کہ اُس عطا کا عیب بیان کرے اور اُسکو چھوٹا نہ سمجھے اور عطا کو بزرگ جانے اور دینے والے
کے لئے ان کلمات کے ساتھہ دعا کرے طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي الْقُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى اللهُ
عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ وَ وَصَلَ اللهُ رُوْحَكَ فِي اَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ[۳] کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اسیواسطے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تمپر احسان کرے اُس کا بدلہ اپنے اوپر لازم کرو اگر اُسکی مانند نہین
کر سکتے اتنی دعا کرو کہ اُس کا بدلہ ہوجاوے تیسرے اگر اُس عطیہ مین حرمت یا شبہہ دیکھے
قبول نکرے اور پرہیزگاری اختیار کرے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے مَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ
لَهُ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور بادشاہ کے سپاہیون اور اُسکے اہل دفتر
اور عہدہ دارون مرتشے اور ظالم عاملون سے کوئی چیز قبول نکرے مگر جب کہ نہایت محتاج
ہوا اور اس مال کا کوئی مالک معین نہو بقدر احتیاج باعث اس ضرورت کے لے چوتھے
بقدر حاجت لے اور قدر حاجت کا اندازہ علمانے ایکروز کے کہانے کا کیا ہے یعنی بقدر
قوت شام و چاشت کے لے اور یہ مسئلہ حد سوال پر قیاس کرکے نکالا ہے یعنی جو کوئی
قوت شام و چاشت رکہتا ہے اُسکو سوال جائز نہین ہے حدیث سہیل بن حنظلہ رضی اللہ

---

[۱] ترجمہ صدقہ واقع ہوتا ہے اللہ تعالی کے ہاتھہ مین پہلے اس سے کہ واقع ہو فقیر کے ہاتھہ مین ۱۲ [۲] ترجمہ جسنے نہ شکر کیا آدمیونکا اُسنے اللہ تعالی کا شکر ہی نہین کیا ۱۲ [۳] ترجمہ پاک کرے اللہ تعالی تیرا دل ابرار کے دلون مین اور پاک کرے اللہ تعالی تیرا عمل نیکوں کے عملوں مین اور ملاوے اللہ تعالی تیری روح کو شہیدوں کی روحون مین ۱۲

اور چہپاؤ اُسکو اور دو اُسکو فقیرون کو پس وہ بہتر ہی تمہارے لیے ۱۲

تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے غنی سوال نکرین پوچھا کہ غنی کون ہین فرمایا جو چاشت وشام کا کھانا رکھتے ہون لیکن جو شخص مالک نصاب نہین ہے اگر اُسکے بغیر مانگے مال حلال مین سے اسکو کچھ دین اور وہ نہ لے تو کچھ خوف نہین ہے **پانچوین** یہ کہ اپنے تئین طمع مین آلودہ نکرے اور سوال کر کے فقر کی آبرو کو نکھو دے

دست طلب لبوی کسان میکنی دراز | بل بستہ کہ بگذری آنزا آبروے خویش

بیت اردو

رہ کسی سے تو نہ کچھ بھی مانگنے کی تاک مین | مت ملا تو آبروے فقر اپنی خاک مین

اور یقین رکھے کہ فقرار اغنیار سے بہتر ہین اور فقر انبیار واولیار کا شعار ہے اور غنا سرمایہ انسکبار ہے **حدیث** شریف مین آیا ہے کہ وائے ہے اغنیا پر جب فقرار روز قیامت عرض کرینگے کہ خداوندا اغنیا نے ہمپر ظلم کیا کہ ہمارے حقوق ہمکو نہین دئے حضرت رب الارباب کی طرف سے خطاب ہوگا کہ قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ انکو بعد کے عذاب مین مبتلا کرونگا اور تمکو بساط قرب پر بٹھاؤنگا اسی کے مطابق راہ طریقت کے بعضے بزرگون نے فقرار کو اغنیار پر ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ یہ رستہ سلامتی کے بہت نزدیک ہے اور انہین سے ایک گروہ نے اس آیہ شریفہ مین نظر کی ہے وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ[1] اور اس حدیث شریف مین تامل کیا ہے کہ اَلصَّدَقَةُ تَقَعُ فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ اَوَّلًا ثُمَّ فِي كَفِّ الْفَقِيرِ[2] اور اپنے دیدہ باطن سے مشاہدہ کر کے اغنیار کو فقرار پر ترجیح دی ہے اور انہین سے ابن عطا قدس اللہ سرہ ہمیشہ غنا کو فقر پر ترجیح دیتے رہے اور سید الطائفہ قدس اللہ سرہ فقر کو غنا پر یہان تک کہ ایکروز حضرت جنید قدس سرہ بزرگی فقرار کی اغنیار پر اسطرح بیان فرمارہے تھے کہ فقیر پانسو برس پہلے غنیون سے بہشت مین جاوینگے اور وہ حساب مین رہینگے ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ حساب مین دوست کے سامنے کھڑے رہنا جنت کی مشغولی سے بہتر ہے فقرار نعماے جنت کی لذتون مین مشغول ہونگے اور اغنیا دوست کے دیدار کی لذتون مین اور دوست سے کلام کرنا اگرچہ عتاب ہو فاضلتر ہے غیر مین مشغول ہونے سے اگرچہ بہشت ہو جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ جب اغنیا

[1] ترجمہ اور وہ ہو جو قبول کرتا ہو توبہ اپنے بندونکی اور لیتا ہو اُنسے صدقے ۱۲ [2] صدقہ پہلے واقع ہوتا ہو رحمن کے ہاتھ مین پھر فقیر کے

کو لذت معائنہ حاصل ہوگی فقرا کو لذت عذر خواہی دستیاب ہوگی اور لذت عذر خواہی لذت عتاب سے زیادہ ہے اسلئے کہ عتاب دوست دشمن دونون پر ہوتا ہے اور عذر خواہی فقط دوستہی سے ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسطرح دوست مشتاق آپسمین ایکدوسرے سے ملاقات کرکے عذر خواہی کرتے ہین اسیطرح حق تعالے بہی قیامت کے روز فقیرون سے عذر خواہی فرماویگا اور کہیگا کہ اے درویشو تمہارے باطن مین سراسر حسرت و تاسف تہا اور ظاہری حال تمہارا مصداق آیہ کریمہ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تہا اگرچہ دنیا مین تمکو سامان دنیوی اور عیش و آرام کی لذتون سے دور رکہا گیا لیکن اس کا سبب تمہاری ذلت و خواری نتھی بلکہ اس سے تمہارے دین کی اصلاح منظور تہی اب اُس درد و بلا و فاقہ و ابتلا کی جزا یہ ہے کہ بخشش کے خزانے تم پر کہولتا ہون اور اپنی رضا و لقا کے ساتہہ تمکو مخصوص کرتا ہون بیت

آنکس کہ تو نگرت نمے گرداند	او مصلحت تو از تو بہ مے داند

بیت اُردو

ہے حکمت اسمین جو تجکو نہین کرتا تو نگر وہ	کہ تیری مصلحت کو جانتا ہے تجہ سے بہتر وہ

نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ثعلبہ بن حاطب نام ایک فقیر تہا درویشی اُسکو اس درجہ کو پہنچی تہی کہ اُسکے اور اُس کی زوجہ دونون کے پاس ایک ہی پیرہن تہا جب عورت نماز پڑہتی اُسکو پہن لیتی اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتی تو وہ اُسکو پہن کر مسجد مین آتا اور نماز ادا کرتا اور اپنی عمر کا اکثر وقت مسجد مین اور حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم کی خدمت مین صرف کرتا اور اللہ تعالے کی بندگی مین مشغول رہتا تہا نماز و روزہ مین ہی اُس کی زندگی بسر ہوتی تہی سجدون کی کثرت سے اسکی پیشانی اونٹ کے زانو کے مانند ہوگئی تہی ایک روز جماعت مین اُسکو دیر ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے تاخیر کا سبب پوچہا اُسنے اپنے پیراہن کا قصہ بیان کیا اور اپنی فقر و مسکنت کا حال عرض کرکے آپ سے درخواست کی کہ میرے واسطے حق تعالی سے فراخی طلب کیجئے کہ میری تنگی دفع ہو کہ بسبب اس عسرت کے بہت سی نیکیون اور سعادتون سے محروم ہون آپنے فرمایا کہ تہوڑی نعمت

جس کا آدمی شکر ادا کرسکے وہ بہت سی نعمت سے کہ جس کا شکرانہ ادا ہوسکے بہتر ہے اُسنے پھر عرض
کیا کہ بہت سے مراتب و درجات ہین کہ وہ آدمی کو بغیر مال کے میسر نہین ہوسکتے آپ ضرور میرے
واسطے دُعا کیجیے کہ حق تعالی مجکو مال عطا فرماوے آپنے دوبارہ بھی اُسکو مال کی طلب سے منع
فرمایا اُسنے تبارہ نہایت مبالغہ کیا آپ نے فرمایا قسم ہے اُس خداے تعالی کی کہ میری جان
اُسکے قبضہ مین ہے اگر مین چاہون تو حقتعالی میرے واسطے سونے کے پہاڑ بنادے لیکن مال
کے فتنہ سے خوف کرتا ہون اور فقر کے ساتھہ گذران کرتا ہون اُسنے کہا مجھے اُس خداے
تعالی کی قسم ہے جس نے آپکو سچا رسول بناکر بھیجا ہے اگر مجکو خدا تعالی مال دیویگا تو حق مستحقون کا
اُنکو پہنچاونگا اور اعمال نیک بجالاونگا آپنے اُسکے واسطے دُعا کی ۱ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَةَ مَالًا اور
ایک بکری اپنی بکریون مین سے اُسکو عطا فرمائی اُس بکری کے اس قدر اولاد ہوئی کہ آخر مدینہ منورہ
مین نہ سمائی اسلیے وہ اُنکو حوالی شہر کے میدانون مین لے گیا اور ہر روز ظہر و عصر کی نماز مین حاضر
ہوا کرتا تہا سواے اُنکے اور وقتون کی نماز وہین پڑھتا کہ اپنے ریوڑ کی پرورش مین رہتا تہا
اِس کی تہوڑی مدت بعد اُس کے بہت سے ریوڑ ہوگئے کہ اُن میدانون مین اُنکی گنجایش نرہی
اس باعث سے اُنکو وہان کہین دور لیجانا پڑا اور اُسکو ہر روز کی جماعت کے ثواب سے اور آپکی
صحبت سے محروم ہونا پڑا ہر جمعہ کو آیا کرتا اور آپکی صحبت سے مشرف ہوتا اور جمعہ کی نماز ادا
کرتا پہر وہین چلاجاتا پہر اُسکے ریوڑ اتنے بڑہے کہ وہان بہی اُنکی گنجایش نہوئی اور اُسکو اُس سے بہی دور جگہ
تلاش کرنی پڑی اور وہین چلا گیا اب آپکی صحبت اور وہانکی جماعت کی فضیلت سے بالکل محروم
ہوگیا آپ کبہی اُس کا حال کسی سے دریافت فرماتے یا سُنتے تو اُسکے لئے افسوس کرتے اور فرماتے
کہ یا ویح ثعلبہ یہان تک کہ یہ آیہ شریفہ نازل ہوئی ۲ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ
وَتُزَكِّيهِم بِهَا ۳ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخص عامل زکوۃ کے
وصول کرنے کو مقرر فرمائے اور عرب کے قبائل کی طرف خطوط تحریر فرمائے کہ زکوۃ ادا کردو
یہی فرمادیا کہ ثعلبہ کے پاس بہی جاؤ اور اُس سے زکوۃ مال کی لاؤ وہ دونون شخص بموجب حکم نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکے پاس آئے اور زکوۃ اموال کی اُس سے طلب کی اُس نے

۱ ترجمہ اے اللہ روزی کر ثعلبہ کو مال ۱۲ ۲ ترجمہ ای واے ہو ثعلبہ کے حال پر ۱۲ ۳ ترجمہ لے اُنکے مالون مین سے صدقہ پاک کر انکو اور صاف کر انکو اُس سے

Marfat.com

ادا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اس طرح جزیہ کفار سے لیتے ہین اور مین مسلمان ہون آپنے
حکم صدقہ کا فرمایا تہا جس کو وہ جزیہ سمجہا غرض جب اُن عاملون نے آپکی خدمت بابرکت
مین حاضر ہوکر اُس کا حال عرض کرنا چاہا ابہی کچہہ عرض نکیا تہا کہ آپنے مکرر فرمایا یا ویح
ثعلبہ اتنے مین جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیہ شریفہ لائے فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ
اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ جب مدینہ طیبہ مین یہ آیت اُس کی شان مین
نازل ہوئی اور یہ خبر منتشر ہوئی اور اُسکے اقربا مین ایک جماعت نے سنی بہت رنجیدہ ہوئے
اور اُسکے پاس جاکر اُسکو سخت ملامت کی اور کہا کہ اس مقدمہ مین خاص تیرے لئے یہ وحی نازل
ہوئی ہے اور تجکو منافقون کی مانند فرمایا ہے اس سے وہ بہت غمگین ہوا اور حضرت صلے اللہ
وآلہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر ہوا اور عذرخواہی آغاز کی اور درخواست کی زکوۃ اسکی
قبول کرین اور اُس کی تقصیرات سے درگذر فرماوین آپنے قبول نکی اور فرمایا کہ حقتعالی نے
اسکے لینے سے منع فرمایا ہے اور ہم نے تجکو کئی بار کہا تہا کہ دنیا کو نہ طلب کر کہ اسمین فتنہ بہت ہین
تونے قبول نکیا اور آخر اس بلا مین مبتلا ہوا ثعلبہ آپکی خدمت سے باہر آیا اور سر پر خاک
ڈالتا تہا اور آہ و واویلا کرتا تہا ہر چند کہ کتنے ہی قبائل کیواسطے سے آپکی خدمت مین معروض
کی آپنے قبول نہ فرمایا یہانتک کہ آپنے دار فنا سے دار بقا کو رحلت فرمائی بعد اسکے وہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زکوۃ قبول
فرمایئے بعد ازان امیر المومنین حضرت عمر و امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
حاضر ہوکر یہی درخواست کی اور اُن حضرات نے بہی قبول نفرمائی آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
زمانہ مین اس حال مین کہ پوست اُسکے کندہے پر تہا اور زنار اُس کے گلے مین
پڑا تہا جان دی اور نشان شقاوت کے اسمین پائے جاتے تہے نعوذ باللہ من سوء الخاتمۃ اور
اسی کے مطابق ہے قول حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا صاحب کشف المحجوب قدس سرہ نے نقل کیا ہے

ف۱ ترجمہ پس جب دیا انکو اپنے فضل سے بخل کیا اور پہر گئے ٹلا کر پہر اُس کا اثر رکہا نفاق اُنکے دلمین جس دن تک اُس سے ملین گے کہ خلاف کیا اللہ تعالی کے
جو وعدہ کیا اور اسپر کہ بولتے تہے جہوٹ ۱۲ ف۲ ترجمہ اللہ تعالی کی پناہ ہے ایسے برے خاتمہ سے ۱۲

کہ صابر کا صبر غنی کے شکر سے بہتر ہے اسلیے کہ شاکر کے شکر کرنے سے نعمت کی زیادتی
ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ[1] اور نعمت موجب غفلت کا ہے اور نتیجہ
صبر کا حقتعالی کی رضا کا حاصل ہونا ہے اسیواسطے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِی[2] **نقل ہے** کہ ایک جماعت غنیون کی جو بموجب
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[3] کے تونگر تھے بمقتضاے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ[4] کے قصد
زیارت خانہ کعبہ کا کرکے اپنے گھرون سے باہر نکلے تھے اور انہون نے قدم اس راہ مین رکھا
تھا اتفاقاً ایک گروہ فقیرون کا بھی بمقتضاے وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ[5] کے دوست
کے گھر کا طواف کرنے کو باہر نکلے اور راہ مین دونون گروہ ہونگی آپسمین ملاقات ہوئی غنیون
نے فقیرون سے کہا کہ حقتعالی نے ہمین بلایا ہے اور تمہین نہین بلایا اور مقصود اس دعوت
سے ہم ہین اور تم طفیلے ہو فقرا نے کہا کہ جب میزبان کریم ہوتا ہے تو وہ طفیلی پر مہمان سے
زیادہ نوازش کرتا ہے **مصرعہ** کریمان دوست تر دارند مہمان طفیلے را **مصرعہ** ہو مہمان طفیلی
بھی کریمون کو بہت پیارا **نقل ہے** کہ روز قیامت حق تعالی غنیون کو خطاب فرمائیگا كَيْفَ
أَنْفَقْتُمْ أَمْوَالَكُمْ[6] اور فقیرون سے فرمائیگا كَيْفَ أَمْضَيْتُمْ أَحْوَالَكُمْ[7] ان دونون سوالون
سے غنیون کی تادیب اور فقرا کی قربت معلوم ہوتی ہے اور اللہ تعالی کے کلام معجز نظام
سے بھی فقیرون کی ترجیح غنیون پر مفہوم ہوتی ہے کہ فرمایا ہے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ[8]
مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے بعضے تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعضی تم مین سے آخرت چاہتے
ہین اور فقرا کی شان مین فرماتا ہے يُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ[9] یعنی فقرا خدا کو چاہتے ہین اور اغنیا کی
رجحان کی دلیل فقرا پر یہ ہے کہ فقراے مہاجرین نے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
مین عرض کیا بنا اسلام کی پانچ ہین چار یعنے کلمہ توحید و نماز و روزہ و حج مین تو ہم انکی برابر
ہین لیکن زکوۃ مین غنی ہم سے زیادہ ہین کہ اُنکے پاس مال ہے وہ زکوۃ دیتے ہین اُنکا ثواب

---

[1] ترجمہ اگر شکر کروگے تم البتہ زیادہ کرینگے ہم نعمت ۱۲ [2] ترجمہ فقر میرا فخر ہے ۱۲ [3] ترجمہ جو شخص طاقت رکھتا ہو طرف اُسکے راہ خرچ کی
[4] ترجمہ اور واسطے اللہ تعالی کے ہے آدمیون پر یہ کہ حج کرین اُسکے گھر کا ۱۲ [5] ترجمہ اور طواف کرو پرانے گھر کا ۱۲ [6] ترجمہ کیونکر
خرچ کیے تمنے اپنے مال ۱۲ [7] ترجمہ کیونکر گزارے تمنے اپنے احوال ۱۲ [8] ترجمہ تم مین سے ہے ۱۲ [9] ترجمہ ارادہ کرتے ہین
اللہ تعالے سے ملنے کا ۱۲ [10] یا خاص اللہ تعالے کیلیے عمل کرتے ہین ۱۲

اسمین ہم سے زیادہ ہے آپنے فرمایا کہ ہم تمکو ایک چیز ایسی بتلاتے ہین کہ ثواب مین اُنکی برابر ہوجاؤ تم ہر نماز فرض کے بعد تینتیس[۳۳] بار سبحان اللہ اور تینتیس[۳۳] بار الحمد للہ اور تینتیس[۳۳] دفعہ اللہ اکبر اور ایکبار لا الہ الا اللہ پڑہا کرو اسپر غنی بہی سُن کر عمل کرنے لگے فقیرون نے پہر خدمت مبارک مین عرض کیا کہ غنی بہی اس عمل کو کرنے لگے وہ ہم سے ثواب مین زیادہ ہوگئے آپنے فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ[۱] پس اس کلام سے اغنیار کی ترجیح فقرار پر لازم آتی ہے اور اسکی توجیہ یون کی ہے کہ اس فضل سے فقرار کی زیادتی اغنیار پر مراد ہے کہ حق تعالی اُسکو دوست رکہتا ہے اور اپنے دوستون کو عنایت فرماتا ہے اُنکی یاد سے غافل اور اُسکے غیر کیطرف متوجہ نہون بزرگان طریقت مین اختلاف ہے کہ دافع افضل ہے یا قابض بعضی کہتے ہین کہ گیرندہ افضل ہے دہندہ سے کئی وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ دافع کا ثواب قابض کے قبض کی برکت سے ہے اور یہ سبب اسقاط دین کا ہے اُس شے کے ذمہ سے دوسری وجہ یہہ کہ دافع شے فانی دیتا ہے اور اسکی بدل شے باقی پاتا ہے قابض کی برکت سے تیسری وجہ یہ صدقات کا لینا خدا تعالی کی طرف منسوب ہے جیسا کہ فرمایا ہے وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ[۲] اور اس کا دفع کرنا بندہ کیطرف جیسا کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ[۳] اور جو چیز حق تعالی کیطرف منسوب ہوتی ہے وہ بہتر ہوتی ہے اُس سے جو بندہ کی طرف منسوب ہوا اور بعضی کہتے ہین دافع افضل ہے گیرندہ سے کئی وجہ سے **پہلی** وجہ یہ کہ زکوۃ دینے والا اپنے دل کے محبوب کو خرچ کرتا ہے اور نفس و شیطان کے مخالفت کرتا ہے اور حق سبحانہ و تعالی کو خوش کرتا ہے اور فقیر کو مسرور کرتا ہے ان خصلتون کے سبب سے بہتر ہے **دوسری وجہ** یہ کہ زکوۃ دینے والا بسبب ادا کرنے زکوۃ حق سے نزدیک ہوتا ہے اور لینے والا اغنا سے نزدیک ہوتا ہے اور اُس کا تقرب اسکے تقرب سے بہتر ہے **تیسری وجہ** یہ کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى[۴] یعنی دہندہ کا ہاتہہ گیرندہ کے ہاتہہ سے بہتر ہے **نقل ہے** حضرت امام زین العابدین رحمہ اللہ علیہ سے کہ جب آپ کسی سائل کو کچہہ دیتے تو ہتیلی پر رکہکر اُسکے سامنے کرتے تاکہ اُسکو نیچے ہاتہہ کرنا نہ پڑے **چوتھی**

[۱] ترجمہ اللہ تعالی کا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے ۱۲ [۲] ترجمہ اللہ تعالی لیتا ہے صدقون کو ۱۲ [۳] ترجمہ اور فلاح پانیوالے وہ ہین جو زکوۃ دیتے ہین ۱۲ [۴] ترجمہ اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے ۱۲

چوتھی وجہ یہ کہ ادائے زکوٰۃ واجب ہے اور اُس کا لینا مباح ہے اور مباح واجب کے برابر نہین ہو سکتا **پانچوین وجہ** یہ کہ عطا مظہر ربوبیت ہے اور اخذ مظہر عبودیت **چھٹی وجہ** یہ کہ زکوٰۃ دینے مین دافع کا ضرر ہے اور اخذ کا نفع اور ایثار زیان کرنا دوسرے شخص کے نفع کے لئے بہتر ہے اُس سے کہ اپنے نفع کے لئے دوسرے کا زیان کرے لیکن ان وجوہ سے اغنیا کی ترجیح فقرا پر نہین لازم آتی اسواسطے کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ الْفُقَرَآءُ[1] یعنی تمام خلقت سے زیادہ دوست اللہ تعالی کے نزدیک درویش ہین اور اغنیا معرض ہلاک مین ہین اسلیئے کہ مبتلا بمال ہین اور کوئی فتنہ مال سے زیادہ سخت نہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَفِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ[2] اسی سبب سے ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی اسوقت مین تجارت مین مشغول تھا چاہا کہ عبادت کو تجارت کے ساتھ جمع کرون نہ کر سکا آخر تجارت کو ترک اور عبادت شروع کی **نقل ہے** کہ ایک تونگر کا ایک درویش سے مناظرہ ہوا تونگر نے کہا کہ ہمارا مرتبہ اسلیئے بڑا ہے کہ اللہ تعالے ہم سے قرض مانگتا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا اور تم اس دولت سے محروم ہو درویش نے کہا کہ تم سے ہمارے لئے قرض مانگتا ہے اور مقرر ہے کہ دوست و دشمن دونون سے قرض لیتے ہین لیکن دوست کے لئے قرض لیتے ہین نہ دشمن کے لئے ہمارا مرتبہ اس سے اور کیا زیادہ بلند ہوگا کہ بادشاہ ہونکا بادشاہ ہمارے لئے قرض مانگتا ہے اور تمہارا مرتبہ اس سے اور کیا زیادہ پست ہوگا کہ تمنے اُسکے مانگنے سے پہلے اُس کی جناب اقدس مین مال نہ بھیجدیا اگر پہلے سے ہمکو دیدیتے تو اُسکو قرض کی حاجت کیون ہوتی۔

منقول ہے کہ حقتعالی نے حضرت موسے علی نبینا وعلیہ السلام کیطرف وحی کی کہ اے موسے مین بندون سے چار شکایتین رکھتا ہون **پہلی شکایت** یہ ہے کہ مینے اُنکو مال و نعمت بیشمار عطا کیا ہے اور اسمین سے تھوڑا سا قرض مانگتا ہون جب بھی وہ نہین دیتے اور بخل کرتے ہین **دوسری شکایت** یہ کہ اُنکو دشمن سے حذر کرنیکو کہتا ہون اور یہ اُس سے حذر نہین کرتے **تیسری شکایت** یہ کہ بہشت کی انکو دعوت کرتا ہون اور یہ قبول نہین کرتے **چوتھی شکایت** یہ کہ انکو

---

[1] ترجمہ سب سے پیاری تمام خلقت کی اللہ تعالی کے نزدیک فقیر ہین ۱۲ [2] بیشک ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے ۱۲

Marfat.com

دوزخ سے منع کرتا ہون باز نہین آتے اور کوشش کرتے مین کہ اپنے تئین اُسمین ڈالدین حکمت اُس غنی بے نیاز کے بندگان محتاج سے قرض مانگنے مین اہل اشارت نے یہ بیان کی ہے کہ گویا حق تعالیٰ فرماتا ہے اے اغنیا قلیل البضاعت تم اپنے صدقہ دینے سے فقیرون پر احسان نکرنا بلکہ تمنے مجکو قرض دیا ہے اور مین ایک کے بدلے اکہتر ار چار سوگنی جزا تمکو عطا فرماؤنگا جیساکہ دستور ہے اگر کوئی شخص کسی سے قرض لیکر فقیر کو دیدے تو احسان قرض دینے والے کا فقیر پر کچھ نہین ہے اور اے فقیرو تم صدقون کو غنیون کی طرف سے نہ سمجھنا اور اسکے بدلے مین اُنکی کچھ تواضع نکرنا بلکہ تملق و عاجزی مجھہ سے کرو کہ مینے ان سے قرض لیکر تمکو دیا ہے **رباعی**

درگہ خلق ہمہ زرق و فریب ست و ہوس　　کار درگاہ خداوند جہان دار د و بس
ہر کہ او نام کسے یافت ازین درگہ یافت　　اے برادر کس او باش میندیش ز کس

قطعہ

لگا دل کو نہ ایسے ہر کسی سے　　بجز حق آرزو مت کر کسی سے
اُسی سے سب نے پائی ہین مرادین　　تو اسکا بن نرکھہ کچھہ ڈر کسی سے

نقل ہے حضرت جنید قدس اللہ سرہ سے کہ مینے حضرت مرتضےٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کیا چیز تمہارے نزدیک بہت اچھی ہے اے طائفہ اولیاء اللہ مینے عرض کیا کہ تواضع کرنی تونگرون کی فقیرون سے **بیت**

تواضع ز گردن فرازان نکوست　　گدا گر تواضع کند خوے اوست

بیت اُردو

غنی گر تواضع کرین خوب ہے　　فقیرونکو وہ خود ہی مرغوب ہے

آپنے فرمایا میرے نزدیک بے نیازی فقیر کی اور اُس کا استغنا اغنیا سے بہتر ہے غنی کی تواضع سے فقیر کے ساتھہ بموجب اس قول کے اَلتَّكَبُّرُ مَعَ الْمُتَكَبِّرِ صَدَقَةٌ

گرچہ دامن گیر فقرم غم ز مرہم باد ہستم　　گر آب چشمہ خورشید دامن تر کنم
فقر مین بہی جز خدا میرا کوئی یاور نہو　　چشمہ خورشید کے پانی سے دامن تر نہو

حدیث شریف مین آیا ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقات اول خدا

تعالی کے دست قدرت مین واقع ہوتے ہین اور حق سبحانہ وتعالی اول اپنے ہاتھہ مین لیکر پھر فقیر کے ہاتھہ مین دیتا ہے اور ایک لقمہ طعام یا ایک خرما کہ بندہ دیتا ہے قیامت کے روز کوہ احد کی برابر ہوجاویگا اور اسکے کفہ حسنات مین رکہا جاویگا **سوال** کیا حکمت ہو اسمین کہ حق سبحانہ و تعالی مالون کے میل اور دہوون کو جسمین نجاست حکمی ہے قبول فرماتا ہے اور اپنے دست مبارک مین لیتا ہے **جواب** اخذ صدقات اور میل اموال عباد مین یہ حکمت ہے کہ اس سے جنت کے باغ کی تعمیر ہو جیسے مرد دہقان اپنے باغ وکشت زار کو بدن کے نجس ترین میلو سے مرتب کرتا ہے اور وہ میل باعث بہجت وپرورش ونضارت اشجار واثمار ہوتا ہے اور بستانون مین ریاحین اس سے تروتازہ ہوتی ہین اسیطرح اموال کے میل کچیل باغ جنت کی طراوت وزیادتی کا سبب ہوتے ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا زَکٰوۃَ وَمَنْ لَمْ یُزَکِّ مَالَہٗ فَکُلُّ مَنْ مَاتَ جُوْعًا عَشَرَۃٌ فِی عُشْرٍ فَرِیْضَۃٌ فَاِنَّ مَانِعَ الزَّکٰوۃِ یُؤْخَذُ بِدَمِہٖ[۱] یعنے نماز نہین ہوتی اُسکی جو زکوۃ نہین اسواسطے کہ خدا تعالی نے دین مین داخل کیا ہے شفقت خلق کو کہ فرماتا ہے اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفْقَتُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ[۲] پس جسنے نماز پڑہی اور زکوۃ نہ دی یہ دلیل ہے اُس کی خدمت ومحبت کے نقصان کی کہ مال بے اعتبار دنیا کو دوست کی رضا سے اُسنے اچھا جاہا اور دوست کے دشمن کو دوست سے زیادہ دوست قرار دیا پس کیونکر اُسکی نماز مقبول ہو **منقول** ہے کہ موسے علے نبینا وعلیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا کہ نماز بہت دیر مین پڑہتا تہا اپنی مناجات کیوقت حضرت قاضی الحاجات سے عرض کیا کہ الٰہی یہ شخص کیا اچھی نماز پڑہتا ہے حقتعالی نے فرمایا زکوۃ تو دیتا نہین ہے اے موسے اگر یہ شخص ہر ایک رات دن مین ہزار رکعت نماز کی پڑہے اور ہزار غلامون کو آزاد کرے اور ہزار اہا دون پر نماز پڑہی اور ہزار حج بجالاوے اور ہزار مرتبہ غزا کرے اس تمام عبادت سے اُسے کچہہ فائدہ نہ حاصل ہوگا۔ اگر زکوۃ نہ دیگا اسلیے کہ نماز وزکوۃ توام مین ایک بغیر دوسرے کے مقبول نہین ہوتے اور

---

[۱] ترجمہ نہین ہوتی نماز اُسکی جسنے نہ زکوۃ دی اور جسنے نہ پاک کیا اپنا مال پس ہر شخص کہ مرا ہوک سے پس فرض ہے جو اوپر فرض مکے پس جبتک منع کرنے والا زکوۃ کا پکڑا جاویگا اُسکے خون کے بدلے ۱۲ [۲] ترجمہ تعظیم اللہ تعالے کے حکم کی اور شفقت اللہ تعالے کی خلق پر ۱۲

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے اور بیس فرسخ کے اندر اگر کوئی بہوک سے مرجاوے تو قیامت کو اُس سے مواخذہ ہوگا کہ اُسکے بخل کی شامت سے اُسپر یہ مصیبت آئی اور بعض روایت مین بیس فرسخ کی جگہ مشرق سے مغرب تک کا لفظ ہی آیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالی نے غنیون کے مال مین فقیرون کا قوت مقرر اور فرض کر دیا ہے پس فقیر بہوکا نہین مرتا مگر بسبب زکوۃ نہ دینے غنی کے اور حق سبحانہ ان سے انکا مواخذہ فرماویگا۔ اس کلام کی تحقیق مین اہل اشارت نے فرمایا ہے کہ حق تعالی اپنے علم قدیم سے جانتا ہے کہ عالم مین کتنے فقیر ہین اور اُنکا قوت غنیون کے مالون مین ودیعت رکہا ہے جب یہ ا ونکا حق راستی سے ادا نکرینگے تو فقرا روی زمین پر بہوکے رہین گے پس اگر کوئی بہوک سے مرجاوے بسبب انکی زکوۃ نہ ادا کرنیکے تو زکوۃ نہ دینے والا اُسکے خون مین شریک ہوا **نقل ہے** روضۃ الواعظین مین کہ ایک شخص زکوۃ نہین دیتا تہا اور اللہ تعالے کا حق مستحقون کو نہین پہنچاتا تہا جب وہ مرگیا اور اُسکے وارث اسکی تجہیز وتکفین مین مشغول ہوئے اور اُسکو غسل دینے لگے چادر اُٹہا کر ناگاہ غسال نے پردہ اسکے منہ سے اُتارا تو دیکہا کہ ایک سانپ اُسکی گردن پر لپٹ رہا ہے اور اُسکے منہ کے سامنے کاٹنے کو منہ کہول رہا ہے غسال بیہوش ہوکر گرا اور تمام اہل وعیال یہ حال اُس کا دیکہکر خوف سے بہاگے اور اُس سانپ نے بزبان فصیح بیان کیا کہ کیون مجہہ سے بہاگتے ہو حق تعالی نے مجہے اس شخص پر مسلط کیا ہے مین اس سے جدا نہین ہونے کا جبتک کہ اُسکو مالک دوزخ کو نہ سونپون اور یہ سزا اس شخص کو اس قصور کی ملی ہے کہ حق تعالی نے اسکو مال بہت دیا تہا اور اسنے درویشون کو نہ دیا **حدیث شریف** مین آیا ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حذر کرو اس سے کہ ایک تمہارا قیامت کے روز میرے پاس آوے اس حال مین کہ سانپ اس کی گردن مین لپٹا ہوا اور ہر لحظہ اُسکو کاٹتا ہوا اور وہ فریاد کرتا ہو کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ اور اسمین بہت مبالغہ کرے اور مین بجز اسکے جواب نہ دے سکون کہ نہین طاقت رکہتا مین کہ تجکو عذاب الہی سے بچا سکون دنیا مین مینے تجکو یہ خبر پہنچائی پر تو نے اُسکو نہ سُنا اور فقیرون کا حق ادا نکیا اب اُس کا عذاب چکہہ اور سزا مین مبتلا رہ **قطعہ**

بیکدرم کہ بیابی ترا ازان خوش تر	ہزار بار کہ توفیق طاعتے یابے
بجنبہ کہ ز تو کم شود غمی ست بسا۔	زیادہ ترا انکہ بچندین گناہ بشتابی

قطعہ

خدا کے نام جو دے ایکدرم محبت سے	ہے تیرے واسطے بہتر ہزار طاعت سے
تدیوے ایک ہی حبہ جو مال کے ہوتے	زیادہ ہو وہ ہزارون گنہ کی ندامت سے

پانچوان مرتبہ روزون کے بیان مین۔ صوم کے معنی لغت مین مطلق امساک ہے اور شریعت مین امساک ہے کہانے اور پینے اور جماع کرنے سے صبح صادق سے آفتاب کے غروب تک اور روزہ تین قسم کا ہے ایک عوام کا روزہ دوسرا خاص کا تیسرا خاص الخاص کا روزہ۔ عوام کا روزہ شکم و فرج کا شہوت سے باز رہنا ہے اور خواص کا روزہ اعضا کا گناہون اور بیہودہ کامون سے بچانا ہے اور خاص الخاص کا روزہ سر کی حفاظت ہر ماسوے اللہ سے اور روزہ شرعی دن مین ہے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ[1] اور روزہ طریقت کا رات دن ہے بموجب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَجِیْعُوْا بُطُوْنَکُمْ وَاَظْمِئُوْا اَکْبَادَکُمْ وَاَعْرُوْا اَجْسَادَکُمْ لَعَلَّ قُلُوْبَکُمْ تَرَی اللّٰہَ عِیَانًا[2] اور یہ صفت رات دن مین برابر ہے اور فقط دن مین کہانے پینے سے باز رہنا لڑکون اور عورتون کا کام ہے صائم حقیقی خواب و بیداری ہر حال مین روزے مین ہے اور نفس اس کا ہر وقت ذکر و تسبیح مین ہے بعضے بزرگ روزہ نہین افطار کرتے تہے مگر مسلمانون کے ساتہہ اور پہر کہہ نکہاتے تہے پس روزہ خلق کا پاکی و بے نیازی ہے اور روزہ مین حیوانی صفتون سے باہر آنا ہے اور خدا تعالی کی صفات کا اپنے اندر پیدا کرنا ہے اور روز جزا ہر شخص کی عبادات و طاعات کا ثواب اُسکے دشمنو نکو دینگے مگر روزہ کا ثواب اسلئے کہ ہر طاعت و عبادت کا ثواب بہشت ہو اور روزہ کی جزا حق تعالی کی رضا و لقا ہے حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہو کہ مینے عرض کیا کہ اے پروردگار کونسا روزہ تیرے نزدیک

---

[1] ترجمہ کہاؤ اور پیؤ تم یہان تک کہ ظاہر ہو تمہارے لئے سفید تاگا کالے تاگے سے بعد صبح سے پہر تمام کرو تم روزے کو رات یعنی شام تک ۱۲

[2] ترجمہ بہوکہ رکہو اپنے پیٹون کو اور پیاسا رکہو اپنے جگرون کو تم اور ننگا رکہو اپنے بدن کو تم شاید کہ دیکہو تم اللہ تعالے کو آنکہون سے ۱۲

افضل ہے فرمایا وہ روزہ کہ نہو اُسمین میری رضا کے سوا اور صائم اُسمین غائب ہو اور صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ روزہ تن کے لئے بلا ہے اور دل کیواسطے صفا اور جان کے لئے ولا اور سر کیواسطے بقا جب اس سے دل کو صفا اور جان کو ولا اور سر کو بقا حاصل ہوتی ہو تو کیا خوف ہے اگر تن بلامین مبتلا ہو احدیث قدسی مین حقتعالی نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ اپنی عزت وجلال کی قسم کہ عابدون کی اول عبادت اور اُنکی توبہ کی قربت روزہ ہو اسواسطے کہ اس فعل مین ریاضت بہی ہے اور ریاست بہی اور مجاہدہ بہی ہے اور مشاہدہ بہی اور سخاوت بہی ہو اور کرامت بہی اور آشنائی بہی ہو اور روشنائی بہی اور اسمین جسمانی روحانی بنتا ہے اور روحانی رحمانی اور ظاہر مین بیخوابی پیدا ہوتی ہے اور دل مین بیداری بڑہتی ہے اے احمدؐ کوئی عمل ہماری درگاہ مین روزے اور خاموشی سے بہتر نہین ہے جوکوئی روزہ رکہتا ہے اور زبان کو عیب وفحش وکذب وکلام بیہودہ سے بچاتا ہے اُسکے دل کو حکمت کے نور سے ہم بہر دیتے ہین اور دراست ودرایت وفراست کے علوم بغیر تعلیم کسی غیر کے ہم اُسکو سکہا دیتے ہین تاکہ نفس وشیطان اُسپر قابو نپاسکین اور جوکوئی دل کی حفاظت نہین کرتا وہ ایسا ہے کہ اُسنے نماز پڑہی اور اُسمین قرآن نہ پڑہا اے احمدؐ اہل طریقت کی آنکھ کا روزہ اُس کا حرام شے نہ دیکہنا ہے اور اُنکی کان کا روزہ کلام بیہودہ کا نہ سُننا ہے اور اُنکی زبان کا روزہ بُری باتون کا زبان سے نہ نکالنا ہو اور اُنکے دل کا روزہ فکر غیر سے خالی ہونا ہو حدیث اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ[1] اور حجتہ الاسلام امام محمد غزالی قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ نفس کا روزہ امساک طعام وشراب وشہوت سے اور دل کا روزہ ہوائے نفس کی مخالفت ہو اور روح کا روزہ اہل یعنی امیدونکی کوتاہی ہے عوام کی نیت روزہ مین مغفرت وثواب کا حاصل کرنا ہوتا ہو اور خواص کی نیت نفس پر قہر کرنا اور اخص الخواص کی نیت خالصًا لوجہ اللہ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہے کہ بہشت مین داخل ہونا محض اللہ تعالی کی رحمت سے ہوگا اور درجے اُس کی عبادت کی جزا سے حاصل ہونگے اور کمترین درجہ روزہ کا گرسنگی ہو کہ فرمایا ہو اَلْجُوْعُ طَعَامُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ بہوک باطن کی حمارت

[1] ترجمہ جب تو روزہ رکہے تو چاہیے کہ روزہ رکہے تیری شنوائی اور روزہ رکہے تیری بینائی اور روزہ رکہے تیری زبان ۱۲

ہے اور سیری ظاہر کی عمارت ہے **بیت**

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست	تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

بیت اُردو

زندگی کھانے پہ ہر موقوف یہان اور بندگی	اور تو سمجھا کہ کھانے کے لئے ہے زندگی

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے کہ روزہ خواص یعنی صالحون کا چھہ چیزون سے تمام ہوتا ہے **اول** آنکھہ کا نگاہ رکھنا نامحرم سے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے محرمات پر نظر کرنی ابلیس کے تیرون مین سے ایک تیر ہے زہر آلودہ جو کوئی اُسکو ترک کرتا ہے یعنے جب اُس کی نظر کسی نامحرم پر پڑتی ہے بے اختیار اُسکو خدا تعالی کے خوف سے روکتا ہے حق سبحانہ اس عمل کی برکت سے اُسکے دل مین ایمان تازہ پیدا کرتا ہے جسکے حلاوت وہ اپنے دل مین پاتا ہے **دوسری** حفظ زبان ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کذب و غیبت و سخن چینی و قسم دروغ و نظر بشہوت یہ چیزین روزے کی توڑنیوالی ہین اور **تیسری** کان کا بچانا ہے حرام چیز کے سننے سے خواہ وہ الفاظ ہون جیسے کذب و بہتان وغیرہ خواہ آواز ہو مانند دف و نے وغیرہ کی **چوتھی** باقی جوارح و اعضا کا باز رکھنا ہے گناہون سے **پانچوین** نفس کا بچانا ہے بہت کہانے سے افطار کیوقت اسلئے کہ روزہ رکہنے سے نفس کا زجر منظور ہے بسبب کم کہانے کے اور وہ افطار کے وقت طعام کی کثرت سے مفقود ہو جاتا ہے **چھٹی** یہ ہے کہ صایم کا دل روزہ کہولنے کے وقت خوف ورجا سے مضطرب ہو اسلئے کہ نہین جانتا ہے کہ روزہ اُس کا مقبول ہوا یا نہین **حکمتین روزہ کے فرض ہونے کی** بہت ہین بزرگون نے فرمائی ہین اُنمین سے جو قوی ہین وہ یہان تحریر ہوتی ہین **پہلی حکمت** یہ ہے کہ جب حق سبحانہ و تعالی نے ندا بے کرمیہ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً[۵۱] انجمن ملکوت مین دی فرشتون نے ملکوت کی ترجیح کا ملک پر قیاس کرکے سوال کیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا[۵۲] حضرت رب العزت وجلال احدیت نے اسکے جواب مین یہ الزام فرمایا اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[۵۳] اس

۵۱ ترجمہ تحقیق مین بنانیوالا ہون زمین مین خلیفہ ۱۲ ۵۲ ترجمہ کیا بناویگا تو اُسکو زمین مین جو فساد کریگا اسمین ۱۲ ۵۳ مین جانتا ہون جو کچھ تم نہین جانتے ہو ۱۲

Marfat.com

حکمت کے اظہار اور فرشتون پر محبت ہونے کے لئے اپنے بندون پر روزے فرض کئے گویا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہمارے فرشتو کھانے اور پینے سے تمہارا امساک طبعی ہے اگر تم ان چیزون سے اجتناب کرو تو ساری مخلوقات پر تمہاری ترقی درجات کا باعث نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درجات علیا کا حاصل کرنا خواہشات نفسانی کے ترک اور تلذذات جسمانی سے پرہیز کرنے پر موقوف ہے تمکو مفطرات سے باوجود استغنا کے امساک میسر ہوا تو کیا ہوا انکو دیکھو کہ باوجود احتیاج کثیر کے فقط ہماری رضا اور صرف ہمارے اشتیاق لقا کیواسطے سارے مفطرات سے دور رہتے ہین اور کسیقدر بھوک پیاس وغیرہ کی شدتون کو سہتے ہین پس یہ ہماری دولت قرب سعادت وصل کے لئے تم سے اولیٰ اور سزاوار تر ہین نقل ہے کہ حضرت شیخ عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مین سارے فرشتون پر محبت ہون اور میرا بکرا تمام علماے زمان پر محبت ہے حاضرین نے اس امر کی تحقیق کے لئے سوال کیا آپنے فرمایا کہ اول میرے بکرے کی فہم کا امتحان کر لیجئے کہ تمہارے ہاتھ سے کچھ کھاتا ہے یا نہین حاضرین مین سے ہر شخص تھوڑی سی گھاس کہ بکرے اسکو خوشی سے کھاتے ہین لایا اور اس بکرے کے آگے رکھے وہ کسی کی گھاس کیطرف مائل نہوا حضرت شیخ قدس سرہ نے تھوڑا سا کوڑا اپنے مکان کے پاس سے اٹھاکر اسکے آگے رکھدیا اسنے برغبت تمام کھالیا آپنے فرمایا کہ مینے اسلئے کہا تہا کہ میرا بکرا علماے زمان پر محبت ہے کہ وہ اپنی گھاس مین کتنی احتیاط مرعی رکھتا ہے کہ ہرگز علماے زمان اپنے کھانے پینے مین اتنا اہتمام نہین رکھتے اور یہ جو کہا تہا کہ مین ملائکہ پر محبت اسکی وجہ یہ ہے کہ فرشتے نہین کھاتے پیتے اسلئے کہ وہ کھانے پینے سے مستغنی ہین اور باوجود احتیاج کے اس بیری کے درخت مین سے کہ جو میرے ہاتھہ کا لگایا ہوا میرے گھر مین موجود ہے سترروز مین دو بیر کھایا کرتا ہون اور باوجود حاجت کثیر کے اسیقدر پر قناعت کرتا ہون اسلئے ضرور ملائکہ پر محبت ہون **دوسری حکمت** یہ ہے کہ جب تک بھوک پیاس کی مشقت آدمی نہین جانتا بھوکے پیاسون پر رحم نہین کر سکتا چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام نے زندان ہی مین یہی حکمت بیان کی ہے کہ جب تصرف مملکت سے فرصت چاہو تو قید محبوس کی محنتین یاد کرکے اپنے زیر دستون اور بیچارون پر ہمیشہ رحم کرتے رہین **نقل ہے** کہ ایام قحط مین حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام ایک وقت ہی پیٹ بھر کر

نہین کہاتے تہے باوجودیکہ عزیز مصر نے تمام خزانے مصر کے انکو سونپ دیے تہے کسی شخص نے کہا کہ کیا کمی ہو جاوے جو تم دونون وقت کہاؤ یا ایک وقت شکم سیر ہوا کرو کہا کہ اگر مین پیٹ بہر کر یا دونون وقت کہایا کرون تو بہوکون کی بہوک کو بہول جاؤن اس خوف سے اسیقدر پر قناعت کرتا ہون کہ کریمون کے آداب کے مرتبہ سے نگر جاؤن نکتہ حضرت یوسف علیہ السلام اہل مصر کے ساتہہ ایسے لطف وکرم سے پیش آئے حضرت سلطان الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے امید ہے کہ جبتک ایک شخص بہی آپکی امت کا قیامت کی قحط سالی مین مبتلا ہے عذاب عصیان رہیگا نعیم جنت آپکو گوارا نہوگی اور جبتک ساری امت کو آپ مائدہ نوال پر اپنے ساتہہ نہ بٹہالین گے لذت خوان وصال سے ایک لقمہ نوش نفرمائین گے مثنوی

ہرچہ محمد ز خدا خواستہ	خوان کرم بہر تو آراستہ
عود صفت ز آتش غم سوختہ	تا تو ز عطرش شوی افروختہ
در طلب از راہ بلند ہمتے	لب نکشادہ بجز از امتے

مثنوی اردو

خواہش احمد سے یہ ظاہر ہوئی شان کرم	خلد مین طیار ہو تیرے لئے خوان کرم
آتش غم سے جلایا آپ کو مانند عود	اسکی خوشبو سے معطر تاکہ ہو تیرا وجود +
کیا بیان شوق شفاعت کی ہو عالی ہمتی	وقت رحلت اور ولادت تہا زبان پر امتی

تیسری حکمت یہ ہی کہ روزہ سے بندونکی اطاعت وفرمانبرداری کا حال خوب معلوم ہوتا کہ اور حق تعالے لئے جمیع احکام کا بجالانا اسمین متحقق ہو جاتا ہے کہ جب فرمایا کلوا واشربوا فورا بمقتضاے حکم کہانے پینے لگے جب فرمایا صوموا اسیوقت فرمان بجالائے اور کہانے پینے سے اجتناب کیا غرض ہر وقت وہر امر مین روزہ دار مطیع وفرمانبردار ہوتا ہے کہ محب پر اطاعت محبوب واجب ہی **چوتہی حکمت** یہ ہی کہ جب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت سے زمین پر آگرئے گئے بہوک سے بے طاقت ہوئے جناب الہی مین اس دکہہ کی شکایت کی جبرئیل علیہ السلام آئے اور ایک مٹہی گیہون جنت سے لائے آدم علیہ السلام نے چاہا کہ منہ مین ڈالین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ذرا صبر کرو اور انکو پہلے زمین مین بوؤ کہ یہ بہت سے ہوجاوین

Marfat.com

جب انہین سے کہانا اگر سب ابہی کہاینگے تو پہر تم اور تمہاری اولاد کیا کہاویگی آدم علیہ السلام
نے بموجب ہدایت جبرئیل علیہ السلام انکو بویا اور حق تعالی نے مینہ برسایا وہ اُسی وقت سبز
اور بڑے بڑے ہوگئے اور انہین دانے پیدا ہوگئے پہر ہوا چلائی وہ خشک ہوگئے آدم نے
کاٹے اور روندکر بہس اور دانے جدا جدا کئے پہر چاہا کہ انہین سے کہاوین جبرئیل علیہ السلام نے
کہا ابہی یہ غذا کی صلاحیت نہین رکہتے اور انکو آدم علیہ السلام سے پسوایا اور گندہوایا اور روٹی
پکوائی آدم علیہ السلام نے کہا اب تو کہالون جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان کامون مین تمام دن صرف
ہوگیا اب آفتاب قریب غروب کے ہے تہوڑا سا توقف کرو کہ آفتاب غروب ہوجاوے
اُسوقت کہالینا حضرت آدم نے کہا کہ اے جبرئیل قریب ہے کہ بہوک سے ہلاک ہوجاؤن اور روٹی
تیار ہوگئی اب تاخیر مین کیا حکمت ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے آدم حقتعالی چاہتا ہے کہ
تمہاری دن بہر کی بہوک پوری ہوجاوے اور تمکو روزے کا ثواب عطا کرے اور اس بہوک کے
بدلے تمکو تین چیزین عطا فرماوے اول تمکو بخشدے اور پہر کبہی عذاب نکرے دوسرے
تمسے راضی ہووے اور پہر کبہی تمپر غصہ نکرے تیسرے تمکو بہشت مین داخل کرے اور پہر
کبہی اُس سے باہر نہ نکالے آدم علیہ السلام نے کہا کیا یہ دولت میرے ہی لئے خاص ہے جبرئیل
علیہ السلام نے کہا نہین بلکہ تمہاری جتنی اولاد قیامت تک پیدا ہوگی اُنمین سے جب کوئی اس
امر پر قیام کریگا اُسی کو اللہ تعالی ان تین سعادتون سے مشرف فرمایگا پانچوین حکمت مروی
ہے کہ حقتعالی قیامت کے دن ایک جماعت کو بہوک اور پیاس کے عذاب مین مبتلا کریگا اور یہ
عذاب اُنپر ایسا سخت ہوگا کہ اسکی شدت سے وہ دوزخ و زمہریر کے سب عذابون کو بہول
جاینگے اسلئے حق سبحانہ وتعالی نے اپنے فضل وکرم سے اپنے بعضے بندون پر دنیا مین بہوک
و پیاس کی تکلیف لگائی کہ اسکے سبب سے اُنکو اُس بہوک و پیاس کے عذاب سے نجات ملے اور وہ
اُس سخت عذاب مین مبتلا نہون چہٹی حکمت یہ ہے کہ حقتعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى
اور اس آیہ شریفہ مین وصول جنت کی سعادت کو ان دو خصلتون پر موقوف فرمایا ہے ایک

ترجمہ اور لیکن جو شخص ڈرا ایک مقام پر کہڑا ہونے سے اپنے رب کے اور روکا اسنے اپنے نفس کو خواہش سے پس تحقیق جنت اُس کی آسایش کی جگہ ہے ۱۲

Marfat.com

خوف خدائے عز وجل دوسری نفس کا ہوا سے باز رکھنا اور یہ دونون خصلتین روزے مین متحقق ہین پس جو شخص اسکو بجالاوے حق سبحانہ کے فضل سے امید ہے کہ اُسکو بہشت عطا فرماے اور درجات جنت الماوی اُسکو عنایت کرے **ساتوین حکمت** یہ ہے کہ گناہ دو قسم کے ہین ظاہری و باطنی ظاہری کے لئے تو وضو و نماز کفارہ ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اور باطنی کا روزہ کفارہ ہے پس جس نے ہر روز پانچ نمازین ادا کین اور ہر سال ایک مہینے کے روزے رکھے امید ہے کہ ظاہری و باطنی دونون قسمون کے گناہون سے پاک ہو اور دوزخ سے نجات پائے **آٹھوین حکمت** یہ ہے کہ تمام صلحا و ہادیان دین کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت رب الارباب اور بندے کے درمیان محبت دنیا ہی حجاب ہے اور دنیا ان چار چیزون سے عبارت ہے طعام و شراب و جماع و خواب پس جو بندہ کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو نماز و تسبیح مین مشغول رہے اُسنے ضرور ان کو گھٹایا اور انکی ترک پر مستعد ہوا گویا کہ تمام دنیا سے اُسنے اجتناب کیا اور رفع حجاب کے لئے کوشش کی امید کہ روزے کی برکت سے ثواب بحساب و دیدار بے حجاب سے مشرف ہو **نوین حکمت** یہ ہے کہ نفس کے لئے پردے ہین کہ اُنکے سبب عواطف ربانی سے محروم ہے اور وہ دو طرح کے ہین ایک نفسانی ظلمانی اور انکا اٹھانا بندہ کے کسب و اجتہاد پر موقوف ہے دوسرے روحانی نورانی اور اُنکا رفع ہونا اللہ تعالی کے قبضہ قدرت مین ہے گویا حقتعالے فرماتا ہے کہ اے بندے اگر تو باوجود ضعف کے نفسانی حجابون یعنی طعام و شراب وغیرہ موانع کو دور کریگا تو ہم روحانی حجابون کو جو ہمارے جناب کے وصول کو مانع ہین اپنے فضل و کرم سے اٹھاوینگے اور تیرے دیدۂ دل و جان کو نور عرفان کے مشاہدہ سے منور فرماوینگے **دسوین حکمت** حدیثون مین آیا ہے کہ بہشت نعیم اور اُسکے درجات حد اور عدد سے زیادہ ہین اور اُسکا حاصل ہونا دنیاے فانی کی لذات اور نعمتو نکی اجتناب پر موقوف ہے پس حقتعالی نے اُن مراتب عُلیا تک پہنچنے کے لئے دنیا کو درجات حضوری کی چند روز امساک کرنے کو فرمایا کہ جس نے یہان نفس کی خواہشون پر چند روز صبر کیا اور تلخ کام ہوا آخر وہان مراتب روحانی کی شیرینی حاصل کی اور جمال ربانی کے مشاہدہ کی لذت سے مشرف ہوا **گیارہوین حکمت** جب کوئی چاہتا ہے کہ کسی گروہ کی مہمانی کرے پہلے اُنکو اطلاع

سلہ ترجمہ تحقیق نیکیان برائیون کو مٹاتی ہین ۱۲

Marfat.com

دیتا ہے کہ کچھہ کہاوین نہین اور تہا صاف ہو جاوے کہ یہ انواع واقسام شراب وطعام جو
تیار کئے ہین اُنکو برغبت تمام نوش کرین اسیطرح حق جل و علا نے بہشت کے مہمان خانہ کو
مؤمنین و مؤمنات کے لیے ترتیب دیا ہے اور طرح طرح کے کہانے اور پینے کے سامانون سے
اُسکو آراستہ کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ[۱] اور خود اپنے فضل وکرم سے
بندون کی دعوت ومہمانی اُسمین مقرر فرمائی ہے کہ اللّٰہ یَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ[۲] اور امر فرمایا کہ
دنیا کی کہانی ناپاک جو عارفون کے معدون کو خراب کرتی ہین پیٹ بہر کر نہ کہاؤ اور چند روز
اُن سے اجتناب رکہو تاکہ ہمارے لقاے پاک کے مائدے مشاہدہ پر افطار کرو اسیواسطے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہوکا رکہو اپنے نفسون کو جنت الفردوس کے
مہمانی کے لئے کیونکہ جسقدر بہوک پیاس کی تکلیف یہان برداشت کروگے اُسیقدر وہان
لذتین پاؤگے **بارہوین حکمت** یہ ہے کہ جب بادشاہ کوئی حکم پوشیدہ اپنے کسی محرم راز
کو کرتا ہے تو اُسکے نام پروانہ لکھتا ہے اور اُسمین وہ مضمون نہانی درج کرتا ہے پہر اُس کو
بند کرکے اسپر مُہر لگاتا ہے کہ کوئی نامحرم اُس اسرار پر مطلع نہو سکے اسیطرح جب باقی قضا و
قدر نے خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ آدَمَ عَلَىٰ صُورَتِهِ[۳] کا منشور منظور وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ[۴] کے صحیفہ کے
ورق پر رقم فرمایا اور اسرار کثیر اُسمین امانت رکہدے روزہ کی مہر اُسپر لگادی کہ کوئی بیگانہ
اُس سے خبردار نہو سکے کہ اَلصَّوْمُ لِي[۵] اشارہ اس مضمون کیطرف کرتا ہے جب صائم
اُس نامہ سربمہر کو کہولے گا بعضے اسرار الہی سے اُسکو واقفیت ہوگی کہ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ
وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ[۶] اس معنی کیطرف اشارہ کرتا ہے **تیرہوین حکمت** یہ ہے کہ روزے
سے دلمین ایک حرارت پیدا ہوتی ہے کہ رطوبت کو کم کرتی ہے اور اُن حجابون کو جو شہوتون
اور لذتون سے پیدا ہوئی ہین جلادیتی ہے اور دل کے خون مین ایک دقیقہ پیدا کرتی ہے
کہ جس سے حقائق ومعانی کا دریافت کرنا اُسکو آسان ہوتا ہے **روزے کے فضائل**
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

---

۱ اور اسمین ہے تمہارے لئے وہ چیز کہ چاہین اسکو تمہارے نفس ۱۲ ۲ ترجمہ اللہ تعالی بلاتا ہے تمکو دارالسلام کیطرف یعنی جنت ۱۲
۳ ترجمہ پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر ۱۲ ۴ ترجمہ اور بنایا تمکو پس اچھی صورت بنائی تمہاری ۱۲
۵ ترجمہ روزہ میرے لئے ہے ۱۲ ۶ ترجمہ ایک فرحت روزہ کہولنے کیوقت اور دوسری فرحت اپنے رب کے دیدار کیوقت ۱۲

Marfat.com

كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعة مائة ضعف
قال الله تبارك وتعالى الا الصوم فانه لى وانا اجزى به يدع شهوته وطعامه
من اجلى اور فرمایا للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه اور فرمایا
لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك اور فرمایا الصيام جنة واذا كان
يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل انى صائم

صدق الله ورسوله یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر عمل بنی آدم کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے دس گنے سے سات سو گنے تک مگر روزے کا ثواب ان گنت ہے کہ اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور مین خود ہی اپنی طرف سے اسکی جزا بخشونگا عطا فرماؤنگا بندہ روزہ دار نے چھوڑی ہے اپنی خواہش اور کھانا پینا میری رضامندی کے لئے اور اپنے نفس سے کہ دشمن ہے مجاہدہ کیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے آپنے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیان ہین ایک خوشی اسکے افطار کرنیکے وقت اسکو ہوتی ہے اور دوسری جب ہوگی کہ وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزہ دار کی منہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے روزہ دار کے لئے دنیا مین قبائح و فواحش سے اور آخرت مین عذاب و عقوبت سے جب تم مین سے کوئی کسیدن روزہ رکھے تو فحش نہ بکے اور مخاصمت نہ کرے پس اگر کوئی اسے گالیان دے یا اس سے لڑے تو اسکے جواب مین کہے کہ مین روزہ دار ہون **تحقیق** حدیث الصوم لی الی آخرہ الفاظ سے جو معنی پیدا ہوتے ہین انکے بیان مین الا الصوم استثنا ہے اور مستثنی منہ تمام اعمال ہی اسکی جزا سارے اعمال کی جزا سے جدا ہے کہ انکے لئے تعداد ہین اور اسکے لئے تعداد نہین ہے روزے ہی کو اپنی طرف اضافت فرمایا کہ فانہ لی اور جزا کو بھی وانا اجزای بہ یعنی یہ جزا ایک سر ہے میرے بندہ کے درمیان کہ سوائے میرے اسپر کوئی مطلع نہین ہے مین جو چاہونگا ہو بندے کو دیکر اسکو کرونگا۔ اور یہ جو فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان ہین انمین سے ایک افطار کے وقت سے ظاہر اسلیے ہی ہین کہ وہ روزے مین بسبب بھوکھ اور پیاس کے مضطرب اور شکستہ حال رہتا ہے اپنی ہمت کی انتہا کو پہنچا ہے خوشوقت اور مرفہ حال ہوتا ہے لیکن ارباب اشارت نے کہا ہے

۵ ان سب حدیثون کا ترجمہ متن مین مرقوم ہے ۱۲

Marfat.com

نفس کی اسواسطے نہین ہے کہ اپنی خواہش کی چیزون کو پہنچا کہ اہل عقول پر اس مرتبہ کی پستی ظاہر ہے بلکہ اسلیئے ہو کہ توفیق الٰہی اسکی ممد و معاون ہوئی کہ اُسکے ماموریہ کے عہدے سے باہر آیا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ روزے کے تین مرتبہ ہین اول ظاہر کا روزہ اُس کی فرحت افطار کیوقت لذت طعام و شراب ہو دوسرا باطن کا روزہ اور اُس کی فرحت افطار کے قریب توفیق و اعانت کا دھیان ہی تیسرا اکبر کا روزہ اُس کی فرحت ایام فراق کے گذرنے اور وقت وصال کے افطار پر منحصر ہے واللہ اعلم نقل ہے کہ شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے وقت وفات بیخودی سے ذرا آنکھ کھولی اور مریدون کی طرف دیکھا پوچھا کہ اے شیخ اسوقت فرمایئے کہ آپکا حال کیسا ہے کہا کہ آٹھون بہشتون کے دروازے کھلے ہین اور حورین حسین جلوہ گر ہین اور مشرب بہشتی کے پیالے اُنکے ہاتھو نمین ہین اور اس عاشق مست کے منتظر ہین عرض کیا کہ کیا فرماتے ہین کہا کہ مین روزہ دار ہون جبتک عید تہو روزہ نکھولونگا پوچھا کہ آپکی عید کب ہوگی کہا کہ جب ہلال وصال افق جمال سے طالع ہو اور دولت مواصلت و سعادت مشاہدت حاصل ہو جبھی ہماری عید ہے

غزل

عید می آید و وقت ست کہ در مہ نگریم	پردہ بردار کہ از مہ بتو مشتاق تریم
با جمال تو کہ عید ست و بہ ماند راست	گر گماریم نظر بر مہ تو کج نظریم
ہست در عید دگر گشتن ما فکر بعید	پیش روے تو چہ محتاج بعید دگریم
ساقیا بادہ دہ و نقل کہ شد نوبت آن	کہ دگر روزہ خوریم و غم روزے نخوریم

غزل اُردو

عید کی آسمان پر دیکھتے ہین ماہ کو	پردہ اُٹھ جائے تو ہم بھی دیکھین اُس شاہ کو
دیکھنا ماہ جمال یار اپنی عید ہے	کج نظر دیکھین سما پر ماہ نو کی جاہ کو
عید کی خواہش اے کس کو بجز عید روی یار	دخل ہو دلمین ہمارے عید کی کب جاہ کو
مستکر دی ہے شراب وصل سے ساقی ہمین	کہاوین روزہ اور روزے کی نہ دیکھین راہ کو

اور فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبو دار ہے امام المسلمین حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے صاحبان فراست پر ظاہر ہے کہ روزہ دار کے مُنہ مین جو نہ کہانے اور نہ پینے سے بو پیدا ہوتی ہے وہ خوشبو نہین ہے یہان مقصود یہ ہو کہ جب روزہ دار اس خلق جسدی

Marfat.com

پر اقدام کرتا ہے حق سبحانہ فضاے قدس کرم سے بوے خوش اُسکو عطا فرماتا ہے کہ وہ خشک سے بہتر ہوتی ہے منقول ہے کہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام سے حقتعالے نے وعدہ کلام کرنے کا تیس روزے رکھنے کے بعد کیا تہا چنانچہ فرمایا ہے وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً[1] جب موسی علیہ السلام نے تیس روزے رکہے تو اُنکے منہ کی بو مین تغیر ظاہر ہوا اُنہون نے اُسکے دفع کرنے مین کوشش کی اور کسی درخت کی چہال چبائی جس سے وہ بو جاتی رہی جو کہ موسی علیہ السلام نے یہ عمل اپنی راے سے کیا تہا اور غیب سے اسباب مین کچہہ اشارہ نہین ہوا تہا لہذا مقبول نہین ہوا اور موانست ملائکہ اس عمل سے کم ہوگئی حکم ہوا کہ اے موسی دس روز اور روزے رکہو تاکہ پہر وہ بو ظاہر کہ عالیہ مجالس قدس اور رائحہ محافل انس ہے اُسوقت کلام الہی سے مشرف ہوو گے اور توراة عطا ہوگی جیساکہ فرمایا ہے وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ[2] اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب روزہ دار روز قیامت محشر مین آوینگے پہچانے جاوینگے اپنے منہ کی خوشبو سے اور اُنکے منہ کی خوشبو مشک سے بہتر ہوگی۔ اور فرمایا کہ روزہ سپر ہے سو یا گناہون سے سپر ہے اسلیے کہ وہ توڑتا ہے شہوات یا آتش دوزخ سے سپر ہے کہ اُسکو صایم سے دفع کریگا اور پہلے معنی دنیا متعلق مین اور دوسرے عقبے مین اور فرمایا کہ کلام فاحش پر اقدام نکرین اور وہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک قسم حرام ہے کہ اُس کا تلفظ مطلق مستوجب حد اور باعث ملامت بے عدد ہے جیسے کسی کو گالی دینی کہ وہ اُسکو زبان سے منسوب کرتی ہو اور دوسری قسم وہ کہ شرع شریف مین اُسپر حد نہین ہے لیکن زبان سے نکالنا اُس کا حرمت سے خالی نہین ہے جیسے اعضاے نہانی کا نام لینا اور ایسے الفاظ کا منہ سے نکالنا جو مباشرت کیطرف اشارہ کرتے ہون یہ دونون قسمین روزہ مین منع ہین اور فرمایا مخاصمہ و جنگ نکرے اسلیے کہ اللہ تعالے کے نزدیک لڑائی کی آواز سے زیادہ بدتر کوئی آواز نہین ہے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے پہلا عہد جو مجہہ سے کیا وہ یہ ہے کہ منع کیا مجکو شراب کے پینے سے اور بتون کے پوجنے سے اور کسی کو گالی دینے سے اور فرمایا کہ اگر روزہ دار کو کوئی گالی دے اور اُس سے لڑے تو اُسکے جواب مین کہے کہ مین روزہ دار ہون اور اہل اشارت نے کہا ہے

[1] ترجمہ اور وعدہ کیا ہم نے موسی سے تیس راتون کا ۱۲
[2] ترجمہ اور ہم نے اُنکو تمام کیا ساتھ دس راتون کے ۱۲

Marfat.com

کہ یہ جواب ربانی ہے اور اپنے دل سے یون کہے کہ تو روزہ دار ہے گالی و منازعت مین مشغول ہوکہ تیرا عمل ضبط ہو جاوے اور تیرے روزے کا ثواب جاتا رہے کہ جب قیامت کے دن بمقتضاے یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ سب چیزونکی حقیقتین ظاہر ہونگی اور اعمال کے عرائس ابکار جب وا ستارے باہر نکلین گے اُنہین عروس صیام کی برابر کوئی دُلہن حسین و صاحب جمال نہوگی اے دل جسقدر آج تو اُسکی قدر و منزلت کریگا اور اُسکو فضیحتون اور قباحتون سے بچاویگا اُسیقدر کل اُس کا حسن و جمال ترقی پر پاویگا **روزہ کے ثواب کا بیان** حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مطیعون کے اعمال جو سمندِ طاعت اور مرکب عبادت کو استطاعت کے میدان مین دوڑاتے ہین وہ اللہ تعالے کے نزدیک سب سات قسم کے ہین دو اُنہین سے وہ ہین جنکا نتیجہ واجب ہو اور دو کا بدلہ اُنکے برابر ہے اور ایک کا ثواب دس گنا اور ایک کا سات سو گنا ہے اور ایک کا ثواب بجز خداے عز و جل کے اور کوئی نہین جانتا دو موجب مین سے ایک توحید ہے دوسری معرفت جو کوئی حقتعالی پر ایمان لاتا ہے اور کسی کو اُس کا شریک نہین کرتا اُسکے لئے بہشت واجب ہوتی ہے اور جو کوئی خدا تعالی کی معرفت حاصل کرتا ہے اُسکی رضا و لقا اُس عارف کیواسطے واجب ہوتی ہین اور وہ دو جنکا بدلہ برابر ملتا ہے ایک بدی ہے کہ اُسکی سزا اُسکے برابر ہے نہ زیادہ دوسرے نیکی کی نیت ہے کہ بعد نیت کے پھر وہ نیکی بندے سے ظہور مین نہ آئی اُس کا ایک گنا یعنے اُسکے برابر ثواب ملتا ہے اور وہ ایک جس کا ثواب دس گنا ہے نیکی ہے جو بندے نے کی ہے اور وہ جس کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے نفقہ کی مقدار ہے جو بندے نے اللہ تعالی کی رضامندی کے لئے کیا ہے کہ ہر درہم کے بدلے سات سو کا اجر کراست ہوتا ہے اور وہ ایک کہ جس کا ثواب سواے حضرت رب العزت کے اور کوئی نہین جانتا وہ روزہ ہے کہ خداے تعالے نے اُسکی جزا کو اپنی طرف نسبت فرمایا ہے منقول ہے کہ جب فرشتے بندونکے روزے لیکر خداے تعالی کی جناب مین حاضر ہوتے ہین حق سبحانہ روزے سے خطاب فرماتا ہے کہ اے روزے میرے بندون نے تجھہ تیرے حقوق ادا کئے یا نہین روزہ عرض کرتا ہے خداوندا اُنہون نے میری نہایت

تعظیم و تکریم کی اور اپنے بدنون کے اشرف مواضع مین مجکو رکہا اور نماز کے دستر خوان پر تراویح کے کہانون اور ذکر و تسبیح کی شرابون سے مجکو سیراب کیا اور جیسا کہ چاہیے تہا میری خدمت مین مشغول رہے اسکے جواب مین خداوند جل و علا فرماتا ہے کہ مین بہی اپنے بندون روزہ دارون کی حرمت کو نگاہ رکہونگا اور انکو مقعد صدق[1] مین جگہ دونگا اور جہنم کے دروازے ان پر بند کرونگا اور جنت کا مائدہ انکے لیے مہیا کرونگا اور شراب طہور انکو پلاونگا جیسا کہ فرمایا ہے و سقاهم ربهم شرابا طهورا[2] مروی ہے کہ قدح غیب سے اڑکر مرغ کی مانند روزہ دار کے ہاتھ پر اجاویگا اور اسپر مشک سے مہر لگی ہوگی اور یہ لکہا ہوگا هذا شراب طهور من رب غفور[3]

نقل ہے کہ شیخ علی بن موفق بغدادی قدس سرہ نے کہا ہے کہ مینے ایک شب خواب مین دیکہا کہ قیامت قائم ہوئی اور مین بہشت کے دروازہ پر پہنچا اور دیکہا کہ وہان ایک شخص کہڑا ہے جسے چاہتا ہے بہشت مین جانے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہین جانے دیتا پہر مین اندر داخل ہوا اور دیکہا ایک شخص کو مائدہ احسان پر بٹہایا ہے اور دو فرشتے اسکے دونون طرف سے نوالے بناکر بہشت کے کہانے اسکو کہلاتے ہین اور شراب طہور کے سر بمہر برتنون مین سے اسکو پلاتے ہین اور کہتے ہین کہ کہا اور پی اے وہ شخص کہ تونے رضاے دوست کے لیے دنیا مین کہانا پینا چہوڑا تہا پہر وہانسے آگے بڑہا اور حضرت قدس مین داخل ہوا اور دیکہا کہ ایک مرد سرادق عرش پر کہڑا ہوا حق تعالی کے جمال باکمال مین ایسا مستغرق ہے کہ بہشت و مافیہا کیطرف ذرہ بہی التفات نہین کرتا اور آنکہہ بالکل نہین جہپکاتا رضوان سے مینے پوچہا کہ یہ تینون صاحب جنکو مینے ان حالون مین دیکہا کون ہین اسنے کہا کہ جسکو تونے دروازہ پر دیکہا ہے وہ امام احمد حنبل ہے رحمہ اللہ علیہ اور جسکو تونے دستر خوان پر دیکہا ہے وہ بشر حافی ہے قدس اللہ سرہ کہ دنیا سے بہوکا گیا ہے حقتعالی نے فرشتون کو اسپر موکل کیا ہے کہ اسکو کہلاتے و پلاتے ہین اور جسکو تونے مستغرق جمال الہی دیکہا ہے وہ خواجہ معروف کرخی ہے قدس اللہ روحہ کہ دنیا سے مشتاق جمال دوست جام وصال گیا ہے کہ ہمیشہ شوق لقاے دوست کی شراب سے کبہی ہوش مین نہین آیا اس لئے حقتعالی نے مباح کر دیا کہ وہ مدام مشاہدہ جمال الہی مین مشغول رہے

جام دیدار خدا کرد چنان مخمورم	غزل فارسی	کہ خمارش ننشیند بہ بہشت و حورم

[1] ترجمہ اللہ تعالی کی راہ مین انکو وہ سچی بیٹہنے کی جگہ [2] اور پلاویگا انکو انکا رب شراب پاکیزہ [3] ترجمہ یہ شراب طہور ہے حضرت رب غفور

مست اگر نعرہ زند نعرہ ز مے دان نہ از و — مست حقم نہ کم از مست مے انگورم
آہ سوزان ز دل آید کہ فرستم بفلک — گر بسوزد پر و بال ملکے معذورم
مسند سلطنتم بر سر افلاک زدند — تا کہ سلطان ازل زد رقم منشورم
موسی دل کہ بطور بدنم گفت ارنی — یعنے از جام بقا بادہ بدہ مخمورم
جرعۂ دادند از بادۂ وحدت کہ مرا — نہ کنون موسی دل ماند نہ جان طورم
منکہ در دار فنا بانگ انا الحق زدہ ام — عشق در دار بقا داد مے منصورم

غزل

جب صہبائے لقائے حق کا مین مخمور ہون — ملتفت کب جانب خلد برین و حور ہون
مست کا نعرہ تو مے سے ہے نہ اُس کی ذات سے — مست حق ہون کچھ نہین مست مے انگور ہون
چرخ پر پہنچے ہے جب نکلے ہے میرے دل سے آہ — گر جلین بازو فرشتون کے تو مین معذور ہون
لکھدی ہے میری سلطنت افلاک پر روز ازل — حکم کا پابند ہون اور تابع منشور ہون
طور تن پر موسیٰ دل طالب دیدار ہے — جام صہبائے بقا دے ساقیا مخمور ہون
ایک جرعہ بادۂ وحدت کا پیتے ہی فنا — جان و دل سب ہوگئے ہین زندگی سے دور ہون
کیون نہ دون بانگ انا الحق دار فانی مین طرب — پی کے مے دار بقا مین بن گیا منصور ہون

ماہِ رمضان کی فضیلت کا بیان ماہ مبارک رمضان کے فضائل و شمائل بیشمار ہین بتوفیق الٰہی اُنمین سے چند مرقوم ہوتے ہین **مروی ہے** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت خداوند کریم جلشانہ رمضان شریف کی ہر رات مین دس لاکھ بندون کو جو سزاوار و لائق عذاب ہوتے ہین آتش دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور ہر جمعہ کی شب کو اول شب رمضان سے اس رات تک جتنے آزاد کئے ہین اُتنے ہی نار جحیم سے بری کرتا ہے پھر جب دوسرے جمعہ کی رات ہوتی ہے تو اُنمین اول رمضان سے اس شب تک کل راتون مین جتنے بخشے گئے ہین اُن سب کی برابر بندون کو برات آزادی عطا فرماتا ہے اسیطرح تیسری اور چوتھی جمعہ کی شب کو اور رمضان مبارک کی آخر رات کو جس قدر تمام رمضان شریف کی ہر ہر شب اور ہر ایک جمعہ کی رات کو آزاد کئے ہین عذاب جہنم سے بری فرماتا ہے صحابہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا یہی شب لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا کہ نہیں لیکن جب کوئی بادشاہ اپنے کسی غلام یا ملازم کو کسی کام کیواسطے فرماتا ہے اور وہ اُس کام کو کر چکتا ہے تو اُسکو مزدوری عطا فرماتا ہے اسی طرح حقتعالیٰ بھی اس اخر رات میں انعام فرماتا ہے اور مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ماہ رجب کی بزرگی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن مجید کی بزرگی سارے کلاموں پر اور ماہ شعبان کی بزرگی اور شہور پر ایسی ہے کہ جسقدر میری بزرگی میری اُمت کے ہر ایک آدمی پر اور شہر مبارک رمضان کی بڑائی اور مہینوں پر اتنی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی عظمت ہی اُسکی مخلوق پر پس جو کوئی اس مہینے میں عبادت کرتا ہے اور خداوند کریم کی خدمت بجالاتا ہے اُسکی اس ماہ کی عبادت بھی اور مہینوں کی عبادات پر اسیقدر بزرگی رکھتی ہے کہ جتنی اس مہینے کی بزرگی ہے اور مہینوں پر اور جو کوئی اس ماہ میں روزے رکھتا ہے دن کی ہر ہر گھڑی میں سات لاکھ بردے آزاد کرنے کا ثواب اُسکو ملتا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو جسوقت ہم سو جاتے ہیں کیا اُسوقت بھی کچھ ثواب ملتے ہیں فرمایا کہ اے بندہ خدا جسوقت بندے سو جاتے ہیں حقتعالےٰ فرشتوں کی عبادت کا ثواب جو کبھی سوتے ہی نہیں اور ہمیشہ عبادت ہی میں مشغول رہتے ہیں اُنکے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے راوی کہتا ہو کہ پھر میں نے عرض کیا کہ اے رسالت پناہ آپ نے جو سونے والوں کا ثواب جمیع فرشتوں کے اعمال کی برابر فرمایا تو اب یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ فرشتوں کے اعمال کی کیا مقدار ہے فرمایا کہ ایک فرشتے کی عبادت کل بنی آدم کے اعمال سے زیادہ ہے مروی ہی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رمضان شریف کی اول شب دروازے آسمان کے کھلتے ہیں اور اس مہینے کی آخر شب تک نہیں بند ہوتے جو بندہ اس مہینے کی رات یا دن میں دو رکعت نماز ادا کرتا ہی ہر سجدہ کے بدلے ایکہزار پانسو نیکیاں اُسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اُسکے لیے بہشت میں ایک مکان بنایا جاتا ہے یاقوت سرخ سے مرصع اُسکے ستر ہزار دروازے ہوں اور ہر دروازے پر قصر زر سرخ کا بنا ہوا ہوتا ہے اور جو کوئی پہلا روزہ رمضان شریف کا رکھتا ہے اُس کے ایک برس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس ماہ کے راتدن میں جب ایک سجدہ کرتا ہے ہر سجدے کے بدلے

Marfat.com

بہشت مین اُسکو ایسا ایکدرخت عطا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرکب تیز رفتار پر سوار ہو
اور ستر برس اُسکو دوڑاوے تو اُسکے سایہ کو طے کرسکے **روایت ہے** کعب الاحبار
رضی اللہ عنہ سے کہ حقتعالی نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ
رمضان شریف مین مینے روزے رکہنے فرض کئے ہین جو کوئی قیامت کو میرے پاس
آویگا اور اپنے ساتہہ دس مہینے کے روزے ماہ مبارک رمضان کے لاویگا وہ میرے نزدیک
محسنین مین شمار کیا جاویگا اور بیس ۲۰ ماہ کے لاویگا تو وہ ابرار مین گنا جاویگا اور جو تیس ۳۰ ماہ
کے لاویگا وہ اعلیٰ درجہ کے شہیدون مین شامل ہوگا اے موسی جب اس مہینے کے روزہ
دار دعا کرتے ہین حاملان عرش آمین کہتے ہین اور مینے اپنے فضل و کرم سے مقرر کیا ہے
کہ اس ماہ مبارک کے دعا کرنیوالونکی دعا رد نکرون اے موسی آسمانون اور زمین اور پہاڑون
اور دریاؤن اور کل جانوران تری و خشکی کو حکم کرتا ہون کہ وہ روزہ دارون کے لئے
آمرزش چاہتے ہین اے موسی اگر مین روزہ دارون کے ساتہہ مخالطت کریگا اور نماز و نیاز
و اکل و شرب مین اُنکے ساتہہ موافقت کریگا تو مینے مقرر کیا ہے کہ جس جگہ تین آدمی روزہدار
ہونگے وہان عذاب نہین نازل کرنیکا اے موسیٰ روزے کا ثواب میرا لقا ہے اور روزہ دار
کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک سے بہی زیادہ خوشبودار ہے حضرت موسی علیہ السلام
نے عرض کیا کہ خداوندا کیا اچھا ہووے جو یہ ماہ رمضان مجکو عطا فرماوے حقتعالی نے فرمایا
کہ اے موسی یہ رمضان ماہ مبارک خاصہ اُمت پیغمبر آخر الزمان کا ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
منقول ہے شیخ ابو بکر محمد فضیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آخر روز شعبان کے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خطبہ مین نصیحت فرمائی کہ ای گروہ مسلمانون کی ماہ مبارک رمضان
شریف آیا یہ مہینا برکت و رحمت و توبہ کا ہے روزہ اس مہینے کا فرض ہے قیام اور سنت
جو کوئی اس مہینے مین روزہ رکہتا ہے حقتعالی اُسکے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیتا ہی
اور جو کوئی اس مہینے مین روزہ دار کا روزہ کہلواتا ہے وہ روزہ رکہنے والے کی برابر ثواب
پاتا ہے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ شاید ہم مین کسی کو صائم کے روزہ کشائی کی قدرت
نہو فرمایا وہ روزہ کہولنے کی چیز اگرچہ ایک خرما یا ایک گہونٹ پانی ہو کفایت کرتا ہے اور اُتنا ہی

Marfat.com

ثواب پاتا ہے اور آپنے فرمایا کہ اس مہینے مین کلمہ لاالہ الا اللہ اکثر پڑھا کرو اور نماز بہت ادا کیا کرو
اور اپنی حاجتین خداتعالیٰ سے چاہا کرو کہ حاجتون کا برآنا بعد کلمہ اخلاص و اداے نماز خصاص
رکھتا ہے اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بہی کہا ہے کہ حق تعالیٰ لنے امت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو رمضان مبارک مین تین چیزین دنیا مین ایسی عطا فرمائی ہین جو دنیا و ما فیہا سے بہتر ہین
اول شب قدر چنانچہ فرمایا ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ **دوسرے** روزہ دار کی
دُعا کا قبول کرنا **تیسرے** بوے دہن روزہ دار کا مشک سے افضل ہونا اور روز آخرت بہشت
مین بہی تین چیزین ایسی عطا فرماویگا کہ بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہونگی **اول** رضاے
حق تعالیٰ جیسا کہ فرمایا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ **دوسرے** جنت مین خلود یعنی ہمیشہ رہنا
تیسرے حق تعالیٰ کا دیدار **نقل ہے** حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ایک شب
رمضان شریف مین مینے بہشت برین کو خواب مین دیکہا کہ مین ایک نہر پر جسکے دونون کنارے یاقوت
کے بنے ہوئے ہین بیٹہا ہون اور حورین آفتاب کی مانند نورانی میرے پاس کہڑی ہین مینے نہایت
حیرت سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انہون لنے بہی میرے ساتہہ موافقت کی اور کلمہ پڑہا بعد انکو
کہا بحق اُمتِ الحامدین الصالحین الراکعین فی شھرِ رمضان مینے اُنسے پوچہا کہ تم
کون ہو کہ بہشت تمہارے انوار سے منور ہے اور تمہاری خوشبو سے معطر انہون لنے کہا کہ ہم
باقیات الصالحات کی صورتین ہین کہ منعم حقیقی لنے اپنے نور سے ہمکو پرورش فرمایا ہے اور ہمارے
اجساد کو مشک و کافور و عنبر و آب حیوان سے مرتب کیا ہے خوشا حال روزہ دارون کا کہ ہمین اُنکے
لئے بنایا ہے اور یہ قرعہ دولت اُنہین کے نام نکلا ہے **نقل ہے** کہ جب ماہ مبارک رمضان شروع
ہوتا ہے حقتعالیٰ منادی یعنی ندا کرنیوالے کو فرماتا ہے فرشتون مین ندا کردے کہ حضرت محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے کسی روزہ دار پر رمضان شریف مین گناہ نہ لکھین کیونکہ میں
انکی بخشش کرنیوالا ہون اگر وقت افطار اُنکے ہزار گناہ ہونگے توبہی بخشدونگا **مروی ہے**
عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ
تجہے ایک عمل بتلاؤن جو یسیر یعنے بہت آسان ہے اور اُسکا ثواب کثیر ہے مینے عرض کیا ہان

ا؎ شب قدر ہزار مہینون سے ۱۲ ۲؎ اور رضامندی ہے اللہ تعالیٰ نہایت بڑی ۱۲ ۳؎ بجق امت حمد کرنیوالے ... رمضان کے مہینون مین نماز پڑہنے والے ۱۲

Marfat.com

رسول اللہ تبلائے فرمایا جوکوئی رمضان شریف مین دس بار اپنے گناہون کی بخشش و آمرزش حق تعالیٰ سے چاہتا ہے رب کریم اسکو جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و حملۂ عرش مجید علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسکے سب گناہ محو کر دیتا ہے نقل ہے کہ اس ماہ مبارک کی بزرگی کے سبب سے حقتعالیٰ نے اپنے پیغمبرون پر جو کتابین نازل کی ہین اسی مہینے مین نازل فرمائی ہین اور ہر ایک کتاب مین اس مہینے کا علیحدہ نام مقرر فرمایا ہے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کو اس مہینے کی پہلی شب مین صحیفے عطا فرمائے ہین اور موسیٰ علیہ السلام کو چھٹی تاریخ توراۃ عنایت کی اور عیسیٰ علیہ السلام کو تیرہوین تاریخ انجیل مرحمت فرمائی اور داود علیہ السلام پر اٹھارہوین تاریخ زبور اتاری اور حضرت محمد رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم پر چھبیسوین شب کو قرآن مجید نازل فرمایا جیسا فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ [۱] اور قرآن شریف مین اس مہینے کا نام رمضان ہے اور توریت مین سرحتان اور انجیل مین عفران اور زبور مین احسان ہے سوائے انکے اور نام بھی بزرگان دین نے احادیث مین سے استخراج کیے ہین انمین سے اٹھائیس یہ ہین ماہ برکت ماہ ثواب ماہ جود ماہ خلوف ماہ ربیع الفقراء ماہ سحور ماہ صلوٰۃ ماہ زکوٰۃ ماہ اطعام ماہ عتق ماہ فلاح ماہ قربت ماہ کرامت ماہ رحمت ماہ ہدایت ماہ محبت ماہ نوال ماہ عتق من النار۔ اور حقتعالیٰ نے مہینون مین سے تین ماہ برگزیدہ کیے ہین۔ ماہ رجب و ماہ شعبان و ماہ رمضان۔ اور اپنے حبیب کی امت کی بھی تین قسمین کی ہین سابق و مقتصد و ظالم۔ اور ان تین ماہ مین سے ایک ایک مہینا ان تینون فرقون کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے رجب سابقین کے لئے۔ شعبان مقتصدونکے واسطے رمضان ظالمون کے اور ہر ایک کو ان تینون مین سے ایک ایک کرامت عطا کی ہے سابقون کو قربت جیسا کہ فرمایا ہے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ [۲] اور مقتصدون کو امنیت جسکی خبر اس آیت مین دی ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ [۳] اور ظالمون کو مغفرت جس کا ذکر اس آیت مین فرمایا ہے وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ

[۱] مہینا رمضان کا کہ نازل ہوا اسمین قرآن شریف ۱۲ [۲] اور آگے بڑھنے والے سو آگے بڑھنے والے وہ ہین نزدیکی والے [۳] جو ایمان لائے اور نہین ملایا اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ وہی لوگ ہین ہدایت پانے والے ۱۲ [۴] ترجمہ اور وہ لوگ جب کیا فحش یا ظلم اپنے نفسون پر یعنے گناہ کیا یہ وہ ہین جنکی جزا ہے مغفرت انکے رب کیطرف سے ۱۲

Marfat.com

جَزَاۤءُ ھُمْ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ اور ان تینون مین سے ہر ایک کے لئے بہشت مین تکیہ گاہ
و آرامگاہ مقرر فرمائی ہے سابقون کے لئے فرمایا ہے مُتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَاۤئِکِ لَا یَرَوْنَ
فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا اور مقتصدون کیواسطے فرمایا ہے سُرُرٌ مُّتَقَابِلِیْنَ اور
ظالمون کی شان مین آیا ہے مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ اور ان تینونکے واسطے جدا جدا
شراب کا وعدہ فرمایا ہے سابقون کے واسطے فرمایا وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا اور
مقتصدونکے لئے فرمایا ہے یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور ظالمونکی
شان مین فرمایا ہے عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰهِ **حدیث** شریف مین آیا ہے کہ رمضان
کے کئی معنی ہین اول یہ کہ پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رمضان کو کیون رمضان
کہتے ہین آپنے فرمایا لِاَنَّهٗ یَرْمَضُ فِیْهِ اللّٰهُ ذُنُوْبَ اَیْ یَحْرِقُ یعنے اس سبب سے رمضان کہتے
ہین کہ اُسمین گناہ جلتے ہین اور بعضون نے رمض کے معنی سکون کے لئے ہین یعنی اسواسطے رمضان
کہتے ہین کہ بندہ اس مہینے مین حق تعالی کے دروازہ پر ساکن ہے اور بعضونے باران فصل خریف
کے معنی لئے ہین اور کہا ہے کہ جیسے اُس مینہ سے زمین دُھوئی جاتی ہے ایسے ہی یہ مہینا آدمی کو
گناہون سے پاک کردیتا ہے اسلئے رمضان کہتے ہین اور بعضون نے رمض کے معنی لئے ہین
شدت گرمی آفتاب جو ریگ پر پڑتی ہے اس صورت مین رمضان کے یہ معنی ہین کہ اُسمین تجلی کبریا
بندونکے دلون پر پڑتی ہے **مروی ہے** حضرت شاہ مردان علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق تعالے نے شب معراج مین دس
چیزین مجکو کرامت فرمائی ہین **اول** ماہ مبارک رمضان **دوسرے** ماہ شعبان **تیسرے** ماہ
رجب **چوتھے** شفقت و رحمت کا نزول مجھپر اور میری امت پر **پانچوین** حوض کوثر وشفاعت
امت مقام محمود مین **چھٹے** براق دلوا ہے خدا **ساتوین** یہ کہ کوئی نبی مجھ سے پہلے جنت مین
نہ داخل ہوگا اور نہ کوئی امت میری امت سے پہلے **آٹھوین** جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہو
اُسکے لئے جنت واجب ہے **نوین** ماہ رمضان کی ہر رات مین پانچہزار کبیرہ گناہ کو مرتکب بخشے

۱؎ ترجمہ تکیہ لگائے ہونگے جنت مین تختون پر نہ اسمین دیکھینگے دہوپ اور نہ بہت سردی ۱۲ ۲؎ پلنگ پر آمنے سامنے ۱۲ ۳؎ ترجمہ
تکیہ لگائے ہونگے سبز ریشم کے گدیلے پر ۱۲ ۴؎ ترجمہ اور پلاویگا انکو رب انکا شراب پاک ۱۲ ۵؎ ترجمہ پلائینگے شراب مہر دار جس کی
مہر مشک کی ہوگی ۱۲ ۶؎ ترجمہ چشمہ ہے جس کو پئینگے اللہ تعالے کے بندے ۱۲ ۷؎ ترجمہ اسلئے کہ اسمین جل جاتے ہین گناہ ۱۲

Marfat.com

جاوینگے دسوین قیامت کے روز میری امت سے حساب آسان ہوگا اور اُنکو حقتعالی اپنے جمال مبارک سے مشرف فرمائیگا اور مستحب ہو افطار مین تعجیل اور سحور مین تاخیر اسلیے کہ حدیث شریف مین آیا ہے ثَلَاثَةٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَتَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ یعنے تین چیزین پیغمبرون کی سنت مین ایک جلدی کرنی روزہ کہولنے مین دوسرے تاخیر کرنی آخر شب کے کہانے مین تیسرے دہنے ہاتہہ کو باین ہاتہہ پر نماز مین ناف کے نیچے رکہنا حکمت اُنکی سنت ہونے کی اہل اشارت نے اسطرح بیان کی ہے کہ روزے کا فرض کرنا نفس کی تہوری کیو سطے ہے اور اظہار عجز کے لئے اور یہ دونون تعجیل افطار اور تاخیر سحور مین موجود ہین اور جو روزہ دار متردد ہے اسمین کہ آفتاب چہپا ہے یا نہین یا صبح صادق ہوئی ہے یا نہین تو ایسی صورت مین کہانا پینا نچاہیے مگر جب کہ آفتاب کے چہپنے کا یقین ہوجاوے یا صبح کے نہونے کا دل مین پورا یقین ہوا سواسطے کہ اگر آفتاب غروب ہوگیا ہے تو تعجیل سنت ہو اور جو نہین غروب ہوا تو ابطال فرض لازم آتا ہے اسیطرح اگر صبح نہین ہوئی تو تاخیر سحر سنت ہو اور جو صبح ہوگئی ہے تو ابطال فرض اور جو رات ہونے کا یقین ہو اور صبح کا شک ہو تو کہانا جائز ہے اسلیے کہ شک یقین کا ازالہ نہین کرسکتا اسیطرح اگر روز کا یقین ہے اور آفتاب کے غروب مین شک تو ہرگز روزہ نکہولنا چاہیے کہ شک یقین کو نہین کہو سکتا **کلام** روزے کے ٹوٹنے اور قضا و کفارہ کے لازم آنے نہ آنے مین یہ ہو کہ جس صورت مین داخل کرنا امر معتاد مدخل معتاد موجود ہو قضا و کفارہ دونون لازم ہونگے اور جس صورت مین داخل کرنا امر غیر معتاد کا مدخل معتاد مین واقع ہو تو فقط قضا واجب ہوگی اور اس صورت مین کہ ادخال امر معتاد مدخل غیر معتاد مین ظاہر ہو تو اختلاف ہو اور جبکہ ادخال غیر معتاد مدخل غیر معتاد مین ہو تو نہ قضا آوے نہ کفارہ واللہ اعلم بالصواب

چھٹا مرتبہ حج اور حاجیون کے ثواب اور کعبہ شریف کی بنا کے بیان مین۔ اور اسمین تین لمحے ہین **پہلا لمحہ** حج اسلام کے ارکان مین سے اور فرض ہو بموجب اس قول اللہ تعالی کے وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا[1] اور مراد استطاعت سے زاد راحلہ

[1] ترجمہ اور اللہ تعالی کے لئے آدمیون پر حج ہے اسکے گہر کا اُس پر کہ طاقت رکہتا ہو راہ خرچ کی ۱۲

ہے **اشارت** استطاعت حج کی شرط اس لئے مقرر فرمائی ہے کہ امتیاز ہو جاوے اُن دونون مین کہ ایک حق تعالیٰ کا ارادہ رکہتا ہے اور دوسرا اُسکے خانہ کعبہ کا کیونکہ جو خانہ کعبہ کی زیارت کا ارادہ رکہتا ہے اُسکو زاد راحلہ درکار ہے اور جو رب کعبہ کا ارادہ رکہتا ہی اُسکو زاد راحلہ کی کیا حاجت ہے اور استطاعت بہی دو قسم کی ہے استطاعت شرعی و استطاعت حقیقی اصحاب شریعت کنے نزدیک استطاعت بمقدار مال ہے اور ارباب حقیقت کنے نزدیک بقدر حال ہی اُنکا حج تن سے ہے اور اُنکا حج جان سے جو تن سے حج کرتا ہے قدم قدم راہ چلتا ہے اور جو جان سے کرتا ہے وہ جہان جہان طے کرتا ہے تن سے حج کرنیوالا وطن سے جدا ہوتا ہے اور جان سے حج کرنیوالا وطن مین بجا ہوتا ہی وہ جو تن سے حج کرتا ہے زبان سے لبیک کہتا ہی اور جو جان سے حج کرتا ہے اُسکے وجود کا ہر ذرہ لبیک کہتا ہے تن سے حج کرنیوالا جب کعبہ مین پہنچتا ہے آسودہ ہوتا ہے اور جان سے حج کرنیوالا جبتک رب کعبہ تک نہین پہنچتا آسودہ نہین ہوتا جو تن سے حج کرتا ہے عرفات پر پہنچکر اُلٹا پہرتا ہے اور وہ جو جان سے کرتا ہے تمام عمر اُلٹا نہین پہرتا تن کا حاجی خانہ کعبہ کا قصد کرتا ہے جان کا حاجی خداوند خانہ کا ارادہ کرتا ہی

حاجی شب و روز در بیابان گردد — عاشق بطواف کوی جانان گردد
مشتاق جمال دوست جان بر کف دست — تاکی رُخ آن بیند و قربان گردد

قطعہ

سفر کرتا ہے حاجی رات دن کوہ و بیابانین — رہے ہر گام زن عاشق طواف کوئے جانا نین
ہے مشتاق جمال یار جان لیکر ہتیلی پہ — فنا اور محو ہوتا ہے خیال روے تا بانین

نقل ہے شیخ ابو القاسم حکیم قدس سرہٗ سے کہ ایک سال مین حج کو جاتا تہا راہ مین ایک درویش کو دیکہا سرخرو و اعضا درست چلا جاتا ہے پوچہا مینے کہان جاتا ہے کہا خانہ خدا کو جاتا ہون دوسرے سال پہر اُسی درویش کو دیکہا کہ چہرہ زرد اور ضعیف و ناتوان پہر پوچہا مینے کہان جاتا ہی کہا خانہ خدا سے خدا کی طرف جاتا ہون تیسرے سال پہر اُسکو دیکہا کہ اُس سے بہی زیادہ ضعیف و ناتوان ہے پوچہا کہ اب کہان جاتا ہے کہا کہ اُس سے اُسی کی طرف جاتا ہون مینے اپنے دل مین کہا کہ اگر اس کلام مین سچا ہے تو خوشوقتی کا نشان ہے میرے دل مین یہ خیال آیا ہی تہا کہ وہ ہنسا

اور جان دی یعنے اپنی چادر اُسپر اُڑہا دی اور کفن کی تلاش مین روانہ ہوا جب آیا تو دیکھا کہ چادر تو ہے اور درویش نہین ہے تھوڑی دیر گذری اور مین حالت فکر مین کھڑا تہا کہ آواز آئی ای ابو القاسم تمہ جانتا ہے کہ فقیر کیا ہوا ہے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ وہ کہان ہے آواز آئی کہ وہ ہمارے پاس ہے اَلرِّدَاءُ لَکَ وَالْفَقِیْرُ لَنَا **دوسرا لمحہ** حج کے معنی لغت مین قصد ہین اور قصد دو طرح کا ہے **اول** قصد کرنیوالون کا قصد ہے اپنی ذات سے بیت اللہ کی زیارت کی طرف **دوسرا** قصد کرنیوالونکا قصد ہے اپنی جان سے اللہ تعالی کے نور پاک کے شہود کیطرف اپنی ذاتون سے قصد کرنیوالے محرمات احرام سے محترز ہین اور اپنی جان سے قصد کرنیوالے جمیع انام کے شہود سے مجتنب ہین **حضرت** جنید قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے جکو آرزو کعبہ کی ہوتی ہے اُسکو فرماتے ہین لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور جسکو بساط قربت کی تمنا ہوتی ہے اُسکو ارشاد ہوتا ہے لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْقُلُوْبِ اور جسکو رویت کی خواہش ہوتی ہے اُسکو سنایا جاتا ہے اِلَّا بِشِقِّ الْاَرْوَاحِ **تیسرا لمحہ** حج بیت اصحاب اموال پر فرض ہے اور حج صاحب البیت ارباب احوال پر ہے کعبہ صوری کے طالب اس سفر ضروری مین دوری و مہجوری کی بلا مین مبتلا ہوتے ہین اور طالبان و قاصدان حرم ذات و حرم صفات اول ہی قدم پر مراد کو پہنچتے ہین اور آئینہ وجود مین جمال مقصود کو بنظر شہود ملاحظہ کرتے ہین **منقول ہے** کہ ابراہیم خواص قدس سرہ نے فرمایا ہے جب مینے چاہا کہ آنکھون کو یوسف کعبہ کے جمال سے مشرف کرون تو اُس طرف کو روانہ ہوا راہ مین ایک لڑکا دیکھا کہ اُس بیابان بے پایان کو بے زاد و راحلہ طے کرتا ہے مینے اُس سے کہا کہ ابھی تو حد بلوغ کو نہین پہنچا اور امر و نہی اُسی پر ہے جو مکلف ہوا اور کعبہ کی زیارت اُسی پر فرض ہے جسکی تہیلی نقد استطاعت سے پُر زر ہو لڑکے نے جواب دیا کہ اے ابراہیم بیشک عبادت امر پر موقوف ہے لیکن شوق و محبت کو احتیاج امر کی نہین ہے جو کچھ کہ مکلف تکلف سے بجالاتے ہین مشتاق اُسکو برغبت ادا کرتے ہین عابد بامید قبول عبادت کرتے ہین اور عاشق بامید وصول خدمت مین اقدام کرتے ہین بہتر نہین کہ کہ دوست کے گھر جاوین اور توشہ اپنے ساتھ لیجاوین حضرۃ ابراہیم نے کہا مین اُس کے اس کلام سے

؎ ترجمہ چادر تیری ہی اور فقیر ہمارا ہے ۱۲ ؎ ترجمہ نہین پہنچو گے تم وہان مگر اپنی جانین توڑ کر ۱۲ ؎ ترجمہ نہین پہنچو گے تم وہان مگر اپنے دل توڑ کر ۱۲

متحیر رہا آخر کعبہ مین پہنچا اور اُس لڑکے کو طواف کرتے دیکھا اُسنے مجھے دیکھا اور میرے پاس آکر کہا کہ ابتداء راہ مین آپکا استفسار اور استبعاد اور انکار کسواسطے تہا جس کسی کو معرفت کامل اور یقین شامل ہے وہ جانتا ہے کہ حیات و ممات حقتعالی کے جلانے اور مارنے پر موقوف ہے جسکو اُسنے جان دی ہے اُس کے لیے نان سے دریغ نہین کرتا **فرد**

غم روزی مینخوری شب و روز	کہ سگ و گربہ را ہمین کار است

بیت اردو

فکر روزی مین کیون رہا دن رات	سگ و گربہ کو بھی کیا کیا بات

چوتھا لمحہ حضرت شیخ شبلی قدس اللہ سرہٗ نے فرمایا ہے حج کے دو حرف ہین (حا) حقتعالی کے حلم کا اول حرف ہے اور جیم - بندہ کے جرم کا پس ہمین یہ بشارت ہے کہ حج کو جاتا ہے گویا عرض کرتا ہے کہ الٰہی میرے جرم و خیانت و خطا کو اپنے حلم و حیا و حرمت بحساب بخشدے **نقل ہے** کہ حضرت سلطان العارفین قدس اللہ سرہٗ نے ایک شخص کو بعد فوت کے خواب مین دیکھا پوچھا کہ حال کیونکر گذرا اُسنے کہا کہ ایکدن مین حرم محترم مین تہا اور ہر شخص وہان اپنی اپنی حاجات و مطالب کی دعاؤن مین مصروف تہا اور مین محروم دار آنکھون سے اشکبار تہا خجالت سے سر نہین اُٹھا سکتا تہا گناہون کی کثرت کی شرم و حیا سے منہ اوپر نہین کرسکتا تہا میری منہ . سے کوئی بات نہین نکلتی تہی نہ حرف اپنے مخرج سے نکلتا تہا نہ زبان ہلتی تہی کسی سوال پر میرا لب نہین ہلا کسی حاجت کو مین عرض نہین کرسکا خداے تعالے کے غضب سے ڈرتا تہا اور اُس کے عذاب کے خوف سے کانپتا تہا جب مجکو قبر مین دفن کردیا حق تعالے نے مجھ سے فرمایا کہ اُسروز ہر ایک گروہ میرے گہر مین مجھ سے اپنی اپنی حاجات کی خواستگار اور سب میرے دیدار کے طلبگار تہے اور تونے کچھ نہین مانگا مین عرض کیا مینے کہ ہان ا[illegible] پروردگار ایسا ہی ہے پہر فرمایا کہ مین اُسروز زیارت کرنیوالون کے حالون اور اُنکے دلون [illegible] نگران تہا اُسوقت تجکو شکستہ دل و آشفتہ خاطر پایا اپنے قلم کی نظر بخیر کے اور اپنے فضل و کرم [illegible] سے تیرے سب گناہ بخشدیے اسلیے کہ مین ارحم الراحمین ہون اور تو گنہگار رہا **پانچوان لمحہ** سفر د[illegible] کا ہے یا آخرت کا دنیا کا سفر جیسے نکلنا فتنہ یا قحط سے نہ طاعون سے اسلیے کہ طاعون اور [illegible] کی جگہ سے نکلنا منع ہے اور مال کمانے کو نکلنا بشرطیکہ وجہ حلال سے کماوے اور سوال سے

بخشنے کی نیت ہو اور عیال پر خرچ کرنے کی ضرورت در پیش ہو اور آخرت کا سفر جیسے علم دین سیکھنے کو نکلنا کہ حدیث شریف مین وارد ہی جو کوئی علم کی طلب مین گھر سے نکلے وہ راہِ خدا مین ہے جبتک کہ الٹا پھر کر گھر مین داخل ہو اور اخلاق سنوارنے کو نکلنا کہ سفر مین ہر قسم کے آدمیون سے ملنا اور ہر طرح کے کامونکا تجربہ ہوتا ہے اور جہاد کیواسطے جانا اور حج کے لیۓ یا بیت الحرام و مسجد نبوی و مسجد بیت المقدس کی زیارت کو جانا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی مَسٰجِدِی هٰذَا وَمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی یعنی سفر کرو مگر میری مسجد کی طرف کہ مدینہ منورہ مین ہے اور مسجد حرام کیطرف کہ مکہ مین ہے اور مسجد اقصیٰ کی طرف کہ بیت المقدس مین ہے اور سفر کرنا بزرگان دین کی ملاقات کو دین کے فائدہ کے لیۓ اور مشاہدۂ احوال کیواسطے اور زیارت قبور کو جانا کہ سُنت ہی پس سفر حج بھی سفر آخرت ہی کہ حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ یعنی جو کوئی حج بجالاتا ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کا اور اُسنے حج مین جماع یا کلام فحش نہ کیا اور گناہون سے باز رہا وہ حج کرنیکے بعد ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس روز گناہون سے پاک تھا کہ جس روز اُس کی والدہ نے اُسکو جنا تھا چھٹا لمحہ حضرت عزت جلشانہ نے جیسا ظاہر مین کعبہ بنوایا ہے ایسا ہی کعبہ باطنی بھی پیدا کیا ہے اور وہ دل ہے کہ حرم سینہ مین کعبہ کی مانند واقع ہے کعبہ ظاہر مکہ مین احجار سے بنایا اور کعبہ باطن اسرار سے آراستہ کیا کعبہ ظاہر قبلہ خلق ہے اور کعبہ باطن نظر گاہ حق اُسکو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے بنایا اور اسکو لطف رب کریم نے وہان عرفات ہی اور یہان عرفان وہان مروہ وصفا ہے یہان مروت وفا وہان مشاعر و شعائر ہین یہان مفاخر و بصائر وہان مقام خلیل ہے یہان لطفِ جلیل وہان چشمۂ زمزم ہے یہان اقداح عنایت وہان دم وہان رکن یمانی ہے یہان کنز معانی وہان حجر اسود ہے یہان اسرار ابد وہان مزدلفہ وہان منیٰ ہی یہان زلفا و منیٰ

رباعی فارسی

در راہِ خدا دو کعبہ آمد منزل
تا بتوانے زیارتِ دلہا کن

یک کعبۂ صورت ست و یک کعبۂ دل
بہتر ز ہزار کعبہ آمد یک دل

رباعی اُردو

سلہ ترجمہ متن مین ہے ۱۲ سلہ ترجمہ متن مین ہے ۱۲

Marfat.com

دو کعبہ ہین یہان راہِ خدا مین منزل	ایک کعبۂ دل دوسرا ہے کعبۂ گل
کرتا ہی رہا گر تو زیارت دلون کی	ہوتا ہے ہزار کعبہ سے بہتر اک دل

نقل ہے حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ زیارت کعبہ کے ارادہ سے مکان سے باہر نکلے تو
مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ ظاہر چشم جہان بین سے وہ نابینا تھا مگر دل کی آنکھون سے
بینا تھا۔ جان و دل سے اپنے مولا کا غلام تھا اور شیخ عبداللہ ضریری اُس کا نام تھا پوچھا کہ
بایزید کہان کا ارادہ رکھتا ہے تو کہا کہ بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہون اور چاہتا ہون
کہ اس دولت سے مشرف ہوؤن شیخ نے کہا کچھ زاد راہ بھی رکھتا ہے بایزید نے کہا کہ چند درم
وجہ حلال سے پیدا کیے ہین انہین کے واسطے سے رستا کاٹتا ہون شیخ نے کہا اگر تجھکو اس
مسافرت سے قربت مقصود ہے اور فضیلت کا حاصل کرنا منظور ہے تو یہ درم میرے آگے
رکھدے اور سات بار میرے گرد طواف کر کہ تجھکو بہت سا اجر و ثواب حاصل ہو جائیگا حضرت
مولوی معنوی نے اپنے مثنوی مین فرمایا ہے **مثنوی**

حق آن حقی کہ جانت دیدہ است	کہ مرا بر بیت خود بگزیدہ است
کعبہ ہرچندی کہ خانہ بر او ست	خلقت من نیز خانہ سر اوست
تا بگرد آنخانہ را در وے نرفت	و اندرین خانہ بجز آن حی نرفتے
گرد خانہ صدق بر گردیدہ +	چون مرا دیدی خدا را دیدہ
خدمت من طاعت و حمد خداست	تا نہ پنداری کہ حق از من جداست
چشم نیکو باز کن در من نگر	تا بہ بینی نور حق اندر بشر
بایزید اکعبہ را دریافتے	صد بہا و عز و صد فر یافتے

مثنوی اُردو

حق ہے وہ جس نے مجھے جانبر کیا	اپنے گھر سے بھی اب مجھے بہتر کیا
حق کا ہے اُس خانہ گل پر کرم	اُس سے بڑھ کر ہو مرے دل پر کرم
کرتے ہین باہر سے گر اُس کا طواف	رہتا ہے اغیار سے یہ گھر بھی صاف
پھر کے میرے گرد حق کو شاد کر	دیکھکر مجھکو خدا کو یاد کر

Marfat.com

ہے یہی خدمت یہی طاعت خدا	تا نہ مجھ سے حق کو تو سمجھے جدا
کھول کر آنکھون کو مجھ پر دیکھہ تو	تو رحق کو میرے اندر دیکھہ تو
دید میری خانہء حق کی ہے دید	پا لیا کعبہ کو تو نے بایزید

بلکہ کعبہ ظاہر بھی کعبہ باطن کی زیارت کرنیوالون مین سے ہے چنانچہ ایک بزرگ نے دیکھا کہ کعبہ راہ مین رابعہ عدویہ کے استقبال کو آیا اور اُسکے سر کے گرد طواف کرتا تھا اور ایسا ہی **منقول ہے** شیخ سہیل عبداللہ تستری قدس اللہ سرہٗ سے کہ کہا ہے اُنہون نے کہ مین نے مکہ معظمہ کے رستے مین ایک بڈہے کو دیکھا کہ عصا پہ سر کو باندہے ہوئے اور عصا ہاتھ مین لئے ہوئے چلا جاتا تھا مینے اپنے دل مین جانا کہ یہ ضعف اُسکو شاید فاقون کے سبب سے ہوگا اور راہ مینے اپنی جیب مین ہاتھہ ڈالا کہ اُسکو کچھہ دون وہ فراست سے جان گیا اور تعجب سے دانتون مین انگلی دی اور اُسیوقت اُسنے ہاتھہ اوپر کو کیا اور ایک مٹھی زر کی لیکر دکھائی اور کہا کہ تو جیب سے لیتا ہے اور ہم غیب سے یہ کہکر آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا مین حیرت مین رہا یہانتک کہ عرفات مین پہنچے اور دیکھا مین نے کہ ایک شخص کے گرد کعبہ طواف کرتا ہے جب آگے بڑہکر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہی بڈہا ہے جب اُسنے مجھے دیکھا تو کہا کہ اے سہیل جس شخص نے کعبہ کے ارادہ سے راہ مین قدم رکھا ہے وہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور جس نے حضرت عزت کے جمال با کمال کا قصد کیا اور اپنی نیستی کے رستے پر قدم رکھا اُس کا طواف کعبہ کرتا ہے **رباعی**

کعبہ ہر شب بطواف دل ما می آید	بوی ارباب وفا از گل ما می آید
نیست سر منزل ما لائق ہر نا اہلے	ہر کہ اہل ست بسر منزل ما می آید

قطعہ اُردو

کعبہ کرتا ہو طواف آکے ہمارے دل کا	سو نگھیے عطر وفا آب ہمارے گل کا
وصل نا اہل کو ہوتا نہین اس منزل مین	اہل ہووے تو لے راہ کچھہ اس منزل کا

ساتوان لمحہ طاعات و عبادات مین سے ہر ایک کے لئے صورت مقرر ہے او صورت قالب کی مانند ہے اور معنی روح کے مانند جو شخص صورت کیطرف متوجہ ہوتا ہے وہ معنی سے محروم رہتا اور جو معنی مین غور کرتا ہے وہ منزل مقصود مین قدم رکھتا ہے اور مناسک

Marfat.com

حج مین اسرار بہت ہین اور اُنکا اعتبار اعتبار اسرار کے قدر ہے **منقول ہی** حضرت ابراہیم دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے آپنے فرمایا کہ مینے عرفات مین دیکھا کہ ایک جوان ایک پتھر کی آڑ مین بیٹھا ہے اور ہر بار سر اوپر کو کرتا ہے اور کچھ پڑہتا ہے پھر سر جھکا لیتا ہے اُسکے نزدیک گیا مین تاکہ سنون وہ کیا پڑہتا ہے ناگاہ اُسنے سر اٹھایا اور یہ شعر پڑھا **قطعہ**

فَلَا اَطُوْفُ بِبَیْتِ الطِّیْنِ وَالْحَجَرِ		اِلَیْکَ قَصْدِیْ یَا مَسْئُوْلِیْ
لِلنَّاسِ کُلُّھُمْ حَجٌّ وَّمُعْتَمَرٌ		وَاَنْتَ یَا سَیِّدِیْ حَجِّیْ وَمُعْتَمَرِیْ

قطعہ اردو

نہین طواف مین کرتا ہون سنگ و گل کا		تو ہی ہے مقصد و مسئول اس مرے دل کا
تمام کرتی ہے مخلوق حج اور عمرہ		یہ حج و عمرہ تو ہی ہے اس اپنے مائل کا

اور وہ جوان نہایت ضعیف تھا مین گمان کرتا تھا کہ شاید ابھی انتقال فرمائے جب مین مکہ مین آیا ایک شب حرم مین تھا کہ ناگاہ ایسا ابر سیاہ پیدا ہوا کہ جہان تاریک نظر آنے لگا اور ایسی تیز ہوا چلی کہ شمعین اور چراغ سب گل ہوگئے اسمین ایک نور ظاہر ہوا مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید کوئی بہت بڑا بزرگ شخص طواف کو آیا ہے کیا دیکھتا ہون کہ وہی جوان ہے اور اُسوقت دروازہ بیت اللہ کا بند تھا جب وہ جوان دروازہ کے پاس پہنچا خودبخود کھل گیا وہ اندر داخل ہوا اور ایک گھڑی اندر رہا بعد اُسکے باہر آیا اور ہر رکن پر گیا اُسکے لیے ہر ایک رکن سے دو ہاتھ باہر نکلے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر اُسنے طواف الوداع ادا کیا جب فارغ ہوا اسطرح وداع شروع کیا اور دعا کی

وَدَاعًا لَّا یَعُوْدُ اِلَیْکَ بعد اُسکے جلد باہر جانے کا ارادہ کیا مین بھی اُسکے پیچھے روانہ ہوا کہ اُس سے ملون ہرچند مین جلدی چلتا تھا پر اُس تک نہ پہنچ سکا اور وہ یہ شعر پڑھتا تھا شعر

هَاجَ شَوْقِیْ اِلٰی لِقَاءِ حَبِیْبِیْ		اُحِبُّ اَسِیْرِیْ اِلٰی حَبِیْبِیْ سَرِیْعًا
شوق ابھرا ہی مری دل مین لقا ہے یار کا		جلد چلتا ہون کہ ہون مشتاق اس دیدار کا

جب مینے یہ سنا اور بھی زیادہ لپکا ہاتف نے آواز دی کہ اے ابراہیم نہ دوڑ کہ وہ دل کو یا توت ہے

سے ترجمہ نہین طواف کرتا ہون مین اس مٹی اور پتھر کے مکان کا ۱۲ تیری طرف قصد ہے میرا اے میرے مقصود سب آدمی حج کرتے ہین اور عمرہ لاتے ہین اور اے میرے سردار میرا حج اور عمرہ تو ہے ۱۲ سہ ترجمہ وداع کرتا ہون مین تجکو ایسا وداع کرتا کہ پھر نہ عود کرونگا تیری طرف ۱۲ سہ میرا شوق ابھرا ہے اپنے دوست کی لقا کی طرف دوست کیا ہو کہ بہت جلد جاؤن اپنے دوست کے پاس ۱۲

جاتا ہے اور ثواب حج کی قدم قدم پر پاتا ہے اگر مقربان طاراعلی بہی اڑین تو اوس تک پہنچ سکین رباعی فارسی

براہ عشق چو پاے حدوث بے کردم　　بیک قدم کہ زدم ہر دو کون طی کردم
ازین سراچہ فانی قدم زدم بیرون　　چو قصد بارگہ کبریاے وے کردم

قطعہ اردو

جب راہ عشق حق مین رکہا پاے جان کو　　طے ایک قدم مین کر لیا دونون جہان کو
اکدم مین ہم نکل گئے دنیا سے جب چلے　　اوس کبریا کی بارگہ عز و شان کو

اٹہوان لمحہ تمام عمر مین ایکبار حج کے فرض ہونے مین یہ حکمت ہے کہ جماعت رحمت ہے اور حقتعالے مسلمانون کے اکٹہا ہونے کو دوست رکہتا ہے خاص کر عبادت مین اسی لئے ہر دن رات مین پانچوقت نماز مین جماعت مقرر فرمائی کہ محلہ کے مسلمان ہر نماز کیوقت محلہ کی مسجد مین اکٹہے ہوا کرین کہ آپسمین محبت والفت پیدا ہوتی رہی اور دلون کی کلفت دور ہوتی رہے اور ہر شہر و قصبہ مین جمعہ کی نماز فرض کی کہ ہر ہفتہ مین شہر کے سارے مسلمان ایکجا جمع ہوکر جمعہ کی نماز ادا کرین اور ایکدوسرے کے دیدار سے مسرور ہون اور جو رنج والم دلون مین ہون وہ آپس کی الفت سے دور ہون اور اہل سواد و حوالی بلاد کے مردم امصار کے ساتہہ جمع ہونے کے لئے حقتعالے نے سال بہر مین دوبار عید کی نماز معین فرمائی کہ اہل امصار وساکنان قریات و دیار مین الفت و ملاپ پیدا ہو اور سارے جہان کے اہل اسلام کا اجتماع حاصل ہونیکے واسطے ساری عمر مین ایکبار حج اہل استطاعت پر فرض کیا پس سالک کو چاہئے کہ مردانہ وار رفقاے با اخلاص اور اہل اختصاص کی متابعت کے ساتہہ سفر کعبہ اختیار کرے اور کمال صدق و یقین کے ساتہہ اس راہ مین قدم رکہے اور ارادت کے ہاتہہ سے انکا دامن مضبوط پکڑے طبیعت حیوانی کی سراے قیام کو ترک کرے اور قواے نفسانی کی قید سے چہوٹے اور آیہ کریمہ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ کا دل مین دہیان کرکے گہر بار سے جدی اختیار کرے اور شیطان کے بہکانے سے دنیاے فانی کے مزخرفات کیطرف مائل نہو اور خالص اللہ تعالی کی رضامندی کی غرض سے اس راہ کو طے کرے کہ حرم وصال و حریم اتصال سے محروم نرہے چنانچہ حضرت مخدومنا مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی قدس اللہ سرہ السامی ؎

کعبہ شریف کی راہ چلنے کے آداب اور تشنگی و ہیبت و فضیلت کی بابت میں چند شعر مرقوم فرمائی ہیں وہ یہ ہیں

ای زگلت نازده سر جیب دل
مانده ز جیب و ظلمت پا بگل

خیز که شد پرده کش و پرده ساز
مطرب عشاق ز راه حجاز

یکدم ازین پرده سماعی بکن
هرچه نه زین پرده وداعی بکن

دین ترا تا شود ارکان تمام
روی نه از خانه و بر کن مقام

ناقه اگر نیست ترا زیر ران
بر قدم فاقه روان شو روان

گر نبود راحله بادپائے
راحله از پا کن و ورزه درائے

گر باد همت نبود دست رس
جلد قدم پای فراز تو بس

تهتهش بسته بگرد و غبار
کرده تهش بیخ بخار استوار

پاشنه از خنده دهان کرده باز
ز آبله ها ریخته اشکبار

واله و حیرت زده و مستهام
خنده زنان گریه کنان بخرام

پشت امید تو بخورشید گرم
بستر آسایشت از آن ریگ نرم

سایه بفرقت که مغیلان کند
به که سراپرده که سلطان کند

باد مخالف زده در دیده ریگ
پای فرو رفته به تفسیده ریگ

به که نشینی به مهیب شمال
پای فرو کرده در آب زلال

بانگ حدی بشنو و صوت درای
شو چو شتر گرم روی تیز پای

راه وفا می سپر و می گذر
بر خنک خنگ چو ریحان تر

پا به میعاد تعبد رسان
رخت بمیقات تجرد کشان

رشته تدبیر ز سوزن بکش
خلعت سوزن از تن بکش

هرچه بران بخیه زده ماه و سال
آی برون از همه سوزن مثال

باز از آن بخیه زده جامه جوی
بوکه ترا بخیه نفکند بروی

گر نه زمرگست فراموشیت
به که بود کار کفن پوشیت

لب بکشا یافتن کام را
نعره لبیک زن احرام را

موی رہا کردہ و دل دردناک
سینہ خراشیدہ گریبان چاک

رو بحرم کن کہ دران خوش حریم
ہست سیہ پوش نگار مقیم

صحن حرم روضۂ خلد برین
رو بجہان صحن مربغ نشین

قبلۂ خوبان عرب روے او
سجدہ شو خان عجم سوی او

باو چو در دامنش آویختہ
غالیہ در جیب جہان ریختہ

تا شکند شیشۂ ناموس و ننگ
کردہ نہان در تہ دامانش سنگ

باز نگن دامن شب رنگ او
دیدہ سرمہ کش از سنگ او

سنگ سیاہش کہ ازان گونہ ہست
دست نمانت یمین اللہ است

چون تو ازان سنگ شوی بوسہ چین
بوسہ زن دست کہ کشتی زمین

بر سر گردون زنے از فخر کوس
گر رسدت دولت این دست بوس

سوی قدمگاہ خلیل اللہ ای
پے چو بپاے برہش دیدہ سای

پاے مروت بہ مروہ نہ
چہرہ صفوت بصفا جلوہ دہ

تا نشود در عرفات وقوف
کے شود از راہ نجاتت وقوف

کیش منی منی زیر خون +
نفس دنی را بفنا کش زبون

سنگ بدست آر بری جمار
دیو ہوا را کن ازان سنگسار

چون دل ازین شغل بپرداختے
کار حج و عمرہ بہم ساختی

شکر خدا گوی کہ توفیق داد +
رہ بسوی خانہ خویشت گشاد

ورنہ کہ آرد کہ بدان رہ برد
گرچہ شود مرغ بدان رہ برد

نظم اردو

عشق حق سے بے خبر ہے تیرا دل
اے محبت میں وطن کی پا بہ گل +

کب تلک تو یوں رہیگا بے خبر
پردۂ غفلت کو دل سے دور کر +

سوے رب البیت کر روے نیاز
ہو روانہ جانب ملک حجاز

کیوں پڑا ہے خاک غفلت پر ذلیل
اٹھ کے چل یہاں سے سوے رب جلیل

Marfat.com

گر نہ ہو ناقہ میسّر راہوار
گر نہ گھوڑا ہووے تیری زیر ران
چل ہو ودب راہ شاہنشاہ مین
پانون سے پاپوش کا کر بار کم
نہ بنہ پانون پہ چڑہ جائے غبار
خندہ زن ہون ایڑیون کے زخم خار
حیرت وغم سے بسانِ عاشقان
دہوپ سے خورشید کی ہو نیت گرم
ہو مغیلان سر پہ تیرے سائبان
خاک آنکھون مین بہرے آندہی سے گر
پاؤن گر جھلسے وہان وہ ریگِ گرم
جب سُنے بانگ حدی صوت درا
اس طرح کانٹون پہ ہو تیرا گذر
ہر گہڑی ذکر وعبادت مین گذار
پارچہ احرام کا منظور کر
جس کے بخیے مین لگے ہین ماہ وسال
سوزنی جامہ کو کر تن سے جُدا
موت کو بہولا نہین تو بے محن
باندہ کر میقات پر احرام تو
بن مُنڈے ہون بال تن پر گرد ہو
جب حرم مین پہنچے تو اس حال سے
دیکھے ان آنکہون نے وہان تماشا غریب
روضۂ جنت ہے وہ صحن حرم

مرکبِ ہمت پہ اپنے ہو سوار
دونون ٹانگون کے ہو ٹانگین پہ روان
پا برہنہ ہو کے چل اس راہ مین
جلد جلد اس راہ مین رکہہ بیہد قدم
خار کی مینخون سے وہ ہو اُستوار
آبلون کی ہو وین آنکھین اشکبار
چل کبہی ہنستا کبہی گریہ کنان
بسترِ آرام ہو وے ریگِ نرم
خیمہ شہ کا ہو لطف اُس مین عیان
اُس کو تو سمجھے کہ ہے کحل البصر
اُس کو مثلِ آب سمجھے سرد نرم
شُتر کی مانند ہو تو تیز پا
جس طرح روندے کوئی ریحان تر
ایک چہٹے میقات تجرد پہ اُتار
سوزنی کپڑے بدن سے دور کر
اُس سے باہر آ تو سوزن کی مثال
تا نہ اُدہڑے حشر کو بخیہ ترا
لے پہن جلدی سے خوش ہو کر کفن
نعرۂ لبیک کا پے جام تو
ہو خراشِ سینہ دل مین درد ہو
ہو ٹپکتا عشق تیرے حال سے
ایک معشوق سیہ پوش عجیب
بیچ مین اُس کے نگارِ محترم +

Marfat.com

ہے نشست اُسکی مربع شان سے — شانِ خوبان پست اُسکی آن سے
قبلۂ عالم ہے اُس کا روےِ پاک — سجدہ گاہ خلق وہ ابروے پاک
اُس کے دامن سے جو چھو جائے ہوا — عطر آگین ہو دماغِ دوسرا
ہین چھپائے زیرِ داماں اُس نے سنگ — توڑے وہ تا شیشۂ ناموس و ننگ
اُسکے کونے پر ہے ایک سنگِ سیاہ — نورِ حق ہے اُس کا وہ رنگ سیاہ
چومتا ہے منہ سے جو اُس سنگ کو — اُس سے کہوتا ہے گنہ کے زنگ کو
دل کو کرتا ہے سفید اور ہے سیاہ — نور کا ظلمت سے دکہلاتا ہے راہ
پاے جب یہ دولتِ دیدار تو — اور خدا کے گہر مین پلٹے یار تو
بوسہ ہو اُس سنگ کا تجھکو نصیب — اور اپنے رب سے تو ہووے قریب
کس کو پہر اُس وقت تو خاطر مین لائے — فخر کا نقارہ گردون پر بجائے
پہر کرے اللہ کے گہر کا طواف — ہر کدورت سے ترا دل ہووے صاف
آے تو سوے قدم گاہِ خلیل — اور کرے سجدہ پئے ربِ جلیل
پہر کہے جا کر تو مروہ پر قدم — تا مروت ہو نہ تیرے دل سے کم
تجھ مین صفوت کا ہی پہر ہووے اثر — اور ہووے تو صفا پر جلوہ گر
اور پہر عرفات مین حاضر ہو تو — ہووے واقف اور نہ کچھہ قاصر ہو تو
کر منے مین ذبح پہر کبشِ منی — کر فنا اور قتل یون نفس دنی
سنگریزی لیکے پہر جمرہ پہ مار — کر تو یون دیو ہوا کو سنگسار
کر چکے جب دل سے تو سارے یہ کام — حج اور عمرہ یہ تیرا ہو تمام
کر ادا پہر عمر بہر شکر خدا — ہے وہ سب کامون مین تیرا رہنما
کیا بجا لاتا تو اُس ارشاد کو — گر پہنچتا ہی نہ وہ امداد کو
گر ترا ہوتا نہ وہ مشکل کشا + — پار ہوتا کیونکہ بیہہ بیڑا ترا
کیونکہ طے کرتا کوی اس راہ کو — اور بجا لاتا حکم شاہنشاہ کو
گر کوی زردار ہی ہوتا تو کیا — مرغ گر پردار ہی ہوتا تو کیا

اے طرب ہوتا ہے بے امداد حق	کونسا ہورا بیان ارشادِ حق

نواں لمحہ کعبہ شریف کو جواہر یا زر و نقرہ سے نہ بنایا بلکہ سنگ و گل سے تیار کیا اسمین یہ حکمت ہے کہ خلقت جان جاوے کہ عزیز وہ ہے جس کو حقتعالی عزیز کرے اور خوار و ذلیل وہ ہے جس کو وہ ذلیل کرے چنانچہ فرمایا ہے تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

چو ما را بدنیا تو کردی عزیز عزیزی و خواری تو بخشی و بس	بہ عقبے ہمین چشم داریم نیز عزیز تو خواری نہ بیند ز کس

نظم اردو

کیا تو نے دنیا مین ہمکو عزیز تو عزت و ذلت کا مختار ہے	تو عقبی مین بھی رکھہ ہماری تمیز جسے دے تو عزت وہ کب خوار ہے

حکمت اسمین کہ تمام شہرون اور قریون مین سے اس وادی بے آب و گیاہ کو اس تشریف سے فخرین فرمایا یہ ہے کہ اطراف و اکناف سے اُس منبع اشراف کیطرف قصد کرتے ہین ان قاصدون کا صدق نیت و خلوص بنا ہے اگر حرم محترم ایسی جگہ ہوتا کہ وہان نعمتہاے گونا گون و عمارات نادر اور جملہ اجناس طعمہ و ملابس کثرت سے موجود ہوتین تو ان آنیوالون کی نیتون مین میلان طبع و اغراض نفسانی کو دخل ہوتا اور حظوظ نفسانی فروض ربانی کے ساتھہ شریک ہوجاتے اسواسطے اس جنگل کو یہ اختصاص بخشا اور فرمایا بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ اور دوسری **حکمت** یہ ہے کہ یہ مقام اہلِ فقر و ریاضت اور منزل گاہ معتکفان صومعہ طاعت و عبادت کا ہوا اور دنیا دار کہ انکی ہمت ہمیشہ خواہشات نفسانی مین مصروف رہتی ہے وہان قیام نکر سکین **تیسری حکمت** یہ کہ ارباب بصیرت و عرفا و پاک سیرت کے دلون پر یہ بات روشن ہوجاوے کہ نعیم و متاع دنیا کی حقتعالی کے نزدیک کچھہ بھی قدر نہین ہے اگر ہوتی تو وہ اپنے اس گھر کو ان چیزون سے حمزو آراستہ فرماتا اور انواع فواکہ و نعم کو وہان پیدا کرتا۔ دسوان لمحہ کعبہ ہر چیز کے درمیان کو کہتے ہین اور اس کا نام کعبہ اسواسطے رکھا ہے کہ زمین کی ناف ہے اور درمیان زمین کے واقع ہے اور یہ نظم بھی اسکی طرف اشارہ کرتی ہے **غزل**

ؔ ترجمہ تو عزت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو تو چاہتا ہے ۱۲ ؔ ترجمہ بیچ جنگل مین جسمین کھیتی نہیں ہوتی ۱۲

بادِ بہشت میوزد از خاکِ اطہرش — تریاقِ روح کن ز شمومِ معطرش
نافِ زمین ست کعبہ کہ گر نافِ مشک شد — کاندر شمومِ گرد از مشکِ اذفرش
دہلیز دارِ ملکِ الٰہی ست صحنِ او — فراشِ جبرئیلش و جاروب شہپرش

غزل

رواں ہی یہاں ہواے خلد کی خاکِ اطہر سے — دماغِ روح تازہ ہے اُسی بوے معطر سے
زمین کی ناف ہی کعبہ کہ نافہ مشک خالص کا — معطر ہی ہوا ایسی جو اُس کی مشک اذفر سے
وہ ہی اللہ کا گھر اور عالم صحن ہے اُس کا — اُسے جھاڑے ہی جبرئیل امین جاروب شہپر سے

اور بیت اللہ و بیت الحرام و بیت العتیق و قبلہ بھی کعبہ کے نام ہین وجہ تسمیہ اول تین ناموں کی ظاہر ہے اور قبلہ کے معنی کسی چیز کیطرف توجہ کرتا ہے پس جو کوئی کسی چیز کی جانب متوجہ ہوتا ہے اُس کا وہی قبلہ ہے اور دین اسلام مین تین قبلے ہین **اول** قبلہ گل ہے کہ عام مومنون کی توجہ اُس کی طرف ہی **دوسرا قبلہ** دل ہے کہ خاص مومنون کی توجہ اُس کی جانب ہی **تیسرا قبلہ** وجہ رب جلیل ہے کہ خاص الخاص یعنی عشاق کی توجہ کا مقام ہے چنانچہ فرمایا ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

بیت

ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی — ما قبلہ راست کردیم بر سمت کجکلاہی

بیت

ہر قوم کا طریقہ و قبلہ جدا جدا ہے — ہے اپنا قبلہ جان یہاں روے کج کلاہی

گیارھوان لمحہ حج کے دو رکن ہین وقوف عرفات و طواف الزیارت اور طواف الزیارت وہ طواف ہی جو عرفات سے مراجعت کے بعد کرتے ہین اور احرام شرط ہی اس دلیل سے کہ احرام حج کے مہینون سے پہلے جائز ہے جیسے وضو نماز کے وقت سے پہلے درست ہے اور حج کے مہینے شوال و ذیقعدہ اور دس روز ذی حجہ کے ہین اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی اور رمی جمار واجب ہی اور باقی افعال و اقوال مفصل جو اُسوقت بجالاتے ہین سنت ہین یا مستحب اور کتب فقہ مین مفصل مرقوم ہین یہاں صرف حکمت و اشارت مذکور ہوتی ہی اور

سلہ ترجمہ سو جس طرف تم منہ کرو اُدھر ہے اللہ تعالے کی وجہ یعنی ذات ۱۲

اور طواف مین بیشمار حکمتین ہین کہ اُنکو حق تعالی ہی جانتا ہے اُنمین سے ایک حکمت یہ ہو کہ محب جمال محبوب کی آرزو مین اُس کے کوچہ کی در و دیوار کا طواف کرتا ہے اور اُنکو بوسہ دیتا ہو چنانچہ مجنون کا حال منقول ہے کہ کوئی لیلی کا طواف کرتا تھا کسی نے اُس سے پوچھا کہ اس سے کیا حاصل ہے کہا کہ لیلے کا طواف کرتا ہون **بیت**

حاجیان را کی بود برگرد سنگ و گل طواف	بلکہ میجویند دیدار از در و دیوار دوست

بیت

یون طواف سنگ و گل یہ حاجیونکا ہو شعار	ڈھونڈتے مین ہین اُسکو در و دیوار سے دیدار یار

اشارت طواف مین یہ ہو کہ جب طواف کے سبب سے بلی کا جھوٹا کہ وہ درندون مین سے ہے پاک ہو گیا تو حق تعالی کے فضل و کرم سے امید ہے کہ طائفان بیت اللہ بھی گناہون سے پاک ہو جاوین **حکمت** احرام مین یہ ہو کہ تاجرون اور زاہرون مین فرق ہو جاوے **مسئلہ** جب سالک احرام باندھتا ہے اُسکو شکار اور قید کرنا صید کا روا نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا[1] اگر وہ سے کو شکار بتا بھی دے تو اُسپر بھی شکار کی قیمت تصدق کرنی واجب ہو اگر ایک محرم نے دوسرے محرم سے کہا کہ فلان محرم سے کہدے کہ فلان مقام پر شکار ہے اور اُسنے اُس کے بتلانے سے شکار کیا اس صورت مین ان تینون پر جدا جدا جزاے صید واجب ہو **اشارت** حرمت صید مین یہ ہو کہ جس طرح صید جس کا پکڑنا مباح ہے احرام مین اُس کی ایذا اور قید کرنا حرام ہوا حق سبحانہ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ محرم پر بھی احرام کے باعث عذاب نہو اور اُس کے گناہ دور ہو جاوین اور اُس کی گرفت نہو **مسئلہ** جیسا کہ حرم مین اُس کی حرمت کے سبب سے حیوان سے تعرض کرنا روا نہین ہو اسیطرح درخت و گھاس کا اکھیڑنا بھی درست نہین ہے نہ خیال کرین کہ وہ خس ہے بلکہ دھیان کرین کہ حکم کس کا ہو بارھوان **لمحہ** محرم وہ ہے کہ مکہ معظمہ کی زیارت کا ارادہ کرے اور میقات پر سے احرام باندھے اور میقات پانچ ہین مدینہ منورہ کیطرف سے آنیوالون کا ذوالحلیفہ ہے اور عراق والون کا ذات العرق اور شام والون کا جحفہ اور نجد والون کا قرن اور یمن والون کا یلملم اور احرام یہ کر

[1] ترجمہ حرام ہے تمپر جنگل کا شکار جب تک تم احرام مین رہو ۱۲

کہ لباس عادتی اتار کر ازار و ردا یعنی تہبند و چادر پر قناعت کرین اور سر و پا برہنہ لبیک کہتے ہوئے مکہ کو روانہ ہون پس احرام کے بعد سیا ہوا کپڑا نہ پہنین پگڑی نہ باندہین بلکہ کوئی چیز سر پر نہ رکہین موزہ و جوتہ نہ پہنین **حکمت** تبدیل لباس اور بن سیے کپڑون کے پہننے مین یہ ہے کہ جب ہم حد عدم سے عرصہ وجود مین آئے تہے اپنے فضل سے ہمکو پہنایا تہا اب بہی عالم عادت سے عالم خلاف عادت کیطرف ہمارا آنا ہوا ہے لہذا لباس عادت ترک کرکے ننگون کی مانند حاضر ہوئے کہ اپنی پرستاری سے لباس ستر ہمکو پہناوے اور گناہون سے درگذرے اور **حکمت** منع دستار اور سر کے کہولنے مین یہ ہے کہ دستار باندہنے اور سر کا ڈہانکنا عظمت کا نشان ہے یہان عظمت کو چہوڑ کر خواری کے اختیار کرنے کا مقام ہے اور یہان کی خواری کا عظمت انجام ہے اور حکمت موزون کے ممانعت کی یہ ہے کہ موزے و کفش سفر کا نشان ہے اب سفر کا انتہا ہے کفش و موزے پانون سے اُتار دے اگرچہ اپنے اصل مقصود کو نہین پہنچا ہے لیکن وہ قریب ہے اور قربت کسی چیز کی اُسی چیز کا حکم رکہتی ہے **دوسری حکمت** اسمین یہ ہے کہ دوست کے مکان کے نزدیک اظہار ادب کیواسطے یہ حکم فرمایا جیسا کہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ[1] **مسئلہ** عورتین سر ڈہانکین فقط منہ پر دیکے اندر کہولے رہین اسطرح کہ چہرہ کو کپڑا نہ لگے اسلئے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد کا احرام سر مین ہے اور عورت کا احرام منہ پر اور تجرید لباس اور سر کے نہ مونڈہنے مین اور راحت و آسایش نکرنے مین اور بہی کئی حکمتین ہین جو قلم مین آتی ہین **پہلی حکمت** یہ ہے کہ مخلوق کی بارگاہ کے ملازمون اور حق سبحانہ کی درگاہ کے زیارت کرنے والون مین امتیاز حاصل ہو کہ سلاطین روزگار کی عادت ہے کہ اپنے ملازمون کو ملازمت کیوقت تحسین و تزئین لباس کا حکم کرتے ہین اور جس پر اُنکی نظر عنایت زیادہ ہوتی ہے اُس کا لباس بہی بہت اچہا ہوتا ہے اور حق تعالے کی عادت یون جاری ہے کہ اُس کی درگاہ مین جو کوئی برہنہ اور دنیا سے زیادہ مجرد ہو کر حاضر ہوتا ہے اُسپر نظر رحمت زیادہ ہوتی ہے اور وہ خلعت جود و کرم کیواسطے لایق و سزاوار تر ہوتا ہے اور خلق کا تفاخر خوشخوری و خوشبو نے مین ہے اور اللہ تعالے کے نزدیک تفاضل گرسنگی و برہنگی مین ہے **دوسری حکمت**

[1] ترجمہ اتار ڈال دونون نعلین اپنی یہ حکم موسی علیہ السلام کو طور پر ہوا تہا ۱۲

ينظر الى كل مؤمن ومؤمنة في كل يوم ثلاث مائة وستين نظرة الى اخر الحديث
یعنے حق تعالیٰ اپنے بندون پر ہر روز تین سو ساٹھہ بار نظر رحمت فرماتا ہے اور ان تین سو ساٹھہ دن کے بارہ مہینے ہوتے ہین جس کی خبر اس آیہ شریفہ مین دی ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا اسواسطے ان نظرون کی برکت سے بارہ مہینے یعنی ہمیشہ قتل و ایذاے مومن حرام فرمائی ہے اور اس سے تمام مخلوقات پر بندہ مومن کا شرف ثابت ہے چودھوان لمحہ اگر قاصد خانہ کعبہ احرام کے وقت حج کا ارادہ رکھتا ہے اس طرح نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي اور جو فقط عمرے کا ارادہ ہو یون نیت کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي اور اگر حج و عمرہ دونون کا ارادہ رکھتا ہے تو انکی یہ نیت ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي یعنے اے خدا مین ارادہ حج و عمرہ کا رکھتا ہون پس آسان کر وہ دونون اور قبول کر ان دونونکو مجھسے اور پورا محرم جب ہوتا ہے کہ نیت کے بعد ہی لبیک بھی کہے اُسوقت سے بعض افعال طبیعی جنکی ممانعت ہے محرم پر حرام ہو جاتے ہین یہانتک کہ ایک بال بھی نہین اُکھاڑ سکتا اور لبیک یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ○ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ یہ لبیک ہر نماز کے بعد اور راہ مین جب کہین اونچائی پر چڑھے یا کہین نچائی مین اترے یا جب کسی قافلہ سے یا مسلمانون کے گروہ سے ملے اور جب چاہے کہتا رہے جبتک کہ بعد عرفات جمرہ پر پہلے کنکر مارے مترجم عرض کرتا ہے مسائل حج اور دعائین ہر ہر مقام کی عاصی نے اپنے رسالہ مین مفصل لکھی ہین ملاحظہ فرمائین اور جب طواف کرے اس طرح نیت کرے نویت ان اطوف بهذا البيت العتيق سبعا كاملا بسم الله الله اكبر اور جب چاہے کہ حجر اسود کا بوسہ لے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِيمَانًا بِكَ وَتَصْدِيقًا

---

۱ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کیطرف ہر روز تین سو ساٹھہ بار نظر رحمت سے آخر حدیث تک ۱۲
۲ ترجمہ بیشک گنتی مہینونکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے بارہ مہینے ۱۲ ۳ ترجمہ اے اللہ مین حج کا ارادہ رکھتا ہون پس اُسکو آسان کر میرے لئے اور قبول کر مجھسے ۱۲ ۴ ترجمہ اے اللہ مین ارادہ عمرے کا رکھتا ہون پس اُسکو آسان کر میرے لئے اور قبول کر مجھسے ۱۲ ۵ ترجمہ اے اللہ مین حج اور عمرے کا ارادہ رکھتا ہون پس ان دونون کو آسان کر میرے لئے اور ان دونونکو قبول کر مجھسے ۱۲ ۶ ترجمہ اے اللہ حاضر ہو بندہ حاضر ہو بندہ تیرا نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہو بندہ تیرا تحقیق حمد ہر قسم کی اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہے نہین کوئی شریک تیرا ۱۲ ۷ ترجمہ

بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور جب
طواف مین خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ
حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا الْمَقَامُ عَائِذٌ بِكَ مِنَ النَّارِ
اَللّٰهُمَّ بَيْتُكَ عَظِيْمٌ وَّوَجْهُكَ كَرِيْمٌ وَّاَنْتَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ حَرِّمْ لَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعَظْمِيْ عَلَى النَّارِ وَاكْفِنِيْ
مَؤُوْنَتَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ جب رکن عراقی پر پہنچے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشَّكِّ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ
فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ جب حطیم کے پاس پہنچے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ
عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ كَاْسِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَرْبَةً طَيِّبَةً لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا جب رکن شامی پر پہنچے یہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ
يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ جب رکن یمانی پر پہنچے یہ دعا پڑہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ جب سات بار طواف کر چکے آخر مین جب
حجر اسود کے پاس جاوے یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بِرَحْمَتِكَ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْحَجَرِ مِنَ الْفَقْرِ

ـه ترجمہ تیری کتاب کو اور وفا کی ہے تیرے عہد کی اور اتباع کیا ہے تیرے نبی کی سنت کا وہ محمد ہین اوپر درود و اللہ تعالیٰ کا اور سلام ۱۲ ـه ترجمہ
اے اللہ یہ گہر تیرا گہر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور اس مقام پر پناہ مانگتا ہون تجہہ سے آگ سے ۱۲
اے اللہ گہر تیرا بہت بڑا ہے اور ذات تیری بزرگ ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے حرام کر میرے گوشت اور میرے خون اور میری ہڈیون کو
آگ پر اور کفایت کر مجکو میری دنیا و آخرت کے کامون مین اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۱۲ ـه ترجمہ اے اللہ مین پناہ
مانگتا ہون تجہہ سے شرک و شک و نفاق سے اور برے چلن سے اور بری صورت ہو جانے سے مال مین اور اہل و اولاد مین ۱۲ ـه ترجمہ اے
اللہ سایہ دے مجکو اپنے عرش کے سایہ مین جس دن کہ نہو سایہ مگر تیرا سایہ اور پلا مجکو اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاسہ سے درود اللہ تعالیٰ کا
اوپر اور سلام ایسا شربت پاک کہ اسکے بعد کبہی پیاس نہ لگے ۱۲ ـه ترجمہ اے اللہ کر اسکو حج مقبول اور سعی شکر کیگئی اور گناہ بخشا گیا اور تجارت جو ٹوٹے کی نہ اے
زبردست اے بخشش والے اے رب بخشدے اور تجاوز کر اس چیز سے کہ تو اسکو جانتا ہے ۱۲ ـه ترجمہ اے ہمارے رب دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اے اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تجہہ سے کفر سے اور فقر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے ۱۲ ـه ترجمہ اے اللہ بخشدے مجکو اپنی رحمت سے پناہ مانگتا ہون ساتہ رب حجر کے فقر سے

Marfat.com

وَالدَّیْنِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَمِنْ خِزْیِ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ اور جب عرفات پر پہونچے یہہ دُعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا
خَیْرَ وِفْدَۃٍ عَلٰی دُنْهَا وَاَقْرِبْهَا مِنْ رِضْوَانِكَ
وَبَعِّدْهَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰھُمَّ بِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَكَ الْكَرِیْمَ
فَیَجْعَلْنِیْ بِمَنْ هُوَ یُبَاهِی الْیَوْمَ مِمَّنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ جب
مزدلفہ مین پہونچے یہہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مُزْدَلِفَۃُ جُمِعَتْ
فِیْهَا الْاَلْسِنَۃُ مُخْتَلِفَۃٌ تَسْاَلُكَ حَوَائِجَ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ دَعَاكَ فَاسْتَجَبْتَ وَتَوَكَّلَ
فَكَفَیْتَهٗ اور جب مشعر الحرام پر پہنچے یہ دُعا پڑہے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ
وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ الْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَّا
التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ اور جب منا مین پہنچے یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی
فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰی اَوْلِیَائِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ

پندرہوان لمحہ کعبہ معظمہ کی ابتداے بنا مین اخبار مختلف وارد ہین چنانچہ روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ اول اس گہر کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے بنا کیا اُسکے بعد اُنکی اولاد بناتی رہی پہر حضرت نوح علیہ السلام کیوقت آب طوفان مین غرق ہو گیا اور ایک ٹیلا ریت و سنگریزہ سُرخ کا بن گیا اور ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک اسی صورت پر رہا پہر اُنہون نے بحکم الٰہی اُسکو تعمیر کیا بعد ازان قوم عمالقہ نے بنایا اُسکے بعد قبیلہ جرہم نے بنا کیا اُسکے پیچھے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا بعدہ جب حجاج بن یوسف نے عبد اللہ کو شہید کیا بیت اللہ کو سمار کر کے اُسی صورت پر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین تہا نئے سر سے بنا دیا

سلہ اور دین اور عذاب قبر اور دل کی تنگی سے اور رسوائی سے دنیا و آخرت مین ۱۲ سلہ ترجمہ یا اللہ کر اسکو بہتر [illegible]
اور دور کر اسکو اپنے غضب سے یا اللہ تجہپر ایمان لایا مین اور تجہپر بہروسہ کیا مینے اور تیری طرف توجہ کی مینے اور تیری ذات بخشش کرنیوالی ہے بس کر دے
مجہکو اسکی مانند کہ فخر کیا جاتا ہے [illegible] ۱۲ سلہ ترجمہ یا اللہ یہ مزدلفہ ہے کہ [illegible]
مختلف [illegible] اپنی حاجتین بس کر مجہکو انمین سے جو [illegible] اور تو نے [illegible] کہ وہ توکل کرتے ہین تجہپر [illegible]
ہوا [illegible] ۱۲ سلہ ترجمہ یا اللہ بحق مشعر الحرام اور شہر حرام اور [illegible] اور رکن اور مقام ابراہیم کے پہنچا ہمسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی [illegible]

اب وہی بناے حجاج موجود ہے اور روضتہ العلما مین مسطور ہے کہ جب آدم علے نبینا و علیہ السلام
دنیا مین آئے اور عبادت کے لئے حق تعالے سے مکان کی درخوست کی تو رب غفور نے بیت
المعمور مین پر اتار دی کہ یاقوت بہشتی سے بنی ہوئی تہی اور اسے کعبہ کے مقام پر نصب کیگئی اور
آدم علیہ السلام کو اُسکے طواف کا حکم ہوا اور اسی سبب سے اُنکی توبہ قبول ہوئی اور بیت المعمور قبہ
کی صورت پر تہی اور اُسکے دو دروازے تہے زمرد سے بنے ہوئے ایک شرق کیجانب دوسرا
غرب کی سمت اور اسمین سونے کی قندیلین تہین آفتاب سے بہی زیادہ روشن اور حجر اسود اُسی زمانہ
مین ایک پارہ یاقوت سفید تہا اور اُس مکان مین ایک کرسی تہی کہ آدم علیہ السلام اُسپر بیٹہتے
تہے اور ستر ہزار فرشتے اُسکی حفاظت پر مامور تہے کہ شیطان کو اسمین داخل ہونے اور اُسپر
نظر کرنے سے منع کرتے تہے جب آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اُسکو آسمان پر لیگئے اور آدم
علیہ السلام کی اولاد نے اُس کی جگہ مٹی اور پتہر سے مکان بنالیا جو طوفان مین غرق ہوگیا جب ابراہیم
علیہ السلام کو بناے بیت اللہ کا حکم ہوا کہ بہ مقام و مقدار بیت المعمور تعمیر کرے ابراہیم علیہ السلام
کو اُس کی مقدار معلوم نہتی اسلئے اُنہون نے جناب الٰہی مین اس امر کی انکشاف کی درخواست کی
اور حق تعالے نے اُنپر بیت المعمور کے مقام و مقدار کو ظاہر کیا اسمین اخبار مختلف ہین **اول** یہ
کہ حق تعالے نے ایک ابر کو حکم فرمایا کہ جہان بیت المعمور تہا اُسنے وہان سایہ ڈالا اور اُس ابر کو
سر تہا اور زبان جس سے اُسنے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ میرے سایہ کے مطابق بنا کرو اور
اس رہنمائی کے سبب اُس ابر کو حضرت رب العزت سے خطاب ہوا کہ تو نے ہمارے خلیل کو
رہنمائی کی اسواسطے ہم تیرے اس عمل کی جزا ضائع نہین کرتے ہین چند روز ہولے مکہ معظمہ پر
تو ٹہر جب حضرت سید آخر الزمان پیدا ہون تو اُنپر سایہ گستر ہو **دوسرے** یہ کہ ایک لکڑی
کو حکم ہوا اُسنے مطابق دور بیت المعمور کے احاطہ بنادیا حق تعالی نے اُسکو خطاب کیا کہ تو ہمارے
خلیل کی قبلہ نما ہوئی ہے تیرے اس عمل کی یہ جزا ہے کہ ہمارے حبیب سرور انبیا علیہم الصلوٰۃ
کے سر فرار بردہ دار اسرار بنے جب ابراہیم علیہ السلام باشارے غیبی کعبہ شریف کو تعمیر کرنے لگے
تو جبرئیل علیہ السلام پتہر لاتے تہے اور اسمٰعیل علیہ السلام اُنکو پکڑاتے تہے اور وہ تعمیر فرماتے تہے
جب اُس کی دیوارین بلند ہوئین کہ ہاتھ نہ پہنچتا تہا حق تعالی نے ایک پتہر کو حکم فرمایا اسقدر کہ

Marfat.com

اُسپر کھڑے ہوکر ابراہیم علیہ السلام چُنائی کرین جب پتھر اور گارہ لینے کا ارادہ کرتے وہ پتھر نیچا ہوجاتا اور جب چاہتے کہ دیوار پر رکھین وہ اونچا ہوجاتا اسی پتھر کا نام مقام ابراہیم ہے

سُولھوان لمحہ جب حضرت خلیل بحکم رب جلیل کعبہ تعمیر کر چکے حکم ہوا کہ سات بار اس کا طواف کر جب طواف ادا کر چکے وحی آئی کہ خلایق کو اسکے حج کے لئے بُلا چنانچہ فرمایا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ[1] ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میری آواز سارے آدمیون کو کیونکر پہنچیگی خاص کر اُنکو جو ابہی اصلاب وارحام مین ہین فرمایا کہ بلانا تیرا کام ہے اور آواز کا پہنچانا ہمارا کام ہے ابراہیم علیہ السلام کوہ ابوقبیس پر چڑہے اور ندا کی اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ بَنٰی بَیْتًا وَّاَمَرَکُمْ اَنْ تَحُجُّوْهُ فَحُجُّوْهُ[2] حقتعالی نے اُنکی آواز کو جہان کے اطراف واکناف مین منتشر کردیا اور تمام خلایق کو جو اُسوقت جن اور انس مین سے عالم مین موجود تھے سُنوا دیا اور جو اپنے آباکی اصلاب اور اُمّہات کے ارحام مین تہے اُنکو بہی پہنچا دیا۔ جیسا کہ حقتعالے نے ابراہیم علیہ السلام کی آواز جانورونکو اور چیونٹی کی آواز سلیمان علیہ السلام کو۔ اور پیراہن یوسف علیہ السلام کی بو یعقوب علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ سے پہنچائی تہی۔ الحاصل یہ کہ ہر مومن و کافر مطیع و عاصی سب آواز سُننے مین شریک تہے لیکن توفیق حج اُنہین کو ہوئی جو علم الٰہی مین حج کرنیوالے تہے جنہون نے ایکبار اجابت کی وہ ایکبار خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہونگے اور جنہون نے دو یا کئی بار جوابدیا وہ اُتنی ہی دفعہ مشرف ہونگے حکمت حق تعالٰے نے کعبہ کی دعوت کو ابراہیم علیہ السلام کیطرف منسوب فرمایا اور جنت کی دعوت کو اپنی طرف کہ فرمایا ہے وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ[3] اسمین یہ حکمت ہے کہ رحیم و کریم جب کسی کام کا بندونکو حکم فرماتا ہے جسمین کچھ مشقت و تعب و ضرر و ہلاکت ہوتی ہے اس امر کے درمیان مین واسطہ ظاہر کرنا ہے یا اُسکو بلفظ مجہول فرماتا ہے جیسا کہ اہل دوزخ کی دعوت کو دوزخ کیطرف نسبت کیا اور فرمایا تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰی[4] اور روزہ مین مجہول کا صیغہ لائے اور فرمایا کُتِبَ

---

[1] ترجمہ اور اعلان دو آدمیون کے لئے حج کی ۱۲ [2] ترجمہ اے آدمیو اب تمہارے رب نے بنایا ہے گھر اور حکم کیا تمکو۔ اس گھر کیطرف حج کرنے کا پس آؤ حج کرو ۱۲ [3] ترجمہ اور اللہ تعالے بلاتا ہے جنت کی طرف ۱۲ [4] ترجمہ دوزخ بلاتی ہے اسکو جس نے اللہ تعالے کی طرف سے منہ پھیری اور منہ موڑا ۱۲ [5] ترجمہ لکھے گئے (بقیہ صفحہ ۲۶۳)

Marfat.com

عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ اور جبرل مرہین الطاف وعنایت کی خوشخبری
اور رضا ولقا کا وعدہ ہوتا ہے اسکو اپنی ذات پاک کیطرف نسبت فرماتا ہے اور درمیانمین
واسطہ یاد نہین فرماتا اور اسکو تلفظ معلوم لاتا ہے چنانچہ فرمایا ہے یَدۡعُوۡکُمۡ لِیَغۡفِرَ لَکُمۡ اور
کَتَبَ عَلٰی نَفۡسِہِ الرَّحۡمَۃَ پس حج کرنے اور اسکی راہ مین ایک قسم کی تکلیف ہو اسلئے اسکی اذان مین
ابراہیم علیہ السلام کو واسطہ گردانا اور دخول بہشت کی دعوت کو اپنی طرف اضافت فرمایا اور
دعوت چار طرح کی ہے ظاہری وباطنی وتصریحی وکنایتی **دعوۃ ظاہری** انبیا علیہم السلام
کا بلانا ہے ایمان کی طرف اور **دعوۃ باطنی** عقل کا بلانا ہے حق وایقان کی جانب اور
دعوت تصریحی علما کی دعوت اور ناصحون کی نصیحت ہو اور **دعوت کنایتی** سفید
بالون اور پیری وضعف وغیرہ کا ظاہر کرنا ہے اور جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالی دعوت کو قبول
کرے وہ بغیر مرکبون اور سواریون کے اس راہ کی منزلون کو نہین قطع کرسکتا اور مراکب چار ہین
اول توفیق دوسرا عقل تیسرا علم چوتھا معرفت اور حضرت رب العزت جل جلالہ کعبہ
شریف کی تطہیر کو ابراہیم واسمعیل علیہما السلام کی طرف اضافت فرماتا ہے کہ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ
لِلطَّآئِفِیۡنَ اور جان ودل کی تطہیر کو اپنی ذات پاک کی طرف فرماتا ہے وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا
نکتہ اسمین یہ ہو کہ وہ جو خلق کے لئے ہے اسکے تطہیر کی دلالت بندون کو فرمائی اور وہ جو اپنے لئے
ہے اسکی نسبت اپنی جانب کی اور **حدیث** شریف مین وارد ہے کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے کہا کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسکی ضیافت کرین اور وہ قبول
نکرے اسنے گناہ کیا اللہ تعالی اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ روزہ دار ہو اسمین یہ نکتہ ہو کہ بندون
کی دعوت قبول نکرنے سے جب گناہ لازم آتا ہو حق تعالی کی دعوت نہ قبول کرنیوالا
گنہگار ہوگا **سترھوان لمحہ** حقتعالی نے فرمایا ہے وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا یعنی جو خانہ
کعبہ مین داخل ہو قتل وحد سے بیخوف ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ گناہ سے بیخوف ہوتا ہے
جیسے زیارت کرنیوالے اسمین داخل ہونے کی بزرگی کے سبب سے قبولیت توبہ کے سزاوار اور گناہون

له ترجمہ روزہ جیسا کہ فرض کیا گیا تھا ان پر جو تم سے پہلے تھے ۱۲ ـ۲ه ترجمہ اللہ تعالی بلاتا ہے تمکو اسلئے کہ تمکو بخشے ۱۲ ـ۳ه ترجمہ یہ کہ پاک کرو
تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنیوالون کے لئے ۱۲ ـ۴ه ترجمہ پاک کرتا ہون میں تمکو پاک کرنا ۱۲ ـ۵ه ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

اور گناہون سے پاک ہوجاتے ہین **مروی ہے** کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ مین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور اُن سے پوچھا ماتقول[۵۱] فی قولہ تعالیٰ و من دخلہ کان آمنا کہا ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے لایقام[۵۲] علیہ الحد ولا یقتل حتی یخرج حاصل معنی یہ کہ اقامت حدود و قصاص نکرو جبتک باہر آوے پہر امام ابو حنیفہ نے حضرت امام جعفر سے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہین اُنہون نے کہا کہ آپنے علم روایت سے فرمایا ہے اور ہمکو علم وراثت سے ایسا پہنچا ہے کہ من دخلہ[۵۳] الایمان امن من عذاب الرحمن **منقول ہے** وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مینے توراۃ مین دیکھا ہے کہ حقتعالیٰ قیامت کے روز سات لاکھ فرشتونکو بیت الحرام کی طرف بہیجیگا ہر ایک کے پاس ایک زنجیر سونے کی ہوگی اُن زنجیرون سے وہ خانہ کعبہ کو میدان حشر مین لاوینگے اور کعبہ کو جنت مین لیجانے کا حکم ہوگا اُسروز کعبہ شریف کی دو آنکہین اور ایک زبان ہوگی اُس زبان سے عرض کریگا کہ خداوندا حاجت رکہتا ہون فرمان ہوگا کہ کیا حاجت ہے عرض کریگا یا ارحم الراحمین جو لوگ میرے گرداگرد مدفون ہین اُنکے حق مین میری شفاعت قبول فرما حقتعالیٰ قبول فرماویگا اور مکہ کے تمامی اہل قبور جو مومن ہونگے اُنکے منہ سفید و روشن ہونگے بیت اللہ کے چارون طرف محشور ہونگے اور لبیک کہتے ہونگے انکی آوازون سے میدان محشر گونجیگا پہر فرشتے کہینگے کہ اے کعبہ اب جنت مین چل گذارش کریگا ابہی اور حاجت رکہتا ہون حکم ہوگا کہ وہ بہی کہہ التماس کریگا کہ اے اکرم الاکرمین جو لوگ میری زیارت کو اپنے گہرون سے چل کر آئے ہین اُنکے لئے بہی میری شفاعت قبول فرما حقتعالیٰ قبول فرماویگا اور تمام حاجی لبیک کہتے ہوئے اُسکے پاس آوینگے اور اُس کے طواف مین مصروف ہونگے پہر فرشتے کہینگے ابتو بہشت کی طرف روانہ ہو کعبہ معروض کریگا کہ ایک خواہش اور باقی ہے ندا ہوگی وہ بہی کہہ عرض کریگا یا غفور الرحیم جو جماعت فقرا کی عدم استطاعت کے سبب سے میری زیارت سے مشرف نہین ہوئے اور عمر بہر میرے وصال کے مشتاق رہے اور جو اپنے گہرون سے چلے اور راہ مین انتقال کرگئے اور مجھہ تک نہین پہنچ سکے اُنکے واسطے بہی میری التماس قبول فرما یا رب العالمین فرماویگا ان فرقون کی شفاعت بہی جو تو نے کی مقبول ہے اے کعبہ اب

---

[۵۱] ترجمہ کیا کہتا ہے تو اوپر تعالیٰ کے اس قول مین اور جو داخل ہوا اُسمین ہوا امن والا ۱۲ [۵۲] ترجمہ نہ قائم کیجاوے اُسپر حد اور نہ وہ قتل کیا جاوے جبتک کہ باہر نکلے ۱۲ [۵۳] ترجمہ جو داخل ہوا ایمان مین امن مین ہوا رحمن کے عذاب سے ۱۲
[۵۴] ترجمہ سُنتا ہون مین تیرا کلام اور دیکھتا ہون مین تیری [illegible] ۱۲

Marfat.com

دارالسلام کو روانہ ہوا اسوقت بیت اللہ معہ کل ہمراہیون کے جنت مین داخل ہوگا اور انہین سے منقول ہی کہ حق تعالی جس فرشتے کو کسی کام کے لئے زمین پر بھیجتا ہے اول اُسکو کعبہ کی زیارت کا امر فرماتا ہے وہ عرش سے فرش تک لبیک کہتا ہوا آتا ہے اور حجر اسود کا بوسہ لیتا ہے اور سات دفعہ طواف کرتا ہے اور دوگانہ نماز ادا کرتا ہے پھر اُس کام مین مصروف ہوتا ہے جسکے لئے آیا ہے یا آسمان کی جانب صعود کرتا ہے پس معلوم ہوا کہ خلائق آسمانی بھی کعبہ کی زیارت کرتے مین اور اُسکے مشتاق رہتے مین اور پرکار کے مانند اس مرکز خاک کے گرد قربان ہوتے مین اٹھارہوان لمحہ تنبیہ الغافلین مین عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک گروہ ملک یمن سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور انہون نے حج وعمرہ کے فضائل و ثواب کا سوال پیش کیا آپنے فرمایا کہ بہ نیت حج یا عمرہ جو شخص اپنے مکان سے باہر آتا ہے ہر قدم پر اُسکے گناہ اس طرح جھڑتے ہین جیسے درختون پر سے پتے گرتے ہین جب وہ لبیک کہتا ہے حقتعالی فرماتا ہی أَسْمَعُ كَلَامَكَ وَأَنْظُرُ إِلَيْكَ[1] جب وہ طواف وسعی سے درمیان صفا و مروہ کے فارغ ہوتا ہے حق جل و علا اُسکی نیکیون کو قبول فرماتا ہے جب وہ عرفات پر وقوف کرتا ہی حق سبحانہ فرشتون سے فرماتا ہے اے فرشتو دیکھو میرے ان بندون کو کہ میری لقا کی شوق مین اپنا جان و مال برباد کیا اور اپنے یگانون و قریبون اور زن و فرزندون کو چھوڑ جنگلون کو ناپتے ہوئے اور اپنا مال میری رضا مین خرچ کرتے ہوئے یہانتک پہنچے ہین اپنے عزت و جلال کی قسم کہ اُنکی بدیون کو مینے بخشدیا اور اُنکو گناہون سے ایسا پاک کردیا کہ جیسے وہ اُس روز معصوم تھے کہ جسدن اپنے مان کے شکم سے پیدا ہوئے تھے جب وہ باقی مناسک بجالاتا ہے منادی عرش مجید سے ندا کرتا ہے اِرْجِعُوا مَغْفُورًا لَّكُمْ وَاسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ[2] اے بندو واپس پھرو بخشے ہوئے اور نئے سرے سے پھر ایسے ہی کام کرو مروی ہے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو بندہ حج کی نیت کرکے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے گناہون سے باہر آتا ہے جیسا کہ اپنی والدہ کے شکم سے پیدا ہوا تھا اور ہر قدم پر جانے اور آنے جبتک کہ اپنے گھر مین داخل ہوتا ہے حق تعالی ستر برس کی عبادت کا ثواب اُسکو کرامت فرماتا ہے اور مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا قصد کرنیوالا اگر سوار ہوکر روانہ ہوتا ہے اُسکے مرکب کو ہر قدم پر ستر

[1] ترجمہ سنتا ہون مین تیرا کلام اور دیکھتا ہون مین تیری طرف ۱۲ [2] ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

نیکیاں اُس کے نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور جو اپنے پیرون سے جاتا ہے ہر قدم پر سات سو
نیکیاں لکھی جاتی ہین اور یہ نیکیاں ان دونون کو حرم کی نیکیون کے حساب سے ملین گی پوچھا آپ سے کہ
حرم کی نیکیاں کسقدر ہوتی ہین فرمایا کہ ہر نیکی لاکھ نیکیون کی برابر ہوتی ہے جو اور جگہ کیجاوین ایک
بزرگ سے پوچھا کہ جو کوئی بے زادراہ حرمین شریفین کا ارادہ کرے آپ اُسکے حق مین کیا فرماتے ہین
فرمایا کہ اگر یقین اُس شخص کا صلہ بن اشیم کے مانند ہو روا ہے والا نہین پوچھا کہ اُس کا کیا حال تھا فرمایا کہ
وہ ایک مرد تھا کہ اُسنے اس بادیہ توکل مین قدم رکھا تھا جب کئی روز ہو گئے اور بھوک سے بے طاقت
ہو کہا الٰہی بھوکا ہون کھانا دے فی الحال آسمان سے ایک روٹی آئی اور ندا ہوئی کہ اے قلیل الصبر یعنی
تھوڑے صبر والے **بیان روضہ منبرکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ثواب**
مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی قَالَ وَجَبَتْ شَفَاعَتِیْ وَجَبَتْ
شَفَاعَتِیْ لِثَلٰثِ نَفَرٍ مَنْ هَاجَرَ اِلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ وَمَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ اِمْرَاَتَانِ
اَوْ اَرْبَعًا فَعَدَلَ بَیْنَهُنَّ یعنے آفتاب اوج سپہر جود ماہتاب بدر شہر شہود مظہر فضائل الٰہی
منبع امر و نواہی میوہ باغ امانی طوطی شکرستان سبع مثانی اعجوبہ کارخانہ بدائع مجموعہ مہمان خانہ
صنائع عنوان دیوان نبوت سلطان ایوان فتوت شاہ ملک سپاہ قاب قوسین جایگاہ دُر درج
کرامت گوہر بحر سلامت دیباچہ عنوان محبت خواجہ دیوان مودت بادشاہ بارگاہ لی مع
اللہ برہان لی اشفیاہ فوید بکلمہ لا الہ الا اللہ مقبول جناب حضرت آلہ مشرف بخطاب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واجب ہی شفاعت میری دو بار تین طائفون پر ایک
وہ کہ ایام حیات مین میری طرف ہجرت کرے دوسرے وہ کہ میری وفات کے بعد میری قبر
کی زیارت کرے تیسرے وہ کہ دو یا چار عورتین رکھتا ہو اور اُنمین عدالت کرے اور ایک حدیث
مین آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے گویا اُسنے زندگی مین میری زیارت کی اور جو کوئی
کعبہ کی زیارت کرتا ہے گویا وہ حق تعالی کی زیارت کرتا ہے اور جسکی زیارت کیجاوے اُسکو زائر کا اکرام
واجب ہے پس اسبھد ہی کہ جو شخص اِن دونون زیارتون کی دولت سے مشرف ہوا اُسکو حضرت رسول

ــــــ

سلہ ترجمہ واجب ہو شفاعت میری واجب ہے شفاعت میری دو بار فرمایا تاکید کے لئے تین قسم کے آدمیون کے لئے ایک وہ جس نے ہجرت کی
میری طرف اپنے وطن سے دوسرے وہ کہ جنے میری زیارت کو بعد وفات میری کے تیسرے وہ کہ جسکے پاس ہین دو یا تین یا چار عورتین

Marfat.com

کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت اور حضرت رب غفور الرحیم کی مغفرت نصیب ہو اور حضرت
مخدومی مولوی نور الدین جامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر قبر مبارک حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ساتوین آسمان پر ہوتی تو امت کی شان سے دور نہ تہا کہ اپنی ساری عمر کو نردبان
کے بنانے مین صرف کرتی اور جو ساتوین زمین کے نیچے ہوتی تو اپنی ساری زندگی زمین کے
کہودنے مین بسر کرتی نقل ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ جس سال
بیت اللہ شریف کی زیارت کو جاتے حضرت کے روضہ متبرکہ کی زیارت کو نجاتے اور جس برس آپ
روضہ متبرکہ کی زیارت کو جاتے کعبہ شریف کی زیارت کو نجاتے کسی نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا
آپنے فرمایا کہ ان دونون مکانون مین سے ہر ایک مکان کی عزت اسقدر ہے کہ اُسکے لئے علیحدہ نیت درکار
اُنکے ساتھ دوسرے کی نیت اُنکی مصاحبت سے لائق نہین ہے اور حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم
قدس سرہ سے منقول ہے کہ جب مدینہ منورہ کے نزدیک پہونچے اور روضہ متبرکہ کی عمارت نظر پڑی
وہین سے اُلٹے پھر آئے کسی نے پوچھا کہ اس کا کیا باعث ہے آپنے فرمایا کہ جس زمین مین حضرت سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن مبارک مدفون ہے مین کیونکر اسپر پانون رکہون اور خلاصۃ
الحقائق مین خیر التابعین حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ علیہ کا حال مرقوم ہے کہ جب مدینہ طیبہ
مین پہنچے اور مسجد نبوی کے دروازے پر جا کہڑے ہوئے کسی نے کہا کہ یہ ہے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی آپ اُسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش آیا فرمایا کہ مجھے جلد یہان سے باہر لیچلو
کہ جس زمین مین حضرت افضل کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا جسد مبارک مدفون ہو وہان مجکو ٹھہرنے
کی کیا مجال ہے کہ جہان دو جہان کا آفتاب غروب ہو وہان قدم رکہنا ادب سے دور ہے
منقول ہے ایک بزرگ سے اُنہون نے فرمایا کہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود فائض
الجود کی نعمت بے انتہا کی قدر و منزلت نہین جانتے کہ آپ حیات کے زمانہ مین ہی نہین ہین رہے
اور وفات کے بعد بہی اُنسے مفارقت نفرمائی مروی ہے کہ جب وعدہ رفیق اعلی حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عازم جناب مقدس رب العزت ہوئے آپکے جسد مبارک کے لئے جو یاقوت
بہشت کا تابوت تیار ہوا تہا آپکی نظر فیض اثر مین اُسکو جلوہ گر کیا اور آپکو مخیر فرمایا کہ اگر آپ فرمائین
آپکا مرقد مبارک جنت مین بنایا جائے اور جو امر ہو افلاک کے نیچے رکہا جاوے آپنے فرمایا کہ مجھے مین

Marfat.com

کا یہی زاویہ جہان میرا جسد ہے منظور ہے کیونکہ آپ ہمیشہ خیر خواہ و غمخوار امت رہتے تھے یہ چاہا آپنے کہ میرا جسد اُنسے جدا ہو اور اللہ تعالی کا عذاب اُنپر کبھی نازل ہو کہ حقتعالی نے فرمایا ہے وما کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور آپنے فرمایا کہ مین اپنی امت سے جدائی نہین چاہتا اور ان بیچاران غمناک کی خاطر سے مینے یہ خاک کا گوشہ محنت اختیار کیا کہ اُنسے دور نہ ہون اور یہ میرے فراق مین مبتلا نہون حضرت مخدومی مولوی نورالدین جامی قدس اللہ سرہ السامی نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مطہرہ کی تعریف مین چند بیتین تحریر فرمائی ہین

ای تنِ تو پاک تر از روحِ پاک	روح تو پروردہ روحی فداک
راہ روان نجری را تو ماہ	تشنہ لبانِ عجمے را تو شاہ
عالم تر دامنی خشک از تو یافت	ناف زمین نافہ مشک از تو یافت
خاک تو از باد سلیمان بہ است	روضہ چہ گویم کہ ز رضوان بہ است
تاج تو و تخت تو دار جہان	تخت زمین آمد و تاج آسمان
اے مدنی برقع و مکی نقاب	سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظران را بلب آمد نفس	اے ز تو فریاد تو فریاد رس
سوی عجم آی منشین در عرب	
خیز بفرمای سرافیل را	تا بدمد آن دو سہ قندیل را
خلوتے پردہ اسرار شو	با ہمہ خفتیم تو بیدار شو
گر نظر از راہ عنایت کنے	جملہ مہمات کفایت کنے
با تو تکلف کہ کند وقت کار	از پے آمرزش مشت غبار
اے نفست نطق زبان بستگان	مرہم سودای جگر خستگان
تازہ ترین صبح نجاتے مرا	خاک تو آم کا حیاتے مرا
خاک تو خود روضہ جان منست	روضہ تو جان و جہان منست
بر سر آن روضہ چون جانِ پاک	خیزم چون بادِ نسیم تحاک

Marfat.com

نظم اُردو

جسم تیرا پاک مثل جان ہے — اُس کے اوپر جان میری قربان ہے
تو عرب کے آسمان کا ماہ ہے — اور تو ملکِ عجم کا شاہ ہے
تجھ سے ہو تر دامنی عالم کی خشک — تیرے ناقہ سے زمین کی نافہ مشک
خاک برتر آسمان کی شان سے ہے — روضہ بہتر روضۂ رضوان سے ہے
شاہ دین سے ہے مدینے کی یہ شان — صاحب عزت مکین سے ہے مکان
تخت ہے تیرا زمین تاج آسمان — واسطے عالم کے مہد و سائبان
روئے انور سے اُٹھا دیجے نقاب — سایہ مین کب تک رہیگا آفتاب
کب تلک جلسہ وہان شاہِ امم — اب عرب سے آئے سوئے عجم
منتظر ہین آپکے کل جان بلب — کر رہے ہین آپ سے فریاد سب
حکم کیجے اُٹھ کے اسرافیل ع کو — پھونک دیوے صور کی قندیل کو
ہون جلیس پردۂ اسرار آپ — سو گئے ہم ہو جیے بیدار آپ
کیجیے ہم پر عنایت کی نظر — ہے بھروسہ آپکی ہی ذات پر
ایک نظر سے آپ کی بنتے ہین کام — سارے ناکام اُمت کے تمام
ابرِ آمرزش ہو نازل سر بسر — آپکی کوشش سے مشتِ خاک پر
شرم سے بے نطق ہے سب کی زبان — خوف سے کب کھول سکتے ہین ہان
کیجیے معروض حق سے سب کا حال — ہین گناہون کے سبب سے پایمال
مرہمِ بخشش لگا کر سند دل — امتِ عاصی کا کیجے زخمِ دل
رحم کیجے رحمت للعالمین — بخشوا دو یا شفیع المذنبین
زندگی ہے جب کہ دلوا دو نجات — خاک در ہے آپکی آبِ حیات
روضۂ اقدس ہے گر جانِ جہان — خاک روضہ ہے حیات جاودان
اُڑ کے یون پہنچے مری جانِ نیم — خاک پر جیسے چلے بادِ نسیم

Marfat.com

گر طرب اُس خاک در پر جان نثار	پہنچے جب ہان تک ترا منت عبار

انیسوان لمحہ تمام شہرون سے افضل مکہ معظمہ ہے بعد اُسکے مدینہ منورہ اُسکے بعد بیت المقدس اور وہ جگہ جہان حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا جسم مبارک مدفون ہے کعبہ بلکہ کل عرش و فرش سے افضل ہے اور اس مکان متبرکہ مین بہت سی خاصتین ہین انہین سے بعضے دلائل النبوت سے مرقوم ہوئی ہین **اول** جسوقت اُس عتبہ عالیہ کے قاصد کی نظر اُس روضہ متبرکہ پر پڑتی ہے ہر خواہ مخواہ اشک ندامت اُسکی آنکھون سے نکلتے ہین **دوسرے** جب کسی اہل مدینہ طیبہ کو تنگی ہم پہنچتی ہے اور وہ بھوک سے عاجز ہوتا ہے قبر مبارک پر حاضر ہوکر اُس سے سینہ لگاتا ہے اور عرض کرتا ہے اَلْجُوعُ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اُسیوقت بھوک کی سختی سے اُسکو تسکین ہوتی ہے اور خوشی خوشی اپنے گھر واپس آتا ہے **تیسری** ایک بزرگ لکھتے ہین کہ مین نہایت محنت اور بھوک کی شدت مین قطع منازل کرکے مدینہ مکرمہ مین پہنچا اور لوازم زیارت بجالایا اُسکے بعد اُس بھوک کی بیقراری کے سبب سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھوکا ہون اور فقیر ہون آج کی رات آپکا مہمان ہون پھر سو رہا اور خواب مین آپکی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ آپنے مجکو ایک روٹی عنایت فرمائی ہے اُسمین آدھی تو مینے حالت خواب مین کھائی پھر بیدار ہوا تو دیکھا کہ آدھی میرے ہاتھ مین موجود ہے اُسوقت مجکو اس حدیث کی تحقیق ہوئی کہ آپنے فرمایا ہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا یَدْخُلُ بِکَا بِیْ بعد اُسکے سُنا مینے کہ آواز آئی یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا یَزُوْرُ قَبْرِیْ اَحَدٌ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَنَالَ شَفَاعَتِیْ کب ہوگا کہ اس مقصود کا جمال مُنہ دکہاویگا اور یہ سعادت حاصل ہوگی **غزل**

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم		گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
بر کنار زمزم از دل بر کشم یک زمزمہ		وز دو چشم خون فشان آن چشمہ را دریا کنم
یا رسول اللہ نبوی خود مزار اے منا		تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم
آرزو نی جنت الماوی برون کردم ز سر		جنتم آن بس کہ بر خاک درت ماوی کنم
خواہم از سودای پابوست نہم سر در جہان		پا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم

غزل اردو

میری قبر کی جو کوئی شخص زیارت کرے جاسکے ہین اُسکے گناہ اور پہنچتا ہے وہ میری شفاعت کو ۱۲

الٰہی جا تا کسی طرح سے میرا بھی یثرب کے درمیان ہو | کبھی ہو بکے مین میری منزل کبھی ہی مدینہ مرا مکان ہو
کناے زمزم کے سوز دل سے کرون محبت کا زمزمہ مین | یہ میری ان انکھونکی خون فشانی ہے خون کا دریا وہان وان ہو
بلا مجھے ہی رسول برحق سوے مدینہ کہ تیری جانب | چلو نمین سر کو قدم بنا کر قدم قدم پر نثار جان ہو
نعیم جنت نہ عیش دنیا کی مجکو خواہش یہ آرزو ہی | کہ خاک در پر یہ سر ہو صورت سلیم خاکساری جو مری عیان ہو
قدم رکھا سنے تیری رہ مین ہے شوق پا بوس اس کا ہے سر | فدا ہو سر راہ مین (طرب) کا و یا کہ بالاے آستان ہو

بیسوان لمحہ جب حضرت جلال احدیت بجمال صمدیت نے چاہا کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا کے پوشیدہ خزانہ کو پردہ عدم سے عالم ظہور مین جلوہ گر کرے اور بمقتضاے اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اپنے کمال قدرت پر دلالت کرنیوالی دلیلین ظاہر فرماوے کہ تعین ذاتی ظہور صفاتی کی جھلک دکھاوے اور جمال صفات آئینہ افعال مین جلوہ گری کرے ان بیشمار دلائل مین سے ایک آسمان ہے دوسری زمین کہ ان دونون مین سے ہر ایک صانع جل و علا کی وحدانیت پر رکھتے ہی دلائل و براہین کے ساتھہ گواہی دیتا ہے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود فائض النور کے ظہور سے پہلے زمین وآسمان ایکدوسرے پر تفاخر کرتے تھے اور زبان حال سے اپنی اپنی برائی کے دلائل پیش کرتے تھے لیکن زمین ضعیف الطبع ہے اور آسمان رفیع البنیان اس لئے برہان مین آسمان کی برابری نکر سکتے تھے چنانچہ انکے تفاخر کا مختصر سا مجمل بیان کیا جاتا ہے آسمان کہتا تھا کہ مین وہ مقام ہون کہ باد خزان اور خس و خاشاک عصیان کو میرے اطراف و اکناف مین ذرہ بھی دخل نہین ہے اور اطیار فجار کو میری بوستان سرا مین آشیانہ بنانے کی مجال کہان ہے آدم نے جب عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کا خط پڑھا فوراً قُلْنَا اهْبِطُوْا کے خطاب سے سر پر افلاک پر سے بادیہ خاک پر گرایا گیا اور میرے تخت بخت پر ایک دم بیٹھہ نہ سکا اسلئے کہ میرا آئینہ صافی نہاد گنہگار کے جلوہ کی طاقت نہین رکھتا اور میرے وجود کا گلستان خزان عصیان کے باد سموم کی تاب نہین لا سکتا آفتاب و ماہتاب و نجوم جو سارے عالم کے منور کرنیوالے اور اس کی زینت ہین مجھی مین ہین اور عرش با عظمت و کرسی ذی وسعت و لوح و قلم مجھی پر ہین اور اول ان سب کا نور مجھپر چمکتا ہے اور انکے ظہور کا اثر پہلے مجھپر ہوتا ہے پھر میرے واسطے سے پرتو وہ تجھپر پڑتا ہے غرض اسیطرح کی بہت سی حجتین آسمان لاتا تھا

؎ تھا مین خزانہ مین پوشیدہ ۱۲ ۵ دوست رکھتا ہون مین پہچانے کو کہ پہچانا جاؤن ۱۲ ۵ اور گناہ کیا آدم نے اپنے رب کا ۱۲ ۵ کہا ہمنے اترو

Marfat.com

اور زمین کہتی تھی کہ اہل عصیان کا عصیان نقصان مکان پر دال نہین ہے بلکہ میزان احسانمین پردہ پوشی کو رجحان ثابت ہی کعبہ کو بتون سے کیا زیان ہی اور گلستان کو وجود خار سے کیا نقصان ای آسمان آدم وہان سے مبتلائے بیماری عصیان یہان آیا اور دوائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا [1] کے کلمات سے یہان شفایاب ہوا تو گمان نہ لیجا کہ میرا وجود خاک انداز اور سبب ہی بلکہ میری طبع کا چوراہہ چار بازار ہین نہین دیکھتا تو کہ ابرار روزگار کی ارواح اسی بازار کے تجار ہین کہ متاع علوم و اعمال یہین سے کماکر اپنے وطن اصلی کو لیگئے ہین اگر معصیت مانع وصول ہوتی تو ارواح کو صعود مرتبہ علیین تک کیونکر ہوتا کہ فرمایا ہے كَلَّآ اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ [2] دیکھو یہان بندے ہوکر آتی ہین آزاد ہوکر جاتی شاگرد آتے ہین اُستاد بنکر جاتے ہین سپاہ بنکر آتے ہین بادشاہ ہوکر جاتے ہین اسیر آتے ہین امیر جاتے ہین قلیل آتے ہین کثیر بنکر جاتے ہین ناقص آتے ہین کامل ہوکر جاتے ہین جاہل آتے ہین فاضل بنکر جاتے ہین بیگانہ آتے ہین آشنا ہوکر جاتے ہین نیچے اُترتے ہین اوپر کو چڑھتے ہین المختصر۔ زمین اس طرح کے بہت سے دلائل بیان کرتی تھی اور آسمان بھی اُسکے مقابلہ مین بہت ہی حجتین پیش کرتا تھا اندنون دونون اسی بحث مین مبتلا تھے لیکن ایسی دلیل قاطع کہ دشمن کی حجت کو دفع اور اُسکو ساکت کردے دونون مین سے کسی کے ہاتھ نہ لگی تھی جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کی صبح سعادت نمود ہوئی اور آپکی ولادت کے نور سے ظلمت جہان نابود ہوئی زمین غمگین نے سر اوپر کو اُٹھایا اور زبان مفاخرت سے یون فرمایا آج پیدا ہوا مجھپر وہ نبی آخر الزمان کہ عرش باوجود اس عظمت کے اور کرسی باوصف اسقدر وسعت کے اور آفتاب ماہتاب نجوم سارے اُسی کے خرمن کے خوشہ چین ہین مبعوث ہوگا مجھپر اور خلق کو بطریق حق دعوت کریگا مجھپر موت اُس کی واقع ہوگی مجھپر اور دفن ہوگا مجھمین آخر یہ دلیل اُسکے افتخار کی سبب جو حضرت سید المرسلین کے جناب رب العالمین مین مقبول ہوئی اور اسکے بدلے مین اُسکو کئی خلعت فاخرہ عطا ہوئے منجملہ اُنکے ایک یہ ہی کہ خطاب آیا اے زمین تو نے ہمارے حبیب کے سبب سے افتخار کیا ہم نے بھی تجکو الواث انجاس سے پاک کیا اور تیرا اسباب کثیف دور کرکے تجھے ساری کو اپنے حبیب کی امت کے لیے مسجد بنا دیا کہ وہ تجھپر ہماری عبادت

[1] ترجمہ اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جانون پر آخر تک ۱۲ [2] یون نہین بلکہ تحقیق کتاب یعنی نامہ اعمال نیکون کے مقام علیین مین

کرین اور تو اس سے سودمند ہو اور فائدہ حاصل کرے **غزل مناجات مین**

یا الٰہ العالمین بارِ گناہ آوردہ ام ۔ بر درت این بار با پشت دوتا آوردہ ام
توبہ کردم توبہ کردم رحم کن رحمت نما ۔ چون بدرگاہِ تو خود را در پناہ آوردہ ام
من نمیگویم کہ بودم سالہا در راہ تو ۔ ہستم آن گمرہ کہ اکنون رو براہ آوردہ ام
چشم رحمت برگشا موی سفید من بہ بین ۔ گرچہ از شرمندگی روی سیاہ آوردہ ام
عجز و بیچارگی و درویشی و دلریشی ہم ۔ این ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام
دیو رہزن در کمین نفس و ہوا اعدای دین ۔ زین ہمہ با سایۂ لطفت پناہ آوردہ ام
گرچہ روی معذرت نگذاشت گستاخی مرا ۔ کردہ گستاخی زبان عذرخواہ آوردہ ام

غزل اردو

سر پہ بارِ گناہ لایا ہون ۔ دل بحالِ تباہ لایا ہون
توبہ کرتا ہون رحم کر مجھ پر ۔ سوزِ دل لب پہ آہ لایا ہون
پہلے اسلام پر نہین دعوے ۔ ابھی مین رو براہ لایا ہون
رحم موے سفید پر فرما ۔ ہون خجل روسیاہ لایا ہون
عجز و بیچارگی و درویشی ۔ عشق پر یہ گواہ لایا ہون
نفس و شیطان نے مجکو مارا ہے ۔ پاس تیرے پناہ لایا ہون
ہو نہین گستاخ و ناسزا لیکن ۔ جان و دل عذرخواہ لایا ہون

ساتوان مرتبہ جہاد کے بیان مین اور وہ دو طرح کا ہے اصغر و اکبر۔ اصغر جہاد ظاہری کو کہتے ہین اور اکبر جہاد باطنی کو بموجب اس قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ[1] اور جہاد ظاہری سفر ہے زمین مین اور جنگ کفار بجہت حصول رضائے پروردگار ہے اور اس کا ثمرہ وصول مقام ابرار ہے اور وہ فرض کفایہ ہے مگر حملہ کفار کے وقت نعوذ باللہ منہا فرض عین ہے بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے کہ فرمایا ہے وَجَاهِدُوا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کے اولوالعزم وہ پیغمبر ہین جنکو جہاد کرنے کا حکم ہوا اول کے

[1] ترجمہ رجوع کی ہمنے جہاد صغیر یعنی چھوٹے جہاد سے اکبر یعنی بڑے جہاد کیطرف ۱۲ آپ ایک غزوہ سے تشریف لائے تھے اس وقت یہ فرمایا تھا ۱۲ ترجمہ ۵۲

حضرت نوح علیہ السلام اور آخرانکے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لیکن ہمارے
حضرت کی اُمت مین قیامت تک جہاد باقی رہیگا بموجب ارشاد حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہ آپنے فرمایا ہے اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ[1] اسلیے کہ یہ امت بہترین امم ہے
اس سعادت عظمیٰ سے کہ پیغامبران اولوالعزم کا منصب ہو قیامت تک بہرور اور فضیلت کیگئی
اور مجاہدین کا درجہ غیر مجاہدین پر بہت عالی ہے چنانچہ فرمایا ہو فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی[2] دنیا مین درجہ ظفر و نیکنامی ہے اور عقبیٰ
مین جو درجہ ملیگا اُسکی درازی اسپ تیز رفتار کی ایکسالہ راہ کی برابر فرمائی ہے اور جہاد کا حق یہ ہے
مجاہد کی نیت مین صرف نصرت دین اور رضاے الٰہی کیواسطے اپنی جان و مال کے صرف کرنے
قصد ہو نہ ریا و اخذ دنیا کا اور افضل یہ ہو کہ شہید ہو راہ مولا مین اور اُس کا گھوڑا بھی مقتول ہو
سنت یہ ہو کہ جمعرات کو روانہ ہووے اور راہ مین یا قتال گاہ مین جو مصیبت پیش آوے اُس
ہرگز غمگین نہو کہ باعث اجر عظیم ہے مروی ہے کہ مجاہد کا خواب و بیداری اور اُس کے مرکب کا
دانہ و سرگین بھی نیکیون کے پلڑے مین رکھین گے اور دشمن کے ملنے اور جنگ برپا ہونے کی آرز
نکرے اگر واقع ہو تو ثابت قدم رہے بموجب اس حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِنْ لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاثْبُتُوْا[3] اور ہر وقت خاص کر عین لڑائی کیوقت
الٰہی جہان تک ہو زیادہ کرتا رہے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[4] اور جورو بچون کے یاد کرنے سے باز رہے اور اموال و عیش دنیا کا د
دلمین لاوے اسلیے کہ یہ چیزین عزیمت و ہمت کو سست کرتی ہین اور شہادت کو غنیمت سمجھے اسلیے
کہ اُس سے زندگی جاوید حاصل ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ[5] اس آیہ شریفہ مین اُنکے کمال قرب کیطرف اشارہ
کہ عالم ارواح مین بھی اپنے رب کے پاس ہی ہونگے اور حدیث شریف مین آیا ہو کہ شہداء کی روحین
جانورونکی صورت مین جنت مین چرتے ہین اور عرش کے نیچے قندیلون مین بسیرا لیتے ہین او

[1] ترجمہ جہاد قیامت تک رہیگا ۱۲ [2] بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے اپنے مالون اور جانون کے ساتھ جہاد کرنیوالونکو گھر مین بیٹھنے والون پر مرتبہ مین اور ہر ایک سے وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے نیکی کا ۱۲ اخراک [3] ترجمہ نہ آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور ملو تو ثابت قدم رہو ۱۲ [4] ترجمہ جب ملو کسی گروہ سے کفار کے رہو اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ کا بہت تاکہ تم فلاح پاؤ ۱۲ [5] ترجمہ اور نہ گمان کرو انکو جو راہ خدا مین قتل ہوئے مردہ بلکہ وہ زندہ ہین اپنے رب کے

Marfat.com

مرتبے پر پہنچکر ایسے خوش ہوتے ہین کہ آرزو کرتے ہین دنیا مین پہر آوین اور راہ خدا مین شہید ہون اور یہ بہی انکی ترقی درجات کا سبب ہوتا ہے اور جہاد کے اداب مین سے یہ بہی ہے کہ گہوڑے کی سواری اور تیر اندازی سیکہے اور اُسکو سیکہنے کے بعد پہر ترک نکرے اسلیے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے [1] مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ فَإِنَّمَا هِيَ نِعْمَةٌ كَفَرَهَا اور چاہیے مسلمان مجاہدین کی خدمت غنیمت گنین اور جہاد اکبر یعنے باطنی سفر ہے دل مین اور وہ دو قدم ہے ایک قدم دنیا پر اور دوسرا عقبےٰ مین جیسا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے [2] اَلدُّنْيَا خُطْوَةُ الْمُؤْمِنِ اہنین دو قدم سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے دنیا و آخرت کی سیر فرمائی ہی کہ بستر شریف گرم اور حلقہ ہلتا رہا اور آپ عرش اعلی پر پہنچکر اور نہایت درجہ کی قربت حق سے مشرف ہوکر واپس تشریف لے آئے اور ایسا کچھ دیکہا کہ کسی مخلوق کو اُسکے دیکہنے کی طاقت نہین ہے دوسرے شیطان و نفس سے جان کے ساتہہ محاربہ کرنا ہے اور یہ جہاد اکبر ہر وقت سارے مسلمانون پر فرض ہے بموجب فرمان الٰہی کہ فرمایا ہے [3] وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی ہمنے جن و آدمی کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے پس جن اور آدمی کی پیدایش منحصر ہے عبادت پر اور وہ اللہ تعالی کی توفیق سے علم اور شیطان و نفس وغیرہ کی مخالفت بغیر نہین حاصل ہو سکتی اور علم اس جہاد پر مقدم ہے دو وجہ سے **پہلی وجہ** یہ کہ علم حقتعالی سے ڈرنے اور اتقا کا سبب ہے کہ فرمایا ہے [4] إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ یعنی نہین ڈرتے میرے بندون مین سے مگر عالم اور اسمین بہید ہے کہ جو کوئی خداتعالی کو نہ پہچانے جیسا کہ اُسکے پہچانے کا حق ہے وہ اُس سے نہین ڈرا جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے **دوسری وجہ** یہ کہ سالک پر معبود کا پہچاننا واجب ہے اول اُسکو پہچانے پہر اُسکی عبادت کرے اور جسکو نہین پہچانیگا اور اُسکے اوصاف نہین جانتا ہوگا کیونکر اُسکی عبادت کر سکیگا بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے حق مین ایسی چیز کا معتقد ہو جاتا ہے کہ اُسکے سبب سے تمامی عبادات نابود ہو جاتی ہین پس کل عبادات علم کا ثمرہ ہین اور اللہ تعالی کی توفیق سے علم سالک گناہون کا مانع ہے لہذا سالک کو اسکے بغیر چارہ نہین ہے کہ اول علم سیکہے پہر عبادت کیطرف

[1] ترجمہ جس نے ترک کیا تیر اندازی کو بعد سیکہنے اُسکے کے پس سوا اس کے نہین کہ وہ نعمت ہے کفران کیا اُس کا ۱۲ [2] ترجمہ ایک قدم ہے مومن کا
[3] ترجمہ جن مین ہے ۱۲ [4] ترجمہ سوا اس کے نہین کہ ڈرتے ہین میرے بندون مین سے عالم ۱۲

متوجہ ہو اسلئے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عالم کا خواب جاہل کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا ہے عابد بی علم کا فساد اسکی صلاحیت سے زیادہ ہے اور فرمایا ہے کہ حق تعالی نیکبختون کو علم الہام کرتا ہے اور بدبختون کو علم سے محروم رکھتا ہے یعنے بدبخت وہ ہے کہ بغیر علم کے عمل کرتا ہے کہ قیامت کو اُس عمل سے اُسے کچھ فائدہ نہوگا اسی باعث زہاد سلف سب کامون سے پہلے طلب علم مین مبالغہ کرتے تھے اور پہلے تحصیل علم اختیار کرتے تھے کہ عبودیت کے کامون کا مدار علم پر ہے اسواسطے کہ سالک کیونکر عبادت وطاعت کرسکتا ہے جبتک نجانے کہ وہ کیا ہو اور اُسکے بجالانیکا کیا طریقہ ہے اور کسطرح وہ گناہ سے بچ سکتا ہے جبتک جانے کہ گناہ کیا ہو اور اُسکے بچنے کا کیا راستہ ہو اکثر عابد کو عبادت مین ایسی مشکل پیش آتی ہے کہ وہ اُسکو نہین جانتا اور کسی کو اُسوقت ایسا نہین پاتا کہ اُس سے دریافت کرسکے غرض عبادت وطاعت علم پر موقوف ہو اور جیساکہ علم ظاہر سیکھنا واجب ہو ایسا ہی علم باطن بھی حاصل کرنا ضرور ہے اور وہ دل سے تعلق رکھتا ہے اسلیئے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَاِنْ اَفْتَى الْمُفْتُوْنَ اور وہ تعلق دلی توکل ورضا وصبر وتفویض وغیرہ ہے پس تن کا پاک رکھنا عبادت کا ایک جزو ہے اور دل کا پاک رکھنا تو جزو بین اور واجب ہو سالک پر اُسکی ضدون کا جاننا جیسے طول امل وحسد وریا وکبر وعجب اور سوا انکے کہ پرہیز کرسکے اُنسے اور توکل وصبر وغیرہ کے وجوب پر کلام اللہ وحدیث رسول اللہ ناطق ہے حقتعالی نے فرمایا ہے فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اور فرمایا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور فرمایا وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا یعنی سب سے قطع کر اور اُسکی طرف توجہ کر پس کیا سبب کہ سالک نماز وروزہ کو فرض جانتا ہے اور ان کامونکو فرض نہین سمجھتا اور کہتا ہے کہ کتاب ایک اور رسول ایک اور نہین ڈرتا اس بات سے کہ ان کامون کو ترک کرتا ہے اور نفل نماز وروزہ مین مشغول ہوتا ہو اور وہ نفل دل کی پاکی کے بغیر فائدہ نہین کرتے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گناہون پر مصر ہوتا ہو اور وہ دوزخ مین داخل ہونے کا سبب ہوتے ہین اور کھانا پینا ترک کرکے گمان کرتا ہے کہ اُس سے

ے ترجمہ تو فتوی ہی طلب کر اپنے دل سے اور اگرچہ وہ فتوی دیوین مفتون کی ۱۱ ے ترجمہ پس بھروسہ کرو اللہ پر اگر تم مومن ہو ۱۱ ے ترجمہ اور صبر کرو اور نہین ہے صبر تیرا مگر اسکی توفیق سے ۱۲ ے ترجمہ اور خالی ہو اللہ تعالے کی عبادت کیطرف خالی ہونا ۱۱

قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ باطل ہے **سُوال** بعضے اہل سلف بغیر علم سیکھے سالکان راہ حقیقت کے پیشوا ہوئے ہیں جواب بقدر ضروریات دین علم سے بے بہرہ نہ تھے اور حقتعالے اپنے دوستون کو نیکیون کا الہام فرماتا ہے گمان نہ لیجا کہ وہ محض بے علم تھے اسلیئے کہ حقتعالی ہرگز جاہل کو دوست نہین بناتا کہ کہا ہے مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاھِلًا قَطُّ[1] پس جب اللہ تعالے کسی کو اپنی دوستی کی سعادت سے مشرف کرتا ہے پہلے اُسکو علم سکھاتا ہے اور جہاد باطنی مین بات عقبہ یعنے گھاٹیان پیش آتی ہین اور اُنکا مجملاً حال یہ ہے کہ اول جو خبر سالک کو بیدار کرتی ہے اور سلوک کے رستے پر لاتی ہے وہ خطرۂ آسمانی و توفیق الٰہی ہے جس سے اُسکے دلمین گذرتا ہے کہ حقتعالی نے مجکو بیشمار نعمتین عطا کی ہین اگر انکا شکر نہ بجالاؤنگا وہ اُن نعمتون کو مجھہ سے سلب کرلے گا اور مجھپر عذاب کریگا کہ اُسنے مجھپر محبت قائم کرنیکے لیے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بناکر بہیجا ہے اور کتاب اُتاری ہے اور اُنہون نے احکام پہنچائے اور شرع شریف کی تراز و رکہی ہے جب یہ باتین اُسکے دل مین آوینگی تو اللہ تعالے سے ڈریگا اور خلاصی سواے اسکے نہین دیکھے گا کہ اپنی عقل سے حقتعالی کی وحدانیت کی دلیلون مین غور کرے اور اُس صانع حقیقی کی صنعتون سے اُس کی ذات پر استدلال کرے اور اس سے اُسکو پروردگار کی وحدانیت وقدرت کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس کو عقبۂ علم کہتے ہین اور یہ گھاٹی سالک کو عبادت مین پیش آتی ہے اور بغیر اُسکے قطع کرنے کے اُسے چارہ نہین ہوتا اسلیئے وہ اُسمین مشغول ہوتا ہے اور وہ بغیر دریافت کرنے کے علماے دین سے کہ وہ رہنماے ملت اور چراغ امت ہین حاصل نہین ہوتا اور جب وہ علما کی خدمت مین حاضر ہوتا ہے اُسکو علم یقین بغیب میسر ہوتا ہے اور بضرورت عبادت وطاعت مین مضبوط ہو جاتا ہے اور اس معرفت کے بعد وہ جب عبادت کا ارادہ کرتا ہے اُسوقت اپنے تئین طرح طرح کے گناہونکی پلیدی مین ملوث دیکھکر عبادت سے پہلے معاصی کا دفع کرنا مناسب سمجہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اول توبہ کرے کہ خدا تعالے اُسکے گناہ معاف کرے اور اُس کو عبادت کی صلاحیت میسر ہو اور حق تعالی کے بساط قرب پر قدم رکہنے کے قابل ہو جاوے اُسوقت سالک عقبۂ توبہ کا محتاج ہوتا ہے اور جب اُسنے توبہ کی اور

[1] ترجمہ نہین پکڑتا اللہ تعالی ہرگز جاہل کو اپنا دوست ۱۲

ساری شرطین اُسکے بجالایا اور اس گہاٹی کو طے کرچکا اور چاہا کہ عبادت کرے اُس گہڑی ہجوم موانع اُس کو پیش آتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکو عبادت سے باز رکہے جب تامل کرتا ہے چار موانع معلوم ہوتے ہین اول دنیا دوسرا خلق تیسرا شیطان چوتہا نفس اور ان چارون کے دفع کرنے کا محتاج ہوتا ہے اُسکو عقبہ عوائق کہتے ہین اور ان چارونکا دفعیہ بغیر ان چار کامونکے میسر نہین آتا اول دنیا کا ترک کرنا دوسرے خلق سے دور رہنا تیسری شیطان سے محاربہ کرنا۔ چوتہے نفس کی خواہشون کے بجالانے سے پرہیز کرنا جب یہ چارون کام بجالایا اور اس گہاٹی کو بہی طے کرچکا اور عبادت کا ارادہ کیا اُس ساعت بہت سی چیزین اور پیش آتی ہین کہ عبادت سے باز رکہنا چاہتے ہین جب اُنمین غور کیا جاتا ہے تو چار خطرے پائے جاتے ہین اول خطرہ رزق کہ نفس کہتا ہے مجکو بغیر روزی کے اور قوام بدن کے چارہ نہین ہے اور تونے ترک دنیا کردی اور خلق سے دوری اختیار کی پہر میر اکسطرح گذارہ ہوگا اور زندگی کیونکر بسر ہوگی دوسرا خطرہ اُن کامون کا کہ اُنکی صلاح ودرستی اور فساد وخرابی عاقبت وانجام کار پر موقوف ہے اور کسی کو معلوم نہین ہے اُنمین یہ فکر ہوتا ہے کہ مبادا اس دنیا وغیرہ کے ترک کرنے سے کسی فساد یا مہلکہ مین نہ پڑجاوین تیسرے سختیان اور مصیبتین جو ہر طرف سے رولاتی ہین خاصکر اُس شخص پر کہ جس نے خلق کی مخالفت کی ہوا ور شیطان سے مجادلہ اختیار کیا ہو اور نفس کے مجاربہ مین مشغول ہو جتنی سختیان اور مصیبتین واقع ہوں تہوڑی ہین چوتہے حقتعالی کی طرف سے طرح طرح کی قضائین جو اوقات معینہ مین ظاہر ہوتی ہین کبہی وہ طبیعت کے موافق ہوتی ہین اور کبہی مخالف یہ عقبہ عوارض ہے اسکے علاج مین بہی آدمی چار چیزونکا محتاج ہوتا ہے اول خدا تعالی پر توکل کرنا دوسرے اپنے سارے کام خدا تعالی کے حوالہ کردینے تیسرے بلاؤن پر صبر کرنا چوتہے حقتعالی کے قضاؤن پر راضی رہنا جب اس گہاٹی کو بہی قطع کرلیا اور عبادت مین مصروف ہونے لگا تو دیکہا کہ نفس عبادت کرنے مین کاہل ہے اور ضعیف اور اُسکو عبادت مین مزہ نہین آتا بلکہ غفلت وراحت وبطالت کی طرف مائل ہے اسلیے اُسکو ضرور ہوگا کہ نفس کو طاعت کی طرف بلاوے اور اُسکو عبادت مین لگاوے کہ اُسکو بندگی کا مزہ آنے لگے اور نہایت کوشش سے نفس کو شر معاصی سے بچاوے اور یہ نہین

Marfat.com

حاصل ہوتا مگر خوف و رجا سے یعنی خدا تعالیٰ سے اُن ثوابون اور کرامتون کی امید کہنی جن کا
اُسنے وعدہ فرمایا ہے اور یہ نفس کی عبادت وطاعت کیطرف مائل ہونے کا سبب ہوتا ہے
اور اُسکے عذابون اور دوزخ کی صعوبات سے ڈرنا اور خوف کرنا جنکا وعید فرمایا ہے اور یہہ
نفس کو گناہون کے ارتکاب سے روکتا ہے اِسے عقبہ بواعث کہتے ہین جب اس سے بہی فارغ
ہوکر عبادت کیجانب مائل ہوا اور بغیر موانع و شواغل عبادت کرنے لگا اور نشاط و شوق و رغبت
سے اُسکو بجالانے لگا اور ہمیشہ اُسپر مواظبت کرنے لگا اب اُس عبادت مین جس کے لئے اتنی
مشقتون کا بوجہ اُٹہایا ہے اور اسقدر مصائب کا متحمل ہوا ہے دو آفتین عظیم واقع ہوتی ہین
اول ریا ہے دوسرا عجب اور یہ دونون عبادت وطاعت کو نابود کردیتی ہین اور اس کا
نام ہے عقبہ قوادح اب اس گھاٹی کے قطع کرنے کا محتاج ہوا اور یہ دو چیزون سے طے
ہوتے ہین اول اخلاص دوسرے خدائے تعالیٰ کے احسانون کا ذکر کرنا کہ عمل ریا و عجب سے
سلامت رہین جب انسے بہی فراغت حاصل کرلے اور اعمال اُسکے سب آفتون سے جیسا کہ
چاہئے تہا سالم و کامل رہے اب جو نظر کی اپنے تئین غریق دریاے رحمت الٰہی پایا اور خدا تعالیٰ
کی بے نہایت نعمتین جو اپنے حال پر مبذول دیکھین اُسکا دل پر خوف تہا کہ مبادا ان نعمتون کے
شکر ادا کرنے مین غفلت ہو اور کفران کے گڑہے مین گر کر مراتب بلند کی انتہا تک پہنچنے سے قاصر
ہے اور اسے عقبہ حمد و شکر بولتے ہین اور یہ گہاٹی بقدر امکان حمد و شکر کے بجالانے سے
طے ہوتی ہے جب اس سے فراغت پائے اب قریب ہے کہ سالک اپنے مقصود کو پہنچے اور جلد
مطلوب کو پائے اس طرح کہ اپنے تئین صحراے شوق و عرصہ محبت مین دیکہے پہر وہان سے آگے
بڑہے اور ریاض رضوان و بساط قرب و انس حضرت سبحان مین داخل ہوا اور تشریف کرامات
و خلعت ولایت پروردگار کیطرف سے حاصل ہوا اُسوقت اُس کا ایسا حال ہوجاتا ہے
کہ اُس کا تن دنیا مین ہوتا ہے اور دل عقبے مین اور ہر دن اور ہر ساعت رسول حق کا منتظر
رہتا ہے اور خلق سے اُسکو ملال ہوتا ہے اور دنیا کی پلیدی سے نکلنے کا ہر آن خیال رہتا ہے
یہانتک اسی حال مین اجل اُسکی تمام ہوجاتی ہے اور رسولان حضرت رب العالمین حاضر ہوتے ہین
اور روح و ریحان و بشارت و رضوان کے ساتہہ اپنے پروردگار سے راضی اس دار فانی

Marfat.com

دار جنان کیطرف روانہ ہوتا ہے اور حضرت رحمٰن کی جناب مقدس مین پہنچکر شادان و فرحان ہوتا ہے اُسوقت اپنے نفس حقیر و حقیر کو مملکت عظیم کا مالک مشاہدہ کرتا ہے اور ہر ساعت و ہر زمان حضرت رحیم و کریم کیجانب سے وہ لطف و انعام و اکرام جسیم پاتا ہے کہ کسی سے اُس کا وصف ممکن نہین اور اُس کی ثنا مین سب کی زبان لال ہے اور اُس کی تعریف مخلوق سے محال ہے اور ہر لحظہ الطاف ایزدی ہوتے ہین تا ابدالآباد

رباعی

تا ترک علائق و عوائق نکنے
از سر حقیقتش حبہ کے یابے
یک سجدہ شائستہ و لائق نکنے
تا ترک خود و جملہ خلائق نکنے

رباعی اُردو

جب تک کہ جدا دل سے علائق نکریگا
کب بھید حقیقت کا طرب تجھپہ کھلیگا
اک سجدہ بھی اللہ کے لائق نکریگا
گر ترک خودی اور خلائق نکریگا

تمام ہوئے یہ ساتون عقبے اوّل عقبہ علم دوسرا عقبہ توبہ تیسرا عقبہ عوائق چوتھا عقبہ عوارض پانچوان عقبہ بواعث چھٹا عقبہ قوادح ساتوان عقبہ حمد و شکر۔ اور تمام ہوا چوتھا عنوان والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

آمین ثم آمین

فقط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانچوان عنوان قیامت پر ایمان لانے کے بیان مین اور اسمین ایک معنی مذکور ہے اور اسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** دابۃ الارض کے خروج مین - واضح ہو کہ قیامت کے برپا ہونے اور اُس ساعت کے واقع ہونے کا حال کسی کو معلوم نہین ہے کہ کب ہوگی چنانچہ یہ حدیث کتابون مین سند سے ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت حبیب رب الجلیل علیہ الصلوۃ والسلام سے قیامت کے وقت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو سوال کیا گیا سائل سے زیادہ نہین جانتا یعنی تو جانتا ہے کہ اُس کا حال مجھے معلوم نہین ہے یا یون کہا جاوے کہ آپکو معلوم تہا لیکن اُسکے چھپانے کا حکم ہوچکا تہا اسلئے آپ نے ظاہر نفرمایا جیسا کہ اس آیہ شریفہ مین اشارہ ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ [1] حاصل معنے یہ کہ علم غیب کوئی نہین جانتا ہے مگر حقتعالیٰ جسکو چاہے بتادیتا ہے اسلئے اسکی علامتین قریبہ یعنی وہ علامتین جو اُسکے واقع ہونے کے قریب ہونگی بیان کیجاتی ہین اور علامتین بعیدیعنی وہ نشانیان جو اُسکے ہونیسے بہت پہلے پیش آنیوالی ہین اور وہ بہت ہین اسلئے انکو چھوڑ دیا اور ان علامات قریبہ مین بھی اختلاف روایات ہے لہذا جو صحیح اور کتب معتبرہ مین ہے اُسکے بیان پر اکتفا کیا گیا **مروی ہے** حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ قیامت کو نہ دیکھے گا کوئی جبتک کہ دس نشانیان اُسکی مشاہدہ نکریگا آفتاب کا مغرب کیطرف سے نکلنا اور دجال کا جہان مین پہرنا اور دابۃ الارض کا پیدا ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا اُترنا اور یاجوج ماجوج کا آنا اور زمین کا تین جگہ خسف ہونا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرہ عرب مین - اس حدیث مین آپنے ان چیزونکی ترتیب نہین فرمائی فقط شمار فرمادیا ہے اور حدیثون مین ترتیب بھی ہے بس عشرات قیامت یعنی قیامت کی دس بڑی نشانیون مین سے اول دابۃ الارض ہے اور مکہ معظمہ مین صفا و مروہ کے درمیان سے نکلے گا اُس کا چہرہ لڑکے کی صورت پر ہوگا نہایت تابان و درخشان اور گردن شتر مرغ کی مانند سر شل گاو اور آنکھین بسان خوک کان ہاتھی کے سے پشت و سینہ و پانون شیر کے ان اعضا کی شال - کمر بلی کی سی اور رنگ جیسے چیتے کا دم بکری کی مانند طول اُس کا سو برس کا راہ اور ایک روایت مین ساٹھہ گز آیا ہے

[1] ترجمہ اور نہین مطلع کرتا اللہ تعالیٰ تمکو غیب پر اور لیکن اللہ تعالیٰ برگزیدہ کرتا ہے اپنے رسولون مین سے جسکو چاہتا ہے یعنی انکو کچھ غیب کی باتین بھی بتادیتا ہے

Marfat.com

اور بعض روایات میں ہے کہ اُسکے چار مُنہ ہونگے کہ اُنسے تمام جہان کو دیکھتا ہوگا اور آدھا بدن نکلا
زمین میں اور آدھا باہر ہوگا دہنے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری اور بائیں
ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا ہر نیکبخت کے مُنہ پر انگشتری لگے گا جس سے اُسکا چہرہ
سفید ہوجاویگا۔ اور ہر بدبخت کے مُنہ پر عصا لگاویگا جس سے اُسکا چہرہ سیاہ ہوجاویگا
اُسوقت کسی کو نام سے نہ پکارینگے بلکہ ہر شخص کو بہشتی یا دوزخی کے خطاب سے آواز دینگے پھر دا
الارض حقتعالی کی حمد و ثنا اسقدر پکار کریگا کہ سارے آسمان و زمین کے رہنے والے سنینگے اور اُسکے
بعد کہیگا کہ اے خلائق خدا تعالی سے ڈرو اور غفلت نکرو اور نہیں جانتے ہو کیا ہونیوالا ہے
کیوں عبرت نہیں پکڑتے ہو جب اہل زمین اس کی اس سخت آواز کو سنینگے ہیبت سے مُنہ
کے بل زمین پر گر پڑینگے اور بہتوں کے پتے پھٹ جاوینگے اور سارے گریہ وزاری کرینگے او
تمام جہان اسکو دیکھیگا پھر وہ غائب ہوجاویگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار نکلے گا او
کہنا اس کا آخری دفعہ ہوگا اور اسوقت تک توفیق ممکن ہوگی واللہ اعلم بحقیق الحال دوسرا
بیان حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہر ہونے میں واضح ہو کہ ہر زمانہ میں اُسوقت کے
آدمی احادیث و آیات پر استدلال کرکے حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں
لیکن ابتک وہ نہیں ظاہر ہوئے اور کسی نے انکو نہیں پایا اگرچہ بعض نے جھوٹا دعوی کیا مگر است
نے بہ سبب نہونے نشانوں کے نہیں مانا چنانچہ جواہر اسرار میں مرقوم ہے مصرعہ۔ این
دولت نصیب بندہ بیدار گشت مصرعہ دیدہ بیدار کو کسی کی یہ دولت ہو نصیب شیخ علی متقی
قدس اللہ سرہ نے ظہور امام مہدی کے باب میں صحاح ستہ سے حدیثیں جمع کی ہیں اور کہا ہے
کہ یخرج المھدی من المکۃ فی شہر المحرم یوم عاشوراء بعد العشا فی مائتی سنۃ بعد الالف
یعنے نکلینگے امام مہدی مکہ سے ماہ محرم میں عاشورہ کے دن بعد عشار کے سنہ دو سو میں
ہزار کے کاتب الحروف نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ فی فائدہ ظرفیت
دیتی ہے اور دو سو میں سے سو انکے گذر چکے ہیں اور دوسری صدی باقی ہے کہ جسمیں ہم
پس اس ظرفیت کا فائدہ بارہویں صدی میں ہونا چاہئے اور سو کا عدد جنت ہی اس کا م
یعنے حقیقے درمیان تو نہیں ہے کہ واقع کو اُسمیں تصور کیا جاوے تا وقوع امر پہلے جز

کہ ابتدا کے قریب ہوگا یا دوسرے جزو مین کہ انتہا کے قریب ہے اور صدی دو جزو سے عبارت ہے کہ وہ دو پچاس ہین پس اگر پہلے پچاس مین نہوا دوسرے پچاس مین ہوگا اور صدی آخر تجاوز نکریگا اور لفظ نجاہ کے جمل یعنی ابجد کے حساب سے اکسٹھہ عدد ہین اس سے امید ہے کہ وجود امام کا سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھہ ہجری مین ہو اور اس فقیر نے ایسے بزرگان دین سے کہ صاحب کشف و کرامت و مدار علیہ روزگار مین ۱۱۲۰ سنہ گیارہ سو بیس ہجری مین بالمشافہ سنا ہے کہ حضرت امام مہدی اسی سال تولد ہو چکے واللہ اعلم بحقیقت الحال **عاصی مترجم** عرض کرتا ہے کہ بارہوین صدی بھی پوری ہوگئی اُسکے بعد تیرہوین صدی بھی گذر گئی اور چودھوین صدی کے گیارہ سال ختم ہوکر اب بارہوان راتدن کوچ مین ہے آجتک تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کہین ظاہر نہین ہوے جنکو تمام امت نے مان لیا ہو کہ یہ مہدی برحق ہین اگرچہ بہت حضرات مہدویت کا دعوی کرچکے ہین لیکن جنہون نے یہ سمجھکر علم مہدویت بلند کیا ہے کہ ہم ہدایت والے ہین اسمین کیا اشکال ہے اور جنہون نے مہدویت مصطلحہ کا دعوی باطل پیش کیا اور اُنکے ساتھہ اوباشون کی ایک جماعت ہوگئی اور جہانمین فساد برپا کیا اُنکے ابطال مین کسکو کلام ہے چنانچہ ملک دکن مین ایک مہدی گذرے ہین جنکا مذہب مہدوی اور اُنکے پیرو ابتک موجود ہین جو اہل اسلام کی ملت سے بالکل برخلاف ہین- ملک سوڈان مین کہ مصر و افریقہ مین واقع ہے حضرت مہدی کے لشکر ابتک جدال و قتال مین مصروف ہین- قادیان ملک پنجاب مین ایک حضرت مسیح بھی بنے بیٹھے ہین- حق یہ ہے کہ نہ یہ مسیح ہین نہ وہ مہدی تھے- حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمہ قیامت کے قریب ضرور ظاہر ہونگے کیونکہ یہ دونون علامات کبری مین سے ہین اور جب قیامت کا حال کسی کو معلوم نہین ہے تو حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کی پیدایش اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ورود کی تاریخ بھی کوئی نہین جانتا جس وقت قیامت ہوگی اُسیوقت اُس سے پہلے بیشبہہ اُنکے نشان بھی جیسے کہ مخبر صادق- حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمائے ہین ظاہر ہونگے اسی پر سارے اہل اسلام کا ایمان ہے یہ بات کہ حضرت مصنف مرحوم نے جو حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہ کے رسالہ سے اوپر حدیث نقل کی ہے جسمین سنہ بارہ سو کا ذکر ہے اور اس سے استدلال کیا ہے یہ حدیث ان لفظون سے کتب صحاح ستہ مین جنسے شیخ موصوف نے حضرت امام مہدی کے ظہور اور اُنکے حالات کی

حدیثین جمع کین مین کہین نہین ہے ظاہرا حضرت شیخ ممدوح کا کلام ہے کہ بعض احادیث کی اشارات سے نکلا ہے کتب احادیث مین امام مہدی علیہ الرحمہ کے صفات و حالات مین بہت سی حدیثین آئی ہین لیکن سن و تاریخ انکا کسی مین ذکر نہین ہے اور وقوع قیامت کے سال وماہ کا کہین مذکور نہین ہی صرف ایک حدیث مین جو مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب اشراط الساعۃ کی تیسری فصل کے سرے پر بروایت حضرت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ صحیح ابن ماجہ سے نقل کی ہے دو سو برس کا لفظ آیا ہے چنانچہ اُسکے یہ الفاظ ہین عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ اِبْنِ مَاجَہ ۔ یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل دو سو برس کے بعد ہجرت سے یا ظہور دولت اسلام سے یا آپکی وفات شریف سے اور اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے کہ احتمال ہے کہ لام المائتین مین عہد کے لیے ہو یعنی بعد ان دو سو برس کے کہ وہ ہونگے بعد ہزار کے کہ وہ وقت حضرت امام مہدی علیہ الرحمہ کے ظہور اور قیامت کی علامات کبریٰ کے پے در پے واقع ہونے کا ہے اسیطرح شیخ موصوف الصدر نے بھی فرمایا ہوگا اور اس صورت مین حضرت مصنف مغفور پر بھی کوئی اعتراض نہین ہے اسلیے کہ اہل تصوف کے بیان مین حدیث کا ایسا اہتمام نہین ہوتا ہے جیسا محدثین کی تحریر مین ہوتا ہی اکثر یہ حضرات بابرکات ثواب فضائل عبادات اور اُنکے امکنہ و اوقات کی بزرگی کے مقام پر بعضی احادیث ضعیف کو بھی استعمال کر لیتے ہین اور احادیث کی قوت و ضعف کی بحث اور اُنکے اقسام و رواۃ کی تفتیش کو ترک کرتے ہین وجہ یہ کہ نیک کام کرنیکے لیے حدیث ضعیف پر بھی عمل کرتے ہین کیا مضائقہ ہان اہل فقہ کو احادیث کے اقسام اور اُنکی قوت و ضعف وغیرہ کی بحث اور رواۃ کے حالات کا ضبط کرنا کمال ضرور ہے اسلیے کہ وہ احادیث مین سے مسائل فرض و واجب و سنت و مستحب استنباط کرنے مین یہ سمع خراشی صرف اسواسطے کیگئی ہے کہ اس کتاب اور اہل تصوف کی کتابون مین بعض مقام پر جہان فضائل وغیرہ کا ذکر ہے ایسی احادیث اور بعض کلمات بزرگان دین کہ اُن سے اس فرقہ کی غرض صرف نفس کو عبادات الٰہی کیطرف راغب کرنا اور شوق دلانا ہوتا ہی یہ حضرات استعمال کر لیتے ہین اور بہت سے نکات و اشارات اُسنے اخذ کرکے بڑے بڑے فائدے

۱؎ ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نشانیان قیامت کی دو سو برس کے بعد ہونگی

حاصل کرتے ہین اسواسطے اس جم غفیر بزرگان دین و عاشقان رب العالمین کو مورد اعتراضات
بنانا کیا مناسب ہے انکی متون پر نظر کرنی چاہیے واللہ اعلم بالصواب اور حضرت امام مہدی علیہ
الرحمہ سادات حسینی مین سے ہونگے اور حضرت رسالتمآب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ
وہ میرے ہمنام ہونگے اور انکے ماں باپ میرے ماں باپ کے ہمنام ہونگے اور انکا مولد یعنی پیدا
ہونیکی جگہ مدینہ اور ظاہر ہونیکا مقام مکہ ہوگا اور اس کا سفر بیت المقدس تک ہوگا اور وہین انکی
دولت ہوگی اور انکے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک علامت ہوگی جیسے میرے مونڈھوں
مین ہے اور چہرہ اس کا میرے چہرہ کی مانند درخشاں ہوگا اور اسکے سر پر ابر سایہ کریگا جیسے میرے
سر پر کرتا ہے اور اس ابر مین ملائکہ ہونگے اور وہ ندا کرینگے هٰذا مهديٌّ بايعوه اور اسکے
لشکر کے آگے جبرئیل علیہ السلام اور پیچھے میکائیل علیہ السلام اور تین ہزار فرشتے اسکے چاروں طرف
ہونگے اور انکے زمانہ مین زمین عدل و انصاف سے پُر ہو جاویگی اور ظلم کا نشان باقی نرہیگا بھیڑ
اور بھیڑیا ایکجا پانی پئین گے اور زمین چاندی اور سونے کے خزانے اگل دیگی اور امام کے ظہور سے
پہلے نواحی ملک شام سے ایک فرقہ سفیانی نکلے گا وہ ابو سفیان بن حارث کی اولاد مین سے ہوگا
اور انکا امیر معاویہ بن عدوی ہوگا اور حضرت امام علیہ الرحمۃ کے ظہور کی خبر سنکر انکے مقابلہ کو
لشکر عظیم بسمت مکہ معظمہ روانہ کریگا جب وہ لشکر مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے درمیان پہونچیگا زمین
اسکو نگل جاویگی اور سارے لشکر مین سے کوئی باقی نرہیگا مگر دو آدمی کہ انمین سے ایک سفیانی کو
اور دوسرا حضرت امام علیہ الرحمہ کو خبر پہنچاویگا اس خبر کو سنکر معاویہ اپنے تمام گروہ اور کل افواج
سمیت مکہ کو کوچ کریگا حضرت امام بھی اس کے قریب آنیکی خبر سنکر معہ لشکر مکہ مکرمہ سے باہر نکلین گے
اور اس فرقہ کو قتل کرینگے اور ایک علامت قبل ظہور حضرت امام علیہ الرحمہ کے یہ ہوگی کہ اس سال
اول ماہ مبارک رمضان مین خسوف قمر اور درمیان مین کسوف شمس ہوگا اور حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبل ظہور امام مہدی کے خلق حضرت علی کی اولاد مین سے
ایک شخص کو ہاتھ پر بیعت کریگی اور وہ اس بیعت کے لائق ہوگا اس سبب سے قتل کیا جاویگا اسکے
بعد مہدی ظاہر ہونگے اور تین سو تیرہ آدمی موافق شمار اہل بدر کے ان سے رکن حجر اسود
اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرینگے اور انکے پاس ایک علم ہوگا صوف سیاہ کا جا

Marfat.com

گوشہ والا کہ میرے بعد وہ کسی کے لشکر مین نہین بیٹہا ہوا ہوگا اور اُسپر تحریر ہوگا اَلْبَیْعَۃُ لِلّٰہِ اور اُس علم کا اُٹہانیوالا ایک مرد ہوگا کہ اُس کا نام شعیب بن ابی صالح تیمی ہوگا اور اُسکے تہوڑی سی داڑہی ہوگی اور میرا پیراہن اور تلوار اُسکے پاس ہونگی مہدی بعد نماز عشا منبر پر کہڑا ہوکر خطبہ طویل پڑہیگا اور خلق کو خداے تعالی کی طاعت کیطرف بلاویگا اور اہل کوفہ و اہل یمن و اہل شام اُسکے نصیر و مددگار ہونگے اور وہ دنیا مین مثل ذو القرنین و سلیمان علیہ السلام بادشاہ کرہوگا اور تمام عرب بغیر حرب ضرب اُسکے تابعدار ہوجاوینگے اور دشمن کے لشکر مین جب ملینگے آپسمین ایکدوسرے کو اُمت اُمت کہکر پکارینگے اور اُسکی سلطنت کی مدت سات برس ہونگے اور کعبہ شریف کے نیچے کا خزانہ اُسکے زمانہ مین نکلیگا اور وہ فقیرون اور غنیون کو برابر تقسیم کردیگا اور ہند کے خزانے بیت المقدس پر صرف کریگا اور ہند کے بادشاہ اُسکی فرمانبرداری کرینگے اور اُس کی خدمت مین حاضر ہونگے اور بہت شہر و ملک جو کبہی فتح نہوئے ہونگے وہ اُس کے زمانہ مین فتح ہوجاوینگے اور جس قلعہ پر وہ پہنچیگا اللہ اکبر کہیگا اُسیوقت اُسکی دیوارین منہدم ہوجاوینگی اور فتح ہوجاویگا اور اُسکے زمانہ مین قسطنطنیہ و رومیہ فتح ہونگی اور اُسکے ساتہہ تابوت سکینہ ہوگا اور اُسمین مَن و سلوی سفید زیادہ دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اور توراۃ کی تختیان ہونگی اس حال کو دیکہکر یہود و نصاری بہت سے اوسوقت مسلمان ہوجاوینگے تہوڑے ہی باقی رہینگے وہ اسکے بعد بیت المقدس مین پہنچیگا اور وہین ساکن ہوگا اور اُسی ہنگام مین دجال ملک مین خروج کریگا امام کے حلیہ و کرامت کا بیان۔ حضرت امام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو۔ کلان چشم ہونگے گویا اُنمین سرمہ لگا ہے ناک کے دوتون پتلے باریک اور بیچ مین سے اونچے فراخ دندان اور اُنکا رنگ مثل اہل عرب سکین اور اُنکا جسہ مثل جسہ بنی اسرائیلی ہوگا اور اُنکے رخسارہ اور مونڈہے پر خال اور زبان مین ایک گرہ ہوگی جب بات بند ہوجاویگی دہنے ہاتہہ کو بائین زانو پر مارنے سے کہل جاویگی اور کلام کرینگے اور داڑہی ہوگی اُنکا ظہور تولد سے چالیس برس بعد ہوگا جس جانور کو اشارہ کرینگے وہ پاس آجاویگا اور جس سوکہی لکڑی کو زمین مین گاڑدینگے وہ ہری ہوجاویگی اور پہل لاویگی تیسرا بیان دجال کے خروج مین مروی ہے ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام اکثر خطبہ مین فرمایا کرتے تہے کہ فتنہ دجال سے خوف کرو کہ سب فتنون سے زیادہ بدتر ہو

Marfat.com

وہ آخر زمانہ مین نکلے گا اور فساد کریگا اور اسکو محمت سے دفع کرینگے مروی ہے کہ جب وہ پیدا ہوا
عبد اللہ ابن مسعود و سلمان رضی اللہ عنہما اتفاقاً اُس مقام پر پہنچے اور انکو خبر ہوئی کہ یہان ایک لڑکا
ایسا پیدا ہوا ہے کہ پیدا ہوتے ہی وہ بولنے لگا یہ اُس کے گھر مین گئے دیکھا کہ دجال اپنی مان
کی گود مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا ہے اور انگڑائیان لیتا ہے اور بڑا ہوتا جاتا ہے اور اسکی دہنی آنکھ
کانی ہے اور اسکی پیشانی پر لکھا ہے ھو کافر۔ دجال کی مان نے اُس سے کہا یاران حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو آئے ہین اُسنے کہا مین جانتا ہون یہ میرے دشمن ہین۔ ان
دونون صاحبون نے آکر یہ حال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بیان
کیا آپنے فرمایا چلو اسکو دیکھین آپ معہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم وہان پہنچے دجال کی مان نے کہا کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دیکھنے کو تشریف لائے ہین اُسنے کہا جانتا ہون یہ میرے
دشمن ہین آپنے فرمایا کہ مین اپنے دل مین کوئی چیز چھپاتا ہون تو بتائیگا اُسنے کہا ہان بتاؤنگا
آپنے اپنے دل مین الدخان کا لفظ لیا اور فرمایا کہ کیا ہے ہمارے دل مین بتا اُسنے کہا الدخان آپکو
حیرت ہوئی پھر آپنے اُس سے فرمایا کہ خدا ایک ہے اور مین اُس کا رسول ہون اُسنے کہا مین خدا
ہون آپنے فرمایا کہ لعنک اللہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ تلوار مارین آنحضرت
فرمایا کہ اے عمر تو چاہتا ہے کہ قضا کو پھیرے اور آپ معہ اصحاب وہان سے تشریف لے آئے دوسرے
روز دجال گھر سے باہر نکلا اور پتھر لوگون کے سامنے رکھکر اشارہ کرتا وہ دیوار ہو جاتا۔ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ نے آپکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ دجال گھر سے باہر نکلا ہے اور اُسنے فتنہ
عظیم برپا کیا ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعا فرمائی کہ الٰہی دجال کے فتنہ و شر کو
میری اُمت سے دور رکھ جبتک کہ وہ نکلے گا۔ پس حقتعالیٰ نے ایک جانور پرند کو حکم کیا وہ اُسکو چونچ مین
لیکر ہوا مین اُڑا اور خلقت کی آنکھون سے پوشیدہ ہو گیا نہ معلوم کہان لیگیا جب اُسکے نکلنے کا وقت
ہوگا نکلیگا بعضے کہتے ہین دریا ہی طبرستان سے بعضی کہتے ہین عراق سے بعض کا قول ہے ملک شام بعض نے
کہا ہے کہ جس قریہ سے نکلے گا اُس کا نام رسل آباد ہوگا اور وہ اصفہان کے قریب ہوگا غرض بسبب
اختلاف روایات کہین سے نکلے جب نکلے گا اول پہاڑ پر چڑھکر دونون طرف آواز دیگا
کہ تمام خلق اُسکی طرف دوڑیگی مگر جسکو اللہ تعالےٰ چاہیگا وہ اُسکی طرف مُنہ نہین کرنے کا وہ اپنے

ہمراہیوں سمیت دریائے طبرستان تک جاوےگا۔ وہ پار چلا جاویگا اور وہان اُس سے جن ملین گے اور دریا میں سے ایک صندوق نکلے گا جسمین اسکے ہتھیار ہونگے وہ انکو پہنے گا جو کوی اسکو دیکھیگا سجدہ کریگا اول وہ دعوی پیغمبری کریگا پہر دعوی خدائی کریگا اور کوی شخص اُسکے نکلنے سے خوش ہوگا مگر یہود۔ پہر دجال کہیگا مجکو گہوڑا درکار ہے اُسکے مطیع و تابع جتنے گہوڑے رکہتے ہونگے سب حاضر کرینگے لیکن زمین سے کسی کو اسکے اٹھانیکی تاب ہوگی اور اُسکو سواری نہ دے سکے گا جسروز حق تعالی نے دجال کو پیدا کیا تہا اسی دن اُسکے لئے گدہا بہی پیدا کیا تہا کہتے ہین طول اُس کا ستر ہاتہہ اور عرض چالیس ہاتہہ ہے اور اس کی پیشانی پر لکہا ہوگا کہ مجہپر خدائے زمین دجال مسیح سوار ہوگا۔ اور وہ ایک جزیرہ مین ہے کل گہاس اُس کی روز چرتا ہے اور خدا تعالی کے حکم سے راتکو پہر اُسیقدر گہاس پیدا ہو جاتی ہے اور ستر چشمے پانی کے پیتا ہے جب بہی اُسکی تشنگی باقی رہتی ہے دجال کے حکم سے شیطان اُس گدہے کو لاویگا وہ اس گدہے پر اُلٹا بیٹھے گا اور ایک کالا نشان اُسکے ہاتہہ مین ہوگا مین سوگز اونچا اور اُسپر اُس کا نام لکہا ہوگا تمام جہان کے گانے والے اور شاعر اُسکے آگے آگے اُس کی تعریفین تصنیف کرتے اور گاتے چلین گے اور رقص کرتے ہونگے اُسکے بائین طرف بہشت اور دہنی طرف دوزخ ہوگی اور وہ کہے گا جو کوئی میرا تابع ہوگا یہ بہشت اُسکے لئے ہے اور جو میرے مخالفت کریگا اُسکو اس دوزخ مین عذاب کرونگا جو کوئی اُسکی بہشت پر فریفتہ ہوکر اُس کا تابع ہوگا وہ کافر ہوجاویگا اور جب اُسکو وہ بہشت مین ڈالے گا درحقیقت دوزخ مین داخل ہوگا اور جو کوئی اُسکی خدائی کو قبول نکریگا اور اُس کی دوزخ کو قبول کریگا درحقیقت وہ جنت مین پہنچے گا اور ابلیس علیہ اللعنت اُسکے لشکر مین اُس کی تعریف کرتا پہرتا ہوگا اور دجال کے ہاتہہ مین ایک عصا ہوگا جس سے وہ اپنے لشکر کی صفون کو سیدہا کریگا اور اُسکے لشکر کا پیشوا ایک مرد ہوگا ضمیا ابن علیلا نام ستر ہزار فوج سے وہ آگے اور دوسرا مرد الما بن یزید نام ستر ہزار فوج سے اُسکے پیچہے چلتے ہونگے اور دجال لشکر کے بیچ مین ہوگا اور جس دریا مین وہ سب گذرینگے اُس کا پانی اُنکے گہٹنون سے زیادہ نہ آویگا اور عالم مین جس قدر جلاجل و خلخال ہونگے سب اُس گدہے کے گلے مین ہونگے اور باوجود اسکے وہ دجال کا بوجہ کہینچتا ہوگا اور دجال پانی مین ہاتہہ ڈالکر مچہلیان نکال نکال کر لشکریون کو دیتا ہوگا جس سے

سب سیر ہو جاوینگے۔ مگر وہ نہو گا۔ اور دجال آسمان سے مینہ مانگیگا جبہی برسے گا اور
جب زمین کو حکم کریگا جب وہ اُگاویگی۔ اور تمام جہان مین متصرف ہوگا۔ مگر چار مقام پر مکہ معظمہ
مدینہ منورہ بیت المقدس طور سینا اُسوقت مسلمان اور حضرت امام مہدی علیہ الرحمت
بیت المقدس مین متحصن ہونگے اور مسلمان کھانے پینے سے تنگ ہو کر حقتعالی سے بزاری
و تضرع دعا کرینگے حقتعالی اُنکو الہام فرمائیگا کہ تم تسبیح و تہلیل مین مشغول ہو۔ جب یہ تسبیح و تہلیل
مین مشغول ہونگے انکی بھوک و پیاس سب جاتی رہیگی اور دجال کے سیر کی مدت چالیس دن
ہونگے کہ اُنمین سے ایکروز تو ایک سال کی برابر ہوگا دوسرا روز ایک مہینے کی مانند تیسرا
دن ایک ہفتہ کے مثال باقی ایام انہی روزونکے مطابق ہونگے اور اُسکا نام مسیح اسواسطے
ہوگا کہ اُسکی ہنی آنکھہ ہموار ہوگی اور حضرت عیسے علیہ السلام کو مسیح اسلئے کہتے ہین کہ اُنکے پانؤن کے
تلوے برابر تھے گہرے نہ تھے اور ہاتھہ و سینہ دجال کا مثل عورتونکے ہوگا اور اُسکی چھاتیون
سے دودہ نکلتا ہوگا اُس کا نام ستادیک اور اُسکے باپ کا نام حبّاد اور مان کا نام جہبودی
اور قد پچاس گز کا ہوگا جب تمام عالم پر حاوی ہو جاویگا اُسوقت حضرت عیسے علیہ السلام آسمان
سے اُتارے جاوینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ عیسے علیہ السلام کے بدن کو روغن
قدس سے چرب کرین تا خوشبو اُسمین پیدا ہو اور ستر ہزار فرشتے اُنکی ہمراہ ہونگے وہ مسجد بیت
المقدس مین اُترینگے سبز عمامہ اُنکے سر پر بندھا ہوگا اور تلوار کمر مین پڑی ہوگی اور نیزہ ہاتھہ مین
ہوگا جسوقت اُترینگے امام مہدی اُنکو دیکھینگے کہینگے آپ نماز پڑھائیے وہ کہینگے
کہ امامت آپ ہی کیجیئے غرض حضرت امام مہدی نماز پڑھاوینگے جب نماز سے فارغ ہونگے حضرت
عیسے علیہ السلام فرماوینگے جس طرف دجال ہو اُدہر کا دروازہ کھولو جب دروازہ کھلیگا اور عیسے
علیہ السلام باہر نکلینگے اور دجال آنکو دیکھیگا نمک کی مانند گھل کر زمین مین اُترجاویگا یا زمین اُس کو
نگل جاویگی اور اُس کے تمام لشکر کو قتل کرینگے اُسوقت سنگ و درخت بہی فریاد کرینگے کہ یا روح اللہ
یہ یہین ہو اور جنہون نے اُسکی پیروی کی غرض سب کو قتل کرینگے اور بعد انفراغ اس واقعہ کے حضرت
امام مہدی علیہ الرحمۃ وہین انتقال فرماوینگے اور حضرت عیسے علیہ السلام باجمیع مسلمانان اُنپر نماز
پڑہینگے اور وہین دفن کرینگے اُسوقت عیسے علیہ السلام حضرت نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے نائب ہونگے اور آپکی شریعت پر عمل کرینگے اور اُنکے پاس قرآن مجید و توریت و انجیل و زبور ہوگی اور آپ انکار حج کرینگے کہ نصاری جانین کہ یہ خدا نہین ہین اور اُنکے وقت مین اسطرح کا اتفاق ہوگا کہ آدمی شیر کے مُنہ مین ہاتھ دیدینگے اور وہ نہین کاٹیگا اور بھیڑیا و بھیڑ ایکجا جمع ہونگے اور زمین تمام خزانے آشکارا کردیگی اور تمام خلقت بے نیاز ہو جاویگی جہانتک کوئی فقیر نظر نہ آویگا اور سب ایک ہی دین ہوگا اور حقتعالی برکت بے نہایت عطا فرماویگا کہ خوشۂ انگور سے آدمی سیر ہو جایا کریگا اور ہمیشہ مسلمان عیسی علیہ السلام کی زیارت کو اطراف و اکناف سے آیا کرینگے جب آپکی عمر تمام ہوگی عین سجدہ مین حقتعالی کو جان تسلیم فرمائین گے اُسوقت کے اخیار آپکو غسل و کفن دینگے اور نماز پڑھکر بیت المقدس مین دفن کردینگے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ مدینہ شریف مین لاکر حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حجرہ مبارک مین آپکے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان دفن کرینگے اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پشت کیطرف آپکا مزار ہوگا اور آپ کی سلطنت کی مدت بروایت صحیح سات برس ہین اور ایک روایت مین چالیس برس آئے ہین اور ان دونون روایتون مین توفیق اسطرح ہے کہ آپکی تمام عمر چالیس برس کی ہے جسمین تینتیس برس پہلے آپ دنیا مین رہے پھر آسمان پر چلے گئے اور سات برس بعد نزول کے رہین گے کل چالیس برس ہوگئے واللہ اعلم بحقیقت الحال چوتھا بیان یاجوج و ماجوج کے خروج مین بعد فوت حضرت عیسے علیہ السلام کے مشرق کیطرف سے یاجوج و ماجوج نکلین گے اور اُن کے چار گروہ ہون گے۔ کسی گروہ کے قد بہت دراز کسی کے بہت پست ہونگے لیکن ایکسو گز سے زیادہ کسی کا قد نہ ہوگا اور ایک بالشت سے کم بھی نہ ہوگا اور ہر گروہ گنتی مین اسقدر بہت ہوگا کہ اُنکا شمار سوائے خدا تعالی کے اور کوئی نہین جانتا اور قوت مردی ہو عمر اُنکی اسقدر ہوگی کہ ہر شخص اپنی اولاد مین سے جبتک ہزار آدمی نہین دیکھ لیگا نہین مریگا جو کچھ پاوینگے سب کھا لین گے اور سارے دریاؤن کا پانی پی جاوینگے اور تمام عالم مین پھیل جاوینگے اُسوقت کہین گے کہ زمین کل ہمارے تصرف مین آگئی اب آسمان کا ارادہ کرین اور آسمان کی جانب تیر پھینکین گے انکے پھینکے تیر ایک برس کی راہ تک جاوینگے اور فرشتون کو حکم ہوگا کہ انکے پھینکے تیرون پر خون لگا کر وہ نیچے ڈالدینگے اُسوقت بہت خوش ہونگے اور کہین گے کہ اب ہم زمین و آسمان کے مالک ہوگئے اور زمین پر

Marfat.com

تک جہان مین رہین گے اُسکے بعد حقتعالی ایک قسم کے کیڑے کو جنکو نغف کہتے ہونگے اُنپر مسلط فرماویگا
اور اُنکی آنکھون اور کانون مین داخل ہونگے اور اُنکو ہلاک کرینگے اور تمام جہان اُنکے جسدونکی پلیدی اور
بدبو سے سڑ جاویگا اور اُسوقت ہوا کو حکم ہوگا کہ انکو اُٹھا کر سمندر مین ڈالدیگی یا ایک قسم کے طائر آوینگے
کہ اُنکو اُٹھا کر لیجاوینگے پھر مینہ کو حکم ہوگا کہ شدت سے برسیگا اور زمین سب پاک وصاف ہوجاویگی
پھر دابۃ الارض نکلیگا دوسری بار بعد وفات عیسی علیہ السلام کے اور تیسری بار بعد ہلاک ہونے
یاجوج وماجوج کے اور پہلے دستور کے مطابق اُس خلق کو جو باقی رہی ہوگی آگاہ کریگا اور اہل
حبش بعد انتقال عیسیٰ کے کعبہ کو خراب کرینگے اور اُسکی مٹی اور پتھر سب اُٹھا کر حبش مین لیجاوینگے
اور دریا مین ڈالدینگے۔ اور کہا ہے کہ یہ معاملہ عیسی علیہ السلام کی وفات کے سات روز بعد ہوگا
واللہ اعلم بحقیقت الحال **باب پانچوان بیان آفتاب کے مغرب کی جانب سے نکلنے مین مروی**
ہے کہ عادت الہی اسطرح جاری ہے کہ ہر روز جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے فرشتے
اُسکو عرش کے نزدیک لیجاتے ہین وہان وہ سجدہ کرتا ہے جبرئیل علیہ السلام عرش سے حلہ نور
لاکر اُسکو پہناتا ہے پھر بمقدار ساعت روز فرشتے اُسکو اُسکے مقر مین رکھتے ہین پھر نکلتا ہے
اور یہی دستور چاند کا مقرر ہے اُسوقت جب آفتاب اپنے قاعدے کے بموجب نکلنا چاہیگا فرشتے
اُسکو باز رکھینگے جب اہل اسلام اپنی عادتون کے موافق صبح کی نماز سے فارغ ہونگے دیکھینگے
آسمان پر تارے نکل رہے ہین سمجھینگے کہ ہمنے رات مین نماز پڑھی ہے پھر قیاس کرینگے کہ ابتو
وقت ہوگیا ہوگا پھر اُس نماز کا اعادہ کرینگے پھر بھی بعد نماز کے رات ہی نظر آویگی پھر تھوڑی دیر
کے بعد دوبارہ نماز کو پھر پڑھینگے پھر بھی جب فارغ ہونگے رات ہی ہوگی اُسوقت مسجدون مین گریہ و
زاری کرینگے جب تین رات دن کا وقت گذر جاویگا حقتعالی جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماویگا
کہ سورج اور چاند کو مغرب کیجانب سے نکالین جب وہ مغرب سے نکلینگے مانند دو طاش کے بے نور ہونگے
اور دونون مین سے ہر ایک یہ چاہیگا کہ سبقت کرے اور دوسرے سے زیادہ بلند ہو اور تمام خلائق
انکو اسیطرح دیکھیگی یہان تک کہ آدھے آسمان پر چڑھ جاوینگے پھر جبرئیل علیہ السلام بحکم
خداتعالی اُنکو مغرب کی جانب اُلٹا پھیریگا اُسوقت توبہ کا دروازہ بند ہوجاویگا اور کسی کی توبہ
اُسکے بعد قبول نہوگی اور شام کو دونون مغرب مین غروب ہوجاوینگے **مروی** ہے کہ عمر رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ دروازہ توبہ کیا ہے
آپنے فرمایا کہ در توبہ ایک دروازہ ہے بہشت کے دروازونمین سے زر خالص کا بنا ہوا ہے اور زمرد
و یاقوت وغیرہ جواہرات سے مرصع ہے اور اُس کی چوڑائی چار ہزار برس کا رستا ہے جب سے
بنا ہے کہلا ہوا ہے کبہی بند نہین ہوا اور کہلا رہے گا جب آفتاب مغرب سے نکلے گا بند ہو جاویگا
مروی ہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت سے دریافت کیا کہ بعد اسکے پہر آفتاب و ماہ
کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا کہ حقتعالی اُنکو پہر نور عطا فرماویگا اور اسیطرح سے نکلیں گے اور
غروب ہونگے **چھٹا بیان قرآن مجید کے اُٹھائے جانے مین** **مروی ہے** ابن ماجہ مین
کہ اسلام اُسوقت پرانا اور بے رونق ہوجاویگا کہ خلقت نجانے گی نماز و روزہ و زکوۃ کیا ہے
اور رات کو دیکھین گے قرآن کو تمام اور صبح کو ایک آیت بہی روے زمین پر نرہیگی **مروی ہے**
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پڑہو قرآن
کو پہلے اس سے کہ وہ اُٹھایا جاوے اور برپا نہوگی قیامت جبتک کہ قرآن مجید نہ اُٹھایا جاویگا
اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر اُٹھایا جاویگا قرآن شریف مصحفون مین سے لیکن اُنکا کیا
حال ہوگا جنکو یاد ہے فرمایا صبح کو اُٹھین گے اس حال مین کہ قرآن مجید اُنکے دلون سے محو ہوگا
اسمین ایک دوسرے سے کہیگا ہمین جو کچھ یاد تہا وہ کیا ہوا اور پڑہین گے اشعار **ساتوان
بیان** اس جہان کی انتہا ہے حیات کے ذکر مین اور جو کچھ اُسکے بعد ہوگا اور اسمین سات ترجمہ
مین **پہلا امر** تمہید اس جہان کی انتہا کے بیان مین حیات دنیا کا انتہا اُسوقت ہوگا کہ اسرافیل علیہ
السلام پہلی بار صور پہونکے گا اور اس کا نام نفخہ اماتت ہے جسوقت یہ نفخہ ہوگا آسمان و زمین مین
سب مر جاوینگے مگر وہ کہ جس کو اللہ تعالی چاہے گا چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اور استثناء کے معنی مین اختلاف
ہے وہ جو نظر سے گذرا ہے مرقوم ہوتا ہے بعضی کہتے ہین کہ اس سے شہداء مراد ہین بدلیل
قولہ تعالی بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور یہ قول ضعیف ہے اسلیے کہ مراد اس حیات سے اونکا
تمتع اور فائدہ اُٹھانا ہے نعیم بہشت سے کہ اُسکے سبب سے اور مردون سے وہ ممتاز ہین لیکن

سلہ ترجمہ اور جب پہونکا جاویگا صور مین پس مر جاوینگے جو آسمانون مین ہین اور جو زمین مین ہین مگر جسکو چاہے اللہ تعالی ۱۲ سلہ ترجمہ بلکہ وہ زندہ ہین
اپنے رب کے پاس ۱۲

مردے مین وقت بعث تک زندہ نہین ہین اور جو انکی ارواح کیجاوین تو اس بقدیر ارواح انبیا علیہم السلام کو اُنسے زیادہ الویت حاصل ہو کہ فرمایا ہے حضرت نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِہِمْ اور بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ہین ولدان و غلمان و حوران بہشت و رضوان اور اسمین بہی شبہہ ہے اسلیے کہ حق تعالی نے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا ہے اور یہ اسمان و زمین سے باہر ہے سو یہ استثنا جب درست ہو کہ اسمین تاویل کیجاوے اور تاویل دو طرح سے کی ہے ایک یہ کہ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے کنایتاً ساری مخلوقات مراد لیجاوے اور اس سے سات چیزین مستثنی کیجاوین عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ارواح اور یہ بہی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہوا اور دوسری وجہ تاویل کی یہ ہو کہ پروردگار ساکنان اسمان و زمین سے جسکو چاہے اُسی نفخہ اول سے مارے اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اُسکے بعد بہی نہ مارے بلکہ وہ قادر ہے بعد اُسکے اُنکو اور وجہ سے مارے اور یہ وجہ قطعی ہے اور تاویل درست ہے جب نفخہ امانت ہوگا تو اُسکے بعد دوسرا نفخہ احیا ہوگا اور اِن دونون نفخون کے درمیان مین جو زمانہ ہے اُسکو برزخ کہتے ہین اور نفخہ تین ہین - ایک نفخہ امانت دوسرے نفخہ احیا تیسرا نفخہ فزع معتمد توریشتی نے نفخہ فزع کو نفخہ احیاء کے بعد بیان کیا ہے اور احادیث کی کتابون مین نفخہ فزع کو نفخہ امانت پر مقدم کیا ہے واللہ اعلم اور برزخ مین بموجب معتقدات اہل اسلام دو چیزین واقع ہوتی ہین ایک سوال منکر و نکیر کا اور وہ یون ہوتا ہے کہ روحین بدنون مین آتی ہین بموجب اشارہ اس کلام الہی کے اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ پہر وہ جواب منکر و نکیر کے سوال کا دیتے ہین اور اُن کا سوال یہ ہوتا ہے کہ تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا رسول کون ہے اور بعض نے کہا ہے حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی صورت اُسپر ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس مرد کے حق مین تو کیا کہتا ہے دوسرا عذاب قبر ہے کہ اہل شقاوت کو قبر مین عذاب ہوگا اور اہل سعادت کو روح و ریحان یعنی بشارت و خوشبوی جنت بموجب ارشاد حضرت نبی خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کے اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ پس جو شخص کہ مر گیا وقت بعث تک وہ برزخ مین رہیگا بموجب فرمان

لہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہین اپنی قبرون مین ١٢ لہ کہا انہون نے اے رب ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور جلایا تو نے ہمکو دو بار ١٢ لہ قبر باغ ہے

خشتعالی کے وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ٥ اور مدت اُس کی حدیث شریف میں چالیس آئی ہے بعض نے کہا چالیس برس بعض نے چالیس مہینے بعض نے چالیس دن لیکن اکثر علمائے چالیس برس پر اتفاق کیا ہے پس جب مرجاوینگے دنیا خالی ہوجاوے گی اور دریا سوکھ جاوینگے اور سورج و چاند سیاہ بے نور رہجاوینگے اور آسمان سے ستارے زمین پر سطرح گرینگے جیسے درختوں پر سے پتے گرتے ہیں پھر آسمان پارہ پارہ ہوجاوینگے اُسوقت ملک الموت کو خطاب ہوگا کہ اے ملک الموت کوئی مخلوق زندہ ہے وہ عرض کریگا کہ اسوقت بجز محمد ضعیف کے اور کوئی زندہ نہیں ہے حکم ہوگا تو بھی جان دے اور ہم تجکو شربت مرگ چکھاتے ہیں اس کلام کی ہیبت سے ملک الموت زمین پر گر پڑیگے اور تیس سال تک جانکنی کی سختی و تلخی چکھے گا اُسکے بعد فرمایا وہیب کریگا اور جان سے گذر جاویگا ندا ہوگی کہاں ہیں وہ جو خدائی کا دعوی کرتے تھے اور ملک و مال و جاہ و جلال پر مرتے تھے اور فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ط اُسوقت کوئی نہوگا جو اُسکا جواب دے سکے پھر خود ہی فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ط واللہ اعلم بالصواب دوسرا مرتبہ نفخہ احیا اور حساب و کتاب کے لئے خلائق کے عرصات میں حاضر ہونے کے ذکر میں جب اللہ تعالی چاہے گا کہ خلائق کو زندہ کرے اول سب سے جو مخلوق زندہ ہوگا وہ اسرافیل علیہ السلام ہے اور وہ زندہ ہوتے ہی صور پھونکے گا اُسکے پھونکتے ہی سب روحیں اپنے اپنے بدنوں میں جانے کا قصد کرینگی اور اپنے قالبوں میں در آونگی اور وُے قبروں سے اُٹھینگے بموجب اس قول اللہ تعالی کے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور صور کا طول چالیس برس کا راہ ہے اور اُسکے سات سر ہیں اور کہا ہے کہ اُسمیں خلائق کی جانوں کے گنتی سوراخ ہیں کہ ہر سوراخ میں ایک روح ہے مومنوں کی جانوں کے رہنے کا مقام اوپر کا سر ہے آسمان کی سمت کہ جنت کی بو اُنکو پہنچتی رہے اور کفار کی جانوں کے رہنے کی جگہ نیچے کا سر ہے زمین کیطرف کہ دوزخ کے عذاب کی بھاپ اُنکو پہنچی رہے اُسکے بعد حساب و کتاب کیلئے تمام خلائق کو محشر میں جمع کرینگے اور اس میدان کا ساہرہ نام ہے جیساکہ فرمایا ہے فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ اور ساہرہ زمین کے مُنہ کو کہتے ہیں جو برابر ہو اور بعض روایات

لہ ترجمہ اور ان کے پیچھے یعنی موت کے بعد اُنکے لئے برزخ ہے جسمیں وہ رہینگے اسدن تک کہ اُٹھائے جاوینگے ۱۲ ٭ سلہ ترجمہ کس کی سلطنت ہے آج کے دن ۱۲ ٭ سلہ ترجمہ واسطے اللہ اکیلے قہر کرنیوالے کے ہے ۱۲ ٭ سلہ ترجمہ پھر پھونکا جاویگا صور میں دوسری بار پس ناگاہ وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ۱۲ ٭ شہ ترجمہ پس ناگاہ وہ ہونگے چٹیل میدان میں ۱۲

Marfat.com

مین آیا ہے کہ ساہرہ ایک موضع کا نام ہے بیت المقدس مین کہ حشر وہان ہوگا اور وہان کی زمین ہموار ہے اور اُس روز ہماری زمین کو ایک اور زمین سے بدلین گے کہ جس پر گناہ نہوا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ[۱] اور آسمان پھٹ جاوینگے اور فرشتے اُتر کر خلائق کے گرد صفین باندھکر کھڑے ہونگے جیساکہ فرمایا ہے یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَةُ تَنْزِیْلًا[۲] پھر آسمانوں کے ٹکڑون کو خطون اور دفترون کی طرح لپیٹین گے اسکو فرمایا ہے یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ[۳] اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاوینگے جیسے دھنی ہوئی اون ہوا مین اُڑتی ہے کہ اس سے یہ آیہ کریمہ خبردار کرتی ہے وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ[۴] اور حجاب اُٹھ جاوینگے اور دوزخ آشکارا ہوجاویگی جسکی اس آیہ شریفہ مین خبر دی ہے وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی[۵] اور خلائق کا وقوف محشر مین بہت طویل ہوگا حتیٰ کہ زجر و اندوہ سے اسبات پر راضی ہوجاوینگے کہ ہمین دوزخ ہی مین چلے جاوین پر یہان سے نجات ہو آخر آدم علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہونگے اور اُنسے شفاعت کی درخواست کرینگے وہ حضرت نوح علیہ السلام پر حوالہ کرینگے اور نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر اور موسیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت سرور کائنات بعد حساب کے شفاعت فرماوینگے اُسوقت مومنین و مومنات کے نامہ اعمال داہنے ہاتھون مین دیے جاوینگے اگرچہ اُنمین گنہگار بھی ہونگے جسکا حال کلام مجید مین فرمایا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ[۶] اور اہل شقاوت یعنے کفار کو نامہ اعمال اُنکے بائین ہاتھون مین دیے جاوینگے چنانچہ فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ[۷] اور جگہ فرمایا ہے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ[۸] اس سے ظاہر ہے کہ کفار کو پیچھے سے نامہ اعمال دیے جاوینگے مطابقت یون ہے کہ مومن کو سامنے سے داہنے ہاتھ مین اور کافر کو پیچھے سے بائین ہاتھ مین دیے جاوینگے اور بعض نے کہا ہے کہ کافر

[۱] ترجمہ جسدن بدل جاویگی زمین سوا اس زمین کے ۱۲ [۲] ترجمہ جسدن پھٹ جاوینگے آسمان ابر سے اور نازل ہونگے فرشتے نازل ہونا ۱۲ [۳] ترجمہ جسدن لپیٹینگے ہم آسمانون کو مانند لپیٹنے دفتر خطون کے ۱۲ [۴] ترجمہ اور ہوجاوینگے پہاڑ مانند اون دھنی ہوئی کے ۱۲ [۵] ترجمہ اور کھولی جاویگی جہنم اسکے لئے جو دیکھی ۱۲ [۶] ترجمہ پس وہ شخص کہ دیا گیا کتاب اپنی داہنے ہاتھ مین کہے گا لو پڑھو میرا لکھا ہوا [۷] ترجمہ اور وہ جو دیا گیا اپنی کتاب بائین ہاتھ مین کہے گا اے کاش کہ مین نہ دیا جاتا اپنی کتاب ۱۲ [۸] ترجمہ اور وہ شخص جو دیا گیا اپنی کتاب پیچھے پیٹھ کے

دو قسم کے ہین منکر بعث و مقر بعث منکرون کو بایان ہاتہہ پشت پر لاکر دئے جاوینگے اور مقرون کو بہی تنق کی صدر دائین ہاتہہ مین دئے جاوینگے حکمت اعمال ناموں کے ہاتہوںمین دینے کی اسمین یہ ہے کہ آدمی بسبب تقضائے مدت دراز اور کثرت اعمال اپنے کامونکو بہول جاوینگے اللہ تعالی انکو اسطرح یاد دلاویگا کہ فرمایا ہے احصاہ اللہ ونسوہ اور نامۂ اعمال سارے مرقوم ہونگے کوئی چیز اُنسے باہر نہوگی جیساکہ فرمایا ہے وَمَالِ ھٰذَا الْکِتَابِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰھَا اعمالنامے ظاہر کی آنکہونسے پڑہے جاوینگے اور اُنکو دیکہکر احوال کلی و جزوی سے واقف ہوجاوینگے اور جو کہتے ہین کہ وہ اعمالنامے محسوس نہونگے بلکہ معقول ہونگے اُنکا مذہب باطل ہے پس نیکوکار اپنے اعمالنامونکو دیکہکر خوش ہونگے اور یہ بہی ایک قسم ثواب کے ہے اور بدکردار غمگین ہونگے اور یہ بہی ایک قسم عذاب کے ہے اور اعمالنامون پر واقف ہونے کے بعد بعض قصورون کے سبب سے مومن سر نیچے کو جہکائین گے چنانچہ فرمایا ہے نَاکِسُوْا رُءُوْسِھِمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ اور اشقیا باوجود اطلاع انکار کرینگے اُسوقت فرشتے گواہی دینگے اُسمین بہی عذر پیش کرینگے پہر بحکم الہی اُنکے زبانین اور ہاتہہ اور پانون اور دوسرے اعضا گواہی دینگے کہ فرمایا ہے یَوْمَ تَشْھَدُ عَلَیْھِمْ اَلْسِنَتُھُمْ وَاَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور ذرہ بہر عمل بہی بے حساب کے چہوڑا نہین جائیگا کہ فرمایا ہے وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا وَکَفٰی بِنَا حَاسِبِیْنَ حقتعالی خود سبکا جلد حساب فرمائیگا چنانچہ فرمایا ہے وَھُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ معتمد توربشتی مین لکہا ہے کہ مومنون کا خود حساب فرماویگا اور کافرون کا حساب فرشتون سے کرواویگا اسواسطے کہ اللہ تعالی کفار سے کلام نہین فرماتا ہے اور سرعت حساب کا یہ حال ہے کہ تمام اولین و آخرین کا حساب سبکے علم مین ایک شخص کے حساب کی مانند ہے اور سبکے ساتہہ ایکدفعہ کلام فرما سکتا ہے اور سبکا حساب یک آن مین کرسکتا ہے اور جیساکہ تمام مخلوق کا پیدا کرنا اور مار کر دوبارا اُٹہانا اُسکی قدرت کے نزدیک ایک ہی آدمی کے پیدا کرنے اور پہر جلانے کی مانند ہے کہ فرمایا ہے مَا خَلْقُکُمْ

له ترجمہ گھیرا ہے اسکو یاد رکہا اسکو اللہ تعالی نے اور وہ بہول گئے ہین ۱۲ ٢ه ترجمہ اور کیا ہے اس کتاب کے لئے کہ نہین چہوڑتی چہوٹی بات اور نہ بڑی بات مگر اسمین گہیرے یعنی لکہی ہے ۱۲ ٣ه ترجمہ جہکائے ہونگے اپنے سر اپنے رب کے پاس ۱۲ ٤ه ترجمہ جس دن گواہی دینگے اوپر انکی زبانین اور انکے ہاتہہ اور انکے پانون ساتہہ اس چیز کے کہ وہ کرتے تہے ۱۲ ٥ه ترجمہ اور جو ہو گا برابر رائی کے دانہ کے وہ عمل ہی ہم لا حاضر کرینگے اور کفایت کرتے ہین ہم حساب کرنیوالے ۱۲ ٦ه اور وہ بہت جلدی حساب کرنیوالا سب حساب کرنیوالون سے ۱۲

Marfat.com

وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ[۵۱] اور کسی فرقہ کا حساب آسان ہوگا کسی کو بحساب بہشت مین بہیجدینگے کسی کے حساب مین دیر اور شدت ہوگی لیکن کفار کے اوپر سخت شدت ہوگی اور بعضی کفار مین سے بحساب دوزخ مین جاوینگے منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تمام خلائق کو حساب کے لئے موقف[۵۲] مین جمع کرینگے اُسوقت مومن مین قسم پر منقسم ہونگے ایک قسم سے پوچہینگے کہ تمنے کسلئے عمل کئے تہے عرض کرینگے واسطے حصول جنت کے حقتعالی فرمایگا کہ ہمنے اپنے فضل وکرم سے بہشت کے درجے عنایت کئے اور عذاب نیران سے تمکو نجات بخشی دوسری قسم سے دریافت کیا جاویگا تمنے کسواسطے کام کئے تہے التماس کرینگے کہ دوزخ اور عذاب کے ڈر سے حکم ہوگا کہ تمکو دوزخ سے چھٹکارا اور اپنے فضل سے بہشت بہی تمکو دی تم جاؤ اور جنت مین چین کرو تیسری قسم سے ارشاد ہوگا تمنے کس غرض سے اعمال کی مشقتین اُٹہائین تہین گذارش کرینگے صرف تیری محبت واشتیاق دیدار کی خواہش سے جو کچہہ ہمسے ہوسکا بجالائے خطاب ہوگا اَنْتَ عَبْدِیْ حَقًّا[۵۳] یعنی میرا حقیقی بندہ توہی ہے اور خصاص کا نشان تیری پیشانی سے ہویدا ہے اے فرشتو میرے دوست کے سامنے سے حجاب اُٹہادو اور ہم دونون کو چھوڑدو کہ ہمارا اشتیاق اُسکی جانب زیادہ ہے اُسکے اشتیاق سے ہمارے طرف پس ملائکہ پردون کو اُٹہادینگے اور وہ دیدار الہی اور مشاہدہ انوار نامتناہی سے مشرف ہوگا اور اول کلام جو حقتعالی اپنے دوستون سے فرماویگا یہ ہوگا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَبْدِیْ فَمَا اَنَا حَبِيْبُكَ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا لِاَجْلِكَ یعنے تجہپر رحمت ہووے میرے بندے آنکھہ کہول کہ مین تیرا دوست موجود ہون قسم ہے اپنے عزت وجلال کی کہ بہشت کو نہین پیدا کیا مگر تیرے لئے بندہ محب حقیقی عرض کریگا کہ مجکو تیرے مشاہدہ کے سوا کسی چیز کی حاجت نہین ہے غزل

خستگانِ غمِ عشقِ تو شفائے طلبند
دردمندانِ فراقِ تو دوائے طلبند

ہرکسے از تو تمنائے مرادے دارد
کشتگانِ غمِ تو از تو ترا مے طلبند

عاشق آن ستکہ از تیرِ بلا نندیشد
عاشقانِ تو بلا را بدعا مے طلبند

[۵۱] ترجمہ نہین ہے پیدا کرنا اور پہر زندہ کرنا تمہارا سبکا ہمارے نزدیک مگر ایک نفس کے پیدا کرنے اور جلانے کی مانند ۱۲ [۵۲] ترجمہ توہی ہے میرا حقیقی اور سچا بندہ ۱۲ [۵۳] ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

گنج وصلت کہ ز شاہانِ جہان پنہانست	آنہم از کلبۂ آخر ان گدائے طلبند

غزل

ہین تری عشق کے بیمار شفا کے طالب	درد ہجران کے گرفتار دوا کے طالب
تجہسے مانگے ہے مراد اپنی ہر ایک شخص یہ ہین	کشتگانِ غمِ دیدار و فنا کے طالب
ڈرتے ہین تیر بلا سے وہ ترے عشق مین سب	تیری عاشق ہین دعا مین بہی بلا کے طالب
گنج وصلت ہے نہ شاہانِ جہان کو جو نصیب	اُسکو پاتے ہین گدا ہین جو خدا کے طالب

منقول ہی کہ ایکروز حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے اس آیہ شریفہ کی تلاوت کی اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ نعرہ مارا اور کہا کہ وہ بیچارے اگر جانتے کہ کس مین مشغول ہین اور کس سے باز رہے تو ایسی نعمت اُنکو ہرگز گوارا نہوتی اور منقول ہی کہ حسین بن منصور جب اس آیہ کو پڑھتے تہے کہتے تہے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ يَشْغَلُهُ الْجَنَّةُ عَنِ اللّٰهِ **مثنوی**

گر بہشت عدن جائے دلکش ست	بے جمال دوست عین آتش ست
گر نہ دیدار ست موعود بہشت	میروم از صومعہ سوے کنشت

مثنوی

گر بہشت عدن با نار و گلشن گلزار رہے	کم جہنم سے نہین گر بے جمالِ یار رہے
باغ جنت مین نہو گر وعدۂ دیدار یار	چھوڑ کر جنت کو ہم دوزخ کرین گے اختیار

حضرت شیخ شبلی قدس اللہ سرہ نے عین حیات مین فرمایا ہی کہ مجکو اس درگاہ مین وہ بنا حاصل ہی کہ آٹھون بہشتین ملین تو مین اُنکی طرف نہ دیکھون آپکی وفات کے بعد کسی بزرگ نے آپکو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کسطرح گذری اور کیا معاملہ ہوا کہا مجکو ارشاد ہوا کہ کیا چاہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اے خداوندا اگر مجکو بہشت مین بہیجا جاوے عدل ہی اور جو اپنے جمال مبارک کے لائق و سزاوار سمجہا جاوے فضل ہے **رُباعی**

نہ جنت جحیم و نے حورے انہار نمیخواہم	بتو از راقی زاہد این ہمہ من یار نمیخواہم
شہان مملکت فردوس را یاری بدست آرید	کہ من درویش عالی ہمتم دیدار میخواہم

له ترجمہ تحقیق جنت کے رہنے والے آج کے دن ایک شغل مین ہین باتین کرتے ۱۲ ﷼ ترجمہ یا اللہ ہمکو اُن لوگون مین سے نہ کر جنکو مشغول کرے جنت اللہ تعالیٰ سے

مجھے جنت نہ حوروں کی نہ کچھ انہار کی خواہش	ق	وے زاہد یہ سب تجکو مجھے ہے یار کی خواہش
نہیں درکار مجکو جنت الفردوس کی شا ہے		میں ہوں درویش رکھتا ہوں فقط دیدار کی خواہش

منقول ہے کسی نے حضرت رابعہ عدویہ سے پوچھا کہ بہشت کی آرزو کیوں نہیں کرتی کہا الجار ثم الدار[1] اسلیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اکثر اہل الجنۃ بلہ[2] اور عارف قونجی قدس اللہ سرہ نے کہا ہے الدنیا سجن المومن والجنۃ سجن العارف[3] اور حقتعالی نے ان محنت کشان خاکی کو روز ازل میں اپنا دوست فرمایا ہے یحبھم و یحبونہ[4] اُنکے فضل وکرم سے امید ہے کہ انکے قصوروں کے سبب وہ انکو اس مرتبہ دوستی سے نہ گراوے لان الجنایات لا تھدم العنایات[5] اور محبت کے مقرر کرنے میں کوئی علت نہیں فرمائی اور یوں نہیں فرمایا کہ یحبھم لاجل الطاعات و بالاجل الحسنات[6] کہ علت کے فوت ہونے سے معلول کا فوت ہونا لازم آتا پس حقتعالے آدمی کو کچھ طاعت و زہد و علم کے باعث دوست نہیں رکھتا بلکہ لاکھوں اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ اور بیشمار خصائص و نفائس اُسمیں امانت رکھی اور کثافت خاک کے پردہ میں اُسکو چھپایا کہ نامحرمان اغیار کی نظر اُس صورت زیبا کو نہ لگ جاوے اور جمال باکمال اُس کا جنوں اور شیطانوں کی نظر بد سے محفوظ و مصون رہے اسواسطے کہ آیہ وھو معکم اینما کنتم[7] کی حقیقت سے بیخبر ہیں و نحن اقرب الیہ من حبل الورید[8] کے بھید سے ناواقف ہیں مثنوی

نحن اقرب گفت من حبل الورید		عاشق و معشوق در یک تن گزید
آنکہ ہست از تو بجان نزدیک تر		دیدہ سر بیندش نے چشم سر
نے فلک شد محرم اورا نے ملک		با تو گفت اسرار اللہ معک
حاصل ہر دو جہان او توئی		محرم سر نہان او توئی
دلبر آن ماہ پیکر دیدہ ام		در جمالت چیز دیگر دیدہ ام
ہست نوری در جبین تو منیر		کان بصد پردہ نگردد ستیر
انچہ نورست آنکہ تابان از تو شد		ہفت کوکب نور افشان از تو شد

سلہ ترجمہ اول دوست پھر گھر ہوا سلہ اکثر جنت کے رہنے والے بے عقل ہیں سلہ ترجمہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جنت عارف کا قید خانہ ہے سلہ ترجمہ دوست رکھتا ہے وہ انکو اور وہ دوست رکھتے ہیں اسکو ۱۲ سلہ ترجمہ اسلیے کہ تقصیر گناہ میں نہیں ڈھا سکتے اور کرم کر سکتے ہیں تو تکو ۱۲ سلہ ترجمہ دوست رکھتا ہے انکو بسبب کہ وہ میری طاعات بجالاویں اور سلیے کہ وہ خدمتیں کریں ۱۲ سلہ ترجمہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو ۱۲ سلہ ترجمہ ہم نزدیک تر ہیں اسکی رگ جان سے

نور تو نہ از عرش ونہ از کرسی بود	نور تو از مطلع قدسی بود
دیدہ جان نور می یابد ز تو	نور حق ست اینکہ می تابد ز تو
نیست مر ہر دیدہ را نور بصر	تاکہ بیند نورت از جاے دگر

مثنوی اُردو

نحن اقرب یعنی من حبل الورید	حق نے فرمایا ہے تجکو اے سعید
ہو گیا اس سے یہ ہوتا ہو عیان	عاشق و معشوق کا ایک جا مکان
گرچہ وہ اتنا ہوا نزدیک جان	لیک تیری چشم سر سے ہو نہان
ہو فلک محرم نہ اُس سے او ملک	تجکو فرمایا ہے اللہ معک
برگزیدہ دو جہان تجکو کیا	محرم سر نہان تجکو کیا
منظر دیدار ہے تیرا جمال	تجھ مین آتا ہے نظر اُس کا جمال
دیکھتے ہین اُس کو ہم تجکو نہین	ہین کہین ہم دہیان ہو اپنا کہین
تیری پیشانی مین وہ چمکے ہے نور	لاکھہ پردو مین ہی ہو جس کا ظہور
دو جہان اس نور سے تابان ہوئے	سارے کوکب اُس سے نور افشان ہوئے
عرش و کرسی سے نہین اسکا ظہور	تجھہ پہ چمکا مطلع قدسی سے نور
نور تیرا نور چشم جان ہوا	تیرے اندر نور حق تابان ہوا
چشم دل مین جس سکے ہو نور بصر	نور تیرا اُس کو آتا ہے نظر

تیسرا مرتبہ حوض کوثر کے بیان مین۔ کوثر دو ہونگی بموجب صحیح روایت کے ایک جانب میزان وصراط کا سے پہلے ہوگا جب قبرون سے نکلین گے اُسپر گذرینگے اور جنکے نصیب مین حقتعالی نے اُس کا پینا مقرر فرمادیا ہے وہ اسمین سے پئین گے اور جو اسمین سے پئین گے وہ ہرگز پیاسے نہونگے لمبائی وچوڑائی اسکی ایک ایک ماہ کی راہ ہو اور پانی اُسکا چاندی سے زیادہ سفید اور مشک ہو زیادہ خوشبو اور شہد سے زیادہ شیرین ہے اُسپر کوزے ستارونکی مانند چمکتے اور شمار ہونگے اور اسمین ایک جنت کی نہر سے پانی آتا ہوگا کہ اُس کا نام بھی کوثر ہے اور نہر کا نام کوثر ہے حقیقتاً اور حوض کا نام ہے مجازاً اور مروی ہو انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھسے وعدہ کیا ہے ایک نہر کا جسمین خیر کثیر ہے اور حوض کا کہ وارد ہوگی میری اُمت اُسپر قیامت کو اور کوثر نہر ہے بہشت مین کہ کنارے اُسکے زرین اور پانی جاری ہونے کا مقام یاقوت و مروارید سے پُر ہوگا۱۲ اور اُس کا پانی مشک سے خوشبودار اور برف سے زیادہ سرد ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے[1] چھٹا مرتبہ میزان کے بیان مین۔ محاسبہ اور وزن اعمال کیواسطے ترازوئین ہونگی اور ہر ترازو کے دو پلے ہونگے ایک نورانی اور ایک ظلمانی ایمپر حسنات اور ایسپر سیئات رکھی جاوینگی تاکہ خیر و شر مین تفاوت ظاہر ہو حقتعالی نے فرمایا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ[2] اور وزن اعمال مین خلائق کی تین قسمین ہونگی **اول** وہ گروہ مومنون کا ہے جنکی نیکیان بہت ہونگی اور خیرات کا پلہ سیئات پر راجح ہوگا یہ رستگار اور فلاح پانیوالے ہونگے بموجب قول حقتعالی کے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[3] **دوسرا** فرقہ اہل شقاوت کا جنکا پلہ حسنات خیر سے بالکل خالی ہوگا یہ ہمیشہ عذاب کے لیے جاوینگے بموجب فرمان الہی وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ[4] **تیسرا** طائفہ گنہگار مومنون کا جنکی نیکیان تھوڑی اور بدیان بہت ہونگی وہ اپنی نیکیون کی جزا اور بدیون کی سزا پاوینگے بمطابق ارشاد رب العالمین فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ[5] اگر کسی مومن نے ساری عمر مین بھی کوئی نیکی نکی ہوگی جب بھی وہ ایمان کی جزا پاویگا بموجب آیہ مذکورہ کے اسلیے کہ ایمان بھی نیکی ہے **مروی ہے** ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے روز تمام خلائق کے روبرو میری امت کا ایک مرد بلایا جاویگا اور کھولے جاوینگے اُسکے گناہون کے ننانوین دفتر ہر دفتر اتنا لمبا ہوگا کہ جتنی دور نظر آدمی کی پہنچتی ہے حقتعالی اُس سے فرمایگا کیا تو انمین سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہے کہ ہمارے کراماً کاتبین نے ازراہ ظلم کے تجھپر لکھ لیا ہے بندہ گنہگار عرض کریگا نہین اے پروردگار پھر رب العالمین فرمایگا کیا تجکو ان مین سے کسی گناہ کی بابت کچھ عذر ہے کہیگا نہین اے میرے پروردگار پھر ارحم الراحمین فرمایگا اِنَّ لَكَ

[1] ترجمہ بیشک ہمنے تجکو دیا کوثر ۱۲ [2] ترجمہ اور رکھینگے ہم ترازوئین درست اوپر دن قیامت کو ۱۲ [3] ترجمہ پس جو شخص کہ بھاری ہوئین ترازوئین اُنکی پس یہی ہین فلاح پانیوالے ۱۲ [4] ترجمہ اور وہ شخص کہ ہلکی ہوئین ترازوئین اُسکی پس یہی ہین ٹوٹا پانیوالے اپنی جانون کے بیچ جہنم مین ہمیشہ رہینگے ۱۲ [5] ترجمہ جو کرتا ہے ذرہ کے برابر نیکی دیکھے گا اُسکو اور جو کرتا ہے ذرہ کی برابر بدی وہ دیکھے گا اُسکو ۱۲

عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّلَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ یعنی ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے اور شان یہ ہو کہ تجھ پر ظلم نہیں ہوئیگا آج کے دن بس ایک کاغذ کا نام نکالین گے اور ارشاد ہوگا کہ اپنے عمل پر حاضر ہو اور اُس کو تلوا عرض کریگا اے پروردگار کیا حقیقت ہے اس پارہ کاغذ کی اتنے دفترون کے مقابلہ مین حکم ہوگا تُلوا تو سہی اور اُسمین مرقوم ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ بس وہ پارچہ کاغذ حسنات کے پلڑے مین اور وہ سارے دفتر سیات کے پلڑے مین رکھین گے اور وہ ایک نیکی ساری بدیون پر غالب آویگی اور اُسکے باعث پلہ حسنات پلہ سیات پر راجح اور ثقیل ہوگا اسلیے کہ اُسمین اللہ تعالی کا نام ہوگا اور کوئی چیز اُسکے نام کی برابر نہین ہوسکتی **سوال** جب کفار ثواب اعمال سے بے نصیب ہین پھر اُنکے اعمال کے وزن کرنے سے کیا فائدہ **جواب** کافر بھی مومن کیطرح نیکی کی ہے اور اُس پر ثواب کی امید رکھتا ہو جب اُسکے عمل پلہ حسنات پر اور عصیان وکفر پلہ سیات پر رکھین گے کفر اُس کی سب نیکیون کو نابود کردیگا اور پلہ سیات بھاری ہوگا **دوسرا جواب** کفر اسلیے وزن کیا جاویگا کہ سبکا کفر برابر نہین ہو جو منکر صانع ہے اُس کا کفر مثبت صانع سے زیادہ ہے اگرچہ اس کا اثبات کفر کے طور پر ہو اور بت پرست کا کفر موحد کے کفر سے زیادہ ہو اگرچہ وہ رسالت کا منکر ہو اور عذاب کے درکات کفر کے درجات کے مطابق ہونگے کہ ہر ایک کے لیے معین فرمائے ہین چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ اور ایسا ہی مسلمان بھی یقین مین متفاوت ہین اسلیے ہر ایک کی جزا و ثواب اُنکے یقین کے قدر اُنکو دیا جاویگا جس نے حقتعالے کی رضا کے لیے عمل کیے اور شرایط اعمال کے مطابق بجالایا اور آداب و سُنن کی محافظت کی اور باوجود اسکے ہمیشہ عدم قبولیت سے ڈرتا رہا اُس کا مرتبہ ثواب مین اُس سے زیادہ ہوگا جس نے عمل کیے لیکن آداب سُنن کی محافظت نکی اور رد و قبول سے غافل رہا اگرچہ ان دونون کے عملون کی صورت یکسان ہے لیکن مراتب ثواب میزان وحساب مین فرق ہوگا اور بہت سے ایسے بھی ہونگے کہ حقتعالی اُنکو بغیر حساب کتاب وزن اعمال بہشت مین داخل فرمائیگا يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ

لے تحقیق نہین بے شک ہمارے پاس ہے ایک نیکی اور نہ آج کے دن تجھ پر ظلم نہین ہوگا ۱۲ سے ترجمہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالی اور گواہی دیتا ہون مین کہ حضرت محمد بندہ ہین اسکے اور رسول اسکے ۱۲ سے ترجمہ اسکے ہین سات دروازے ہر دروازے کے لئے جزو مقسوم ہے درکات اللہ [illegible] کہیں [illegible] ۱۲ سے ترجمہ کرتا ہے اللہ تعالی جو کچھ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے ۱۲

Marfat.com

پانچوان مرتبہ شفاعت کے بیان مین - قیامت کے روز شفاعت چھ قسم کی ہوگی **اول** قضیون کے فیصلہ کیوقت شفاعت ہوگی اس غرض سے کہ طول وقوف و شدت نہوا اور یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہو کہ سب رسولون علیہم السلام کے پاس پھر کر آخر خلق آپکی خدمت مین حاضر ہوگی **دوسری** جنت مین داخل ہونیکے وقت شفاعت ہوگی کہ حساب مین مناقشہ نہوا اور حساب آسان ہوا و جلد خلاصی ہوا اور یہ بھی آپکے ہی لئے خاص ہے **تیسری** جو مومن کہ مستحق عذاب ہین اُنکے چھڑانیکے لئے شفاعت ہوگی اگرچہ اس کا خاص ہونا آپکے لئے ثابت نہین ہوا لیکن بعض کہتے ہین کہ یہ بھی حضرت کے لئے خاص ہو کہ اسکے خاص نہونے پر بھی کوئی دلیل وارد نہین ہے **چوتھی** مسلمان گنہگارون کے دوزخ سے نکالنے کیواسطے شفاعت ہوگی اور اسمین آپکے ساتھ انبیاء و مرسلین اور مومنین صالحین بھی شریک ہونگے **پانچوین** بہشت مین ترقی درجات کے لئے شفاعت ہوگی اور یہ بھی حضرت سرورکائنات علیہ فضل السلام والصلوۃ کے لئے مخصوص ہے **چھٹی** بعض کفار کی تخفیف عذاب کے لئے شفاعت ہوگی اگرچہ اُس سے خلود عذاب سے نجات نہو **مروی ہو** حجاج سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اول شفاعت کرنیوالا اور شفاعت کیا گیا مین ہونگا اُسوقت ذکر آیا آپکے چچا حضرت ابوطالب کا فرمایا کہ شاید میری شفاعت اُسکو نفع کرے اور عذاب مین کچھ تخفیف ہوجاوے **چھٹا مرتبہ** صراط کے بیان مین - صراط ایک پل ہو موقف اور جنت کے درمیان دوزخ کی پشت پر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز جیسا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجِسْرُ مَمْدُوْدٌ عَلٰی ظَہْرِ جَہَنَّمَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّیْفِ اُسپرسے سب گذرینگے جیسا کہ حقتعالے نے فرمایا ہو وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا اور وہ پل خلقت کو معلوم ہوتا ہوگا اور اسپر سے گذرنا سبکو دکھتا ہوگا **سوال** عقل کیونکر تقاضا کرتی ہے کہ ایسے پل پر سے گذرینگے **جواب** برتقدیر تصحیح حدیث مُراد یہ ہو کہ اُس پل پر گذرنا دشوار ہے اور آسان بھی ہو اپنے اپنے ایمان واسلام کی قدر اور وہ بال سے زیادہ باریک ہو **مصرع** ہجو ہوے باریک ست کو چہ مسلمانی **مصرعہ** بال سے باریک ہے راہ مسلمانی کہین ہو اور حکم خدا تعالیٰ تلوار سے زیادہ

سلہ نزدیک ہے بچھایا ہوا جہنم کی پشت پر باریک او وہ بال سے اور تیز زیادہ تلوار سے ہو ۔ سلہ ترجمہ اور نہین تم مین سے کوئی مگر وارد ہوگا اسپر یہ ہوچکا تیرے رب پر ضروری

Marfat.com

تیز ہے کہ یفعل اللّٰہ مایشاء ویحکم ما یرید بعضے مومن سعادت نشان اُسپر سے مثل
برق کے گذرینگے بعضے مانند ہوا کے بعضے اڑنے والے جانورون کیطرح بعضے دوڑنے
والونکی صورت بعضی جیسے پیادے چلتے ہین اور اُسپر زنجیرین معلق لٹکتی ہین جنکو حکم ہوگا
وہ اُنکو پکڑ لینگے اور اُس کے نیچے دوزخ ہے کہ اُسمین آگ کا اور برف کا عذاب ہے اور طرح
طرح کے روحانی وجسمانی عذاب اُسمین ہین اور درکات اُسکے بعض سے بعضے زیادہ ہین شدت
عذاب ہین اور ایکدوسرے سے سخت تر ہے جس کو حق تعالےٰ نے اپنے دشمنون کے لئے بنایا
ہے اور بعضے مومن بھی جن پر عذاب وعقوبت منظور ہے وہ بھی مدت معین کے لئے اُسمین
ہونگے عیاذاً باللّٰہ منہا اور جو کفر پر مرا وہ اُسمین ہمیشہ رہیگا اور بعضے مومن اُسمین
بہت کم یعنی ایک ساعت بعضے اس سے زیادہ اور بہت سے بہت بعضون نے کہا ہے
ہزار برس ہین اور وہ دوزخ اب موجود ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ وہ ساتوین
زمین کے نیچے ہے **ساتوان مرتبہ** بہشت کے بیان مین - صراط پر سے گذرکر مملکت
بہشت مین پہنچے گی یا دوزخ مین دوزخ کا حال تو ہم کچھ لکھ چکے کہ وہ مقام ظلمانی ہے اور
بہشت مقام نورانی ہے روحون کے لئے اُسمین تمام راحت ہے اور جسمون کیواسطے وہان
ہر طرح کی عشرت ہے آسایش وکامرانی کے سارے اسباب مہیا ہین اور تمام نعمتین ولذتین
موجود وہویدا ہین رنج والم کا وہان گذر نہین فنا وزوال کا وہان کچھ بھی اثر نہین وہانکے رہنے
والونکی زندگانی وخوشی ونعمت بے زوال ہے اور سکنت ومملکت اُنکی بے انتقال ہے اور اُسکو
حقتعالیٰ نے اپنے دوستونکے لئے ترتیب دیا ہے اور اُسمین درجے بیشمار ہین مانند درجات ومراتب
مومنین کے اُنکی عبادات مین اور وہ اب موجود ہے اور دیکھینگے مسلمان اپنے پروردگار کو
جنت مین داخل ہونے سے پہلے اور اُسکے بعد ہمیشہ جیسا کہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہے وجوہ یومئذٍ
ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ **مروی ہے** مسلم سے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللّٰہ علیہ
وآلہ وصحابہ اجمعین نے فرمایا ہے کہ جب سب اہل جنت جنت مین داخل ہولینگے حقتعالیٰ اُنسے التفات
فرمائیگا کہ اے اہل جنت یہ نعمتین جو تمکو ملی ہین اُنسے بہتر چیز کی اگر تمکو خواہش ہو تو کہو وہ بھی تمکو عطا ہو

لہ ترجمہ صفحہ ۲۵۸ پر مرقوم ہوا ۱۲ سلہ ترجمہ بچائے حقتعالیٰ ہمکو اُس سے ۱۲ سلہ ترجمہ بعضے منہ اُسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ۱۲

کہینگے اے پروردگار ہمارے چہرونکو تونے نورانی بنادیا اور ہمکو بہشت مین داخل فرمایا اور دوزخ سے نجات بخشی اور بیان سب طرح کا عیش ہمکو حاصل ہے اور کیا چاہین حکم ہوگا کہ حجاب اٹھادو اُسوقت وہ دولت دیدار الٰہی سے مشرف ہونگے اور جانینگے کہ یہ نعمت کل نعمتون سے بڑھکر ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیدار کا حال پوچھا فرمایا سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اور وہ انکشاف تام ہے سر کی آنکھون سے منزہ جہت و کیفیت و کمیت و مقابلہ سے اور کفار کو دیدار نہین ہونے کا اسلئے کہ فرمایا ہے كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ اللّٰهُمَّ شَرِّفْنَا بِهٰذِهِ السَّعَادَةِ وَبَاعِدْنَا مِنْ عَذَابِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پانچوان عنوان تمام ہوا ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا عنوان خیر و شر کی تقدیر پر ایمان لانیکے بیان مین – اور اسمین ایک معنی ہے – اور اسمین سات بیان ہین – **پہلا بیان** حقتعالی کی ذات مین قدرت کی اثبات اور اُس کے غیر مین اُس کی نفی کے ذکر مین اور مذہب قدریہ کی شبہات باطلہ اور اُنکے جوابات کے مذکور مین لغت مین قدر کے معنے اندازہ کرنا ہے – اور اصطلاح مین جو کچھ بطریق اجمال لوح محفوظ مین مکتوب ہے اُسکو قدر کہتے ہین اور اُس کا وقوع بطریق تفصیل قضا کہلاتا ہے اور بعض کا قول اسکے برعکس ہے پس جو کچھ عالم مین ہے اعراض و اجسام کفر و ایمان طاعت و عصیان سبکو حق تعالی نے اپنی قدرت و ارادہ سے پیدا کیا ہے اسپر دلائل عقلی و نقلی موجود ہین **دلیل نقلی** حقتعالی نے فرمایا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور فرمایا ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ اور **دلیل عقلی** یہ ہے کہ اگر بندہ کو موثر و مستقل اختیار ہوتا تو وہ حال سے خالی نہوتا یعنے کسی فعل کرنے کی حالت مین وہ اُس کی ترک پر قادر ہوتا یا نہوتا اگر قادر نہوتا تو وہ مختار ہی نہوتا اور جو قادر ہوتا تو محتاج ہوتا مرجح کیطرف کہ جس سے اُسکو ترجیح دیتا اور جو مرجح بھی بندے کی قدرت و اختیار مین ہوتا تو اس سے تسلسل لازم آتا جو محال ہے اور جو مرجح اُسکے غیر کی قدرت و اختیار مین ہوتا تو بندے کا مختار نہونا لازم

سلہ ترجمہ قریب ہے کہ دیکھو تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو چودھوین رات مین ۱۲ سلہ ترجمہ یون نہین بلکہ وہ اپنے رب سے پردہ مین ہونگے ۱۲ سلہ ترجمہ اے اللہ مشرف کر ہمکو اس سعادت سے اور دور کر ہم سے عذاب اہل شقاوت کو اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے ۱۲ سلہ ترجمہ یہ معبود تمہارا ہے خالق ہر چیز کا ۱۲ سلہ ترجمہ اللہ تعالے نے تمکو پیدا کیا اور اُسکو جو تم کرتے ہو ۱۲

Marfat.com

آتا بس معلوم ہوا کہ تمام مکونات حقتعالیٰ کی قدرت وارادہ کاملہ سے تعلق رکھتے ہین اور بندونکے افعال مطلقاً انکے اختیار مین نہین ہین بلکہ بندونکے سب افعال حق جل وعلیٰ کی قدرت اور بندون کے کسب سے واقع ہوتے ہین اسی لئے بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ ہمارا مذہب جبر ہے نہ اختیار بلکہ اِن دونونکے درمیان ہے اور اسلیئے کہ اس باب مین نظر صحیح کا دستیاب ہونا دشوار معلوم ہوتا ہے حضرات سلف رحمہم اللہ نے بحث اور مناظرہ سے منع کیا ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے قَتَلَنِی مَسْئَلَۃُ الْجَبْرِ وَالْاِخْتِیَارِ[1] اور آیات واحادیث مین جو بندونکے افعال کے نسبت بندونکی طرف فرمائی ہے اور مدح وذم وثواب وعقاب پر مرتب کیا ہے فقط اس سبب سے ہے کہ بندے افعال کے مظہر اور انکے کاسب ہین اور ضرور انکو انمین دخل ہے باوجود اسکے کہ موثر حقیقی حقتعالیٰ ہے اور سعادت وشقاوت ازلی صرف خالق مطلق کی قدرت سے ہے پس اولاد آدم کہ خیر وشر کے ساتھہ منسوب ہے دو طرح کی ہے ایک وہ جو اپنی عقل ورائے کے تابع ہین اور کسی دین شریعت وکتاب وپیغمبر کے پیروی نہین کرتے انکو اہل نحل کہتے ہین اور دوسرے وہ جو دین وشریعت وکتاب وپیغمبر کی متابعت کرتے ہین انکو اہل ملل کہتے ہین اہل نحل جو مشہور اور ضبط کئے گئے ہین اصلی انکے پانچ فرقے ہین **اول فرقہ** فلاسفہ ہین کہ احکام عقلیہ کے قائل ہین اور علوم نقلیہ سے دور بہاگتے ہین علم منطق علم ریاضی انکی طبیعتون کے تمہین موجودات کو طبعی بتاتے ہین انکے مین گروہ مشہور مین پہلا گروہ مسبہ ورائیمہ ملک کا یونان ہے پیشوا انکا **تاليس ملطی** ہے اور اسنے اول علم فلاسفہ مین کلام کیا اور آخر انکا **افلاطون** ہے دوسرا گروہ انمین الٰہی کہلاتے ہین اول انکا **فلوطرخیس** ہے کہ علم حکمت اسکی طرف منسوب ہے اور وہ مشہور ہے اور آخر انکا **ذمیقراطیس** ہے تیسرا طائفہ حکما مین سے اہل تصنیف ہے جیسے **سقراط وبقراط** واضع علم طب **اقلیدس** واضع علم ہندسہ **وارسطاطالیس** واضع علم منطق اور آخر انکا **اسکندر افریدوسی** کہ ارسطو کی کتاب کا شارح ہے اور حکماے اہل اسلام مین سے **حسین بن اسحاق وابو نصر فارابی** ارسطو کے اقوال کے تابع ہین اور **بوعلی بن سینا** اس کے اقوال کا تابع نہین ہے **دوسرا فرقہ** صابئین ہین ہیاکل فلکیہ اور ارباب سماویہ کے قائل ہین اور اصنام ارضیہ کو انکا وسیلہ مانتے ہین اور انکو ارباب

---

[1] ترجمہ قتل کر دیا مجکو جبر و اختیار کے مسئلہ نے ۱۲

حقتے جانتے ہین اور رسولون کے منکر ہین اور انکے چار گروہ ہین **اول** روحانیون کا کہ ملائکہ
کی تعریفین کرتے ہین اور یہ ملائکہ کو پوجتے ہین **دوسرا** ہیاکلیون کا گروہ اور یہ عقل ونفس اور
ستارونکی صورتین ثابت کرتی ہین۔ مدور اور مثلث و مربع و مثمن وغیرہ اور یہ گروہ ستارہ
پرست ہین **تیسرا** اشخاصیون کا گروہ کہ طلسمات کو ساعات مقررہ اور طوالع معینہ مین کواکب
کی صورتون پر اپنے کامونکے لئے بناتے ہین اور کام مین لاتے ہین **چوتھا** حرانیہ وحرمانیہ
یہ حق کو واحد بھی اور کثیر بھی کہتے ہین **تیسرا فرقہ** تناسخیہ ہے کہ ہند اور ماچین مین رہتے
ہین اور چین وختا بھی انسے بھرے ہے تناسخ ومسخ وفسخ ورسخ یعنی زمانہ کا بدلنا اور صورت کا بدلنا
اور توڑنا اور مٹانا ان سبکے قایل ہین اور علم انکا تنا ملکوتی ہے یہ فرقہ حشر وجزاے اعمال کو دنیا
ہی مین ثابت کرتے ہین **چوتھا فرقہ** براہمہ معتقد ایک ملک کے ہین جسکا برہما نام ہے اور اسکو
صانع ومصنوعات کے درمیان واسطہ قرار دیتے ہین اور اسیکے نام سے اپنے فرقہ کو منسوب کرتے
ہین اور بعضے براہمہ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھہ منسوب کرتے ہین محض غلط ہے اسلئے کہ یہ
لوگ پیغمبرون کے معتقد نہین ہین اور یہ کہتے ہین کہ عالم مین ایک بد ہوتا ہے یعنی وہ شخص کہ
جسکا وجود ناچار وضرور ہوتا ہے اور خلق کی اس کی طرف توجہ ضرور ہوتی ہے اور اس سے استفاضہ
ہوتا ہے اور صحاح مین کہا ہے کہ بد معرب بت کا ہے اور یہ اول بادشاہ ملکوتی کو جانتے ہین
اور اس کا ظہور حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت سے پانچ ہزار برس پہلے
بیان کرتے ہین اور انکے عقائد کا مدار عقل پر ہے جسکو عقل اچھا جانے وہ اچھا ہے اور جسکو برا
جانے وہ برا اور اس لئے کہ انکے علم وعمل کا مرکز وہم ہے جادو وغیرہ نجات بھی انکے مذہب کی ایک
شاخ ہے **پانچوان فرقہ** وثنیہ کہ انہین سے بعضے آفتاب وماہتاب کو اور ایک گروہ کواکب
کو اور ایک طائفہ احجار ومعدنیات کو اور ایک ٹکڑا اشجار ونباتات اور بعضے حیوانات کو پوجتے
ہین اور ہند کے بت پرستون کے بھی کئی فرقے ہین مہاکالیہ وہلکیہ وخملکیہ اور سوائے انکے
اور دہریہ وطبعیہ ومعطلیہ انہین پانچون فرقون سے نکلے ہین اور **اہل ملل** کے تین فرقے
ہین اور یہ اہل کتاب بھی کہلاتے ہین یہود ونصاریٰ ومسلمان اور چوتھا فرقہ مجوسیون کا
ہے اور اسواسطے کہ یہ لوگ اپنے دین کو ابراہیم علیہ السلام سے منسوب کرتے ہین اور آگ کو حضرت

Marfat.com

آفریدگار کے تقرب کا وسیلہ سمجھکر پوجتے ہین انکو شبیہ اہل کتاب کہتے ہین اور انکے بہی کئی فرقے ہین بعضے کہتے ہین کہ انکے ستر فرقے ہین لیکن بڑے فرقون مین اول کیومرثیہ ہے کہ اپنے تئین کیومرث پسر آدم علیہ السلام کے ساتھہ منسوب کرتے ہین دوسرا زروانیہ ہے کہ زروان کبیر کے اصحاب ہین اور اُس کو کیومرث کی مانند جانتے ہین تیسرا زرد شتیہ ہے کہ زردشت کے پیرو ہین اور زردشت حکیم تہا جسکو یہ پیغمبر کہتے ہین چوتہا مانویہ کہ مانی نقاش کے متبع ہین کہ وہ گبر تہا اور اُس سے گبری و ترسائی مین سے ایک نیا دین نکالا تہا چہٹا مزدکیہ کہ قباد کے زمانہ مین ظاہر ہوا اور نوشیروان کی سعی سے قتل ہوا اور ساتوان اور آٹھوان دیصانیہ اور مرقوتیہ کہ دو صانع کے قائل ہین اور حقتعالی کو خالق خیر جانتے ہین اور یزدان نام لیتے ہین اور دوسرے کو خالق شر بتلاتے ہین اور اُس کا نام اہرمن کہتے ہین اور کہتے ہین کہ شر کی اضافت حکیم نیکیون والے کیطرف کرنی مناسب نہین ہے پس ضرور ہے کہ اس امر کی اسناد دوسرے شخص کیجانب اضافت کی جاوے تاکبریائی اس جناب کی لوث سے مصئون رہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقت مین جو کچھہ حضرت علیم و حکیم نے تقدیر کیا ہے سب خیر بہ ہے بموجب قول الٰہی کے بِیَدِکَ الْخَیْرُ[1] پس شر بہ نسبت ہے چنانچہ آگ ایک کا گہر جلاتی ہے اور دوسرے کا کہانا پکاتی ہے مثنوی

پس بدی مطلق نباشد در جہان — بد بہ نسبت باشد اینرا ہم بدان
کفر ہم نسبت بخالق حکمت ست — ور بما نسبت کنی کفر آفت ست

مثنوی اُردو

ہے بدی مطلق بہی عالم مین کہین — ہے بدی لیکن بجز نسبت نہین
نسبت خالق تو اک حکمت ہے کفر — ہم سے گر منسوب ہو آفت ہے کفر

بیت

ظلمہای کہ بہ عالم پیداست — ہمہ عدل ست ولی ظلم نماست

بیت

جسقدر عالم کی ہے وسعت مین ظلم — عدل ہے باطن مین اور صورت مین ظلم

غرض شر کی پیدائش کی نسبت جو حقتعالی کیطرف کی ہے اس پیدائش شر مین بہی بیشمار حکمتین مین کہ انمین سے ایک شمہ کی ادراک سے بہی عاقلون کی عقلین عاجز و قاصر ہین لہذا چند حکمتین بیان

[1] ترجمہ تیرے ہاتہ مین ہے نیکی

Marfat.com

قلم مین آتی ہین **پہلی حکمت** یہ ہے کہ امور موذیہ مین متمردون کے عجز کا اظہار ہے کہ جب یہ مکھی اور مچھر کے کاٹنے کی اذیت کو اپنے اوپر سے دفع نہین کر سکتے تو عذاب الٰہی اور ملائکہ قوی جسامت کو کیونکر دفع کر سکین گے

تو کہ از خرد نتوانی مگسے دور کنی ۔ دفع انواع عقوبت بچہ سان خواہی کرد
بر سر راہ طلب گر تو گدائی نکنی ۔ کے توانی بسر تخت طربشاہی کرد

قطعہ

تمھین مکھی کے اڑانے کی نہین جب طاقت ۔ دور کرد یگا وہ انواع عقوبت کیونکر
جب تلک راہ طلب مین تو گدائی نکرے ۔ تخت جنت پہ کرے جلسۂ عشرت کیونکر

منقول ہے کہ ایکروز حضرت بہلول قدس سرہ لڑکون سے تنگ آئے تھے چاہا تھا کہ انکے ہاتہہ سے ہارون رشید کی دولت سرا مین پناہ لیجاوین جب اسکے قریب پہنچے دیکھا کہ ایک شخص اسکی مگس رانی کر رہا ہے آپ وہین سے اُلٹے پھر آئے ہارون رشید نے آپکا آنا اور اُلٹے پھر جانا دیکھا تھا اسلئے حاجب کو بھیجا جب وہ آپکو اُسکے روبرو لے گیا اُسنے سبب آنے کا اور پھر جانے کا دریافت کیا۔ فرمایا کہ مین لڑکون کے ایذا سے تیرے پاس پناہ لایا تھا جب مینے دیکھا کہ تو خود مکھیون کے ہاتہہ سے ایک اور آدمی کے پاس پناہ لیجاتا ہے اس لئے مایوس ہو کر اُلٹا پھر گیا **دوسری حکمت** پیدا کرنا خیر اور بُرائی کا بُرائی نہین ہے بلکہ اُسمین کمال قدرت کا اظہار ہے جیسے ایک مصور جسکو صورتگری مین ایسا کمال حاصل ہو کہ پانی پر بھی نقش کھینچ دے جب وہ کسی بُری صورت کا نقشہ کھینچے گا تو اُسمین بھی اپنی کاریگری اسیطرح ظاہر کریگا جس طرح اچھی صورت کے بنانے مین کریگا اسلئے کہ اپنے فن مین وہ جبھی اُستاد مصور ہوگا کہ اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا جیسا کہ چاہئے ویسا ہی بناوے اور جبھی وہ قابل تحسین ہوگا کہ جسطرح فرشتے کی تصویر مین حسن و لطافت اُسکے ہاتہہ سے ظاہر ہو اُسیطرح دیو کی شبیہ مین بھی قبح و مہابت اُسکے قلم سے باہر ہو اگر سب چیزین اچھی ہی اچھی ہوون تو اُنکی اچھائی اور خوبی کیونکر معلوم ہو اور جو سب چیزین بُری ہی بُری ہوون تو اُنکی بُرائی اور زشتی کس طرح دریافت ہو کیونکہ خوبی و بُرائی امور نسبتی ہین بحکم اَلْاَشْیَاءُ تُعْرَفُ بِاَضْدَادِھَا[1] ایک شے بغیر مقابلہ دوسری چیز کے دریافت نہین ہو سکتی اچھا اور بُرا اُنکے پیدا کئے بغیر اور بے وجود نیک و بد کے کسی کی کچھ بھی تمیز

[1] ترجمہ چیزین پہچانی جاتی ہین اپنی ضد ملانے سے ۱۲

Marfat.com

ہوسکتی **تیسری حکمت** یہ ہے کہ تمام اہل علوم کو معلوم ہوجاوے کہ اس عالم کا خالق و پروردگار
قادر مطلق ہے اور علیم ہے اسلیئے کہ اگر موجودات کا ایجاد فقط طبایع پر منحصر ہوتا جیسا کہ دہریون کا
مذہب ہے تو ساری چیزین جو ایک مادہ سے پیدا ہوئین وہ سب ایک ہی رنگ اور ایک ہی طرح کی
ہوتین اسلیئے کہ معلولات مختلف و متضادہ کا وجود ایک ہی علت و طبیعت سے ممکن نہین ہے
چوتھی حکمت یہ ہے کہ اگر تمامی اشیاء ایک ہی قاعدہ و منوال پر ہوتین صانع و خالق کے عجز
اور اسکی قدرت کے نقصان پر دلالت کرتین اسواسطے کہ قدرت کا کمال یہی ہے کہ قادر تمامی اشیاء
متضادہ کے ایک ہی محل مین پیدا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہو جیسا کہ قادر مختار نے موالید ثلاثہ کو
عناصر متضادہ سے ایجاد فرمایا ہے لِاِظْهَارِ كَمَالِ قُدْرَتِهٖ وَلِاِشْعَارِ شُمُوْلِ حِكْمَتِهٖ **پانچوین
حکمت** یہ ہے کہ حقتعالی نے دو مکان بنائے ہین دنیا و عقبے اور بندے اُسکے دو طرح کے ہین
دوست و دشمن اور اعمال اُنکے دو قسم کے ہین طاعت و معصیت اور جزا اُنکی دو طریق پر ہے ثواب
و عقاب اور وقوع جزا کے دو مقام ہین جنت و دوزخ جیسا کہ فرمایا ہے فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ
وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اسلیئے عالم مین اشیاء متضادہ پیدا فرمائین کہ اُن دونون کا تفاوت ظاہر
ہو اور اشیاء مضر پر ایک نمونہ عذاب کا مقرر فرمایا اور امور نافعہ پر اپنی رحمت کے خزانون کے
دروازے اسنے کھولدئے اور بے انتہا ثواب معین کیا کہ تمام اہل عالم اس سے آخرت کے نعیم اور
عذاب الیم پر استدلال کرین پس اگر وہ گروہ نرا خالق خیر ہوتا مخالفون کو ضرر نہ پہنچا سکتا اور سزا نہ دے سکتا
اور جو وہ فقط خالق شر ہوتا موافقون کو نفع نہ پہنچا سکتا اور جزا نہ دے سکتا اور یہ دونون طرح کی
نقصانون کی دلیل ہے اور ایسا ناقص خدائی کے لائق نہین ہے پس ظاہر و مبرہن ہوگیا کہ سارے
عالم کا ایک ہی صانع ہے جو خیر و شر دونون طرح کے اعمال پر پوری قدرت رکھتا ہے اور ایصال
نفع و ضرر پر ہر طرح سے قادر ہے اور اہل ملل کے تین فرقون مین سے **پہلا فرقہ یہود کا ہے**
یہ حضرت موسے علیہ السلام کی امت ہین اور توریت انکی کتاب ہے اول یہ موسی علیہ السلام کی شریعت
پر ثابت تھے آخر کو کتاب اور دین مین تحریف و تبدیل کی اور اکہتر فرقے بن گئے بڑا فرقہ عنانیہ ہے جو
عنان بن داود کا پیرو ہے اور اُسکو راس الجالوت بھی کہتے ہین اُس

لہ ترجمہ اپنی قدرت کے کمال ظاہر کرنے کو اور حکمت کے شامل ہونے کا معلوم کرانے کو ۱۲ ہے ترجمہ ایک فرقہ جنت مین ہے اور ایک فرقہ دوزخ مین ۱۲

اُسکے بعد عیسویہ جو عیسی اصفہانی کے اصحاب ہین اور یہ اعو فید الوہیم ہی کہلاتے ہین یعنی خدا کی بوجہنے
والے اور انکے اُنیس فرقے ہین پہر یودعانیہ کہ وہ یودعان ہمدانی کا اتباع کرتے ہین اور انکا سفاتہ
ہی نام ہے اور انکے اکیس فرقے ہین انسے اُتر کر موشکانیہ ہین کہ موشکار عجلی کے قدم بقدم چلتے
ہین اور انکے چہہ فرقے ہین سبکے بعد سامرہ انکے پانچ فرقے ہین انکا کلام سارے یہود کے مخالف
ہے عبادت مین کعبہ کی طرف مُنہ کرتے ہین **دوسرا نصاریٰ** کا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی امت
ہین اور انکی کتاب انجیل ہے عیسے علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانیکے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد اپنے
عقائد سے منحرف ہوگئے اور انہین بہتر فرقے پیدا ہوگئے انکا بڑا گروہ ملکائیہ ہے اور یہ ملکا رومی کا
مطیع ہے اور لاہوت سے ناسوت مین حلول جزئی کے قائل ہین اور انکے اٹہائیس فرقے ہین
دوسرا گروہ نسطوریہ کہ حکیم نسطور کے تابع ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ نور الہی نے عیسے علیہ السلام
کی ہویت پر اشراق کیا ہے اور انکے تیس فرقے ہین - تیسرا گروہ یعقوبیہ کہ عیسی علیہ السلام کی
خدائی کے قائل ہین اور انکے بارہ فرقے ہین **تیسرا اہل اسلام** کا یہ حضرت خیر الانام محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین اور انکی کتاب قرآن مجید ہے اور انکی دو قسمین ہین اہل اصول
واہل فروع اور ارباب فروع بہی دو طائفہ ہین اہل حدیث کہ انکے احکام کی بنا ظاہر نصوص پر ہے
اور یہ اہل حجاز ہین مالک بن انس بن مالک و محمد ادریس الشافعی و احمد حنبل رحمہم اللہ تعالی اور
اہل رائے اور انکے احکام کا مدار نصوص کے ظاہر و باطن و قیاس پر ہے اور یہ اہل عراق ہین امام
اعظم ابو حنیفہ کوفی اور انکے اتباع ابو یوسف قاضی و محمد شیبانی و زفر و حسن وغیرہ رحمہم اللہ علیہم
عقائد مین حجازی و عراقی سارے متفق ہین اور ماتریدیہ و اشاعرہ کے تابع ہین اور انکو اہل سنت
والجماعت کہتے ہین اور اہل اصول گروہ گروہ ہوگئے اور بہتر فرقے بن گئے بموجب اس حدیث
شریف کے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِی ثَلَاثٌ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدٌ قَالُوْا مَا هِیَ قَالَ
هُمْ عَلٰی مَا اَنَا وَاَصْحَابِی یعنی قریب ہے کہ متفرق ہوگی میری امت تہتر گروہ اور فرقون پر
یہ سارے دوزخ مین جاوینگے اپنے عقائد باطلہ کے سبب سے مگر ایک فرقہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین
نے پوچھا کہ وہ ایک فرقہ ناجی کونسا ہے آپنے فرمایا کہ وہ ہے جو میری اور میرے اصحاب کی پیروی کرے
بس یہی فرقہ ناجیہ یعنی عذاب نیران سے نجات پانیوالا ہے اور مراد امت سے اس حدیث مین

Marfat.com

اہلِ اجابت ہین ورنہ اگر اہل دعوت مُراد لئے جاوین تو گنتی سو سے بھی تجاوز کرین بس بہتر مذاہب
باطلہ کی سات اصلین ہین ایک اُنمین معتزلہ کہ انکو قدریہ بھی کہتے ہین دوسرے جبریہ - تیسرے شیعہ
چوتھے خوارج پانچوین مرجیہ چھٹے مشبہ - ساتوین نجاریہ اور اصل اول فرق باطلہ یعنی معتزلہ
کے بیس فرقے ہین - واصلیہ - عمرویہ - ہذیلیہ - نظامیہ - اسواریہ - اسکافیہ - جعفریہ - بشریہ
مزداریہ - ہاشمیہ - صالحیہ - حائطیہ - حدثیہ - معمریہ - ثمامیہ - خیاطیہ - جاحظیہ - کعبیہ -
جبائیہ - بہشمیہ انکے مذہب کے مسائل متفق علیہ یہ ہین کہ مرتکب کبیرہ کو نہ مومن کہتے ہین اور نہ
کافر اور ایمان وکفر کے درمیان ایک تیسرا مرتبہ ومنزل پیدا و ثابت کرتے ہین اور قائل ہین اسکے
کہ ثواب وعقاب خدا تعالی پر واجب ہے اور آخرت مین چشم سر سے حقتعالی کی رویت کے منکر ہین
اور کہتے ہین کہ اشیاء کا حسن وقبح عقلی ہے نہ شرعی اور انہون نے اصحاب عدل وتوحید اپنا نام
رکھا ہے اور انکو قدریہ اس سبب سے کہتے ہین کہ افعال کو بندونکی طرف نسبت کرتے ہین اور قدر کا
انکار کرتے ہین اور انکے شبہات باطلہ اور انکا جواب مرقوم کیا جاتا ہے **پہلا شبہہ** اگر کفر و
عصیان خدا تعالی کیطرف سے ہوتا تو کافر وعاصی مطیع ہوتے اسواسطے کہ حصول مراد مطاع
کو طاعت کہتے ہین **جواب** طاعت اُس امر کی موافقت وبجا آوری ہے کہ جو کتب الٰہی مین رقم
ہوا اور انبیا علیہم السلام نے فرمایا ہے نہ موافقت امر ازلی کہ اُسکو قدر کہتے ہین **دوسرا شبہہ**
ہو جبکہ شر مذموم ہے اور حقتعالے مذموم ہونے سے منزہ ہے **جواب** جو چیز بافعل ہم کرین
اور وہ قبیح ہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ حقتعالی بھی اُسکو کرے تو وہ قبیح ہو مثلاً کبر ہمسے نہایت
بُرا وناپسندیدہ ہے اور حقتعالی کو بہت بہتر اور پسندیدہ ہے چنانچہ فرمایا ہے اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي
وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي اور بہت سے افعال ہمارے اس سبب سے قبیح معلوم ہوتے ہین کہ ہم غیر کی ملک
مین تصرف اور اُس سے قبیح نہین ہوتے بسبب تصرف کرنے کے اپنے ملک مین **تیسرا شبہہ** اگر بندون
کے افعال کا حقتعالی خالق ہووے تو کسب بندہ باطل ہووے اور بندہ اپنے کام مین مضطر ہووے
اور مضطر کی عقوبت حکمت نہین ہے **جواب** ابطال کسب جبریون کا مذہب ہے کہ بندہ کو بے اختیار
جانتے ہین اور ہم اُسکو فاعل ومختار جانتے ہین اسلئے کہ وہ مامور ہے اور بے اختیار کو امر ونہی سے

لہ ترجمہ کبریا میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے ۱۲

مخالطب کرنا حکمت سے دور ہو اور اختیار و اضطرار مین حرکت بطش و حرکت ارتعاش سے امتیاز حاصل ہوتی ہے لیکن دونون حرکتین حقتعالی نے پیدا کی ہین اسلیے کہ محدث کی نظر مین دونون حرکتین ہین مگر اُنمین یہ تفاوت ہو کہ ایک کو بندے کے اندر اُسکے اختیار سے پیدا کیا ہے اور دوسرے کو اُسکے بدون اختیار پیدا کیا ہے چوتہا شبہ اگر بندونکے فعل آفریدہ حق ہون تو بندے کے ایک فعل کی اضافت دو فاعلون کیطرف لازم آتی ہے اور وہ ممکن نہین ہو **جواب** ایک فعل کی اضافت دو فاعلون کیطرف دو اعتبارون سے روا ہے جیسے حقتعالی نے موت کی پیدائش کی اضافت اپنی طرف فرمائی ہے خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ اور پہر موت کو فرشتون کیطرف بہی مضاف کیا ہو اور فرمایا ہے تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ پس بندونکے فعل کی اسناد خدا تعالی کیطرف اس اعتبار سے ہو کہ وہ اُنکا خالق ہے اور بندونکی طرف اس سببسے ہو کہ وہ اُسکے کاسب اور مباشر ہین **پانچوان شبہ** جب حقتعالے اپنی علم قدرت سے جانتا ہے کہ جو کچہ بندہ کریگا اُسکی ارادہ و تقدیر سے کریگا اور پہر بندہ کو کہنا کہ یہ نکر حالانکہ وہ جانتا ہے کہ ضرور کریگا یہ کیونکر ہو سکتا ہے **جواب** یہ بہی کسی حکمت پر مبنی ہے کہ آدمیونکی عقلین اُسکے ادراک سے قاصر ہین اور اپنے کامون کا قیاس کارخانہ خداوندی پر کرنا عقل سے دور ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ صفت اُسکے جلال کی ہو وَيَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ نعت اُسکی کمال کی ہے **منقول** ہو کہ حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام کے دل مین گذرا اور اُنہون نے حقتعالی سے سوال کیا خداوندا ایک گروہ کو خاک سے پیدا کیا اور اُنکو راہ نہ دکہائی اور اس سببسے اُنپر عذاب عقاب مقرر فرمایا اور اسیطرح ایک دوسرے فرقہ کو شرف وجود بخشا اور اُنکو طریق ہدایت کرامت فرمایا اور اس باعث سے اُنکو نجات اور ثواب عطا کیا اسمین کیا حکمت ہو کیا ہوتا اگر سبکو راہ ہدایت پر دلالت فرماتا اور ایمان عنایت کرتا اور اپنے سارے بندونکو برابر درجے دیتا اور جنت مین داخل فرماتا اور کسی پر شقاوت کا دروازہ نکہولتا جیسا کہ اپنے فضل و کرم سے آسمان کے رہنے والون کو عصمت کی چادر اُڑہا رکہی ہے خطاب آیا کہ اے عزیر پہر اس قسم کا سوال نکیجو کہ ایسے مقدمات کی حکمت ڈہونڈہنے والونکی نام نبوت کو تیغ

۱؎ ایک کا غصہ کے سبب سے بدن کانپنے لگے جو اُسکے اختیار سے واقع ہوا اور دوسرے کا رعشہ کی بیماری کے سبب کانپنے لگے جسمین وہ مختار نہین اور مضطر ہے یہ دونون یکسان نہین ہین ۱۲ ۲؎ ترجمہ پیدا کیا اُسنے موت کو اور زندگی کو ۱۲ ۳؎ ترجمہ مارڈالتے ہین انکو فرشتے ۱۲ ۴؎ نہین پوچھا جاتا ہو اُس چیز سے جو کرتا ہے ۱۲ ۵؎ ترجمہ وہ کرتا ہے جو چاہتا اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے ۱۲

Marfat.com

بیدریغ سیاست سے قطع کرتے ہین حضرت عزیر علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا فرمان آیا کہ اس سوال سے باز رہ ورنہ دائرہ انبیار مین سے تیرا نام کاٹ دیا جاویگا تبارہ التماس کیا کہ اس حکمت کے نجانے سے میرا دل بہت ہی ملول و غمگین ہے ارشاد فرمایا کہ یہ ربوبیت کا بہید ہے تجکو اس کے دریافت کرنے سے کیا کام ہے پہر حضرت عزیر علیہ السلام نے اس باب مین سوال تو نہین کیا لیکن یہ دغدغا اُنکے دلمین ہمیشہ رہتا تہا اسلئے حقتعالی نے انکی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا اور سو برس کے بعد انکو پہر زندہ کیا اور خطاب فرمایا کَمْ لَبِثْتَ عزیر علیہ السلام نے کہا لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ حقتعالی نے فرمایا اے عزیر جو شخص سو برس اور ایکدن کے تفاوت کو نجان سکتا ہو اسکو ہمارے اسرار پر کیا اطلاع ہوسکتی ہے دیکہہ اپنے طعام و شراب کو کہ باوجود اسقدر لطافت کے اس سو برس کے عرصہ مین متغیر نہین ہوا اور وہ خرما یعنی کہجورین اور دودہ تہا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ انجیر و خربوزہ و انگور تہا اور دیکہہ اپنے گدہے کو کہ خاک ہوگیا ہے اور تیرے سامنے ہم اسکو کیونکر جلاتے ہین تاکہ تو جان جائے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ پس جب حق اسرار اسکی حقیقت انبیار علیہم السلام پر بہی نہین کہولتے تو پہر ناقص العقل پر کیونکر ظاہر کرین ہزار افسوس اس فرقہ پر کہ راہ شریعت مین پوست و گوشت کو مختار کل جانتے ہین اور ایک جزو کی بہی خبر نہین رکہتے لاکہہ حسرت اس قوم پر کہ اپنے تئین بطریق طریقت مین موحد کہتے ہین اور نسبت فعل اور کیطرف کرتے ہین اور اندوہ اس گروہ پر کہ بسبیل حقیقت مین فعل کی نسبت کو بالکل اپنی طرف اضافت کرکے الوہیت کا دعوی کرتے ہین

آئینہ حسن ترا با دیدۂ اعمے چہ کار	غزل	گر نہ باور زاد را با نالہ سُرنا چہ کار
بر سر چرخی کہ بینے بر بلندی رہ برد		مر خرش را ای مسلمانان بر ان بالا چکار
ہر منش از کجا و ناز معشوق از کجا		طفلک نوزاد را با بادہ حمرا چہ کار
صد ہزاران سال از دیوانگی بگذشتہ ایم		چون تو افلاطون وقتی رو ترا با ما چہ کار

غزل اردو

آئینہ مین جلوہ گر ہے حسن نابینا کو کیا		نالہ سُرتا ہے دلکش گر نہ ناشنوا کو کیا

ا‍ے ترجمہ کتنی دیر تک تو رہا ‍ے ترجمہ کہا دیر تک مین رہا ایک دن یا اس سے کم ۳ے ترجمہ کرتا ہون جو چاہتا ہون اور حکم کرتا ہون مین جو ارادہ کرتا ہون ۲

آسمان چار مین بہر چڑھ گئے عیسے تو بہر	اُس بلندی سے کہو نسبت خرِ عیسے کو کیا
نارسے مخلوق کے کیا ہو تخت مستفید	لطف ہی صہبا مین لیکن طفل نو پیدا کو کیا
گو کہ اس دیوانگی مین ہمیہ گذرے لاکہہ سال	مجھ سے افلاطون نے ہین فکر فرسنگ فرسا کو کیا

دوسرا بیان مذہب باطلہ جبریہ کے ذکر مین دوسرا فرقہ فرق باطلہ مین سے جبریہ ہے اور جبر بندہ کے فعل کی اسناد ہے اللہ تعالی کیطرف لیکن جبریہ کے قول مین خالص جبر تو نہین ہین یعنی اپنے فعل کو حقتعالی کیطرف نسبت کرتے ہین اور اپنے تئین بہی درمیان مین دیکہتے ہین اور اہل تصوف بہی اپنے افعال حقتعالی کو سونپتے ہین مگر اپنے تئین درمیان نہین دیکہتے حالانکہ صوفیہ اہل تفویض ہین اور جبریہ قائل ہین کہ بندہ کے کسب کو اُسکے فعل مین ذرہ بہی تاثیر نہین ہے اور کہتے ہین کہ بندہ بمنزلہ جماد ہے دوسرا عقیدہ انکا یہ ہی کہ حقتعالی کسی چیز کو اُسکے وقوع سے پہلے نہین جانتا اور تیسرا عقیدہ انکا یہ ہی کہ جن صفتون سے خدا تعالی کے غیر موصوف ہوسکتے ہین جیسے کہ علم و قدرت وغیرہ اُنسے حقتعالی موصوف نہین ہوتا چوتھا یہ عقیدہ ہی کہ جنت و دوزخ بعد داخل ہونے اُنکے اہالی کے اُنمین فنا ہوجاوینگے۔ پانچوین و چھٹے نفی رویت و مخلوق ہونے کلام الہی اور ساتوین حسن و قبیح کے عقلی ہونے مین معتزلہ سے متفق ہین **نقل** ہی کہ ایک جبری کسی شخص کے باغ مین داخل ہوا اور بے مالک کی اجازت بغیر اُسمین میوے توڑ کر کہانے لگا مالک باغ نے جب یہ ناانصافی اور باغ کی تباہی دیکہی اُس سے پوچھا کہ بے اذن مالک کے کیون یہ میوے کہاتا ہو اُسنے کہا کہ باغ خدا کا ہی اور میوہ بہی خدا کا ہے اور مین بہی خدا کا ہون میرا فعل بہی خدا کا فعل ہے اس جواب سے مالک نے جانا کہ یہ جبری ہی اُسکو پکڑا اور ایک درخت سے باندہ دیا اور مارنا شروع کیا اُسنے فریاد کی اور غل مچایا مالک نے کہا درخت بہی خدا کا ہی لکڑی بہی خدا کی ہے مین بہی خدا کا ہون میرا فعل بہی خدا کا فعل ہے اور جبریہ ایک فرقہ ہی **تیسرا بیان** مذہب باطلہ شیعہ مین **تیسرا فرقہ** باطلہ مین سے شیعہ ہی اور یہ وہ گروہ ہی جنہون نے بعد حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امامت کا حصر کیا ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور اُنکی اولاد پر اور کہتے ہین کہ سوائے اُنکے اور کوئی امام نہین ہو سکتا اور یہ امامت سے خارج ہو سکتے ہین اور اگر کسی وقت مین ہوئے تو ان پر ظلم ہوا اور انہین سے اگر کسی نے غیر کی امامت کو قبول کیا تو بعض

تقیہ کیا اور انکے بائیس فرقے ہین جنمین سے تین فرقے اصول ہین ایک فرقہ غلات دوسرا فرقہ زیدیہ تیسرا فرقہ امامیہ فرقہ غلات کی فروع اٹھارہ فرقے ہین۔ سبائیہ۔ کاملیہ۔ بنانیہ مغیریہ۔ جناحیہ۔ منصوریہ۔ خطابیہ۔ غرابیہ۔ ذمیہ۔ ہشامیہ۔ زراریہ۔ یونسیہ شیطانیہ۔ زرامیہ۔ بدائیہ۔ مفوضیہ۔ نصیریہ۔ اسماعیلیہ۔ اور فرقہ زیدیہ اپنے تئین حضرت زید بن علی بن زین العابدین سے منسوب کرتے ہین رضی اللہ عنہم اور انکی تین شاخین ہین جارودیہ۔ سلیمانیہ۔ بتریہ اسوقت مین انمین سے اکثر اعتزال کیطرف مائل ہین اصول واعتقاد مین اور فروع واجتہاد مین حضرت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کے مذہب کیطرف۔ اور فرقہ امامیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی امامت کے قائل ہین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور جو حضرت مرتضیٰ سے لڑے اُن سبکی تکفیر کرتے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ شخصون کی امامت کے قائل ہین حضرت علی ابن ابی طالب کو حضرت حسن بن علی و حضرت حسین بن علی و حضرت زین العابدین بن حسین و حضرت محمد باقر بن زین العابدین و حضرت جعفر صادق بن محمد باقر۔ و حضرت موسی کاظم بن جعفر صادق و حضرت علی موسے رضا بن موسے کاظم و حضرت محمد جواد بن علی موسی رضا و حضرت علی زکی ابن محمد جواد و حضرت حسن عسکری بن علی زکی و حضرت محمد قاسم بن حسن عسکری رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہ ایک حدیث نقل کرتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے جیسے کہ بنی اسرائیل مین بارہ نقیب ہوئے ہین اور امام کے لئے عصمت کو واجب ولازم جانتے ہین اور سوائے ان بارہ امامون کے کسی کو معصوم نہین جانتے

چوتھا بیان مذہب باطلہ خوارج کے ذکر مین چوتھا فرقہ فرق باطلہ مین خارجی ہین اور یہ وہ لوگ ہین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت سے خارج کہتے ہین اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہین اور کبیرہ گناہ کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اور انکے بھی بائیس فرقے ہین محکمیہ۔ بیہسیہ۔ ازارقیہ۔ نجدایہ۔ صفریہ۔ بادیہ۔ حفصیہ۔ تردیہ۔ جارتیہ عجاردہ۔ میمونیہ۔ حمزیہ۔ شعیبیہ۔ حازمیہ۔ خلفیہ۔ اطرافیہ۔ معلومیہ۔ مجہولیہ۔ صلتیہ ثعالبیہ۔ معبدیہ۔ شیبانیہ

پانچوان بیان مذہب باطلہ فرقہ مرجیہ کے ذکر مین۔ پانچوان فرقہ۔ فرق باطلہ سے مرجیہ ہین اور انکا یہ نام اسواسطے ہے کہ یہ امید اور اعتقاد رکھتے ہین کہ باوجود

Marfat.com

ایمان کے گناہ کچھہ ضرر نہین کرینگے اور کفر کے ساتھہ کوئی طاعت نفع نہین دیگی اور انکے پانچ فرقے ہین - یونسیہ - عبیدیہ - غسانیہ - ثوبانیہ - تو مینیہ **چھٹا بیان مذہب باطلہ فرقہ نجاریہ** کے ذکر مین - چھٹا فرقہ فرق باطلہ مین سے نجاریہ ہی اور یہ تمام معتقدات مین اہل سنت والجماعت کے مطابق ہین اور افعال کے پیدا کرنیکے نسبت خلق حقتعالی کیطرف اور کسب کی نسبت بندہ کی جانب کرتے ہین مگر نفی صفات وحدوث کلام ونفی رویت مین موافق معتزلہ کے اعتقاد رکھتے ہین اور انکے تین فرقے ہین - غوثیہ - زعفرانیہ - مستدرکیہ **ساتوان بیان مذہب باطلہ فرقہ مشبہہ** کے ذکر مین ساتوان فرقہ فرق باطلہ مین سے مشبہہ ہی اور یہ ایک ہی فرقہ ہے انکا یہ نام اسلیے ہی کہ حقتعالی کو مخلوقات کی مشابہ ومماثل اعتقاد کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور انہین مین سے حشویہ قائل ہین کہ حق سبحانہ کا جسم ہے مثل اجسام گوشت وخون اور اسکے اعضا و جوارح ہین اور انہین سے کرامیہ کہ ابی عبداللہ محمد ابن کرام سے منسوب ہین کہتے ہین کہ فقط ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا اجتہاد درست ہے اور محمد ابن کرام کا دین صحیح ہے یہان تک بیان **فرق باطلہ ضالہ** کا تہا کہ انکے باب مین حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے كُلُّهُمْ فِي النَّارِ[1] اب رہا **فرقہ ناجیہ** اور وہ اہل سنت والجماعت ہین جنکے حق مین آپنے فرمایا ہے هُمْ عَلٰى مَا اَنَا وَاَصْحَابِي[2] اور انکے دو فرقے ہین ماتردیہ واشعریہ - اصول مذہب ان دونو کا یہ ہی کہ اعتقاد رکھتے ہین کہ عالم حادث ہی اور حق سبحانہ تعالی قدیم ہے اور سوائے اسکے اور کوئی خالق نہین ہے اور وہ علم و قدرت اور ساری صفات جمال وجلال سے متصف ہی اور کوئی اسکی مانند نہین ہے اور نہ اسکی ضد نہ ند اور اسپر کوئی حادثہ جاری نہین ہو سکتا اور نہ وہ کسی چیز مین ہے نہ کسی جہت مین نہ وہ کسی شے مین حلول کرتا ہے اور جائز نہین ہے اسپر حرکت وانتقال اور نہ جہل نہ کذب اور نہ کوئی چیز صفات نقصان سے جو چاہا کیا اور جو نچاہا نکیا سب چیزون سے وہ بے نیاز ہے اور کسی چیز کا محتاج نہین ہے جسکو ثواب دیتا ہے محض اپنے فضل وکرم سے دیتا ہے اور جسکو عذاب کرتا ہے اپنے عدل سے کرتا ہی اپنے افعال سے اسکو کوئی غرض نہین ہے اور وہ غیر متبعض ہے یعنی اجزا ہونے سے پاک ہی نہ حد رکہتا ہے نہ نہایت اور اسکی تقدیر مین

[1] ترجمہ وہ سارے دوزخی ہین ۱۲ [2] ترجمہ وہ اس رستے پر ہین جس رستے پر مین ہون اور میرے اصحاب ہین ۱۲

کچھ کمی نہ زیادتی نہیں ہوتی اور معاد جسمانی و محاسبہ و صراط و میزان حق ہے اور بہشت و دوزخ اب موجود ہیں اور خلود اہل جنت اور اہل دوزخ کا جو کافر ہیں حق ہے اور گنہگار نیک گناہوں کا عفو حق ہے اور دیدار حقتعالی کا مومنوں کو آخرت میں حق ہے اور آثار رسولوں کا معجزات کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم تک اور آپکی شفاعت کرنی امت کے لئے قیامت کو حق ہے اور ہر زمانہ میں نصب کرنا امام کا مسلمانوں پر واجب ہے اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امام برحق ہیں اُنکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ - اُنکے پیچھے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور ان چاروں کی فضیلت انکی خلافت کی ترتیب کے مطابق ہے اور کسی اہل قبلہ کو کافر کہنا مجاہیئے جب تک اُس سے کفر متحقق نہو اگرچہ مبدع ہو اس احقر نے چاہا کہ اہل قبلہ کا خاتمہ اشرف فرقہ کے بیان پر ہو اس لئے عقائد اہل سنت والجماعت کو آخر میں بیان کیا - امید کہ حقتعالی ہمیں اور ان سب کو راہ راست دکھاوے اور اُس پر قائم رکھے - آمین لِاَنَّهٗ تَعَالٰی یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

تمت بالخیر

چھٹا عنوان ختم ہوا

لہ ترجمہ اسلئے کہ حق تعالے بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے

سید حارستہ ۱۲۱۲

+ + + +

+ +

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتوان عنوان بعث پر ایمان لانے کے بیان مین - اور اسمین ایک معنی ہے اور اُسمین سات بیان ہین **پہلا بیان** بعث کے ثابت کرنے مین عقلی و نقلی دلایل سے اہل اسلام کا عقیدہ ہی کہ حقتعالیٰ مُردون کو زندہ کریگا اُنکے اجزا کی متفرق اور پریشان ہوجانیکے بعد اور اُسپر دلیلین عقلی و نقلی موجود ہین - عقلی مین سے **پہلی دلیل** یہ کہ جمع کرنا اجزا کا بوجہ سابق یعنے جس طرح اول پیدایش کے وقت جمع کئے تہے امر ممکن ہے اور خالق کریم اُن اجزا کا عالم ہے اور قادر ہے اُنکے جمع کرنے پر اور ایجاد کرنے اور آدمی کے جلانے پر **دوسری دلیل** یہ ہے کہ حقتعالیٰ تمام موجودات کے اول بار ایجاد اور پیدا کرنے مین یگانہ ہے پس دوبارہ اُنکا اعادہ کرنا اُسکو کیا مشکل اور عجیب ہے اسواسطے کہ ایجاد عدم سے ہوتا ہے اور اعادہ موجودگی اجزا سے ہے پس جو شخص محض عدم و لاشئے سے ایسے شخاص عجیب و اس طرح کی صورتین عجب پیدا کر سکتا ہے اُسکو اُنکا اعادہ کرنا باوجود بقاے اجزا کے نہایت آسان ہے **تیسری دلیل** یہ ہے کہ حکم مثلین یعنی اُن دونون چیزونکا جو اسمین یکسان ہون ایک ہی ہے پس جب ایک اُن دونونمین کی ممکن ہے دوسری بہی ممکن ہے اور دلائل نقلی مین سے **پہلی دلیل** یہ کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے اَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ[1] اور فرمایا قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ[2] اور فرمایا وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ[3] اور فرمایا كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ[4] **دوسری دلیل** یہ ہے کہ آیات و احادیث بہت ہیں جو اُسپر دلالت کرتی ہین اور مخبر صادق نے اُسکے خبر دی ہی پس جس چیز کی مخبر صادق خبر دے اور وہ ممکن الوقوع ہو ضرور حق ہے پس جب حقتعالیٰ اوراق سماوات و اطباق زمین کو باوجود اس عظمت و جسامت کے کتم عدم سے فضاے عالم وجود مین لایا اور اُنکے ایجاد مین عاجز نہین ہوا جیسا کہ فرمایا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ[5]

[1] ترجمہ آیا نہین ہے وہ جس نے پیدا کئے آسمان و زمین قادر اس بات پر کہ پیدا کرے اُنکی مانند ہان ہے وہ پیدا کرنے والا سب اور جاننے والا ۱۲ [2] ترجمہ کہہ زندہ کریگا اُنکو وہ شخص جس نے پیدا کیا ہے اُنکو پہلی بار اور وہ ہر پیدا کئے ہوئے کو جانتا ہے ۱۲ [3] ترجمہ وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا خلق کو پھر اعادہ کریگا اُسکو ۱۲ [4] ترجمہ جیسا کہ اول بنایا ہے خلق کو ایسا ہی اعادہ کرینگے ہم اُسکو ۱۲ [5] ترجمہ آیا اور نہین دیکھتے ہین وہ تحقیق اللہ تعالیٰ جس نے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تہکا اُنکے بنانے سے (باقی حاشیہ صفحہ ۳۲۰ پر)

بِقَادِرٍ عَلٰۤی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی ط بَلٰۤی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو آدمی کے پہلی بار پیدا کرنے اور دوسری بار اُسمین روح کو اعادہ کرنے سے کیونکر عاجز ہو سکتا ہے **دوسرا بیان** اعتقاد بعث کے ذکر مین بموجب مذہب اہل سنت والجماعت کے واضح ہو اکہ اہل سنت وجماعت کامذ کرے اُنکی اللہ تعالی۔ یہ اعتقاد ہو کہ حقتعالی مردون کے بدن کے ریزون اور اُنکی بوسیدہ ہڈیونکو زمین کے اندر اور اُسکے اوپر اور دریاؤن کی تہ اور جانورون کے شکمون میں سے جمع کریگا اور اُنکے کالبد درست فرمائیگا جیسا کہ پہلے تھے اسطرح کہ کسی بدن کا کوئی ذرہ کسی دوسرے بدن کے کسی ذرہ سے متبدل نہوگا بلکہ اُنہیں ذرون سے ہر ایک بدن مرتب ہوگا جیسے پہلی بار خالق مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا تھا پھر ہر ایک شخص کی روح کو اُسکی اُسی کالبد مین کہ دنیا مین تھا اعادہ فرمائیگا جیسا کہ فرمایا ہے وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا[1] جس بچہ کے بدن سے اُسکی ماکے پیٹ مین روح متعلق ہوئی تھی اور مدت حمل کی انقضا سے پہلے ساقط ہوگیا تھا یا وہ اپنی ماکے پیٹ مین ہی مرگیا تھا اُسکو بھی پروردگار زندہ کریگا پس جو کوئی بعث کا انکار کرتا ہے وہ بیشک ضال وگمراہ ہے اور منشیہ پیدا انکار اُسکا قدرت رب العالمین کے عدم معرفت کے سبب سے ہو اور اپنی عقل ناقص کی پیروی کے باعث ہو **تیسرا بیان** انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کے قصون سے استدلال بعث کے ذکر مین قرآن مجید مین پیغمبرون کے جو قصے واقع ہین اُنمین سے بھی احیاے اموات پر دال ہین جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ اُنہون نے عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی[2] یعنی اے پروردگار میرے دکھا مجکو کیونکر جلاویگا تو مُردون کو حقتعالی نے فرمایا کہ چار مرغ لے اور اُنکو ہل کر سب کے اجزا اکٹھے کردے پھر اُنکو چار حصہ کرکے پہاڑ کی چوٹیون پر رکھدے اور اُنکے سرون کو اپنے پاس رکھ پھر اُنکو بُلا جسوقت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیا سب جانورون کے ملے ہوئے اجزا جدا جدا ہوکر اور چارون مرغ بے سر کے ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آموجود ہوئے اور اپنے اپنے سرون سے مل گئے یہ قصہ دلیل روشن ہے معاد کی اعادہ ارواح پر اور ایسا ہی قصہ اصحاب کہف

[1] باقی حاشیہ) وہ قادر ہے اسپر کہ جلاوے مُردے کو کیون نہین اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ [2] ترجمہ اور اُٹھا لاوینگے اور رلادینگے ہم اُنکو حشر مین پھر نہ چھوڑینگے اُنمین سے کسیکو ۱۲ [3] ترجمہ متن مین ہے

کا اور اُنکے گدھے کا اور قصہ عزیر علیہ السلام کا اور اُنکے گدھے کا یہ سب حشر و نشر کے دلائل ہین کہ
کسی کو شبہ نہ ہے اور سب جان جاوین کہ یہ زندہ ہونا بعد موت کے ضرور واقع ہوگا **چوتھا**
بیان روز میعاد کے زندہ ہونے کی کیفیت کے ذکر مین واضح ہو کہ حقتعالی نے مردون کے
زندہ کرنے کو زمین مردہ کے زندہ کرنے سے تشبیہ دی ہے چنانچہ اپنے کلام قدیم مین فرمایا ہے
فَانْظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَتِ اللّٰهِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
حاصل معنی یہ کہ جس طرح فصل بہار مین قطرات باران صحن گلزار پر برستے ہین اور معشوقان سراپردہ
خاک کو گل نمناک کے دل سے باہر نکال لاتے ہین اسیطرح صبح قیامت کی روشن ہوتی ہی کہ وہ
حشر کے روز کی بہار ہے دریاے زیر عرش معلی سے ایسا مینہ برسے گا کہ چالیس گز پانی زمین پر چڑہ
جاویگا اُسوقت تمام مُردے زادیہ خمول خاک سے نباتات کی مانند سر باہر نکالینگے اور حضرت
آفریدگار کے حکم سے یکبارگی اُنکے سارے اعضا بے بوسیدہ و فرسودہ درست ہو کر نقاب تراب
سے میدان حشر مین کامزن ہونگے اور اُنکے دلون مین یہ مضمون جوش زن ہوگا **غزل**

امروز مردہ بین کہ چہ سان زندہ میشود — آزاد سرو بین کہ چہ سان بندہ میشود
بوسیدہ استخوان بدنہاے مُردگان — کز علم و عقل و روح چہ آگندہ میشود
آن حلق و آن دہان کہ دریدہ است و زلحد — چون عندلیب مست چہ گویندہ میشود

غزل

مُردون کی زندگی کا یہ سامان دیکھہ لے — آزاد سرو ہین یہ غلامان دیکھہ لے
بوسیدہ استخوان تہی جو کل نہین پاس گہڑی — علم و شعور و عقل و خرد جان دیکھہ لے
حلق و دہان جو خاک لحد مین ملے تہے اب — بلبل کی طرح اُنکو غزل خوان دیکھہ لے

اور جس کالبد مین روح دنیا مین تہی اُسیمین محشور ہوگی اور ثواب و عقاب دونون پر عائد ہوگا
اسواسطے کہ طاعت و معصیت مین دونون شریک تھے اور امر و نہی سے دونون مامور تھے
پانچوان بیان میعاد کی حکمت کے ذکر مین حقتعالی نے اپنے بندون کو عبادت کا امر فرمایا ہی

سلہ پس دیکھہ اللہ تعالی کی رحمت یعنی مینہ کے نشانون کی طرف کہ اس سے کیونکر جلایا کرتا ہو مُردی زمین کو تحقیق اسی طرح جلاوے گا
مُردون کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۲

اور کفر و عصیان سے منع کیا ہے اور اخلاق محمودہ کی جانب دلالت کی ہے اور افعال مذمومہ
سے ممانعت انہین سے بعضون نے طاعت مین کوشش و محنت کی اور بعضون نے عصیان
کی کثرت و شدت کوئی صالح ہوا کوئی طالح کوئی مؤمن کوئی کافر اگر انکے لئے معاد نہوتی مؤمن
و کافر مطیع و عاصی مین تمیز و تفاوت کیونکر پیدا ہوتا اور یہ بے تمیزی حکمت سے دور اور بعید ہوتی
اور جو دنیا مین کسی نے کسی پر ظلم کیا ہے اور یہان مظلوم اپنی داد کو نہین پہنچا اور بعضی مؤمنون
نے اپنی مدت حیات رنج و مشقت اور انواع بلا و محنت مین گذاری اور کافرون نے اُسکے خلاف
بسر کی گر حیات اس دنیا کی زندگی پر ختم ہو جاتی اور داد مظلومون کی ظالمون سے نہ دلائی جاتی
اور نیکیون کا اجر صالحین کو نہ ملتا۔ اور بدیون کی سزا گنہگار نہ پاتے تو کیسا ظلم ہوتا اور اللہ تعالےٰ
ظلم کو دوست نہین رکھتا فرمایا ہے وَاللّٰهُ لَا يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ[۱] اسلئے معاد مقرر فرمائی ہے
چھٹا بیان اہل محشر کے حالات کی تصریح مین حدیث شریف مین وارد ہے کہ جنت مین
داخل ہونے والے سب جوان ہونگے مرد و عورت اور دوزخیون کے بدن غلاظت کے لئے بہت
بڑے بڑے ہو جاوینگے دانت شل کوہ احد اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
آیہ کریمہ کی تفسیر مین کہ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا[۲] فرمایا ہے کہ قیامت کو خلق کی دس
گروہ ہونگے پہلا گروہ آوینگے اور اُنکے پیٹ خیمون کے مانند سانپون اور بچھوون سے بھرے
ہونگے یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہونگے دوسرے گروہ کی انتڑیان شکم سے باہر نکلی ہونگی یہ
خرید و فروخت مین جھوٹ بولنے والے ہونگے تیسرے گروہ کے پانون کٹے ہونگے یہ قطع
رحم کرنیوالے ہونگے چوتھے گروہ کے منہ پیچھے کو پھرے ہوئے ہونگے اور بلندیون پر ہونگے
یہ پوشیدہ گناہ کرنے والے ہونگے پانچوین گروہ کی زبانین گدی سے باہر نکلی ہوئی ہونگی اور
آگ اُنسے نکلتی ہوگی یہ جھوٹی گواہی دینوالے ہونگے چھٹے گروہ کی زبانین زمین پر پڑی
ہوئی ہونگی اور اُنمین بدبو آتی ہوگی یہ خائن ہونگے ساتوین گروہ کے ذکر زمین تک ہونگے
اور اُنکی بدبو سے اہل محشر فریاد کرینگے یہ زانی ہونگے اٹھوین گروہ مین عورتین ہونگی جنکی
پیشاب گاہ ہو نہین بچی ہونگی آدھی اندر آدھی باہر یہ تارکیہ ہونگی نوین گروہ والے روسیاہ۔

---

[۱] ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نہین ارادہ کرتا ظلم کا بندون کے لئے ۱۲ [۲] ترجمہ جس دن پھونکا جاویگا صور پس آوینگے تم فوج فوج ۱۲

کیری آنکھون والے دانت بلوط تکے سے باہر نکلے ہوئے مستون کی مانند گرتے پڑتے آوینگے یہ شراب خوار
ہونگے **دسوان** گروہ بندرون کی صورت ہونگے یہ سخن چینی کرنے والے ہونگے **گیارہوان**
گروہ ریچون کی صورت ہونگے یہ دنیا کے مال پر عجب و تکبر کرنیوالے ہونگے **بارہوان** گروہ
سورون کی صورت ہونگے یہ ظالم ہونگے **تیرہوین** گروہ کے منہ سے پیپ اور خون
اور جگر کے ٹکڑے نکلتے ہونگے یہ وہ عالم ہونگے کہ جنکی کردار انکی گفتار کے مطابق نہوگی
چودہوان گروہ آگ کے گھوڑون پر سوار آوینگے یہ رشوت خوار ہونگے **پندرہوان** گروہ
نابینا ہونگے یہ قرآن مجید یاد کرکے بھول گئے ہونگے **سولوان** گروہ بجو کی صورت ہونگے یہ چغلخور
وغماز ہونگے **ستر ہوان** گروہ انکے سر انکے دونون پاؤنکے درمیان ہونگے یہ ظالمون
کے مددگار ہونگے **اٹھارہوان** گروہ آگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہونگے یہ ریاکار ہونگے
انیسوان گروہ بہرے اور گونگے ہونگے یہ تارک نماز ہونگے **بیسوان** گروہ آوینگے کہ منہ
چودہوین رات کے چاند کی مانند روشن ہونگے اور انکے سرون پر تاج ہونگے اور بہشتی
حُلے پہنے ہونگے یہ توبہ کرنیوالے اور صالح ہونگے **ساتوان بیان** حکما کا انکار حشر
اجساد سے اور اس کا جواب اسمین مذکور ہے فلاسفہ بعینہ اعادہ معدوم کے منکر ہین لیکن
دلیل معتد بہ نہین رکھتے **پہلی دلیل** انکی یہ ہے کہ اگر موجود ہووے عالم دوسرا ضرور وہ
اس عالم کے کرہ کی مانند ہوگا اور ممکن نہین ہے وجود دو کرون ہم شکل کا مگر جب کہ متحقق ہو
فرجہ اُن دونون کے درمیان اور اس سے خلا لازم آتا ہے **جواب** کیا ضرور ہے کہ عالم کرہ ہو
اور جو کرہ ہونا اس کا بھی مسلم رکہین تو کیا ضرور ہے کہ خلا واجب ہو **دوسری دلیل**
یہ ہے کہ اعادہ ایک زمانہ مین تو ممکن نہین ہے اور جو دوسرے زمانہ مین ہو تو ضرور وہ پہلے زمانہ
کا غیر ہوگا پس اعادہ بعینہ ممکن نہوا **جواب** اعادہ مین معتبر وجود مشخصات ہے اور زمانہ کا
اسمین دخل نہین کہ عوارض مین سے ہے اور جو ہو تو لازم آوے تبدل اشخاص کا زمانہ کے
تبدل سے اور جو زمانہ کو دخل بھی ہو تو بھی ہمارے مقصود کو مضر نہین ہے اسلئے کہ ہماری
مراد یہی ہے کہ حقتعالی جمیع اجزا کے جمع کرنے پر اور اسمین روح کا اعادہ کرنے پر قادر ہے
اور وہ یہ جو کہتے ہین اگر آدمی دوسرے آدمی کو کہا جاوے اسطرح کہ ایک کے بدن کے اجزا دوسرے

Marfat.com

کے بدن کے اجزا بن جاوین پہران اجزا سے دونون مخلوق ہووین تو محال ہے اور جو ایک ہووے تو دوسرے کے لیے معاد نہوئے چنانچہ اس عقیدہ کا ناصر خسرو نام ایک شخص تہا جسنے یہہ قطعہ بطور سوال کے پیش کیا قطعہ سوال

آن یکے را بدشت گرگ درید — زو بخوردند کرگس و زاغان
این چنین کس بحشر زنده شود — تیر بر ریش احمق نادان

قطعہ

بہیڑیئے دشت مین جسے کہا مین — اور باقی کو زاغ سنگوا مین
کیونکہ ہووے وہ حشر مین زندہ — تیر احمق کے سر پہ برسائین

ادہر سے بہی کسی شخص نے اُس کا جواب ایک قطعہ مین اس طرح موزون کیا قطعہ جواب

قادر ذوالجلال زندہ کند — گرچہ اعضاے او شدہ جو جو
این چنین کس بحشر زندہ شود — تیر بر ریش ناصر خسرو

قطعہ

وہ کسی حالت مین جان وقت اخیر — زندہ کر سکتا ہے بر قادر قدیر
کیون نہو یہ شخص زندہ روز حشر — ناصر خسرو کی داڑہی پر ہے تیر

ترجمہ دوسری طرح قطعہ

ہووین اعضا کسی کے گر جو جو — بلکہ ہر جو کے ٹکڑے ہون سو سو
خدا اسے جلائے گا جب بہی — تیر اور ریش ناصر خسرو

خاتمہ کتاب بعون اللہ الملک الوہاب مشتمل ہے پانچ بنا پر پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے بیان مین دوسری بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معاینہ کے ذکر مین تیسری بنا ظلمانی و نورانی حجابون کی شرح مین چوتھی بنا قربت و عندیت و معیت کی تصریح مین پانچوین بنا وصول و وصال و لقا و رویت کی تفصیل مین پہلی بنا عبادت و توحید و معرفت کے احوال مین۔ واضح ہو کہ آدمی کے پانچ نام ہین انسان و آدم و بشر و ناس و عبد اور ہر مقام پر انمین سے ایک نام کے ساتہہ وہ موسوم ہوا ہے جب وہ روح مجرد تہا اور قالب مین نہین داخل ہوا تہا اللہ تعالی

Marfat.com

کی نزدیکی سے اُنس رکہتا تہا اسلیے اُسکو انسان کہنے لگے چنانچہ حقتعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اور یہ نام فقط روح کا ہے اسی سبب سے جب خلقت سے وحشت گزین ہوتا ہے حقتعالی کے ساتھہ اُنس حاصل کرتا ہے جب احسن الخالقین نے اویم ارض سے پتلا بنایا اُسوقت اُس کا نام آدم ہوا کہ فرمایا ہے خَمَّرْتُ طِينَةَ آدَمَ بِيَدِي أَرْبَعِينَ صَبَاحًا یہ نام تہی قالب کا ہے کہ اُسوقت اُسمین روح نہ تھی جب اُسمین روح ڈالی گئی تو بعد امتزاج روح اور قالب دونون کا نام بشر ہوا کہ فرمایا ہے إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ اور جب اُسمین نسیان ملا اور مرکب ہوا اُسوقت وہ ناس کہلایا کہ فرمایا ہے الْإِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ جب اُسکو عبادت کا حکم ہوا اور عبدیت کے رتبہ کو پہنچا اُس کا نام عبد ہوا کہ فرمایا ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ اگرچہ عبادت کا حق ادا کرنے سے بندہ قاصر ہے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود ایسے کمالات کے جو آپکو حاصل ہے اپنے قصور کا اقرار فرمایا ہے مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ لیکن تمقتضای امر اسپر اقدام وقیام کرنا لازم وواجب ہے اور سالکان راہ مولی وطالبان رضاے حقتعالی نے مقام عبادت مین جو نعمت ودرجہ حاصل کیا ہے وہ بجز متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقدر طاقت بشری میسر نہین ہوا اور سر اُس کا یہ ہے کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اللہ تعالی کی محبت کا سبب ہے کہ فرمایا ہے فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ بس جنہون نے آپکی متابعت اور حقتعالی کی عبادت مین کوشش کی ہے وہی منزل مقصود پر فائز ہوئے ہین کہ فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور یہ دو طایفے ہین ایک اہل سلامت کہ سلامتی کے ساتھہ راہ شریعت مین قدم رکہتے ہین اور دامن متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہاتہہ سے نہین چہوڑتے اور آپکی پیروی پوری کرتے ہین اور فرائض وواجبات

ت۱ ترجمہ البتہ پیدا کیا ہم نے آدمی کو اچہی صورت مین ۱۲ ت۲ ترجمہ گوندہی مینے طینت آدم کی اپنے ہاتہہ سے چالیس دن ۱۲ ت۳ ترجمہ تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو مٹی سے ۱۲ ت۴ ترجمہ آدمی مرکب ہے بہول اور چوک سے ۱۲ ت۵ ترجمہ اے آدمیو عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمکو پیدا کیا ہے ۱۲ ت۶ ترجمہ نہین عبادت کرسکتے حق تیری عبادت کا ۱۲ ت۷ ترجمہ کہہ اگر تم میری عبادت کروگے دوست رکہیگا تمکو اللہ تعالی ۱۲ ت۸ ترجمہ جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین ضرور دکہلا دیتے ہین ہم انہیں اپنے رستے ۱۲

Marfat.com

وسنن و آداب مین سے بیعذر کسی کو نہین ترک کرتے یہ عابد و زاہد ہین۔ اور دوسرا طائفہ اہل ملامت ہی
کہ اُنہون نے رضاے دوست کے لئے ملامت کا طریق اختیار کیا ہے یہ محب و عاشق ہین کہ حقتعالی
نے اُنکے باب مین فرمایا ہو وَلَا یَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ[1] انہون نے اَلْمَلَامَةُ تَرْکُ السَّلَامَةِ[2] کو حقتعالی
کی رضامندی کے لئے اختیار کیا ہو اسواسطے کہ خلوص محبت مین ملامت کی بہت بڑی تاثیر ہوتی
ہے کہ حقتعالی اپنے دوستون کو ہجوم خلائق اور غیرونکی نظرون سے محفوظ رکھتا ہو تا نامحرمون کی
نظر انکے جمال حال پر نہ پڑے بلکہ خود انکی نظر انکے جمال کمال کو بھی صدمہ نہ پہنچاوے ایسا نہو کہ
اپنے فضائل پر خیال کرین اور مدح و وصف و اقبال خلق پر فریفتہ ہوکر عجب و تکبر کو اپنے دل مین
دخل دین اور معجب و متکبر ہو جاوین اسلئے اپنی بعض خلقت کو اُنپر مسلط فرمادیا کہ وہ اُنپر ملامت کیا
کرین اور یہ ناپسندیدہ خلق و پسندیدہ حق ہون چنانچہ صاحب کشف المحجوب نے فرمایا ہو اَلْمَلَامَةُ
رَوْضَةُ الْعَاشِقِیْنَ وَنُزْهَةُ الْمُحِبِّیْنَ وَرَاحَةُ الْمُشْتَاقِیْنَ وَسُرُوْرُ الْمُرِیْدِیْنَ[3] اول فرشتون نے گستاخی
کی اور آدم علیہ السلام کو کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ[4] دوسرے کفار
قریش حضرت خیر المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کو خلعت نبوت و محبت سے پہلے دوست رکھتے تھے
اور امین کہتے تھے اور اُس کے بعد کاہن و شاعر و کاذب و مجنون کہنے لگے اور ملامت بھی دو طرح
کی ہے ایک تو یہ کہ یہ اللہ تعالی کی پیاری اپنے معاملات مین سچی اور دیانت دار ہون اور خلقت بیوجہ
و بلا سبب انکو ملامت کرے دوسرے یہ کہ جب خلقت کی توجہ و اژدحام انکی حضور مین نقصان لاوے
اور انکی عبادات مین خلل ڈالے تو یہ انکے دفعیہ کے لئے کوئی ایسا فعل یا اس طرح کی حرکت کرین کہ
وہ شرع شریف مین مکروہ یا ترک مستحب یا کسی عظمت کا تارک ہو کہ اُسکے سبب سے خلق ایسی متنفر ہو جاوے
اور اُنکو ملامت کرنے لگے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ باوجودیکہ چارسو غلام
رکھتے تھے لکڑیون کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھا لاتے تھے کسی نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہو آپنے فرمایا
کہ مین نفس کو آزماتا ہون منقول ہو کہ حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ ماہ مبارک رمضان

[1] ترجمہ اور نہین ڈرتے وہ ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ۱۲ [2] ترجمہ ملامت مین ترک ہونا سلامت کا ہے ۱۲ [3] ترجمہ ملامت باغ
عاشقون کا ہے اور فرحت دوستون کی ہے اور راحت مشتاقون کی ہے اور سرور ارادہ کرنیوالون کا ہے ۱۲ [4] ترجمہ مترجم نے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کی
غزل کو تضمین کیا ہے اس مخمسہ کا یہ ایک بند اس مقام پر مناسب تھا اسلئے حاشیہ پر درج کیا ہے اہل جہان بجھتے ہین ناکارہ و فضول + کیف نہین کہ ہو رہی مین کیون
مجبوبر ملول ہو رہین کیا کہون کہ کرکے صفائی دل حصول + ہر چند آئینہ ہون پر اتنا ہون ناقبول + منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے روبرو کرین ۱۲ [5] یہ پیدا کریگا تو اسمین [illegible]

مین بغداد کے قریب پہنچے اور دیکھا کہ شہر کے تمام امرا و خلائق کثیر استقبال کو آئے ہین اور تعظیم و تکریم مین حد سے گزرے جاتے ہین اور اس سے میرے نفس مین عجب کی بو پیدا ہونے لگی اور خیال آیا کہ انکا ہجوم میری عبادت و حضور دل مین خلل انداز ہوگا آپنے انکے روبرو ایک روٹی کا ٹکڑا انکا لکر کھالیا تمام عوام دفعتًا متنفر ہوگئی اور ملامت کرتی ہوئی اُلٹی پھرگئی اپنے ایک مرید سے فرمایا کہ اگر ایسا نکرتا تو یہ مجکو رد نکرتے اور انکا اقبال میری اد بار کا سبب ہوتا منقول ہے کہ کسی شہر مین ایک مرید اپنے شیخ کی زیارت کو گیا جب اُنکی خدمت مین پہنچا تو دیکھا کہ ایک لڑکے کے ساتھ شطرنج کھیلتے ہین یہ حال دیکھکر مرید کا عقیدہ فاسد ہوا چاہا کہ اُلٹا پھر جاوے شیخ نے اس کا یہ حال معلوم کرکے فرمایا کہ اس فعل سے بدگمان نہو کہ اس لڑکے کی پیشانی مین عجیب نور دیکھا ہے اور اس کو شطرنج سے رغبت ہے چاہتا ہون کہ میری صحبت مین رہے اور فیضیاب ہو اور اس کا نور باطن ظہور کرے اور شطرنج سے بتدریج باز رہے لیکن ملامت کی طلب عین ریا ہوتی ہے اسواسطے کہ مرائی ایسے رستے کو جاتا ہے کہ خلق اسکو قبول کرے اور ملامتی بہ تکلف ایسے رستے کو جاتا ہے کہ خلق اس کو رد کرے لیکن ان دونون گروہون کو خلقت سے ملاپ کرنا ضرور ہے اس لئے سالک کو چاہیے کہ حدیث خلق کو اپنے دل پر گذرنے نہ دے **قطعہ**

ملامت از دل سعدی فرو نشوید عشق	سیاہی از حبشی چون رود کہ خود رنگیست
کہین عاشق بہی یہ کہہ سکتا ہے خلقت کی ملامت سے	سیاہی دور ہو سکتی ہے کب زنگی کی صورت سے

اور یہ مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اُمت کے لئے خاص ہے پہلی اُمتون مین عبادو زہاد ہوئے تھے مگر اس گل کی بو سے انکو بہرہ نہوتا تہا۔ اور عبادت دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری و باطنی۔ اور عبادت ظاہری اعضاء و جوارح سے تعلق رکہتی ہے اور اُس کا ثمرہ وصول مراتب جنان ہے۔ اور عبادت باطنی دل سے تعلق رکہتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے ذَرَّةٌ مِنْ اَعْمَالِ الْبَاطِنِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ ٥ اور فرمایا ہے نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ اور ثمرہ کا پہل حصول لقاء رحمن ہے اور ارباب تحقیق نے جو ہر حرف عبادت سے دو لفظ اور اشتقاق کئے ہین ایک عبودیت اور دوسرا عبودت اور انمین تفاوت

سلہ ترجمہ ایک ذرہ باطن کی عبادت کا بہتر ہے ثقلین یعنی آدمیون اور جنون کی عبادت سے ۱۲ سلہ ترجمہ مومن کی نیت بہتر ہے اُسکے عمل سے ۱۲

Marfat.com

موافق ترقی احوال کے کیا ہے عبادت عوام کے لئے ہوتی ہے اور عبودیت خواص کیواسطے اور عبودت جہت خاص الخاص پس عبادت نصیب عابدان ہے اور عبودیت حصہ عارفان اور عبودت صفت واصلان اسی لئے کہا ہے کہ عابد مقام عبادت مین ابھی طلاطم امواج بحار نفسانیت مین مغلوب ہین اور عارف بدولت عرفان مقام عبودیت مین مرتبہ نفسی سے قلبی کیجانب منقلب ہین اور دولت وصال کے واصل مقام عبودت مین روح مجرد ہوکر متخلق باخلاق محبوب ہین اور بعضون نے کہا ہے اَلْعِبَادَۃُ لِاَھْلِ الشَّرِیْعَۃِ وَالْعُبُوْدِیَّۃُ لِاَھْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَالْعُبُوْدَۃُ لِاَھْلِ الْحَقِیْقَۃِ اور بو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہی اَلْعِبَادَۃُ لِمَنْ لَّہٗ عِلْمُ الْیَقِیْنِ وَالْعُبُوْدِیَّۃُ لِمَنْ لَّہٗ عَیْنُ الْیَقِیْنِ وَالْعُبُوْدَۃُ لِمَنْ لَّہٗ حَقُّ الْیَقِیْنِ یعنی عبادت ایک مقام ہی کہ شتربان زوایای خمول بموجب متابعت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ کے دائرہ شریعت مین قدم رکھکر سحاب علم الیقین سے فیضیاب ہوتے ہین اور عبودیت ایک مرتبہ ہے کہ جویندگان گوہر قبول بسواری کشتی معقول ومنقول دریاے طریقت کی سیر کرتے ہین اور چشمہ عین الیقین سے سیراب ہوتے ہین اور عبودت ایک حال ہی کہ واصلان دروازہ وصول تحت استقامت بر رخش اقامت ڈالکر سرا پردہ حقیقت مین لذت مشاہدہ حق الیقین حاصل کرتے ہین اور آپنے یہ بھی فرمایا ہی کہ عبادت ایک مقام ہے کہ جس سے نفس شیطانی حضیض امارگی سے لوامگی کے مرتبہ پر ترقی کرتا ہے اور عبودیت ایک مرتبہ ہی کہ جس کی برکت سے نفس انسانی مرتبہ لوامگی سے درجہ مطمئنگی پر صعود فرماتا ہی اور عبودت ایک درجہ ہی جسکی بدولت نفس مطمئنگی کے درجے سے وصلت وروحیت کی عزت پاتا ہی رباعی

ای در سر ہر کس از تو سودائے دگر
در راہ تو ہر طائفہ را رائے دگر
چیزے بجز تو ہر کسے تمنا دارد
ما جز تو نداریم تمنائے دگر

قطعہ

ہر سر مین تیرے عشق کا سودا ہی پیارے
ہر دل مین تیرا نور چمکتا ہے پیارے
ہر شخص کو ہی تجھ سے ہر ایک شے کی تمنا
ہمکو نہ سوا تیرے تمنا ہے پیارے

ت۱ ترجمہ عبادت اہل شریعت کے لئے ہی اور عبودیت اہل طریقت کیواسطے ہے اور عبودت جہت اہل حقیقت ہی ۱۲ اصلاً ت۲ ترجمہ عبادت اسکے لئے ہے جسکو علم الیقین ہے اور عبودیت اسکے لئے ہے جسکو عین الیقین ہے اور عبودت اسکے واسطے ہے جسکو حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہے ۱۲ اصلاً ت۳ ترجمہ نہیں ہین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر رسول اللہ تعالی کے ۱۲

Marfat.com

یہانتک بیان عبادت کا تہا۔ اور توحید شریعت مین حقتعالی کے ایک جاننے اور ایک کہنے کو کہتے
ہین اور حقیقت والونمین سے بعض نے توحید کے معنی یون فرمائے ہین اَلتَّوْحِیْدُ الطَّیَرَانُ
فِیْ مَیْدَانِ التَّجْرِیْدِ۔ وَالْاِقَامَةُ عِنْدَ اَحْکَامِہٖ تَعَالٰی بِالتَّفْرِیْدِ۔ وَقَطْعُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ
عَنِ الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔ وَتَسْلِیْمُ الْاَمْرِ اِلَی اللّٰہِ لِیَحْکُمَ مَا یُرِیْدُ۔ اور بعض نے کہا ہے
لِلتَّوْحِیْدِ ظَاہِرٌ وَّبَاطِنٌ وَّسِرٌّ فَظَاہِرُہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَبَاطِنُہُ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰہِ وَسِرُّہُ الْاِسْتِہْلَاکُ
فِیْ شُہُوْدِ جَلَالِ اللّٰہِ اور بعض نے کہا ہے اَلتَّوْحِیْدُ اَنْ یَّعْلَمَ الْمُوَحِّدُ اَنَّ کُلَّ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ
فَہُوَ لِلّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَمَّا لِلّٰہِ فَلِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاَمَّا مِنَ اللّٰہِ فَلِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَاَمَّا اِلَی اللّٰہِ فَلِقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۔
وَاَمَّا بِاللّٰہِ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ۔ اور اس قول سے بھی یہی معنی مستفاد ہوتے ہین اَلطَّاعَةُ لِلّٰہِ وَالتَّوْفِیْقُ
مِنَ اللّٰہِ وَالرُّجُوْعُ اِلَی اللّٰہِ وَالْاِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰہِ اور توحید تین طرح پر ہے ایمانی و احسانی و عیانی
ایمانی عوام کا قول ہے بکلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور احسانی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا علم ہے
کَاَنَّکَ تَرَاہُ اور یہ خوص کا مرتبہ ہے۔ اور عیانی عینی ہے بموجب حضرت رسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے اس کلام فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ جب سالک ان مراتب کو طے کرتا ہے مرتبہ وحدانیت پر پہنچتا ہے
کہ اسکو غیب کہتے ہین اور وحدت دو طرح پر ہے ایک وحدت کثرت ہے یعنی حقتعالی کو اشیا
و موجودات مین دیکھنا دوسری وحدت صرف ہے یعنی تمامی مخلوقات کو معدوم و فانی سمجھنا
جیسا کہ فرمایا ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور احد وہ ہے کہ اس کا کوئی قرابتی اور
ثانی نہو اور کسی نے اسکو جنا نہو اور نہ اس نے کسی کو جنا ہو اور واحد وہ ہے کہ اُسکا ثانی و
ثالث و رابع ہو احاد کی آخر تک پس احد ذاتی ہے اور واحد صفاتی جیسا کہ محققین نے کہا ہے

لے ترجمہ توحید اڑنا ہے میدان تجرید مین اور حقتعالی کے احکامون کا ادا کرنا ہے تفرید کے ساتھ اور قطع کرنا خوف ور جا کا ہے نزدیک والون اور
دور والون سے اور تسلیم کرنا امر کا ہے اللہ تعالی کیطرف تاکہ وہ حکم کرے جسکا ارادہ کرے ۱۲ ٹے اور بعض نے کہا ہے توحید کا ظاہر ہے اور باطن
ہے اور سر ہے پس ظاہر اس کا یہ کلمہ ہے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اس کا باطن اللہ تعالی کی معرفت ہے۔ اور اس کا سر اپنا ہلاک اور فانی کرنا ہے
اللہ تعالی کی شہود و جلال مین ۱۲ ٹے ترجمہ توحید یہ ہے کہ جانے موحد کہ جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا سب وہ واسطے اللہ تعالی کے ہے یا اللہ تعالی
کی طرف سے ہے یا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنیوالا ہے یا اللہ تعالی کے ساتھ ہے پس وہ جو اللہ تعالی کیواسطے ہے بموجب اس آیہ شریفہ کے ہے اور اللہ
کے لئے ہین خزانے آسمانون اور زمین کے اور وہ جو اللہ کی طرف سے ہے بموجب اس قول اللہ تعالی کے ہے اور نہین ہے تمہارے نعمت پس وہ اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور وہ
جو اللہ کیطرف سے ہے بموجب قول الہی ہے اور اسی کی طرف رجوع کرینگے سارے کام اور وہ جو اللہ تعالی کے ساتھ ہے موافق اس قول کے ہے اور نہین نازل ہونگے ہم مگر ساتھ حکم

۲۲ ٹے اور نہین رمی کی جب رمی کی تو نے اور لیکن اللہ نے رمی کی ۱۲

اَحَدٌ فِی ذَاتِہٖ وَوَاحِدٌ فِی صِفَاتِہٖ[1] پس بمقتضائے کلام ربانی قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ[2] موحد حقیقی وہ ہے کہ کسی پر طعن وعیب نکرے اور اللہ تعالی کے علم وحکم وارادے ومشیت پر نظر رکھے معیوب پر اور جو معیوب کیطرف سے عیبون کو جانے گا طریقت مین مشرک ہوگا لیکن شریعت کی رو سے حکم پر نظر کر کے ادب لازم ہے کہ سارے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ نے امر پر عمل کیا ہے اور اتحاد شریعت کی اصطلاح مین دو کا ایک دیکھنا ہے اور اصحاب طریقت کے نزدیک دوئی کا اٹھا دینا ہے یعنے حضرت باریتعالی کے وجود کے روبرو جمیع موجودات کے وجود معدوم ہین اور فانی اور حقتعالی کا وجود قدیم ہے اور باقی دلیل منطقی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہوتا دو ہوتے پس دونون واجب الوجود ہوتے اور دونو نکے لئے مابہ الاشتراک یعنی وہ چیز جو دونو نکی شراکت کا سبب ہو اور مابہ الامتیاز یعنی وہ چیز جس سے دونو مین جدائی حاصل ہو ضرور ہوتی کہ وجوب وجود کی جنس مین مشترک ہون اور یہ سبب جدا کرنیوالے کے آپس مین ممتاز بھی ہون اور ضرور ان جنسی اور فصلی ہونے سے لازم آتا کہ ترکیب دلیل احتیاج مرکب کی ہے اسکے اجزا کے ساتھ اور احتیاج منافی الوہیت کی ہے اور دلیل متکلمین کی توحید پر یہ ہے کہ اگر صانع ایک نہوتا فرض کرو کہ دو ہوتے اور تخلیق اشیاء مین موافق ہوتے یا مخالف اگر ہمیشہ موافق ہوتے یہ دلیل عجز کی ہے دونون کے لئے یا ایک کے لئے کسواسطے کہ فاعل مختار غیر کی موافقت نہین کرتا مگر عجز واضطرار کے سبب سے اور عاجز خدائی کے لائق نہین ہوتا اور جو مخالف ہوتے تو ایک کسی چیز کا وجود چاہتا دوسرا اسکا عدم اس صورت مین دونون کی مراد حاصل ہوتی یا ایک کی یا دونو نکی نہوتی پس اول محال ہے اجتماع ضدین کے سبب سے اور دوسرے ایک کی عجز کی دلیل ہے کہ اسکی مراد حاصل نہوئی اور تیسرے دونو نکے عجز کا نشان ہے اور عاجز خدائی کی صلاحیت نہین رکھتا دلیل **عابد کی توحید پر** معبود ایک ہے جب بھی خلائق اسکے ادائے حق سے قاصر ہین اور جو دو ہوتے کیونکر انکے حق ادا کر سکتے **دلیل زاہد کی توحید پر** اگر دو خدا ہوتے تو دونو نکو الوہیت پر پورا کمال ہوتا یا نہوتا اگر نہوتا دونو ناقص اور خدائی کے لائق نہوتے اور جو دونون کامل ہوتے ایک دوسرے کی نظیر ومثال ہوتے اور جو دونون جتیل و نظیر ہوتے قابل خدائی کے نہوتے کیونکہ خدا چاہیئے کہ بینظیر و بیمثال ہو

[1] وہ واحد اپنی ذات مین ہے اور واحد اپنی صفات مین ہے ۱۲ [2] ترجمہ: کہہ سب اللہ تعالی کی طرف سے ہے ۱۲

دلیل صاحبدل کی توحید پر حقتعالیٰ نے فرمایا ہے مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِی جَوْفِہٖ پس دل ایک ہو اُس کا دوست بھی ایک ہی چاہیے **دلیل عشاق** کی توحید پر اگر محبوب دو ہوتے محبت منقسم ہوتی اور محبت کا تقسیم ہونا اُسکے نقصان کی دلیل ہے تمام ہوا بیان توحید کا

اور **معرفت** حقتعالے کی ذات مقدس کی شناخت کو کہتے ہین اور وہ منزہ و مبرا ہی درک افہام و اوہام سے اور فطرت انسانی کا مقصود اصلی اور بنی آدم کی ایجاد کا مطلوب کلی عرفان ہو کہ اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ اسپر دال ہے لیکن کمال غیرت سے اپنی معرفت ذات کی حقیقت کی جانب کیسکو راہ نہین دی کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنے وَمَا عَرَفُوا اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ اسکی طرف اشارہ ہے اور حضرت سلطان تخت رسالت نے اس کا اعتراف کیا اور فرمایا ہے مَا عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ

سُبحان و قادریکہ صفاتش زکبریا		برخاک عجز میفگند عقل انبیا	
	بیت		
کھلتا ہے کب کسی پر کیا وہ کبریا ہے		حیران اور عاجز یہان عقل انبیا ہے	

مگر جسکو وہ چاہتا ہے اپنی ذات کا تنا سا بتا لیتا ہے جیساکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے عَرَفْتُ اللّٰہَ بِاللّٰہِ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے عرفان کا حال پوچھا کہا ہے ہمنے تو خدا کو خدا ہی سے پہچانا ہے یعنی بندہ بغیر امداد خدا تعالیٰ کے اسکو نہین پہچان سکتا اور یہ قول حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے کہ آپنے فرمایا ہے عَرَفْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ یا اقرار عدم عرفان پر اشارت ہے بلکہ اسبات کیطرف کہ جسکو متاع گران بہا حاصل ہوتی ہے وہ اُسکے چھپانے مین کوشش کرتا ہے کہ فرمایا ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ

بیت

ہر کرا اسرار حق آموختند	بیت	مہر کردند و دہانش دوختند	
کردئے اسرار اپنے جس پہ حق نے آشکار		مہر کردی اُس کی منہ پر تا نکھولے زینہار	

اسلئے اس بار امانت کا اٹھانا انسان کے حصہ مین آیا اور اُس کا تحمل اُسی کو نصیب ہوا پھر بھی وہ

۱ ترجمہ نہین بنائے اللہ تعالیٰ نے آدمی کے دو دل اُسکے جوف مین یعنی سینہ مین ۱۲ ۲ ترجمہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ پہچانا جاؤن ۱۲ ۳ ترجمہ اور نہین اندازہ کر سکتا اور جان سکتا کوئی اللہ تعالیٰ کو حق جاننے اُسکے کا ۱۲ ۴ ترجمہ اور نہین پہچان سکتا کوئی اللہ تعالیٰ کو حق پہچاننے اُسکے کا ۱۲ ۵ نہین پہچان سکتے ہم تجکو حق پہچاننے تیری کا ۱۲ ۶ ترجمہ پہچانا مینے اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۱۲ ۷ ترجمہ پہچانا مینے اپنے رب کو اپنے رب کی مدد سے ۱۲ ۸ ترجمہ جسنے پہچانا اللہ تعالیٰ کو گونگی ہوئی زبان اُسکی ۱۲

اُسکو نہ اُٹھا سکے تو حکمت سے دور ہے **فرد**

آسمان بار امانت نتوانست کشید	**فرد**	قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند	
چرخ اعظم بھی نہ جس بار کا ہووے حامل		یون اُٹھا لیوے اُسے مجھ سا دیوانہ جاہل	

اور امانت سے یہان حقتعالی کی ذات وصفات کی معرفت مُراد ہے اہلِ آسمان یعنی فرشتے ملکیت کے نور سے دیکھتے تھے اور جانتے تھے کہ اس امانت کے قبول کرنے مین بہت فائدہ ہین لیکن جسم کثیف نہ رکھتے تھے اسواسطے اُسکو نہ اُٹھا سکے اور بہائم وودواب جسم کثیف رکھتے ہین مگر وہ نور علم وعقل سے بے بہرہ تھے انسان ملکی وحیوانی دونون صفتون سے متصف ہے اسلیے اسنے قبول کیا اور اس صفت سے موصوف ومعزز ہوا کہ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ[1] اور اس خطاب سے مخاطب مشرف ہوا فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ[2] اور معرفت تین قسم کی ہے عقلی ونظری وشہودی **معرفت عقلی** عام ہے کہ انس وجن اسمین شریک ہین جیسا کہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ[3] ای لیعرفون پس جس معرفت پر یہ دونون گروہ متفق ہین وہ یہ ہے کہ حقتعالی موجود ہے اور وہ تمام مخلوقات کا پیدا کرنیوالا اور ساری موجودات کا عدم سے وجود مین لانیوالا ہے کل کا رازق اور سب کا پرورش کرنیوالا ہے اور سوا اسکے یہ معرفت صفات ثبوتی وسلبی کی ہے کہ اسقدر تمام عوام نور عقل سے معلوم کر سکتے ہین اور نور دل سے اُسکی قدرت کے نشانونکو دیکھتے ہین اور نور ایمان سے اُس کی صفات وافعال کو دریافت کرتے ہین ظاہر اور باطن مین لیکن حقائق اور اُنکے باطنی اسرار کو نری عقل سے نہین پہچان سکتے کہ وہ شہوات روح کے پردو نمین محجوب ہین اور آخرت مین وہ اس دولت سے مشرف ہونگے اور دنیا مین یہ مرتبہ اُس شخص کو حاصل ہوتا ہے کہ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ[4] کے درجے تک پہنچ جاوے اور **معرفت نظری** خواص کو میسر ہے کہ حواس باطن وذکاء دل ونور سر سے مراتب ومقامات کو پہچانتے ہین اور اُنکے قبض وبسط وجمع وتفرقہ وغیرہ کو جانتے ہین کہ حقتعالی اُنکو یہ دولت عطا فرماتا ہے اور انمین سے بعض کو اپنی ذاتی صفات بھی اُسکے اندازہ

[1] ترجمہ انسان میرا بھید ہے اور مین اُس کا بھید ہون ۱۲ [2] ترجمہ بہت بزرگ ہے اللہ تعالے بہت اچھا پیدا کرنیوالا
[3] ترجمہ اور نہین پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو اور جن کو مگر اپنی عبادت کے لئے ۱۲ [4] ترجمہ جس نے پہچانا اپنے نفس کو پس تحقیق اُسنے شناخت کیا اپنے رب کو ۱۲

Marfat.com

قابلیت کے مطابق مرحمت کرتا ہے اور معرفت شہودی انبیا علیہم السلام اور اخص اولیائے رحمہم اللہ کو نصیب ہوتی ہے اور وہ اسکی ذات مقدس کی شناخت ہے کہ بجز ان حضرات کے اوروں کو اسکے حاصل کرنے کی تاب و طاقت نہین ہے اور معرفت ایک تخم ہے کہ دنیا مین اسکو بوتے ہین اور آخرت مین اُس کا پھل حاصل ہوتا ہے جو اسکو یہان نہ بوئیگا وہ وہان اُس کا ثمرہ بھی نہ پائیگا کہ فرمایا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى[1] قیامت مین ایک شخص کہے گا یارب ندا ہوگی کہ مجھے نہ پکار کہ تونے دنیا مین مجھے نہین پہچانا تھا اور نہایت معرفت ذات کی اُسکے ادراک سے عجز ہے چنانچہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ اِدْرَاكٌ[2] فرد

آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ	بیت	دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما	
اقرار عجز کرتے ہین آخر کو یا خدا		سمجھے ہین اب یہ ہم کہ نہین سمجھے ہم ذرا	

امید رکھنی اہل معرفت سے تعطیل ہے اور دعوی کمال معرفت خیال تشبیہ و تمثیل ہے شیخ ابوالخیر قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی طرف نیک گمان رکھتا ہے اُسنے اپنے تئین نہین پہچانا اور جو خدا تعالی کیجانب گمان بد کرے اُسنے خدا کو نہین پہچانا۔ معرفت ذات کے لائق وہی ہین کہ آثار صفات ذاتی کے حلیہ سے متحلی ہون اور تجلی نور ذات اُنکو عطا فرمائی ہو نہ بکوشش جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ[3] دوسری بنا مکاشفہ و مشاہدہ و معاینہ کے بیانمین۔ واضح ہو کہ سالک جب عبادت پر مداومت کرتا ہے اسکو حضور حاصل ہوتا ہے اور استغراق دل بحق اور اُسکے غیر سے فراغ حاصل ہونے کو حضور دل کہتے ہین پس حضوری کے بعد تبفاوت حال یہ مراتب پیش آتے ہین اول مکاشفہ حقیقی یعنی اسکے حجاب سے باہر آنا کسی چیز کا ہے ایسی طرح کہ صاحب کشف اُسکا ادراک کرے کہ پہلے نہ کیا ہو اور حجاب وہ مانع ہے کہ اُسکے سبب سے دیکھنے والے کی آنکھ حضرت عزت کے مشاہدہ جمال سے محجوب رہے اور مکاشفہ کے چار درجے ہین۔ نظری و شہودی و روحانی و سری۔ جب سالک کا دیدہ کشادہ ہو

[1] ترجمہ جو شخص یہان اندھا ہے بس وہ آخرت مین بھی اندھا ہے [2] ترجمہ عاجز ہونا اُسکے دریافت کرنے سے یہی اُسکی معرفت ہے ۱۲ [3] ترجمہ اور بیشک دی ہم نے ابراہیم کو نیک راہ اوسکی ۱۲

اور اس کی صفائی کے باعث معنی معقول اُسکو حاصل ہوں اور معقولات کے اسرار اُسپر کھل جاوین اس مرتبے کا نام کشف نظری ہے جب اس سے عبور کرکے دیدۂ دل کھلجاوے اور انوار مختلفکو دیکھنے لگے اس مرتبہ کو کشف شہودی کہتے ہین جب اس سے آگے بڑہے اور روح بینا ہوجاوے اور کشف معارج وعرض جناب جحیم ورویت ملائکہ اور اُنکے ساتھہ کلام کرنا حاصل ہو اس مرتبہ کو کشف روحانی بولتے ہین جب اس سے بہی آگے ترقی کرے تو اُسکو مکاشفہ سری کا مرتبہ حاصل ہوتا ہو اُسوقت اسرار آفرینش اور ہر چیز کے وجود کی حکمت اُسپر مکشوف ہوتی ہے اور روح وسر کی صفا کے باعث عالم نامتناہی جس کو دائرۂ ازل وابد محیط ہے اُسپر ہویدا ہوتا ہے اور یہ مرتبہ کشف الٰہی کہلاتا ہو - اور مشاہدہ ومکاشفہ مین فرق یہ ہے کہ سالک مکاشفہ مین مستغرق صفات ہوتا ہو اور مشاہدہ مین محو ذات اُس کا صاحب متلون ہوتا ہے اور اس کا متمکن - اور صاحب مشاہدہ کے لئے دنیا مثل عقبے ہوجاتی ہے اور عقبے مثل دنیا اور یہ مراتب خواب مین ہوتے ہین اور جب بیداری مین ہون اُنکو رویت کہتے ہین جو شخص اپنے ظاہر کو مجاہدہ سے آراستہ کرتا ہے حق سبحانہ وتعالےٰ اُسکے باطن کو مشاہدہ سے مزین فرماتا ہو حقتعالیٰ نے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کو الہام کیا کہ اے غوث الاعظم اَلْمُجَاهِدَةُ بَحْرٌ مِنْ بِحَارِ الْمُشَاهِدَةِ فَمَنْ أَرَادَ الدُّخُولَ فِي بَحْرِ الْمُشَاهِدَةِ فَعَلَيْهِ بِاخْتِيَارِ الْمُجَاهِدَةِ لِأَنَّ الْمُجَاهِدَةَ بَذْلُ الْمُشَاهِدَةِ[1] فرد

تا تخم مجاہدہ نکارد		بی سعی نہ مشاہدہ نہ بچیند
بوئے تخم مجاہدہ اول	بیت	کھائے جب تو مشاہدے کا پہل

جب مکاشفہ ومشاہدہ حاصل ہولیتا ہو اُسوقت معائنہ منہ دکہاتا ہے اسلئے کہ معائنہ مشاہدہ کا پہل ہے جیسا کہ مشاہدہ مجاہدہ اور مراقبہ کا ثمرہ ہے تیسری بنا ظلمانی ونورانی حجابونکے بیان مین محققون نے فرمایا ہے سُبْحَانَ مَنِ احْتَجَبَ عَنِ الْعُقُولِ لِشِدَّةِ ظُهُورِهِ وَاخْتَفَى عَنْهَا بِكَمَالِ نُورِهِ[2] اور حجاب عبارت ہو اُس مانع سے کہ دیکھنے والے کی آنکھہ کو دیکھنے سے باز رکھے اور وہ دو قسم کی ہین ظلمانی ونورانی بموجب اس قول حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِنَّ لِلّٰہِ

[1] ترجمہ مشاہدہ ایک دریا ہو مشاہدے کے دریاؤن مین سے جس نے ارادہ کیا مشاہدہ کے دریا مین داخل ہونے کا اسکو ضرور ہے اختیار کرنا مجاہدہ کا اسلئے کہ مجاہدہ سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہو ۱۲ [2] ترجمہ پاک ہے وہ شخص جو پردہ مین ہو اقوال سے بسبب شدت ظہور اپنے کے اور پوشیدہ رہا اُس سے بسبب نور اپنے کے ۱۲

تعالیٰ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُوْرٍ وَّ ظُلْمَۃٍ[1] حجاب ظلمانی وجود و جہل و محبت دنیا و جاہ و مال ہین اور نورانی طاعات و عبادات ظاہری و باطنی و فعال و اقوال نیک ہین اور ظلمانی کو اصطلاح مین یہی کہتے ہین چنانچہ جب بندے کا وہ حجاب حق ہوتا ہے اوسوقت اوسکے نزدیک حق و باطل برابر ہوتا ہے جیساکہ فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ[2] اسیواسطے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا یُقَاسُ بِهٖ ذَنْبٌ[3] اور محبت دنیا ہی راہ مولا کا حجاب ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ[4] اور نورانی کو غیبی کہتے ہین پس ساری صفتین حجاب ہین خواہ وہ معاصی ہوں خواہ طاعات لیکن معاصی اہل شریعت کا حجاب ہین اور طاعات و عبادات ارباب طریقت کا بموجب اس قول حضرت خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً[5] استغفار آپکا گناہون سے نہ تہا اسلئے کہ پیغمبر گناہون سے معصوم ہوتے ہین پس یہ استغفار آپکا عبادت سے تہا کہ حقتعالی کی درگاہ کا حجاب ہو۔ اسیواسطے کہا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ[6] اور علم بھی حجاب ہے نورانی اور اوس کا قطع کرنا مشکل ہے اسی سبب سے محققین نے کہا ہے اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ[7] جب معلوم ہوچکا کہ اول حجاب ظلمانی وجود ہے تو جبتک سالک اپنی ہستی اور وجود سے نگزریگا صاحب حق کا پردہ درمیان سے نہ اوٹھیگا رباعی

اندر طلب دوست چو مردانہ شدیم او علم نمی شنید لب بر بستیم		اول قدم از وجود بیگانہ شدیم او عقل نمی خرید دیوانہ شدیم
جب یار کی طلب مین مردانے ہوگئے ہم چپ ہوگئے نہ آیا جب کام علم اوس جا	ق	ہستی سے اپنی پہلے بیگانے ہوگئے ہم دخل خرد نہ دیکھا دیوانے ہوگئے ہم

ایسا ہی محب و محبوب مین محبت اور عاشق و معشوق مین عشق حجاب ہے فرد

میان عاشق و معشوق عشق گشت حجاب	رسد بدوست ہر آنکس ز عشق در گزرد

[1] ترجمہ تحقیق اللہ تعالی کیلئے ہین ستر ہزار پردے نور سے اور ظلمت سے ۱۲ [2] ترجمہ بیشک وہ لوگ جنہون نے کفر کیا برابر ہے انپر ڈراوے تو انکو یا نہ ڈراوے تو انکو ایمان نہین لاینگے ۱۲ [3] ترجمہ وجود تیرا گناہ ہی ایسا ہے نہین قیاس کیجاتا ہے اوس کیساتھ کوئی گناہ ۱۲ [4] ترجمہ دنیا کی دوستی سب گناہون کا سر ہے ۱۲ [5] ترجمہ تحقیق مین استغفار کرتا ہون ہر روز ستر بار ۱۲ [6] ترجمہ نیکیان ابرار کے گناہ ہین مقربین کے ۱۲ [7] ترجمہ علم بڑا حجاب ہے اللہ تعالی کی جناب کا ۱۲

طرب معشوق وعاشق مین حجاب عزتش ہی حائل	بیت	اٹھا دیوی جو اس پردے کو ہو معشوق سے واصل

اور عارف ومعروف مین معرفت حجاب ہی چنانچہ حضرت ذوالنون مصری قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ سب گناہون سے بڑا گناہ یہ ہی کہ کہون مینے خدا کو پہچانا کہ ان التوحید حجاب الموحد عن جمال الاحدیۃ[1] اور طاعات وعبادات حجاب ہین اسلئے کہ حادث ہین اور جو حادث ہی وہ محبوب قدیم کے رخ کا پردہ ہی **چوتھی بنا** قربت ومعیت وعندیت کے بیانمین قربت لغت مین نزدیکی ہے اور ارباب حقایق کی اصطلاح مین بندے کا حقتعالی سے نزدیک ہونا ہی اور حق کی نزدیکی بندے کے ساتھہ عام مومنون کو نصیب ہی جیسا کہ اسنے اپنے کلام پاک مین فرمایا ہے ونحن اقرب الیہ منکم ولکن لا تبصرون[2] اور فرمایا ہی ونحن اقرب الیہ من حبل الورید[3] اور بندے کی نزدیکی حق سے اولیاء رحمہم اللہ کا منصب ہے کہ مجاہدے اخلاق الہی اپنے اندر پیدا کرتے ہین اور اس دولت سے مشرف ہوتے ہین اور یہ نزدیکی دل سے تعلق رکھتی ہے اور اسکی ابتدا تجرید ہے اور بلوغ یعنی اس تک پہنچنا تفرید ہے اور انتہائے کمال اس کا توحید ہے اور یہ مرتبہ اضافی و اعتباری ہے کہ ایک اعتبار سے قریب ہوسکتا ہی اور ایک اعتبار سے بعید جیسے کوئی شخص کسی بلدہ کی حوالہ مین پہنچا لیکن ابھی اسمین داخل نہین ہوا تو کہین گے کہ پہنچ گیا اسلئے کہ از روئے مجاز قریب کسی چیز کا اس چیز کے حکم مین ہی اور حقیقت مین ابھی وہ اس سے بعید ہے اور یہ قربہ اولیاء اللہ کا ہے اور اسمین وہ متفاوت ہین انکے حالات کے بموجب اور معیت بندے کے حق تعالی کے ساتھہ خواص کا منصب ہے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان اللہ معنا[4] اور معیت حق سبحانہ کی بندے کے ساتھہ عام مومنین کا حصہ ہی جیسا کہ فرمایا ہے وھو معکم اینما کنتم[5] اور مثل معیت کی حق تعالی کے ساتھہ روح کی مانند ہے آدمی کے ساتھہ کہ وہ آدمی کے بدن کے اندر ہی نہ باہر ہے نہ متصل ہی نہ منفصل اسلئے کہ روح اور عالم سے ہی اور بدن اور عالم سے اور یہی ایک امر ہے اضافی و اعتباری جیسا کہ کہین ہذا شتربیت الفرس مع شترجۃ[6] یعنی گھوڑا

سلہ[1] ترجمہ جیسا کہ توحید حجاب ہے موحد کو جمال احدیت سے ۱۲ سلہ[2] ترجمہ اور ہم اس سے نزدیک ہین تم سے زیادہ اور لیکن تم نہین دیکھتے ۱۲ سلہ[3] ترجمہ اور ہم نزدیک ہین اسکی جان کی رگ سے زیادہ ۱۲ سلہ[4] ترجمہ تحقیق اللہ تعالے ہمارے ساتھہ ہے ۱۲ سلہ[5] ترجمہ وہ تمہارے ساتھہ ہے جہان کہین کہ ہو تم ۱۲ سلہ[6] ترجمہ متن مین مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

خریدا ہے اپنے زین ہمیت اور یہ مجاز و اعتباری ہے اسواسطے کہ لازم نہین ہے کہ خرید کے وقت زین گھوڑے کی ہمراہ ہو ممکن ہے کہ اُس سے علیحدہ ہو مگر عقد مین تسابل ہوا اور معیت انبیا علیہم السلام کے ساتھ اُنکی نصرت و نگاہداشت ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّنِیْ مَعَکُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی[1] اور عوام کے حق مین علم و احاطہ کے معنی مین مستعمل ہے اور عندیت انبیا علیہم السلام کا مقام ہے بموجب قول حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ[2] اور اس لفظ کو اُسکی حقیقت پر اطلاق کرتے ہین چنانچہ بولتے ہین جَآءَ مِنْ عِنْدِہٖ آیا فلانے کے پاس سے یعنی اُسکی حضور سے اور اس بیان سے قربت و معیت و عندیت کا تفاوت بھی ظاہر ہو گیا کہ قربت و معیت عام ہے اور عندیت خاص **پانچوین بنا** وصول و وصال و رویت و لقا کے بیا نمین۔ سرگشتگان تیہ امتحان یعنی حضرت انسان کے وجود سے پہلے صوامع ملکوت مین لاکھون عابد حقتعالی کی عبادت مین مشغول و مصروف تھے اور حظائر جبروت مین کروڑون زاہد صفت زاویہ یقینی سے موصوف تھے کہ جامۂ قدسی سے چادر عفت اُنکو اوڑھائی تھی اور خلعت عصمت پہنایا تھا اور خوان احسان سے شراب تسبیح اُنکو پلائی تھی اور طعام تہلیل چکھایا تھا لیکن شرابخانۂ محبت و معرفت مین چند خمار ایسے درکار تھے کہ جرعۂ عرفان اُنکے کام جان مین ٹپکایا جاوے اور صفات جمال و جلال کی اور عرائس نفائس کی تجلیات کا جلوہ و تتق غیب سے اُنکو دکھایا جاوے وصل و وصال کا دروازہ اُنپر وا ہوا اور رویت و لقا اُنکو عطا ہو اسلئے اپنے فضل و کرم سے آدم کو پیدا فرمایا اور وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ[3] کا تاج کرامت اُسکے سر پر پہنایا اور وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ[4] کے خلعت سے مشرف کیا اور فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ[5] کے تخت پر اُسکو جلوہ دیا کہ سعادت عظمی دیدار اور دولت بے منتہائے جمال پروردگار سے فایض ہو لیس جو کوئی فضل حق سے ابد کو حشر و نصب بشمار مقتضائے آیۂ فیض ہدایۂ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا[6] جام محبت و

---

[1] ترجمہ جنگ مین تم دونون کے ساتھ ہون سنتا ہون تمہاری دعا اور دیکھتا ہون تمہارے مخالفون کا حال ۱۲ [2] ترجمہ مین رات رہتا ہے پروردگار کے پاس کھلاتا یا اس نے مجکو اور پلایا مجکو اُس نے ۱۲ [3] ترجمہ بیشبہ بزرگی دی ہم نے نبی آدم کو ۱۲ [4] ترجمہ اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہان کہین کہ ہو تم ۱۲ [5] ترجمہ پس جدھر کو منہ کرو گے تم اُدھر کو منہ اللہ تعالے کا ۱۲ [6] ترجمہ جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے رستے مین البتہ کھولدیتے ہین ہم اُنپر رستے اپنے ملنے کے ۱۲

معرفت نوش کرتا ہے دولت وسعادت وصلت ولقاورویت سے بہرہ یاب ہوتا ہے اور وصول ووصال حضرات صوفیہ کرام کی اصطلاح مین اپنے سے قطع کرنا اور دوست سے ملجانا ہے اور بندے کو حقتعالی کی درگاہ عزت کا وصول ہونا نہ ایسا ہے جیسا کہ اتصال حال کا محل سے نہ کسی جسم کے دوسرے جسم سے ملنے کی مانند ہے نہ اسطرح کا تعلق کہ عرض کو جوہر یا علم کو معلوم یا عقل کو معقول کے ساتھہ ہوتا ہے کیونکہ اسکی ذات ان سب سے پاک ومنزہ ہے تعالی اللہ عن ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا[1] پس بندے کا اسکی درگاہ مین پہنچنا بندے کیطرف سے ممکن نہین ہے اسواسطے کہ بندہ صفات حدوث سے متصف ہے اور وہ صفات قدم سے بلکہ محض اسکی عنایت بے نہایت وبے علت اور تصرفات وجذبات الوہیت سے ہے یہان سے معلوم ہوگیا کہ جو کوئی کہتا ہے کہ مین پہنچا وہ نہین پہنچا اور جو کہتا ہے کہ مجھے پہنچادیا وہ پہنچا ہے **قطعہ**

تا میل نباشد بوصال از طرف دوست		سودی نکند ذوق تمنا کہ تو داری
سعدی تو نیاز آری و کوتہ نکنے دست		تا سر برود ہمیں سودا کہ تو داری
اسکو جبتک نہ تجھ سے ملنا ہو		شوق بے سود تیرا سارا ہو
ہر نہ کوشش کو ہاتھ سے تو	فرد	سر فدا جب تلک نہ تیرا ہو
اگر از جانب معشوق نباشد میلے	بیت	طلب عاشق بیچارہ بجائی نرسد
گر نہ ملنے کا کرے وہ خود سبب		ہووے سب بے سود عاشق کی طلب

الحاصل اپنے سے جدائی ومہجوری اسکے وصال کا سبب ہے جیسا کہ حقتعالے نے حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ سے فرمایا ہے يَا غَوْثُ اُخْرُجْ عَنِ الْاَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ ثُمَّ اُخْرُجْ عَنِ الْقُلُوْبِ وَالْاَرْوَاحِ ثُمَّ اُخْرُجْ عَنِ الْاَمْرِ وَالْحُكْمِ تَصِلْ اِلَيَّ[2] اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ نے فرمایا ہے اَلْاِتِّصَالُ بِالْحَقِّ مَعَ الْاِنْفِصَالِ عَنِ الْخَلْقِ اَوْحَى اللّٰهُ عَلٰى عِيْسٰى تَجَرَّدْ تَصِلْ اِلَيَّ[3] لیکن فراق مین وصال کی امید ہے اور وصال مین فراق کا خوف ہے اور واصل وہ ہے کہ حقتعالی اسکو خود اپنی طرف راہ وصول عطا فرماوے اور قطع اسپر رہتا ہے نہین اور متصل وہ ہے کہ

[1] ترجمہ بلند رہا کہ ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہونا بہت بڑا ہونا ۱۲ [2] ترجمہ اے غوث نکل اجسام اور نفوس سے پھر نکل دلون اور روحون سے پھر نکل امر وحکم سے اور ملجا مجھ سے ۱۲ [3] ترجمہ ملنا حق سے ساتھہ جدا ہونیکے خلق سے وحی کی اللہ تعالی نے عیسے پر کہ جدا ہو خلق سے ملجا مجھ سے ۱۲

اپنی کوشش سے اتصال حاصل کرے اور اسپر قطع جائز ہو اسی سبب سے حضرت شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ اُس کا پانا ہماری آرزو ہے اور اُس کا دریافت کرنا ہماری قدرت سے باہر ہے یہ دولت اُسکو ملتی ہے جو خودی سے باہر آوے اور اُسکو نہین ملتی جو جود آوے موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام وصال کی طلب مین خود آئے جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا [1] اسواسطے ندا لَنْ تَرَانِي [2] سُنی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خود لیگئے جیسا کہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ [3] اس باعث انکو قَابَ قَوْسَيْنِ سے آگے اَوْ اَدْنٰى کے مقام پر پہنچایا کہ فرمایا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى [4] اور لباس وجود اُنسے جدا کر دیا کہ فرمایا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [5] اور رحمت کا خلعت پہنایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [6] اور اُنکی امت کو بسبب انکی متابعت کے کہ فرمایا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ [7] خصیص بشریت سے وصلت کے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچایا کہ فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ [8] اور لقاء عوام مومنون کے حق مین بمعنے ملاقات و دیدار ہے کہ موت کے بعد ہوگا بمقتضاء حدیث شریف اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ [9] اور خواص کے لئے موت سے پہلے ہی کہ وہ بمقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا [10] واصل ہوتے ہین بموجب اس قول اللہ تعالیٰ کے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ [11] اور کفار کیواسطے بمعنی جزا و حساب ہے جیسا کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا [12] اور لقاء دنیا مین بچشم ظاہر سوائے حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو نصیب نہین ہوا اور نہوا اور بچشم باطن بعض اولیاء اللہ کا حصہ ہے اور قیامت مین سرکی آنکھ سے سب کو ہوگا کہ وہان حجاب نہونگے فرد

[1] ترجمہ اور جب آیا موسیٰ ہمارے ملنے کو ۱۲ [2] ترجمہ تو مجھے نہین دیکھ سکتا ۱۲ [3] ترجمہ پاک ہے وہ جس نے سیر کروائی اپنے بندے کو [4] ترجمہ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہگیا فرق دو کمان کا میانہ یا اس سے بھی نزدیک ۱۲ [5] ترجمہ نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردون مین سے کسی کا باپ اور لیکن اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور ختم کرنے والا نبوت کا یا نبوت کے دفتر کی مہر ۱۲ [6] ترجمہ اور نہین بھیجا ہم نے تجکو مگر رحمت جہان والون کے لئے ۱۲ [7] ترجمہ جس نے اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی ۱۲ [8] ترجمہ جنہون نے بیعت کی تجھ سے سوا اسکے نہین کہ انہون نے بیعت کی اللہ تعالیٰ سے ۱۲ [9] ترجمہ موت ایک پل ہے جو ملاتا ہے دوست کو دوست سے ۱۲ [10] ترجمہ مرو تم پہلے اس سے کہ مرو تم ۱۲ [11] ترجمہ پس جو شخص امید رکھتا ہو اللہ تعالیٰ سے ملنے کی پس وقت مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا آنیوالا ہے ۱۲ [12] ترجمہ پس چکھو تم عذاب اسلئے کہ بھول گئے تم آج کے ملاقات ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

Marfat.com

چون روح گشت واین بگفت	بیت	نظارہ جمال خدا جز خدا نگرد
ہے اسکے کون یہان متحمل جلال کا		نظارہ خود ہی کرتا ہے اپنے جمال کا

اور حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ[1] اسی سبب سے بزرگون نے موت کو دوست رکھا ہے اور اُسکے آنے کی آرزو رکھتے ہین چنانچہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض موت مین فرمایا ہے مَنْ بَشَّرَنِیْ بِخُرُوْجِ الصَّفَرِ بَشَّرْتُہٗ بِدُخُوْلِ الْجَنَّۃِ[2] کہ آپنے وحی سے دریافت فرما لیا تھا کہ ماہ ربیع الاول مین آپ لقاے الٰہی سے مشرف ہونگے **فرد**

بر مردن خود گرچہ کسی راہوسی نیست		دارم ہوسی مردن خود بہر لقایت
خواہش ہو کسیکو نہ کبھی خوشی سے عروے موت		تیری لقا کے واسطے ہو آرزوی موت

عین القضات قدس سرہ نے فرمایا ہے جب سالک نفی کرتا ہے اثبات حاصل ہوتا ہے اور بعد اثبات اثبات محو ہو جاتا ہی اور بعد محو محو لقا وصول ہوتا ہے وہ بھی حجاب مین ہوتا ہے اسلئے کہ لقا مشترک ہے صفات افعال وصفات ذات مین پس دنیا مین سالک جب لقا کے لائق ہوتا ہے کہ عناصر سفلی وعلوی وکواکب افلاک سے گزر جاوے چنانچہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے وادی ایمن مین نور لقا دیکھا کہ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا[3] اور جب اُسکے پاس پہنچے آواز سُنی کہ اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ[4] اور عقبے مین ہر مومن کو اسقدر دیدار ہوگا کہ وہ گمان کریگا کہ یہ میرا ہی خاصہ ہے اور یہ نجانتا ہوگا کہ تمام مومن اس سعادت سے مشرف اور سارے اس دولت عظمی سے بہرہ ور ہین اور رویت لغت مین دیکھنا ہے اور اللہ تعالی کا دیکھنا دنیا وعقبی مین ممکن وجائز ہے لیکن عام مومنون کو عقبے مین چشم ظاہر سے ہوگا اور خواص کو دنیا مین چشم باطن سے ہوتا ہے بے ادراک اور بے ادراک چگونگی وکیفیت وجہات کے ساتھہ دیکھنے کو کہتے ہین جیسا کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ[5] یہ دلیل ہے عقبی مین دیدار ہونے کی اور دلیل امکان وجواز رویت کی دنیا مین موسی علیہ السلام کی درخواست ہے کہ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ[6] اگر

[1] ترجمہ جو دوست رکھتا ہو اللہ تعالی سے ملنے کو دوست رکھتا ہو اللہ تعالی اسکے ملنے کو ۱۲ [2] ترجمہ جو کوئی خوشخبری سنادے مجکو صفر کے خروج ہونے کی تو خوشخبری سناتا ہون مین اسکو جنت مین داخل ہونیکی ۱۲ [3] ترجمہ مین دیکھتا ہون آگ ۱۲ [4] ترجمہ تحقیق مین ہون تیرا رب بس نکال جوتیان ۱۲ [5] ترجمہ قریب ہے کہ دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو چودھوین رات مین ۱۲ [6] ترجمہ اے میرے رب دکھا مجکو نظر کرون مین تیری طرف ۱۲

Marfat.com

دنیا مین دیدار غیر ممکن و محال ہوتا موسی علیہ السلام اُسکی درخواست نکرتے اسلیے کہ طلب محال معصیت و گناہ ہے اور وہ معصوم ہین اور جواب مین جو لَنْ تَرَانِیْ فرمایا اور فرمایا ہے لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ یہ رویت کے محال ہونے کی دلیل نہین ہے اس کا یہی مطلب ہو کہ دنیا مین چشم ظاہر سے نہین دیکھ سکتے کہ وہ عقبی پر موقوف ہو اور حکمت توقیت دیدار کی بہشت مین یہ ہے کہ تمام اہلِ اسلام اکٹھے ہو کر اس دولت و نعمت سے مستفید ہون اور جب دیکھین یکجا ہو کر دیکھین جیسے دنیا مین یکجا ہو کر عبادت کرتے ہے اور یہ اجتماع اولین و آخرین کا دنیا مین ممکن نہین ہے اور رویت تین طرح کی ہے۔ یقینی۔ و مشاہدتی و عیانی۔ رویت یقینی سارے مومنوں کو حاصل ہے کہ اُنکو یور الیقین ہے کہ عقبی مین حقتعالی کا دیدار ہوگا اور رویت مشاہدتی دنیا مین اُنکو حاصل ہے جو اس مقام پر پہنچے ہین کَاَنَّکَ تَرَاہُ اور رویت عیانی قیامت کو ہوگی سب مسلمانون کو اور دنیا مین خواب مین یا مراقبہ مین چشم دل سے ہوتی ہے جیساکہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ الْبَارِحَۃَ اور فرمایا ہے رَاَیْتُ رَبِّیْ فِی الْمَنَامِ عَلٰی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اور وحی فرمائی حقتعالے نے عیسے علیہ السلام کی طرف یَا عِیْسٰی تَجُوْعُ تَرَانِیْ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا ہے اور حضرت ابراہیم ادہم قدس اللہ سرہ نے فرمایا ہے کہ مینے پروردگار تبارک و تعالی کو ایکسو بیس بار خواب مین دیکھا اور دریافت کیے تر مسیلے ظاہر کیے اُنمین سے چار کسی نے قبول نکیے اسواسطے مینے باقی کو پوشیدہ رکھا اور حضرت علی حکیم ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مینے حق تعالی کو ہزار بار خواب مین دیکھا اور ہر بار عرض کیا کہ زوال ایمان سے ڈرتا ہون فرمایا کہ نماز صبح کی سنتون اور فرضون کے درمیان اکتالیس بار پڑھا کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

سلہ ترجمہ نہین پا سکتیان اُسکو بینائیان ۱۲ سلہ اور دوسرے معنی یہ ہین کہ دنیا مین دیکھنا سر کی آنکھون سے بھی ممکن ہو لیکن وہ خاص ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے اور حضرت موسی علیہ السلام کے رتبے کے مناسب نہ تہا اس لئے اُنپر تنبیہ ہوئی کہ ممکن ہو مگر وقوع اُس کا سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کے لئے جائز نہین ۱۲ سلہ ترجمہ گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے ۱۲ سلہ ترجمہ دیکھا مینے اپنے ربکو کل کی رات ۱۲ سلہ ترجمہ دیکھا مینے اپنے ربکو خواب مین اچھی صورت مین ۱۲ سلہ ترجمہ اے عیسے بھوکا رہ اور مجکو دیکھ ۱۲ سلہ ترجمہ اے زندہ اے قائم اے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے اے صاحب بزرگی اور کرامت کے اے وہ کہ نہین معبود کوئی مگر تو مانگتا ہون مین تجہ سے یہ کہ زندہ کر میرے دل کو اپنی معرفت کے نور سے ہمیشہ اے اللہ اے اللہ اے اللہ ۱۲

Marfat.com

	شنیدہ ام کہ جمال تو دیدہ اند بسے	بیت	ولے چنانکہ توئی آنچنان ندید کسی	
	سُنا ہے یون کہ بہتون نے ہی تجکو اے حسین دیکھا	بیت	ولے جیسا ہی تو تجکو کسی نے ہی نہین دیکھا	
	آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد گیرم کہ تو پردہ برگرفتے ز جمال	رباعی	وان روح کجا کہ در جلال تو رسد آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد	

کب عقل پا سکے کوئی تیرے جمال کو مانا کہ پردہ رُخ سے ہی تو نے اُٹھا دیا	ق	وہ جان ہی کونسی کہ سہا سے جلال کو پر آنکھ وہ کہان ہے جو دیکھے جمال کو

حق جل وعلی نے حضرت انسان کو اسلیے نہین پیدا کیا ہے کہ خود اُسکو دیکھا کرے اسواسطے کہ وہ پہلے سے حق تعالی کو معلوم ہے اور آفرینش سے پہلے پیش نظر ہے بلکہ اسوجہ سے پیدا کیا ہے کہ یہ حقتعالی کو دیکھا کرین جیسا کہ فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ[۱] اور بنی آدم اور حقتعالی کے درمیان کوئی حجاب نہین ہے سواے ہستی کے جب اپنی ہستی کے میدان مین قدم رکھتا ہے جبھی محبوب حقیقی کا جمال دیکھتا ہے اور جو اُسکی ہستی کے سوا اور کوئی حجاب ہوتا تو اس قدر التفات فرماتا بیت

	اے دوست حجابی تو کسی نیست توئی		واندر رہ تو خار وخسی نیست توئی	

پردہ خود اپنا یار ہی تو ہے	بیت	راہ کا اپنی خار ہی تو ہے

پس جب حضرت عزت اپنے بندے پر کرم فرماتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُسکو دنیا مین اپنا دیدار دکھاوے اول اُسکے باطن کو نور جمال وجلال سے منور فرماتا ہے کہ دولت دیدار سے مشرف ہو مگر یہ بتمثیل اور عقبی مین بے تمثیل وبے حصول نور رویت ممکن ہوگی چنانچہ شب معراج مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مقام پر لے گئے کہ وہان نور سیاہ تھا اور اُس کا ایک قطرہ آپکے وہان مبارک مین ٹپکایا اُس کے بعد ایک اور مقام مین لے گئے کہ وہان نور سفید تھا اُس سے بہی ایک بوند آپکو مرحمت فرمائی اسی سبب سے آپ تماشاء راہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[۲] پر قابض ہوئے بعض صحابہ نے رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت سرور کائنات علیہ افضل السلام والصلوۃ سے پوچھا کہ اپنے حق تعالے کو سر کی آنکھون سے دیکھا یا سر کی آپنے فرمایا کہ جب

۱ ترجمہ آیا تونہین دیکھتا تو اپنے رب کی طرف کیونکر پہیلایا سایہ کو ۱۲ ۲ ترجمہ نہین بہکی نگاہ اور حد سے نہین بڑہے ۱۲

نور جمال وجلال آشکارا ہوا آنکھہ دل ہو گئی اور دل آنکھہ ہو گیا اِذَا اَصْبَحَ التَّجَلِّی فَالْعَیْنُ وَالْقَلْبُ وَاحِدٌ ۔ شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے مجھہ سے پوچھا کہ حق کو کہان پاؤن مینے کہا کہ کہان ڈہونڈا اور نہین پایا تفسیر زاہدی سے **منقول ہے** نہ کہین کہ خدای تعالے کو بہشت مین دیکھین گے بلکہ یون کہین کہ بہشت سے دیکھین گے اسواسطے کہ بہشت مکان ہے اور حق سبحانہ لامکان - پس لامکان کو مکان مین نہین دیکھہ سکتے لیکن مکان مین سے دیکھہ سکتے ہین جب قیامت کو آنکھین کہلجاوینگی اور ہستی کے حجاب دور ہو جاوینگے اُسوقت مومنین ومومنات کو رویت حاصل ہووگی اور حق تعالی اپنے بندون کو سلام سے شرف فرمائیگا اور **وجود** عین ذات ہے لیکن متکلمین ومحققین کہتے ہین کہ سوائے ذات ہے اور وجود پانچ ہین - ذاتی وعینی وعقلی ولفظی وخطی **وجود ذاتی** حقتعالی کی ہستی کے ساتھہ مخصوص ہے کہ تمام ہستیان اُسی کی ہستی سے عرصہ وجود مین آئی ہین اور اسکو واجب الوجود کہتے ہین اور **وجود عینی** غیر حق کے ساتھہ خصوصیت رکھتا ہے اور اُس کا نام ممکن الوجود بہی ہے اور **وجود عقلی ولفظی وخطی** مشترک ہے حق سبحانہ اور اُسکے غیر کے درمیان پس سب ہستیان معرض فنا مین ہین اور حق تعالی کی ہستی عرصہ بقا مین اک کو چاہیے کہ اپنی ہستی کو نابود سمجہے شاید ہستی حقیقی سے اُسکو نور حاصل ہو کہ اُسکے سبب سے زندگی ابدیا وے

خاتمہ اس فقیر بے بضاعت وحقیر بے استطاعت نے چند حروف بطریق ترجمان خزینۂ ایمان مخزن سکینہ عرفان آپ بزرگان عصر ومشائخ دہر کی خدمات مین گزارش وپیش نظر کیے اس کتاب مین کہ اس کا نام معراج المومنین لارشاد السالکین فی تحفۃ الامیر الوزیر ہے ہمیشہ رکہے اللہ تعالی اُنکی دولت کو سایہ حباب کے سرون پر اور قلیل کثیر مین سے اور تہوڑا عقیر مین سے بیان کیا اور بعضی اصول وفروع دین اور حکم واشارات اہل الیقین کتب معتبر وعلم کلام شرح مواقف وشرح تجرید وشرح عقائد نسفی وفقہ اکبر امام اعظم وعقائد مولانا حافظ الدین ومعالم امام فخر الدین رازی وتمہید ابو شکور سلمی واعلام الہدی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ومعتمد تورپشتی اور کتب علم تفسیر ترجمہ تفسیر کبیر وتفسیر زاہدی وتفسیر بدرۃ الخلائق وتفسیر لطائف قشیری وتفسیر سلمی وتفسیر مجاہد وتفسیر تاج المعانی وتفسیر نجاق وتفسیر حسینی اور علم حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم وجامع اصول ومشکوۃ ودقائق وحقائق اور کتب علم سلوک - تمہیدات عین القضات وکشف المحجوب قوت القلوب وروضۃ الواعظین وعوارف

سلہ ترجمہ جب حق کی تجلی ہو تی آنکھہ اور دل ایک ہو گئے تہے

و نسیف النصائح حضرت شیخ شہاب الدین و کیمیای سعادت و انیس الارواح و دلیل العارفین و فوائد و راحت القلوب و
نفائس الانفاس و روح الارواح و سوانح و طوالع و لوامع و لوائح و تذکرۃ الاولیا و نفحات و رشحات و کشف الاسرار
و عمدۃ للابرار و عین العلم و شمائل الاتقیا و تنبیہ الغافلین سے خیر تحریر مین لایا اور زبان قاصر البیان کو کوتاہ کیا
اور قلم مشکین رقم دو زبان کو اختتام کے جاقو سے قطع کر دیا مکارم اخلاق انام اور مطالعہ نمایان خاص و عام
سے امید ہے کہ جب یہ کتاب ان صاحبون کی نظر سے گذر ہو یا سکے مضامین سمع خراش ہون اور سمین حرف
سہو و خطا ملاحظہ فرماوین تو اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ السَّہْوِ وَالنِّسْیَانِ پر خیال فرما کر قلم راش کرم سے اسکو محو
فرماوین اور قطرات حرف مناسب سحاب مکرمت سے اسکی جگہ گراوین اگر سمین دوسری معلوم ہو تو تنبیہاً منبہا
فرماوین اور کہین زیادتی یا نقصان پاوین جامع اوراق کے قصور پر حمل فرماوین کہ فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ
ضَعِیْفًا اور بنظر مہربانی اسکی تکمیل فرماوین اور دامن عفو سے چھپاوین اور اپنے دریا دلی سے اسعد
ساعات و اشرف اوقات مین دعاے خیر سے دریغ نفرماوین **خاتمہ** اصل کتاب کے کاتب الحروف کیطرف سے
ختمہ بعون اللہ الملک المستعان فی یوم الجمعۃ اربعا من شہر شعبان المعظم علی ید فقیر الحقیر
میر ابراہیم ابن خواجہ میر رحمۃ اللہ الحسینی ابن میر حید ر الکیوی متوطنہ ولایت اندخوی فی بلد
شاہجہان آباد فی سنۃ ١٩ تسع عشر من جلوس محمد شاہی المطابق سنہ ١١٤٩ تسع و اربعین و مائۃ والف من ہجرۃ
النبویۃ اللہم اجعل سعیی مشکورا و ذنبی مغفورا و عملی مقبولا بفضلک و کرمک یا عزیز یا غفور اللہم ارحم و اغفر
لجامعہ و باعثہ و کاتبہ و لمن قرء او سمع و نظر و لجمیع المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منہم و الاموات
انک مجیب الدعوات و رافع الدرجات و منزل البرکات و قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین ایں نسخہ را
از اصل نوشتہ شد حسن اتفاق سے آج ١٣ شعبان المعظم سنہ ١٣١٢ھ کو یہ ترجمہ بفضل و کرم پورا ہوا۔ والحمد للہ و الصلوٰۃ علی رسولہ الہ و اصحابہ

خاتمہ کمل رسائل لا جواب۔ از جانب بندہ عاجز مترجم کتاب۔ تحفہ تحیات۔ بجناب طیب عالم حیات
اورنگ نشین خدائی۔ ممدوح دہر شاہنشاہ ملک کبریائی۔ نور الابصار مشکل کشائی۔ قرۃ العین یکتائی۔
علی الدوام لاانتہا و بیشمار سجود۔ بدرگاہ رب وجود خالق و معبود۔ واحد ہادی عظیم رب الودود۔ عالم
الغیب جزو کل واجب الوجود۔ حکیم قادر ذو الجلال والکمال۔ بے تشبیہ بے مثال۔ خالق عزیز رازق
مطلق۔ رحمٰن الرحیم خدای برحق۔ کہ ترجمہ معراج المومنین باین بی بود بداد۔ و نقاب بذروی باصول بیش
برکشاد۔ و رسالہ از حجاب عدم بزبان قلم موجود نمود او از صفات وسما یحان جل و یک تقالب نظم الہام منود

کہ ہر یک ہم تین سال ست و با وان تاریخ دل - ترجمہ جستہ سراج المومنین - حجت الاسلام لارشاد السالکین
منقذ العارفین - احتشام العاشقین - ملاذ المسترشدین - نوید الناظرین تحصیل الکاملین
صراط الذاکرین - استحکام الخائفین - یمین الغافلین - سفیر المشتاقین - لذت الکاملین
رعایت المتقین - منیر الذاکرین - سباغ المعلمین - مجاور الخاشعین - نصار المسلمین
توفیر الراشدین - دستور العمل شائقین - لذت دین موحدین - مصباح غافلین
مخزن طہارت - اقتدار ارادت - معدن التہذیب - مکاتبات التادیب
لذت آفاق - اساتین ایوان اخلاق - عین الناظر - تمیم القاصر
تحشیر المصابیح - امثار المفاتیح - قدر الواعظ - سراج المواعظ - چراغ حق
آیت اخلاص مطلق - ہدیہ مرغوب احباب زیبا - ارمغان بے بہا - صدارت تجرید
عزت دربار توحید - تاج ارباب بصیرت - حبل المتین فراست - ابراد الکاملین لاستکمال
الناقصین - نصائح العارفین لہدایت السالکین - حق تعالی جا بجا مبارک و منعیب گرداناد - و عارفان
جان گداز را از ان بمقصود رساناد - آزاد رحمہ قبولیت و پایہ کمال عطا نماید - و رتبہ مقبولیت
کاملہ بدہد - بطفیل روح پاک رسول برحق نبی کریم - حبیب خدا محبوب الہی رؤف الرحیم
مکین الفردوس و سلطان جنات النعیم - سالار عظیم - شاہ زمن رحمۃ للعالمین - خلیل اللہ
رہنمای دین - حلیم زمان خاتم الانبیاء - سلیمان جہان فخر اصفیا - افضل مرسلان ہادی
منبع الایجاب عمارات و بوادی - سلطان زمان اعظم مجاہد - پیغمبر موحد - ملجا اہل اسلام ہمی
خواہ است - نبی ہادی و شفیع روز قیامت - باعث آفرینش زمان - سبب تخلیق
بزم جہان - محمود حامد مرشد واثق - دارای جہان مخبر صادق - رسول زمان حبیب
خدا محبوب کبریا - نبی امی شاہ دین احمد مجتبی محمد مصطفی - علیہ اکمل السلام والوان التحیات
وازکی الصلوۃ و دوام البرکات - و علی اولاد و ازواجہ الطاہرین و علی اصحابہ الراشدین
برحمتہ الہادیہ وہو ارحم الراحمین

Marfat.com

تقریظ ریختہ خامہ فیض شمامہ منبع علوم سبحانی معدن فیوض یزدانی المعی زمان اوزعی دوران فاضل افضل وکامل اکمل علامہ جہان جناب مولانا ابو البرکات حافظ حکیم مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مدرس قصبہ بڑوت الضلع میرٹھ شنوے

حمد جس کی کرو خدا کی ہے ‏ — ‏ کیونکہ ہر چیز کبریا کی ہے
ہے جو مخلوق کی صفت ساری ‏ — ‏ ہے سزاوار حضرت باری
کہیے کس کس کی مین ثنا لکھون ‏ — ‏ مدح کس کس کی اور کیا لکھون
ہو گئے لاچار اور کر کے سجود ‏ — ‏ پڑھ کے پیغمبر خدا پہ درود
عرض کرتا ہون مدعائے دل ‏ — ‏ پیش کرتا ہون ماجرائے دل

کہ ان ایام فرخی فرجام مین فاضل اجل عالم باعمل طبیب حاذق بے بدل شاعر فصیح بے مثل محاسب ریاضی دان کامل صوفی صافدل محدث ومفسر قرآن واعظ شیرین بیان حاجی حرمین المحترمین سالک حضرت غوث الثقلین جناب مولانا حکیم مولوی رحیم الدین احمد صاحب قادری نقشبندی المتخلص کاتب دہلوی مدظلہ العالی نے کتاب مستطاب معارج المؤمنین لارشاد السالکین مصنفہ کنز المعانی مخزن نکتہ دانی عاشق ذات حضرت رسالت پناہی آیتی از آیات الٰہی حضرت قاضی محمد بدل بلخی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو زبان مین فرمایا - ابنائے روزگار کے لئے فیض کا دریا بہایا نام تاریخی نصائح العارفین لہدایۃ المسلمین ۱۳۱۲ - کا حلہ اسکو پہنایا اور ارشاد الکاملین لاستکمال الناقصین ۱۳۱۲ کا تاج اسکے سر پر رکھ دیا فی الحقیقت یہ نسخہ ایسا ہی عجیب ہے پر از نکات نادر وغریب ہر کہ فلک دوار جب سے پیدا ہوا ہے توبہت سے لاانتہا آنکھون سے گھور گھور کے دیکھ رہا ہے پر ابتک اس کا ثانی اسکی نظر سے نہین گزرا اور آفتاب ومہتاب ہمہ تن چشم ہو کر رات دن جستجو مین سرگردان ہین - لیکن انہون نے ہنوز اسکے مانند نہ پایا - ہر سطر بہ نثر اسکی خزینہ اسرار الٰہی ہے اور ہر بیت نظم اسکی گنجینہ فیضان نامتناہی ہے بلکہ ہر حرف سے اس کے ایک رمز توحید آشکار ہے

Marfat.com

اور ہر نقطہ مرکز محیط انوار ہے بیت

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا ۔ موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا

غرض اسکی خوبی احاطۂ بیان میں کہان آسکتی ہے اور دائرہ تحریر و تقریر مین کب سما سکتی ہے۔ اُس پر طرہ یہ کہ وہ شاہد دلربا مطبع رضوی مین حُلہ طبع سے آراستہ ہوا اور زیور خوشخطی و تصحیح سے پیراستہ ہوا حروف اگرچہ زلف پرشکن کی طرح روے قرطاس پر بل کھا رہے ہین اور داغ مشکین کی صورت چہرہ قمر پر چھا رہے ہین لیکن بین السطور کی روشنی اُنکے درمیان آشکارا ہے۔ جیسے تاریکی شب پر غالب چاندنی کی بہار ہے۔ مگر یہ سب مالک مطبع جناب سیادت مآب آل خیر البشر قدردان علم و ہنر محب علما و فضلای ہر فن جناب سید محمد میر حسن صاحب کی کوشش کا ثمر ہے اور انکی جد و جہد کا پھل اور اثر ہے خداے تعالیٰ اُنکو سلامت اور اُنکے مطبع کو قائم رکھے اور اپنی نوازش و عنایت کے سایہ مین دایم رکھے المختصر بندہ درگاہِ اللہ ابو البرکات محمد عبد اللہ عفی اللہ عنہ ابن جناب حافظ حاجی محمد نور بخش صاحب دام ظلہ اس تقریظ کو قطعہ تاریخ پر تمام کرتا ہے اور مطالعہ فرمایان ان حروف کو سلام کرتا ہے قطعہ تاریخ

فضل حق سے مطبع رضوی مین یہان ۔ علم باطن جبکہ یون ظاہر چھپا
سال عبد اللہ نے اسکے سے لکھے ۔ نور آگین نسخہ نادر چھپا
۱۳ ۱۳

قطعہ تاریخ من نتایج طبع وقاد شاعر فصیح زبان ناظم و ناثر اعجاز بیان حافظ کلام الٰہی جناب حافظ محمد اشفاق رسول صاحب ممبر کمیٹی و رئیس اعظم قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ

رحیم الدین احمد عالم دین ۔ ندیدہ چرخ مانند و مثالش
طبیب حاذق و ناظم و ناثر ۔ کہ مقبول جہان ست حال و قالش
نمودہ ترجمہ این نسخہ را ۔ ز حسن نظم بفزودہ جمالش
چو شد مطبوع سالِ اشفاق گفتم ۔ چہ خوش بابِ ہدایت شد طبع سالش
۱۳

Marfat.com

قطعۂ تاریخ طبعزاد شاعر رنگین بیان منشی محمد قیام الدین خان دکلیم
تلمیذ عزیز حضرت مترجم سلمہما اللہ تعالے

قبلہ و کعبہ ام جناب طرب	عالم و فاضل و حکیم و ادیب
ترجمہ این رسالہ فرمودند	کہ کتابیست بس عجیب و غریب
نظم پر آب آن چو سلک گہر	نور افزاے قلب و جان لبیب
سید برگزیدہ میر حسن	آل پیغمبر و اصیل و نجیب
طبع فرمود نسخۂ مسطور	بعجب آب و تاب و خوش ترکیب
گفت تاریخ آن کلیم حزین	طبع گشتہ زآب و تاب و عجیب

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر شیرین زبان حافظ محمد ظہیر الدین صاحب
طال عمرہ صاحبزادہ خود حضرت مترجم مدظلہ

جب تصوف میں لاثانی	نسخہ ایسا عجیب چھپا
اسکے چھپنے کے سال ظہیر	ہے عجیب و غریب چھپا

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار عالیہ جناب فیضمآب حضرت مترجم دام ظلہ بزبان اردو

ہو بشارت صوفیان و واعظان دہر کو	جب چھپی ایسی کتاب اس علم اور اس فن میں آج
سیر گلزار تصوف کی ذرا فرمائیے	بھر گل مقصود لیجئے قلب کے دامن میں آج
سن لکھے اسکے طرب نے دیکھکر اسکی بہار	رونق افزا ہے بہار طبع اس گلشن میں آج

دیگر بزبان تازی از جناب مترجم موصوف دام ظلہ

قد طبع الکتاب میر حسن	فی المطبع الرضوی کحسن نسق
عام تاریخ طبعہا بکر	قل طرب ذلک الکتاب بحق

تمت

کاپی رایٹ محفوظ ہے

تقریظ پسندیدہ قلم معجز رقم مخزن علوم الٰہی معدن فنون نامتناہی ارسطوی جہان افلاطون زمان وحید اوان یگانہ دوران مولٰنا و بالفضل اولٰنا جناب فیضماب حکیم و مولوی محمد عبدالستار صاحب ڈاکٹر شفاخانہ قصبہ بڑوت ضلع میرٹھ ادام اللہ ظلال افضالہ و نوالہ علی مفارق الخلق بزبان تازی ٭

نحمدک یا من شرح صدور العلماء بقبول اسرار الشریعۃ وجعلہم وارث الانبیاء لاجراء احکام الربانیۃ والصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ اما بعد فاعلموا ان ہذا المؤلف جلیل القدر وحید العصر مزید فی نفسہ عزیز فی ابناء جنسہ جامع علوم الادیان والابدان علماً وعملاً وماہر دقایق النظم والبیان قولاً و فعلاً وہم فی ہذا العصر کدر المکنون لا یعرفہم الا المجتہدون مولانا و مرشدنا مولوی حکیم رحیم الدین احمد لا زالت بدور اقبالہ بازغۃ وشموس افضالہ طالعۃ صاحب التصانیف النافعۃ ذی المناقب والمحامد الوافرۃ قد ترجم معراج المؤمنین لارشاد السالکین بعبارۃ رایقۃ تسابق معانیہا الاذہان وتقریرات شائقۃ تعجب استماعہا الآذان ارختہ بعض التاریخ وانہ لذکر لک ولکل قومک ۱۳۱۴ اللہم اجعلہ مقبول الخواص والعوام بحرمۃ النبی وعلی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام

تاریخ از نتایج افکار عالیہ عالم علوم ظاہری و باطنی عارف حق دانائی رموز خفی و جلی جناب فیضماب میاں جی محمد امیر خان صاحب دام برکاتہ ۔ قطعہ ۔ حکیم و عالم و یکتای روزگار طرب ٭ کہ ہست عاشق رب کریم و صاف ضمیر ٭ نوشت ترجمہ این کتاب دفتر عشق ؞ بداد داد فصاحت بنادر این تحریر ؞ بشد ز طبع مزین چو این کتاب عجب ٭ چراغ دین الٰہی بگفت سال امیر ؞ ۱۳۱۴ تاریخ طبعزاد جناب فصاحت و بلاغت مآب سحبان زمن منشی محمد قادر علی صاحب اہلمد نہر جمن دام اقبالہ ۔ قطعہ ٭ کرد مترجم این کتاب شاعر خوش بیان طرب ؞ عالم و فاضل زمان ہادی و رہنمای دین ٭ طبع بشد بفضل حق خوب صحیح و صاف چون ٭ قادر علی بگفت سن فیض رسان مجاہدین ۱۳۱۴ ٭ تاریخ فرمودہ نازک خیال فصیح مقال جناب منشی محمد سید ابراہیم صاحب ساکن منڈاور ضلع بجنور محرر ضلعداری نہر جمن شرقی ۔ قطعہ نائب ختم رسل عالم یکتای زمان ٭ ہادی خلق طرب صوفی صاحب احوال ٭ کرد تالیف کتابے کہ ندیدہ گردون ٭ مثل آن ثانی و مانند و بدال نیز مثال ؞ شد چو مطبوع بافضال خدا ابراہیم ٭ اثر صحبت اقطاب رقم کردم سال ۱۳۱۴ ٭ شکریہ ۔ بمفحوای من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۔ اس عاجز پر واجب ہے کہ جناب فیضماب منشی محمد ابو الحسن صاحب قانونگوی تحصیل سہارنپور رئیس میرٹھ سلمہ اللہ تعالیٰ ابن جناب منشی محمد حسین بخش صاحب مرحوم کا دل و زبان سے شکریہ ادا کروں کہ اس شاہد دلربا و حدیقہ جانفزا یعنی معراج المؤمنین لارشاد السالکین

Marfat.com

نظارہ مجھے اُنکی بدولت نصیب ہوا اور یہ نسخہ گرامی خوشخط و صحیح جو میرے پاس موجود ہے انہون نے اپنی دریا دلی سے مجھکو عنایت

بیت خزانہ علم دین کا بیشمار اسمین ودیعت ہے + عطای گنج قارون اسکے آگے بے حقیقت ہے + اوس جناب کے اس

احسان کے جن کیفیت سے دل محبت منزل لبریز ہے کس طرح اُنکو زبان پر لاؤن وہ الفاظ نہین ہاتھ لگتے جن سے اُسکا ایک شمہ ادا کرون

حیران ہون لاچار ہون گو ہمہ تن سو بمو شکر گذار ہون **بیت** ادا ہوتا نہین جب شکر اُسکا جسم لوجان ہے + دبا جاتا ہون دل کے

ثقل بار احسان سے + اُسوقت کا کیا حال عرض کرون کہ اس خوان پر الوان نعم علم پر بیٹھا ہوا اطعمہ لذیذہ نکات حکم سے کیا

پروری روح مین مصروف تہا اور اقسام حلویات لطایف و ظرایف کی چاشنی سے کام و دہان جان کیطرح محظوظ اور دل ان لذاید

پر فریفتہ و مشغوف تہا **بیت** کیا کیا حلاوتین لب دل سے اوڑ اگیا + کیا کیا شراب علم کی قدحی چڑھا گیا + لیکن ساتھ ہی اسکے

خیال بھی گلوگیر دل تہا جس سے ایک نوالا بھی ہاتھ مین اٹھانا مشکل تہا خوان مین نقتو نکا کیا شمار تہا مگر حلق مین اوتارنا بھی تو نہایت

دشوار تہا کہ اتنے کہانے ایسے بڑے دسترخوان پر اکیلے نوش کرنا اور ساری اہل اسلام دوستون کو فراموش کرنا انسانیت سے

بالکل بعید ہے اور آدمیت سے دور ہے بہر وقت خندیدہ ہے ہاتھ سے ہر لقمہ گرا جاتا تہا گلے مین ہر قطرہ اٹکتا تہا اور منہ سے باہر آتا تہا

بیت ہے لطف صحبت یاران ہمدم بزم عشرت مین + اکیلا کیا اٹھاوے لطف گر داخل ہو جنت مین + آخر یہی بات دل مین

سمائی کہ ترجمہ لکھنے کی ٹھرائی اب یہ خوان آرایش طبع سے پیراستہ ہے بدریغ سب صاحبون کے سامنے آرہا ہے یہ سارا منشی صاحب کا

ظہور ہے نعمائے روح کا سامان ہورہا ہے نوش فرمایئے اور لذت اٹھایئے عاشق ربانی بجائی بحجاب جنت کی مستحق ہو جایئے

اس ہیچکارہ سے بھی شکریہ ادا ہو سکتا ہے اگر تکلیف نہو خاکسار کو دو حرف دعا خیر سے یاد اور جناب منشی صاحب کو آفرین سے

شاد کیجیے **بیت** گر دعا کیجیے تو احسان ہے + آپکے مرتبہ کے شایان ہے + **قطعہ تاریخ طبعزاد جناب منشی صاحب موصوف**

بادشاہ سخن جناب طرب - شاعر خوش کلام و سحر بیان - کرد این ترجمہ بجوش اسلوب + داد نظم و نثر بداد عیان +

شد چو مطبوع این کتاب عجیب + بہر عشاق حضرت یزدان + مصرع سال آن خوش گفتم + دفتر عشق واحد منان + ١٢١٣

صحت نامہ حواشی کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۲۴	بشمار	بیشمار	۸۱	۲	اُسکے	اُنکے	۱۵۹	۱	سوکہتا	سوکہنا	۲۹۷	۲	تمہارے	تمہارا
۶	۹	دیکھ ربع	دیکھ سبع شرقی	۹۳	۱	ہم	ہم	۱۶۴	۴	نے	نے لگے	۲۹۹	۳	سکی	اُس کی
۷	۲	یانون دو	پانو دوبیہ	″	″	بیان بیان	بیان	۱۷۱	۱	الدرہے	الدسے	۳۱۹	۱	بیٹھنگ	بیٹھک
۳۳	۳	ضرر	خرخاش	۱۰۱	۱	اسکیے	اسلیے	″	″	اُنسیے ع	اُسی کو	″	۴	۳۰۷ پر	۳۰۲ پر
۵۰	۱	سواس	سواس	۱۲۹	۱	عاجز ہو	عاجز ہین	۱۷۲	۲	کھوی جاینگے	کھوئی جاویگی	۳۲۱	۱	مُنہ	رمنہ
″	۴	یین	ہین	۱۳۱	۱	سنہ	تک	۱۹۰	۱	لاوئے	نہ لاوے	۳۳۳	۱	شاہدہ	مجاہدہ
۶۳	۱	پتری	بیہری	۱۳۱	۳	کالا	ڈالا	۲۲۷	۲	جنت	جنت کیطرح	۳۴۱	۳	ای	اے
۸۰	۱	مین وہ	مین نکوہ	۱۵۵	″	وانکین	تو انکین	۲۳۲	۲	عوہ	عمرہ توہے	۳۴۵	۲	طرز	طراز

صحت نامہ متن نصایح العارفین یعنے کتاب ہٰذا

۲۵۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۷	طرح	طرحک
۴	۱	واذعان	اذعان
〃	۶	گنش	گنت
〃	۷	مین	ہین
〃	۲۰	سود	سودہ
۵	۸	حمرہ	حمۃ
۶	۵	ہوتا	ہوتا ہے
〃	۹	ہین	ہین ہے
۷	۱۰	سات	سات ہزار
۸	۹	انکے	اس علم کے
۹	۲	اور عین	عین
〃	۱۲	یفتح کر	یفتح
۱۳	۱۵	رتے	رستی سی
۱۴	۱۲	کو	کے
۱۵	۱۱	اُس	اِس
〃	۱۷	بڑا ہی	پڑا ہی
〃	۸	سرے	تیرے
〃	۱۴	میزان	نیران
۲۰	۷	مین	ہین
〃	۱۰	المستقیم	المستقیم
〃	۲۱	حسن	حسنٍ
۲۴	۸	ا	۵۱
۲۵	۱۹	عقلے	عقلے
۲۶	۹	اسلئے	اسلئے کہ
〃	۱۰	بعید کر	بعید
〃	۵۰	رکھتی	کہ
〃	۲۲	حرف اصوات	حقہ اصوات
۲۷	۸	اُسکے	اسکے
〃	۱۲	اس کے	اُن کے
۲۸	۲۰	خالی	خالی ہوتا
۳۰	۱	توفق	توفیق
〃	۹	جاصل	حاصل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	ہوا	ہو
۳۱	۱۵	شریعت	شریعت کا
〃	۱۶	نقصانات	بی نقصان
۳۳	۱۹	ربھی	یہی
۳۴	۱۴	الش	آتش
۳۶	۱۰	طیطلب	طیطلب
۴۰	۱۶	فہمتے	ہوتے
۴۲	۱۷	رضی اللہ	رضی اللہ عنہ
۴۳	۱۶	یہی	بھی
۴۵	۷	اور اُس کے	اُس کے
۴۶	۱۷	زنا	زنار
۵۰	۱	سے	سے
۵۱	۹	شبعلج	شب معراج
۵۲	۹	خرفان	عرفان
〃	۲۰	کرتا ہی	کرتا ہی
۵۳	۳	دیتی ہیں	دیتی ہے
۵۴	۲	سابر	سابرہ
۵۵	۲	ہتی	کھلتی
〃	۱۳	باپکی کے	باپ کے
۵۷	۵	سرخون	برجون
۵۹	۱۴	جواس	حواس
۶۰	۱۴	عنیون	عنیون
۶۳	۵	چلائی	جلائی
۶۴	۱	مطہر	مظہر
〃	۸	نگہ	نگاہ
〃	〃	باشتال	تا مثال
〃	۹	وآفتاب	زآفتاب
۶۵	۱۰	ہوگے	ہوسکے
۶۶	۱۴	مبرا	میرا
〃	۱۸	ڈیدار	دیدار
۷۰	۵	نہون	نہین
۷۲	۱۸	دنیا ہای	عزنا یاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۷	آتا	آتا
〃	۲۱	ظاہرین	ظاہرین کفار
		اس تے	کاسلسلہ
		کہ انکی	کہتی ہیں اسکی
			انکا یہ کہ گی
			اور صحابی تک
			ہین بجے بالین رکھ
			دی سلی کی
۸۰	۱۹	صاحب	صاحب کو
〃	〃	اُس کی صحبت	بہت
۸۱	۱	ط	تو
۸۳	۶	چاہی	چاہئے
۸۴	۱۳	یامحرم	یا مجرم
〃	۱۹	ناش	فاش
۸۶	۱۶	نبات	ثبات
۸۸	۱۲	عد	محمد
۹۰	۶	کالقب	کی آفتاب سے
۹۲	۷	فرماتا ہی	فرمایا ہی
۹۳	۱۴	صبو	شبو
۹۴	۳	مین	ہین
〃	۱۸	بغبر	متغیر
۹۵	۴	،	ستوی
۹۷	۱۱	محیب	محب
۱۰۲	۱۴	طرق	طرف
۱۰۵	۱۶	ان کی	اُس کی
۱۱۱	۱۰	حلق	خلق
۱۱۴	۱۶	کود	کو
۱۱۶	۱۳	انر	انز
۱۲۱	۴	روزنہان	روزنہان
〃	۱۶	تعلیظ ی او	تعلیظ او
۱۲۲	۱۷	ماثورہ ہین	ماثور ہین
۱۲۴	۲	گوئند	کہتی ہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۵	۳	مکان	مکان
〃	۷	اسی لیی	اس لئے
〃	۸	معرفت	معرفت
۱۳۰	۱۹	بہی	یہی
۱۳۱	۱۸	ہین	ہیں
〃	〃	تتع	متنع
۱۳۵	۱۳	اورحضرت	اور حضرت
۱۳۶	۱۸	علیہ السلام	علیہم السلام
〃	〃	اعلیٰ	اولی
۱۳۷	۲	چیزون	جزون
〃	〃	〃	〃
۱۳۸	۱۳	بہی	یہی
۱۳۹	۶	اونتنون	اوران تینون
۱۴۰	۱	اس نے	اس لئے
۱۴۱	۹	بہ	یہ
〃	۱۳	وعیرہ	وغیرہ
۱۴۴	۱۷	اولوی	روبسوی
〃	۱۸	〃	〃
〃	۱۹	لم	لم
۱۴۷	۲۰	گجتوں	جتجون
۱۵۲	۱۲	اور انیرات	اور انکی برات
〃	۱۳	بزرگی	بزرگی کے
〃	〃	کرے	کرکے
〃	۱۷	اوربیت	آداب
۱۵۳	۱	ہیرہین	ہین
〃	۳	ارجالکم	ارجلکم
۱۵۴	۱۱	وضو	وضو میں
〃	۱۲	بہی	انہی
۱۵۶	۹	کہدو	رکہدو
۱۵۷	۱۰	میری	میرے
۱۵۸	۱۱	بدن	بدن کو
〃	۲۰	ناضل اللہ	ناطل اللہ

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۱۳	ظا ہر	ظاہر	۴۴	۳	ان کی	اُسکی	۲۴۴ ۲۴۶	۲ ۵	الوف	اُلُوف	۲۹۶	″	۲۹۲	۲۹۶
″	۱۵	الورث	الوارث	″	۷	موسیٰ نے	موسیٰ	۲۴۸	۱۶	اُدوبک	اُوبک	″	۳ سطر	نقشہائی	نقشہائی
″	″	فرمایا	فرمانا	″	۱۰	او	اور	۲۴۹	۱۵	حمازہ جنبش	چمازہ جنبش	″	″	ساری مرحم	مین ساری مرحوم
″	۱۶	مبعوضہ	مبغوضہ	۲۰۸	۲	بعد مرتبہ	بعد	۲۵۰	۱۱	سرد زم	سردقدم	۲۹۷	پیشانی صفحہ	۲۹۳	۲۹۷
۱۶۰	۱۰	زینت	زینت سے	″	۸	کہ پہلی	کہ ہم اپنی	″	۲۱	حال سے	چال سے	۲۹۸	″	۲۹۴	۲۹۸
۱۶۳	۱۵	ان کحت	اِن کی کحت	۲۰۹	۱۴	بدگہ	بدلہ	۲۵۱	۷	رنگ	ترنگ	۲۹۵	″	۲۹۵	۲۹۹
۱۶۴	۱	اُس	اِس	۲۱۲	۱۳	دہان	وہان سے	″	۸	یار	بار	۳۰۰	۶	۲۹۶	۳۰۰
۱۶۵	۱۹	قصر	قصص سے	۲۱۳	۲	عالمون	عاملون	۲۵۶	۱	بیان	یہان	۳۰۱	″	۲۹۷	۳۰۱
۱۶۸	۷	صدقی نے	صدقی کے	۲۱۷	۸	زرق	زرق	۲۵۴	۲	دھونڈتین	ڈھونڈھتین	۳۰۲	″	۲۹۸	۳۰۲
۱۶۹	۱۵	ہین	ہمن	″	۱۱	ایسی	اپنی	۲۵۷	۶	کے سات	کی نسل سات	۳۰۳	″	۲۹۹	۳۰۳
۱۷۲	۴	تکیف	تکلیف	۲۱۸	۲۰	غذا	غزا	۲۵۸	۱۸	اَلُوف	اَلُوف	۳۰۴	″	۳۰۰	۳۰۴
″	۲۰	اطہار	اظہار	۲۲۳	۵	مقطریات	سفطریات	۲۵۹	۱	ذقار	دقاق	۳۰۵	″	۳۰۱	۳۰۵
۱۷۶	۲۲	بوریا	بوری کا	″	۱۶	حجت	حجت ہوتی	″	۳	عایدہ	عایدہی	۳۰۶	″	۳۰۲	۳۰۶
۱۷۷	۲	نقل ہے	انکو الٹا نہ	″	۲۱	زندان	محبوس زندان	۲۶۲	۹	آپنے	اپنے	۳۰۷	″	۳۰۳	۳۰۷
″	۱۴	نقل	ٹھیر نقل	۲۲۵	۱	کہالین گے	کہالوگے	۲۶۴	۳	یقتل	یقتل	۲۷	۵ سطر	اعجاز	اعجار
۱۸۱	۶	خودر	خود	۲۲۶	۲۰	قصوبی	قصوی	۲۶۵	۱۴	چہوڑ	چہوڑکر	۲۸	پیشانی صفحہ	۳۰۴	۳۰۸
″	۲۳	انالمد	انا اللہ	۲۲۷	۷	ماندی	مایدہ	۲۶۶	۱۰	ناجہ	ناجر	۳۰۹	″	۳۰۵	۳۰۹
″	″	لئی	لی	″	۱۲	پانی	بانی	″	۱۵	لی	بی	۳۱۰	″	۳۰۶	۳۱۰
				″	۱۳	آدم	ادم	۲۶۴	۴	ہنرور	بہرہ ور	۳۱۱	″	۳۰۷	۳۱۱
۱۸۶	۱۲	نقول	تقول	۲۲۸	۵	یقعنب	یعقوب	۲۶۵	۲	حضرات	حضرت	۳۱۲	″	۳۰۸	۳۱۲
۱۸۸	۳	تمام	تمام کرکے	″	۱۸	اجزا ہے	اجزی	″	۴	ہونگی	ہوگا	۲۱۷	۱ سطر	اسی	اپنی
″	۰	بہی	بہی					″	″	اُن کی	اسکی	۲۲۰	۱۳	بیستہ	بیٹھ
″	۱۴	ہین	ہے	۲۲۹	۹	کہ کیا	کہ پھر آپ کیا					۲۳۱	۲	طاعت	طاعت
۱۹۲	۲	گکلو	گلوگو	۲۳۰	۱۵	زبان	زنا	۲۸۹	پیشانی صفحہ	۲۸۵	۲۸۹				
۱۹۳	۱۱	نذکرہ	تذکرہ	۲۳۳	۱	ترمی	ترمی	۲۹۰	صفحہ پیشانی	۲۸۶	۲۹۰	۳۲۵	۱۱	ہی	ہی
″	۱۲	لفافہ	لفافو	″	۲	مقدوم	معدوم	۲۹۱	پیشانی	۲۸۷	۲۹۱	۳۲۶	۱۷	غطرت	عظمت
۱۹۵	۱	اُستہ	اُٹھنے	۲۳۵	۱۹	قیام ور	اور قیام	۲۹۲	″	۲۸۸	۲۹۲	۳۲۸	۱۲	عبودیت	عبودت
۱۹۶	۵	نفرمایا	بچہ نفرمایا	۲۴۱	۹	ریض	یمض	۲۹۳	″	۲۸۹	۲۹۳	۳۲۹	۳	والرجار	والرجار
″	۱۰	فرشتے	فرشتہ	۲۴۲	۸	سشہور	شہود	″	۲	الوبت	ادوبت	۳۳۲	۶	رکھتی میں	رکھتی تھی
۱۹۷	۴	تہی	بہی	″	۱۰	چلانی	جلاتی	″	۱۸	کیاہے	گیا ہے	۳۳۴	۴	حباب	حبابت
۲۰۰	۱	احب	حب	″	۱۷	اوسیرو	اوسرد	″		خضرہ	خضرۃ	۳۳۵	۳	وہ	وجود
۲۰۳	۲	ترکت	ترکیت	″	۲۰	شکستہ	شکستہ	۲۹۴	پیشانی	۲۹۰	۲۹۴	۳۳۶	۱۱	عوض حوالہ	عشق عوالی
۲۰۴	۳	ہین	ہے	″	۶	الابال	الرجال	۲۹۵	″	۲۹۱	۲۹۵				

Marfat.com